وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد

تخریج و تحقیق: ابو الحسن عبد المنان راسخ

جلد اول

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج و فوائد: ابو الحسن عبدالمنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

جلد اول

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷- الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

042-37357587

نام کتاب: **سنن دارمی** اردو

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد عفی عنہ وزوجہ ابوالحسن عبدالمنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷۔الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

١.....كتاب الطهارة — طہارت کے مسائل

۲.....كتاب الصلاة — نماز کے مسائل

ابواب العیدین — عیدین سے متعلق ابواب

۲.....كتاب الزكاة — زکوۃ کے مسائل

٤ ..... كتاب الصوم — روزوں کے مسائل

۵..... كتاب المناسك — حج کے متعلق مسائل

٦۔ كتاب الاضاحی

عرضِ ناشر

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

اما بعد!

اسلام دین فطرت ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الروم: ۳۰)

اسلام کی جملہ جزئیات اور تفصیلات قرآن مجید اور احادیث رسول میں موجود ہیں۔ اسلام کے معنی ہیں پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے فرامین اور پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ﴾

(محمد: ۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔''

قرآن مجید وحی متلو ہے اور حدیث رسول وحی غیر متلو ہے۔ حدیث قرآن مجید کی تشریح و تفسیر ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ نے شارع قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تشریعی اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ اللہ کی طرف سے امر و نہی اور تحلیل و تحریم صرف یہی نہیں جو صرف قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ بلکہ وہ سب ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے حرام یا حلال قرار دیا۔ آپ ﷺ نے جو بھی حکم دیا، یا جس سے بھی منع فرمایا وہ سب کی سب اللہ کے دیے ہوئے اختیارات ہی سے ہے۔ لہٰذا وہ قانون الٰہی اور شریعت اسلامیہ کا ایک حصہ ہے۔

﴿يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)

''وہ (رسول) لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور ان کے لیے پاکیزہ

چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں، اور اُن بارہائے گراں اور بندشوں کو ان سے ہٹاتے ہیں جن میں وہ پہلے سے جکڑے ہوئے تھے۔"

اس آیت کریمہ میں کسی کی یہ تاویل نہیں کی جا سکتی کہ ان میں اللہ کے امر اور اس کی تحریم و تحلیل کا ذکر ہے۔ یہ تاویل نہیں بلکہ کلام اللہ میں تحریف معنوی ہوگی۔

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ﴾ (المائدة: ۱۳)

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں امر و نہی اور تحلیل و تحریم کو محض رسول قرار دیا ہے نہ کہ فعل قرآن۔ قرآن پاک نے منزل من اللہ کی اصطلاح صرف قرآن کے لیے نہیں استعمال کی، بلکہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔ اس طرح وہ تمام اقدامات جو قرآن کی تفسیر یا قرآن سے زائد تشریع کے لیے کیے گئے ہیں ان کی حیثیت منزل من اللہ کی ہے۔

﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾

(النساء: ۱۱۳)

"اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت اُتاری ہے، اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھایا ہے۔"

جس محفوظ طریق پر قرآنِ مجید نازل ہوا، بعینہ اس کے اصولوں اور احکامات کی تشریح و تفسیر بھی پوری حفاظت اور ذمہ داری کے ساتھ انہی ہاتھوں محفوظ ہوئی۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

"بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

قرآن و حدیث کے خلاف کسی کی کوئی سازش کارگر نہ ہوگی، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے، اسی نے اسے اپنے رسول ﷺ پر اُتارا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ اگر کوئی سر پھرا یہ اعتراض کر دے کہ یہاں "الذکر" میں حدیث کو کیسے داخل کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد تو صرف قرآن مجید ہے۔ تو ہم اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے اسے بتائیں گے، جواب عرض کریں گے کہ حدیث اس لحاظ سے اس میں داخل ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیات بینات کی قطعیت میں شک و شبہ نہیں۔ بعینہٖ احادیث رسول کی قطعیت میں بھی ریب و شبہ نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝﴾ (النجم: ۳۔۴)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، اور وہ دونوں قرآن و حکمت ہیں۔ ... کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے جو خبر دی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی سنت۔'' (کتاب الروح، ص: ۹۲)

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی کتاب اللہ کی مقتضیات کی عملی تشریح و تعبیر تھی۔

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴)

''اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے تم لوگوں کے لیے واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف اتاری گئی۔''

ڈیڑھ لاکھ انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے صرف ۳/۴ کو کتب و صحائف سے نوازا گیا۔ بھلا سوچیے تو سہی باقی انبیاء کے ساتھ کلام الٰہی کی نوعیت کو حدیث کے علاوہ آپ کیا نام دے سکتے ہیں۔ خود حضور ﷺ پر وحی کی ابتدا حدیث کی تنزیل سے ہوئی اور آپ کی حیات مبارکہ میں جبریل علیہ السلام سے آخری مکالمہ بھی حدیث کی صورت میں وقوع پذیر ہوا۔ اس ضمن میں قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ پر توجہ مطلوب ہے:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝﴾ (النساء: ۱۶۳)

''بے شک ہم نے آپ پر وحی اتاری ہے، جیسے نوح اور ان کے بعد کے دوسرے انبیاء پر اتاری تھی، اور جیسے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی اتاری تھی، اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔''

تمام انبیاء علیہم السلام کو جس ذریعے سے ہدایت کا پیغام اور احکامات عطا کیے گئے، وہ سب وحی کے علاوہ

کچھ اور نہ تھے، اگر یہ وحی متعین الفاظ میں تھی تو متلو، اور اگر تشریحی اور توضیحی نوعیت کی تھی تو غیر متلو۔ مگر اس کی ہر صورت وحی کے قالب میں ڈھلی ہوئی ہے۔ قرآن مجید کی مثل صحف سماوی کا ثبوت تو ملتا ہے مگر امت مسلمہ کا یہ منفرد افتخار ہے کہ اس نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایمانی اور تشریعی تعلق کے سبب آپ کے اقوال، افعال، احوال، اعمال اور آثار حتیٰ کہ آپ کے شمائل و خصائل اور عادات و اطوار کو بھی کمال عقیدت اور حزم و احتیاط کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ یہ جملہ مشہور رہا ہے: ((اَلْعِلْمُ فِي الصُّدُوْرِ لَا فِي الْكُتُبِ)) ''درحقیقت علم وہی ہے جو سینوں کو مستحضر ہو۔''

اس استحضار کے لیے حافظے کے سوا اور کوئی شے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث رسول پوری انسانی تاریخ کا سب سے ممتاز اور جامع علم ہے، جس کے حفظ و انصرام میں انہوں نے اپنے دل و دماغ کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں صرف کی ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ مسلمانوں کے تخلیقی شعور کے اظہار کا سب سے مؤثر وسیلہ بن گیا ہے۔ حدیث کی حفاظت اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس اسوۂ حسنہ کو محفوظ رکھنے کا شدید احساس تھا۔ وہ استثنائی روایات کہ جس میں ایک خاص موقع پر مصلحت کے تحت آپ نے قرآن کے علاوہ کچھ اور نہ لکھنے کی تاکید فرمائی:

((لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي إِلَّا الْقُرْآنَ)) ❶

''مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو۔''

یاد رہے کہ یہ روایت ان بیسیوں روایات کی نقیض نہیں ہو سکتی جس میں ان روایات کو سننے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے:

((تَسْمَعُوْنَ مِنِّي وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) ❷

''تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے۔ اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔''

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ، ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا .)) ❸

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد

---

❶ صحیح مسلم [illegible] تقیید العلم، ص: [illegible]

❷ سنن ابو داؤد، کتاب العلم، رقم: [illegible] سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، رقم: [illegible]

❸ شرف أصحاب الحدیث للخطیب، رقم: [illegible] صحیح الترمذی

رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔"

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا فرمائی گئی جو آپ علیہ السلام کی حدیث کی حفاظت کرتے اور ضبط میں رکھتے اور پوری صحت اور اتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے۔ حفاظت حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ حفظ حدیث اور تبلیغ حدیث و نشر حدیث آپ علیہ السلام کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ رضائے الٰہی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حیات صحابہ کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا تلاش کرنا ہی ایمان کے حفظ ایمان کے لیے زبردست ضروری ہے۔

﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ: ٦٢)

"اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔"

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❶

"جس شخص نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"

انسانی تاریخ میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ اور عمل نفاذ کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور بنیادی حقوق کی سب سے اوّلین اور اہم ترین دستوری دستاویز اور آئینی چارٹر ہے، اُسے بیان کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ))❷

"جو موجود ہیں، وہ غیر موجود تک اسے پہنچا دیں۔"

حدیث وسنت کی اہمیت کے پیش نظر محدثین کرام نے تدوین حدیث کا کام بے حد محنت و لگن سے سر انجام دیا۔ اخذ و روایت حدیث میں ایسی احتیاط و اہتمام کا ثبوت دیا کہ امت مسلمہ سے قبل اس قسم کی منظم و مربوط علمی کاوش اہل عرب نے نہ دیکھی تھی۔ چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((نقل الثقة عن الثقة مع الاتصال حتى يبلغ النبي ﷺ خص الله به المسلمين دون سائر الملل كلها .)) ❸

"ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے اتصال سند کے ساتھ نقل کرنا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کا پہنچنا، اس

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب التثبت فی الحدیث، رقم: ٣٠٠٤.

❷ مسند احمد: ٥/٤١١، رقم: ٢٣٤٨٩۔ مجمع الزوائد، رقم: ٥٦٢٢۔ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔"

❸ تدریب الراوی للسیوطی: ٢/١٥٩.

کام میں اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو تمام اُمتوں میں نمایاں مقام دیا ہے۔''

علومِ اسلامیہ میں یہ سلسلۂ اسناد و معیارِ رواۃ کا اہتمام تدوینِ حدیث کی ضرورت و اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے بھی اُمت مسلمہ کے اس اختصاص کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے: ''نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری، نہ آج موجود ہے، جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال سا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہے، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔'' ❶

جب ہم محدثین کی سیرتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو انتہائی باادب نظر آتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ان حق علی من طلب الحدیث ان یکون له وقار و سکینة و خشیة و ان یکون متبعاً لآثار من مضیٰ قبله .)) ❷

''جو حدیث طلب کرے اس کے لیے وقار، سکون اور خشیت کا ہونا ضروری ہے، اور پہلے کے لوگوں کے آثار کی اتباع کرے۔''

محدثین اخلاصِ نیت کا خاص خیال کرتے۔ کیونکہ حدیث رسول ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قرآنِ مجید کی تشریح و تفسیر ہوتی ہے۔ اور یہ تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ما أعلم عملاً هو أفضل من طلب الحدیث لمن أراد اللّٰه تعالیٰ .)) ❸

''میں اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیے ہوئے علم حدیث سے بڑھ کر کوئی عمل بہتر نہیں سمجھتا۔''

محدثین نے مستند رواۃ و مشائخ سے حدیث اخذ کیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد جو اپنے دور کے سب سے بڑے عالم تھے، بجا فرماتے ہیں:

((اقبح من الجمل ان أقول بغیر علم او احدث من غیر ثقة .)) ❹

''میں اونٹ سے بدتر ہوں گا اگر بغیر علم کے کوئی بات کہوں، یا غیر معتمد سے حدیث بیان کروں۔''

عقبہ بن نافع نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی:

((یا بنی لا تقبلوا الحدیث عن رسول اللّٰه ﷺ الا من ثقة .)) ❺

---

❶ بحوالہ سیرت النبی از شبلی نعمانی: ۱/ ۲۸۔ طبع حنفیہ اکیڈمی، لاہور: ۲۰۰۰ء۔
❷ جامع بیان العلم و فضله لابن عبدالبر: ۱/ ۱۰۵۔ طبع دار الفکر، بیروت۔
❸ آداب الطالب و المعلم و المحدثث، ص: ۲۱۔ طبع مکتبہ محمودیہ سلام، کراچی۔
❹ التمهید لابن عبدالبر: ۱/ ۶۵۔ طبع مکة المکرمه
❺ التمهید لابن عبدالبر: ۱/ ۴۵۔ الکفایة للخطیب، ص: ۳۲۔ طبع المکتبة العلمیة، بیروت۔

"اے میرے بیٹو! رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی معتمد آدمی سے سن لیا کرو۔"

ان طالبین حدیث نے اپنے اساتذہ کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا۔ امام زہری جو فن حدیث کے مدون اول ہیں۔ اپنے استاد کا بے انتہا احترام کرتے تھے۔ درس حدیث سے پہلے اپنے استاد کا ایک باغ سینچتے اور کنویں سے ڈول بھر بھر کر پانی لاتے اور یہ عمل روز کرتے۔ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے استاذ امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے ہمیشہ دعائیں فرماتے تھے۔ ❷

علم ومطالعہ کے انتہائی شوقین۔ اسی وجہ سے ان لوگوں کے حافظے بھی مضبوط تھے۔ امام رازی کو کھانے کے وقت علمی شغل وکتب بینی کا موقع فوت ہونے پر افسوس ہوتا تھا، فرماتے ہیں:

((واللّٰہ انی لا تاسف فی الفوات عن الإشتغال بالعلم وقت الأکل فإن الوقت والزمان عزیزان .)) ❸

"اللہ کی قسم! میں علم چھوڑ کر کھانے کے لیے وقت لگانے پر بھی افسوس کرتا ہوں، وقت اور زمانہ دونوں قیمتی ہیں۔"

احادیث کو یاد کرنے کے لیے یہ لوگ مختلف تدابیر استعمال کیا کرتے۔ ان تدابیر میں سے ایک تدبیر تکرار ومذاکرہ ہے۔ جعفر بن محمد فرماتے ہیں:

((القلوب تربه والعلم غراسها ، المذاکرة ماؤها، فاذا انقطع عن الشرب ماؤها ، جف غراسها .)) ❹

"دل زمین ہے، علم پودا ہے، مذاکرہ پانی ہے جب زمین سے پانی کا انقطاع ہو جائے تو اس کا پودا سوکھ جائے گا۔"

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تحدثوا و تذاکروا ، فان الحدیث یذکر بعضه بعضا .)) ❺

"تم حدیث بیان کرو اور مذاکرہ کرو، بے شک حدیث بعض، بعض کو یاد دلاتی ہے۔"

---

❶ تذکرة الحفاظ، ذکر شیخ عبید اللّٰہ بن عبداللّٰہ: ۱/ ۷۹۔ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

❷ تهذیب الاسماء واللغات: ۱/ ۸۰.

❸ عیون الأنباء: ۲/ ۲۳.

❹ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع، ص: ۲۷۸.

❺ الجامع لأخلاق الراوی: ۱/ ۲۳٦.

علم حدیث حاصل کرنے کے لیے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیث کو یاد رکھنے کے لیے اس پر عمل کرنا محدثین کے طرزِ عمل سے واضح ہے۔ عظیم المرتبت محدث ابراہیم بن اسماعیل فرماتے ہیں:

((کنا نستعین بالحدیث علی حفظہ بالعمل.)) ❶

''ہم حدیث یاد کرنے کے لیے اس پر عمل کرنے سے مدد لیتے ہیں۔''

امام بخاری نے لاکھوں حدیثیں یاد کر رکھی تھیں۔ خود فرماتے ہیں:

((احفظ مائۃ الف حدیث صحیح و احفظ مائتی الف حدیث غیر صحیح.)) ❷

''مجھے ایک لاکھ صحیح روایات یاد ہیں، اور دو لاکھ غیر صحیح روایات یاد ہیں۔''

تحصیل حدیث کی خاطر انہوں نے سفر کیے، نامور علماء سے ملاقاتیں کیں، مصائب اور تکالیف کا سامنا کیا، کیونکہ علم میں وسعت حاصل کرنے کے لیے سفر لازمی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے:

((لا یستطاع العلم براحۃ الجسم.)) ❸

''تحصیلِ علم جسمانی راحت اور آرام طلبی کے ساتھ ممکن نہیں ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھیں: عبداللہ بن عمر مدینہ میں، عبداللہ بن عباس مکہ میں، معاذ بن جبل یمن میں، ابوموسیٰ اشعری بصرہ میں، عبداللہ بن مسعود کوفہ میں، عبادہ بن الصامت اور ابوالدرداء شام میں اور عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مصر میں مسندِ درس وارشاد قائم کر رکھی تھی۔ رضی اللہ عنہم!

کثیر احادیث کا علم براہِ راست چند صحابہ ہی کو تھا، دوسرے صحابہ ان سے حاصل کرنے کے لیے سینکڑوں سفر کرتے تھے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ کا تذکرہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ ایک حدیث کی خاطر مدینے سے شام تک کا سفر کیا جو ایک مہینے کا تھا۔ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

((رحل جابر بن عبد اللہ مسیرۃ شھر الی عبد اللہ بن انیس فی حدیث واحد.)) ❹

''جابر بن عبداللہ نے عبداللہ بن انیس کی طرف ایک حدیث کے لیے ایک مہینہ کا سفر اختیار کیا۔''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

---

❶ الجامع لاخلاق الراوی: ۲/۲۵۸

❷ مقدمۃ فتح الباری ... [illegible]

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب اوقات الصلوات الخمس، رقم: ۶۱۲/۱۷۵۔

❹ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الخروج فی طلب العلم، تعلیقاً۔

((فَخَشِيْتُ اَنْ اَمُوْتَ اَوْ تَمُوْتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهُ .)) ❶

''مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سے اس حدیث کے سننے سے پہلے میں یا آپ فوت ہو جائیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح محدثین بھی علم حدیث کی تلاش میں سفر کرتے تھے۔

امام ابن حبان امام داری ''صاحب ہذا الکتاب'' کے بارے میں فرماتے ہیں: ''آپ نے کثرت سے سفر کیا، اور اکثر بلادِ اسلام کا سفر کیا نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔'' ❷

محدثین عظام طلب حدیث کے لیے کثیر روپیہ خرچ کرتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے:

((والخطيب البغدادي قد بذل لطلب الحديث عشرين الف دينار .)) ❸

''خطیب بغدادی نے طلب حدیث میں دو کروڑ روپیہ خرچ کیا۔''

یحییٰ بن معین نے طلب حدیث میں اپنا سارا گھر کا اثاثہ بیچ کر ایک کروڑ پچاس لاکھ درہم کر دیا حتیٰ کہ گھر میں کچھ باقی نہ رہا۔ ❹

محدثین کو علم پھیلانے کا اتنا شوق تھا، جب انہیں حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مسافروں اور بچوں کو سناتے تھے۔ محدث عطاء خراسانی کے بارے میں آتا ہے:

((اذا لم يجد احدا يحدثه اتى المساكين فحدثهم .)) ❺

''جب حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مساکین کے پاس آتے انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔''

اور اسماعیل بن رجاء کے بارے اعمش فرماتے ہیں:

((كان اسماعيل بن رجاء يجمع الصبيان فيحدثهم .)) ❻

''اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کرتے تھے، پھر انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔''

حسن بصری فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ اَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ يَنْشُرُهُ .)) ❼

---

❶ الرحلة في طلب الحديث، للخطيب، ص: [illegible]

❷ الثقات، لابن حبان: ٨/ ٣٦٤.

❸ معجم الأدباء: ١/ ١٥٥.

❹ تهذيب الأسماء: ٢/ ٢٥٢.

❺ الجامع لأخلاق الراوي: ١/ ٣٠٢.

❻ [illegible]

❼ جامع بيان العلم: ١/ ١٢١.

"دین کا علم پھیلانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں۔"

احادیث کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ باوضو اور قبلہ رخ ہو کر بیان کرتے۔ قتادہ رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے:

((لقد كان يستحب أن لا تقرأ الأحاديث التي عن النبي إلا على وضوء.)) ❶

"کہ وہ نبی کریم ﷺ کی حدیث کو حالت وضو میں بیان کرنا پسند کرتے تھے۔"

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

((كان سفيان إذا حدث استقبل القبلة.)) ❷

"سفیان جب حدیث بیان کرتے تھے قبلہ رخ ہو جاتے۔"

امام مالک اور لیث دونوں باوضو ہو کر حدیث لکھا کرتے تھے۔ ❸

اور امام بخاری کے متعلق بھی آتا ہے کہ "اپنی صحیح میں ہر حدیث کی کتابت سے پہلے آپ غسل فرماتے تھے پھر دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔ بعض نے کہا کہ آپ زمزم سے غسل فرمایا کرتے تھے اور مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کرتے تھے۔" ❹

اسی زمرۂ محدثین میں سے امام الحافظ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن ابن الفضل بن بہرام الدارمی بھی ہیں۔ جو امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۱۸۱ھ کو پیدا ہوئے۔ یاد رہے کہ عظیم محدث عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات اسی ۱۸۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے کثرت سے سفر کیا اور اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا، نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے آدم بن ابی ایاس، عمرو بن زرارہ، محمد بن قدامہ، یحییٰ بن حماد، یزید بن ہارون اور یونس بن محمد المؤدب ہیں۔

مشہور تلامذہ میں سے امام مسلم، ابوداود، ترمذی، بقی بن مخلد الاندلسی اور ابوزرعہ الرازی ہیں۔

آپ کی مصنفات میں سے "سنن یا مسند دارمی"، "التفسیر" اور "الجامع" ہے۔ آپ کی وفات یوم الترویہ بعد العصر ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اور یوم عرفہ کو جمعہ کے دن آپ کی تدفین ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔

آپ بہت بڑے محدث تھے۔ آپ کی سنن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سنن کے شروع میں بہت عظیم مقدمہ تحریر کر دیا کہ جس میں علم، اہل علم کی فضیلت، منہج اہل الحدیث کے فضائل اور بدعات، خرافات

---

❶ تاريخ يحيى بن معين: ۲۱۳/۲
❷ مصنف عبدالرزاق: ۳٦٤/۸
❸ مدارج النبوة: ٤٦٣/١
❹ حوالہ ایضاً

اور رائی اور اہل الرائے کی مذمت ٹھیک ٹھاک بیان کردی۔ جو کہ سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی کا خاص امتیاز ہے، کہ ان ائمہ نے اپنی اپنی تالیف وتصنیف کے شروع میں مقدمے تحریر کر دیے۔ ذخیرہ حدیث کو جمع وتدوین کرتے ہوئے ابواب فقہ کے مطابق مرتب کیا۔ ایسی کتب جو اس طرز پر مرتب کی گئی ہوں انہیں "السنن" کہا جاتا ہے۔ مشہور کتب سنن، سنن اربعہ یعنی سنن ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور السنن الکبری امام نسائی، سنن مجتبی امام نسائی، السنن الکبری امام بیہقی اور السنن سعید بن منصور وغیرہ ہیں۔ ❶

اصحاب السنن کا منہج تو یہ ہے کہ صرف احادیث مرفوعہ کو ذکر کیا جائے۔ وہ اپنی کتب میں موقوف یا مقطوع روایات سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض کتب سنن میں ان میں سے سنن دارمی بھی ہے، غیر مرفوع احادیث پائی جاتی ہیں اور یہ صرف استشہاد کے طور پر ہے۔

سنن دارمی کے اندر کچھ ثلاثیات بھی موجود ہیں، ثلاثیات سے مراد ایسی احادیث ہیں جس کے راوی اوّل اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تین واسطے ہوں۔ یہ چیز امام دارمی کی علو اسناد پر دلالت کرتی ہے۔

سنن دارمی کی کتب کی تعداد ۲۳ ہے۔ اول "کتاب الطہارۃ" ہے۔ اور آخری کتاب "فضائل القرآن" ہے۔ سنن دارمی کو کتب سنن میں ایک مقام خاص ہے۔ امام دارمی نادر روایات بھی لاتے ہیں۔ جو دوسری کتب حدیث میں کم ملتی ہیں۔ اور یہ بات امام دارمی کی وسعت اطلاع علی الحدیث پر دال ہے۔ چنانچہ امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں۔ وہ ثقہ اور صدوق تھے۔ ❷

امام محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: زہد وورع اور حفظ حدیث میں دارمی ہم پر بھاری تھے۔ ❸

محمد بن بشار فرماتے ہیں: دنیا میں چار حفاظ حدیث گزرے ہیں۔ ان میں ابوزرعہ نیساپور میں امام مسلم، سمرقند میں امام دارمی اور بخاری میں محمد بن اسماعیل۔ ❹

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ فضل کیا کہ آج ہم امام دارمی کی سنن کو ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ شائع کر کے مسرور اور اس کو اللہ کے شکریہ کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ ترجمہ کا کام مولانا عبدالستار حماد حفظہ اللہ کی نگرانی میں ان کی ٹیم نے بطریق احسن سرانجام دیا۔ ترجمہ میں حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام

---

❶ معجم مصطلحات حدیث از ڈاکٹر سہیل حسن، ص: ۱۵۵۔ طبع ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد۔

❷ الجرح والتعدیل: ۵/ت: ۴۵۸۔

❸ شذرات الذهب: ۲/ ۱۳۰۔

❹ سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲ تفصیل کے لیے دیکھیں: الأنساب: ۶/ ۲۸۰۔ تهذیب الکمال: ۱۵/ ۲۱۰۔ لب اللباب: ۱/ ۳۰۸۔ ۲۶/۲۰۳۔ الرسالة المستطرفة، ص: ۳۲۔ الکامل في التاریخ: ۷/ ۲۱۷۔ الثقات لابن حبان: ۸/ ۳۶۴۔

ہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ جب کہ شرح اور تخریج کا کام مولانا عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ نے کیا۔ ضعیف احادیث اور ضعیف رواۃ کی نشان دہی کرتے ہوئے اسماء الرجال کی مستند اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کر دیے ہیں۔ اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام، اشکال یا تعارض ظاہری ہے تو نہایت اختصار اور محققانہ طرز پر ابہام کی وضاحت اور تعارض کا توافق پیش کیا ہے۔ مشہور شروحات حدیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی نقل کر دیے۔ مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل کا حل کتاب وسنت اور فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ جزاہ اللّٰہ خیرًا في الدنیا والآخرۃ.

اس کام کو یعنی سلسلہ نشر الحدیث کو شروع کیے تقریباً گیارہ سال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔ اس راہ میں کافی مصائب، پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ پریشانیاں ایسے ختم ہوئیں کہ سوچ سے بالاتر بات ہے۔

مشکلیں اتنی پڑیں کہ آساں ہو گئیں

خدمت حدیث رسول ﷺ کا کام شروع کرنے کے چند ایک مقاصد تھے:

۱۔ مارکیٹ میں ترجمہ شدہ کتب کے بعض مقامات کے ترجمے دقیق تھے۔ بعض مقامات قاری کی سمجھ نہیں سکتا تھا اور بعض کے تراجم موجود نہیں تھے۔

۲۔ دیار غیر میں تبلیغ کے دوران ضرورت پڑے تو بندہ ترجمہ شدہ کتاب پیش کر سکے۔

۳۔ صحیحین کے علاوہ دوسری کتب میں ضعیف روایات موجود تھیں۔ تو ترجمہ کے ساتھ تحقیق وتخریج پیش کر کے لوگوں کو ضعیف پر عمل کرنے سے بچانا مقصود تھا۔

۴۔ بیرون ممالک میں لوگوں کا مزاج دیکھ کر ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ کتب حدیث کو شائع کرنے کو مناسب سمجھا ہے۔ ممکن ہے ملک پاکستان کا مزاج اسے قبول کر لے۔

یہ ایک جملہ معترضہ تھا، مناسب تھا کہ اسے بیان کر دیا جائے۔ بہرحال خدمت حدیث کے راستے میں سب رکاوٹیں اور پریشانیاں ختم ہوتی گئیں۔ ان کٹھن حالات میں شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ سے مشاورت جاری رہتی۔ جب کبھی ان سے مشورہ کیا یا ساتھیوں کے بعض خدشات کا ذکر کیا تو وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما کر تسلی دیا کرتے اور کام کو جاری رکھنے کی تلقین کرتے:

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۝﴾ (الحدید: ۲۱)

کٹھن اور مشکل اور پریشان کن حالات میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

فان مع العسر یسرا.

بالآخر ابو مومن منصور احمد حفظہ اللہ ''مالک اسلامی اکادمی، لاہور'' سے اس کام کے متعلق بات چیت ہوئی، تو طے پایا کہ وہ ہمارے ساتھ اس معاملہ میں حتی الوسع تعاون کریں گے۔ انہی کے توسط سے بھائی محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس کام کو بڑی ترتیب، ذمہ داری اور اخلاص کے ساتھ شروع کروادیا۔ اور اس حساب سے کام کی مینجمنٹ کی کہ ثمرات ملنا شروع ہو گئے۔ ذخیرہ حدیث میں سے صحیح ابن حبان، سنن دارمی، شمائل ترمذی، السنة للمروزی، السنة لابن أبي عاصم اور مسند أبي عوانه، سلسلة صحيحة اور صحيفه همام بن منبه یہ وہ کتب حدیث ہیں جن کی تخریج، ترجمہ اور فوائد کا کام بالکل مکمل ہونے کے بعد کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے آخری مراحل طے کر رہی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسری کتب حدیث بھی ترجمہ، تخریج اور کمپوزنگ کے مراحل طے کر چکی ہیں۔ جبکہ فوائد کا کچھ کام باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔ ان کا تعاون اور خدمت قابل قدر ہے۔ اس موقعہ پر ابو مومن منصور حفظہ اللہ بھی شکریہ کے لائق ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ادارے ''انصار السنہ پبلی کیشنز'' کی جمیع کتب کی اشاعت کا ذمہ اُٹھا رکھا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کہ ہم اس کام میں دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں۔ وكان الله شاكراً عليماً .

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ منہج سلف صالحین کی حامل شخصیت کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان کے اشراف اور ہر قدم پر رہنمائی کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ حافظ حامد محمود الخضری کے لیے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند رکھے اور زیادہ محنت کرنے کی توفیق بخشے کہ وہ اخلاص کے ساتھ قلمی جہاد میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اور اس پر مستزاد حدیث کی بعض کتب کے ترجمہ، تخریج اور فوائد لکھنے اور لکھوانے کی ذمہ داری بھی انہوں نے قبول کر رکھی ہے۔ ان کا تعاون ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔

نظر ثانی کا کام فضیلۃ الشیخ محمد سعید کلیروی حفظہ اللہ اور حافظ مطیع اللہ حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ سر انجام دیا۔ بعض مقامات پر اضافہ جات اور بعض چیزوں کو حذف کیا۔ اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہمارے جن احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے، جناب عبدالروف (کمپوزر)، ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق، منصور حلیم، محمد ناظر سدھو، محمد ساجد، محمد منصور تخیر ا، مرزا ذاکر احمد، عبدالرحمٰن کھر اور محمد نواز حفظہم اللہ، ہم ان سب کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

حدیث کی اس عظیم کتاب کی اشاعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوم میں وہی اخلاقی، مذہبی اور علمی روح پیدا کر دے جو ہمارے سلف صالحین کے اندر موجود تھی۔ اللہ رب العزت سے حضور سربسجود ہو کر التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے والدین، اہل خانہ، اساتذہ کرام اور جملہ احباب کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے۔ نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

بقول سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ "ویل لمن لا یعلم ولا یعمل مرة ، وویل لمن یعلم ولا یعمل سبع مرات"..... "اس شخص کو ہلاکت، ایک مرتبہ ہے جو جانتا بھی نہیں، عمل بھی نہیں کرتا، اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے۔"

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد و آله و صحبه أجمعين.

مجلس شوریٰ ادارہ

محمد اکرم سلفی — ابو طلحہ صدیقی

محمد شاہد انصاری — ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

نام و نسب اور نسبت:

ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن فضل بن بہرام بن عبدالصمد التمیمی الدارمی السمرقندی۔

آپ امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں یہ نسبت دارم بن مالک بن حنظلہ بن زید بن مناۃ بن تمیم کی طرف نسبت ہے۔ (لب اللباب: ۱/۳۰۸) آپ کی نسبت میں تمیمی بھی ملتا ہے۔ یہ تمیم بن مرۃ کی طرف نسبت ہے جو بنو دارم کے آباؤ اجداد میں سے تھے۔ (الانساب: ۱/۴۷۸)

آپ کو سمرقندی بھی کہا جاتا ہے یہ سمرقند کی طرف نسبت ہے جو ماوراء النہر کا ایک عظیم شہر ہے اور یہاں بے شمار علماء و افاضل پیدا ہوئے۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے۔

ولادت:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ جیسا کہ خود ان سے صراحت ہے کہ "میں اسی سال پیدا ہوا جس سال عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے اور عبداللہ بن مبارک نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ (تہذیب الکمال: ۱۵/۲۱۲)

نشاۃ علمی:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ نویسوں نے یہ تفصیل نہیں لکھی کہ آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی۔ اسی طرح آپ کے رحلاتِ علمیہ کے بارے میں بھی تفصیلات قلم بند نہیں کیں بلکہ یہی ذکر کیا ہے کہ آپ حدیث رسول ﷺ کی تحصیل کے لیے بہت زیادہ سفر کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ اسی طرح حدیث نبوی کو جمع کرنے والوں اور حفظ کرنے والوں میں سے ایک تھے اور ثقاہت و صداقت، زہد و ورع اور حفظ و اتقان جیسی عظیم صفات سے متصف تھے۔

اساتذہ کرام:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے بڑے بڑے ماہرین سے کسب فیض کیا۔ ان تمام شیوخ و اساتذہ کا تذکرہ ایک ہی جگہ کرنا بڑے طویل وقت کا متقاضی ہے چند کے نام یہ ہیں:

ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن الحجاج المروزی، احمد بن حمید الکوفی، احمد بن

ابی شعیب الحرانی، احمد بن عبدالرحمن بن بکار البسری، آدم بن ابی ایاس، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، اسماعیل بن ابی اویس، اسود بن عامر شاذان، بشر بن ثابت البزار، جعفر بن عون، حبان بن ہلال، حجاج بن منہال، الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی، الحسن بن الربیع البجلی، الحکم بن المبارک، ابوالیمان الحکم بن نافع، حیوۃ بن شریح الحمصی، خالد بن مخلد، خلیفہ بن خیاط، روح بن اسلم، زکریا بن عدی، زید بن یحییٰ بن عبید الدمشقی، سعد بن حفص الطلحی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، صدقہ بن الفضل المروزی، ابوعاصم الضحاک بن مخلد، عاصم بن علی بن عاصم، عاصم بن یوسف، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبداللہ بن عمران الاصبہانی، عبداللہ بن یحییٰ الثقفی، عبدالرحمن بن ابراہیم دحیم، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالوہاب بن سعید الدمشقی، عبدان بن عثمان المروزی، عبیداللہ بن موسیٰ، عثمان بن عمر بن فارس، عصمۃ بن الفضل النیسابوری، عفان بن مسلم، علی بن عبدالحمید المعنی، عمر بن حفص بن غیاث، عمرو بن زرارۃ النیسابوری، عمرو بن عاصم الکلابی، عمرو بن عون الواسطی، العلاء بن عصیم، قردۃ بن ابی المغراء، ابونعیم الفضل بن دکین، ابوعبید القاسم بن سلام، القاسم بن کثیر، قبیصہ بن عقبہ، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن عبداللہ الرقاشی، محمد بن یوسف الفریابی، محمد بن مالک الرازی الجمال، مروان بن محمد الطاطری، مکی بن ابراہیم، نعیم بن حماد، ہارون بن معاویہ المصیصی، یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری، یزید بن ہارون، یعلی بن عبید الطنافسی، یوسف بن یعقوب الصفار، یونس بن محمد المؤدب۔

امام دارمی کے تلامیذ:

امام مسلم بن الحجاج قشیری، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابراہیم بن ابی طالب النیسابوری، احمد بن محمد بن الفضل السجستانی، اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب الوراق، بقی بن مخلد الاندلسی، داؤد بن سلیمان القطان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن صالح السمرقندی، ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عبیداللہ بن واصل البخاری الحافظ، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، ابوسعید عمرو بن الحسن الجزری، عیسیٰ بن عمر بن العباس السمرقندی، ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسماعیل البخاری، محمد بن بشار بندار، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن موسیٰ بن الہذیل النسفی، محمد بن النضر الجارودی، محمد بن نعیم بن عبداللہ النیسابوری، محمد بن یحییٰ الذہلی، مکی بن محمد بن احمد بن ماہان البلخی الحافظ۔

امام دارمی رحمہ اللہ محدثین و مؤرخین کی نظر میں:

☆ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی پر دنیا (اپنی تمام ترتیب و زینت کے ساتھ) پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۹/۱۲)

☆ محمد بن عبداللہ المخرمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اے اہل خراسان! جب تک عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی تمہارے درمیان موجود ہیں اس وقت تک کسی اور کے پاس اپنا وقت برباد نہ کرو۔" (تاریخ بغداد: ۱۰/۳۱-۳۰، سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۲۶)

☆ ابو حامد بن الشرقی کہتے ہیں: "خراسان کی سرزمین نے پانچ ائمہ حدیث پیدا کیے ہیں:
۱۔ محمد بن یحییٰ ۲۔ محمد بن اسماعیل ۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمن
۴۔ مسلم بن الحجاج ۵۔ ابراہیم بن ابی طالب۔" (سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۲۷)

☆ رجاء بن مرجّی کہتے ہیں: "میں نے احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن المدینی اور امام شاذکونی کو دیکھا لیکن عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی جیسا حافظ کسی کو نہ پایا۔"
بلکہ فرماتے ہیں: "میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی سے بڑھ کر حدیث رسول ﷺ کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔" (تاریخ بغداد: ۱۰/۳۰)

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے "سیر اعلام النبلاء" کی بارہویں جلد میں امام دارمی رحمہ اللہ کا تفصیلی تعارف لکھا ہے۔ آغاز کلام میں آپ رقم طراز ہیں کہ "امام دارمی رحمہ اللہ چند بڑے محدثین میں سے ایک تھے۔ آپ درجۂ امامت پر فائز تھے اور حفظ وضبط آپ کا خصوصی وصف تھا۔" (سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۲۴)

☆ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الثقات" میں لکھا ہے کہ "آپ بڑے مضبوط حفظ وضبط کے مالک تھے اور ان اہل اللہ میں سے تھے جنہوں نے دس طریقوں سے حدیث کی خدمت کی:
(۱) حدیث کو حفظ کیا۔ (۲) حدیث کو جمع کیا۔ (۳) احادیث میں سمجھ داری حاصل کی۔ (۴) مجلس حدیث قائم کی۔ (۵) حدیث کے فن میں کتابیں لکھیں۔ (۶) اپنے شہر میں حدیث کا چرچا کیا۔ (۷) عمل بالحدیث کی طرف بلاتے رہے۔ (۸) مخالفین حدیث کا قلع قمع کیا۔ (۹) محدثین عظام کا دفاع کیا۔ (۱۰) خود بھی محدث کا اعلیٰ منصب پایا۔" (کتاب الثقات: ۹/۳۶۴)

☆ امام ابو محمد بن ابی شیبہ فرماتے ہیں: "حفظ وضبط میں امام دارمی رحمہ اللہ کا معاملہ لوگوں کی تعریف وتوصیف کا محتاج نہیں ہے۔ وہ بلا ریب حفظ وضبط کے بلند مقام پر فائز تھے۔" (تاریخ بغداد: ۱۰/۳۲)

☆ محمد بن بشار کہتے ہیں: "دنیا میں چار لوگوں کو علی الاطلاق حافظ کہا جا سکتا ہے۔ (۱) ابو زرعہ الرازی۔ (۲) مسلم بن الحجاج النیشاپوری۔ (۳) عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی۔ (۴) محمد بن اسماعیل البخاری۔"
(سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۲۶)

☆ خطیب بغدادی اپنی "تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ "امام دارمی رحمہ اللہ عقل کی نہایت اور فضل کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے اور دیانت وعلم، زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت اور اجتہاد میں ضرب المثل تھے۔" تاریخ بغداد: ۱۰/۲۹)

تصانیف:

امام دارمی رحمہ اللہ جیسی شخصیت جس کے بے شمار اساتذہ ہوں اور جو علم دین کے لیے بے شمار سفر کر چکا ہو اور جس کے بارے میں محدثین ومؤرخین کے (جیسا کہ اوپر گزرا) انتہائی عمدہ اقوال ہوں، طبعی طور پر وہ ضرور اپنے پیچھے ایسی چیزیں چھوڑتا ہے جو اس کے لیے صدقہ جاریہ ہوں۔ تلامذہ کے علاوہ آپ نے حدیث وتفسیر میں کتابیں بھی لکھیں۔ جن میں سے چند (جن کو محفوظ کیا گیا) یہ ہیں:

۱۔ **السنن:** سنن کے ساتھ ساتھ "مسند" کے نام سے بھی معروف ہے۔ بے شمار دفعہ شائع ہو چکی ہے اس کے اصل مخطوطہ لندن، قاہرہ، کوالپور، حیدرآباد، دمشق اور مدینہ منورہ کے مکتبات میں موجود ہیں۔ اُردو زبان میں پہلی مرتبہ تحقیق وتخریج اور فوائد کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۲۔ **التفسیر:** امام ذہبی نے "سیر اعلام النبلاء" (۱۲/۲۲۸) اس کا تذکرہ کیا ہے، نامعلوم اس کا اصل مخطوطہ کس جگہ پر ہے۔

۳۔ **الجامع:** خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۱۰/۲۹)

وفات:

امام دارمی ۲۵۵ھ یوم الترویہ کو نماز عصر کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انہیں یوم عرفہ کو جمعہ المبارک کے دن سپرد خاک کیا گیا۔

تفصیلی تذکرہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الانساب از امام سمعانی (۶/۲۸۰)، تاریخ بغداد (۱۰/۲۹)، تذکرۃ الحفاظ (۲/۵۳۴)، تہذیب الکمال (۱۵/۲۱۰)، تہذیب التہذیب (۵/۲۹۴)، الجرح والتعدیل (۵/۹۹)، خلاصہ تذہیب الکمال (۲۰۴)، الرسالۃ المستطرفہ (۳۲)، طبقات الحفاظ (۲۳۵)، شذرات الذہب (۲/۱۳۰)، تقریب التہذیب (۱/۴۳۹)، الکامل فی التاریخ (۷/۲۱۷)، الثقات (۸/۳۶۴)۔

راقم الحروف

منیر احمد وقار | ۲۷۔ جولائی ۲۰۰۹ء

استاذ الحدیث جامعہ رحیمیہ للبنات

لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمُقَدِّمَةُ

[1] بَابُ مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ

اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے

1۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُؤَاخَذُ الرَّجُلُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ)) [1]

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آدمی اپنے ان اعمال کی وجہ سے پکڑا جائے گا جو اس نے جاہلیت میں کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں اچھے کام کیے اسے جاہلیت کے کاموں کے بدلے میں نہیں پکڑا جائے گا۔ اور جس نے حالت اسلام میں برے کام کیے اسے اگلے اور پچھلے کاموں کے بدلے میں پکڑا جائے گا۔“

فوائد:...... قبولیت اسلام انسان کے پچھلے گناہوں کے کفارہ بن جاتا ہے گویا کہ انسان آج ہی لباس خاکی میں نمودار ہوا ہے۔ جیسا کہ بخاری کے الفاظ ہیں: (یکفر الله عنه کل سیئة) اللہ تعالیٰ قبول اسلام کی برکت سے پچھلی ہر برائی مٹا دیتے ہیں۔ اور کلمہ گو کے قتل پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ڈانٹا تو ان کا کہنا کہ ”کاش میں آج مسلمان ہوا ہوتا“ سے واضح ہے۔ جبکہ ”اساء فی الاسلام“ سے جمہور محدثین نے کفر مراد لیا ہے۔ یعنی مرتد ہو کر آدمی فوت ہوا تو اس سے اسلام سے قبل اور بعد والے پچھلے گناہوں کی باز پرس ہوگی۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین، باب اثم من اشرك بالله، حدیث: 6921۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب هل یؤاخذ باعمال الجاهلية، حدیث: 318، 319

2 أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ النَّضْرِ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَخْمٍ.....

عَنِ الْوَضِينِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتٌ لِي فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُ بِئْرًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ يَا أَبَاهُ يَا أَبَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْزَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كُفَّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ. ❶

وضین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ہم جہالت والے اور بتوں کے پجاری تھے، ہم اولاد کو قتل کرتے تھے۔ اور میری ایک بیٹی تھی جب وہ باتیں کرنے لگی اور جب میں اسے بلاتا تو وہ میرے بلانے سے بہت خوش ہوتی۔ میں نے اسے ایک دن بلایا تو وہ میرے پیچھے چلی آئی۔ میں چلنے لگا حتی کہ ایک کنویں کے پاس آیا، جو میرے گھر سے دور نہ تھا، میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے کنویں میں گرا دیا۔ آخر وقت تک وہ کہتی رہی: ''اے میرے ابا جان! اے میرے ابا جان!'' رسول اللہ ﷺ رونے لگے حتی کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس آدمی سے نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک نے اس آدمی سے کہا: ''تو نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔'' آپ نے اس شخص سے فرمایا: ''ٹھہرو! یہ آدمی اس چیز کے متعلق سوال کرتا ہے جس کے بارہ میں بہت فکر مند ہے۔'' پھر آپ نے اس سے فرمایا: ''میرے پاس اپنی بات کو دھراؤ۔'' اس نے بات دھرائی تو آپ ﷺ (پھر) رونے لگے حتی کہ آپ کے آنسو داڑھی پر گرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تحقیق اللہ نے جہالت کے تمام کاموں کو معاف کر دیا ہے۔ اس لیے اب تو نئے سرے سے عمل شروع کر۔''

فوائد:..... یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام سے قبل کی ہر کمی کوتاہی معاف ہے نیز اس حدیث میں عورت پر اسلام کے احسانات کی ایک عظیم جھلک ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج کفار کی نقالی میں کچھ

❶ اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اس کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

روشن خیال مسلمان عورتیں اسلامی تعلیمات سے نالاں نظر آتی ہیں حالانکہ اسلام نے عورت پر جو پابندی بھی عائد کی ہے اسی میں اس کی خیر کا سامان ہے۔

3۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ أَنَّ أَهْلَهُ بَعَثُوا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ زُبْدٌ وَلَبَنٌ إِلَى آلِهَتِهِمْ قَالَ فَمَنَعَنِي أَنْ آكُلَ الزُّبْدَ لِمَخَافَتِهَا قَالَ فَجَاءَ كَلْبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبَنَ ثُمَّ بَالَ عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافٌ وَنَائِلَةُ قَالَ هَارُونُ كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةً لِقِدْرِهِ وَالرَّابِعَ يَعْبُدُهُ وَيُرَبِّي كَلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ۔ ❶

مجاہد اپنے غلام سے بیان کرتے ہیں کہ اس کے گھر والوں نے اسے اپنے معبودوں کے پاس ایک پیالہ دے کر بھیجا جس میں دودھ اور مکھن تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے بتوں کے خوف نے مکھن کھانے سے روک دیا۔ اس نے کہا: ”پس ایک کتا آیا اس نے مکھن کھایا اور دودھ پی لیا۔ پھر اس نے بتوں پر پیشاب کر دیا اور وہ بت اساف اور نائلہ تھے۔“ ہارون نے کہا: ”جاہلیت میں جب کوئی سفر کرتا تو اپنے ساتھ چار پتھر لے جاتا تین پتھروں کا وہ چولہا بناتا اور چوتھے کی پوجا کرتا تھا۔ اور وہ اپنے کتوں کی پرورش کرتے اور اپنی اولاد کو قتل کر دیتے۔“

فوائد:...... شرک اور عقل کا ایک دوسرے کی ضد ہونا واضح ہوتا ہے کیونکہ مشرک اپنے معبود کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے بھی سمجھنے سے عاری رہتا ہے نیز کتوں کو پالنا اور اپنی اولاد مراد بیٹیوں کو زندہ درگور کر دینا وغیرہ یہ عقل کے دیوالیہ پن کی علامات ہیں۔

4۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رَيْحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ۔

عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجَرًا حَسَنًا عَبَدْنَاهُ وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجَرًا جَمَعْنَا كُثْبَةً مِنْ رَمْلٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالنَّاقَةِ الصَّفِيِّ فَتَفَاجُّ عَلَيْهَا

ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جب کوئی خوبصورت سا پتھر دیکھتے ہم اس کی پوجا کر لیتے اور جب ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو ریت کی ڈھیری بنا کر اس پر ایک دودھ والی اونٹنی کو کھڑا کر کے دودھ دوہتے۔ حتیٰ کہ ہم

❶ اسنادہ حسن۔ اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔ لیکن اسی طرح کی روایت مسند احمد جلد 3 صفحہ 425 پر صحیح سند سے مروی ہے۔

فَنَحْلُبُهَا عَلَى الْكُثْبَةِ حَتَّى نَرْوِيَهَا ثُمَّ نَعْبُدُ تِلْكَ الْكُثْبَةَ مَا أَقَمْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّفِيُّ الْكَثِيرَةُ الْأَلْبَانِ ((فَتَفَاجَّ يَعْنِي: النَّاقَةَ إِذَا فَرَّجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِتُحْلَبَ وَالْفَجُّ: الطَّرِيقُ الْوَاسِعُ وَجَمْعُهُ: فِجَاجٌ)). ❶

دیکھتے کہ ڈھیری تر ہوئی ہے پھر جب تک ہم اس جگہ قیام کرتے اس ڈھیری کی پوجا کرتے رہتے۔

فوائد:..... ریت کا چونکہ ہوا سے بکھرنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا اس کو جمانے کے لیے تری کا اہتمام کرتے اور چونکہ سب سے عمدہ تر چیز دودھ ہی موقع پر موجود ہوتا چنانچہ اس کی تری کا استعمال کر لیتے۔

[2] ..... بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات

5۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ وَيَحْمَدُونَهُ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ يَتَأَزَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي

ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ کعب نے کہا ہم آپ (کے حالات) کو (تورات وانجیل میں) اس طرح لکھا ہوا پاتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نہ وہ سخت مزاج ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔ اور نہ بازاروں میں چیخنے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے۔ بلکہ وہ درگزر کریں گے اور بخش دیں گے۔ اور آپ کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے اور اللہ عزوجل کی بڑائیاں بیان کریں گے۔ اور ہر اونچی جگہ پر اس کی تعریف کریں گے۔ اور اپنی پنڈلیوں پر نصف پنڈلیوں پر رکھیں گے۔ اور اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔ ان کا موذن

---

❶ اس کی سند ضعیف ہے۔ مجالد بن سعید ضعیف راوی ہے۔ تہذیب التہذیب 2/202۔ اس کو روایت کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔ نیز دیکھئے حسین سلیم اسد کی تحقیق دارمی جلد 2، صفحہ 206 پر موجود ہے۔

الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ وَمَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ. ❶

آسمان کی فضا میں اذان دے گا۔ لڑائی اور نماز میں ان کی صفیں برابر ہوں گی۔ رات کے وقت ان کی (تہجد میں رونے کی) آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہوگی۔ اور اس (نبی ﷺ) کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ مدینہ طیبہ اور اس کی بادشاہت شام میں ہوگی۔"

فوائد:...... یہ صفات سابقہ کتب سماوی میں موجود تھیں۔ قرآن میں ہے: ﴿يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ﴾ یہود ونصاریٰ کا خیال تھا کہ پیغمبر ہونے کے لیے اس کا ذکر سابقہ کتب میں موجود ہونا چاہیے اور مدعی نبوت میں ان مذکورہ صفات کا پایا جانا چاہیے۔ لیکن وہ باوجود علم کے کمال ڈھٹائی سے ان واضح علامات کو نظر انداز کر دیتے۔ نیز غزوہ تبوک کے بعد اسلامی سلطنت شام تک وسعت اختیار کر گئی تھی۔

6۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَحِرْزًا، لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُهُ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ الْمِلَّةَ الْمُتَعَوِّجَةَ بِأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا. قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (پہلی کتابوں میں) رسول اللہ ﷺ کی صفت اس طرح پاتے ہیں کہ: "بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان پڑھوں کو (عذاب سے) بچانے والا، تو میرا بندہ اور رسول ہے۔ میں نے اس کا نام "بھروسہ کرنے والا" رکھا۔ وہ نہ سخت مزاج ہوگا اور نہ سخت دل ہوگا۔ اور نہ ہی بازاروں میں چیخنے والا ہوگا۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دے گا۔ مگر معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہوگا۔ میں اسے فوت نہیں کروں حتی کہ وہ ٹیڑھے طریقے کو سیدھا کر دے یوں کہ گواہی دی جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کے ساتھ اللہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور

❶ یہ روایت مرسل صحیح ہے۔ شرح السنة امام بغوی حدیث: 3628۔ حلیة الاولیاء: 387/5۔

مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ. ❶

غافل دلوں کو کھول دے گا۔" عطاء بن یسار نے کہا کہ مجھے ابو واقدی نے خبر دی ہے کہ اس نے کعب سے اسی طرح سنا، جس طرح ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

7۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ فِي السَّطْرِ الْأَوَّلِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ . وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا عَلَى رَأْسِ كُنَاسَةٍ وَيَأْتَزِرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّئُونَ أَطْرَافَهُمْ وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَأَصْوَاتِ النَّحْلِ ❷

ذکوان بن ابو صالح نے کعب سے نقل کیا ہے: (تورات کی) پہلی سطر (اسطورہ) میں یوں ہے: "محمد ﷺ اللہ کے رسول اور میرے پسندیدہ بندے ہیں۔ نہ سخت مزاج ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔نہ بازاروں میں چلانے والے ہوں گے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے۔ البتہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔ اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ (مدینہ) طیبہ، اور اس کا ملک شام ہوگا۔" اور دوسری سطر میں اس طرح ہے کہ: "اس کی امت بہت تعریف کرنے والی ہوگی۔ وہ خوشحالی اور تنگی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ وہ ہر منزل پر اللہ کی تعریف کریں گے اور ہر بلندی پر اس کی بڑائی بیان کریں گے۔ وہ (اوقاتِ نماز کے لیے) آفتاب کا خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہوگا وہ نماز پڑھیں گے اگر چہ وہ کوڑے پر ہوں۔ اور وہ اپنی چادریں، شلواریں اپنی نصف پنڈلیوں تک رکھیں گے۔ اور اپنے اعضا کو وضو کرتے وقت دھوئیں گے۔ اور رات کو ان کی آوازیں فضا میں شہد کی مکھیوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی۔"

---

❶ "روایت صحیح ہے۔" صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کراھیۃ السخب فی الاسواق حدیث: 2125، کتاب التفسیر، سورۃ الفتح حدیث: 4838۔ دلائل النبوۃ امام البیہقی: 374/1۔ 376، کتاب المعرفۃ والتاریخ: 274/3۔

❷ "اسنادہ ضعیف۔" زید بن عوف ضعیف بلکہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال: 105/2۔ رقم الترجمۃ 3022۔ حلیۃ الاولیاء: 378/5۔

8۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلَى طَابَةَ وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ سَرَّاءَ وَضَرَّاءَ وَيُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّئُونَ أَطْرَافَهُمْ وَيَأْتَزِرُونَ فِي أَوْسَاطِهِمْ يُصَفُّونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ كَمَا يُصَفُّونَ فِي قِتَالِهِمْ دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُسْمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے کعب احبار سے پوچھا کہ تم تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کو کیسے پاتے ہو"؟ تو کعب نے کہا ہم ان کے حالات کو اس طرح پاتے ہیں کہ: " محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔ نہ وہ بدزبان ہوں گے اور نہ بازاروں میں چلانے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے، بلکہ وہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔ ان کی امت کے لوگ بہت حمد کرنے والے ہوں گے ہر خوشی اور تنگی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ اور وہ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ وہ اپنے اعضاء کو وضو کرتے وقت دھوئیں گے۔ اور ان کی شلواریں نصف پنڈلی تک ہوں گی۔ وہ اپنی نماز میں اس طرح صفیں باندھیں گے جیسے وہ جنگ میں صفیں باندھتے ہیں۔ ان کی (گڑگڑاہٹ کی) آواز ان کی مسجدوں میں ایسے ہوگی جیسے شہد کی مکھیاں بھنبھناتی ہیں۔ ان کے منادی (مؤذن) کو آسمان کی فضا میں سنا جائے گا۔

فوائد:...... ان واضح صفات کے پائے جانے اور یہود کے ان کو پہچان لینے کے بعد یہود کا ضد وہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا انتہائی درجے کی کمینگی تھی۔ قرآن میں ہے: ﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ﴾ "وہ (یہود و نصاریٰ) اس (نبی) کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں۔" کیونکہ ایسی واضح نشانیوں کو پہچان لینا ذرا بھی مشکل نہیں۔

9۔ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ

❶ "اسنادہ صحیح" طبقات ابن سعد: 87/2۔

بن معدان .

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهِنٍ وَلَا كَسِلٍ لِيُحْيِيَ قُلُوبًا غُلْفًا وَيَفْتَحَ أَعْيُنًا عُمْيًا وَيُسْمِعَ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيمَ أَلْسِنَةً الْعَوْجَاءَ حَتَّى يُقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ.)) ❶

جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو نہ کمزور ہے اور نہ کاہل ہے، تا کہ وہ بند دلوں کے پردے ہٹا دے اور وہ اندھی آنکھوں کو کھول دے اور بہرے کانوں کو سنا دے اور غلط راستے کو درست کر دے حتیٰ کہ کہا جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔“

10۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَمَشَى مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ قَالَ فَأَحَدُ رِجْلَيْهِ فِي الْبَيْتِ وَالْأُخْرَى خَارِجَةٌ كَأَنَّهُ يُنَاجِي فَالْتَفَتَ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي مَنْ كُنْتُ أُكَلِّمُ؟ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ أَرَهُ قَطُّ قَبْلَ يَوْمِي هٰذَا، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ قَالَ إِنَّا آتَيْنَاكَ أَوْ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ فَصْلًا وَالسَّكِينَةَ صَبْرًا وَالْفُرْقَانَ وَصْلًا)). ❷

عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی تھا۔ جسے آپ سے کوئی کام تھا۔ وہ آپ کے ساتھ چلا حتیٰ کہ آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ اس نے کہا پس آپ کا ایک پاؤں گھر میں تھا اور دوسرا باہر، گویا کہ آپ ﷺ (کسی سے) سرگوشی کر رہے ہیں، پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے میں کس سے باتیں کر رہا تھا؟ یہ ایک فرشتہ تھا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے اپنے رب سے مجھ پر سلام کہنے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا: ”ہم نے تجھے قرآن دیا، یا قرآن کو فیصلہ کرنے کے لئے نازل کیا اور صابر بنانے کے لئے سکینت نازل کی اور وصل کے لئے فرقان نازل کیا۔“

❶ ”مرسل ضعیف“ بقیہ بن ولید مدلس ہے۔ ابومسہر غسانی کا قول ہے: ”فیه لیست احادیثه نقیة فکن منها علی تقیة“ تہذیب التہذیب: 240/1۔ آگے فرماتے ہیں: ”فاذا قال عن فلس محصفة“ جب ”عن“ سے روایت کرے تو حجت نہیں، نیز اقسام تدلیس کی بدترین قسم تدلیس تسویہ کرتا تھا۔ میزان الاعتدال: 331/1۔ ❷ اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں باقی عمرو بن ابی قیس کے بارہ میں کچھ کلام ہے اور روایت مرسل ہے نیز اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

پھر خراٹے لیتے تھے پھر اٹھ کر ویسے ہی نماز ادا فرماتے۔ اسی حالت کا اس حدیث میں بیان ہے۔

12۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ التَّمِيمِيِّ

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ وَمَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَأَقْعَدَهُ وَخَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ ثُمَّ جَعَلُوا يَنْتَهُونَ إِلَى الْخَطِّ لَا يُجَاوِزُونَهُ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ جَاءَ إِلَيَّ فَتَوَسَّدَ فَخِذِي وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فِي النَّوْمِ نَفْخًا فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي رَاقِدٌ إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الْجِمَالُ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ حَتَّى قَعَدَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَنَامَانِ وَإِنَّ قَلْبَهُ لَيَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا سَيِّدٌ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى

ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ "بطحا" کی طرف تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے ان کو بٹھایا اور ان پر خط کھینچا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔ تیرے پاس کچھ لوگ آئیں گے، ان سے بات نہ کرنا، وہ بھی تجھ سے بات نہیں کریں گے۔ پھر جہاں رسول ﷺ جانا چاہتے تھے چلے گئے۔ پھر وہ (آنے والے) اس خط کے پاس رک جاتے تھے اور اس سے آگے نہیں گزرتے تھے۔ پھر نبی ﷺ کی طرف چلے جاتے۔ حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو آپ واپس تشریف لائے۔ آپ نے میرے زانو پر ٹیک لگائی، جب آپ ﷺ سوتے تو نیند میں خراٹے لیتے تھے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ میری رانوں پر تکیہ لگائے سو رہے تھے اچانک میرے پاس چند آدمی آئے گویا کہ وہ اونٹ ہیں۔ ان پر سفید کپڑے تھے۔ اللہ ہی ان کی خوبصورتی کو جانتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک جماعت ان میں سے آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گئی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے پاؤں میں بیٹھ گئی۔ انہوں نے آپس میں کہا: "ہم نے کسی بندے کو نہیں دیکھا جس کو اس نبی کی طرح بزرگی دی گئی ہو، اس کی آنکھیں سوتی ہوتی ہیں اور اس کا دل بیدار رہتا ہے، اس کے لئے مثال بیان کرو: ایک سردار جس نے محل بنایا پھر اس نے دستر خوان لگایا، پھر اس نے لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت

طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لِي: ((أَتَدْرِي مَنْ هَؤُلَاءِ)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هُمُ الْمَلَائِكَةُ)) قَالَ: ((وَهَلْ تَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((الرَّحْمَنُ بَنَى الْجَنَّةَ فَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ وَعَذَّبَهُ)) [1]

دی۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ فرشتے تھے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے کس کی مثال بیان کی تھی؟“ میں نے کہا: ”اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ رحمٰن نے جنت بنائی، پھر اپنے بندوں کو جنت کی طرف بلایا، جس نے اسے قبول کرلیا جنت میں داخل ہو گیا، جس نے اسے قبول نہ کیا اسے سزا دے گا اور عذاب دے گا۔“

فوائد...... یہ حدیث سابقہ حدیث سے مطول ہے، اس میں گذشتہ حدیث کی تمثیل کا مزید وضاحت سے بیان ہے۔ جس میں دعوتِ اسلام اور مقصد بعثتِ نبوی کو احسن طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔

[3]...... بَابُ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی

13۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ......

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ((كَانَتْ حَاضِنَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنٌ لَهَا فِي بَهْمٍ

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابی عتبہ بن عبد سلمی نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول! آپ کی پہلی حالت کیسی تھی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری کو دکھلانے والی دایہ بنو سعد بن بکر سے تھی، میں اور اس کا بیٹا ان کے جانوروں کو لے کر چلے اور ہم نے اپنے ساتھ کھانا نہ لیا۔ میں نے کہا: اے میرے بھائی! جاؤ اور ماں کے پاس سے ہمارے لیے کچھ لے کر آؤ۔ میرا بھائی چلا

[1] اسناده صحيح: [illegible] 2861

لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا، فَقُلْتُ: يَا أَخِي اذْهَبْ فَأْتِنَا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ أُمِّنَا، فَانْطَلَقَ أَخِي وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ، فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ الْآخَرُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِي، فَأَخَذَانِي فَبَطَحَانِي لِلْقَفَا، فَشَقَّا بَطْنِي، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ، فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: ائْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ، فَغَسَلَ بِهِ جَوْفِي، ثُمَّ قَالَ: ائْتِنِي بِمَاءِ بَرَدٍ، فَغَسَلَ بِهِ قَلْبِي، ثُمَّ قَالَ: ائْتِنِي بِالسَّكِينَةِ، فَذَرَّهُ فِي قَلْبِي، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: حُصْهُ، فَحَاصَهُ وَخَتَمَ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ، وَاجْعَلْ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهِ فِي كِفَّةٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْأَلْفِ فَوْقِي، أُشْفِقُ أَنْ يَخِرَّ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ وُزِنَتْ بِهِ لَمَالَ بِهِمْ، ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَفَرِقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَقِيتُ، فَأَشْفَقَتْ أَنْ يَكُونَ قَدِ الْتُبِسَ بِي، فَقَالَتْ: أُعِيذُكَ

گیا اور میں جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ پس دو سفید پرندے آئے، گویا کہ وہ چیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“ دوسرے نے کہا: ”جی ہاں۔“ پس وہ دونوں میری طرف تیزی سے لپکے۔ پس انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے گدی کے بل لٹا دیا۔ انہوں نے میرے پیٹ کو چاک کیا پھر میرے دل کو نکالا، پس اسے چاک کیا۔ پھر انہوں نے اس میں سے دو سیاہ (خون کے) لوتھڑے نکالے، پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”میرے پاس برف والا پانی لاؤ۔“ پھر اس نے اس سے میرے سینے کو دھویا۔ پھر اس نے کہا: ”میرے پاس اولوں کا پانی لاؤ۔“ پھر اس کے ساتھ اس نے میرے دل کو دھویا۔ پھر اس نے کہا: ”میرے پاس تسکین لاؤ۔“ پس اس نے اسے میرے دل میں چھڑک دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”انہیں سی دو۔“ پس اس نے سی دیا، اور اس پر مہر نبوت لگا دی۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اس کو ایک پلڑے میں رکھو اور اس کی امت کے ہزار آدمیوں کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس وقت ہزار آدمیوں کو اپنے اوپر دیکھ رہا تھا، میں خوفزدہ تھا کہ ان میں سے کوئی میرے اوپر نہ گر پڑے۔“ پھر اس نے کہا: ”اگر اس کی پوری امت کا وزن اس کے ساتھ کیا جائے تو یہ ان سب سے وزنی ہو۔“ پھر وہ چلے گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بہت خوفزدہ ہوا، پھر میں اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔ میں نے اسے تمام ماجرا سنایا، وہ ڈر گئیں

بِاللّٰهِ فَرَحَلَتْ بَعِيرًا لَهَا فَحَمَلَتْنِي عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبَتْ خَلْفِي حَتَّى بَلَغْنَا إِلَى أُمِّي فَقَالَتْ أَدَّيْتُ أَمَانَتِي وَذِمَّتِي وَحَدَّثَتْهَا بِالَّذِي لَقِيتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ وَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ حِينَ خَرَجَ مِنِّي يَعْنِي نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ)) ❶

کہ کہیں مجھے کوئی چیز نہ چمٹ گئی ہو۔ اور کہا: ''اللہ تجھے پناہ میں رکھے، اس نے ایک اونٹ تیار کیا اور مجھے پالان پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہوگئی۔ حتیٰ کہ ہم میری ماں کے پاس پہنچ گئے۔ پھر اس نے کہا: ''میں نے اپنی امانت حوالے کر دی اور اپنا فرض پورا کیا۔'' اور جو واقعہ میرے ساتھ ہوا تھا اسے بیان کر دیا وہ اس سے خوفزدہ نہ ہوئی۔ اس نے کہا: ''جس وقت یہ مجھ سے پیدا ہوا تھا میں نے ایسا نور دیکھا تھا جس سے ملک شام کے تمام گھر (محلات) روشن ہو گئے تھے۔''

فوائد:...... یہ بچپن میں ہی اللہ کی جانب سے آپ کی اندرونی طہارت کا بندوبست تھا۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کے ساتھ پانچویں سال پیش آیا۔ (مسلم) نیز آپ ﷺ کا اپنی امت کے مقابلے میں وزنی ہونا یہ عوشان کی بنا پر ہے۔ ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ)) (مسلم) ''جو کوئی نیکی پر راہنمائی کرے پس اس کے لیے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ہوگا۔'' کے اعتبار سے چونکہ آپ ﷺ ساری امت کے منبع وراہنما ہیں اس لیے ساری امت کی نیکیاں برابر آپ ﷺ کے رتبے کو بڑھانے کا باعث ہیں اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام آپ کی شان وعظمت کو اور چار چاند لگا دیتا ہے۔

14۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! جس وقت آپ کو نبوت ملی تو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ نبی ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں مکہ کے کسی نالے پر تھا میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک زمین پر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی

❶ مذکورہ سند اگرچہ بقیہ بن ولید کی وجہ سے ضعیف ہے، مگر مسند احمد 184/4 اور مستدرک حاکم، میں نیز حدیث 4230 میں اور طبرانی (322) میں صیغہ تحدیث سے مروی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔

لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ رَجَحَهَا. ❶

سے کہا: "کیا یہ وہی ہے؟" اس نے کہا: "جی ہاں۔" اس نے کہا: "اسے ایک آدمی کے ساتھ تولو۔" میں اس کے ساتھ تولا گیا تو میں وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: "اس کا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔" میرا ان سے وزن کیا گیا تو میں ان سے وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: "اسے سو آدمیوں کے ساتھ تولو۔" میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ پھر اس نے کہا: "اسے ہزار آدمیوں کے ساتھ تولو۔" میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ترازو کے ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: "اگر اس کی پوری امت سے اس کا وزن کیا جاتا تو یقیناً یہ اس سے جھک جاتا۔"

15۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيهِمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ. ❷

ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو پکارتے تھے کہ: "اے لوگو! میں تو محض رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہوں۔"

فوائد:...... آپ ﷺ دو اعتبار سے امت کے لیے رحمت تھے۔ (۱) اخلاقی وصفاتی طور پر جیسا کہ آپ ﷺ انسانوں وحیوانوں سبھی کے لیے شفقت ورحمت والا سلوک کرتے، حتیٰ کہ دشمن بھی آپ ﷺ کی نرمی، مہربانی اور رحم دیکھ کر غلام بن جاتے (۲) ذاتی طور پر آپ ﷺ کی ذات امت کے لیے باعث رحمت تھی قرآن میں ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ "جب تک آپ ﷺ ان میں ہیں ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔"

❶ "سندہ منقطع" عمرو بن دینار نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، حدیث: 167۔ کشف الأستار: 115,116/3، حدیث: 2371۔ کتاب الصحابۃ لابی نعیم: 183/1

❷ "سندہ صحیح" البتہ یہ مرسل ہے کیونکہ ابو صالح تابعی ہیں۔ اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ: 1858/1، قضاعی نے مسند الشہاب حدیث 1160، اور طبرانی نے معجم الصغیر: 95/1، معجم الاوسط حدیث: 3005 میں سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

[4]... بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی

[16] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ ...

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ تُرِيدُ؟)) قَالَ إِلَى أَهْلِي. قَالَ ((هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ)) قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هَذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ إِنْ اتَّبَعُونِي أَتَيْتُكَ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكَ. ❶

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آیا، جب وہ آپ کے قریب ہوا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے؟“ اس نے کہا: ”اپنے گھر کا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا بھلائی میں تجھے کچھ رغبت ہے؟“ اس نے کہا: ”وہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اس نے کہا: ”جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیکر کا درخت۔“ اور وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا پس اسے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، وہ زمین کو پھاڑتا ہوا آیا حتی کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے فرمایا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ اور وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس لوٹ گیا۔ اور اس نے کہا: ”اگر انہوں نے میری پیروی کی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لاؤں گا، ورنہ میں لوٹ آؤں گا اور آپ کے پاس ہی رہوں گا۔“

---

❶ حدیث صحیح: [illegible] الموصلی: 3403، [illegible]: 5662، صحیح ابن حبان: 6505، موارد الظمآن: 2110.

فوائد:...... یہ خرقِ عادت کام کا وقوع پذیر ہونا معجزہ الٰہی تھا جو کہ نبی کی طرف سے احقاقِ حق کے لیے واضح ہوتا ہے۔ اس سے اہل ایمان کو تقویت ملتی ہے اور دشمنوں پر حجت تمام ہوتی ہے۔ نیز معجزہ کے ظہور میں انبیاء ورسل علیہم السلام کی مرضی نہیں چلتی کہ وہ جب چاہیں معجزہ کر دکھائیں، بلکہ معجزہ تبھی ظہور پذیر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی وحکمت اس کی متقاضی ہو۔

17۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رضي الله عنه قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ لَا يَأْتِي الْبَرَازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرَى فَنَزَلْنَا بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلَا عَلَمٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِدَاوَتِكَ مَاءً ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى لَا نُرَى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُ أَذْرُعٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ يَقُولُ لَكِ رَسُولُ اللَّهِ الْحَقِي بِصَاحِبَتِكِ حَتَّى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا قَالَ فَفَعَلْتُ فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ثُمَّ رَجَعَتَا إِلَى مَكَانِهِمَا فَرَكِبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلا، آپ قضائے حاجت کے لئے جاتے تو آپ غائب ہو جاتے۔ پس آپ نظر نہ آتے تھے۔ پس ہم ایک میدان میں اترے جس میں کوئی درخت نہ تھا اور نہ ہی کوئی پہاڑ نظر آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جابر! اپنے لوٹے میں پانی لاؤ، اور ہمارے ساتھ چلو۔'' جابر کہتے ہیں کہ ہم چلنے لگے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اچانک دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھے کہتے ہیں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ مل جا تاکہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں۔'' کہتے ہیں: میں نے (ایسے ہی) کیا، تو وہ درخت اس کی طرف لوٹ آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت آئی، اس کے پاس اس کا بچہ تھا۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرے اس بیٹے کو شیطان روزانہ تین بار پکڑتا ہے۔''

قَالَ فَتَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ ثُمَّ قَالَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبَلْ مِنِّي هَدِيَّتِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ: ((خُذُوا مِنْهَا وَاحِدًا وَرُدُّوا عَلَيْهَا الْآخَرَ)) قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَإِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ سِمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلَى النَّاسِ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا شَأْنُهُ قَالُوا اسْتَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ فَنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا فَانْفَلَتَ مِنَّا قَالَ: ((بِيعُونِيهِ)) قَالُوا لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَمَّا لَا فَأَحْسِنُوا

آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے اور پالان کی اگلی جگہ کے درمیان رکھ دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے دشمن! دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ کے دشمن دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں۔'' آپ نے اسی طرح تین بار فرمایا، پھر اس بچے کو عورت کی طرف لوٹا دیا۔ جب ہم نے اپنا سفر طے کر لیا تو ہم اس جگہ سے گزرے، وہ عورت ہمارے سامنے آئی۔ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ اور اس کے ساتھ دو مینڈھے تھے، جنہیں وہ ہانک رہی تھی۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میری طرف سے یہ تحفہ قبول کریں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، اس کے بعد شیطان اس بچے کے پاس کبھی نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مینڈھا اس سے لے لو، اور دوسرا اسے واپس کر دو۔'' جابر کہتے ہیں: ''پھر ہم روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک اونٹ بدکتا ہوا آیا حتی کہ جب لوگوں کے درمیان آیا تو سجدے میں گر پڑا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، پھر لوگوں سے فرمایا ''یہ اونٹ کس کا ہے؟'' چند انصاری نوجوانوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ ہمارا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہم نے بیس برس تک اس پر پانی لادا ہے، جبکہ اس پر چربی تھی، پس ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اس کی قربانی کر دیں، پھر اسے اپنے لڑکوں کے درمیان تقسیم کر دیں تو وہ ہم سے بھاگ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے ہاتھ بیچ

الْتَفَتَ فَقَالَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آسمان اور زمین کے درمیان نافرمان جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کی نبوت کی گواہ ہے۔ سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے۔

19۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ...

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَ تْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَخْبُثُ عَلَيْنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے۔ صبح کے کھانے کے وقت اور شام کے کھانے کے وقت اس پر جن آتا ہے پس وہ ہمارا بہت کچھ خراب کر دیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی، اس بچے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ پلے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑ گئی۔

20۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ...

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ. ❸

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو نبوت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔''

---

❶ ''اسنادہ جید'' مسند احمد: 310/3۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، حدیث: 11168۔

❷ ''اسنادہ ضعیف'' فرقد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مسند احمد: 239/1۔ دلائل النبوۃ: 182/6۔ المعجم الکبیر: 57/12، حدیث: 12460۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، فصل نسب النبی ﷺ وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ، حدیث: 5939۔ مسند احمد: 89/5۔ جامع الترمذی، کتاب المناقب، حدیث: 3624۔

فوائد:...... بعثت سے قبل ہی آپ ﷺ کی نشانیوں سے لوگ آپ ﷺ کو مستقبل کا نبی ہونے کی حیثیت سے پہچان رہے تھے۔ کیونکہ ایسی علامات ظاہر ہوتی رہتی تھیں۔ جیسے بچپن میں شق صدر کا واقعہ پیش آنا اور ابوطالب کے ساتھ سفر تجارت میں پادریوں کا آپ ﷺ کی علو شان سے آگاہ ہو جانا، وغیرہ۔ اسی طرح بے جان اشیاء کو بھی اللہ نے یہ گواہی فراہم کر دی۔

21۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادٍ أَبِي يَزِيدَ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ❶

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم آپ کے ساتھ مکہ کے ایک کونہ میں گئے۔ ہمارا گزر درختوں اور پہاڑوں کے درمیان سے ہوا، ہر درخت اور پہاڑ کہتا: "السلام علیک یا رسول اللہ"۔

فوائد:...... اس میں آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل، معجزات کا بیان ہے۔ جو روز روشن کی طرح اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عام دنیادار، جادوگر نہیں تھے بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ورسول تھے۔

22۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ،

عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وُفُودَ الذِّئَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شمر بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ مزینہ یا جہینہ قبیلے کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی تو اچانک دیکھا کہ سو کے قریب بھیڑیے تھے جو بھیڑیوں کی طرف سے وفد کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہؓ سے فرمایا: "تم ان کو اپنے کھانے

---

❶ اس حدیث کی سند میں علتیں ہیں (1) ولید بن ابی ثور ضعیف ہے۔ (2) اور عباد ابی یزید مجہول ہے۔ ترمذی نے کتاب المناقب: 3630 میں اور بیہقی نے دلائل النبوۃ 154/12 میں اسے روایت کیا ہے جس میں یونس بن عنبسہ نے ولید بن ابی ثور کی متابعت کی ہے مگر اس سے کوئی تقویت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یونس بن عنبسہ بھی مجہول راوی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ درجہ قبول تک پہنچتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11785۔ البدایۃ والنہایۃ: 146/6۔

وَسَلَّمَ ((تَرْضَخُوْنَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلَى مَا سِوٰى ذٰلِكَ؟)) فَشَكَوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَةَ . قَالَ ((فَآذِنُوهُنَّ)) قَالَ فَآذَنُوهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ. ❶

سے کچھ کھلا دیا کرو، اس سے تم باقی چیزوں (بھیڑ بکریوں) کے متعلق امن میں رہو گے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاجت مندی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس تم بھی ان کو اطلاع دے دو۔'' اس نے کہا: لوگوں نے ان کو اطلاع دی۔ تو وہ اس حال میں نکلے کہ وہ چیختے چلاتے جا رہے تھے۔''

فوائد:...... جنگلی جانوروں وغیرہ کو کھانے میں سے کچھ ڈال دینا چاہیے تا کہ دوسری خوراک کو یہ خراب نہ کریں۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں چونکہ قلت تھی۔ چنانچہ ان کی شکایات پر آپ ﷺ نے انہیں بھگا دیا۔ بہر حال بہتر یہی ہے آپؐ کے حسب مشورہ انہیں کچھ نہ کچھ ڈال دیا جائے۔

23- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ......

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ وَقَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ وَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ غمزدہ بیٹھے تھے۔ اہل مکہ اور قریش کی کارروائی کی وجہ سے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے آپؐ کے اپنے پیچھے ایک درخت کی طرف دیکھا، جبریل نے کہا: ''اسے بلائیں۔'' آپ ﷺ نے اسے بلایا، وہ آ گیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: آپ حکم دیں کہ وہ لوٹ جائے۔ آپ نے اسے لوٹنے کا حکم دیا تو وہ لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کافی ہے، مجھے کافی ہے۔''

فوائد:...... معجزات جہاں صدق وحق کا بیان تھے وہیں آپ ﷺ کے ثبوت قلب کا باعث بھی

---

❶ "اسنادہ صحیح" مسند احمد: 113/3 ـ مصنف ابن ابی شیبہ: 478/11، حدیث: 11781 ـ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث: 4028 ـ

تھے۔ کیونکہ مصائب سے گھبرا جانا انسانی فطرت ہے۔ لیکن حصول جزا کی امید آدمی کو ہمت نہیں ہارنے دیتی۔ اس لیے جبریل علیہ السلام نے معجزہ دکھلایا کہ آپ ﷺ کا دل حق پر جم جائے اور امید کی شمع روشن رہے۔

24۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُرِيكَ آيَةً قَالَ بَلَى قَالَ فَاذْهَبْ فَادْعُ تِلْكَ النَّخْلَةَ فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَنْقُزُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا تَرْجِعُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ يَا بَنِي عَامِرٍ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَالْيَوْمِ أَسْحَرَ مِنْهُ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟'' اس نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ! اس کھجور کے تنے کو بلاؤ۔'' اس نے اسے بلایا تو وہ کودتا ہوا آگیا۔ اس نے کہا: ''آپ اسے کہیں کہ وہ لوٹ جائے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا کہ: ''لوٹ جا۔'' تو وہ لوٹ گیا حتی کہ اپنی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے کہا: اے بنی عامر! میں نے آج کی طرح اس شخص سے زیادہ جادوگر کوئی نہیں دیکھا۔

فوائد: ...... معجزات انبیاء علیہم السلام سلیم الفطرت لوگوں کے لیے تو باعث رشد وہدایت، جب کہ ہٹ دھرموں کے لیے باعث ضلالت ہوتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعون اور اس کے حواریوں نے آپ کو جادوگر قرار دیا۔ قرآن میں ہے: ﴿قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ﴾ ''فرعون کے ارکان حکومت نے کہا کہ بے شک یہ صاحب عالم جادوگر ہے۔'' عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کافر کہنے لگے ﴿إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ اسی طرح کافروں کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ وہ معجزات کو کم عقلی کی بناء پر جادو قرار دیتے رہے ہیں۔

[5] بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ
نبی ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان

25۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى ......

❶ إسناده صحيح: مسند احمد: 223/1۔ جامع الترمذي، كتاب المناقب، باب في حنين الجذع، حديث: 3628۔ المعجم الكبير: 110/12، حديث: 12622۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَطَلَبَ بِلَالٌ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ شَنٍّ فَأَتَاهُ بِشَنٍّ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيهِ فَانْبَعَثَتْ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ قَالَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بلال کو بلایا۔ بلال نے پانی تلاش کیا، پھر واپس آیا تو اس نے کہا: ''اللہ کی قسم میں نے پانی نہیں پایا۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی پرانا مشکیزہ ہے؟'' وہ آپ کے پاس مشکیزہ لایا۔ آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو اس میں پھیلایا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے چشمہ جاری ہو گیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پی رہے تھے اور دوسرے لوگ وضو کر رہے تھے۔

فوائد:..... یہ بھی اللہ کی جانب سے ایک معجزہ تھا۔ لیکن معجزہ برپا کرنے کے لیے آپ ﷺ کو پانی، مشکیزے کی ضرورت پڑی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ معجزہ ظاہر کرنے میں قانون قدرت کے تابع تھے۔

26۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ ......

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَمِائَتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُورٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَ الْقَدَحَ فَرَكِبَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے جنگ کی۔ یا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ اور ہم اس دن دو سو دس سے کچھ زیادہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا لوگوں کے پاس پانی ہے؟'' ایک آدمی دوڑتا ہوا لوٹا لے کر آیا۔ اس میں کچھ پانی تھا اس کے علاوہ کسی کے پاس پانی نہ تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے پیالے میں ڈال دیا، پھر اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ فارغ ہوئے اور پیالے کو چھوڑ دیا، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے، اسے مل لو، مل لو، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سنا اور

❶ تمام راوی ثقہ ہیں۔ معمولی علت تو رنج نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا بخاری، مسلم سمیت دیگر کتب حدیث میں بھی منقول ہے۔ مسند احمد: 251/1۔ المعجم الکبیر: 87/12، حدیث: 1265۔ کشف الاستار: 136/3، حدیث: 2416۔

النَّاسُ ذٰلِكَ الْقَدَحَ وَقَالُوا تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رِسْلِكُمْ حِينَ سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ ذٰلِكَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ أَسْبِغُوا الطُّهُورَ فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَلَانِي بِبَصَرِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ عُيُونَ الْمَاءِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتّٰى تَوَضَّئُوا أَجْمَعُونَ. ❶

فرمایا: ”ٹھہر جاؤ!“ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو پانی اور پیالے میں رکھا اور فرمایا: ”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھی طرح وضو کرو“ جابر کہتے ہیں: ”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے بینائی کے ساتھ جتلائے آزمائش کیا، تحقیق میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے ہاتھوں کو اس وقت تک نہیں ہٹایا جب تک تمام لوگوں نے وضوء نہیں کرلیا۔“

27۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُصَيْنٍ سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ......

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَنَا عَطَشٌ فَجَهَشْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ فَجَعَلَ يَفُورُ كَأَنَّهُ عُيُونٌ مِنْ خَلَلِ أَصَابِعِهِ وَقَالَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَشَرِبْنَا حَتّٰى وَسِعَنَا وَكَفَانَا وَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقُلْنَا لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا. ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیاسے ہوئے تو ہم گھبرا گئے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ ﷺ نے کٹورے میں اپنا ہاتھ رکھا، وہ پانی سے یوں ابلنے لگا گویا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے نکل رہے ہوں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام ذکر کرو! (یعنی بسم اللہ پڑھو!) ہم نے پیا حتی کہ ہم سیراب ہو گئے اور وہ ہمارے لئے کافی ہو گیا۔ عمرو بن مرۃ کی حدیث میں ہے کہ ہم نے جابر سے پوچھا کہ تم کتنے تھے؟“ اس کہا: ”ہم پندرہ سو تھے اور اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو ہمارے لئے کافی ہوتا۔“

فوائد:...... اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی برکت سے تھوڑے سے پانی سے چشمے جاری کر دیے۔

---

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبۃ: 474/11، حدیث: 11172۔ مسند احمد: 292/3۔ دلائل النبوۃ: 117/4۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب: 3576۔ کتاب المغازی: 4152، کتاب الاشربۃ: 5639۔ صحیح مسلم: کتاب الامارۃ، باب استحباب مبایعۃ الاسلام، حدیث: 4812۔

حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو سیراب ہو جاتے، باوجود اس کے غزوہ تبوک میں مسلمانوں کو پانی کے لیے اونٹ ذبح کرنے پڑے، جو پہلے ہی اٹھارہ آدمیوں کے حصے میں ایک تھا۔ معلوم ہوا معجزے کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے نہ کہ آپ ﷺ کی ضرورت و مرضی پر۔ جہاں ایک اصول بھی ذہن نشین رہے کہ معجزات سے کوئی شرکیہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا ہے جیسے کہ کئی اہل بدعت آپ ﷺ کے معجزات سے کٹ حجتی کرتے ہوئے آپ ﷺ کو مشکل کشا، عالم الغیب وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے۔ معجزات کا ظہور صرف اہل ایمان کو حوصلہ بخشنے اور کفار کو یقین دلانے کے لیے ہوتا ہے کہ دعوت حق میں کوئی شک نہیں۔

28۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه ....

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَكَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعَطَشَ فَدَعَا بِعُسٍّ فَصُبَّ فِيهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِيهِ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ عُيُونًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَسْتَقُونَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ.[1]

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی۔ تو آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اس میں پانی ڈالا اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا۔ جابر کہتے ہیں: میں پانی کے چشموں کو دیکھ رہا تھا جو نبی ﷺ کی انگلیوں سے نکل رہے تھے اور لوگ پی رہے تھے۔ حتیٰ کہ سب لوگوں نے پی لیا۔

29۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بِخَسْفٍ فَقَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا إِنَّا بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اطْلُبُوا مَنْ مَعَهُ فَضْلُ

علقمہ، عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے زمین میں دھنسنے کی بات سنی تو کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھی نشانیوں کو برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انہیں خوف سمجھتے ہو۔ ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کسی کے پاس بچا ہوا پانی ہو، وہ تلاش کرو، پانی لایا گیا تو آپ نے

[1] "اسنادہ صحیح" تخریج سابق دیکھیں۔

مَاءٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَشَرِبْنَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

اسے برتن میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”برکت والے پانی کے پاس آؤ، اور یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے۔“ ہم نے پانی پیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

فوائد:..... حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ۔ معلوم ہوا معجزے یا کرامت کی بنا پر حاصل ہونے والی چیز باعث برکت و رحمت ہوتی ہے۔ جیسے آب زم زم وغیرہ۔ نیز زبان کی طرح کسی بھی شے کو کلام کی قدرت دینا یہ زمین و کرنا ہے قطعی بعید نہیں، جیسا کہ لقموں سے تسبیح کی آواز کا آنا۔ ایسے بظاہر مشکل کام انسان کے لیے ناممکن ہیں مگر رحمٰن کے لیے حد درجہ آسان۔ کیونکہ رحمٰن تو کن فیکون کی قدرتوں کا مالک ہے۔

30۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللَّهِ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى الْآيَاتِ بَرَكَاتٍ وَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيفًا بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ إِلَّا يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ فِي صَحْفَةٍ وَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَجِسُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ نَادَى حَيَّ عَلَى الْوَضُوءِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ

عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں زلزلہ آیا اور عبداللہ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: ”ہم اصحاب محمد ﷺ اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر انہیں برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انہیں خوف زدہ کرنے والی اشیاء سمجھتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے نماز کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس صرف تھوڑا سا پانی تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیالے میں ڈال دیا اور اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلی کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی کہ وضو کے لیے آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب، علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: 3579۔ جامع ترمذی، المناقب: 3633۔

النَّاسُ فَتَوَضَّئُوا وَجَعَلْتُ لَا هَمَّ لِي إِلَّا مَا أَدْخَلَهُ بَطْنِي لِقَوْلِهِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ فَقَالَ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. ❶

لوگ آ کر وضو کرنے لگے۔ اور میں آپ کے یہ بات کہنے کی وجہ سے کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے پانی پینے کی فکر میں ہی تھا۔ میں نے اس حدیث کو سالم بن ابو جعد سے بیان کیا تو اس نے کہا: "وہ پندرہ سو تھے۔"

فوائد:..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس جانب ہے کہ خلاف عادت واقع ہونے والا کوئی واقعہ (مراد معجزہ) اس کو ہم دور رسول ﷺ میں برکت خیال کیا کرتے تھے، اور تم خوفزدہ ہو جاتے ہو۔ اور پھر آگے معجزے کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ صلح حدیبیہ کے واقعات ہیں کیونکہ اس میں مسلمان پندرہ سو تھے۔

[6]..... بَابُ مَا أَكْرَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِحَنِينِ الْمِنْبَرِ

منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی ﷺ کو بزرگی دی

31۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَتَاهُ فَمَسَحَهُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک تنے پر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ نے منبر بنا لیا تو تنا رونے لگا یہاں تک کہ آپ اس کے پاس آئے اور اس پر ہاتھ پھیرا۔"

فوائد..... معلوم ہوا کہ بظاہر بے جان چیزیں بھی اپنے اپنے ذوق سے ایک شعور رکھتی ہیں۔ اسی لیے تنے، پتھر اور درخت جیسی چیزیں بھی آپ ﷺ کی قربت سے انس حاصل کرتی تھیں۔

32۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ .....

حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيمَ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ

ابن بریدۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تو کھڑے ہو کر لمبا قیام کرتے۔ آپ کا قیام آپ پر مشقت ڈالتا۔ پس آپ کے پاس ایک کھجور کی لکڑی لائی گئی۔ جس کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا اور وہ آپ کے پہلو کی طرف آپ کے لئے کھڑی کی گئی، تو نبی ﷺ جب خطبہ دیتے اور قیام طویل ہو جاتا تو اس کے

❶ تخریج سابق دیکھیں۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: 3579۔ سنن الترمذی، [illegible] علی المنبر، حدیث: 505۔

عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُونِي بِهِ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَمَرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلَى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ؟ فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسُئِلَ

ساتھ سہارا لیتے ہوئے ٹیک لگاتے، ایک آدمی مدینہ میں آیا کرتا تھا۔ اسنے آپ ﷺ کو لکڑی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے دیکھا تو اس نے لوگوں میں سے ایک شخص کو کہا۔ اگر میں جانتا کہ نبی ﷺ کی آرام دہ چیز بنانے پر میری تعریف کریں گے۔ تو میں آپ کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنا دیتا۔ آپ اس پر قیام کرتے، اگر چاہتے تو اس پر بیٹھ جاتے اور اگر چاہتے تو کھڑے ہو جاتے۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو میرے پاس لاؤ“ تو وہ اسے آپ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”وہ آپ ﷺ کے لئے تین یا چار سیڑھیاں بنائے۔“ جواب مدینہ کے منبر میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اس پر آرام ملا اور جب نبی ﷺ نے لکڑی کو چھوڑ کر منبر کو اختیار کیا تو لکڑی بیتاب ہو کر ایسے روئی جیسے اونٹنی روتی ہے۔ بریدہ کہتے ہیں: ”جب نبی ﷺ نے لکڑی کا رونا سنا تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا: ”تو دو باتوں میں سے جسے چاہے پسند کر لے، اگر تو چاہے تو تجھے اسی جگہ گاڑ دوں، جہاں تو تھی اور جیسی تھی ویسی ہی رہے؟ اور اگر تو چاہے کہ تجھے جنت میں لگوا دوں، اور تو جنت کے چشموں اور نہروں سے پانی پیے اور اچھی طرح اگے اور پھل دے۔ اور تیرا پھل یعنی کھجور اولیاء اللہ کھائیں، تو ایسا کر دوں؟“ ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس سے فرما رہے تھے ”ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔“ آپ ﷺ نے

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ. ❶

اس طرح دو مرتبہ فرمایا تو بریدہ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس نے اس بات کو پسند کیا کہ میں اسے جنت میں گاڑ دوں۔''

فوائد ..... دس ماہ کی حاملہ اونٹنی چونکہ حمل کے آخری دور سے گزر رہی ہوتی ہے، تو اس کی تکلیف کی شدت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ دردناک انداز سے چلاتی ہے، تو کھجور کو تخت رونے میں اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔

33۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ. ❷

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ منبر بنائے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے، جب منبر بنایا گیا تو وہ تنا رونے لگا حتی کہ ہم نے اس کا رونا سنا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

34۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَنَّتْ حَنِينَ الْعِشَارِ حَتَّى وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ. ❸

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے تو لکڑی اس طرح روئی جس طرح دس ماہ کی گابھن (حاملہ) اونٹنی روتی ہے۔ حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔

35۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ .....

---

❶ اسنادہ ضعیف: اس حدیث کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں۔ محمد بن حمید اور صالح بن حیان۔ اس حدیث کو روایت کرنے میں یہ دونوں ہی منفرد ہیں۔

❷ حدیث صحیح: ..... 126/6.

❸ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: 3585.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ النَّاقَةِ الْخَلُوجِ. [1]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''کہ وہ لکڑی اس طرح روئی جس طرح بچے والی بے قرار اونٹنی روتی ہے جس سے بچہ چھین لیا جائے۔''

فوائد ...... ''خلوج'' اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا بچہ ولادت کے وقت کھینچا جاتا ہو، ایسی تکلیف دہ حالت میں چلانا نہایت شدید ہوتا ہے۔

39۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ وَيَخْطُبُ إِلَيْهِ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ عَرِيشًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَرَاكَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتُسْمِعُ مِنْ خُطْبَتِكَ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ هُنَّ اللَّوَاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجِذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسجد ایک چھپر کی صورت میں تھی تو رسول اللہ ﷺ ایک تنے کے پاس نماز پڑھتے اور (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: کیا ہم آپ کے لئے منبر بنا دیں جس پر آپ کھڑے ہوں تاکہ جمعہ کے دن لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ کا خطبہ سنیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے!'' تو تین زینے کا منبر بنایا گیا۔ جیسا کہ اب منبر پر زینے موجود ہیں۔ جب منبر بنایا گیا تو اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا جہاں اسے رسول اللہ ﷺ نے رکھوایا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ منبر کے ارادے سے تشریف لائے، تو تنے کے پاس سے گزرے، جب اس سے آگے بڑھ گئے تو وہ بیل کی طرح ڈکرایا، حتیٰ کہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس لوٹ آئے۔ اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ منبر کی طرف لوٹ گئے۔'' ابی بن کعب

---

[1] اسنادہ صحیح۔ امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ''... صحیح ...'' (628/6)۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذٰلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتّٰى بَلِيَ وَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا. ❶

کہتے ہیں: "جب آپ نماز پڑھتے تھے تو اسی کی طرف پڑھتے تھے۔ جب مسجد گرائی گئی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو لے لیا اور انہیں کے پاس رہی حتی کہ پرانی ہو گئی اس کو دیمک نے کھایا اور وہ بوسیدہ ہو گئی۔

فوائد:...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو اس کی عجیب شان کی بنا پر اپنے پاس رکھ لیا اور آخر یہ انہیں کے پاس اپنے انجام کو پہنچی۔

37۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ فَقَالَ أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِي تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ إِلٰى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ. ❷

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک تنے کے پاس رسول اللہ ﷺ (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک رومی شخص آیا اور کہا: "میں آپ کے لئے منبر بنا دوں جس پر آپ خطبہ دیا کریں؟ اس نے آپ ﷺ کے لئے یہ منبر بنایا، جسے تم اب دیکھتے ہو۔ انہوں (ابو سعید) نے کہا: "جب آپ ﷺ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، تو وہ تنا اس اونٹنی کی طرح رونے لگا۔ جو اپنے بچے کے لئے روتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس اتر کر گئے اسے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے لیے گڑھا کھودا جائے اور دفن کیا جائے۔

فوائد:...... کھجور کے تنے کو آپ ﷺ کے حکم سے گڑھا کھود کر دفنا دیا گیا۔ یہ روایت پچھلی کے خلاف نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ تنے کو دفنایا گیا ہو، پھر مسجد کے گرانے پر یہ ظاہر ہو گیا ہو اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا ہو۔

---

❶ "إسناده حسن" مسند أحمد: 138/5 ـ سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، حديث: 1414 ـ دلائل النبوة لأبي نعيم، حديث: 306۔

❷ "إسناده ضعيف" مجالد بن سعید ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة، حديث: 11798، جمع: 486/11 ـ مسند أبي يعلى: 328/2، حديث: 1067۔

38۔ أَخْبَرَنَا مُسَيَّبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ:

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوا حَوْلَهُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ ابْنُوا لِي شَيْئًا أَرْتَفِعُ عَلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسَى فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ قَالَ الْحَسَنُ حَنَّتْ وَاللَّهِ الْخَشَبَةُ قَالَ الْحَسَنُ سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ تَبْتَغِي قُلُوبُ قَوْمٍ سَمِعُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي هَذَا. ❶

حسن بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں آئے تو آپ اپنی پشت کی ٹیک ایک لکڑی سے لگاتے۔ اور لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ پس لوگ کثرت سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انہیں سنانے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا: "میرے لئے ایسی چیز بناؤ کہ اس پر میں بلند ہو جاؤں۔" انہوں نے کہا: "اے اللہ کے نبی! کس طرح کی چیز" آپ ﷺ نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام کے منبر کی طرح۔" حسن کہتے ہیں جب انہوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو اللہ کی قسم! وہ لکڑی رونے لگی۔ حسن نے کہا: سبحان اللہ! "کیا اس قوم کے دل (مضبوطی ایمان کے لیے کوئی اور بھی نشانی) تلاش کریں گے جنہوں نے (یہ معجزہ) سن لیا۔" ابو محمد نے کہا: یعنی اس معجزے کے بعد۔

فوائد:..... ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی خطبہ کے لیے منبر استعمال کرتے تھے۔

39۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بنانے سے پہلے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ نے منبر کو اختیار کیا اور اس کی طرف چلے گئے تو وہ تنا رونے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اور ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو وہ قیامت تک آپ ﷺ کی جدائی میں روتا رہتا۔

---

❶ "اسنادہ صحیح" سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للامام البانی: 176/2، حدیث: 616۔ صحیح ابن حبان، حدیث: 5607۔

❷ "اسنادہ صحیح" مسند احمد: 249/1۔ مصنف ابن ابی شیبہ: 484/11، حدیث: 11795۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی بدء شأن المنبر، حدیث: 1415۔ معجم الکبیر: 167/14، حدیث: 12841۔

فوائد: ...... اس سے تنے کے انس اور پھر جدائی کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے کہ شدت غم میں قیامت تک روتا رہتا۔

40. أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ. ❶

ثابت بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

41. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَتْ خَشَبَةٌ النَّبِيِّ كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ. ❷

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس لکڑی کے پاس نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے وہ رونے لگی تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہوگئی۔

42. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُومِيٌّ فَقَالَ أَلَا أَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوتے تو اپنی پشت کی ٹیک اس تنے سے لگاتے جو مسجد میں تھا آپ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے ایک رومی آیا اس نے کہا: "کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بناؤں جس پر آپ بیٹھیں تو ایسا لگے جیسے آپ کھڑے ہیں۔ اس نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنایا اور آپ تیسری پر بیٹھے جب نبی ﷺ اس منبر پر بیٹھے تو تنا رسول اللہ ﷺ کے غم کی وجہ سے بیل کی طرح آواز نکالنے لگا حتیٰ کہ مسجد گونج گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر اس کی طرف گئے۔ اور اسے سینے سے چمٹا لیا

❶ [illegible] صحیح [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] 514۔

❷ صحیح [illegible] 377، صحیح [illegible]
[illegible]

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَنَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدُفِنَ ❶

اس سے بیل کی سی آواز آرہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب وہ خاموش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو قیامت تک رسول اللہ ﷺ کے غم میں یونہی (روتا) رہتا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے دفن کر دیا گیا۔

[7] .. بَابُ مَا أُكْرِمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ

کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

43۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ.......

قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہم خندق کھود رہے تھے۔ تین دن تک ہم نے کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے تھے۔ اور خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! یہ سخت چٹان خندق میں ظاہر ہوئی ہے۔ میں نے اس پر پانی چھڑک دیا ہے۔ تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ نے کدال پکڑ لیا، پھر تین بار بسم اللہ کہہ کر ضرب لگائی تو وہ چٹان بکھری ہوئی ریت کی طرح ہو گئی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت

❶ إسناده صحيح، مسند أبي يعلى: 142/5، حديث: 2756۔ وقال الترمذي: "صحيح غريب من هذا الوجه" صحيح ابن حبان، حديث: 6507۔ موارد الظمآن، حديث: 574۔

أَوِ الْمِسْحَاةَ ثُمَّ سَمَّى ثَلَاثًا ثُمَّ ضَرَبَ فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي قَالَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ امْرَأَتِي فَقُلْتُ ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ قَالَ فَطَحَنَّا الشَّعِيرَ وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْنَاهَا وَجَعَلْنَاهَا فِي الْبُرْمَةِ وَعَجَنْتُ الشَّعِيرَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَبِثْتُ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أَمْكَنَ فَأَمَرْتُهَا بِالْخَبْزِ وَجَعَلْتُ الْقِدْرَ عَلَى الْأَثَاثِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّمَا هِيَ الْأَثَافِيُّ وَلٰكِنْ هٰكَذَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَقُومَ مَعِي أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَقَالَ وَكَمْ هُوَ قُلْتُ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ مِنَ الْأَثَافِيِّ وَلَا تُخْرِجِ الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ «قُومُوا إِلَى بَيْتِ جَابِرٍ» قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

دیجئے۔ آپ نے مجھے اجازت دی تو میں اپنے گھر آیا، میں نے اپنی بیوی سے کہا: ”تجھے تیری ماں گم پائے پھر میں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جس پر میں صبر نہیں کر سکتا۔ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟“ اس نے کہا: ”میرے پاس جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ ہے۔“ جابر کہتے ہیں! ”ہم نے جو کو پیسا اور بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میں نے اس کی کھال اتاری اور اسے ہنڈیا میں ڈالا، آٹا گوندھا، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا، تھوڑی دیر ٹھہر کر دوبارہ گھر جانے کی اجازت چاہی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ آٹا تیار ہو گیا ہے تو میں نے اسے روٹیاں پکانے کا حکم دیا اور ہنڈیا کو چولہے کے تین پتھروں پر رکھا۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ”ہمارے پاس آپ کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی اور چلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھانا کتنا ہے؟“ میں نے کہا: ”جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھر جاؤ اور اپنی بیوی سے کہو کہ جب تک میں نہ آؤں چولہے سے ہنڈیا اتارے نہ تنور سے روٹیاں نکالے۔“ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”جابر کے گھر کی طرف چلو۔“ جابر کہتے ہیں کہ میں ایسا شرمندہ ہوا کہ اللہ ہی جانتا ہے! میں نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے تیری ماں گم پائے! رسول اللہ ﷺ اپنے تمام صحابہ کو لے کر آ رہے ہیں۔“ اس نے کہا: ”کیا نبی ﷺ نے تجھ سے پوچھا نہیں تھا کہ کھانا کتنا ہے؟“ میں نے کہا:

حَيَاءٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ قَدْ جَاءَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. فَقَالَتْ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَكَ كَمِ الطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَدْ أَخْبَرْتَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا قَالَ فَذَهَبَ عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْتُ أَجِدُ وَقُلْتُ لَقَدْ صَدَقْتِ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَا تَضَاغَطُوا ثُمَّ بَرَّكَ عَلَى التَّنُّورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ. قَالَ فَجَعَلْنَا نَأْخُذُ مِنَ التَّنُّورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْبُرْمَةِ فَنُثَرِّدُ وَنَغْرِفُ لَهُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ)) فَإِذَا أَكَلُوا كَشَفْنَا عَنِ التَّنُّورِ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ فَإِذَا هُمَا أَمْلَأُ مَا كَانَا فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ وَجَدْنَاهُمَا أَمْلَأَ مَا كَانَا حَتّٰى شَبِعَ الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّعَامِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا)) فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا ذٰلِكَ نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ

”پوچھا تھا۔“ پھر اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، تم نے تو آپ کو وہی بتایا جو ہمارے پاس تھا، کہتے ہیں پس میرے دل سے گھبراہٹ دور ہوئی۔“ اور میں نے کہا: ”تو سچ کہتی ہے۔“ نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے صحابہ سے فرمایا: ”ہجوم نہ کرو، پھر آپ ﷺ نے تنور اور ہنڈیا کے لئے برکت کی دعا کی۔ جابر کہتے ہیں: ”پھر ہم تنور سے روٹیاں اور ہنڈیا سے گوشت لینے لگے، پھر ہم انہیں ترید بنا کر ان کے لیے بھر بھر کر ڈالنے لگے۔“ اور نبی ﷺ نے فرمایا: سات آٹھ آدمی ایک پرات پر بیٹھ جائیں، جب انہوں نے کھا لیا تو ہم نے تنور اور ہنڈیا کو کھولا۔ تو وہ دونوں اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ ہم اسی طرح کرتے رہے، جب ہم تنور اور ہنڈیا کو کھولتے تو ہم اس کو اسی طرح بھرا ہوا پاتے۔ حتیٰ کہ سب مسلمان سیر ہو گئے، اور کچھ کھانا باقی بچا ہوا تھا۔ تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عام لوگ بھی فاقہ سے ہیں، تم خود کھاؤ اور لوگوں کو بھی کھلاؤ۔“ پس ہم اس دن اسی طرح کھاتے اور کھلاتے رہے، ایمن کہتے ہیں کہ جابر نے مجھے بتایا: وہ آٹھ سو تھے۔ یا اس نے کہا کہ وہ تین سو تھے۔ ایمن کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ انھوں نے آٹھ سو کہا تھا یا تین سو۔

كَانُوا ثَمَانِ مِائَةٍ أَوْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ أَيْمَنُ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ. ❶

فوائد: ...... آپ ﷺ کی عادت تھی آپ ﷺ کبھی بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو کام پر لگا کر خود فارغ نہ بیٹھتے بلکہ برابر کام میں شریک ہوتے۔ یہی اسوۂ رسول ہے کہ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان میں گھل مل کر رہنا ان کے درد و غم سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ آج اسلامی لیڈر اس لیے ناکام ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں سے ملنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ساری زندگی تکلفات کی چادر اوڑھے رکھتے ہیں۔

44۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ تَجْعَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ ثُمَّ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ بَعَثَنِي إِلَيْكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ لِلْقَوْمِ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ الْقَوْمُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ طَعَامًا لِنَفْسِكَ خَاصَّةً فَقَالَ لَا عَلَيْكَ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ الْقَوْمُ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ قَالَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ كَمَا صَنَعَ فِي

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا بنائے جو آپ کھائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے کہا: ''مجھے آپ کی طرف ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔'' آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ۔'' آپ خود بھی چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے تو صرف آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، تم چلو'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ جابر کہتے ہیں: ''کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور بسم پڑھی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو، ان کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق حدیث 4101۔ مصنف ابن ابی شیبۃ 499/66 حدیث 11755۔ مسند احمد 300/3۔ دلائل نبوۃ 424/2۔425 (الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔)

الْمَرَّةَ الْأُولَى وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا قَالَ وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا. ❶

نے فرمایا: "اللہ کا نام لے کر کھاؤ" انہوں نے کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پہلے کی طرح ہنڈیا پر رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "دس آدمیوں کو اجازت دو، انہیں اجازت دی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔" انہوں نے کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ اسی طرح اسی (۸۰) آدمیوں کے ساتھ کیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور گھر والوں نے کھایا اور بچا ہوا چھوڑ دیا۔"

45۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ طَبَخَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قِدْرًا فَقَالَ لَهُ ((نَاوِلْنِي ذِرَاعَهَا)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلَهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلَهُ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْ لَوْ سَكَتَّ لَأُعْطِيتُ أَذْرُعًا مَا دَعَوْتُ بِهِ. ❷

شہر بن حوشب ابوعبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی تو آپ نے اس سے فرمایا: "مجھے بازو پکڑاؤ" اور آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پسند تھا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو بازو پکڑایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے بازو پکڑاؤ۔" تو انھوں نے آپ کو دوسرا بازو پکڑا دیا۔ آپ نے پھر فرمایا ایک اور بازو پکڑاؤ۔ تو انھوں نے کہا: "اے اللہ کے نبی! بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں بازو مانگتا رہتا دیا جاتا رہتا۔"

46۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ ....

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك حديث: 5316-5317۔

❷ "اسناده حسن" المعجم الكبير 335/22 حديث 842؛ مسند احمد 484/6۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
لِيُقَاتِلَهُمْ فَقَالَ أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ يَا جَابِرُ لَا
عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نَظَّارِي أَهْلِ
الْمَدِينَةِ حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا
فَإِنِّي وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي
بَعْدِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ.
قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَّارِينَ إِذْ جَاءَتْ
عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي لِتَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا
فَلَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرُدُّوا الْقَتْلَى فَتَدْفِنُوهَا فِي
مَضَاجِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَرَدَدْنَاهُمَا
فَدَفَنَّاهُمَا فِي مَضْجَعِهِمَا حَيْثُ قُتِلَا
فَبَيْنَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ
يَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ
عُمَّالُ مُعَاوِيَةَ فَبَدَا فَخَرَجَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ
فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى النَّحْوِ
الَّذِي دَفَنْتُهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مَا لَمْ يَدَعِ
الْقَتِيلَ. قَالَ فَوَارَيْتُهُ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ
دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ
غُرَمَائِهِ فِي التَّقَاضِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي
أُصِيبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ تَرَكَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
مشرکین کی طرف ان سے جنگ کرنے کے لئے گئے۔ تو
میرے باپ عبداللہ نے کہا: "جابر تجھ پر ضروری ہے کہ تو
مدینہ کے محافظوں میں رہے حتیٰ کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ
ہمارا کیا انجام ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے پیچھے
بیٹیوں کو نہ چھوڑتا تو میں چاہتا کہ تو میرے سامنے جہاد
میں مارا جائے۔" جابر کہتے ہیں: "ہم دیکھنے والے تھے کہ
میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کو لے کر آئی تاکہ
انہیں اپنے قبرستان میں دفن کریں پس ایک آدمی مجھے ملا جو
منادی کر رہا تھا۔ کہ "نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ
مقتولوں کو واپس کر دو، اور انہیں اسی جگہ دفن کرو جہاں وہ
مارے گئے۔" ہم نے ان کو واپس کیا اور انہیں اسی جگہ دفن
کیا جہاں وہ مارے گئے تھے۔ جب معاویہ بن ابوسفیان
کی خلافت کا زمانہ آیا تو ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور اس
نے کہا: "اے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما! معاویہ کے نوکروں
نے تیرے باپ کی قبر کو کھود ڈالا ہے اور لاش ظاہر ہو گئی
ہے۔" میں اس قبر کی طرف گیا میں نے ان کو ویسے ہی پایا
جیسے ان کو دفن کیا تھا۔ ان پر وہی تبدیلی تھی جو قتل کے
وقت ہوئی تھی۔" جابر کہتے ہیں: "میں نے انہیں دفن کر
دیا۔ اور میرے والد کھجوروں کو قرض چھوڑ گئے تھے، مجھ پر
ان کے ایک قرض خواہ نے ادائیگی کے لیے سختی کی تو میں
حضور ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول
! میرے والد فلاں دن شہید ہوئے اور کھجوروں کا قرض
چھوڑ گئے تھے، تو مجھ پر ان کے بعض قرض خواہوں نے

عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ وَإِنَّهُ قَدِ اشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ غُرَمَائِهِ فِي الطَّلَبِ فَأُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ لَعَلَّهُ أَنْ يُنْظِرَنِي طَائِفَةً مِنْ تَمْرِهِ إِلَى هَذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ. قَالَ: ((نَعَمْ آتِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَرِيبًا مِنْ وَسَطِ النَّهَارِ.)) قَالَ فَجَاءَ وَمَعَهُ حَوَارِيُّوهُ قَالَ فَجَلَسُوا فِي الظِّلِّ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا قَالَ وَقَدْ قُلْتُ لِامْرَأَتِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَائِي الْيَوْمَ وَسَطَ النَّهَارِ فَلَا يَرَيَنَّكِ وَلَا تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ وَلَا تُكَلِّمِيهِ. فَفَرَشَتْ فِرَاشًا وَوِسَادَةً فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلًى لِي اذْبَحْ هَذِهِ الْعَنَاقَ وَهِيَ دَاجِنٌ سَمِينَةٌ فَالْوَحَا وَالْعَجَلَ افْرُغْ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ فِيهَا حَتَّى فَرَغْنَا مِنْهَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَسْتَيْقِظُ يَدْعُو بِطَهُورِهِ وَأَنَا أَخَافُ إِذَا فَرَغَ أَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغُ مِنْ طُهُورِهِ حَتَّى يُوضَعَ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((يَا جَابِرُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ)). قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ وُضُوئِهِ حَتَّى

مطالبہ میں سختی کی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں میری مدد کریں، شاید کہ آئندہ فصل تک کچھ کھجوروں کے لیے وہ مجھے مہلت دے دیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "دوپہر کے قریب ان شاء اللہ میں تیرے پاس آؤں گا۔" جابر کہتے ہیں: "آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔" جابر کہتے ہیں: "وہ لوگ سائے میں بیٹھ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا اور اجازت مانگی، پھر گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آج دوپہر کے قریب میرے پاس آئیں گے۔ تو وہ تمہیں نہ دیکھیں، اور نہ ہی تم رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے متعلق تکلیف دینا اور نہ ہی ان سے کوئی بات کہنا پس اس نے بستر بچھایا اور تکیہ لگایا تو آپ ﷺ نے تکیے پر اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پھر میں نے اپنے غلام سے کہا: "یہ بکری کا بچہ ذبح کر دو۔ وہ بکری کا بچہ موٹا تازہ گھر کا پلا ہوا تھا۔ میں نے کہا آپ کے بیدار ہونے سے پہلے بہت جلدی فارغ ہو جانا اور میں تیرے ساتھ ہوں۔" پھر ہم اس کام میں لگے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور آپ ابھی سوئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ جس وقت بیدار ہوں گے تو وہ وضو کے لئے پانی مانگیں گے۔ اور مجھے خوف ہے کہ فارغ ہو کر آپ ﷺ جانے کے لئے نہ کھڑے ہو جائیں۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے وضو سے فارغ ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے سامنے گوشت رکھا جائے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے

وُضِعَتْ لَعْنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيَّ
فَقَالَ كَأَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ
ادْعُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيَّهُ قَالَ
فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوُضِعَ. قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ
وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى
شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ
وَاللَّهِ إِنَّ مَجْلِسَ بَنِي سَلِمَةَ لَيَنْظُرُونَ
إِلَيْهِمْ، هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَعْيُنِهِمْ مَا
يَقْرَبُونَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْذُوهُ ثُمَّ قَامَ وَقَامَ
أَصْحَابُهُ فَخَرَجُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُولُ
خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ. قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُمْ
حَتَّى بَلَغْتُ أُسْكُفَّةَ الْبَابِ فَأَخْرَجَتْ
امْرَأَتِي صَدْرَهَا وَكَانَتْ سِتِّيرَةً فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي.
قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ
ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي فُلَانًا لِلْغَرِيمِ الَّذِي
اشْتَدَّ عَلَيَّ فِي الطَّلَبِ فَقَالَ أَنْسِئْ
جَابِرًا طَائِفَةً مِنْ دَيْنِكَ الَّذِي عَلَى
أَبِيهِ إِلَى هَذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ. قَالَ مَا
أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ وَاعْتَلَّ وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ
مَالُ يَتَامَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ
جَابِرٌ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ كِلْ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
سَوْفَ يُوَفِّيهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

فرمایا: ''اے جابر! میرے پاس پانی لاؤ۔'' جابر نے کہا: ''جی ہاں! ابھی لاتا ہوں۔'' پھر آپ ابھی وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے گوشت رکھ دیا گیا۔ جابر کہتے ہیں: آپ نے میری طرف دیکھا تو فرمایا: ''گویا کہ تو جانتا ہے کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ ابوبکر کو بلاؤ۔'' پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ جابر کہتے ہیں: ''کھانا رکھا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا، حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور اس میں سے بہت سا گوشت بچ گیا۔ اور جابر کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! بنوسلمہ کے لوگ ان لوگوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ ان کے نزدیک ان کی جانوں سے زیادہ پیارے تھے۔ اور وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس اس لئے نہیں آ رہے تھے کہ آپ ﷺ کہیں (اپنے کسی قول یا فعل) سے آپ کو تکلیف نہ دیں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے آگے چلنے لگے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میری پچھلی جگہ فرشتوں کے لیے چھوڑ دو۔'' جابر کہتے ہیں: ''میں آپ کے پیچھے ہو گیا حتیٰ کہ دروازے کی دہلیز پر پہنچ گیا۔ تو میری بیوی نے اپنا منہ دروازے سے باہر نکالا اور وہ بہت پردے والی تھی۔ اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لئے اور میرے خاوند کے لئے دعا کریں رحمت کریں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم کرے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس فلاں آدمی کو بلاؤ۔'' آپ نے اس آدمی کے متعلق

فَإِذَا الشَّمْسُ قَدْ دَلَكَتْ قَالَ الصَّلَاةَ
يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ فَانْدَفَعُوْا إِلَى الْمَسْجِدِ
فَقُلْتُ لِغَرِيْمِي قَرِّبْ أَوْعِيَتَكَ فَكِلْتُ
لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ
التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَجِئْتُ أَسْعَى
إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِهِ كَأَنِّي
شَرَارَةٌ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ
صَلَّى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ
كِلْتُ لِغَرِيْمِي تَمْرَهُ فَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَفَضَلَ
لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ
فَجَاءَ يُهَرْوِلُ قَالَ سَلْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللّٰهِ عَنْ غَرِيْمِهِ وَتَمْرِهِ قَالَ مَا أَنَا
بِسَائِلِهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ سَوْفَ يُوَفِّيْهِ
إِذْ أَخْبَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ سَوْفَ يُوَفِّيْهِ فَرَدَّدَ
عَلَيْهِ وَرَدَّدَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلِمَةَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُوْلُ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ
وَكَانَ لَا يُرَاجَعُ بَعْدَ الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَ
مَا فَعَلَ غَرِيْمُكَ وَتَمْرُكَ قَالَ قُلْتُ
وَفَّاهُ اللّٰهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا
فَرَجَعْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ أَلَمْ أَكُنْ
نَهَيْتُكِ أَنْ تُكَلِّمِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
فِي بَيْتِي فَقَالَتْ تَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى
يُوْرِدُ نَبِيَّهُ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ وَلَا أَسْأَلُهُ

فرمایا جو مجھ پر قرض کی ادائیگی میں تنگی کرتا تھا، آپ ﷺ
نے اسے فرمایا ''جابر کے والد پر جو تمہارا قرض ہے، اس
میں سے تھوڑے سے حصہ میں تم جابر کو آئندہ فصل تک
مہلت دے دو۔ اس نے کہا: ''میں ایسے نہیں کروں گا اور
بہانہ کیا کہ وہ مال یتیموں کا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ''جابر کہاں ہے؟'' جابر کہتے ہیں: ''میں نے کہا:
''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہاں ہوں۔'' آپ
نے فرمایا: ''جو تمہارے پاس کھجوریں ہیں اسے تول دو،
شاید اسے اللہ پورا کر دے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان
کی طرف اٹھایا تو سورج ڈھل چکا تھا، آپ ﷺ نے
فرمایا: ''اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔'' جابر کہتے
ہیں: پھر وہ مسجد کی طرف چلے گئے۔ میں نے اپنے قرض
خواہ سے کہا: ''اپنے ٹوکرے لاؤ، پھر میں نے اسکے لیے
عجوہ کھجوروں سے تولا تو انہیں اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اور
ہمارے پاس اتنی اتنی کھجوریں بچ گئیں۔ جابر کہتے ہیں:
''میں دوڑتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں گیا۔
گویا کہ میں آگ کی چنگاری ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ
کو اس حالت میں پایا کہ نماز پڑھ چکے تھے۔ میں نے آپ
سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے قرض خواہ
کے لیے کھجوروں کو تولا، تو اللہ نے اسے پورا کر دیا، اور
ہمارے لیے بھی اتنی اتنی بچ گئیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ''عمر بن خطاب کہاں ہیں؟'' جابر کہتے ہیں: ''وہ
دوڑتے ہوئے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر بن
عبداللہ سے اس کے قرض اور اس کی کھجوروں کے متعلق

الصَّلَاةَ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي. ❶

پوچھو۔" عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نہیں پوچھوں گا، جب آپ نے فرمایا تھا کہ شاید اسے اللہ پورا کر دے، تو میں نے جان لیا تھا کہ اللہ اسے پورا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا تو اس نے بھی تین دفعہ ہی دہرایا، ہر دفعہ وہ یہی کہتے کہ میں نہیں پوچھوں گا۔ اور جب بھی آپ بات کرتے تو تین دفعہ سے زیادہ آپ سے بات دہرائی نہ جاتی تھی، اس لیے انھوں نے آخر پوچھ لیا:" تمہارے قرض خواہ اور کھجوروں کا کیا حال ہوا؟" میں نے کہا: "اللہ نے اسے پورا کر دیا ہے۔ اور ہمارے لئے اتنی کھجوریں بچ گئی ہیں۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، میں نے کہا: "میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے گھر میں بات نہ کرنا۔" اس نے کہا: "تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو میرے گھر بھیجے اور میں اپنے لئے اور اپنے خاوند کے لئے ان سے دعا کا سوال نہ کروں؟

فوائد:...... جابر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود کھجوریں ادائیگی قرض کے لیے کافی نہ تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ ان کے گھر آئے، آپ ﷺ کی دعا اور تشریف آوری کی برکت سے اللہ نے انہیں خوب برکت سے نوازا آج بھی تنگی کے موقعہ پر نیک لوگوں سے دعا کروانا جائز ہے، بلکہ باعث رحمت ہے۔

[8]..... بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ

نبی علیہ السلام کو دی گئی فضیلتوں کا بیان

47 أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ......

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الہبۃ، باب اذا وھب دینا علی رجل حدیث 2601: کتاب المناقب حدیث: 3580 اسنادہ صحیح مستدرک حاکم: 350/2۔ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ المعجم الکبیر 239/11، حدیث: 11610۔ دلائل النبوۃ بیہقی 486/5۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور آسمان والوں پر فضیلت دی۔ لوگوں نے کہا: ”اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! آسمان والوں پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟“ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ”ان میں سے جو کوئی کہے میں اس کے علاوہ میں معبود ہوں، تو ہم اس کے بدلے اسے جہنم دیں گے۔ ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔“ (سورۃ الانبیاء: ۲۹) اور محمد ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے تجھے کھلی فتح دی، تا کہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔“ (سورۃ الفتح: ۱۔۲) لوگوں نے کہا: ”انبیاء پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ، تا کہ وہ ان کے لیے بیان کرے“ [ابراہیم: ۴] اور محمد ﷺ کے لیے یوں فرمایا: ”اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔“ (سورۃ سبا: ۲۸) تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا۔

فوائد:...... آپ ﷺ کو اہل سماء پر فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ ان کی غلطی کی سزا بصورت جہنم ہے، جب کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے بھی گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ نیز باقی انبیاء علیہم السلام کی دعوت محدود لوگوں کے لیے، جب کہ آپ ﷺ کی تبلیغ کائنات کے لیے تھی، اس اعتبار سے آپ ﷺ ان سے افضل ہیں۔

48۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر آئے حتیٰ کہ جب ان کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ

فَتَسَمَّعَ حَدِيثَهُمْ فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ عَجَبًا إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا فَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُهُ؟ وَقَالَ آخَرُ مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ ﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴾ وَقَالَ آخَرُ فَعِيسَىٰ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسَىٰ نَجِيُّهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسَىٰ رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ)) . ❶

نے سنا کہ وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کی بات کو سنا تو ان میں سے کوئی کہہ رہا تھا: ''تعجب ہے کہ اللہ نے جب اپنی مخلوق میں سے دوست بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کو بنایا!'' اور دوسرے نے کہا: ''کیسی عجیب بات ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا!'' (سورۃ النساء: ۱۶۴) اور کسی نے کہا کہ: ''عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہے۔'' اور کسی نے کہا: ''آدم کو اللہ نے چن لیا۔'' پھر آپ ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے تو سلام کہا اور فرمایا: ''میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں۔ اور تم نے تعجب کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں تو وہ اسی طرح ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کی تو وہ بھی ایسے ہی ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح اور کلمہ ہیں، تو وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں۔ لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں قیامت کے دن تعریف کا جھنڈا اٹھاؤں گا لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی کنڈا کھٹکھٹاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے۔ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں اللہ کے نزدیک اگلے اور پچھلے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔''

فوائد: ...... معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا اللہ سے ہم کلام ہونا اور آپ ﷺ کا حبیب اللہ ہونا اور اس کے علاوہ حدیث میں مذکور اخروی امتیازات آپ کے علو مرتبت پر دال ہیں۔

---

❶ اسنادہ ضعیف و لأکثرہ شواھد فی الصحاح" جامع الترمذی کتاب المناقب، باب فی فضل النبی حدیث 3616۔ مسند الموصلی حدیث 3964، 3968۔ صحیح ابن حبان حدیث 6242۔

49ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ». ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ اور جب لوگ گروہ در گروہ جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب وہ روک دیئے جائیں گے تو میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور جب وہ عزت افزائی سے ناامید ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری دوں گا اور تمام چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور میں اپنے رب کے نزدیک آدم کی تمام اولاد سے زیادہ احترام والا ہوں۔ میرے پاس ہزار خادم چکر لگائیں گے۔ گویا کہ پردے میں چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں۔"

فوائد:...... حدیث میں مذکور فضائل ایسے رفیع الرتبت اور عظیم الشان امتیازات ہیں جن سے آپ ﷺ کی رفعت شان اور انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کا پتہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔

50ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحٍ هُوَ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِي الدُّئِلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ». ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں، سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔"

---

❶ إسناده ضعيف [illegible] ليث [illegible] كتاب [illegible] باب [illegible] حديث 3610 [illegible] 2/ [illegible] 40/5.

❷ إسناده [illegible] 286/4 [illegible] 142/1 [illegible] 177 [illegible] 460/9.

51۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ.......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ مَسِسْتَ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطِنِيهَا أُقَبِّلُهَا. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑوں گا۔ پھر اسے کھٹکھٹاؤں گا۔'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''گویا کہ میں نبی ﷺ کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھ رہا ہوں۔'' اور ہمارے لئے سفیان نے ایسے ہی بیان کیا، اور ابوعبداللہ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور اسے حرکت دی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ثابت نے ان سے کہا: ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے چھوا تھا؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' ثابت نے کہا: ''مجھے اپنا ہاتھ دیجیے میں اسے بوسہ دوں۔''

52۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ)). ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا۔''

فوائد:...... جب آپ ﷺ جنت کا دروازہ کھلوائیں گے تو رب کو سامنے پاکر سجدہ میں گر پڑیں گے، پھر وہاں اللہ کے حکم سے سر اٹھا کر سفارش کریں گے، جیسا کہ اگلی حدیث میں تفصیلاً آرہا ہے۔

53۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''لوگوں میں سب سے پہلے

---

❶ "اسنادہ ضعیف" علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ مسند احمد 110/3، جامع ترمذی، کتاب التفسیر، سورۃ الاسراء، حدیث 3148۔ مسند حمیدی، حدیث 1236۔

❷ "اسنادہ صحیح" صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ "انا اول الناس یشفع فی الجنۃ" حدیث 482۔ مصنف ابن ابی شیبہ 436/11، حدیث 11697۔ مسند ابی عوانہ 10/1۔ دلائل النبوۃ بیہقی 479/5۔ کتاب السنۃ ابن ابی عاصم، حدیث 796۔

تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ
وَلَا فَخْرَ وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآتِي بَابَ
الْجَنَّةِ فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا فَيَقُولُونَ مَنْ
هَذَا فَأَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي
فَأَدْخُلُ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي
فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا
مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ
يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ
رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ
اذْهَبْ إِلَى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ مِنَ الْإِيمَانِ
فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ
فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ
فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ
فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ
يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ
أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلَى
أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ
الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ

قیامت کے دن میرے سر کے اوپر سے زمین پھٹے گی اور
کوئی فخر اور مجھے تعریف کا جھنڈا دیا جائے گا اور میں فخر
سے نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے
جنت میں داخل ہوں گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور
قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں
گا۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا، اور میں جنت کے دروازے
کے پاس آؤں گا اور اس کی کنڈی پکڑوں گا، وہ کہیں گے:
"کون ہے؟" میں کہوں گا "میں محمد ﷺ ہوں۔" وہ
میرے لئے دروازہ کھول دیں گے، میں داخل ہو جاؤں
گا۔ میں اللہ الجبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا تو
اس کے لئے سجدہ کروں گا۔ تو اللہ فرمائیں گے: "اے
محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور بات کر، تیری بات سنی جائے گی،
اور تو جو کہے گا قبول کیا جائے گا، سفارش کر، تیری سفارش
قبول کی جائے گی۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں
گا: "اے اللہ میری امت کو معاف کر دے۔" تو اللہ تعالیٰ
فرمائیں گے: "اپنی امت کے پاس جا جس کے دل میں تو
جو کے دانے کے برابر ایمان پائے اسے جنت میں داخل
کر دے۔ تو میں جاؤں گا جس کے دل میں جو کے دانے
کے برابر ایمان پاؤں گا اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔
پھر میں اللہ الجبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا اور پھر اسے سجدہ
کروں گا۔ اللہ فرمائیں گے: "اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا،
بات کر، تیری بات سنی جائے گی اور کہہ، اسے قبول کیا
جائے گا، اور سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔"
تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: "اے اللہ! میری امت

بِمِثْقَالِ ذٰلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ وَفُرِغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ وَأُدْخِلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ مَعَ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ أَهْلُ النَّارِ مَا أَغْنَى عَنْكُمْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ فَبِعِزَّتِي لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتُحِشُوا فَيُدْخَلُونَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ وَيُكْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ فَيُذْهَبُ بِهِمْ فَيُدْخَلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَلْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ ❶

کو معاف کردے۔" اللہ فرمائیں گے: "اپنی امت کے پاس جا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پائے، اسے جنت میں داخل کر دے، میں جاؤں گا جس کے دل میں اس کے برابر ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ لوگوں کے حساب سے فراغت کے بعد میری امت کے باقی لوگ دوزخ والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے۔ پس اہل جہنم ان سے کہیں گے: "اس بات نے تمہیں فائدہ کیا دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے؟" تب اللہ فرمائیں گے: "مجھے میری عزت کی قسم! میں انہیں آگ سے ضرور آزاد کروں گا۔ پھر ان کے پاس قاصد بھیجے گا۔ تو وہ آگ سے نکالیں جائیں گے اور وہ بالکل جل چکے ہوں گے، تو انھیں نہر حیات میں داخل کیا جائے گا۔ تو وہ اس میں اس طرح اگیں گے، جیسے سیلاب میں بیج اگتا ہے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو لیجایا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔ ان سے جنت والے کہیں گے: "یہ جہنمی ہیں۔" تو اللہ فرمائیں گے: "نہیں، بلکہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔"

54۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

---

❶ "اسنادہ ضعیف" اس کی سند میں عبداللہ بن صالح، کثیر الغلط وکانت فیہ" ہے۔ مسند احمد 144/3، دلائل النبوۃ 479/5۔ یاد رہے اس حدیث کو امام احمد نے ابوسلمہ خزاعی اور منصور بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد 145/3۔

عَنِ ابْنِ غَنْمٍ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ قَلْبٌ وَكِيعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ الْمُقَفِّي الْحَاشِرُ خُلُقُكَ قَيِّمٌ وَلِسَانُكَ صَادِقٌ وَنَفْسُكَ مُطْمَئِنَّةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد وَكِيعٌ يَعْنِي شَدِيدًا ❶

ابن غنم بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ کا پیٹ چاک کیا۔ پھر جبرائیل نے کہا: اس میں وکیع دل ہے، اس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اور سب کو اکٹھا کرنے والے ہیں، آپ کا اخلاق اچھا ہے، آپ کی زبان سچی ہے اور آپ کا نفس مطمئن ہے۔" ابو محمد نے کہا: وکیع کا معنی مضبوط ہے۔

55۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِيَ اخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ وَمُوسَى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ ❷

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے رحم کی ہوئی مقرر گھڑی دی اور میرے لیے اختصار کیا۔ ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخریہ نہیں کرتا: ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے چنے ہوئے ہیں، اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے پاس حمد کا جھنڈا ہو گا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے امت کے متعلق مجھ سے وعدہ کیا ہے اور انہیں تین باتوں سے پناہ دی ہے کہ ان کو عام طور پر قحط سالی میں مبتلا نہیں کرے گا۔ اور دشمن ان کا قلع قمع نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ان سب کو ضلالت پر جمع کرے گا۔"

فوائد: ...... ساری امت کا قحط سالی، مکمل تباہی اور ضلالت سے محفوظ ہونا یہ انعام رب تعالیٰ ہے۔ نیز ساری امت کا گمراہی پر اکٹھے نہ ہونا جیسا کہ ابن ماجہ کی صحیح روایت بھی ہے۔ "ان امتی لا تجتمع علی

---

❶ اس کی سند میں تین علتیں ہیں۔ عبداللہ بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ دونوں ضعیف ہیں اور عبدالرحمن بن غنم تابعی ہیں۔ خصائص الکبریٰ امام سیوطی 1/162، 161۔

❷ "اسنادہ ضعیف ومنقطع" کنز العمال حدیث 32080؛ البدایۃ والنھایۃ 6/270۔

الضلالة" "میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔" یہ اجماع کے حجت ہونے پر دلیل ہے۔ آج کل کئی اہل علم بڑی دھڑلے سے اجماع کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ درست نہیں۔

[9]... بَابُ مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنَ السَّمَاءِ

آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

56۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ .....

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ السَّكُونِيَّ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ سَلَمَةَ السَّكُونِيَّ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أُتِيتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ أُتِيتُ بِطَعَامٍ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا فُعِلَ بِهِ قَالَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ تَلْبَثُونَ حَتَّى تَقُولُوا مَتَى مَتَى ثُمَّ تَأْتُونِي أَفْنَادًا يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوتَانٌ شَدِيدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ ❶

ضمرہ بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ سکونی رضی اللہ عنہ سے سنا اور محمد کے علاوہ سلمہ سکونی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب کسی کہنے والے نے کہا: "اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں! مجھے کھانا دیا گیا۔" اس نے کہا: "اے اللہ کے نبی! کیا اس میں سے کچھ بچا تھا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں۔" اس نے کہا: "پھر آپ نے اس کھانے کا کیا کیا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ میں تمہارے ہاں تھوڑی دیر رہوں گا۔ پھر تم رہو گے حتی کہ تم کہو گے کہ قیامت کب آئے گی؟ پھر تم میرے پاس گروہوں کی شکل میں آؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ قیامت کے نزدیک کثرت سے موتیں ہوں گی۔ اور اس کے بعد زلزلے والے سال ہوں گے۔"

فوائد:..... قرب قیامت کی علامات میں سے قتل و غارت اور کثرت سے زلزلوں کا آنا بھی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نہ قاتل کو پتہ ہوگا وہ کیوں قتل کر رہا ہے، نہ مقتول کو خبر ہوگی اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ آج بعینہ یہی حالات ہیں۔ ہزاروں قتل ہونے والے بے گناہ قتل ہو رہے ہیں اور کرنے والے بھی اندھا دھند بلا وجہ قتل

---

❶ "حدیث ... اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے۔ حدیث معناً صحیح ہے۔ مسند ابو یعلی حدیث: 6861، صحیح ابن حبان حدیث: 6777، موارد الظمآن حدیث: 1861۔

کرتے ہیں۔

57. أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا إِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ. فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. ❶

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید کا پیالہ لایا گیا۔ اور وہ لوگوں کے آگے رکھا گیا۔ وہ اس سے صبح سے دوپہر تک کھاتے رہے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو جاتے اور دوسرے بیٹھ جاتے۔ ایک آدمی نے سمرہ بن جندب سے کہا: ”کیا کھانا نہیں ڈالا جاتا تھا؟“ حضرت سمرة نے کہا: ”تعجب کی کیا بات ہے؟ اس میں کھانا صرف اس طرف سے ڈالا جاتا تھا! اور اپنے ہاتھوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

[10]..... بَابٌ فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کے حسن کا بیان

58. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ قَالَ فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ ❷

جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا۔“ جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میری نظر میں آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔“

---

❶ ”إسناده صحيح“ مسند أحمد 12/5، دلائل النبوة 53/6 وقال البيهقي: ”هذا إسناد صحيح“ جامع الترمذي، كتاب المناقب، باب في آيات نبوة النبي ﷺ، حديث 3625، وقال الترمذي: ”وهذا حديث حسن صحيح“۔

❷ ”الحديث صحيح“ ..... امام حاکم فرماتے ہیں ”صحیح الاسناد“ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے ..... كتاب اللباس، باب ..... لبس الأحمر حديث 7461، جامع الترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال، حديث 2811، مختصر شمائل الترمذي للألباني ص 27، موسوعة نضرة النعيم 423/1 باب حسن الخلق۔

فوائد:...... آپ ﷺ اخلاق واوصاف کے ساتھ ساتھ کمال حسن کی خوبیوں سے متصف تھے، دیکھنے والا آپ ﷺ کے حسن کا گرویدہ ہوکررہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر عضو کے حسن سے مالا مال کیا تھا، جیسا کہ اگلی احادیث میں آرہا ہے۔

59۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الثَّابِتِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَخِي مُوسَى عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ. ❶

ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دو دانتوں کے درمیان خلا تھا۔ جب آپ ﷺ بات کرتے تو آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی طرح کچھ نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔“

60۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ.......

قَالَ ابْنُ عُمَرَ ﷠ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْجَدَ وَلَا أَجْوَدَ وَلَا أَشْجَعَ وَلَا أَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

ابن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر بہادر اور سخی اور دلیر اور حسین و پاکیزہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

61۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. ❸

ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء ﷠ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کریں، انھوں نے کہا: ”اے میرے بیٹے! اگر تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو کہتا: ”کہ سورج طلوع ہوا ہے۔“

---

❶ "اسنادہ ضعیف" عبدالعزیز بن ابی ثابت مردود راوی ہے۔ کتاب المعرفة والتاریخ 288/3، شمائل الترمذی حدیث 14 ؛ شرح السنة امام بغوی 223/13 حدیث 3644 ؛ دلائل النبوة 215/1۔

❷ "رجالہ ثقات" الطبقات الکبری امام ابن سعد 96/2۔

❸ "اسنادہ ضعیف" المعجم الکبیر 274/24 حدیث 696۔ المعجم الاوسط 230/5 حدیث 4455 ؛ دلائل النبوة امام ابونعیم حدیث : 551۔

62۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ.......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ حَرِيرَةً وَلَا دِيبَاجَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِهِ مِسْكَةً وَلَا غَيْرَهَا. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ بہت سفید تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں کی طرح تھا۔ جب آپ چلتے تو آگے کو جھک جاتے اور میں نے آپ کی ہتھیلیوں کو ریشم اور دیباج سے زیادہ نرم محسوس کیا، اور آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبو خواہ کستوری یا اس کے علاوہ کسی چیز کو نہیں سونگھا۔"

فوائد:...... آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ کا پسینہ دوسرے لوگوں کے برعکس خوشبودار ہوتا، جیسا کہ بعض صحابیات آپ ﷺ کا پسینہ خوشبو میں ملاتیں جس سے ان کی خوشبو میں اضافہ ہوتا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا، فرماتے ہیں کہ آپ کے جسد اطہر کے پسینے میں ایسی مہک تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

63۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ.......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ هَلَّا صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا مَسِسْتُ بِيَدِي دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَجَدْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرْفِ أَوْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے کبھی مجھے "اف" تک نہ کہا اور نہ ہی مجھے کسی کام کے کرنے پر کبھی ڈانٹا کہ تو نے ایسے کیوں کیا ہے یا تو نے ایسے کیوں نہ کیا؟" اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میرے ہاتھوں نے دیباج اور ریشم کو نبی ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ ہی میں نے کبھی نبی ﷺ کی بدن کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو پائی۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبي، حديث 6054۔

❷ صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ حديث 3561: ۔صحيح مسلم، كتاب الفضائل باب طيب رائحة النبي ﷺ حديث 6053۔

فوائد :...... عرصہ دراز تک کسی کے ساتھ رہا جائے اور کبھی ساتھی کی طبیعت کے ناموافق کام نہ ہو، ممکن نہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی حلیمی کمال تھی کہ خادم کو کبھی جھڑکنا تو ایک طرف وجہ بھی دریافت نہیں کی کہ کیوں کیا اور خصوصاً جب کام کرنے والا بچہ ہو کیونکہ انس رضی اللہ عنہ کم عمر ہی تھے۔ علم نفسیات کی رو سے جو کام اچھائیوں کی حوصلہ افزائی اور برائیوں سے درگزر کر کے لیا جا سکتا ہے، جھڑک کر اسے لینا ناممکن ہے۔ ہمارے ہاں ملازمین کو ایک دن میں سینکڑوں گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ جبکہ انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زبان کی طہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مَا سَبَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ" رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی گالی نہیں دی۔ نیز اس قدر نزاکت شرافت کے باوجود آپ مرد میدان تھے۔

64۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ .....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ خُدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَرِيشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي حِينَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ ❶

حبیب بن خدرہ بیان کرتے ہیں کہ بنی حریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کیا تو میں اپنے والد کے ساتھ تھا۔ جب ان کو پتھر مارے گئے تو میں ڈر گیا۔ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھ پر آپ ﷺ کی بغل سے کستوری کی طرح (خوشبودار) پسینہ بہا۔"

65۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ .....

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَرَأَيْتَ كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ❷

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: "کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟" براء رضی اللہ عنہ نے کہا: "نہیں! وہ چاند کی طرح تھا۔"

فوائد :..... آپ ﷺ کا چہرہ گولائی میں تھا، جو کہ لمبوترے سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔

---

❶ اسنادہ ضعیف۔ حبیب بن خدرہ اس حدیث کو بیان کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔ امام ذہبی حبیب بن خدرہ کے ترجمہ میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حبیب کے متعلق کہتے ہیں: "لا یعرف وما روی عنہ سوی الاعمش" میزان الاعتدال: 454/1 ترجمہ نمبر: 1703۔

❷ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، حدیث: 3552۔

66۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِطِيبِ الرِّيحِ . ❶

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بدن کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔

67۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ...

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا أَوْ لَا يَسْلُكُ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ . ❷

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی راستہ پر چلتے، اور آپ ﷺ کے پیچھے کوئی اس راستہ پر چلتا تو آپ ﷺ کی خوشبو سے۔ یا راوی نے کہا: آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے وہ پہچان جاتا تھا کہ آپ ﷺ اس راستے سے گزرے ہیں۔''

[11]... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتَى

مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی

68۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَأَهْدَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً فَتَنَاوَلَ مِنْهَا وَتَنَاوَلَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تُخْبِرُنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ وَإِنْ كُنْتَ

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تحفہ قبول کر لیتے تھے اور صدقہ کی گئی چیز قبول نہیں کرتے تھے۔ خیبر میں ایک یہودیہ عورت نے آپ ﷺ کو بھنی ہوئی بکری کا تحفہ دیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا اور بشر بن براء نے بھی کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ بکری مجھے بتا رہی ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔'' پھر بشر بن براء فوت ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا: کہ'' تجھے کیا کام کرنے پر کس نے آمادہ کیا۔'' اس عورت نے کہا: (تا کہ میں جان

❶ اسنادہ حسن، مصنف ابن ابی شیبہ 25/9۔ اخلاق النبیؐ امام ابو الشیخ ص: 105۔

❷ اسنادہ جید، تاریخ الکبیر امام بخاری 399/1۔

مَلِكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ فَقَالَ فِي مَرَضِهِ مَا زِلْتُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ انْقِطَاعِ أَبْهَرِي. ❶

سکوں) اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ اور اگر آپ ﷺ بادشاہ ہوئے تو آپ سے لوگوں کو نجات دوں۔" پھر آپ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: "خیبر میں بکری کھانے کا ہمیشہ مجھ پر اثر رہا ہے۔ اب بھی اس کی وجہ سے میری رگیں کٹ رہی ہیں۔"

فوائد: ...... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ پر صدقہ حرام تھا جب کہ ہدیہ آپ ﷺ قبول کر لیتے تھے۔ (۲) اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے۔ (۳) اہل کتاب کی دعوت قبول کرنا اور ان کے برتنوں کو استعمال کرنا درست ہے۔ البتہ اگر وہ اپنے برتنوں میں شراب یا سور کا گوشت تیار کرتے ہوں تو ان کو اچھی طرح دھو لینا چاہیے۔ (۴) آپ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، ورنہ زہر ملاتے ہی آپ ﷺ کو خبر ہو جاتی اور آپ ﷺ یہ دعوت قبول ہی نہ کرتے اور نہ آپ ﷺ کے ساتھی کی جان جاتی۔

69۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ...

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ الرَّهْطُ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَمَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي الذِّرَاعُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَاذَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ ((

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودن نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا۔ پھر نبی ﷺ کی طرف تحفہ بھیجا۔ نبی ﷺ نے اس کا ایک بازو لے کر کھایا۔ اور آپ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: "اپنے ہاتھ اٹھا لو۔" پھر نبی ﷺ نے یہودن کو پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ پھر اس سے پوچھا: کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا تھا؟ وہ بولی: ہاں! مگر آپ کو کس نے بتایا۔ فرمایا: "مجھے یہی بازو بتا رہا ہے، جو میرے ہاتھ میں ہے۔" اس عورت نے کہا: "جی ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے کس وجہ سے ایسے کیا؟" اس عورت نے کہا: "میں نے کہا، اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کچھ نقصان نہیں

❶ اسنادہ حسن* سنن ابی داؤد، کتاب الدیات، باب فیمن سقی رجلا سما، حدیث: 4511؛ الطبقات الکبری 113/1۔

فَـقَـالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَـمْ يَـكُـنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَـمْ يُـعَـاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَـعْضُ أَصْـحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَاحْـتَـجَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَـلَـى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ مَوْلَى بَنِي بَيَاضَةَ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مِنْ بَـنِـي ثُـمَـامَةَ وَهُمْ حَيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ ❶

ہوگا، اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو اس ذریعہ سے ہم نجات پا لیں گے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ اور اسے سزا نہ دی۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بکری کھانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے بکری کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی۔ بنو بیاضہ سے ابو ہند کے غلام نے آپ ﷺ کو چھری سے سینگ کے ساتھ سینگی لگائی۔ اور وہ بنو ثمامہ سے تھا اور وہ انصار کے قبیلہ سے تھا۔

فوائد:...... اس یہودن کا نام زینب بنت حارث تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مرحب کی بہن تھی اور اسے معلوم ہوا تھا کہ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اس لیے اس نے اسے خصوصاً زہر آلود کیا تھا۔

70۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ......

عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَـقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَـانَ هَـا هُـنَـا مِنَ الْيَهُـودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَـقَـالَ لَهُـمْ رَسُـولُ الـلَّـهِ ﷺ إِنِّـي سَـائِـلُـكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَـنْـهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُـوكُـمْ فُلَانٌ قَـالُـوا صَـدَقْـتَ وَبَرَرْتَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو بکری کا تحفہ دیا گیا جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس یہاں کے تمام یہودیوں کو جمع کرو، آپ ﷺ کے پاس وہ جمع کیے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: ''اے ابوالقاسم! جی ہاں۔'' ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا باپ کون ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہمارا باپ فلاں ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تم نے جھوٹ بولا، بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔'' وہ کہنے لگے: آپ نے بالکل سچ اور

---

❶ اسنادہ منقطع: امام زہری نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا۔ سنن ابی داؤد، کتاب الدیات، باب فیمن سقی رجلا سما، حدیث 4510، دلائل النبوۃ 4/262۔

فَقَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَ فِي أَبَائِنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. ❶

درست فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں! اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو ایسے ہی پہچان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے متعلق پہچانا۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "دوزخی کون ہیں؟" انہوں نے کہا: "ہم اس میں تھوڑی دیر رہیں گے، پھر ہمارے بعد آپ لوگ اس میں رہیں گے۔" رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم ہی اس میں ذلیل ہو کر پڑے رہو، اللہ کی قسم ہم کبھی بھی تمہارے بعد اس میں نہ رہیں گے۔" پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا مجھے سچ بتاؤ گے؟" انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہیں یہ کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟" انہوں نے کہا: "ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوئے تو ہم آپ سے نجات پالیں گے اور اگر آپ سچے ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔"

فوائد:...... سبھی یہودیوں کو جمع کر کے ان پر اپنی خبرداری کی دھاک بٹھائی، تا کہ ان میں انکار کی جرأت نہ رہے۔ پھر ان سے زہر کا اقرار کروایا۔ نیز یہودن کو آپ ﷺ نے اولاً چھوڑ دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی انتقام نہیں لیتے تھے۔ لیکن بشر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاصاً اسے قتل کروا دیا تھا۔

❶ اسنادہ صحیح، مسند احمد 451/2، شرح السنۃ 22/14، حدیث 3807، دلائل النبوۃ 256/4۔

[12] بَابٌ فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان

71۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ .

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَعَدَ . ❶

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تو کبھی بھی انکار نہ کرتے۔ ابو محمد نے کہا: "ابن عیینہ کہتے ہیں: جب آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو آپ وعدہ کر لیتے۔"

فوائد:...... سخاوت کی انتہا ہے کہ نہ ہونے کی صورت میں بھی وعدہ ضرور ہوتا ہے کوئی نہ کوئی بات نہیں لیکن آپ ﷺ بھی کسی کو واپس نہیں کرتے تاکہ کوئی خالی نہ لوٹے۔

72۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيِيًّا لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ . ❷

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت حیا والے تھے، آپ سے جب بھی کسی چیز کا سوال ہوتا آپ وہ چیز دے دیتے۔

فوائد:...... آپ ﷺ انتہائی حیادار تھے۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ وہ کنواریاں جو کہ گھروں میں پردے میں رہتی ہیں، آپ ﷺ ان سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔

73۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلَيَّ نَعْلٌ كَثِيفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى رِجْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک عرب کے آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: "حنین کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو زحمت دی۔ میرے پاؤں میں بہت بھاری جوتا تھا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا پاؤں کچلا گیا۔

---

❶ أخرجه البخاري في كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء ... حديث: 6034، ومسلم في كتاب الفضائل، باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئا قط فقال لا ... حديث: 6010.

❷ [illegible] ص 78/6، حديث: 5920 [illegible] ص 40.

فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَوْجَعْتَنِي قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِي لَائِمًا أَقُولُ أَوْجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللَّهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا رَجُلٌ يَقُولُ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلَى رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ فَهَذِهِ ثَمَانُونَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا. ❶

آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ نے مجھے ہلکا سا لگایا، اور فرمایا: "بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔" اس آدمی نے کہا: "میں نے اس حالت میں رات گذاری کہ میں اپنے نفس کو ملامت کرتا رہا اور میں کہتا رہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جس طرح میں نے رات گذاری اللہ ہی جانتا ہے، جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا: "فلاں کہاں ہے؟" میں نے دل میں کہا: "یہ" اللہ کی قسم! جو مجھ سے کل ہوا ہے (اسی کے متعلق بات ہوگی) کہا: "میں (آپ ﷺ کے پاس) ڈرتا ہوا گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو نے کل اپنے جوتے سے میرے پاؤں کو روندا اور مجھے تکلیف دی، تو میں نے تجھے ایک کوڑا لگایا۔ اس کے بدلے میں ۸۰ دنبیاں لے لو۔"

فوائد...... آپ ﷺ اخلاق معراج پر فائز تھے۔ ورنہ پاؤں وغیرہ روندے جانے پر اگر لاشعوری طور پر کچھ بندہ رنجیں دے تو وہ قطعاً خطا کار نہ ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے یہ بھی گوارا نہ کیا۔

74۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ.......

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ أَهْلُ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ إِلَّا قَلَّبْتُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا أَشَدَّ إِنْفَاقًا لِهَذَا الْمَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

زہری بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نے کہا: میں نے زمین میں دس گھر والوں کی بستیوں کو دیکھ ڈالا، تو میں نے کسی کو رسول ﷺ سے زیادہ مال خرچ کرنے والا نہ پایا۔

فوائد...... یہ اشارہ ہے کہ بڑے شہروں سے لے کر چھوٹی بستی میں بھی آپ ﷺ جیسا

---

❶ "إسناده ضعيف لأجل [illegible] مدلس" اس حدیث کی سند میں دو راوی مدلس ہیں محمد بن اسحاق کی تو صیغہ تحدیث سے صراحت موجود ہے، جبکہ عبدالرحمن بن محمد محاربی کا عنعنہ موجود ہے جس کی صیغہ تحدیث سے صراحت نہیں ہے۔ اس لیے اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز دوسرے صحابی کی جہالت مضر نہیں ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ "الحدیث مرسل" [illegible] روایت محمد مرسل ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ اس کو نقل کرنے میں بھی امام دارمی منفرد ہیں۔

تک نہ ملی تھا۔ (وہاں بھی کیسے ملتا تھا؟)

[13] ... بَابٌ فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان

75۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا. ❶

عبداللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے اور بے ضرورت بات کم کرتے تھے۔ اور نماز لمبی پڑھتے تھے۔ اور خطبہ چھوٹا کرتے تھے۔ اور اور نہ نفرت کرتے اور نہ ناپسند سمجھتے کہ آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجت کو پورا کریں۔

فوائد:...... عاجزی اس قدر کہ تکبر چھو کر بھی نہ گزرا تھا، اسی کی بدولت کبھی بیواؤں اور یتیموں کو حقیر نہ جانا بلکہ ہر وقت ان کی بہتری و بھلائی کے لیے کوشاں رہتے۔

[14] ... بَابٌ فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کی وفات کا بیان

76۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ......

قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِينَا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَاهُمْ قَدْ آذَوْكَ وَآذَاكَ غُبَارُهُمْ فَلَوِ اتَّخَذْتَ عَرِيشًا تُكَلِّمُهُمْ مِنْهُ؟ فَقَالَ: ((لَا أَزَالُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ يَطَئُونَ عَقِبِي

عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ضرور پتہ لگاؤں گا کہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کتنی دیر رہیں گے۔ انھوں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! میں ان کو دیکھتا ہوں کہ انھوں نے آپ کو تکلیف دی، اور ان کے گرد و غبار سے بھی آپ کو تکلیف ہوئی۔ اگر آپ ایک تخت بنوا لیں تو ان سے اس پر بیٹھ کر بات چیت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ہمیشہ ان کے

---

❶ "صحيح" [illegible] 1413 [illegible] 2095 [illegible] 5114۔

وَيُنَازِعُونِي رِدَائِي حَتَّى يَكُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي يُرِيحُنِي مِنْهُمْ)) قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّ بَقَاءَهُ فِينَا قَلِيلٌ ❶

پاس ایسے ہی رہوں گا کہ وہ میرے پیچھے پڑے رہیں گے اور میری چادر کھینچتے رہیں گے حتی کہ اللہ ہی مجھے ان سے آرام عطا فرمائے گا۔" عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں نے جان لیا کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر ہی ہمارے ہاں رہیں گے۔"

77۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.........

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَحْجُبُكَ؟ فَقَالَ: ((لَا، دَعْهُمْ يَطَئُونَ عَقِبِي وَأَطَأُ أَعْقَابَهُمْ حَتَّى يُرِيحَنِي اللّٰهُ مِنْهُمْ)) ❷

داود بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کیا گیا: "اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے دربان نہ مقرر کر دیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کو چھوڑ دو وہ میرے پیچھے لگے رہیں اور میں ان کے پیچھے لگا رہوں۔ حتی کہ اللہ مجھے ان سے آرام دے دے۔"

78۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَتَبِعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ کسی کپڑے کے ساتھ اپنے سر کو باندھے ہوئے تھے۔ حتی کہ آپ ﷺ منبر کی طرف مائل ہوئے، پھر اس پر بیٹھ گئے۔ اور ہم آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک میں حوض کوثر کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک ایک بندے کو دنیا اور اس کی زینت کی پیش کش کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا۔" ابو سعید خدری

---

❶ "اسنادہ ضعیف" عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ کو نہیں پایا۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: 256/13، حدیث: 16273
کشف الاستار 156/3، حدیث: 2466۔

❷ "اسنادہ معضل" اس کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ. ❶

کہتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کسی نے اس بات کو نہ سمجھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رو دیئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے والدین، اپنے نفسوں اور اپنے مالوں کو آپ پر قربان کرتے ہیں۔'' ابوسعید کہتے ہیں: ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتر گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قیامت تک کھڑے نہ ہوئے۔''

فوائد:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ اپنے آخری لمحات کا احساس ہو گیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کنایۃً اس کا تذکرہ فرمایا۔ مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات وفرمودات سے آگاہ تھے۔ چنانچہ انہیں سمجھنے میں دیر نہ لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا کا پیش کیا جانا یہ اشارہ تھا جو ہر پیغمبر کو قبل از موت دیا جاتا ہے کہ چاہے تو مزید زندہ رہے یا دائمی اجل کو لبیک کہہ دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔

79۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو......

عَنْ أَبِي مُوَيْهِبَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَانْطَلِقْ مَعِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ لِيَهْنِكُمْ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ مِمَّا أَصْبَحَ فِيهِ النَّاسُ أَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتْبَعُ آخِرُهَا أَوَّلَهَا الْآخِرَةُ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ

ابومویہبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع والوں کے لئے بخشش کی دعا کروں۔'' تو تم بھی میرے ساتھ چلو میں آدھی رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ لوگ جہاں رہ رہے ہیں ان کی بہ نسبت تم جہاں رہ رہے ہو وہ حالت تمہیں خوش گوار اور مبارک ہو۔ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے لگے ہیں۔ ایک

❶ اسنادہ صحیح ''ان الفاظ سے نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں، جب کہ اس کا مضمون دیگر کتب صحاح میں تفصیل سے موجود ہے۔

فَقَالَ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدِ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةِ فَخُيِّرْتُ بَيْنَ ذَلِكَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّي قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي خُذْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ لَقَدْ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّي ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبُدِئَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ❶

کے بعد دوسرا آتا ہے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ سخت ہوتا ہے پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابومویہبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور اس میں ہمیشہ رہنا اور جنت پیش کی گئی۔ پھر اس کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا گیا۔ میں نے کہا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان! دنیا کے خزانوں کی چابیاں، اس میں ہمیشہ رہنا پھر جنت (یہ سب) لے لیجئے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اللہ کی قسم! اے ابومویہبہ! میں نے اپنے رب کی ملاقات کو پسند کیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ واپس آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وہ مرض شروع ہوگیا جس میں آپ ﷺ فوت ہوئے۔

فوائد:...... خزانوں کی چابیاں، ہمیشہ رہنا اور جنت اس سب کچھ سے مراد دنیاوی عمدہ آسائش ہیں۔ لیکن ”کل من علیھا فان“ کے تحت آخر آپ کو کوچ کرنا ہے اور پھر دربار الٰہی میں حاضری دینی ہے۔ لیکن آپ ﷺ سابقہ انبیاء ﷺ کی طرح لقاء الٰہی کو ہی ترجیح دی۔

80. أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ فَقَالَ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ”مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔“ تو وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”رو نہیں، میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملو گی۔“ تو وہ ہنسنے لگیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کی بعض

---

❶ ”...“ مسند احمد 486/3، مستدرک حاکم، کتاب المغازی ... 602/3 حدیث 4440، ... الکبیر 347/22 حدیث 871۔ امام طبرانی نے اس کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

رَأَيْتُكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَا أَهْلُ الْيَمَنِ؟ فَقَالَ: هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. ❶

بیویوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: "اے فاطمہ! ہم نے تمہیں دیکھا تم روئیں پھر ہنسیں؟" فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ کو موت کی خبر دی گئی ہے، تو میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "نہ روؤ، میرے گھر والوں میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنسنے لگی۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی مدد اور فتح آ چکی اور یمن والے بھی آ گئے۔" تو ایک آدمی نے کہا اور اہل یمن کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ بہت نرم دل ہیں اور ایمان اہل یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔"

فوائد:...... آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے بعد سب سے پہلے آپ کے گھر والوں میں سے فوت ہونے والی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، جو کہ تقریباً چھ ماہ بعد فوت ہو گئیں۔ اللہ کی مدد اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ اور اس کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ کیونکہ اہل عرب منتظر تھے کہ اگر یہ نبی مکہ میں غالب آ گئے تو سچا ہو گا۔ چنانچہ جونہی آپ ﷺ کو فتح ملی تو لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ جن میں اہل یمن سرفہرست تھے۔ اور یہ آپ ﷺ کی وفات کا اعلان بھی تھا۔

[8]۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن بقیع میں جنازہ سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں تکلیف محسوس کرتی تھی۔ اور میں کہہ رہی تھی: "ہائے میرا سر!" آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! بلکہ میں کہتا ہوں" ہائے میرا سر۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو

---

❶ صحیح: [illegible] حدیث 83، 4433۔ المعجم الکبیر 323/11 حدیث 11904، 11903۔
الاحادیث الصحیحہ 2777۔

غَسَلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ؟ فَقُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ❶

ہے کہ تو میں تجھے غسل دوں اور تجھے کفن دوں اور تیری نماز جنازہ پڑھوں اور تجھے دفن کروں تو کیا اس میں تجھے کیا نقصان ہے؟" میں نے کہا: "گویا کہ میں آپ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو میرے گھر میں واپس آئیں گے اور اسی میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ قیام کریں گے۔" عائشہ ؓ کہتی ہیں: "پھر رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر آپ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہوئی جس میں آپ فوت ہو گئے۔"

فوائد:..... معلوم ہوا آپ ﷺ اپنی ازواج سے دل لگی بھی کر لیا کرتے تھے۔ مزید معلوم ہوا کہ خاوند اپنی عورت کو غسل دے سکتا ہے۔ اس روایت کے علاوہ دیگر روایات بھی اسی کی مؤید ہیں جب کہ احناف کا موقف حسب عادت ان صحیح روایات کے خلاف ہے۔

82۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُرْوَةَ...

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ صُبُّوا عَلَيَّ سَبْعَ قِرَبٍ مِنْ سَبْعِ آبَارٍ شَتَّى حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى النَّاسِ فَأَعْهَدَ إِلَيْهِمْ قَالَتْ فَأَقْعَدْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ فَصَبَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا أَوْ شَنَنَّا عَلَيْهِ شَنًّا ـ الشَّكُّ مِنْ قِبَلِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ ـ فَوَجَدَ رَاحَةً فَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی مرض میں فرمایا: "مجھ پر سات مختلف کنوؤں کا پانی ڈالو حتی کہ میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے عہد لوں۔" وہ کہتی ہیں: "ہم نے آپ ﷺ کو حفصہ ؓ کے ٹب میں بٹھایا، پھر ہم نے آپ ﷺ پر پانی بہایا۔ یا ہم نے آپ ﷺ پر پانی چھڑکا۔ (محمد بن اسحاق نے شک کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے آرام پایا تو باہر گئے۔ پھر منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور احد کے شہیدوں کے لئے بخشش

---

❶ [illegible] محمد بن اسحاق مدلس ہے مگر اگلی روایت صحیح حدیث سے مروی ہے۔ مسند احمد 228/6، سنن ابن [illegible] حدیث 1465، سنن الکبری [illegible] 396/3۔

وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أُحُدٍ وَدَعَا لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا فَأَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ إِلَّا فِي حَدٍّ أَلَا إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَدْ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَظَنَّ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ امْرَأً أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ. ❶

کی دعا کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اما بعد! بے شک انصار میرے ہم راز ہیں، جن کے پاس مجھے جگہ ملی، تم ان کے عزت والوں کی عزت کرو اور ان کے بُرے سے درگذر کرو مگر شرعی حد میں۔ سن لو! اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دنیا اور اس چیز کے درمیان جو اللہ کے پاس ہے اختیار دیا گیا ہے، تو اس نے اس چیز کو پسند کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ٹھہر جاؤ، (پھر لوگوں سے فرمایا) ابوبکر کے دروازے کے علاوہ جتنے دروازے مسجد کی طرف کھلتے ہیں سب بند کر دو۔ کیونکہ میں اپنے نزدیک احسان اور صحبت میں ابوبکر سے زیادہ افضل کسی کو نہیں جانتا۔''

فوائد:...... (۱) بخار میں سات مختلف کنوؤں، نلکوں یا مقامات کا پانی لے کر غسل کرنا مفید ہے۔ (۲) نیز محسنوں کے احسان کا پاس کرنا کریم بندے کی علامت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے انصار سے کریمانہ سلوک کرنے کا کہا۔ (۳) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان واضح ہوئی، مزید ان کی خلافت کی طرف اشارہ بھی ملتا ہے۔

83۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ أُوذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ هَلْ أَمَرْتُنَّ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیماری میں نماز کی اطلاع دیے گئے تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' پھر آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی، پھر جب آپ ﷺ کو اس سے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے ابوبکر کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز

---

❶ إسناده ضعيف لضعف محمد بن إسحاق وهو مدلس وقد عنعن. الصحيح لابن حبان حديث: 6600، 6601، مسند الموصلي، حديث: 4478.

رَجُلٌ رَقِيقٌ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَرَبَّ قَائِلٍ مُتَمَنٍّ وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ❶
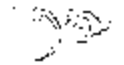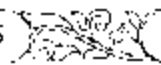
پڑھائے؟'' میں نے کہا: ''ابوبکر بہت نرم دل آدمی ہیں، اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دے دیں تو بہتر ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یوسف والیاں ہو! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے ورنہ کئی لوگ اس کے خواہش مند ہوں گے اور باتیں کریں گے، لیکن اللہ اور ایمان والے (ابوبکرؓ کے علاوہ ہر کسی کا) انکار کر دیں گے۔''

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ جب کہ وہ حیاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے وارث بنائے جا رہے ہیں۔

85. أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ فَحُبِسَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَيْلَتَهُ وَالْغَدَ حَتَّى دُفِنَ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ وَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ عُرِجَ بِرُوحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوحِ مُوسَى فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ عُرِجَ بِرُوحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوحِ مُوسَى وَاللَّهِ لَا يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدِيَ أَقْوَامٍ وَأَلْسِنَتَهُمْ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ حَتَّى أَزْبَدَ شِدْقَاهُ مِمَّا يُوعِدُ وَيَقُولُ فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ مَاتَ وَإِنَّهُ لَبَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْسَنُ كَمَا يَأْسَنُ الْبَشَرُ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنَّهُ

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن فوت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اور اس رات اور کل (اگلے) دن تک رکھے گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کی رات کو دفن کیے گئے۔ اور لوگ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے بلکہ آپؐ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی (روح کی) طرح اوپر لے جائی گئی ہے (صعقہ طور کے وقت)'' عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح موسیٰ علیہ السلام کی روح کی طرح اوپر لے جائی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوں گے حتیٰ کہ بہت سی قوموں کے ہاتھ اور زبانیں کاٹ ڈالیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بات کرتے رہے حتیٰ کہ دھمکانے اور بولنے کی وجہ سے ان کے منہ سے جھاگ آنے لگی۔ پھر عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ آپ بشر

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، حديث: 679.

أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُمِيتَهُ إِمَاتَتَيْنِ
أَيُمِيتُ أَحَدَكُمْ إِمَاتَةً وَيُمِيتُهُ إِمَاتَتَيْنِ
وَهُوَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ أَيْ
قَوْمِ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنْ يَكُ كَمَا
تَقُولُونَ فَلَيْسَ بِعَزِيزٍ عَلَى اللّٰهِ أَنْ
يَبْحَثَ عَنْهُ التُّرَابَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ
وَاللّٰهِ مَا مَاتَ حَتّٰى تَرَكَ السَّبِيلَ
نَهْجًا وَاضِحًا فَأَحَلَّ الْحَلَالَ وَحَرَّمَ
الْحَرَامَ وَنَكَحَ وَطَلَّقَ وَحَارَبَ وَسَالَمَ،
مَا كَانَ رَاعِي غَنَمٍ يَتْبَعُ بِهَا صَاحِبُهَا
رُءُوسَ الْجِبَالِ يَخْبِطُ عَلَيْهَا الْعِضَاهَ
بِمِخْبَطِهِ وَيَمْدُرُ حَوْضَهَا بِيَدِهِ بِأَنْصَبَ
وَلَا أَدْأَبَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ
فِيكُمْ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ قَالَ
وَجَعَلَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَبْكِي فَقِيلَ لَهَا
يَا أُمَّ أَيْمَنَ تَبْكِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
قَالَتْ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَبْكِي عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ
ذَهَبَ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا
وَلٰكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ انْقَطَعَ
قَالَ حَمَّادٌ خَنَقَتِ الْعَبْرَةُ أَيُّوبَ حِينَ
بَلَغَ هَاهُنَا. ❶

تھے۔ جیسے بشر بدلتے ہیں آپ ﷺ کی بدلتی گئے۔ اے
لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو۔ بے شک آپ ﷺ اللہ
کے نزدیک بہت عزت والے ہیں اس بات سے کہ وہ
آپ کو دو دفعہ موت دے۔ کیا تم میں سے ہر کسی کو ایک بار
موت دے گا؟ اور آپ ﷺ کو دوبارہ موت دے گا اور
آپ ﷺ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ عزت والے
ہیں اور اس لئے اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو۔ اور اگر
بات اس طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو تو اللہ کے لئے
مشکل نہیں کہ وہ زمین کو آپ ﷺ سے کرید ڈالے۔ بے
شک رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں کیا حتیٰ کہ راہ ہدایت
کو کھلا ہوا واضح نہ بنا چھوڑا۔ حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام
کیا۔ نکاح کیا اور طلاق دی۔ لڑائی کی اور صلح کی۔ کوئی بکریوں
کا چرواہا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی چھڑی سے اپنی بکریوں
کے لئے پتے جھاڑتا ہو اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے مٹی
کے ساتھ درست کرتا ہو۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ
جفاکش محنتی مستقل مزاج نہیں ہوگا۔ وہ تمہارے پاس تھے۔
اے لوگو! اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔" راوی کہتا ہے: کہ ام ایمن
رونے لگی تو اس سے کہا گیا "اے ام ایمن! تو رسول اللہ ﷺ
پر کیوں رو رہی ہے؟" ام ایمن نے کہا "اللہ کی قسم! میں رسول
اللہ ﷺ پر اس لئے نہیں رو رہی کہ میں جانتی نہیں ہوں جس
چیز کی طرف رسول اللہ ﷺ گئے ہیں وہ دنیا سے بہتر ہے،
لیکن میں تو آسمانی خبر کے منقطع ہونے پر رو رہی ہوں۔" حماد نے
کہا "جس وقت ایوب اس جگہ پر پہنچے تو ان کی آواز رندھ گئی۔"

---

❶ أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى لابن سعد: 2/2/53۔

فوائد:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حواس باختگی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ جیسے مضبوط اعصاب کا مالک بھی یہ غم برداشت نہ کر سکا۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: "لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي۔" (مشکوٰۃ الجنائز) کہ مسلمانوں کو میرے فوت ہونے سے بڑا غم نہیں پہنچ سکتا۔ نیز اگلی حدیث سے بھی یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔

85۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ ......

حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِيْ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ. ❶

مکحول بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو مصیبت آئے تو اسے (اپنی مصیبت کے ساتھ) میری جدائی کے غم کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی ہے۔"

فوائد:...... ایک مصیبت کے آنے سے دوسری مصیبت یاد آ جائے تو اس کا غم ہلکا ہو جاتا ہے۔ قرآن میں جنگ احد کے بارے میں ہے جب مسلمانوں کو بہت سے زخم لگے "فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ" غم پر غم پہنچانے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی ایک غم زیادہ تکلیف کا سبب نہ بنے۔ جس طرح نفی جمع نفی مثبت ہوتی ہے۔

86۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ ......

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصَابَهُ بِيْ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ. ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو اسے میرے غم فراق کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی پریشانی ہے۔"

87۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

عمر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کو جب بھی یاد کرتے تو رو دیتے۔

---

❶ "إسناده صحيح وهو مرسل" نیز اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ "إسناده صحيح وهو مرسل" الطبقات الكبرى 59/2/2 عمل اليوم والليلة لابن السني حديث 583۔

إِلَّا بَكَى. ❶
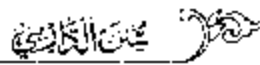
88۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ يَا أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ وَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ وَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ وَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ قَالَ حَمَّادٌ حِينَ حَدَّثَ ثَابِتٌ بَكَى وَ قَالَ ثَابِتٌ حِينَ حَدَّثَ أَنَسٌ بَكَى. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے انس! تمہارے نفسوں نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔'' اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے باپ! آپ اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے! اے ابا جان! آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے! اے ابا جان! جبریل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں! اے ابا جان! آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا!'' حماد کہتے ہیں: جب ثابت نے یہ حدیث بیان کی تو رونے لگے!

فوائد:...... معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے فوت ہو جانے کی بنا پر آپ ﷺ کو مٹی ڈال کر دفنا دیا گیا۔ اگر آپ ﷺ زندہ ہوتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کی طرح وہ آپ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر سکتے تھے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درد کی عکاسی اس شعر سے ہوتی ہے جو ان کی طرف منسوب ہے:

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

''مجھ پر اتنے غم پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو دن راتیں بن جاتے۔''

89۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ....

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ

اور ثابت کہتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ''جس دن آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ جس دن

---

❶ ''اسنادہ صحیح'' کتاب المعرفۃ و التاریخ 493/1، طبقات ابن سعد 84/2/2۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ و وفاتہ حدیث 4433: سنن ابی ماجہ، الجنائز، باب ذکر وفاتہ و دفنہ حدیث 1630۔

مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن دن اور کوئی نہیں دیکھا اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں آپ کے پاس حاضر ہوا، پس جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی میں نے اس سے زیادہ برا اور تاریک دن کوئی نہیں دیکھا۔

فوائد:...... پتہ چلا کہ اشیاء کے حسن و قبح کا خارجی عوامل سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

90۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْجَلِيلِ

عَنْ أَبِي حَرِيزٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَجِدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِمًا عِنْدَ رَبِّكَ وَأَنْتَ مُحْمَارَّةٌ وَجْنَتَاكَ مُسْتَحْيٍ مِنْ رَبِّكَ مِمَّا أَحْدَثَتْ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ. ❷

حریز ازدی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن آپ کو اپنے رب کے پاس کھڑا ہوا پائیں گے اور آپ کے رخسار سرخ ہوں گے۔ اور آپ اپنے رب سے اس وجہ سے شرمندہ ہوں گے کہ آپ کے بعد آپ کی امت نے بدعت جاری کی ہیں۔''

فوائد:...... بدعت جہاں بدعتی کے لیے نقصان دہ ہوگی، وہیں آپ ﷺ کے لیے بھی شرمندگی کا باعث ہوگی، لہذا ایسے شنیع فعل سے حد درجہ احتراز کرنا چاہیے۔ بلکہ ایک صحیح روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتے۔

91۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ مَوْلَى أَبِي جَهْلٍ ..

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ نازل ہوئی: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

❶ اسنادہ صحیح "مسند الموصلی" 6/51، 110 حدیث: 3296، 3378۔ صحیح ابن حبان حدیث: 6634۔

❷ اسنادہ ضعیف ابو جعفر الرازی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔ مسند ابو یعلی حدیث: 6502۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَخْرُجُنَّ مِنْهَا أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوهُ أَفْوَاجًا ❶

وَالْفَتْحُ ۔ الخ ﴾ "جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی اور تو لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتا ہوا دیکھے گا۔" (النصر: 2،1) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ ضرور اس سے ایسے ہی فوج در فوج نکل بھی جائیں گے جیسے اس میں داخل ہوئے۔"

92۔ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي أَيُّوبَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيِّ ......

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَهْتَمِ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مَعَ الْعَامَّةِ فَلَمْ يَفْجَأْ عُمَرَ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَكَلَّمُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِنًا لِمَعْصِيَتِهِمْ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمَنَازِلِ وَالرَّأْيِ مُخْتَلِفُونَ فَالْعَرَبُ بِشَرِّ تِلْكَ الْمَنَازِلِ أَهْلُ الْحَجَرِ وَأَهْلُ الْوَبَرِ وَأَهْلُ الدَّبَرِ تُحْتَازُ دُونَهُمْ طَيِّبَاتُ الدُّنْيَا وَرَخَاءُ عَيْشِهَا لَا يَسْأَلُونَ اللّٰهَ جَمَاعَةً وَلَا يَتْلُونَ لَهُ كِتَابًا مَيِّتُهُمْ فِي النَّارِ وَحَيُّهُمْ أَعْمَى نَجِسٌ مَعَ مَا لَا يُحْصَى مِنَ الْمَرْغُوبِ عَنْهُ وَالْمَزْهُودِ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَنْشُرَ عَلَيْهِمْ رَحْمَتَهُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن اہتم لوگوں کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے۔ پس اچانک ہی عمر نے عبداللہ بن اہتم کو اپنے سامنے خطاب کرتے ہوئے پایا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: "اما بعد! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا وہ ان کی عبادت سے بے پروا اور ان کی نافرمانیوں سے بے خوف ہے۔ اور لوگ اس دن مختلف مراتب اور مختلف الذہن تھے، عرب سب سے بدترین منازل میں تھے۔ وہ پتھر کی جھونپڑیوں اور بالوں کے خیموں میں رہنے والے اور پسماندہ لوگ تھے۔ دنیا کی عمدہ ترین چیزیں اور اس کا وسیع عیش ان سے دور تھا۔ وہ اکٹھے ہو کر اللہ سے نہیں مانگتے تھے اور نہ ہی اس کی کتاب کو پڑھتے تھے۔ ان کے مردہ آگ میں تھے اور ان کی زندہ اندھے اور ناپاک تھے ان کے ساتھ ساتھ بے شمار فضول کاموں اور گھٹیا حرکات میں مبتلا تھے جب اللہ نے ان پر اپنی رحمت پھیلانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف انہیں میں سے ہدایت کا خواہش مند اور مومنوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنے والا بھیجا۔" اس پر سلامتی اور اللہ کی

❶ اسنادہ صحیح۔ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ مستدرک حاکم: 4/496.

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذَلِكَ أَنْ جَرَحُوهُ فِي جِسْمِهِ وَلَقَّبُوهُ فِي اسْمِهِ وَمَعَهُ كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ نَاطِقٌ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَمْرِهِ وَلَا يَرْحَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَلَمَّا أُمِرَ بِالْعَزْمَةِ وَحُمِلَ عَلَى الْجِهَادِ انْبَسَطَ لِأَمْرِ اللَّهِ لَوْثُهُ فَأَفْلَجَ اللَّهُ حُجَّتَهُ وَأَجَازَ كَلِمَتَهُ وَأَظْهَرَ دَعْوَتَهُ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَكَ سُنَّتَهُ وَأَخَذَ سَبِيلَهُ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ أَوْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الَّذِي كَانَ قَابِلًا انْتَزَعَ السُّيُوفَ مِنْ أَغْمَادِهَا وَأَوْقَدَ النِّيرَانَ فِي شُعَلِهَا ثُمَّ رَكِبَ بِأَهْلِ الْحَقِّ أَهْلَ الْبَاطِلِ فَلَمْ يَبْرَحْ يُقَطِّعُ أَوْصَالَهُمْ وَيَسْقِي الْأَرْضَ دِمَاءَهُمْ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ فِي الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ وَقَرَّرَهُمْ بِالَّذِي نَفَرُوا عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بَكْرًا يَرْتَوِي عَلَيْهِ وَحَبَشِيَّةً أَرْضَعَتْ وَلَدًا لَهُ فَرَأَى ذَلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ غُصَّةً فِي حَلْقِهِ فَأَدَّى ذَلِكَ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى مِنْهَاجِ

برکت اور رحمتیں ہوں۔ اس وجہ سے انہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ انہوں نے آپ کے جسم کو زخمی کیا اور انہوں نے آپ ﷺ کے نام میں لقب مقرر کیا۔ اور آپ ﷺ کے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کرنے والی کتاب تھی۔ آپ اللہ کے حکم ہی سے کھڑے ہوتے اور اللہ کے حکم ہی سے آگے بڑھتے۔ پھر جب آپ ﷺ کو فرائض کا حکم دیا گیا اور جہاد پر آمادہ کیا گیا۔ تو اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کی قوت پھیلنے لگی۔ اللہ نے آپ کی حجت کو مضبوط کیا اور آپ ﷺ کو بات کو جاری کیا اور آپ کی پکار کو ظاہر کیا۔ آپ ﷺ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ آپ پاک اور صاف تھے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کی سنت پر چلے اور آپ کا راستہ اختیار کیا۔ اور عرب مرتد ہو گئے۔ یا ان میں سے جس نے بھی یہ حرکت کی۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف اسی چیز کو قبول کیا جس کو آپ ﷺ نے قبول کیا تھا۔ انھوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور جنگ کی آگ بھڑکا دیا۔ پھر حق والوں کو باطل والوں کے سے ٹکرا دیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے اعضاء کاٹتے رہے اور زمین کو ان کا خون پلاتے رہے۔ حتی کہ جس چیز سے وہ نکلے تھے انہیں اس میں داخل کر دیا۔ اور جس چیز سے وہ بھاگے تھے اسی میں ان کو قائم کیا۔ اور اللہ کے مال سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ لیا جس سے وہ پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ اور حبشی لونڈی لی جس نے ان کے لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر انہوں نے اپنی موت کے وقت ان (دونوں

صَاحِبِهِ. ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَمَصَّرَ الْأَمْصَارَ وَخَلَطَ الشِّدَّةَ بِاللِّينِ
وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَشَمَّرَ عَنْ سَاقَيْهِ
وَأَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا وَلِلْحَرْبِ آلَتَهَا
فَلَمَّا أَصَابَهُ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَمَرَ
ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُ النَّاسَ هَلْ يُثْبِتُونَ
قَاتِلَهُ فَلَمَّا قِيلَ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
اسْتَهَلَّ يَحْمَدُ رَبَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ أَصَابَهُ
ذُو حَقٍّ فِي الْفَيْءِ فَيَحْتَجَّ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ
إِنَّمَا اسْتَحَلَّ دَمَهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ حَقِّهِ
وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بِضْعَةً
وَثَمَانِينَ أَلْفًا فَكَسَرَ لَهَا رِبَاعَهُ وَكَرِهَ
بِهَا كَفَالَةَ أَوْلَادِهِ فَأَدَّاهَا إِلَى الْخَلِيفَةِ
مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى
مِنْهَاجِ صَاحِبَيْهِ. ثُمَّ إِنَّكَ يَا عُمَرُ بُنَيُّ
الدُّنْيَا وَلَدَتْكَ مُلُوكُهَا وَأَلْقَمَتْكَ
ثَدْيَيْهَا وَنَبَتَّ فِيهَا تَلْتَمِسُهَا مَظَانَّهَا
فَلَمَّا وُلِّيتَهَا أَلْقَيْتَهَا حَيْثُ أَلْقَاهَا اللَّهُ
هَجَرْتَهَا وَجَفَوْتَهَا وَقَذِرْتَهَا إِلَّا مَا
تَزَوَّدْتَ مِنْهَا فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَلَا بِكَ
حَوْبَتَنَا وَكَشَفَ بِكَ كُرْبَتَنَا فَامْضِ
وَلَا تَلْتَفِتْ فَإِنَّهُ لَا يَعِزُّ عَلَى الْحَقِّ شَيْءٌ
وَلَا يَذِلُّ عَلَى الْبَاطِلِ شَيْءٌ. أَقُولُ
قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ

چیزوں) کی وجہ سے سخت بے چینی محسوس کی۔ پس اپنے سے
بعد خلیفہ کی طرف سب چیزیں لوٹا دیں۔ اور دنیا سے اس
حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے ساتھی کے طریقہ پر وہ بھی
صاف اور پاک تھے۔ پھر اس کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوئے تو شہروں کو بسایا اور سختی کے ساتھ نرمی ملا
دی اور اپنے بازوؤں سے آستینوں کو اوپر کیا اور اپنی پنڈلیوں
سے دامن کو سمیٹا اور کاموں کے لئے باصلاحیت سردار تیار
کیے اور لڑائی کے لئے اس کے آلات کو تیار کیا۔ پھر جب ان
کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے لوہار غلام نے زخمی کر دیا تو ابن
عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے پوچھیں کہ "کیا
میرے قاتل کو اچھی طرح جانتے ہیں؟" جب کہا گیا: کہ وہ
مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے تو بلند آواز سے اپنے رب کی
تعریف کرنے لگے کہ مال غنیمت کے کسی حق دار نے مجھے
اس حالت تک نہیں پہنچایا، جو مجھ سے اس بارے جھگڑا کرتا
کہ اس نے میرا خون اس لیے حلال سمجھا کہ میں نے اس
کا حق حلال سمجھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے مال
سے ۸۰ ہزار سے کچھ اوپر لے لیا تھا۔ اس کے لئے اپنا تمام
سامان بیچ ڈالا۔ اور اپنی اولاد کو اس کا ضامن کرنا
نامناسب سمجھا۔ اور وہ رقم اپنے بعد والے خلیفہ کو دے
دی۔ اور دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے
دونوں ساتھیوں کے طریقہ پر چلتے ہوئے پاک اور صاف
تھے۔ پھر اے عمر! یقیناً تم دنیا کے چھوٹے سے بیٹے ہی ہو
تمہیں اس کے بادشاہوں نے جنم دیا، اور تجھے اس کا
دودھ پلایا، اور تو اس میں پروان چڑھا کہ دنیا کو اس کی

وَالْمُؤْمِنَاتِ. قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ فِي الشَّيْءِ قَالَ لِي ابْنُ الْأَهْتَمِ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ. ❶

کن کن کی جگہوں سے تلاش کرتا تھا، پھر جب تو دنیا کا حاکم بنایا گیا تو تو نے اس کو وہیں رکھا جہاں اسے اللہ نے رکھا۔ یعنی تو نے اسے چھوڑ دیا اس سے دور رہا اور تو نے برا سمجھا۔ مگر اس قدر کہ تو نے اس سے زاد راہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہماری حاجت رفع کی اور تیری وجہ سے ہمارا رنج دور کیا۔ بس (حق پر) چلتے رہو اور (کسی کی بات پر) توجہ نہ دو! کیونکہ حق کے مقابلہ میں کوئی چیز عزت والی نہیں اور باطل سے بڑھ کر کوئی چیز ذلیل نہیں۔ اور میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں مرد و عورتوں کے لیے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔" ابو ایوب نے کہا 'جب عمر بن عبدالعزیز کسی خاص چیز کے بارے میں بات کرتے تھے تو کہتے: مجھے ابن اہتم نے کہا تھا کہ (حق پر) چلتے رہو اور کسی کی بات کی طرف توجہ نہ کرو۔"

[15] ... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ

نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت کی

93۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ .....

حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ فَفَعَلُوا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ

اوس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ والے شدید قحط میں مبتلا کیے گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت کی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "نبی ﷺ کی قبر کی طرف دیکھو اور اس میں اس طرح سوراخ کر دو کہ آپ ﷺ اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔" اوس بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو ہم پر بارش برسنے لگی۔ گھاس اگ آئی اور اونٹ ایسے موٹے

❶ [illegible] کی سند میں دو راوی مجہول ہیں [illegible] 2/7 ‏(120-1[illegible])

مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. ❶

ہوئے کہ ان کی کوآنکھیں چربی سے پھول گئیں اس سال کا نام عام الفتق (یعنی چوپایوں کے موٹا ہونے کا سال) رکھا گیا۔''

فوائد:...... صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی ذات دعا میں بطور وسیلہ استعمال کی اور نہ ہی آپ ﷺ سے مدد طلب کی، ہاں ایک امر کو اختیار کیا جس کے سبب رحمت الٰہی جوش میں آگئی۔

94۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ تھا تو نبی ﷺ کی مسجد میں تین دن تک اذان کہی گئی اور نہ اقامت ہوئی اور سعید بن مسیب مسجد میں ہی رہے اور نماز کا وقت ایک گنگناہٹ سے پہچانتے تھے جو نبی ﷺ کی قبر سے سنائی دیتی تھی۔

95۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ ......

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ

نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہاں لوگوں نے نبی ﷺ کا ذکر کیا تو کعب نے کہا: ''ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حتی کہ حضور ﷺ کی قبر کو گھیر لیتے ہیں۔ اپنے اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں حتی کہ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ اور اتنے ہی اور اترتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح ہی کرتے ہیں۔ حتی کہ جب آپ ﷺ کی قبر کی زمین پھٹے گی تو

---

❶ ''بحوالہ نفحات'' اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''بحوالہ نفحات'' اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

(۱) امیر کی بات کو سننا اور ماننا یا اطاعت ضروری ہے، خواہ وہ حبشی غلام ہو۔ کہنے کا مطلب ہے اگرچہ وہ مرتبے میں کتنا ہی کمتر کیوں نہ ہو، حتیٰ کہ ایک حدیث کے مطابق امیر اگر ظلم بھی کرے تب بھی اطاعت کرنی ہے تاکہ جماعت کا نظام قائم رہے۔ لیکن جمعیت کے برعکس اپنی برادری اور حسب و نسب پر فخر کرنے والے افتراق جتھہ بندیوں سے باز نہیں آتے، اور زور و زبردستی کی وجہ سے بغاوت کا اعلان کرتے ہیں۔ (۲) اختلاف کی صورت میں سنت نبوی اور خلفائے راشدین کی سنت کو اپنایا جائے گا۔ "مھدیین" کی قید سے پتہ چلا کہ خلفاء کی وہ سنت جو قرآن و سنت کی ہدایت و رہنمائی کے مطابق ہو اور دین میں یہ قرآن و سنت کا نام ہے جس کی حفاظت کا ذمہ قیامت تک کے لیے رب نے اٹھایا ہے۔ چنانچہ سنت نبوی و خلفاء کو اختیار کرنے کا ہر دور میں حکم ہے اور یہی باعث رشد و ہدایت اور کامیابی ہے۔ (۳) بدعت سے مراد ہر وہ نیا کام جو دین میں ایجاد کیا جائے۔ "کل بدعة" سے مراد ہر بدعت ہے، اس میں سیئہ یا حسنہ کی تقسیم جائز نہیں۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ جو تراویح کے متعلق (نعم البدعة) کا لفظ بولا وہ لغوی اعتبار سے درست ہے، جبکہ شرعی اعتبار سے اسے بدعت قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ جب کہ اللہ کے نبی ﷺ تراویح کی جماعت تین دن کروا چکے تھے۔ لیکن پھر بھی بدعت پسند لوگ حیلے بہانوں سے بدعت کے چور دروازے کھولتے رہتے ہیں۔ اور الحمد للہ اہل حدیث ایک واحد جماعت ہے جو امت مسلمہ کو محدثات و بدعات سے بچانے کے لیے کوشاں ہے۔

97۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ...

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مَنْ مَضَى مِنْ عُلَمَائِنَا يَقُولُونَ الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ وَالْعِلْمُ يُقْبَضُ قَبْضًا سَرِيعًا فَنَعْشُ الْعِلْمِ ثَبَاتُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ الْعِلْمِ ذَهَابُ ذَلِكَ كُلِّهِ ❶

زہری بیان کرتے ہیں کہ جو ہمارے علماء گزر گئے ہیں وہ کہتے تھے: "سنت کو مضبوطی سے پکڑنا نجات ہے، اور علم جلدی اٹھا لیا جائے گا۔ علم کی ترقی دین اور دنیا کا قیام ہے اور علم کا اٹھ جانا تمام (دین و دنیا) کا چلے جانا ہے۔"

فوائد: ...... دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کا علم کے بغیر چلنا ناممکن ہے، بنا بریں دین و دنیا کا قیام علم کے ساتھ مشروط ہے۔ قرب قیامت جوں جوں علماء کے اٹھنے سے علم اٹھتا جائے گا ویسے یہ نظام بھی لپٹتا جائے گا۔

98۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ...

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ بَلَغَنِي

عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں مجھ کو خبر پہنچی کہ دین

---

❶ [illegible] 217 ... 36913 ... 38613۔

أَنَّ أَوَّلَ الدِّينِ تَرْكًا السُّنَّةُ يَذْهَبُ الدِّينُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً ❶

سے چھوڑنے کا آغاز سنت کو ترک کرنے سے ہوگا۔ دین ایک ایک سنت کر کے چلا جائے گا جیسے ایک ایک دھاگہ کر کے رسی ختم جاتی ہے۔"

99۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ .....

عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ❷

حسان کہتے ہیں جو قوم اپنے دین میں بدعت جاری کرتی ہے اس میں سے اسی قدر اللہ تعالیٰ سنت نکال لیتا ہے۔ پھر اس کو قیامت تک نہیں لوٹاتا۔"

فوائد:..... حسان تابعی ہیں۔ ان کا یہ قول کسی حدیث ٹھیک ہے اس معنی میں مسند احمد کی روایت بھی ہے مگر وہ ضعیف ہے۔ جب کہ تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب بھی کوئی بدعت ایجاد ہوئی اتنی سنت اٹھائی گئی۔

100۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ .....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ ❸

ابوقلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے کوئی بدعت نکالی اس پر تلوار کا نا جائز ہو جاتا ہے۔"

101۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ أَهْلُ الضَّلَالَةِ وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارَ فَجَرِّبْهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَنْتَحِلُ قَوْلًا أَوْ قَالَ حَدِيثًا فَيَتَنَاهَى بِهِ الْأَمْرُ دُونَ السَّيْفِ وَإِنَّ النِّفَاقَ كَانَ ضُرُوبًا ثُمَّ تَلَا: وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ

ابوقلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خواہشات والے لوگ گمراہ ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ان کو آزما لو ان میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو کسی قول کی طرف منسوب ہوتا ہو یا اس نے کوئی بات کہی ہو اور بغیر تلوار کے بات اس تک ختم ہوئی ہو۔ اور نفاق کئی قسم کا ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی "اور بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے

---

❶ [illegible] 350/1 [illegible] 2290 [illegible] 104/1 [illegible] 127 [illegible] 386۔

❷ [illegible] 73.6 [illegible]

❸ [illegible] 68 [illegible] 154/7 [illegible] 55/1۔

مِنَ الصَّالِحِينَ ﴾ (التوبة: ٧٥) ﴿ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴾ (التوبة: ٥٨) وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ (التوبة: ٦١) فَاخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي الشَّكِّ وَالتَّكْذِيبِ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ اخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي السَّيْفِ وَلَا أُرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّوبُ عِنْدَ ذَا الْحَدِيثِ أَوْ عِنْدَ الْأَوَّلِ وَكَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ يَعْنِي أَبَا قِلَابَةَ ❶

دے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور نیکوکار ہوں جائیں گے۔(سورۃ التوبہ: ۷۵) ”اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو صدقات تقسیم کرنے میں آپ ﷺ پر عیب لگاتے ہیں تو اگر اس سے دیئے جائیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر اس سے نہ دیئے جائیں تو فوراً ناراض ہوتے ہیں۔“(التوبہ: ۵۸) ”اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو نبی ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں: وہ تو نرا کان ہے، کہہ دیجیے کہ کان ہے تو تمہاری بہتری کا۔“ (التوبہ: ۶۱) ان منافقین کی باتیں مختلف ہیں اور شک اور جھٹلانے میں یہ اکٹھے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن کی باتیں مختلف ہیں اور قتل کرنے میں وہ اکٹھے ہیں۔ اور میرا خیال ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ حماد کہتے ہیں: پھر ایوب نے اس حدیث یا پہلی حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا: ”اللہ کی قسم! وہ عقل مند علماء میں سے تھے۔ یعنی ابو قلابہؒ“

فوائد:...... منافقین اگرچہ باتیں کرنے میں اور طریقہ واردات میں مختلف ہوں لیکن اسلام کے بارے شک اور اس کی تکذیب میں سبھی متفق ہیں۔ ان کے گروہ اگرچہ مختلف ہوں لیکن مخلصین کے ساتھ لڑائی میں متفق ہیں۔

[17]..... بَابُ التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ

جس مسئلہ میں آیت یا حدیث نہ ہو اس کا جواب دینے سے پرہیز کرنا

102۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُمَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ

عامر بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ ابن مسعود نے حذیفہ سے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ مجھ سے اس کے بارہ فتوی کیوں پوچھتے ہیں؟ اس نے کہا

❶ ”اسنادہ صحیح“ الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم 58/5، سیر اعلام النبلاء 470/4، طبقات ابن سعد 133/1/7۔

بِحُذَيْفَةَ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَى يَسْأَلُونِّي عَنْ هَذَا قَالَ يَعْلَمُونَهُ ثُمَّ يَتْرُكُونَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مَا سَأَلْتُمُونَا عَنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى نَعْلَمُهُ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ أَوْ سُنَّةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ وَلَا طَاقَةَ لَنَا بِمَا أَحْدَثْتُمْ. ❶

کہ وہ اسے جاننے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: "جب تم ہم سے کوئی بات قرآن یا حدیث کی پوچھو گے ہم تمہیں بتائیں گے۔ اور جو بات تم نے نئی نکالی ہو ہم اس پر قدرت نہیں رکھتے۔"

فوائد:...... مراد جو شخص عدم علم کی بنا پر اپنے پاس سے کوئی کام کر لیتا ہے، تو اس کے لیے تو واضح کیا جائے گا، البتہ اگر کوئی جان بوجھ کر مخالف سنت کام کرتا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑا جائے گا۔

103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ......

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ مَا خَطَبَ عَبْدُ اللَّهِ خُطْبَةً بِالْكُوفَةِ إِلَّا شَهِدْتُهَا فَسَمِعْتُهُ يَوْمًا وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَمَانِيَةً وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ كِتَابَهُ وَبَيَّنَ بَيَانَهُ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بُيِّنَ لَهُ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللَّهِ مَا نُطِيقُ خِلَافَكُمْ ❷

نزال بن سبرۃ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے جب بھی کوفہ میں خطبہ دیا میں اس میں حاضر تھا۔ میں نے ان سے سنا ان سے ایک دن کسی آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔ اور اس کی مثل اور باتیں تھیں۔ تو انہوں نے کہا: "اس کا حکم وہی ہے جیسے اس نے کہا: پھر انہوں نے کہا: اللہ نے اپنی کتاب کو نازل کیا اور اس کے بیان کو ظاہر کیا پس جو شخص اس کے موافق کسی کام پر آئے تو وہ اس کے لئے ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی مخالفت کرے گا، اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت پر قدرت نہیں رکھتے۔"

104۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ فِي

عبدالملک بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے نزال بن سبرۃ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک مرد اور عورت ایک مسئلہ کے متعلق آئے۔

---

❶ "اسناده صحيح" اس کو روایت کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ "موقوف صحيح" المعجم الكبير 227/9، حديث 8982.

تحريم فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بُيِّنَ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللّٰهِ مَا نُطِيقُ خِلَافَكُمْ. ❶

تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حق واضح کر دیا ہے پس جو کوئی اس کے طریقہ پر عمل کرے اس کے لئے حق واضح ہے اور جو کوئی مخالفت کرے تو اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت پر قدرت نہیں رکھتے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا کہ ناواقف کو تو سمجھایا جا سکتا ہے، لیکن جان بوجھ کر شریعت کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کیسے ٹالی جا سکتی ہے؟

105۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ......

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ بِرَأْيِهِ إِلَّا شَيْئًا سَمِعَهُ. ❷

اشعث کہتے ہیں کہ ابن سیرین اپنی رائے سے کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ وہی کہتے تھے جو انہوں نے سنی ہوتی۔

فوائد:...... سلف محدثین کا یہی وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دین میں اپنی رائے کو پیش کرنے سے حتی الوسع احتراز کیا ہے۔ اگر قرآن وسنت سے مسئلے کا علم ہو جاتا تو ٹھیک، ورنہ سائل کو لوٹا دیتے، کہ وہ کسی اور صاحب علم سے دریافت کرلے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کہیں دور سے کئی مسئلے دریافت کرنے آیا تو کئی کے بارے لاعلمی کا اظہار کر دیا تو وہ آپ کی امامت کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو آپ کہتے ہیں ”جاؤ مدینہ میں اعلان کر دو کہ مالک کو کچھ پتہ نہیں۔“ آج کل جاہل لوگ ایک طرف علم کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتے ہیں دوسری طرف ہر مسئلہ میں قرآن وحدیث کی جگہ فتویٰ میں یہی لکھتے ہیں کہ بزرگ لوگوں نے یوں کہا، حضرت صاحب یہ کہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

106۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ وَلَدُ عَلِيِّ بْنِ عَثَّامٍ......

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ بِرَأْيِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ. ❸

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو کبھی بھی اپنی رائے سے کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

107۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ......

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا قُلْتُ بِرَأْيِي مُنْذُ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ أَبُو هِلَالٍ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ❹

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے تیس سال سے کبھی اپنی رائے سے کوئی بات نہیں کہی، ابو ہلال نے کہا کہ چالیس سال سے۔

---

❶ اسناده صحيح ... 382/9، ... 96/36.
❷ اسناده صحيح، الفقيه والمتفقه حديث 509.
❸ اسناده صحيح، كتاب العلم ترجمه حديث 38.
❹ اسناده صحيح، حلية الاولياء 335/2.

108۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ …………

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ شَيْءٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ أَنْ يُدَانَ فِي الْأَرْضِ بِرَأْيِي. ❶

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ عطاء سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ''میں نہیں جانتا۔'' عبدالعزیز کہتے ہیں ان سے کہا گیا کہ ''کیا تم اس کے متعلق اپنی رائے سے کوئی بات نہ کہو گے؟'' انہوں نے کہا: ''مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ زمین میں میری رائے کی فرمانبرداری کی جائے۔''

فوائد: …… اس سے محدثین کے تقوی وطہارت اور ترجیح بالحدیث کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جب کہ اس کے برعکس بعض لوگوں کا شیوہ یہ رہا ہے کہ انہوں نے حدیث میں محنت کی بجائے لوگوں کو اپنی ذہانت کے بل بوتے قرآن یا جو چند احادیث انہیں معلوم تھیں ان سے اور باقی اپنی رائے سے لوگوں کی راہنمائی شروع کردی حتی کہ بسا اوقات اپنی رائے کو حدیث کے علم میں آجانے کے باوجود اس پر ترجیح دی۔ جنہیں تاریخ اصحاب الرائے کے نام سے یاد کرتی ہے۔ (نعوذ باللہ من هذا القبيح)

109۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ ……

عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَخْبِرْنِي أَنْتَ بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا أَخْبَرْتُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَسْأَلُنِي عَنْ رَأْيِي وَدِينِي عِنْدِي آثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَتَغَنَّى أُغْنِيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْبِرَكَ بِرَأْيِي. ❷

عیسی کہتے ہیں کہ شعبی کے پاس کوئی آدمی آیا اور کسی چیز کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق اس طرح کہتے تھے۔'' اس آدمی نے کہا: ''مجھے اپنی رائے بتا دیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''کیا تم اس سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا ہے اور وہ میری رائے پوچھ رہا ہے؟ اور میرے نزدیک میرا دین اس سے زیادہ قابل ترجیح ہے اللہ کی قسم! اگر میں گانا گاؤں تو میرے لئے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ (دین میں) اپنی رائے بیان کروں۔''

---

❶ اسنادہ صحیح۔ کنز 423/5 حدیث 347 پر امام ابن جعد نے اس کو روایت کیا ہے کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔

❷ اسنادہ ضعیف۔ اس کی سند میں عیسی الحناط متروک راوی ہے۔ الفقیہ والمتفقہ بغدادی، حدیث 492۔

فوائد:..... اس سے بلاوجہ اپنی رائے کے اظہار کی شناعت وقباحت معلوم ہوتی ہے۔

110۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عِيسَى .....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْمُقَايَسَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ بِالْمُقَايَسَةِ لَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ وَلَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَكِنْ مَا بَلَغَكُمْ عَمَّنْ حَفِظَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاعْمَلُوا بِهِ ❶

شعبی کہتے ہیں کہ قیاس آرائیوں سے بچو! مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم قیاس آرائیوں کو لو گے تو تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے لگو گے۔ اور لیکن جو چیز تمہیں اس شخص سے پہنچے جس نے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یاد رکھا ہے، تو اس پر عمل کرو۔''

111۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ ثَمَانِيًا قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبِينُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ طَلْقَةٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبِينُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلَاقَ وَمَنْ لَبَّسَ عَلَى نَفْسِهِ وَكَلْنَا بِهِ لَبْسَهُ وَاللَّهِ لَا تُلَبِّسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلُهُ نَحْنُ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ ❷

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ''اس نے آج رات اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''ایک ہی بار میں؟'' اس آدمی نے کہا: ''ایک ہی بار۔'' انہوں نے کہا: ''کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟'' اس آدمی نے کہا: ''جی ہاں۔'' علقمہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔'' انہوں نے پوچھا: ''ایک ہی دفعہ؟'' اس آدمی نے کہا: ''جی ہاں! ایک ہی دفعہ'' انہوں نے کہا: کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو عبداللہ نے کہا: ''جس آدمی نے اس طرح طلاق دی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کا معاملہ بیان فرما دیا ہے۔ اور جس شخص نے اپنے

---

❶ اسنادہ ضعیف لانقطاعہ۔

❷ اسنادہ صحیح الی ابن مسعود۔ عبدالرزاق فی مصنف 11343۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب الخلع والطلاق باب من جعل الثلاث واحدۃ ...335/7۔ ... 379/9 ... 9628

آپ پر معاملہ خلط ملط کر دیا تو ہم اس کے خلط ملط کرنے کو تیری کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم حق اور باطل کو آپس میں ملا دو اور ہم اسے برداشت کر لیں۔ اس کا ایسے ہی حکم ہے جیسے تم کہتے ہو۔“

فوائد:...... طلاق کا صحیح طریقہ قرآن و حدیث میں مذکور ہونے کے بعد، لوگوں کا اسے چھوڑ دینا اور خلاف سنت کام کو اپنا لینا، یہ انتہائی شنیع فعل ہے۔ اسی لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں فیصلے سے احتراز کیا کہ غلطیاں خود کرو اور فتویٰ دے کر تمہارا بوجھ ہم ہلکا کریں؟

112۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ...

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: لَأَنْ يَعِيشَ الرَّجُلُ جَاهِلًا بَعْدَ أَنْ يَعْلَمَ حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ. ❶

قاسم کہتے ہیں کہ آدمی کا خود پر اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد جاہل بن کر زندہ رہنا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ بات کہے جو نہیں جانتا۔

فوائد:...... معلوم بات کو ہی بیان کرنا چاہیے ورنہ یہ پکڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ حدیث ہے ”فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَرُدُّوهُ إِلَى عَالِمِهِ“ جس کا پتہ ہو کہو ورنہ اس کے عالم کے سپرد کر دو۔

113۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُسْأَلُ قَالَ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ كُلَّ مَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَلَوْ عَلِمْنَا مَا كَتَمْنَاكُمْ وَلَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْ. ❷

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے سنا، قاسم سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! ہم ہر وہ چیز نہیں جانتے جس کے بارے میں تم سوال کرتے ہو۔ اگر ہم جانتے ہوتے تو تم سے نہ چھپاتے، اور تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔“

فوائد:...... جیسے عدم علم کے باوجود فتویٰ دینا جرم ہے اسی طرح علم ہونے پر چھپانا باعث عذاب ہے۔ لہٰذا اعتدال کو اپنانا ہی بہتر ہے۔ حدیث میں ہے ”مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، أَلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ“ جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا پھر اس نے چھپایا تو اسے قیامت کے دن جہنم کی لگام

❶ اسنادہ صحیح۔ حلیۃ الاولیاء 184/2۔ کتاب المعرفۃ والتاریخ 543/1۔

❷ اسنادہ صحیح۔ جامع بیان العلم وفضلہ: 1410۔ حلیۃ الاولیاء 184/2۔ کتاب المعرفۃ والتاریخ 548/1۔

پہنچائی جائے گی۔

114۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ......

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ شَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَقَالَ مَا أُضْطَرُّ إِلَى مَشُورَةٍ وَمَا أَنَا مِنْ ذَا فِي شَيْءٍ . ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ قاسم سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا، جس کا انہوں نے نام لیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں مشورہ کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس چیز سے کوئی تعلق رکھتا ہوں۔

115۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ....

عَنْ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِلْقَاسِمِ مَا أَشَدُّ عَلَيَّ أَنْ تُسْأَلَ عَنِ الشَّيْءِ لَا يَكُونُ عِنْدَكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ إِمَامًا قَالَ إِنَّ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أَرْوِيَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ . ❷

یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے کہا: ”مجھ پر یہ بات بہت ناگوار گذرتی ہے کہ آپ سے کوئی سوال کیا جائے اور آپ کو اس کا علم نہ ہو۔ حالانکہ آپ کے والد امام تھے۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کے نزدیک اور اس کے نزدیک جسے اللہ کی طرف سے عقل دی گئی ہو، اس سے زیادہ سخت یہ بات ہے کہ میں علم کے بغیر فتویٰ دوں، یا غیر معتبر شخص کی حدیث بیان کروں۔“

فوائد:...... معلوم ہوا اہل علم واہل عقل کو عدم علم کی بنا پر سوال کو لوٹانا تو گوارا ہے، البتہ تکلف سے جواب دینا گوارا نہیں۔ لیکن آج کل حضرت صاحب جب تک سچا جھوٹا جواب دے نہ لیں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں!!!

116۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ ....

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانُوا إِذَا نَزَلَتْ بِهِمْ قَضِيَّةٌ لَيْسَ فِيهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَثَرٌ اجْتَمَعُوا لَهَا وَأَجْمَعُوا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا . ❸

مسیب بن رافع بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی نیا واقعہ ہوتا تھا جس کے بارے میں کوئی حدیث نبی ﷺ سے منقول نہ ہوتی تھی تو وہ (صحابہؓ) اس کے لئے جمع ہوتے تھے اور اتفاق کرتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ کسی مسئلے میں ذاتی رائے کی بجائے کسی مسئلے پر اہل علم کا اکٹھے ہو کر غور وخوض کے بعد اتفاق کر لینا جیسا کہ خلفاء کے دور میں ہوتا رہا، اجماع کی صورت بن جاتی ہے۔

---

❶ "إسناده صحيح" طبقات ابن سعد 139/5۔ ❷ "الأثر صحيح" مقدمة صحيح مسلم ومعرفة السنن والآثار 141/1۔

❸ "إسناده صحيح" جامع بيان العلم وفضله حديث: 1824۔

117۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بِهٰذَا.

117۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہشیم نے عوام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

118۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ ......

أَنَّ وَهْبَ بْنَ عَمْرٍو الْجُمَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَلِيَّةِ قَبْلَ نُزُولِهَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَا تَعْجَلُوهَا قَبْلَ نُزُولِهَا لَا يَنْفَكُّ الْمُسْلِمُونَ وَفِيهِمْ إِذَا هِيَ نَزَلَتْ مَنْ إِذَا قَالَ وُفِّقَ وَسُدِّدَ وَإِنَّكُمْ إِنْ تَعْجَلُوهَا تَخْتَلِفْ بِكُمُ الْأَهْوَاءُ فَتَأْخُذُوا هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. ❶

وہب بن عمرو جمحی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بلا (آفت) نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو، کیونکہ اگر تم اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو گے تو مسلمان ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں گے کہ جب ان میں کوئی آفت نازل ہوئی تو ان میں ایسا شخص موجود ہوگا کہ جب بات کرے گا تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی جائے گی اور سچائی کی توفیق دی جائے گی۔ اگر تم اس میں (قبل از وقوع فتویٰ دینے میں) جلدی کرو گے تو ادھر ادھر بھٹکتے پھرو گے۔" اور اپنے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ کیا۔

فوائد: ...... اہل علم و اہل رائے کے ہاں یہی قدر باعث اختلاف رہی ہے کہ اہل رائے نے قبل از وقوع خود مسائل گھڑے اور ان کے حل وضع کرتے۔ جب کہ اہل علم ایسے کسی بھی مسئلہ پوچھنے والے شخص سے پہلے یہ پوچھتے کہ یہ واقعہ پیش آ چکا ہے یا نہیں؟ اور اس سے کہتے کہ وہ انتظار کرے۔ اس اثر میں اسی سوچ کا اظہار ہے۔ فقہ حنفی میں بالفرض، بالفرض، بالفرض لکھ کر اس قدر حیا سوز مسائل لکھے ہیں کہ سلیم الفطرت باحیا شخص ان مسائل کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

119۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ......

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ فَقَالَ ((يَنْظُرُ فِيهِ الْعَابِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)) ❷

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس بات کی بابت پوچھا گیا جو نئی واقع ہو، قرآن یا حدیث میں نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں عبادت کرنے والے مسلمان غور کریں گے۔"

---

❶ "اسنادہ ضعیف" اس کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ "اسنادہ صحیح وھو مرسل" کتاب الزہد لامام ابی داود حدیث 458۔

بن عبد الرحمن بن نوفل ....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا زَالَ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُوَلَّدُونَ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ أَبْنَاءُ النِّسَاءِ الَّتِي سَبَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَأَضَلُّوهُمْ ❶

عروہ بن زبیرؒ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی حالت ہمیشہ درست رہی، ان میں کوئی برائی نہ تھی حتی کہ ان میں دوغلے پیدا ہوئے، یعنی اور امتوں کی قیدی عورتوں کی اولاد جن کو بنی اسرائیل نے غیر قوموں سے قید کر لیا تھا۔ پس انہوں نے اپنے رائے سے باتیں کہہ کر انہیں گمراہ کر دیا۔

فوائد:..... معلوم ہوا کہ ذاتی رائے امتوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ گمراہی ہمیشہ قیل وقال اور فرضی موشگافیوں سے جنم لیتی ہے۔ جب محض کتاب وسنت پر اکتفا کرنا نور ہدایت ہے۔

[8]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا

(فرضی واقعات کے بارہ) فتویٰ دینے کو برا سمجھنا

123۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَلْعَنُ مَنْ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ. ❷

زید منقری کہتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے ان سے کوئی بات پوچھی جو مجھے یاد نہیں۔ اس آدمی کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ایسی چیز کے متعلق سوال نہ کر جو واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے سنا وہ اس شخص پر لعنت کرتے تھے جو ایسی باتوں کے متعلق سوال کرے جو واقع نہیں ہوئیں۔''

فوائد:..... اس سے اصحاب الرائے کے اقوال کی شناعت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں۔

124۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُئِلَ

زہری بیان کرتے ہیں کہ ہمیں پتہ چلا کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے جب کسی کام کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ

---

❶ اسناده جيد۔ جامع بيان العلم وفضله: 1774۔ كتاب المعرفة والتاريخ 93/3

❷ اسناده جيد۔ ... الفضل ... حديث 3906

عَنِ الْأَمْرِ أَكَانَ هٰذَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَدْ كَانَ. حَدَّثَ فِيهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ وَالَّذِي يَرَى وَإِنْ قَالُوا لَمْ يَكُنْ قَالَ فَذَرُوهُ حَتّٰى يَكُونَ. ❶

کہتے ہیں۔ کہ کیا یہ بات ہوئی ہے؟ پس اگر وہ کہتے: ہاں، واقع ہو چکی ہے، تو آپ اس کے بارہ میں جو جانتے ہوتے بیان کرتے یا اس بارہ میں آپ کی جو رائے ہوتی بتا دیتے اگر وہ کہتے کہ "واقع نہیں ہوئی" تو وہ کہتے: "اسے چھوڑ دو حتی کہ واقع ہو جائے۔"

125۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ......

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ هَلْ كَانَ هٰذَا بَعْدُ قَالُوا لَا قَالَ دَعُونَا حَتّٰى يَكُونَ فَإِذَا كَانَ تَجَشَّمْنَاهَا لَكُمْ. ❷

عامر بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "کیا یہ واقعہ ہوا ہے؟" لوگوں نے کہا: "نہیں" انہوں نے کہا: "اسے چھوڑ دو حتی کہ واقع ہو جائے۔ پس جب واقع ہو گا تو ہم تمہارے لئے اس کے جاننے کی تکلیف اٹھائیں گے۔"

126۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ أُحَرِّجُ بِاللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ مَا هُوَ كَائِنٌ. ❸

طاؤس کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں اس شخص پر یہ چیز حرام کرتا ہوں جو اس کی بات کے متعلق پوچھے جو ابھی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اللہ نے واقع ہونے والی باتوں کو بیان کر دیا ہے۔

127۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ قَوْمًا كَانُوا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بہتر میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی، انہوں نے آپ ﷺ کی وفات تک آپ سے صرف تیرہ مسئلے پوچھے جو سب کے

---

❶ "هذا الأثر بلاغ من بلاغات الزهري" امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بلاغات الزهري شبه الريح" بلاغات زہری ہوا کی طرح ہوتی ہیں۔ یعنی جس طرح ہوا کو مٹھی میں بند کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے اسی طرح بلاغات زہری پر اعتماد میں انقطاع بھی گرفت سے باہر ہے۔

❷ "رجاله ثقات لكن منقطع" امام عامر شعبی رحمہ اللہ کا حضرت عمار بن یاسر سے سماع نہیں ہے۔ الفقيه والمتفقه 8/2۔

❸ "إسناده صحيح" جامع بيان العلم لابن عبدالبر حديث: 1807۔

حَتّٰى قُبِضَ كُلُّهُنَّ فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قَالَ مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلَّا عَمَّا يَنْفَعُهُمْ. ❶

سب قرآن میں ہیں۔ انہی میں سے یہ ہے: ''وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے متعلق پوچھتے ہیں۔'' (البقرہ: ۲۱۷) ''اور وہ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔'' (البقرہ: ۲۲۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ ''وہ بے فائدہ چیزوں کے متعلق آپ سے سوال نہیں کرتے تھے۔''

فوائد:...... لہٰذا معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بھی سوالات وقوع پذیر اشیاء کے مخفی پہلوؤں کے متعلق ہوتے تھے۔ نہ کہ ایسی اشیاء کے متعلق جو ابھی تک منصۂ شہود پر بھی نہیں آئی ہوتیں۔ آج ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کو اپنانا چاہیے۔

128۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَ ابْنُ عَوْنٍ ...

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ لَمَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ فَمَا رَأَيْتُ قَوْمًا أَيْسَرَ سِيرَةً وَلَا أَقَلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ. ❷

عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جن کو میں نے پایا، وہ ان سے زیادہ ہیں، جو ان سے پہلے گذر گئے۔ ان سے زیادہ بے تکلف اور غیر متشدد میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی۔

فوائد:...... بتانے کا مقصد یہ ہے کہ بے تکلفی اور نرمی طبیعت کی بناء پر کئی باتیں خلافِ شرع ہو جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود دینی امور میں اس قدر محتاط تھے کہ اپنی طرف سے فتویٰ نہ جڑتے تھے۔

129۔ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي ...

رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ الْكِنْدِيَّ وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ مَعَ قَوْمٍ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ فَقَالَ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا مَا كَانُوا يُشَدِّدُونَ تَشْدِيدَكُمْ وَلَا يَسْأَلُونَ مَسَائِلَكُمْ. ❸

رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن نسی کندی سے سنا جب ان سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو کسی قوم کے پاس مر گئی تھی اور اس کا کوئی ولی نہ تھا۔ انہوں نے کہا: ''میں نے کچھ لوگوں کو پایا ہے وہ تمہاری طرح سختی کرنے والے تھے نہ تمہاری طرح مسئلے پوچھنے والے تھے۔''

---

❶ اسنادہ ضعیف [illegible] 398/1، رقم 296، جامع بیان العلم: 1909.

❷ اسنادہ حسن، مصنف ابن ابی شیبۃ 17/14، حدیث 17410، [illegible] 160/1/7

❸ اسنادہ صحیح، تاریخ ابن عساکر (ص: 47)

130۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ حَازِمٍ.........

عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ بِمَرْجِ الدِّيبَاجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ خَلْوَةً فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي مَا تَصْنَعُ بِالْمَسَائِلِ قُلْتُ لَوْلَا الْمَسَائِلُ لَذَهَبَ الْعِلْمُ قَالَ لَا تَقُلْ ذَهَبَ الْعِلْمُ إِنَّهُ لَا يَذْهَبُ الْعِلْمُ مَا قُرِئَ الْقُرْآنُ وَلَكِنْ لَوْ قُلْتَ يَذْهَبُ الْفِقْهُ ❶

ہشام بن مسلم قرشی کہتے ہیں کہ مجھے مرج دیباج میں ابن محیریز کے ساتھ علیحدگی میں تھا۔ تو میں نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا، انہوں نے مجھے کہا: "تم مسائل کا کیا کرو گے؟" میں نے کہا: "اگر مسائل نہ ہوتے تو علم جاتا رہتا۔" انہوں نے کہا: "ایسا نہ کہو کہ علم جاتا رہتا، جب تک قرآن پڑھا جائے گا علم نہیں جائے گا۔ لیکن اگر تو کہے کہ سمجھ جاتی رہے گی (تو صحیح ہے)

فوائد:...... اس سے مراد وہ سوالات ہیں جو قرآن وسنت میں موجود، یا غور وخوض سے سمجھ آنے والے ہیں۔ جب کہ عوام اور بیشتر علماء ان سے ناواقف ہیں۔

131۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ.........

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا لَا نَدْرِي لَعَلَّنَا نَأْمُرُكُمْ بِأَشْيَاءَ لَا تَحِلُّ لَكُمْ وَلَعَلَّنَا نُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ أَشْيَاءَ هِيَ لَكُمْ حَلَالٌ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُبَيِّنْهَا لَنَا حَتَّى مَاتَ فَدَعُوا مَا يُرِيبُكُمْ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكُمْ. ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے لوگو! ہم نہیں جانتے شاید ہم تمہیں ایسی چیزوں کا حکم کر بیٹھیں جو جائز نہ ہوں۔ اور شاید ہم تمہارے لئے ایسی چیزوں کو حرام کر بیٹھیں جو تم پر حلال ہوں۔ بے شک سب سے آخر میں جو قرآن کی آیت نازل ہوئی وہ سود کی آیت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح طور پر ہم پر بیان نہیں کیا حتی کہ آپ وفات پا گئے۔ پس جس چیز میں تمہیں شک ہو اسے چھوڑ کر ایسی چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔

فوائد:...... دینی امور تین درجات میں تقسیم ہیں۔ (۱) حلال۔ (۲) حرام۔ (۳) متشابہات۔ حدیث میں ہے: "إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ" حلال وحرام واضح جگہ

---

❶ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء 141/5، تاریخ ابن عساکر 406/38۔
❷ "اسنادہ منقطع" عامر شعبی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ تفسیر طبری 114/3۔

ان کے درمیان شبہات والی اشیاء ہیں۔ اور آل عمران آیت 7 میں ہے فتنہ باز، گمراہ لوگ ہی متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں جب کہ متشابہات کا صحیح علم اللہ اور راسخ علماء کو ہی ہے۔ اسی کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا فرمان ہے لہٰذا ان کے بارے میں یا توقف اختیار کیا جائے یا راسخ علماء سے دریافت کیا جائے۔

[19] .. بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ

اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور مبالغہ اور کثرت بات کو برا سمجھے

132 أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ ....

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ إِبْرَاهِيمَ فَاسْتَقْبَلَنِي حَمَّادٌ فَحَمَّلَنِي ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ مَسَائِلَ فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَنِي عَنْ أَرْبَعٍ وَتَرَكَ أَرْبَعًا ❶

ادریس اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "میں ابراہیم کے پاس سے نکلا تو میرے سامنے حماد آئے تو مجھے آٹھ مسئلوں نے آمادہ کیا۔ میں نے ان سے پوچھا انہوں نے چار کا جواب دیا اور چار کو چھوڑ دیا۔

فوائد:...... "مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.")) (ابوداؤد) جس کو بلا علم فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ مفتی پر ہوگا۔ یہ ارشادات محدثین اور مفتیان کرام کو محتاط بننے والے ہیں۔

133. أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ....

عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ مَا سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ❷

زبید کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے ابراہیم سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو ان کے چہرے پر ناگواری کو محسوس کیا۔

فوائد:...... علم کو چھپانے پر عذاب اور غلط فتویٰ پر وعید، ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہنے کی مشکل ہی ان کی ناگواری کی وجہ تھی۔

134. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ

عمر بن ابوزائدہ کہتے ہیں کہ شعبی سے بڑھ کر میں نے کسی شخص کو اس چیز کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جب

---

❶ "سندہ ضعیف" روایت کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ "اسنادہ صحیح" کتاب المعرفۃ والتاریخ 605/2، حلیۃ الاولیاء 220/4.

لا علم لي به من الشعبي . ❶

کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔"

فوائد: ..... (لا أعلم) نصف علم ہے، جبکہ بعض مرکب جاہلوں کو اس بات کا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ان کے پاس اس مسئلے کے بارے میں علم نہیں ہے، چنانچہ وہ تکلف پر اتر آتے ہیں۔

135- أخبرنا أبو عاصم . . .

عن ابن عون قال: سمعته يذكر. قال: كان الشعبي إذا جاءه شيء اتقى، وكان إبراهيم يقول، ويقول ويقول. قال أبو عاصم: وكان الشعبي في هذا أحسن حالا عند ابن عون من إبراهيم. ❷

ابن عونؒ کہتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ کے پاس جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آتا تو وہ پرہیز کرتے۔ اور ابراہیم کہتے تھے اور کہتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن عون کے نزدیک اس بارے میں شعبی رحمہ اللہ کی حالت ابراہیم رحمہ اللہ سے اچھی تھی۔

136- أخبرنا عبد الله بن سعيد، أخبرنا أحمد بن بشير، حدثنا شعبة

عن جعفر بن إياس قال: قلت لسعيد بن جبير: ما لك لا تقول في الطلاق شيئا؟ قال: ما منه شيء إلا قد سألت عنه، ولكني أكره أن أحل حراما أو أحرم حلالا. ❸

جعفر بن ایاس کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے کہا کہ کیا وجہ ہے آپ طلاق کے متعلق کچھ نہیں کہتے؟ انہوں نے کہا: طلاق کے تمام مسائل میں نے پوچھے ہوئے ہیں۔ لیکن میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ حلال کو حرام کروں، یا حرام کو حلال کروں۔"

137- أخبرنا أبو نعيم، حدثنا سفيان

عن عطاء بن السائب قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي ليلى يقول: لقد أدركت في هذا المسجد عشرين

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابو لیلی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس مسجد میں (مختلف مواقع پر) ۱۲۰ انصار صحابہ کو پایا۔ ان میں سے جب بھی کوئی

---

❶ [illegible] 6/174/1.

❷ اسناده صحیح [illegible] 2024.

❸ اسناده صحیح [illegible]

وَمِائَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْحَدِيثَ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا. ❶

شخص حدیث بیان کرتا تھا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔ اور جب بھی کسی سے فتویٰ پوچھا جاتا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔

فوائد:...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا روایات میں احتیاط کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں جیسا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہنے والے تھے، لیکن ان سے مروی احادیث بہت زیادہ نہیں ہیں۔

138۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ........

عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ إِذَا سُئِلْتُمْ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ وَقَعْتَ كَانَ إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَفْتِهِمْ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ. ❷

داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا: ''جب تم سے کوئی سوال کیا جاتا تھا تو تم کیا کرتے تھے؟'' شعبی نے کہا: ''واقف کار پر واقع ہوئے، (یعنی یہ مسئلہ جاننے والے کے پاس آئے ہو) جب کسی آدمی سے سوال کیا جاتا تو وہ اپنے ساتھ والے سے کہتا کہ ان کو فتویٰ دو۔ ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہتے حتیٰ کہ وہ پہلے کی طرف لوٹ آتا۔''

139۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ........

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ إِنَّ الْعَالِمَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ فَلْيَطْلُبْ لِنَفْسِهِ الْمَخْرَجَ. ❸

ابن منکدر بیان کرتے ہیں کہ عالم اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان دخیل ہوتا ہے، اسی لیے اسے چاہیے کہ وہ اپنی نفس کے لئے نکلنے کی جگہ تلاش کرے۔''

فوائد:...... عالم لوگوں کو اللہ کی جانب رواں کرتا ہے، لہٰذا اندازے کی ذرا سی غلطی لوگوں کی ضلالت اور عالم کے خسارے کا باعث بن سکتی ہے۔

140۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ....

❶ ''اسنادہ صحیح'' کتاب الزھد امام ابن مبارک، رقم 58 جامع بیان العلم، رقم 1944، طبقات ابن سعد 74/6۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❸ ''اسنادہ صحیح'' حلیۃ الاولیاء 153/3، الفقیہ والمتفقہ رقم: 1088-1089۔

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كِتَابًا فَحَلَفَ لِي بِاللّٰهِ إِنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ فَإِذَا فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَى الْمُتَنَطِّعِينَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَإِنِّي لَأَرَى عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ خَوْفًا عَلَيْهِمْ أَوْ لَهُمْ. ❶

مسعر کہتے ہیں کہ مجھے معن بن عبد الرحمٰن نے ایک خط نکال کر دکھایا، انہوں نے میرے پاس اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ ان کے باپ کا خط ہے۔ اور اس میں یوں لکھا تھا کہ: "عبداللہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ مبالغہ کرنے والوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اور انہیں کے حق میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کے بارہ میں بہت خوفزدہ تھے۔

141۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالِاسْتِقَامَةِ اتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ. ❷

عثمان بن حاضر ازدی کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ میں نے کہا: "مجھے نصیحت کیجیے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "ٹھیک ہے، اللہ کے خوف اور استقامت کو لازم پکڑو اور اتباع کرو اور بدعت نہ نکالو۔"

142۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ...

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ مَا كَانَ عَلَى الْأَثَرِ. ❸

ابن سیرین کہتے ہیں لوگوں کی رائے تھی کہ جب تک کوئی حدیث کے راستے پر ہے اس وقت تک وہ ٹھیک راستے پر ہے۔

فوائد: ... معلوم ہوا کہ قیاس و رائے والا راستہ انتہائی خطرناک ہے تو نتیجہ یہ کہ حدیث والا راستہ سلامتی والا راستہ ہے۔ جو ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے اجالوں کی طرف لے جاتا ہے۔

143۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ...

---

❶ [illegible] 216/10، [illegible] 10367، مسند ابی یعلی 437/8 حدیث 5022، [illegible] 5019 [illegible] 6463۔

❷ [illegible] 377/1 [illegible] 200 [illegible] 173/1۔ ❸ اسنادہ صحیح [illegible] 178۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا دَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں: جب تک انسان حدیث کے راستہ پر ہے تب تک وہ صحیح راستہ پر ہے۔

144۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ......

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ أَهْلُهُ أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ وَالْبِدَعَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ. ❷

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "علم کو اس کے ختم ہونے سے پہلے سیکھ لو۔ اس کا قبض ہو جانا یہ ہے کہ اس کے اہل جاتے رہیں گے۔ خبردار! مبالغہ اور بدعت اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پرانی باتوں (سنت رسول) کو لازم پکڑو۔"

فوائد:...... علم کا خاتمہ علماء کے فوت ہونے کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں بھی ہے "يُقْبَضُ الْعِلْمُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ۔" جب ثقہ عالم فوت ہوں گے یقیناً علم بھی اٹھ جائے گا۔

145۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ......

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ. ❸

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "علم کو لازم پکڑو اس سے پہلے کہ وہ ختم ہو جائے۔ اور اس کا ختم ہونا یہ ہے کہ اہل علم جاتے رہیں گے۔ علم حاصل کرو کیونکہ تم میں سے کوئی یہ نہیں جانتا کہ کب اس کا محتاج ہوگا یا جو اس کے پاس ہے اس کی ضرورت پیش آ جائے۔ عنقریب تم ایسی قوموں کو پاؤ گے جو دعویٰ کریں گے کہ تمہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلا رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا ہوگا۔ پس تم علم حاصل کرو اور بدعت سے بچو اور مبالغہ سے بچو اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پہلی باتوں (سنت رسول) کو لازم پکڑو۔"

---

❶ "اسنادہ صحیح" مقصور صدیق۔

❷ "رجالہ ثقات غیر انہ منقطع" ابوقلابہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ الابانۃ 324/1۔ حدیث 166۔

❸ "اسنادہ ضعیف لانقطاعہ" ابوقلابہ نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ المعجم الکبیر 189/9 حدیث 8845۔ کتاب السنۃ امام مروزی۔ حدیث: 85۔

فوائد:...... مشتبہات کا علم اللہ کا ایک انعام ہے۔ اگر یہ رسوخ علماء کے ذریعے حاصل ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کے درپے نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان پر عبادت کا انحصار ہے نہ ہی بلندیٔ درجات کا۔ البتہ بندہ بھٹک جائے تو ایمان کی بربادی کا باعث بن سکتی ہیں۔ سو اسی لیے اس سے بچنے کا حکم ہے۔

148۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ أَوْ أُحَرِّمَ مَا أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَكَ. ❶

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ میں تمہارے لئے وہ چیز حلال کر دوں جس کو اللہ نے حرام کیا ہو یا تمہارے لئے وہ چیز حرام کر دوں جسے اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہو۔"

149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَأَنْ أَرُدَّهُ بِعِيِّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّفَ لَهُ مَا لَا أَعْلَمُ. ❷

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اگر میں (سائل کو) اس کی عاجزی والی علمی کی حالت میں واپس کر دوں تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں اس کو وہ بات بنا کر کہوں، جو میں خود نہیں جانتا۔

فوائد:...... معلوم ہوا فتویٰ میں تکلف برتنا دین روح اور طریقہ سلف کے خلاف ہے۔

150۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ......

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ صَبِيغًا الْعِرَاقِيَّ جَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى قَدِمَ مِصْرَ فَبَعَثَ بِهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عُمَرَ بْنِ

ابن عجلان، عبداللہ کے غلام نافع سے بیان کرتے ہیں کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے لشکر میں قرآن کی چند متشابہات آیات کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ مصر میں آیا تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا جب قاصد ان کے پاس خط لے کر آیا تو عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ "اسنادہ صحیح" اس اثر کو روایت کرنے میں امام صاحب منفرد ہیں۔ ☆[149] "اسنادہ جید" کتاب المعرفہ والتاریخ (68/2)

❷ "اسنادہ جید" کتاب المعرفۃ والتاریخ (68/2)

حَتَّى يَكُونَ فَنُعَالِجَ أَنْفُسَنَا حَتَّى نُخْبِرَكَ. ❶

"نہیں" انہوں نے کہا: "پس تم مجھے مہلت دو! حتیٰ کہ وہ ہو جائے تب ہم کوشش کریں کہ تجھے اس کا جواب بتا دیں۔"

152- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَأَخْبَرَنَا عَنْ فِرَاسٍ..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ فَتًى مَا تَقُولُ يَا عَمَّاهُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَكَانَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَأَعْفِنَا حَتَّى يَكُونَ. ❷

ابن عامر، مسروق سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو ایک نو جوان نے کہا: "اے چچا! فلاں فلاں بات کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟" ابی بن کعب نے کہا: "اے بھتیجے! کیا یہ ہو چکا ہے؟" اس نے کہا: "نہیں۔" ابی نے کہا: "تم ہمیں معاف رکھو! حتیٰ کہ وہ ہو جائے۔"

153- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُجِبْ فِيهِ إِلَّا جَوَابَ الَّذِي سُئِلَ عَنْهُ. ❸

اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم سے جب کسی چیز کے متعلق پوچھا جاتا تھا، تو جتنا پوچھا جاتا تھا، اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔

فوائد:...... یہ احتیاط کے پیش نظر تھا ورنہ سائل کو مزید مسائل سے آگاہ کر دینا سنت سے ثابت جیسا کہ سمندر کے پانی کے بارے میں سوال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی وغیرہ کا حکم بھی واضح بیان فرما دیا۔ (الترمذی)

154- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ وُهَيْبٍ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُفْتِي فِي الْفَرْجِ بِشَيْءٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ. ❹

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین، شرمگاہ (نکاح وطلاق) کے کسی مسئلہ میں فتویٰ نہیں دیتے تھے جس میں اختلاف ہو۔"

فوائد:...... اہل علم کی موجودگی میں سائل کو دوسرے عالم کی طرف لوٹا دینا، یا جواب نہ دینا، تو ٹھیک

❶ "اسنادہ ضعیف منقطع" امام عامر شعبی رحمہ اللہ نے ابی بن کعب کو نہیں پایا۔
❷ "اسنادہ صحیح" الفقیہ والمتفقہ 8/2، الابانۃ 408/1 حدیث 315۔
❸ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء 219/4۔
❹ "اسنادہ صحیح" روایت کرنے میں امام صاحب متفرد ہیں۔

ہے جب پورا علم نہ ہو، ورنہ علم کے ہوتے ہوئے آدمی کتمانِ علم کا مرتکب ہو تو یہ رویہ باعث عذاب بن جاتا ہے۔

155۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي كَانَ هَذَا قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: آللَّهِ؟ قُلْتُ آللَّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا أَخْبَرُونَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ فَيَذْهَبَ بِكُمْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ لَمْ يَنْفَكَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَكُونَ فِيهِمْ مَنْ إِذَا سُئِلَ سُدِّدَ وَإِذَا قَالَ وُفِّقَ. ❶

صلت بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے کہا: "کیا یہ ہو چکا ہے؟" میں نے کہا: "جی ہاں۔" انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم!" میں نے کہا: "اللہ کی قسم!" پھر انہوں نے کہا: "ہمارے ساتھیوں نے انہیں بتایا ہے کہ معاذ بن جبل کہتے تھے: "اے لوگو! بلا کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ادھر ادھر لے جائے گی۔ اگر تم اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو، تو ہمیشہ مسلمانوں میں ایسے لوگ رہیں گے کہ جب ان سے سوال کیا جائے گا تو انہیں درست اور سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔ اور جب بات کریں گے تو ان کو (صحیح مسئلہ بتانے) کی توفیق مل جائے گی۔"

156۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ رَمَضَانَانِ فَقَالَ أَكَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ بَعْدُ فَقَالَ اتْرُكْ بَلِيَّةً حَتَّى تَنْزِلَ قَالَ فَدَلَّسْنَا لَهُ رَجُلًا فَقَالَ قَدْ كَانَ فَقَالَ يُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ. ❷

میمون کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ ایک شخص کو دو رمضان گزر گئے (اس نے روزے نہیں رکھے۔) انہوں نے کہا: "کیا یہ ہو چکا ہے یا ابھی نہیں ہوا؟" اس نے کہا: "ابھی نہیں ہوا۔" ابن عباس نے کہا: "بلا کے نازل ہونے تک اسے چھوڑ دو۔" میمون کہتے ہیں: "پس ہم نے چھپا کر ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا اس نے کہا: "یہ ہو چکا ہے۔" ابن عباسؓ نے کہا: "دونوں میں سے پہلے رمضان کے بدلے وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو۔"

---

❶ "إسناده صحيح" الإبانة 396/1 نمبر 293۔

❷ "إسناده صحيح" سنن الكبرى باب المفطر يمكنه أن يصوم 253/4، مصنف عبدالرزاق 236/4 حديث: 7628۔

157۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ......

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ بِمَكَّةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَإِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَمَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا يُسْأَلُ لَا عِلْمَ لِي أَكْثَرَ مِمَّا يُفْتِي بِهِ. ❶

عبید بن جریج کہتے ہیں کہ ایک دن میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ میں ٹھہرتا تھا اور ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاس۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ پوچھا جاتا تھا اس کے بارے میں فتویٰ دینے سے زیادہ یہی کہتے تھے: ”میں نہیں جانتا۔“

فوائد:...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت کے شیدائی تھے ان سے کسی کام کے حکم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو یہ صرف اسی پر اکتفا کرتے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جیسے کیا تو ویسے ہی کرو کیونکہ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

158۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ......

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ تَعَلَّمُوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَخْتَلُّ إِلَيْهِ. ❷

ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”علم حاصل کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے۔“

فوائد:...... لہٰذا ادھر اُدھر کی کتابوں اور علوم میں وقت کو ضائع کرنے کی بجائے ترجیحاً اور اوّلیت کی بنیاد پر قرآن وحدیث کا علم حاصل کر لینا چاہیے بعض ابتدائی حتیٰ کہ انتہائی طالب علم بھی یہ سوچ کر وقت ضائع کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں علم (قرآن وحدیث) کی ضرورت نہیں مبادیات کا علم حاصل کر لیا جائے گہرائی میں تب اتریں گے جب ضرورت پڑے گی۔ یہ خسارے کا سودا ہے۔ چنانچہ اپنی فہم قرآن وحدیث کو بڑھاتے رہنا چاہیے کیونکہ ضرورت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

[20]...... بَابُ الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ الشِّدَّةِ ...... فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان

159۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ......

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا

عبید اللہ بن ابوجعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت کرنے والا،

---

❶ ”اسنادہ حسن“ الفقیہ والمتفقہ 172/2۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم وفضلہ 367/1 حدیث: 510۔

أَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ. ❶

وہ ہے جو تم میں سے آگ پر زیادہ جرأت کرنے والا ہے۔''

160۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ رَأْيًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَدْرِ عَلَى مَا هُوَ مِنْهُ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''جو شخص کوئی ایسی بات نکالے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو جب وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اسے پتہ نہیں ہوگا کہ اس کا دین کیا ہے!!''

فوائد:...... یقیناً جب بدعتی کا اختیار کردہ راستہ نہ حدیث شریف سے ملتا ہو اور نہ ہی قرآنِ مجید سے تو اسے تو اپنے طریق کے متعلق ذلیل و پریشان ہونا ہی پڑے گا۔

161۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.)) ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کو بغیر دلیل کے فتویٰ دیا اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے اس کو فتویٰ دیا۔''

فوائد:...... مسائل کے حل کے لیے بوقتِ ضرورت اہلِ علم کی طرف رجوع کرنا اسوۂ صحابہ سے ثابت ہے۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر ذمہ دارانہ فتویٰ پر مفتی بھی گنہگار ہوگا۔

162۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَفْتَى بِفُتْيَا يُعَمَّى عَلَيْهَا فَإِثْمُهَا عَلَيْهِ. ❹

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''جو شخص ایسا فتویٰ دے جس کا اسے علم نہیں تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔''

---

❶ إسناده معضل" كشف الخفاء رقم: 113، واسمى المطالب رقم: 54 ـ وجامع بيان العلم وفضله 817، 817 رقم 1625، 1527 ـ

❷ إسناده صحيح" المدخل امام بيهقي: 190، الفقيه والمتفقه 183/1، الاحكام 782/6 ـ

❸ إسناده حسن" سنن ابوداؤد، كتاب العلم باب التوقي في الفتيا، حديث: 3657، الادب المفرد حديث: 259، الفقيه والمتفقه 155/2 ـ

❹ إسناده صحيح" جامع بيان العلم وفضله حديث: 1626، 1892، الفقيه والمتفقه 155/2 ـ

163۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ...

حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهِ فَإِنْ أَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَانِي كَذَا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي ذَلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ قَضَاءً فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَى نَبِيِّنَا فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ رُءُوسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ قَضَى بِهِ. ❶

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی جھگڑا لے کر آتا تو وہ اللہ کی کتاب میں دیکھتے، اگر وہ اس میں کچھ پاتے جس سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دیتے۔ اور اگر قرآن مجید سے مسئلہ کا حل نہ ملتا اور اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ معلوم ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ اور اگر ان دونوں کے نہ ملنے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی۔ تو نکل کر لوگوں سے پوچھتے تھے اور کہتے تھے: "میرے پاس فلاں فلاں مسئلہ آیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ پس بعض اوقات ان کے پاس بہت سے آدمی جمع ہو جاتے تھے اور کبھی اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی فیصلہ ذکر کرتے۔ تو ابوبکرؓ کہتے تھے: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہم میں ایسے آدمی پیدا کیے جو ہمارے نبی ﷺ کی حدیث یاد رکھتے ہیں اگر آپ ﷺ کی حدیث نہ پانے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی تو بڑے لوگوں اور بزرگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے تھے اور جب کسی بات پر ان کی رائے متفق ہو جاتی تھی۔ تو اسی پر فیصلہ کرتے تھے۔

164۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ ...

عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ عَلَى امْرَأَتِي

ابو سہیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے ذمہ مسجد حرام میں

---

❶ [illegible] 10/114۔

اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ عُمَرَ قَالَ لَا قَالَ: فَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذَلِكَ رَأْيِي. ❶

تین دن(نذر) کا اعتکاف تھا۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ سے پوچھا اور ان کے پاس ابن شہاب تھے۔ میں نے کہا: اس پر روزے بھی ہیں؟" ابن شہاب نے کہا: "روزوں کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔" ان سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا: "کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟" اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے پوچھا: ابوبکرؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! انھوں نے کہا: کیا عمرؓ سے ثابت ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔" انھوں نے پوچھا: کیا عثمانؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: "نہیں۔" عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا: "میرا خیال ہے اس پر روزے نہیں ہیں۔" میں باہر نکلا اور طاؤس اور عطاء بن ابی رباح کو پایا تو میں نے ان سے پوچھا تو طاؤس نے کہا: "ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ اس پر روزے نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ لے لے۔" ابوسہل کہتے ہیں، عطاء نے کہا: "میری بھی یہی رائے ہے۔"

165۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءً مِنْكَ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابونضرۃ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسنؒ ان کے پاس گئے۔ انھوں نے حسن سے کہا: "تم ہی حسن ہو؟" بصرہ والوں میں سے مجھے تم سے زیادہ کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تو اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہے۔ پس تم رسول اللہ ﷺ کی سنت یا اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے علاوہ اپنی رائے سے فتویٰ بیان نہ کیا کرو۔"

❶ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبة 87/3، معرفة السنن والآثار 395/6، مصنف عبدالرزاق 353/4۔

أَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ ۔

فوائد:...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کبار تابعین میں سے ہیں اور یہ عظیم محدث بھی ہیں۔ لیکن دلائل یاد نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی مسئلے میں شرعی دلیل سے عدم واقفیت کی بنا پر سوال کرنے والے کی بجائے اپنی رائے سے جلد فتویٰ دے دینا یہ قابل مذمت ہے جس سے ابوسلمہ روک رہے ہیں۔

166۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهُ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ إِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْآنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ ۔ ❷

جابر بن زید کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے طواف کے دوران ملے تو انہوں نے اسے کہا: ”اے ابوشعثاء! تو بصرہ کے عالموں سے ہے، تو فیصلہ کرنے قرآن یا نافذ ہونے والی سنت کے ساتھ فتویٰ بیان کر۔ کیونکہ اگر تو اس کے علاوہ کرے گا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرے گا۔“

167۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ ابْنِ ظُهَيْرٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس لائق تھے۔ اب اللہ نے ایسے حالات مقرر کر دیے ہیں جو کہ تم دیکھ رہے ہو پس جس کسی کو آج کے بعد کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو چاہیے کہ وہ اس سے فیصلہ کرے جس سے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب

---

❶ اسنادہ صحیح: الفقیہ والمتفقہ رقم: 670

❷ اسنادہ حسن: حلیۃ الاولیاء 86/3، الفقیہ والمتفقہ 183/1، مفتاح الجنۃ للسیوطی ص 36۔

وَلَمْ يَقْضِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَرَى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَالْحَلَالَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ ❶

میں ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو تو اسے اس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے جس کے ساتھ نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور میری رائے ہے۔ کیونکہ حرام ظاہر ہو گیا ہے اور حلال ظاہر ہو گیا ہے اور اس کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالتی ہے اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔“

فوائد...... قرآن وسنت سے مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں صالحین کے اقوال وآراء کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ ہاں صالحین کی آراء واقوال نہ ملتے ہوں تو پھر اپنے اجتہاد اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ مطلق رائے کو برا نہیں سمجھا گیا۔ جیسا کہ صالحین کے فیصلے ظاہر ہے ان کی آراء پر مشتمل ہوں گے تو متأخرین بھی ان کی طرح اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ بات قابل مؤاخذہ ہے کہ قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے سلف کو چھوڑ کر خود فیصلے صادر کرنے لگے لہٰذا اسی کی شناعت بیان کی گئی ہے۔

168۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ أَخْبَرَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ ❷

عبیداللہ بن ابی یزید کہتے ہیں: ”جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا اگر قرآن میں ہوتا تو بتا دیتے تھے۔ اگر قرآن میں نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو اپنی رائے سے کہتے تھے۔“

فوائد...... اس سے پچھلی حدیث کی تشریح کی تائید ہو جاتی ہے۔

169۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

---

❶ سنده جيد. سنن النسائي، آداب القضاة، باب الحكم باتفاق أهل العلم، حديث 5399. امام البانی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: هذا الحديث جيد جيد جدا.

❷ سنده صحيح. مستدرك حاكم، كتاب العلم ... حديث 450.

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَكَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَاقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفِتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرْ أَيَّ الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ. ❶

شریح بیان کرتے ہیں "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا واقعہ آئے جو قرآن میں ہو تو اس پر فیصلہ کرو اور لوگوں کی وجہ سے اسے نہ چھوڑو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو دیکھو جس پر لوگوں نے اتفاق کیا ہو اسے لے لو۔ اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کسی نے تم سے پہلے کوئی بات کی ہو تو پھر دو کاموں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ اگر چاہو کہ اپنی رائے سے کوشش کر کے آگے بڑھو تو آگے بڑھ جاؤ۔ اور اگر پیچھے رہنا چاہو تو پیچھے رہو۔ اور میرے خیال میں پیچھے رہنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا اظہار رائے سے اگر بچنا ممکن ہو تو اس کو بچایا جائے گا لیکن افسوس! آج حضرت صاحب کا سارا علم رائے کے گرد گھومتا ہے۔

170۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ

معاذ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں جب یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا "اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آئے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟" معاذ نے کہا "میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ

❶ [illegible] 5401 [illegible]
[illegible] 1570 [illegible]

اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ. ❶

کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہوا تو؟" معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: "پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوا؟" معاذ نے کہا: "میں اپنی رائے سے کوشش کروں گا اور کمی نہیں کروں گا۔" راوی کہتا ہے: "رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: "اللہ کا شکر ہے، جس نے اپنے بھیجے ہوئے رسول کے ایلچی کو اس بات کی توفیق دی جس سے اس کا رسول خوش ہوا۔"

فوائد: .... مسائل اخذ کرنے میں قرآن وحدیث اساس ہیں۔ اور حجت ہونے میں بھی یہ مساوی ہیں۔ لہٰذا حجت پکڑتے وقت پہلے ان دونوں کو دیکھا جائے گا۔ ان کے بعد اجماع اور پھر قیاس کو دیکھا جائے گا۔ جمہور فقہا مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر قرآن وحدیث میں بھی ترتیب کے قائل ہیں جب کہ یہ مسئلہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ البتہ موقوفاً صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اس پر دال ہیں۔ جیسا کہ آئندہ اثر بھی اس پر شاہد ہے۔ بہرحال حدیث کا قرآن کے لیے ناسخ ہونا جیسا کہ ﴿لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ﴾ کا (سورۃ بقرہ:180) میں وصیت کے حکم کو منسوخ کر دینا اور قرآن کے عام کو خاص کر دینا۔ مثلاً قرآن میں حرام چیزوں میں گدھے کا ذکر نہیں جبکہ حدیث نے اسے بیان کر دیا۔ ان دلائل سے جہاں سنت کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے وہیں ان کے درجے کی برابری کا بھی پتہ چلتا ہے۔ لہٰذا حجت کے اعتبار اور ترتیب کے لحاظ سے یہ ایک درجے میں ہوں گے۔

171۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ......

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُئِلْتُمْ عَنْ

حریث بن ظہیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے کہا: ہم پر ایسا وقت آیا کہ نہ ہم سے پوچھا جاتا تھا اور نہ ہم اس لائق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو جب تم سے کوئی بات

❶ إسناده ضعيف منقطع" سنن ابي داود كتاب القضاء باب اجتهاد الرأي في القضاء حديث 3592، جامع الترمذي، كتاب الاحكام باب ما جاء في القاضي كيف يقضي حديث 1238، مصنف ابن ابي شيبة 117/10 حديث 9149.

شَيْءٍ فَانْظُرُوا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَفِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ فَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ وَلَا تَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَأَخْشَى فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ. ❶

پوچھی جائے تو وہ قرآن میں دیکھو اگر قرآن میں نہ ہو تو رسول ﷺ اللہ کی سنت میں دیکھو، اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ پاؤ، تو پھر جس پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہو۔ اگر اس پر تمام مسلمانوں نے اتفاق نہ کیا ہو تو اپنی رائے سے کوشش کرو۔ اور ایسے نہ کہو کہ میں ڈرتا ہوں اور میں خوف کھاتا ہوں۔ کیونکہ حلال واضح ہو گیا اور حرام بھی واضح ہو گیا اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ کام ہیں۔ پس شبہ والے کاموں کو چھوڑ کر اس کو اپناؤ جس میں شبہ نہ ہو۔"

172۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ. ❷

عبدالرحمٰن بن یزید بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

173۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهِ. ❸

قاسم بن عبدالرحمٰن کے والد بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

174۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ....

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُحْدِثُونَ وَيُحْدَثُ لَكُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُحْدَثَةً فَعَلَيْكُمْ بِالْأَمْرِ الْأَوَّلِ قَالَ حَفْصٌ كُنْتُ أُسْنِدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ

اعمش کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "لوگو! عنقریب تم نئی باتیں نکالو گے اور تمہارے لیے نئی باتیں نکالی جائیں گی، جب تم کوئی بات نئی دیکھو تو پہلی بات (حدیث) کو اختیار کرو۔" حفص کہتے ہیں: "میں یوں سند بیان کیا کرتا تھا۔ عن حبیب عن ابی عبدالرحمن پھر مجھے شک ہو گیا۔"

---

❶ "اسنادہ جید" الفقیہ والمتفقہ (201/1)۔

❷ "اسنادہ صحیح" ❸ "اسنادہ صحیح"

دَخَلَنِي مِنْهُ شَكٌّ. ❶

175۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي مَسْعُودٍ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أُنْبِئْتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَلَسْتَ بِأَمِيرٍ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا. ❷

ابن عون محمد سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم فتوے دیتے ہو، حالانکہ تم امیر نہیں ہو۔ جو شخص فتوی کے نفع کا مالک ہو اسی کو اس کے نقصان کا مالک کردو۔''

فوائد:..... مفتی کے لیے امیر ہونا ضروری نہیں۔حدیث اپنے ضعف کی بنا پر حجت نہیں۔

[21] ... باب يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى
لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا بیان

176۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى لَمَجْنُونٌ. ❸

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو لوگوں کو ہر مسئلہ میں فتویٰ دے وہ دیوانہ ہے۔

فوائد:..... کسی بندے کا سبھی علوم سے واقف ہونا ممکن نہیں۔لہٰذا کوئی بندہ ہر کسی کو رطب و یابس سبھی کچھ بتانا چاہے تو یہ اس کی دیوانگی کی علامت ہے۔

177۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا يُفْتِي النَّاسَ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ إِمَامٌ أَوْ وَالٍ وَرَجُلٌ يَعْلَمُ نَاسِخَ الْقُرْآنِ مِنَ الْمَنْسُوخِ قَالُوا يَا حُذَيْفَةُ وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ. ❹

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں میں سے تین آدمی فتویٰ دے سکتے ہیں۔ پیشوا، یا والی اور وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ، منسوخ آیات کو جانتا ہے۔انہوں نے کہا: ''ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ! وہ کون ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔''

---

❶ ''اسنادہ منقطع'' امام محمد بن مہران الاعمش الکوفی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ کتاب السنة رقم:80 الابانة 330, 329/1۔

❷ ''اسنادہ ضعیف'' نیز محمد ابن سیرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ جامع بيان العلم وفضله رقم:2064۔

❸ ''اسنادہ صحیح'' الفقيه والمتفقه رقم:1194۔ الابانة 418/1 رقم:326۔

❹ ''اسنادہ ضعیف منقطع'' امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ جامع بيان العلم رقم:2214 الفقيه والمتفقه 156/2۔

فوائد:...... مفتی کے لیے ناسخ ومنسوخ کا معلوم ہونا ضروری ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے اس علم سے ناواقف مفتی کسی آیت یا حدیث کی بنا پر فتویٰ دے رہا ہو حالانکہ وہ منسوخ ہو چکی ہو۔

178۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّمَا يُفْتِي النَّاسَ أَحَدُ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ عَلِمَ نَاسِخَ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ قَالُوا وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ وَأَمِيرٌ لَا يَجِدُ بُدًّا أَوْ أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْتُ بِوَاحِدٍ مِنْ هَذَيْنِ وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ الثَّالِثَ.[1]

ابوعبیدہ بن حذیفہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے کہا: "صرف تین آدمیوں میں سے کوئی ایک لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ ومنسوخ آیات کو جانتا ہو۔" انہوں نے کہا: "وہ کون ہے؟" حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، اور ایسا امیر جسے (فتویٰ کے بغیر) کوئی چارہ نہ ہو۔ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔" پھر محمد نے کہا: "میں ان (پہلے) دونوں میں ایک بھی نہیں ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں تیسرا بھی نہیں ہوں گا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا بلاوجہ فتویٰ بازی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ دوقسم کے بندے تو فتویٰ دینے کے اہل ہیں جب کہ تیسرا عدم علم کی بنا پر حدیث "فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا" (گمراہ ہوا اور گمراہ کیا) کی وعید کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

179۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللهُ لِرَسُولِهِ ﴿ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴾ (ص:٨٦)[2]

مسروق بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو علم جانتا ہے اسے بتا دینا چاہیے۔ اور جو نہ جانتا ہو وہ اس کے متعلق کہہ دے کہ "اللہ ہی جانتا ہے۔" اور انھوں نے کہا: "عالم سے جب اس چیز کے متعلق سوال کیا جائے جو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔" اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: "کہہ دیجیے میں تم سے دین کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔" (ص:٨٦)

[1] "اسنادہ جید" ناسخ القرآن ومنسوخہ ص: 134۔

[2] "اسنادہ صحیح" مسند الموصلی رقم: 5145 صحیح ابن حبان رقم: 4764 مسند الحمیدی رقم: 116۔

180۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ......

عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ فِي خُطْبَتِهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيُعَلِّمْهُ النَّاسَ وَإِيَّاهُ أَنْ يَقُولَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ فَيَمْرُقَ مِنَ الدِّينِ وَيَكُونَ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ. ❶

ابو مہلب بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ”جو شخص علم جانتا ہو اسے چاہیے کہ لوگوں کو سکھلا دے اور جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس سے بچے! اور نہ وہ دین سے نکل کر تکلف کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔“

181۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ وَزَاذَانَ قَالَا قَالَ عَلِيٌّ وَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ إِذَا سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ أَنْ أَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ. ❷

ابو بختری اور زاذان دونوں کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کلیجے کو ٹھنڈا کرنے والی کیا ہی چیز ہے کہ جب مجھ سے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے جس کا مجھے علم نہ ہو، تو میں کہوں کہ اللہ ہی جانتا ہے۔“

فوائد:...... بعض اشخاص اس قدر جاہل ہوتے ہیں کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس مسئلے سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ لاعلمی کا اعتراف کرنا آدھے علم کے مترادف ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مواقع پر (اللہ اعلم) کہہ کر حقیقی علمیت کا ثبوت دینا چاہیے۔

182۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ.

بختری بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ کلیجہ کو ٹھنڈا کرنے والی یہ بات ہے کہ جب تو کوئی بات نہ جانتا ہو تو کہہ دے کہ ”اللہ ہی جانتا ہے۔“

183۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَرْفَجَةَ حَدَّثَنَا رَزِينٌ أَبُو النُّعْمَانِ........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ إِذَا سُئِلْتُمْ عَمَّا لَا تَعْلَمُونَ فَاهْرُبُوا قَالُوا وَكَيْفَ الْهَرَبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ

ابونعمان کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے فرمایا: ”جب تم سے ایسی چیز کے متعلق پوچھا جائے جس کا تمہیں علم نہ ہو، تم بھاگ جاؤ۔“ کسی نے کہا: ”اے امیرالمومنین! کیسے بھاگا

---

❶ ”اسنادہ منقطع“ ابورجاء نے ابومہلب سے نہیں سنا نیز اسکونقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔
❷ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب المرسیل ص:76۔ الفقیہ والمتفقہ 171/2، نیز روایت کا متن اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

تَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

جائے؟" علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "تم یوں کہو کہ اللہ ہی جانتا ہے۔"

184۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ....

عَنْ عَزْرَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا وَمَا ذٰلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَيَقُولَ اللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

عزرہ تمیمی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا ہی کلیجے کو ٹھنڈا کرنے والی بات ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔" لوگوں نے کہا: "اے امیر المومنین! وہ کیا ہے؟" علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "آدمی سے جب کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جس کو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ ہی جانتا ہے۔"

185۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ ....

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي بِهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي بِهِ. ❷

عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، انہوں نے کہا: "مجھے اس کا علم نہیں۔" جب وہ آدمی چلا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: "ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کتنی اچھی بات کی ہے! جس کے متعلق وہ نہیں جانتا تھا اس کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے کہا: "مجھے اس کا علم نہیں۔"

186۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ((لَا أَدْرِي)) نِصْفُ الْعِلْمِ. ❸

شعبی کہتے ہیں "میں نہیں جانتا" کہنا نصف علم ہے۔

فوائد:...... واقعی اپنی جہالت سے واقف ہونا نصف علم ہے۔ جو اپنی جہالت سے آگاہ نہیں ہوتے وہی دین کی تباہی کا اور امت کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔

---

❶ "اسنادہ ضعیف" رزین ابو نعمان مجہول ہے، نیز امام دارمی اس اثر کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ "اسنادہ لا الدخل رقم: 794، جامع بیان العلم وفضلہ 1569۔

❸ "اسنادہ صحیح" الفقیہ والمتفقہ 172/2، جامع بیان العلم وفضلہ 1563۔

❹ "اسنادہ صحیح" الفقیہ والمتفقہ 173/2۔

187۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ ....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي ثُمَّ الْتَفَتَ بَعْدَ أَنْ قَفَّا الرَّجُلُ فَقَالَ نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ نَفْسَهُ۔ ❶

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کسی چیز کے متعلق پوچھنے لگا۔ انہوں نے کہا: ''مجھے علم نہیں۔'' پھر جب وہ آدمی چلا تو خود لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کتنی اچھی بات کی ہے کہ جب اس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا جسے وہ نہیں جانتا تھا تو اس نے کہا: ''مجھے علم نہیں۔'' یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خود کلامی کی۔

188۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ....

عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ عَامِرٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَقُولُ لَا أَدْرِي فَإِنْ رَدُّوا عَلَيْهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَلَفْتُ لَكَ بِاللّٰهِ إِنْ كَانَ لِي بِهِ عِلْمٌ۔ ❷

مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عامر رحمہ اللہ سے جب کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: ''میں نہیں جانتا'' اگر لوگ اس سے دوبارہ کہتے، تو عامر کہتے: ''اگر مجھے اس کا علم ہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم اٹھا سکتا ہوں اگر تم چاہو تو۔''

189۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أُبَالِي سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ أَوْ مَا لَا أَعْلَمُ لِأَنِّي إِذَا سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ قُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَإِذَا سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ۔ ❸

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ''مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے، جسے میں جانتا ہوں، یا نہ جانتا ہوں کیونکہ جب مجھ سے پوچھا جائے جو میں جانتا ہوں تو جتنا میں جانتا ہوتا ہوں بتا دیتا ہوں، اور جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جو میں نہ جانتا ہوں تو میں کہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔''

فوائد:...... حقیقی اہل علم کی یہ شان ہے کہ جب ان سے ایسے مسائل کے بارہ پوچھا جائے جن کا انہیں علم نہ ہو تو بے علمی کا اظہار کر دیتے ہیں اور ایسے مواقع کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب کہ جاہلوں کے لیے یہ عزت نفس کا مسئلہ ہوتا ہے اگرچہ اس کے بدلے جہنم ہی کیوں نہ خریدنی پڑے۔

190۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصٍ ....

---

❶ اسنادہ حسن۔ ''الفقیہ والمتفقہ 72/2''۔

❷ اسنادہ ضعیف۔ ''الفقیہ والمتفقہ 74/2''۔

❸ اسنادہ صحیح۔ امام دارمی رحمہ اللہ اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ قَطُّ حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ إِنَّمَا كَانَ يَقُولُ كَانُوا يَكْرَهُونَ وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ. ❶

اعمش کہتے ہیں: "میں نے ابراہیم سے کبھی حلال اور حرام کا لفظ نہیں سنا، وہ صرف یہی کہتے تھے کہ لوگ برا سمجھتے تھے۔ اور وہ پسند کرتے تھے۔"

فوائد:..... یہ کمال احتیاط کا ایک نمونہ ہے کہ کہیں حلال کے متعلق حرام، یا حرام کے متعلق حلال لفظ نکلنے سے عاقبت نہ برباد ہو جائے۔

[22] ... بَاب تَغَيُّرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ

حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے کا بیان

19۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ .....

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رضي الله عنه كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غُيِّرَتْ قَالُوا غُيِّرَتِ السُّنَّةُ. قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ. ❷

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے اور فتنے کو لوگ سنت بنا لیں گے؟ جب وہ بدلا جائے گا لوگ کہیں گے سنت بدل دی گئی۔" لوگوں نے کہا: "اے عبدالرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟" انہوں نے کہا: "جب پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھنے والے کم ہوں گے۔ اور تمہارے امراء زیادہ ہوں گے تمہارے امین کم ہوں گے اور دین کے کام سے دنیا تلاش کی جائے گی۔"

فوائد:..... آج بدعات اور اپنی خواہشات کا نام سنتیں رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ خود کو اہل السنت والجماعت کہتے ہیں۔ نیز آج مدارس سے فارغ ہونے والے علما کی سند حاصل کرنے والے تو بہت زیادہ ہیں۔ لیکن دین کی حقیقی سمجھ و بوجھ رکھنے والے دین کو آخرت کے لیے پڑھنے والے انتہائی کم رہ گئے ہیں۔ اور

---

❶ إسناده صحيح، امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ إسناده صحيح، مستدرک حاکم، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر فتنة تهرم فيها الكبير، رقم 8617، مصنف ابن ابی شيبة 5/24، رقم 19003۔

یہ مسندان تو ہر طرف نظر آتے ہیں جب کہ امین کوئی نظر نہیں آتا۔ اور دوسری طرف دین کا کام کرنے سے پہلے ذاتی مفادات، وظیفہ، تنخواہ اور دیگر مراعات کو طے کیا جاتا اور ترجیحاً مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اعاذنا الله منهم۔

192۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ إِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ تُرِكَتِ السُّنَّةُ قَالُوا وَمَتَى ذَاكَ قَالَ إِذَا ذَهَبَتْ عُلَمَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ جُهَلَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ. ❶

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے؟ جب فتنہ کی کوئی چیز چھوڑ دی جائے گی تو لوگ کہیں گے سنت چھوڑ دی گئی؟'' لوگوں نے کہا: ''ایسا کب ہوگا؟'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور جاہل زیادہ ہو جائیں گے۔ اور تمہارے پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھ دار کم ہوں گے، اور حکمران زیادہ ہوں گے اور دیانتدار کم ہوں گے۔ اور دین کے کاموں سے دنیا تلاش کی جائے گی۔ اور دین کے علاوہ (دنیا کے لیے) علم حاصل کیا جائے گا۔''

فوائد:...... آج ہر طرف پھیلے ہوئے تعلیمی اداروں میں دین کے علاوہ دنیا کے لیے علم حاصل کرنے کا رواج عام ہے حتی کہ دین کے لیے قائم مدارس میں پڑھنے والے بھی زیادہ تر حصول دنیا ہی کو مدنظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایم اے عربی یا اسلامیات کرنے والوں کے مدنظر بھی لیکچرارشپ اور دنیاوی آسودگی و آسائش ہی ہوتی ہے۔ الا ماشاء الله...... العیاذ بالله

193۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ......

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ وَيْلٌ لِلْمُتَفَقِّهِينَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالْمُسْتَحِلِّينَ الْمُحَرَّمَاتِ بِالشُّبُهَاتِ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں: ''کہ مجھے خبر دی گئی کہ عبادت سے خالی علماء پر افسوس کیا جاتا تھا۔ اور شبہات کے ساتھ حرام چیزوں کو حلال کرنے والوں پر افسوس کیا جاتا تھا۔''

194۔ أَخْبَرَنَا [illegible] مَوْلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

---

❶ اسنادہ حسن۔ [illegible] صحیح۔ کتاب العلم [illegible] ص: 89۔

❷ اسنادہ صحیح۔ اقتضاء العلم العمل خطیب بغدادی ص: 75، رقم: 119، شعب الایمان رقم: 1925، 1924۔

شُعَيْبٍ ......

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه. لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَعْنِي عَامًا أَخْصَبَ مِنْ عَامٍ وَلَا أَمِيرًا خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَلَكِنْ عُلَمَاؤُكُمْ وَخِيَارُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ يَذْهَبُونَ ثُمَّ لَا تَجِدُونَ مِنْهُمْ خَلَفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ. ❶

مسروق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو زمانہ آئے گا وہ پہلے سے برا ہی ہوگا۔ خبردار! میری یہ مراد نہیں ہے کہ ایک سال دوسرے سال سے زیادہ سرسبز وشاداب ہوگا نہ امیر، امیر سے بہتر ہوگا۔ بلکہ تمہارے علماء اور فقہاء اور صلحاء چلے جاتے رہیں گے۔ پھر ان کا نائب تم کسی کو نہ پاؤ گے پھر ایک قوم آئے گی جو دینی معاملات میں اپنی قیاس آرائیاں کریں گی۔“

195۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ ......

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ إِلَّا بِالْمَقَايِيسِ. ❷

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ”سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا اور سورج اور چاند کی پوجا قیاس ہی کی بنا پر کی گئی۔“

فوائد:...... سب سے پہلا قیاس کرنے والا شیطان تھا۔ قیاس کہتے ہیں دو چیزوں میں ایک علت ہو تو دوسری کو پہلی اصل چیز کے ساتھ ملا دینا۔ چنانچہ شیطان نے کہا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ جبکہ آدم مٹی سے ہے۔ تو آگ مٹی سے صفائی وغیرہ میں اعلیٰ ہے تو اعلیٰ چیز ہی حاکم ومعبود ہوتی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ، ادنیٰ کے آگے نہیں جھک سکتا۔ سو اس شیطانی فعل قیاس کا پہلا فاعل شیطان تھا۔

196۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ......

عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ قَالَ

مطر کہتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی: ”تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے کیچڑ سے پیدا کیا۔“ (الاعراف: ۱۲)

❶ *اسنادہ ضعیف "الفقیہ والمتفقہ 182/1، جامع بیان العلم وفضلہ رقم 2007

❷ اسنادہ جید۔ جامع بیان العلم رقم 1675، تفسیر طبری 131/8، الاحکام ابن حزم 1381، الفقیہ والمتفقہ، رقم: 506۔

قَاسَ إِبْلِيسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ. ❶

اور ابلیس نے قیاس کیا تھا اور وہی پہلا قیاس کرنے والا تھا۔"

197۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَوْ أَخْشَى أَنْ أَقِيسَ فَتَزِلَّ قَدَمِي. ❷

شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مسروق رحمہ اللہ نے کہا: "میں قیاس کرنے سے خوف کھاتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ میرا قدم نہ پھسل جائے۔"

198۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ بِالْمَقَايِيسِ لَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ. ❸

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے کہا: "اللہ کی قسم! اگر تم قیاس کو اختیار کرو گے تو تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے لگو گے۔"

فوائد:...... جمہور فقہاء کی ترتیب کے مطابق قیاس دینی ماخذ میں سے اگرچہ چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ لیکن قرآن وسنت اور اجماع کے مقابلے میں یہ انتہائی حساس ہے۔ کہ ذرا سی اندازے کی غلطی دینی حکم کی تبدیلی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ لہٰذا اس میدان کو متبحر علماء کے لیے رہنے دینا چاہیے۔

199۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ......

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبْغَضَ إِلَيَّ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ يَسْأَلُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ وَكَانَ لَا يُقَايِسُ. ❹

اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر کہتے تھے: یہ کہنا مجھے سب سے زیادہ ناپسند ہے کہ "تیری کیا رائے ہے؟" آدمی اپنے ساتھی سے سوال کرتا ہے تو کہتا ہے "تیری کیا رائے ہے؟" اور عامر قیاس کیا نہیں کرتے تھے۔

200۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ....

عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ نَهَانِي أَبُو وَائِلٍ أَنْ أُجَالِسَ أَصْحَابَ ((أَرَأَيْتَ)). ❺

زبرقان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابووائل نے "تیری کیا رائے ہے" کے قائل لوگوں کے پاس بیٹھنے سے منع کیا (یعنی اہل رائے سے اجتناب کی وصیت کی)۔

---

❶ "اسنادہ ضعیف" جامع بیان العلم وفضلہ، رقم: 1674 تفسیر طبری 131/8۔

❷ "اسنادہ صحیح" الفقیہ والمتفقہ رقم: 489 جامع بیان العلم وفضلہ رقم: 1679۔

❸ "اسنادہ صحیح" الفقیہ والمتفقہ 183/1۔

❹ "اسنادہ صحیح" الابانۃ 517/2، رقم: 605، جامع بیان العلم، رقم: 2095۔

❺ "اسنادہ صحیح" الابانۃ 451/2، رقم: 416 جامع بیان العلم 2094۔

201۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ......

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ أَنَّ هٰؤُلَاءِ كَانُوا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ لَنَزَلَتْ عَامَّةُ الْقُرْآنِ يَسْأَلُونَكَ يَسْأَلُونَكَ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے کہا: ''اگر یہ (اہل رائے) لوگ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہوتے تو سارا قرآن اسی طرح نازل ہوتا کہ ''لوگ تم سے پوچھتے ہیں ... لوگ تم سے سوال کرتے ہیں ...''

فوائد:...... قرآن میں ﴿یسالونك﴾ کا لفظ 15 مرتبہ آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی 23 سالہ زندگی میں آپ ﷺ سے تقریباً 15 سوال ایسے ہوئے جن کا جواب قرآن میں دینا پڑا۔ ویسے اگر کوئی حکم واضح نہ ہوتا تو بھی آپ ﷺ سے دریافت کیا جاتا تھا۔ لیکن شریعت کے نامکمل ہونے کے دور میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ((سمعنا واطعنا)) کو ہی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ دین کے متعلق نئے نئے پیدا ہونے والے سوالات بہت کم تھے۔ اصل میں سوالوں کی کثرت بے عمل لوگوں کی نشانی ہوتی ہے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لوگ کرتے تھے۔

202۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَيْمُونٍ ......

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَاللّٰهِ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ وَلَوْ وَجَدْتُ بُدًّا مَا تَكَلَّمْتُ وَإِنَّ زَمَانًا أَكُونُ فِيهِ فَقِيهَ أَهْلِ الْكُوفَةِ زَمَانُ سُوءٍ. ❷

ابوحمزہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: ''اے ابوحمزہ! اللہ کی قسم میں نے کلام کیا (یعنی رائے کو اختیار کیا) اگر میں خلاصی پاتا تو کبھی کلام نہ کرتا۔ اور وہ زمانہ جس میں میں کوفہ والوں کا عالم ہوا کرتا تھا وہ (میرا) برا زمانہ ہے۔''

203۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ ......

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِيَّاكَ وَالْمُكَايَلَةَ يَعْنِي فِي الْكَلَامِ. ❸

مجاہد کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بدلہ دینے (مجادلہ) سے بچو یعنی باتوں کا جواب دینے سے۔''

204۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ

شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں شریح رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور

---

❶ تخريج: إسناده صحيح. اس روایت کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

❷ إسناده صحيح. كتاب الكنى للدولابي 158/1، حلية الأولياء 223/4۔

❸ إسناده ضعيف. كتاب العلم لأبي خيثمة رقم: 65، تعليقه والمصنف 182/1، الإحكام لابن حزم 1287/7۔

رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ مَا دِيَةُ الْأَصَابِعِ قَالَ عَشْرٌ عَشْرٌ . قَالَ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَسَوَاءٌ هَاتَانِ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْخِنْصِرِ وَالْإِبْهَامِ. فَقَالَ شُرَيْحٌ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَسَوَاءٌ أُذُنُكَ وَيَدُكَ؟ فَإِنَّ الْأُذُنَ يُوَارِيهَا الشَّعْرُ وَالْكُمَّةُ وَالْعِمَامَةُ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ. وَيْحَكَ: إِنَّ السُّنَّةَ سَبَقَتْ قِيَاسَكُمْ فَاتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ فَإِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ مَا أَخَذْتَ بِالْأَثَرِ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ يَا هُذَلِيُّ لَوْ أَنَّ أَحْنَفَكُمْ قُتِلَ وَهَذَا الصَّبِيُّ فِي مَهْدِهِ أَكَانَ دِيَتُهُمَا سَوَاءً قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَيْنَ الْقِيَاسُ. ❶

ان کے پاس "مراد" قبیلے سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا: "اے ابوامیہ! انگلیوں کی دیت کیا ہے؟" انہوں نے کہا: "دس، دس اونٹ۔" اس نے کہا: "سبحان اللہ! کیا یہ دونوں برابر ہیں؟" اس نے چھنگلی اور انگوٹھے کو اکٹھا کر کے اشارہ کیا۔ شریح نے کہا: "سبحان اللہ! کیا تیرے ہاتھ اور کان برابر ہیں؟" کان کو بال اور ٹوپی اور پگڑی ڈھانپ لیتی ہے۔ اس میں نصف دیت ہو اور ہاتھ میں بھی نصف دیت؟ تجھ پر افسوس ہے تم پر تمہارے قیاس سے پہلے سنت گذر چکی ہے۔ سنت کی پیروی کر اور بدعت مت نکال! جب تک تو حدیث کو اختیار کرے گا ہرگز گمراہ نہیں ہوگا۔" ابوبکر کہتے ہیں کہ مجھے شعبی رحمہ اللہ نے کہا: "اے ہذلی! اگر تمہارا احنف (عقلمند آدمی) اور جھولے میں یہ بچہ قتل کیا جائے تو کیا ان کی دیت برابر ہوگی؟" میں نے کہا: "جی ہاں۔" اس نے کہا: "پھر قیاس کہاں گیا؟"

فوائد :...... دین کا ہر ایک کی عقل کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ البتہ ہر عقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے تابع ہو۔ حکم الٰہی یا ارشاد رسول آجانے کے بعد عقلی گھوڑے دوڑانا یہ شیطان لعین اور اس کے حواریوں کی بری عادت، جبکہ مومن کی شان سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین قیاس کے مطابق ہوتا تو پاؤں کا نچلا حصہ بنسبت اوپر والے کے مسح کے زیادہ موزوں تھا۔ (صحیح سنن ابوداود)

205۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ......

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُفْتَحُ الْقُرْآنُ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَقْرَأَهُ الْمَرْأَةُ وَالصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ فَيَقُولُ الرَّجُلُ قَدْ قَرَأْتُ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "قرآن لوگوں کے لئے کھول دیا جائے گا، حتی کہ اسے عورت، بچہ اور آدمی پڑھے گا۔ پھر کوئی آدمی کہے گا: میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی۔

❶ "اسنادہ ضعیف" ابوبکر الھذلی متروک ہے، مصنف عبدالرزاق، رقم: 17703، جامع بیان العلم وفضلہ رقم: 2024.

الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِيهِمْ لَعَلِّي أُتَّبَعُ فَيَقُومُ بِهِ فِيهِمْ فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقَدْ قُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أُتَّبَعْ لَأَحْتَظِرَنَّ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا لَعَلِّي أُتَّبَعُ فَيَحْتَظِرُ فِي بَيْتِهِ مَسْجِدًا فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقَدِ احْتَظَرْتُ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا فَلَمْ أُتَّبَعْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ بِحَدِيثٍ لَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَسْمَعُوهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ لَعَلِّي أُتَّبَعُ قَالَ مُعَاذٌ فَإِيَّاكُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَإِنَّ مَا جَاءَ بِهِ ضَلَالَةٌ ❶

اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوں گا شاید میری پیروی کی جائے گی۔ پھر وہ اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔'' پھر وہ کہتا ہے: ''میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی اس کے ساتھ میں لوگوں میں کھڑا تو بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔ اب میں اپنے گھر میں مسجد بناؤں گا شاید کہ میری پیروی کی جائے۔ پھر وہ اپنے گھر میں مسجد بناتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔ تو وہ کہتا ہے ''میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوا تو میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں نے اپنے گھر میں مسجد بنائی تو پھر بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔ اب میں ان کے پاس ایسی بات (یعنی بدعت) لے کر آؤں گا جس کو وہ اللہ کی کتاب میں نہیں پائیں گے۔ اور نہ ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوگی۔ شاید کہ میری پیروی کی جائے۔'' معاذؓ نے فرمایا: ''وہ شخص جو بات (یعنی بدعت) لے کر آئے اس سے بچو۔ کیونکہ وہ جو بات لائے گا وہ گمراہی ہوگی۔''

فوائد:...... یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ شہرت کی تلاش دین میں نئی باتوں کو رواج دینے کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا لوگوں کی راہنمائی معروف باتوں کے ذریعے ہی کرنی چاہیے۔ آج کل اکثر خطباء اپنے خطاب کو چمکانے کے لیے نہ جانے کہاں کہاں سے من گھڑت واقعات ڈھونڈ لاتے ہیں اور ہماری تحقیق کے مطابق یہ واعظین خود بہت بڑے وضاع (من گھڑت) ہوتے ہیں اور اس کے ذریعہ قوم میں اپنی دھاک بٹھاتے ہیں۔

---

❶ [illegible] صحیح: سنن ابو داود، کتاب السنۃ، باب لزوم السنۃ، حدیث: 4611 [illegible] 4/508، ص 143، [illegible] رقم 59۔

23 ... بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الرَّأْيِ

رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان

206۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: مَا حَدَّثُوكَ هَؤُلَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخُذْ بِهِ وَمَا قَالُوهُ بِرَأْيِهِمْ فَأَلْقِهِ فِي الْحُشِّ ❶

ابن مغول کہتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: ''جو بات یہ لوگ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے سنائیں اسے لے لو اور جو اپنی رائے سے کہیں اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دو۔''

207۔ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يَقُولُ: قَدْ رَضِيتُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِي هَؤُلَاءِ أَنْ لَا يَسْأَلُونِي وَلَا أَسْأَلَهُمْ، إِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ. ❷

رجاء بن ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ بن ابو لبابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنے زمانہ والوں سے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ نہ وہ مجھ سے سوال کریں اور نہ میں ان سے سوال کروں۔ وہ صرف یہی کہنا جانتے ہیں: ''کہ تمہارا کیا خیال ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟''

208۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ، ثُمَّ تَلَا: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ ❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خط کھینچا، پھر فرمایا: ''یہ اللہ کا راستہ ہے۔'' پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے، پھر فرمایا: ''یہ دیگر راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے، جو اپنی طرف بلاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گے۔'' (الانعام: ۱۵۳)

❶ اسنادہ صحیح، الابانۃ 2/517، رقم: 607، الاحکام فی اصول الاحکام 6/1030، جامع بیان العلم رقم 1066

❷ اسنادہ حسن، تاریخ ابی زرعہ رقم 743۔

❸ اسنادہ حسن، مسند احمد 1/435، 565، شرح السنۃ 1/196 رقم 97، کتاب السنۃ مروزی رقم 11، 12۔

فوائد: ...... اس سے معلوم ہوا کہ صراط مستقیم صرف ایک ہی ہے، جو سیدھا اللہ کی طرف لے جاتا ہے۔ جس کی نبی نے بڑے وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر میں اور میرے ساتھی ہیں (ترمذی صحیح) اس سے معلوم ہوا قرآن و حدیث ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

[209] أخبرنا محمد بن يوسف حدثنا ورقاء عن ابن أبي نجيح عن مجاهد ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (الأنعام: ١٥٣) قال البدع والشبهات. ❶

مجاہد اللہ تعالیٰ کا فرمان: "اور راستوں کی پیروی نہ کرو" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ بدعت اور شبہات کی پیروی چھوڑ دو۔

[210] أخبرنا الحكم بن المبارك أنبأنا عمرو بن يحيى قال سمعت أبي يحدث عن أبيه قال كنا نجلس على باب عبد الله بن مسعود قبل صلاة الغداة فإذا خرج مشينا معه إلى المسجد فجاءنا أبو موسى الأشعري فقال أخرج إليكم أبو عبد الرحمن بعد قلنا لا فجلس معنا حتى خرج فلما خرج قمنا إليه جميعا فقال له أبو موسى يا أبا عبد الرحمن إني رأيت في المسجد آنفا أمرا أنكرته ولم أر والحمد لله إلا خيرا قال فما هو فقال إن عشت فستراه قال رأيت في المسجد قوما حلقا جلوسا ينتظرون الصلاة في كل حلقة رجل وفي أيديهم حصى فيقول كبروا مائة

عمرو بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر صبح کی نماز سے پہلے بیٹھتے تھے، جب آپ باہر آتے تو ہم آپ کے ساتھ مسجد کی طرف جاتے۔ ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے کہا: "ابوعبدالرحمن ابھی باہر نہیں آئے؟" ہم نے کہا: "نہیں۔" پھر وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، حتیٰ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باہر آگئے۔ جب وہ باہر آئے تو ہم سب ان کی طرف کھڑے ہوئے، ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے ابوعبدالرحمن! میں نے مسجد میں ابھی ایک کام دیکھا ہے، وہ مجھے برا معلوم ہوا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے بہتر ہی دیکھا ہے۔" عبداللہ بن مسعود نے کہا: "وہ کیا ہے؟" ابوموسیٰ نے کہا: "اگر آپ زندہ رہے تو اسے دیکھ لیں گے۔" ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے ایک جماعت کو حلقوں کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر حلقہ میں

---

❶ سنده صحيح ... 233/3، الالكائي رقم 134، الدر المنثور 56/3

فَيُكَبِّرُونَ مِائَةً فَيَقُولُ هَلِّلُوا مِائَةً
فَيُهَلِّلُونَ مِائَةً وَيَقُولُ سَبِّحُوا مِائَةً
فَيُسَبِّحُونَ مِائَةً قَالَ فَمَاذَا قُلْتَ لَهُمْ
قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا انْتِظَارَ رَأْيِكَ
وَانْتِظَارَ أَمْرِكَ قَالَ أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ
يَعُدُّوا سَيِّئَاتِهِمْ وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا
يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ ثُمَّ مَضَى وَمَضَيْنَا
مَعَهُ حَتَّى أَتَى حَلْقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ
فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَاكُمْ
تَصْنَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَصًى نَعُدُّ بِهِ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ
وَالتَّسْبِيحَ قَالَ فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ فَأَنَا
ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ
شَيْءٌ وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ
هَلَكَتَكُمْ هَؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ
مُتَوَافِرُونَ وَهَذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ وَآنِيَتُهُ
لَمْ تُكْسَرْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ
لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ أَوْ
مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ قَالُوا وَاللَّهِ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ
وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا
يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ
وَايْمُ اللَّهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ

ایک آدمی ہے اور ان کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں وہ کہتا ہے: سو بار اللہ اکبر پڑھو تو وہ سو بار "اللہ اکبر" پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار "لا الہ الا اللہ" پڑھو تو وہ سو بار "لا الہ الا اللہ" پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار "سبحان اللہ" کہو تو وہ سو بار "سبحان اللہ" کہتے ہیں۔" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "پھر تو نے ان سے کیا کہا؟" ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے آپ کی رائے کا انتظار کرتے ہوئے اور آپ کے کام کا انتظار کرتے ہوئے ان سے کچھ نہیں کہا۔" انہوں نے کہا: "کیا تم نے انہیں حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی برائیوں کو شمار کریں؟" اور اور ان کو ضمانت دیتا تھی اس طرح سے نہ گننے سے ان کی نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔" پھر وہ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے۔ حتیٰ کہ آپ ان حلقوں میں سے ایک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: "یہ کیا ہے، جو میں تمہیں کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟" انہوں نے کہا: "اے ابو عبداللہ! ہم ان کنکریوں کے ساتھ اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ اور سبحان اللہ کو شمار کرتے ہیں۔" انہوں نے فرمایا: "اپنی برائیوں کو شمار کرو۔" میں ضامن ہوں کہ نہ گننے سے تمہاری نیکیوں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی۔ اے محمد ﷺ کی امت! تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاک ہو رہے ہو۔ یہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہ کثرت سے موجود ہیں۔ اور آپ ﷺ کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور ان کے برتن ابھی ٹوٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم ایسے (بدعت والے) طریقے پر ہو جس میں محمد ﷺ کے طریقہ سے

ثُمَّ تَوَلّٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولٰئِكَ الْحِلَقِ يُطَاعِنُونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ. ❶

زیادہ ہدایت ہے یا تم نے گمراہی کا دروازہ کھولا ہوا ہے" انہوں نے کہا: "اے ابوعبدالرحمن! اللہ کی قسم! ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔" انہوں نے کہا: "بہت سے لوگ نیکی کا ارادہ کرتے ہیں مگر انہیں نیکی حاصل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: 'ایک قوم قرآن پڑھے گی جو ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ ان کے اکثر تم سے ہی ہوں۔'" پھر آپ ان کے پاس سے واپس آئے۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں "ہم نے ان حلقوں کے تمام لوگوں کو دیکھا۔ جو نہروان کے دن خارجیوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف جنگ کر رہے تھے۔"

فوائد:...... اس سے قبل تین باتیں معلوم ہوئیں (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں اہل علم کا اکرام کرنا (۲) بدعت کو اچھائی سمجھ کر اپنایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بدعت معروف گناہوں سے بھی کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ کرنے والے آخر دل کی خلش کے ہاتھوں مجبور ہو کر توبہ کر لیتے ہیں، جب کہ بدعتی کا ساری زندگی اس سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔ (۳) سب سے افضل عبادت ذکر اللہ بھی اگر سنت سے ہٹ کر کیا جائے گا تو وہ بھی باعث ضلالت وندامت ہوگا۔ آج ہر مسلمان اپنے عمل کا جائزہ لے کہ وہ شریعت الٰہی کے مطابق چل رہا ہے یا کسی مولوی صاحب کے خود ساختہ دین کا پیروکار ہے؟ (العیاذ باللہ)

211۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ ......

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ. ❷

ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "(سنت کی) اتباع کرو اور بدعت مت نکالو۔ تمہیں یہی نصیحت کافی ہے۔"

فوائد:...... کیونکہ اتباع رسول باعث اطمینان ہے جب کہ نیا کام (بدعت) باعث خلجان ہے کہ یہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا بھی ہے کہ نہیں۔ لہٰذا عقلمندوں کی ترجیح پہلی ہوگی۔

212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

❶ "اسنادہ حسن" مصنف ابن ابی شیبہ 306/15 رقم: 19736، المعجم الکبیر رقم: 8636، امام احمد اور ترمذی نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ 444/1، ترمذی کتاب الفتن باب صفة المارقة۔

❷ "اسنادہ صحیح" جامع التحصیل ص: 254 کتاب الزهد امام وکیع رقم: 315۔ کتاب الزهد امام احمد ص: 162۔

عن أبيه

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ❶

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: "سب سے افضل طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے کام (بدعات) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

فوائد:...... آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق بدعت بلاتفریق گمراہی ہے، یعنی بدعت حسنہ وسیئہ کی تقسیم غلط ہے۔ حدیث کے مطابق بدعت ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دین اسلام میں نئی ایجاد کی ہو، اور وہ اس سے نہ ہو۔ لہٰذا بدعت ہر ایسا کام ہے جس کو حصول تقرب کے لیے کیا جائے، جبکہ قرآن وسنت سے اس کی کوئی دلیل حق ہو نہ ہی خیر القرون یعنی صحابہ وتابعین وغیرہم کے دور سے اس کی تائید ہوتی ہو۔

213۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ ......

عَنْ بِلَالِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَكَانَ إِذَا كَانَ عَشِيَّةُ الْخَمِيسِ لِلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَامَ فَقَالَ إِنَّ أَصْدَقَ الْقَوْلِ قَوْلُ اللَّهِ وَإِنَّ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ. ❷

بلال بن عصمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ آپ ہر جمعرات کے پچھلے پہر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: "سب سے سچی بات اللہ کی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدنصیب وہ شخص ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے ہی بدنصیب پیدا ہوا۔ اور سب سے برے راوی وہ ہیں جو جھوٹ کو روایت کرنے والے ہیں اور سب سے برے کام بدعات ہیں۔ ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔"

214۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَيُّوبَ ......

---

❶ إسناده حسن، كتاب السنة لابن أبي عاصم رقم 24، كتاب السنة للمروزي رقم 73، ظلال الجنة رقم 148، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة حديث 2002، سنن النسائي، كتاب العيدين، باب كيف الخطبة حديث 1577

❷ صحيح بخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ حديث 6098، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل 46.

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَخَذَ رَجُلٌ بِبِدْعَةٍ فَرَاجَعَ سُنَّةً. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں کہ جو آدمی بدعت کو پکڑ لے وہ سنت کی طرف نہیں لوٹتا۔

215۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ. ❷

ثوبان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت کے حق میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ڈرتا ہوں۔''

فوائد:...... حکمران جب گمراہی پر آمادہ ہو جائیں تو بگاڑ پیدا ہوتے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے ملک کی اکثریت کا حال ہے۔

216۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ....

عَنْ حَيَّةَ بِنْتِ أَبِي حَيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ بِالظَّهِيرَةِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فِي بُغَاءٍ لَنَا فَانْطَلَقَ صَاحِبِي يَبْغِي وَدَخَلْتُ أَنْ أَسْتَظِلَّ بِالظِّلِّ وَأَشْرَبَ مِنَ الشَّرَابِ فَقُمْتُ إِلَى لُبَيْنَةٍ حَامِضَةٍ وَرُبَّمَا قَالَتْ فَقُمْتُ إِلَى ضَيْحَةٍ حَامِضَةٍ فَسَقَيْتُهُ مِنْهَا فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ قَالَتْ وَتَوَسَّمْتُهُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي

حیہ بنت ابو حیہ کہتی ہیں: دوپہر کے وقت ہمارے پاس ایک آدمی آیا، میں نے کہا: ''اے اللہ کے بندے! تو کہاں سے آیا ہے؟'' اس نے کہا: ''میں اور میرا ساتھی اپنی کوئی چیز تلاش کرنے آئے ہیں۔ میرا ساتھی تلاش کرنے لگا اور میں سایہ حاصل کرنے اور پانی پینے کے لئے آیا ہوں۔'' میں اٹھ کر تھوڑا سا کھٹا دودھ لائی اور بعض اوقات حیہ نے کہا: ''میں کھٹا دہی لائی۔ میں نے اس سے اس آدمی کو پلایا تو اس نے پی لیا اور میں نے بھی پیا۔ حیہ کہتی ہیں کہ میں نے اس کا تعارف پوچھا اور کہا: ''اے اللہ کے بندے تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں ابوبکر ہوں۔'' میں نے کہا: ''کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ابوبکر ہو، جن کی خبر ہم نے سنی

---

❶ اسنادہ ضعیف، الباعث، ابو شامہ مقدسی ص 26۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة، حدیث: 7187۔ سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، حدیث 4252۔ جامع ترمذی، کتاب الفتن باب ما جاء فی الائمة المضلین حدیث 2230۔

سَمِعْتُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَذَكَرْتُ غَزْوَنَا خَثْعَمًا وَغَزْوَةَ بَعْضِنَا بَعْضًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْأُلْفَةِ وَأَطْنَابِ الْفَسَاطِيطِ وَشَبَّكَ ابْنُ عَوْنٍ أَصَابِعَهُ وَوَصَفَهُ لَنَا مُعَاذٌ وَشَبَّكَ أَحْمَدُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ حَتَّى مَتَى تَرَى أَمْرَ النَّاسِ هَذَا قَالَ مَا اسْتَقَامَتِ الْأَئِمَّةُ قُلْتُ مَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا رَأَيْتَ السَّيِّدَ يَكُونُ فِي الْحِوَاءِ فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُطِيعُونَهُ فَمَا اسْتَقَامَ أُولَئِكَ ❶

ہے؟" اس نے کہا: "جی ہاں۔" جیسا کہتی ہیں: "پھر میں نے خثعم سے اپنے جنگ کرنے کا ذکر کیا اور ہمارے ایک دوسرے سے جاہلیت میں جنگ کرنے کا بھی ذکر کیا۔ اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو ہمیں اللہ نے آپس میں اُلفت و اتفاق دیا اور خیموں کی رسیوں کی مانند کس دیا۔ اور ابن عون نے اپنی انگلیوں کو یک دوسری میں داخل کیا اور اسے ہمارے لیے معاذ بن فتنہ نے بھی بیان کیا اور احمد نے بھی اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں۔ میں نے کہا: "اے اللہ کے بندے! تم کب تک لوگوں کو اس حالت میں دیکھتے رہو گے؟" اس نے کہا: "جب تک پیشوا درست رہیں گے۔" میں نے کہا: "پیشوا کون ہیں؟" ابوبکر بن فتنہ نے کہا: "کیا تو نے نہیں دیکھا کہ محلّہ میں سردار ہوتا ہے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ لوگ جب تک درست رہے، تمہارے حالات درست رہیں گے۔"

فوائد:..... معلوم ہوا معاشروں کی اصلاح کا انحصار ان کے امیروں، ان کے سرداروں پر ہے۔

217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَخٍ لِعَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ.

ابودرداء بن فتنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تم پر گمراہ کرنے والے پیشواؤں سے زیادہ خوف رکھتا ہوں۔"

218۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانِ بْنِ أَبِي بِشْرٍ ....

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ

قیس بن ابو حازم کہتے ہیں: ابوبکر بن فتنہ قبیلہ احمس میں سے

❶ "اسنادہ صحیح" امام دارمی بلنثہ روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

أَبُوبَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا نَوَتْ حَجَّةً مُصْمِتَةً فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ مِنْ أَيِّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ فَمِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ إِنَّكِ لَسَئُولٌ أَنَا أَبُوبَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤَسَاءُ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ مِثْلُ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ ❶

ایک عورت کے پاس گئے۔ جس کا نام زینب تھا۔ قیس کہتے ہیں: کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔" لوگوں نے کہا: "اس نے چپ رہ کر حج کرنے کی نیت کی ہے۔" ابوبکر نے کہا: "تو بات کر، یہ حلال نہیں ہے، یہ جاہلیت کے کاموں سے ہے۔" راوی کہتا ہے: "وہ بولنے لگی۔" اس نے کہا: "تو کون ہے؟" ابوبکر نے کہا "میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔" اس نے کہا: "کون سے مہاجرین؟" ابوبکر نے کہا: "قریش کے مہاجرین۔" اس نے کہا: "تم کونسے قریش سے ہو؟" ابوبکر نے کہا "تم بہت سوال کرنے والی ہو، میں ابوبکر ہوں۔" اس نے کہا: "ہم اس درست حالت پر کب تک قائم رہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے بعد لایا؟" ابوبکر نے کہا: "جب تک تمہارے پیشوا تمہارے ساتھ سیدھے اور درست رہے۔" اس نے کہا: "کون سے پیشوا؟" انہوں نے کہا: "کیا تمہاری قوم کے سردار، اور بزرگ نہیں ہیں کہ جوان کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی بات کو مانتے ہیں؟" اس نے کہا: "کیوں نہیں۔" انہوں نے کہا: "وہ لوگوں کے لئے ان کی طرح ہوں گے۔"

219۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ...

عَنْ وَاصِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَائِذَةُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُوصِي الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَيَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنِ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ فَالسَّمْتَ

واصل سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت جس کا نام عائذہ تھا اس نے کہا: میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے: "جو کوئی تم میں سے (اس فتنوں اور بدعات کے زمانہ

❶ صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاهلیة رقم: 3834۔

الْأَوَّلِ فَإِنَّكُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ السَّمْتُ الطَّرِيقُ. ❶

کو) پائے تو پہلی خصلت اور راستہ اپنائے ہاں پہلی خصلت اور راستہ اپنائے تو تم فطرت پر رہو گے۔" عبداللہ نے کہا: "سمت راستہ کو کہتے ہیں۔"

فوائد:...... راستے کے چناؤ میں پہلے لوگوں کے راستے کا انتخاب کرنا چاہیے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ کیونکہ یہ لوگ دین فطرت، شریعت، حقیقت اور سچائی کے زیادہ قریب تھے۔

220۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ......

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ. ❷

زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: "کیا تو جانتا ہے کہ اسلام کو کونسی چیز گرا دیتی ہے؟" حدیر کہتے ہیں: میں نے کہا: "نہیں۔" انہوں نے کہا: "عالم کا پھسل جانا اسے گرا دیتا ہے۔ کتاب کے ساتھ منافق کا جھگڑا، اور گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا حکم۔"

فوائد:...... سو اسلام کی بربادی کا باعث بننے والے یہ تین گروہ ہیں (۱) عالم جب یہ سیدھی راہ سے بھٹک جائیں تو کثیر عوام کو بھی ساتھ لے ڈوبتے ہیں (۲) اسی طرح دل سے اسلام کو نہ ماننے والا جب قرآن کو لے کر بحث و مناظرے کے میدان میں اتر آئے (۳) اور گمراہ حکمران۔ آج تک انہیں تین طبقوں نے دین کو نقصان پہنچایا ہے۔

221۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ ......

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ. ❸

حکم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن علی نے کہا: "جھگڑا کرنے والوں کے پاس مت بیٹھو۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیات میں مداخلت کرتے ہیں۔"

222۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ......

عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُنَّتُكُمْ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ

مبارک بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: "اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تمہاری حقیقی راہ دین دو

❶ "إسناده صحيح" مصنف ابن أبي شيبة 113/14 رقم 17856- طبقات ابن سعد 358/8۔

❷ "إسناده صحيح" الإبانة رقم 641,643 الفقيه والمتفقه رقم 607 جامع بيان العلم رقم 1867۔

❸ "إسناده صحيح" الإبانة رقم 384۔

الغالي والجافي فاصبروا عليها رحمكم الله فإن أهل السنة كانوا أقل الناس فيما مضى وهم أقل الناس فيما بقي الذين لم يذهبوا مع أهل الإتراف في إترافهم ولا مع أهل البدع في بدعهم وصبروا على سنتهم حتى لقوا ربهم فكذلكم إن شاء الله فكونوا. ❶

گروہوں کے درمیان ہے۔ افراط کرنے والوں اور اس سے دور رہنے والوں کے درمیان ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے، اسی پر قائم رہو۔ کیونکہ گذشتہ زمانہ میں اہل سنت کم تھے اور آئندہ بھی کم ہوں گے۔ اہل سنت وہ لوگ ہیں جو عیش کرنے والوں کے ساتھ ان کی عیش میں شامل نہ ہوئے اور نہ اہل بدعت کے ساتھ ان کی بدعت میں شامل ہوئے۔ اور اپنے رب سے ملنے کے وقت تک سچے طریقہ پر قائم رہے۔ اللہ نے چاہا تو تم بھی ایسے ہی رہو۔"

فوائد: ...... اسلام افراط وتفریط کے درمیان راہ اعتدال کا نام ہے۔ لہٰذا ہر کام میں میانہ روی مقصود اسلام ہے۔

223۔ أخبرنا موسى بن خالد حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عمارة ومالك بن الحارث ...

عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال القصد في السنة خير من الاجتهاد في البدعة ❷

عبدالرحمٰن بن یزید سے منقول ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "سنت میں درمیانی چال چلنا، بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے۔"

[24] باب الاقتداء بالعلماء ...... علماء کی پیروی کرنے کا بیان

224۔ أخبرنا منصور بن سلمة الخزاعي عن شريك

عن أبي حمزة عن إبراهيم قال لقد أدركت أقواما لو لم يجاوز أحدهم ظفرا لما جاوزته كفى إزراء على قوم أن تخالف أفعالهم. ❸

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: "میں نے ایسے لوگ پائے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اگر ان میں سے کوئی شخص ناخن کے برابر آگے نہ بڑھتا تو میں بھی آگے نہ بڑھتا۔ کسی قوم کی ذلت کے لئے کافی ہے کہ ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے فعل کی مخالفت کی جائے۔"

---

❶ إسناده ضعيف [illegible] 26 [illegible] 36.

❷ إسناده [illegible] 114,14 [illegible] 2334.

❸ إسناده ضعيف [illegible] 227/4.

225۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ أُولُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَطَاعَةُ الرَّسُولِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ❶

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے یہ آیت پڑھی: "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔" (النساء: 59) انہوں نے کہا: اولی الامر سے مراد علم اور فقہ والے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا قرآن اور سنت کی پیروی کرنا ہے۔"

فوائد:..... "أُولِي الْأَمْر" سے علماء و حکام ان دونوں ہی مراد لیے جاتے ہیں، جب کہ عطاء اس سے اہل علم مراد لیتے ہیں۔ یعنی علماء کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ لیکن ان کی اطاعت ان کاموں میں ہوگی جو کہ قرآن وسنت سے ثابت ہوں کیونکہ "اللہ" اور "رسول" کے لفظ کے ساتھ تو "اطیعو" آیا ہے جب کہ "اولی الامر" اس سے خالی ہے لہٰذا علماء کی اطاعت ان کی اطاعت کے تابع ہوگی۔ جیسا کہ متفق علیہ حدیث (لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ) خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

226۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَكَانَتْ عِنْدِي مَسْأَلَةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ انْظُرْ فِيهَا قَالَ إِذَا وَضَحَ لِي الطَّرِيقُ وَوَجَدْتُ الْأَثَرَ لَمْ أَحْبِسْ ❷

ابراہیم بن ادھم کہتے ہیں کہ میں نے ابن شبرمہ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور وہ مسئلہ میرے نزدیک بہت اہم تھا، میں نے کہا: "اللہ آپ پر رحم کرے اس میں غور کیجئے۔" انہوں نے کہا: "جب راستہ میرے لئے واضح ہو جائے گا اور جب میں کوئی حدیث پاؤں گا تو میں اسے اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔"

227۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ......

حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ جَابِرٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ لِي رَسُولُ

عوف کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام سلیمان بن جابر ہے جو کہ ہجر والوں سے تھا۔ اس نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم سیکھو

---

❶ "اسنادہ صحیح" العقبہ والمتفقہ، رقم: 101۔ تفسیر طبری 147/5، الدر المنثور 176/2

❷ "اسنادہ صحیح" امام دارمی رحمہ اللہ کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

اللّٰہِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا. [1]

اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ بے شک میں فوت کیا جانے والا انسان ہوں، اور علم قبض کر لیا جائے گا اور فتنے عام ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ایک فرض میں دو آدمی اختلاف کریں گے تو اپنے درمیان کسی کو فیصلہ کرنے والا نہیں پائیں گے۔"

228۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ مِخْرَاقٍ ذَكَرَ...

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَسَانَدَا وَتَطَاوَعَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَقَدِمَا الْيَمَنَ فَخَطَبَ النَّاسَ مُعَاذٌ فَحَضَّهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمَرَهُمْ بِالتَّفَقُّهِ وَالْقُرْآنِ وَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَاسْأَلُونِي أُخْبِرْكُمْ عَنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثُوا فَقَالُوا لِمُعَاذٍ قَدْ كُنْتَ أَمَرْتَنَا إِذَا نَحْنُ تَفَقَّهْنَا وَقَرَأْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ فَتُخْبِرَنَا بِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذٌ إِذَا ذُكِرَ الرَّجُلُ بِخَيْرٍ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا ذُكِرَ بِشَرٍّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: "ایک دوسرے پر اعتماد کرنا اور ایک دوسرے کی بات ماننا اور ایک دوسرے کے لیے آسانی کرنا اور نفرت نہ پھیلانا۔" پس وہ دونوں یمن میں آئے تو معاذ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں اسلام پر رغبت دلائی اور انہیں قرآن سمجھنے کا حکم دیا۔" اور فرمایا: "جب تم ایسے کر لو تو مجھ سے پوچھنا، میں تمہیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق بتاؤں گا، پس جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرے۔" پھر انہوں نے معاذ سے کہا: "تم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ جب ہم قرآن سمجھ لیں اور پڑھ لیں تو ہم تم سے پوچھیں، اور تم ہمیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق بتاؤ گے۔ تو معاذ نے کہا: "جب آدمی کا ذکر بھلائی سے کیا جائے تو وہ جنتی ہے اور جس کا ذکر برائی سے کیا جائے وہ دوزخی ہے۔"

---

[1] "اسناده ضعيف ... أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الفرائض باب تعلموا الفرائض حديث 8021 سنن الدارقطني 81/4 حديث 45 سنن الكبرى بيهقي 208/6 كتاب الفرائض باب الحث على تعلم الفرائض۔

فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ۔ ❶

فوائد: ...... بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، ان کی گواہی پر قیامت کے دن بندے کے بارے میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہوگئی۔ دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے برائی بیان کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہوگئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے بتایا کہ تمہاری تعریف پر ایک کے لیے جنت جب کہ برائی پر دوسرے کے لیے جہنم واجب ہوگئی۔ (بخاری)

229۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ......

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا ❷

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن ابوسعید سے سنا وہ اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "عرض کیا گیا" "اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہت اچھے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "پرہیزگار لوگ۔" لوگوں نے کہا: "ہم آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یوسف بن یعقوب جو اللہ کے نبی ہیں اور وہ اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔" لوگوں نے کہا: "اس کے متعلق بھی ہم نہیں پوچھ رہے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر عرب کے قبیلوں کے متعلق تم مجھ سے پوچھتے ہو؟" جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بہتر ہیں۔ جب کہ وہ سمجھ حاصل کریں۔"

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ (۱) جاہلیت میں خیر سے متصف لوگ اسلام قبول کر کے جب اس کے احکام و مسائل میں رسوخ حاصل کر لیں تو یہ بہترین افراد ہیں۔ (۲) آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے، تبھی تو صحابہ کی مراد سمجھنے میں آپ کو دقت پیش آئی۔

---

❶ سندہ منقطع زید بن مخارق نے ابن عمر سے نہیں سنا۔ نیز حدیث کا پہلا حصہ صحیح ثابت ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله تعالى "واتخذ الله ابراهيم خليلا" حدیث: 3353۔

230۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. ❶

معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

فوائد:...... جیسا کہ کائنات میں انبیاء علیہم السلام اللہ کے پسندیدہ و چنیدہ ہوتے ہیں اسی طرح ان کے ورثا کو بھی اللہ تعالیٰ انتخاب کرتے ہیں، حدیث میں ''اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ'' علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ آج علماء کو اپنے منصب ومقام کا لحاظ کرنا چاہیے اور اپنے کردار وعمل میں انبیاء ورسل علیہم السلام کی نقل کرنی چاہیے۔

231۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

232۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. ❸

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

233۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي

---

❶ ''الحديث صحيح'' صحيح بخاری، کتاب فرض الخمس، قول الله تعالى ''فأن لله خمسه وللرسول'' حديث 3116، صحيح مسلم كتاب الإمارة باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق حديث 4933۔

❷ ''إسناده صحيح'' جامع ترمذي كتاب العلم باب إذا أراد الله بعبد خيرا 2645 تحفة ... نسخه رقم 4۔

❸ تخريج سابق

عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا بِمَكَانِي هٰذَا فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِي الْيَوْمَ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ وَلَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْيَوْمِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فِي هٰذَا الْبَلَدِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ لَا تَغِلُّ عَلَى ثَلَاثٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةِ أُولِي الْأَمْرِ وَعَلَى لُزُومِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ ❶

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے دن عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دن حاضر ہوئے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) "اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ اس دن کے بعد اپنی اس جگہ پر تم سے پھر ملاقات نہ کروں اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے آج میری بات کو سنا اور پھر اسے یاد کیا۔ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اسے نہیں سمجھتا۔ اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے اور جان لو کہ دل تین باتوں پر خیانت نہیں کرتے۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) اور حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔"

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ کے رجائیت والے کلام سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے۔ ورنہ آپ ﷺ قطعیت کے ساتھ کہتے کہ آئندہ تم کو مل نہ سکوں گا (۲) علم دین کو حاصل کر کے آگے پہنچانے والا رحمت الٰہی کا مستحق ہے (۳) بلا اجازت کسی کا مال لینا یا جانی نقصان پہنچانا حرام ہے۔

نیز حکمرانوں کی خیر خواہی کا مطلب ان کی معروف میں اطاعت کرنا ہے۔ اور جماعت المسلمین کو چھوڑنا حرام ہے۔ یعنی جب مسلمان ایک خلیفہ پر متحد ہوں تو اس کے احکام سے روگردانی کرنا بغاوت اختیار کرنا

❶ اسنادہ حسن والحدیث صحیح" مسند موصلی حدیث 7413۔ مجمع الزوائد:598۔المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم:11,6,5,3۔

ناجائز ہے حدیث میں ہے "مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ" (ترمذی)

234۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَطَاعَةُ ذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُونُ مِنْ وَرَائِهِمْ ❶

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں "خیف" جگہ پر کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف لوٹایا جس نے سنے نہیں۔ بعض اوقات علم والے علم کو سمجھتے نہیں ہیں اور بعض اوقات سننے والا سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور مومن کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازمی پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

235۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ فَقُلْتُ مَا خَرَجَ هَذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا

عبدالرحمن بن ابان بن عثمان اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دن کے نصف حصے میں مروان بن حکم کے پاس سے نکلے۔ ابان کہتے ہیں میں نے کہا: اس وقت مروان نے آپ سے کچھ پوچھا ہے جس کے لئے آپ اس وقت باہر آئے ہیں، میں ان کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: "جی ہاں! مروان نے مجھ سے ایک حدیث پوچھی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: "اللہ

---

❶ "اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح" مجمع الزوائد حدیث 598 مسند موصلی حدیث 7413-7414

فَحَفِظَهُ فَأَدَّاهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ لَا يَعْتَقِدُ قَلْبُ مُسْلِمٍ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ هِيَ الظُّهْرُ. ❶

اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف پہنچایا جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ بعض اوقات علم والا فقیہ نہیں ہوتا بعض اوقات علم سیکھنے والا، سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا دل تین باتوں پر یقین کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔" زید بن ثابت کہتے ہیں: میں نے کہا: "وہ کیا ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "(۱) خالص عمل کرنا اور۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ لوگوں کو بھی گھیرتی ہے اور جو شخص آخرت کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دیتا ہے اور اللہ اس کے تمام کاموں کو اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو تو اللہ اس کے تمام کاموں کو بکھیر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے سامنے ضرورت مندی ہوتی ہے۔ اور اس کے پاس دنیا اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے لئے مقدر کی گئی ہے۔" ابان کہتے ہیں: "میں نے زید بن ثابت سے نماز وسطیٰ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: "وہ ظہر کی نماز ہے۔"

فوائد:...... جب انسان کی نظر اخروی انعامات پر لگ جاتی ہے تو دنیاوی چکا چوند کی حرص وہوس اس کے دل سے نکل جاتی ہے پھر جب وہ بے پرواہ ہوتا ہے تو اس کے پاس دنیا کا سامان ذلیل ہوتے ہوئے آتا ہے جب کہ وہ اس کے لیے بے معنی ہوتا ہے۔ اور وہ دنیاوی ہم وغم سے بے نیاز مطمئن پرسکون زندگی گزارتا ہے۔ جبکہ دنیا کا طالب وہ کام تو بہت کرتا ہے لیکن اس کی پوری نہیں پڑتی۔ مستقل روتا اس کا مقدر ٹھہرتا ہے اس

❶ "اسنادہ صحیح" موارد الظمآن، حدیث 72,73۔ صحیح ابن حبان حدیث 67-680، مجمع الزوائد حدیث 587-598۔

کے باوجود ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے لہٰذا عقلمند کی ترجیح زوال آخرت ہی ہوتی ہے۔ نیز صلاۃ الوسطیٰ کا بیان کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔

236۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دُعَاءَهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ۔ ❶

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے اس نے سنی تھی۔ بعض اوقات جس کے پاس بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ تین باتوں پر مسلمان آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا (۲) اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ ان کی دعا انہیں پیچھے سے گھیرے رکھتی ہے۔“

[25] ... بَابُ اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان

237۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ❷

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

فوائد: ...... بعثت نبوی کا مقصد قرآن کا بیان و تشریح تھی اس لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث اقوام کی زبان میں بھیجا گیا (ابراہیم: 4) سو معلوم ہوا کہ حدیث قرآن کا بیان و تشریح ہے لہٰذا یہ بھی دین کا منبع اور ماخذ ہے کا حافظ

---

❶ إسناده ضعيف، والحديث صحيح، مجمع الزوائد، حديث: 588

❷ "إسناده صحيح" مصنف ابن أبي شيبة 8/763 حديث 6302، مسند أحمد 3/303، صحيح مسلم، المقدمة، باب تغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 3

ٹھہرا لہٰذا اس میں اپنی طرف سے اضافہ یا کسی قسم کی کمی وبیشی دین میں کمی بیشی کا سبب ہے اسی لیے اس کے متعلق اس قدر شدید وعید وارد ہوئی۔

238۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶

ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔‘‘

239۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❷

عبداللہ بن زبیر، زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس شخص نے میری طرف سے جھوٹی حدیث بیان کی اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرے۔‘‘

240۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸

عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ اپنے باپ اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔‘‘

241۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ عَتَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ أُخْطِئَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ

عتاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ ’’اگر مجھ کو غلطی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے پاس وہ باتیں بیان کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ

---

❶ ”اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح“ اس کی سند میں عبدالاعلی راوی ضعیف ہے مگر متن صحیح ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ حدیث: 106۔

❸ ”اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح“

اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَذَاكَ أَنِّي سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶

سے سنیں یا انھوں نے اس طرح کہا: کہ جو رسول اللہ نے فرمائی تھیں اور خوف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔"

فوائد:...... وعید کا خوف ہی تھا جس نے صحابہ ؓ کو بھی بیان حدیث میں محتاط کر دیا۔ جیسا کہ ایک واقعہ جو کئی صحابہ ؓ کے سامنے بیان ہوا ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے والا ایک ہی ہے یہ اسی احتیاط کا ہی نتیجہ ہے۔

242۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَنِ التَّيْمِيِّ وَعَنْ عَتَّابٍ مَوْلَى ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعُوا ......

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❷

انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔"

243۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ ......

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُلْ إِلَّا حَقًّا أَوْ إِلَّا صِدْقًا وَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸

ابو قتادہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے: "اے لوگو! میری طرف سے زیادہ حدیثیں نقل کرنے سے بچو، جو شخص مجھ پر بات کہنا چاہے وہ حق بات یا سچی بات کہے اور جو کوئی مجھ پر ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا صحابہ ؓ کی قلت روایت کا ایک سبب آپ ﷺ کی یہ وصیت بھی تھی۔ روایات صرف انہیں صحابہ ؓ سے زیادہ ہیں جن کا زیادہ عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ گزرا۔ دیگر

---

❶ "اسنادہ صحیح"

❷ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبہ 763/8 حدیث: 6303۔ مسند احمد 113/3 مشکل الآثار 169/1۔

❸ "اسنادہ صحیح"

ثُمَّ قَالَ ثَكِلَتْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ أَوَلَمْ تَكُنِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمْ شَيْئًا إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ ❶	غضبناک ہو گئے آپ کو اللہ غصہ نہ دلائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری مائیں تم کو گم پائیں کیا بنی اسرائیل میں تورت و انجیل نہیں تھی ان کو کسی چیز کا فائدہ نہیں دیا، بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔ بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔"

فوائد:...... تورات و انجیل کے موجود ہونے کے باوجود بنی اسرائیل سے علم کا اٹھ جانا اس سے معلوم ہوا کہ کتابوں کی موجودگی ہی صرف علم کے لیے کافی نہیں جب تک ان کو پڑھا اور سمجھا نہ جائے اس کے معنی و مفہوم پر عبور نہ حاصل کیا جائے۔ یعنی حقیقی علم فقاہت ہے۔

247۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ......

حَدَّثَنَا هِلَالٌ هُوَ ابْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا عَلَامَةُ هَلَاكِ النَّاسِ قَالَ إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ ❷	خباب کے بیٹے ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا میں نے کہا: "اے ابو عبداللہ! لوگوں کے ہلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟" انہوں نے کہا: "جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔"

فوائد:...... دین سے وابستگی اصل زندگی ہے اور دین سے دوری بربادی ہے۔ جہاں جہاں بے دینی ہوگی وہاں وہاں ویرانی ہوگی اور جہاں دین کا صحیح علم ہوگا وہاں خیر ہی خیر ہوگی۔

248۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ ......

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمَ أَوْ يَعْلَمَ الْآخِرُ فَإِنْ هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُعَلِّمَ أَوْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ ❸	سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلے لوگ باقی رہیں گے حتیٰ کہ پچھلے ان سے علم پڑھ لیں۔ یا وہ بعد والوں کو علم پڑھا دیں۔ اگر وہ بعد والوں کو علم دینے سے پہلے اٹھ جائیں گے تو لوگ ہلاک ہو

❶ الحسن بشواهده: أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم حديث 228.

❷ إسناده صحيح: مصنف ابن أبي شيبة 40/15، جامع بيان العلم حديث 1023، شعب الإيمان 253/2 حديث 1662، حلية الأولياء 276/4.

❸ إسناده ضعيف: كتاب الزهد، لإمام أحمد ص 151.

جائیں گے۔"

249۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ قُلْنَا لَا قَالَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ علم کا جانا کیا ہے؟" ہم نے کہا: "نہیں" انہوں نے کہا: "علماء کا چلے جانا۔"

250۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ ......

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ أَتَدْرِي كَيْفَ يَنْقُصُ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ كَمَا يَنْقُصُ الثَّوْبُ وَكَمَا يَقْسُو الدِّرْهَمُ قَالَ لَا وَإِنَّ ذَلِكَ لَمِنْهُ قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ ❷

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا تم جانتے ہو کہ علم کیسے کم کیا جائے گا؟" ابووائل کہتے ہیں، میں نے کہا: "جیسے کپڑا کم ہو جاتا ہے اور جس طرح درہم کم ہو جاتا ہے؟" حذیفہ نے کہا: نہیں! یہ بھی اسی سے ہے لیکن علم کا کم ہونا علماء کا فوت ہو جانا ہے۔"

251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا لِي أَرَى عُلَمَاءَكُمْ يَذْهَبُونَ وَجُهَّالَكُمْ لَا يَتَعَلَّمُونَ فَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ❸

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "مجھے کیا ہے؟ کہ میں دیکھ رہا ہوں، تمہارے علماء جا رہے ہیں اور تمہارے جاہل علم حاصل نہیں کرتے علم اٹھ جانے سے پہلے علم حاصل کرو، علم کا اٹھ جانا علماء کا چلے جانا ہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا لٹریچر یا کتابوں کا بہت زیادہ ہونا یہ کثرت علم کی علامت نہیں یہ حصول علم کا ایک ذریعہ ہیں جب کہ علم کا اصل منبع علماء ہی ہیں۔

252۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا

---

❶ "اسناده صحیح" [illegible] 53، [illegible] حدیث: 1007۔

❷ "فی اسناده محمد بن سعید وفیه کلام" امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ "اسناده ضعیف منقطع" سالم بن ابی الجعد نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ کتاب الزهد، امام احمد، ص 144، حلیة الأولیاء 1/221، جامع بیان العلم وفضله رقم 1044۔

قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ. ❶

"علم جاننے والے اور علم سکھانے والے (بہترین) لوگ ہیں اور اس کے بعد کسی میں بھلائی نہیں ہے۔"

253۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْمُتَعَلِّمُ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَلَيْسَ لِسَائِرِ النَّاسِ بَعْدُ خَيْرٌ. ❷

سالم بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "جو علم سیکھے اور سکھائے دونوں اجر میں برابر ہیں اور باقی لوگوں کے لئے بھلائی نہیں۔"

254۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا وَلَا تَكُنِ الرَّابِعَ فَتَهْلِكَ ❸

حسن بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "تم علم سیکھنے والے یا سکھانے والے یا سننے والے بنو اور چوتھی حالت میں نہ ہو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔"

فوائد:...... زندگی مسلسل سیکھتے رہنے کا نام ہے جونہی یہ سلسلہ رکتا ہے ہلاکت کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے اسلاف کا تعلیمی شوق بڑھاپے میں بھی جوان رہتا تھا۔

255۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ. ❹

عبداللہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا "لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک ان میں پہلے لوگ ہوں گے حتی کہ وہ دوسروں کو علم سکھائیں گے اور جب پہلے لوگ بعد والوں کو علم سکھانے سے قبل اٹھ جائیں یا یہ کہ بعد والوں نے ابھی علم نہ پڑھا ہو۔ تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔"

256۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

---

❶ "اسنادہ منقطع"، سلیمان بن موسیٰ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ (یہ پچھلے اثر کا حصہ ہے)

❷ "اسنادہ منقطع" مصنف ابن ابی شیبہ 730/8 رقم: 6174، جامع بیان العلم وفضلہ رقم: 141۔

❸ "اسنادہ ضعیف" حسن البصری رحمہ اللہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ 729/8 رقم: 6171، کتاب المعرفۃ والتاریخ 299/3

❹ "اسنادہ صحیح" یہ اثر 248 پر گزر چکا ہے۔

عَنِ الْأَحْنَفِ قَالَ قَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا. ❶

احنف بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم حاصل کرو اس سے قبل کہ تم سردار بنائے جاؤ۔''

فوائد: ...... اس سے مراد بچپنے ہی میں علم حاصل کرو کیونکہ بڑے ہونے پر اس کا سیکھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ویسے بھی بچپن میں ذہن نشین کی ہوئی بات بھولتی نہیں ہے۔ الحفظ فی الصغر کالنقش فی الحجر۔

257۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ......

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ تَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبِنَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا مَعْشَرَ الْعُرَيْبِ الْأَرْضَ الْأَرْضَ إِنَّهُ لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ فَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى الْفِقْهِ كَانَ حَيَاةً لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى غَيْرِ فِقْهٍ كَانَ هَلَاكًا لَهُ وَلَهُمْ. ❷

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے لمبی لمبی عمارتیں بنانے میں فخر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے عرب کی حقیر قوم! زمین پر ہی رہو، زمین کو ہی اپناؤ، کیونکہ اسلام جماعت کے ساتھ ہے اور جماعت حکمرانی کے ساتھ ہے اور حکمرانی اطاعت کے ساتھ ہے اور جس کو بغیر علم کے اس کی قوم سردار بنائے وہ اپنے اور ان کے لئے ہلاکت کا سبب ہوگا۔

فوائد: ...... معلوم ہوا ۔ (۱) اونچی عمارتیں اسلام میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئیں ہیں۔ جیسا کہ حدیث جبریل میں اسے قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا گیا ہے۔ (مسلم) اور آپ ﷺ کے دور میں بھی جب ایک صحابی نے ذرا اونچا مکان بنایا تو آپ ﷺ نے اسے گرا دیا لیکن آج کل بڑے بڑے دین کے دعویدار کروڑوں روپیہ عمارتوں پر ضائع کر دیتے ہیں۔...... (۲) قوم کے سربراہ اہل علم میں سے ہونے چاہئیں ورنہ تباہی و ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

---

❶ اسنادہ صحیح، کتاب الزھد لوکیع رقم 102، مصنف ابن ابی شیبة 8/729، رقم:6167، تعلیقا، والمعرفة 78/2، شعب الایمان رقم:1669، الاجماع للشافعی ص:244۔

❷ اسنادہ ضعیف، صفوان بن رستم مجہول ہے اور عبدالرحمٰن بن میسرہ نے تمیم داری کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم وفضلہ رقم 326۔

[27]... باب الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ

علم پر عمل اور اچھی نیت کا بیان

258۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ....

أَنَّ الْمُهَاصِرَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ ❶

مہاصر بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں دانا کی ہر بات کو قبول نہیں کرتا لیکن میں اس کی ہر خواہش اور اس کا ارادہ قبول کرتا ہوں۔ اگر اس کا ارادہ اور اس کی خواہش میری فرمان برداری میں ہو تو اگرچہ وہ بات نہ بھی کرے، میں اس کی خاموشی کو اپنے لئے تعریف اور وقار بنا دیتا ہوں۔"

فوائد:..... اطاعت الٰہی کا ارادہ وخواہش بھی اگرچہ اس کا اظہار نہ کیا گیا ہو اسے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے اس کی نیت کا اجر عطا فرما دیتے ہیں۔

259۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ

عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَبُثُّ الْعِلْمَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَتَّى يَعْلَمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِمْ أَخَذْتُهُمْ بِحَقِّي عَلَيْهِمْ. ❷

ابوزاہر یہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آخری زمانہ میں علم پھیلایا جائے گا حتیٰ کہ مرد اور عورت غلام اور آزاد، چھوٹا اور بڑا سب علم پڑھیں گے۔ جب ان کے ساتھ یہ معاملہ کروں گا تو اپنے حق کی وجہ سے جو ان پر ہوگا ان کو پکڑ لوں گا۔"

260۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ ..

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْعِلْمِ فَأَرَادَ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ

ہشام بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: "جو شخص اس علم سے کچھ تلاش کرے اور اس کے ساتھ اس چیز کا ارادہ کرے جو

---

❶ "اسنادہ ضعیف" صدقہ بن عبداللہ ضعیف ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ اس کو نقل میں منفرد ہیں۔

❷ "اسنادہ ..." حلیۃ الاولیاء 100/6، جامع بیان العلم وفضلہ رقم 1210۔

يُدْرِكُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا فَذَاكَ وَاللّٰهِ حَظُّهُ مِنْهُ. ❶

اللہ کے پاس ہے تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ پالے گا۔ اور جو کوئی اس سے دنیا کا ارادہ کرے تو اللہ کی قسم! علم سے اس کا حصہ یہی ہے۔"

فوائد:...... حصول علم اگر فقط حصول دنیا کے لیے ہو تو یہ آخرت میں خسارے کا باعث ہوگا جب کہ رضائے الٰہی کے لیے حاصل کیا گیا علم آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کو بھی سنوار دیتا ہے۔

261۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

بْنِ عِيسَى قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِثَلَاثٍ لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُجَادِلُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلِتَصْرِفُوا بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ وَابْتَغُوا بِقَوْلِكُمْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَدُومُ وَيَبْقَى وَيَنْفَدُ مَا سِوَاهُ. ❷

ابن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: "تین باتوں کے لیے علم نہ سیکھو، (۱) اس لیے کہ تم اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو۔ (۲) اس لیے کہ عالموں سے مقابلہ کرو۔ (۳) اس لیے کہ لوگوں کے چہرے اپنی طرف متوجہ کرو۔ اور اپنی بات کے ساتھ وہ چیز تلاش کرو جو اللہ کے پاس ہے کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ اور جو اس کے علاوہ ہے وہ ختم ہو جائے گی۔"

فوائد:...... اس عارضی مدت کے لیے برسوں محنت سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔

262۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُونُوا يَنَابِيعَ الْعِلْمِ مَصَابِيحَ الْهُدَى أَحْلَاسَ الْبُيُوتِ سُرُجَ اللَّيْلِ جُدُدَ الْقُلُوبِ خُلْقَانَ الثِّيَابِ تُعْرَفُونَ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ وَتَخْفَوْنَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. ❸

اسی اسناد کے ساتھ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "علم کے چشمے اور ہدایت کے چراغ، اور گھروں کے کمبل اور رات کے چراغ بن جاؤ۔ دلوں کے نئے ہوں گے اور کپڑے پرانے ہوں گے تو تم آسمان والوں کے ہاں معروف ہو جاؤ گے اور زمین والوں پر چھپے رہو گے۔"

فوائد:...... اہل علم کی ہمیشہ یہی شان رہی ہے کہ انہوں نے ظاہر کو سنوارنے کی بجائے اندرون کو

---

❶ "اسنادہ صحیح" اقتضاء العلم والعمل رقم: 103۔ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ۔

❷ "اسنادہ ضعیف" محمد بن حمید متروک ہے۔ الفقیہ والمتفقہ رقم 8[illegible]0۔ جامع بیان العلم رقم: 257۔

❸ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان بیہقی۔ رقم: 1729۔

چمکایا ہے اور ہمیشہ سادگی ہی ان کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ اور یہی اصل سرمایہ ہے۔

263۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ ....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَطْلُبُ هٰذَا الْعِلْمَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الدُّنْيَا إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

عبداللہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دنیا حاصل کرنے کے لئے (دین کا) علم پڑھے اللہ اس پر قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی حرام کر دے گا۔"

264۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ أَفْتِنِي أَيُّهَا الْعَالِمُ فَقَالَ الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے شعبی سے کہا: "اے عالم! مجھے فتویٰ دو۔" شعبی نے کہا: "عالم تو وہ ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔"

فوائد: ...... ان کا اشارہ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔ آیت کی طرف تھا۔

265۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَيْدٍ ....

عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تُعْرَفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي بَعْدَ هٰذَا زَمَانٌ لَا يَعْرِفُ فِيهِ تِسْعَةُ عُشَرَائِهِمُ الْمَعْرُوفَ وَلَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نُوَمَةٍ فَأُولٰئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدٰى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَلَا

اوفی بن دلہم بیان کرتے ہیں کہ انہیں علی کی طرف سے یہ خبر پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "علم سیکھو اس سے تم مشہور ہو گے اور اس پر عمل کرو تو اس کے ساتھ تم اہل علم سے ہو جاؤ گے۔ بے شک اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اس میں دس آدمیوں میں سے نو آدمی اچھی بات نہیں جانیں گے۔ اور اس کی برائی سے کوئی نہیں بچے گا۔ مگر ہر گم نام نظر انداز کیا ہوا۔ یہی لوگ ہدایت کے پیشواء ہوں گے اور علم کے

---

❶ "إسناده صحيح إلى عبدالله بن عبدالرحمن وهو مرسل" جس کی شاہد روایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ سنن ابن ماجه المقدمة رقم: 252۔ مصنف ابن ابی شیبة 731/8، رقم: 6178۔

❷ "إسناده صحيح" مصنف ابن ابی شیبة 48/14، رقم: 6373 حلية الاولياء 311/4۔

الْمَذَايِيعَ الْبُذُرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ نُوَمَةٌ غَافِلٌ عَنِ الشَّرِّ الْمَذَايِيعُ الْبُذُرِ كَثِيرُ الْكَلَامِ ❶

چراغ۔ یہ لوگ نہ ہی فساد برپا کرنے والے ہوں گے چغل خور ہوں گے نہ باتونی اور نہ بکواس کرنے والے۔ ابو محمد نے کہا: ''نومۃ: برائی سے بے خبر کو کہتے ہیں۔''

المذاییع، چغل خور، بہت زیادہ باتیں کرنے والا۔

فوائد:...... بندہ علم سے معروف اور عمل سے نام بناتا ہے کیونکہ علم کا عمل سے بہت گہرا تعلق ہے جیسا کہ (فاطر: 28) آیت سے واضح ہے کیونکہ علم سے خشیت حاصل ہوتی ہے اور خشیت سے عمل میں رغبت، چنانچہ عمل نہ ہو تو خشیت گئی، خشیت نہ ہو تو علم گیا۔

266۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ بَعْدَ أَنْ تَعْلَمُوا فَلَنْ يَأْجُرَكُمُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ حَتَّى تَعْمَلُوا ❷

یزید بن جابر بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم سیکھنے کے بعد تم جو چاہو کرو تمہیں اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ پناہ نہیں دے گا حتی کہ تم عمل کرو۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم بلا عمل وبال ہے۔

267۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ....

ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُنَبِّهٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ عَقْلُهُ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَوْ نَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ مَا آتَى اللَّهُ عَبْدًا عِلْمًا فَعَمِلَ بِهِ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى فَيَسْلُبُهُ عَقْلَهُ حَتَّى

یزید بن جابر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ابن منبہ کے پاس آکر حسن کا حال پوچھنے لگے اور انہوں نے کہا: ''اس کی عقل کیسی تھی؟'' انہوں نے اسے بتایا پھر فرمایا: ''ہم لوگ کہا کرتے تھے یا کتابوں میں پاتے تھے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کسی بندے کو علم دے اور وہ ہدایت کے راستے پر ہو کر اس پر عمل کرے اور اللہ اس سے اس کی

---

❶ ''سندہ منقطع'' اوفی بن دلہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ کتاب الزہد امام احمد 130۔ شعب الایمان رقم 9670۔

❷ ''سندہ منقطع'' یزید بن جابر الازدی نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ کتاب الزہد امام ابن مبارک 62، حلیۃ الاولیاء 236/1۔

يَقْبِضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ. ❶

عقل چھین لے حتی کہ اللہ اس کی روح کو اپنے پاس قبض کر لے۔"

268۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ الْجَحْجِيُّ قَالَ ......

حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمًا لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ. ❷

ابو کبشہ سلولی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے "قیامت کے دن مرتبے میں بدترین لوگوں میں سے وہ عالم (بھی) ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھاتا ہو۔"

269۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَامَةَ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَزْدَدْ عِلْمًا يَزْدَدْ وَجَعًا. ❸

مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا "جو شخص علم میں زیادہ ہو جاتا ہے وہ درد میں بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔"

فوائد: ...... علم سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے جوں جوں رب کی معرفت بڑھتی جاتی ہے ویسے ہی اس کی ذات کا جلال وعظمت بندے پر خوف طاری کرتا جاتا ہے۔ اور آدمی دنیا کی حقیقی لذتوں کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہاریں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

270۔ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي أَنْ يُقَالَ لِي مَا عَلِمْتَ وَلٰكِنْ أَخَافُ أَنْ يُقَالَ لِي مَاذَا عَمِلْتَ. ❹

اور ابودرداء نے کہا "میں اپنے نفس پر اس بات سے نہیں ڈرتا کہ مجھے کہا جائے: تم نے کتنا علم پڑھا؟ مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے کہا جائے: "تو نے کیا عمل کیا؟"

---

❶ "إسناده ضعيف" سعد (الخراز) بہت ضعیف ہے۔ الإتحاف رقم: 1883۔

❷ "إسناده ضعيف جدًا" یونس بن سیف کا قول ہے، عبد اللہ بن قاسم بن قیس سے ابو مسعود متروک راوی ہے۔ ... رقم 40، حلیۃ الاولیاء 233/1۔

❸ "إسناده ضعيف" مالک بن دینار نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، اور ابو قدامہ حارث بن عبید ضعیف ہے۔ جامع بیان العلم رقم (H) 9۔

❹ "إسناده ..." مصنف ابن ابی شیبہ 311/13، رقم 16446، ... رقم 33، اقتضاء العلم العمل رقم 54۔

فوائد:...... قیامت میں اعمال کا ہی حساب وکتاب ہوگا جو کہ پکڑ یا نجات کا باعث بنیں گے۔ علم کا سوال تو نہیں ہوگا البتہ یہ بلندی درجات کا باعث ضرور بنے گا۔

271۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَذْكُرُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ...

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر جاگنے سے بہتر ہے۔''

272. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه إِنِّي لَأُجَزِّئُ اللَّيْلَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَثُلُثٌ أَنَامُ وَثُلُثٌ أَقُومُ وَثُلُثٌ أَتَذَكَّرُ أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

اور ابو ہریرۃ نے کہا ''میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں سوتا ہوں اور ایک تہائی میں قیام کرتا ہوں اور ایک تہائی میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد کرتا ہوں۔''

273۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ......

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ. ❸

حسن بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم سے کچھ تلاش کرے، تو اللہ اسے اتنا دے گا جو اسے کافی ہوگا۔''

[28]..... بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ

غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا

274. أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ...

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِيهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَإِنْ كَانَ فِيهِ زِيَادَةٌ أَوْ نُقْصَانٌ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایک حدیث پوچھی تو اس نے بیان کی میں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی طرف مرفوع ہے۔ شعبی نے کہا: ''نہیں، یہ نبی ﷺ کے علاوہ شخص سے ہے ہمیں یہ بات پسند ہے کیونکہ اگر اس میں

❶ "اسنادہ ضعیف ولکن لہذا الامر شواہد کثیرۃ" المدخل، امام بیہقی رقم 459، جامع بیان العلم رقم 107، الفقیہ والمتفقہ 1/19، 14۔

❷ "اسنادہ اسناد سابقہ" امام دارمی رحمہ اللہ نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبۃ: 13/553 رقم 17248، حلیۃ الاولیاء: 4/228۔

كَانَ عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

زیادتی یا کمی ہوگی تو نبی ﷺ کے علاوہ اسی شخص ہی کی ہوگی۔"

فوائد:...... اس سے محدثین کی احتیاط کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ انہوں نے روایت بالحدیث میں کس قدر حیطہ سے کام لیا ہے۔ یعنی حدیث کی براہ راست نبی ﷺ کی جانب نسبت کرنے کی بجائے کہا کہ فلاں شخص نے اس طرح بیان کیا ہے تا کہ کسی غلطی سے وعید کے زمرے میں نہ آجائیں۔

275۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ فَقِيلَ لَهُ أَمَا تَحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ أَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ عَلْقَمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ. ❷

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا۔ ان سے کہا گیا: "کیا آپ کو نبی ﷺ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث یاد ہے؟" انہوں نے کہا: "کیوں نہیں! مگر یہ بات کہنی مجھے زیادہ اچھی لگتی ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں علقمہ نے کہا۔"

فوائد:...... "محاقلۃ" تیار فصل کی دانوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا۔ "مزابنۃ" تر کھجوروں کی کھجور پرلگی کھجوروں سے خرید وفروخت کرنا۔ ان میں دھوکہ ہونے کی وجہ سے یہ حرام ہیں۔

276۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شِبْهَهُ أَوْ شَكْلَهُ. ❸

اسماعیل بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: "اس طرح یا اس کے مشابہ یا اس جیسی۔"

فوائد:...... یہ کہنے کی بجائے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا اس جیسی یا اس کے مشابہ کہنا زیادہ قرین قیاس ہے۔

277۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ......

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

ربیعہ بن یزید کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث

---

❶ "إسناده صحيح" مصنف ابن ابی شیبہ 754/8، رقم: 6275

❷ "إسناده صحيح" طبقات ابن سعد 190/6۔

❸ "إسناده ضعيف" اسماعیل بن عبیداللہ دمشقی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا اور محمد بن کثیر ضعیف ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم رقم: 1473، تحقیق ص 206۔

إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا قَالَ اللَّهُمَّ إِلَّا هٰكَذَا أَوْ كَشَكْلِهِ. ❶ — بیان کرتے تو کہتے: ”مگر اس طرح یا اس جیسی۔“

278۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنْتُ لَا تَفُوتُنِي عَشِيَّةُ خَمِيسٍ إِلَّا آتِي فِيهَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ ذَاتَ عَشِيَّةٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَاغْرَوْرَقَتَا عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ مُحَلَّلَةً أَزْرَارُهُ وَقَالَ أَوْ مِثْلُهُ أَوْ نَحْوُهُ أَوْ شَبِيهٌ بِهِ. ❷

ابراہیم تیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن میمون نے کہا: ”میں ہر جمعرات کی رات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تھا۔ میں نے کبھی ان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حتیٰ کہ ایک رات انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:“ عمرو بن میمون کہتے ہیں: ”ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔“ اور انہوں نے کہا: ”یہ اس جیسی ہے یا اس کی مثل ہے یا اس کے مشابہ ہے۔“

فوائد:...... (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ) کس قدر ذمہ داری والا جملہ، صحابہ رضی اللہ عنہم کے فعل سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

279۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَيَّامِ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ. ❸

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دنوں کی حدیث بیان کرتے تو ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور کہتے: ”اس طرح یا اس جیسی، اس طرح یا اس جیسی۔“

280۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي — توبہ عنبری بیان کرتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: ”کیا

---

❶ ”إسناده منقطع“ ابراہیم نے سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ حلية الأولياء 23/1، الكفاية ص: 205۔

❷ ”إسناده صحيح“ مصنف ابن ابی شیبة 753/8۔ سنن ابن ماجه، المقدمه: 23 باب التوقي في الحديث عن رسول، محدث فاصل 549۔

❸ ”إسناده ضعيف“ اشعث بن سوار ضعیف ہے۔

الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ فُلَانًا الَّذِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَحَدَّثَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفًا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ. ❶

تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟" میں ابن عمر کے پاس دو سال یا اڑھائی سال رہا تو میں نے اس حدیث کے علاوہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔"

فوائد:...... جس حدیث کے بیان میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ رحمہم اللہ نے اس قدر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہو اس کے بارے میں لوگوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا اور عوام ذہنوں کو پراگندہ کرنا جیسا کہ منکرین حدیث کا طریقہ کار رہا ہے کس طرح درست ہوسکتا ہے۔

281۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

عبداللہ بن ابوسفر کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: میں نے ابن عمر کے پاس ایک سال مجلس اختیاری، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

282۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُنَا فِي الشَّهْرِ بِالْحَدِيثَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةِ. ❸

ثابت بن قطبہ انصاری کہتے ہیں کہ عبداللہ ہمیں ایک ماہ میں دو یا تین حدیثیں بیان کرتے تھے۔

283۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ .....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِبَعْضِ مَا

عبدالملک عبید کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ہم نے کہا: "ہمیں کوئی حدیث سنائیں

---

❶ "اسناده صحيح" السنن الكبرى 323/9باب ما جاء في الغضب، مصنف ابن ابی شیبة 755/8 رقم :6278۔ المحدث الفاصل رقم:739۔

❷ "اسناده صحيح" سنن ابی ماجه، المقدمه :26باب التوقي في الحديث عن رسول الله ﷺ، مصنف ابن ابی شيبة 755/8رقم: 6279۔

❸ "اسناده حسن" امام دارمی بایں الفاظ روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

سمعت من رسول الله ﷺ فقال وانتحل. ❶ — جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں!''

284۔ أخبرنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن ابن عون . . .

عن محمد قال كان أنس قليل الحديث عن رسول الله ﷺ وكان إذا حدث عن رسول الله ﷺ قال أو كما قال رسول الله ﷺ. ❷ — محمد کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی کم ہی حدیثیں بیان کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ''یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

فوائد:...... "أو كما قال رسول الله" حدیث بیان کرتے ہوئے اس کا آخر میں استعمال کرنا تحدیث کی پرامیت ہے لہٰذا اسے اپنانا بہتر ہے۔ اور کمال احتیاط وورع کی نشانی ہے۔

285۔ أخبرنا عثمان بن محمد حدثنا إسمعيل عن أيوب

عن محمد قال كان أنس إذا حدث عن رسول الله ﷺ حديثا قال أو كما قال رسول الله ﷺ. ❸ — محمد کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ''جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

286۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد . . . .

حدثني السائب ابن يزيد قال خرجت مع سعد إلى مكة فما سمعته يحدث حديثا عن رسول الله ﷺ حتى رجعنا إلى المدينة. ❹ — سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا تو میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا حتی کہ ہم مدینہ لوٹ آئے۔

287۔ أخبرنا سهل بن حماد حدثنا شعبة حدثنا بيان عن الشعبي . . . .

---

❶ ''اسنادہ جید۔''

❷ ''اسنادہ صحیح'' مصنف ابن ابی شیبة 8/754 رقم 6274 سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوقی فی الحدیث عن رسول الله ﷺ، الکفایة ص 206، جامع بیان العلم وفضلہ رقم 476۔

❸ ''اسنادہ صحیح''

❹ ''اسنادہ صحیح'' سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوقی فی الحدیث عن رسول الله ﷺ، مصنف ابن ابی شیبة 8/755، رقم 6277۔

عَنْ قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عُمَرَ شَيَّعَ الْأَنْصَارَ حِينَ خَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ شَيَّعْتُكُمْ قُلْنَا لِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا تَهْتَزُّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ اهْتِزَازَ النَّخْلِ فَلَا تَصُدُّوهُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ قَالَ فَمَا حَدَّثْتُ بِشَيْءٍ وَقَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعَ أَصْحَابِي.❶

قرظہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ عمر نے انصار کو رخصت کیا جب وہ مدینہ سے جانے لگے تو عمر نے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں کیوں رخصت کرنے آیا ہوں؟'' ہم نے کہا: ''انصار کے لیے'' عمر نے کہا: ''تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جن کی زبانیں قرآن کی تلاوت کی وجہ سے کھجور کی شاخوں کی طرح ہلتی ہوں گی۔ تم ان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے نہ روکنا اور میں تمہارا شریک ہوں۔'' قرظہ کہتے ہیں: ''میں نے ان کو کوئی حدیث نہیں سنائی حالانکہ میں نے بھی اپنے ساتھیوں کی طرح احادیث سن رکھی تھیں۔''

فوائد:..... اسلام کے بیشتر احکام احادیث کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ان کو حدیث کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ اس لیے ان کے بارے حدیث کا بیان ناگزیر ہے۔ البتہ ایسی احادیث مثلاً جو آپ ﷺ کے ظاہری حسن کے متعلق یا اور خوبیوں کے متعلق یعنی جن کا براہِ راست مسائل سے تعلق نہیں یہ دوسری قسم ہے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو روکا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

288- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُوفَةِ فَبَعَثَنِي مَعَهُمْ فَجَعَلَ يَمْشِي مَعَنَا حَتَّى أَتَى صِرَارَ وَصِرَارُ مَاءٌ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْغُبَارَ عَنْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ

قرظہ بن کعب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے انصار کا ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجا تو مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجا اور وہ ہمارے ساتھ چلنے لگے حتی کہ صرار پر آئے مدینہ کے راستہ میں ایک کنواں ہے اور وہ اپنے پاؤں سے گرد و غبار اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا: ''تم کوفہ جا رہے ہو تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کی آوازیں قرآن (پڑھنے) کی وجہ سے رونے کی طرح ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، وہ تمہارے

❶ ''اسنادہ صحیح'' طبقات ابن سعد 2/6، جامع بیان العلم وفضلہ 1691۔ مستدرک حاکم 102/1۔

مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْحَدِيثِ فَاعْلَمُوا أَنَّ أَسْبَغَ الْوُضُوءِ ثَلَاثٌ وَثِنْتَانِ تُجْزِيَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْحَدِيثِ فَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ فِيهِ قَالَ قَرَظَةُ وَإِنْ كُنْتُ لَأَجْلِسُ فِي الْقَوْمِ فَيَذْكُرُونَ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَمِنْ أَحْفَظِهِمْ لَهُ فَإِذَا ذَكَرْتُ وَصِيَّةَ عُمَرَ سَكَتُّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مَعْنَاهُ عِنْدِي الْحَدِيثُ عَنْ أَيَّامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ. ❶

پاس آئیں گے اور تم سے کوئی حدیث پوچھیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کم روایت کرنا اور میں اس بارے میں تمہارا شریک ہوں۔" قرظہ کہتے ہیں: "میں لوگوں میں بیٹھتا اور وہ نبی ﷺ کی حدیث کا ذکر کرتے اور مجھے آپ کی حدیثیں سب سے زیادہ یاد تھیں جب میں ذکر کرنے لگتا تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی بات یاد آتی اور میں خاموش ہو جاتا۔" ابو محمد کہتے ہیں: "ان حدیثوں کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی حدیثیں تھیں، سنن و فرائض کی حدیثیں نہ تھیں۔"

289۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ......

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ نَحْوَ ذَلِكَ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ. ❷

علقمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کانپ گئے پھر کہا: "اس طرح یا اس سے زائد۔"

290۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ

ابو نجیح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: میں ابن عمر کے

❶ اسنادہ صحیح۔ سنن ابن ماجہ، المقدمہ، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ، معرفۃ السنن والآثار، رقم: 7739۔

❷ اسنادہ صحیح۔ مسند احمد، رقم: 4016 طبع مکتب اسلامی، مستدرک حاکم: 11/1۔

صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرًا مِثْلَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ قَالَ عُمَرُ وَدِدْتُ أَنَّكَ قُلْتَ وَعَلَيَّ كَذَا. ❶

ساتھ مدینہ گیا۔ میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار یہی بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک درخت کا گودا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت ہے جو مسلمان آدمی کی طرح ہے۔'' میں نے ارادہ کیا کہ میں کہوں: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' پھر میں نے دیکھا کہ ''میں لوگوں میں سے چھوٹا ہوں، تو میں خاموش ہو گیا۔'' عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میری خواہش تھی کہ تم نے کہہ دیا ہوتا اور مجھے اتنا زیادہ پیارا ہوتا۔''

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا کم کم حدیث بیان کرنا (۲) کھجور کا درخت مسلمان کی طرح ہونا مثلاً آندھیوں، طوفانوں اور ادھر ادھر جھولنے کے باوجود اپنی جڑ پر کھڑے رہنا جس طرح مسلمان مصائب میں ڈٹا رہتا ہے۔ پھر جس طرح کھجور نرم، میٹھی اور شیرینی سے لبریز ہوتی ہے اسی طرح مسلمان نرم زبان، صاحب ایمان اور با اخلاق ہوتا ہے، کھجور کھانے سے تقویت ملتی ہے اسی طرح مومن کے پاس بیٹھنے سے روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) چھوٹوں کا بڑوں کی محفل میں خاموشی اختیار کرنا (۴) اگر کوئی علمی بات کسی کی سمجھ میں نہ آرہی ہو تو بڑوں کی محفل میں بیان کی جا سکتا ہے۔

291۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ ......

حَدَّثَنَا صَالِحٌ الدَّهَّانُ قَالَ مَا سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِعْظَامًا وَاتِّقَاءً أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ. ❷

صالح دھان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید کو کبھی یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسے بڑی بات سمجھنے اور آپ پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرنے کی وجہ سے۔''

292۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ......

❶ "صحیح البخاری، کتاب العلم، باب قول المحدث حدثنا، حدیث: 61۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین باب مثل المومن مثل النخلة، حدیث: 7030۔

❷ "اسنادہ جید" کتاب المعرفة امام فسوی 15/2۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى كَعْبٍ يَسْأَلُ عَنْهُ وَكَعْبٌ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ كَعْبٌ مَا تُرِيدُ مِنْهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ أَحْفَظَ لِحَدِيثِهِ مِنِّي فَقَالَ كَعْبٌ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَالِبَ شَيْءٍ إِلَّا سَيَشْبَعُ مِنْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا طَالِبَ عِلْمٍ أَوْ طَالِبَ دُنْيَا فَقَالَ أَنْتَ كَعْبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ لِمِثْلِ هَذَا جِئْتُ. ❶

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کعب رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی بات پوچھنے آئے اور کعب لوگوں میں تھے کعب نے کہا: ''آپ ان سے کیا چاہتے ہیں؟'' پھر ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ جان لیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد نہیں ہیں۔'' تو کعب نے کہا: تو جس کو بھی کوئی چیز تلاش کرنے والا پائے گا وہ کسی نہ کسی دن اس سے سیر ہو جائے گا۔ مگر علم تلاش کرنے والا یا دنیا تلاش کرنے والا بھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔'' ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تو کعب ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں اسی لئے آیا تھا۔''

293۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ......

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ وَكُلُّ طَالِبِ عِلْمٍ غَرْثَانُ إِلَى عِلْمٍ. ❷

طاؤس کہتے ہیں ''عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں زیادہ عالم کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے علم کے ساتھ لوگوں کے علم کو جمع کرے اور طالب علم علم کا بھوکا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم کو مسلسل لوگوں سے حاصل کرنے سے ہی آدمی بڑا عالم بن سکتا ہے۔ اور یہ اسی کے لیے ممکن ہے جو علم کی بھوک مٹنے نہ دے۔ نیز انسان غور کرنے سے جان سکتا ہے کہ ہر دوسرے شخص میں اللہ نے کوئی نہ کوئی خوبی ضرور پیدا کی ہے۔ جس کو یہ حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔

294۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ......

عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

خلیل بن مرۃ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن قرۃ نے کہا:

---

❶ "اسنادہ منقطع ضعیف" مستدرک حاکم 92/1 امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "فیہ انقطاع"

❷ "اسنادہ صحیح"

قُرَّةُ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْمَشْيَخَةُ وَهُمْ يَتَرَاجَعُونَ فِيهِمْ عَابِدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ شَابٌّ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ أَفِيضُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فِي أَيِّ شَيْءٍ رَآنَا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ أَمَرَكَ بِهَذَا فَمُرْ لَئِنْ عُدْتَ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ. ❶

''میں ایک حلقہ میں تھا جس میں بوڑھے لوگ موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ان میں عابد بن عمرو بھی تھے ایک نوجوان لوگوں کے کنارے سے بولا: اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاؤ اللہ تم میں برکت کرے تو لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ اس نے ہمیں کس کام دیکھا ہے۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے اس سے کہا: اس بات کا تجھے کس نے حکم دیا ہے؟'' تو یہاں سے چلا جا اگر دوبارہ تو نے یہ بات کہی تو ہم اس طرح اور اس طرح کریں گے۔''

فوائد:...... یعنی مشائخ نے مسائل کے بارے گفتگو کو ذکر اللہ کے معنی میں لیا کہ دینی امور میں گفتگو بھی اللہ کے ذکر کے مترادف ہے۔

295۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ - ....

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نِعْمَ الْمَجْلِسُ مَجْلِسٌ يُنْشَرُ فِيهِ الْحِكْمَةُ وَتُرْجَى فِيهِ الرَّحْمَةُ. ❷

عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''کیسی اچھی وہ مجلس ہے جس میں علم پھیلایا جائے اور اس میں رحمت کی امید کی جائے۔''

[29]......بَاب مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْخَشْيَةُ وَتَقْوَى اللَّهِ

اس شخص کا بیان جو کہے: ''علم اللہ کا ڈر اور خوف ہے!''

296۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی پھر فرمایا: ''جس وقت لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا حتی کہ علم

---

❶ ''اسنادہ ضعیف ولکن له شواهد۔

❷ رجاله ثقات غیر انه منقطع۔ عون بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ جامع بیان العلم رقم: 715۔

النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا يُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا۔ ❶

کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھیں گے۔'' زیاد بن لبید انصاری نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم سے علم کیسے چھینا جائے گا۔ حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے، میں تجھے مدینہ کے سمجھداروں میں شمار کرتا تھا، یہ تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس ہے۔ تو انہیں کیا فائدہ ہوا؟'' جبیر کہتے ہیں میں عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کو ملا، میں نے کہا: ''کیا تو نے سنا ہے، جو تیرا بھائی ابودرداء کہتا ہے؟ پھر میں نے اسے اس بات کی خبر دی جو ابودرداء نے کہی تھی۔ اس نے کہا: ''ابودرداء نے سچ کہا ہے اگر تو چاہے تو میں تجھے پہلے علم کے متعلق بتاؤں جو لوگوں سے اٹھا لیا جائے گا وہ عاجزی ہے قریب ہے کہ تو کسی جامع مسجد میں داخل ہو تو کوئی عاجزی کرنے والا آدمی نہ پاؤ۔''

فوائد:...... معلوم ہوا خشوع وخضوع کا علم سے گہرا تعلق ہے کیونکہ علم سے رب کی معرفت اور معرفت سے خشوع وخشیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ عدم خشوع عدم علم پر دلالت کرتا ہے۔ مزید اگلی حدیث دیکھئے۔

297۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنَانِيُّ ......

حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ

---

❶ ''صحیح بالشواہد'' جامع ترمذی، کتاب العلم باب ما جاء فی ذہاب العلم رقم: 2655، مستدرک حاکم 99/1، صحیح الترغیب رقم 992-993-994۔

الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ وَالنُّونَ فِي الْبَحْرِ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ الْخَيْرَ. ❶

آیت پڑھی: "اللہ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔" (فاطر: ۲۸) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے اور سمندر کی مچھلیاں ان لوگوں پر رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی سکھائیں۔"

فوائد: ...... عابد کی عبادت کا فائدہ صرف اسی کی ذات کو جب کہ عالم کے علم کا فائدہ جمیع الناس کو ہوتا ہے لہٰذا اس کے بتانے سے جتنوں کو عبادت کی توفیق ملے گی ان سب کا ثواب برابر اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا جائے گا۔ نیز سبھی مخلوقات کی دعائیں بطور بونس حاصل ہوں گی۔

298۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ ......

عَنْ لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتَّى لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُونَهُ وَلَا يَبْتَغِيَ بِعِلْمِهِ ثَمَنًا. ❷

لیث ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے سے بڑوں پر حسد نہ کرے اور چھوٹوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم سے دنیا نہ تلاش کرے۔"

فوائد: ...... عالم کے لیے ان تین چیزوں سے بری ہونا ضروری ہے: (۱) بڑوں سے حسد (۲) کمتروں کو حقیر جاننا (۳) علم کے ذریعے دنیا طلبی۔ لیکن آج کل یہ تینوں اوصاف رذیلہ اکثر علماء نے اپنے اوپر لازم کر لیے ہیں۔

299۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ......

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى التَّيْمِيَّ يَقُولُ مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يُبْكِيهِ لَخَلِيقٌ أَنْ لَا يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَعَتَ الْعُلَمَاءَ ثُمَّ

مسعر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالاعلیٰ تیمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: "جس کو ایسا علم دیا جائے جس سے وہ نہ روئے تو وہ اس لائق ہے کہ اسے وہ علم نہ دیا جائے جو اسے نفع پہنچائے۔ کیونکہ اللہ نے عالموں کی صفت بیان کی ہے۔"

---

❶ "حسن لغيره" جامع ترمذى، كتاب العلم، باب ما جاء فى فضل الفقه على العبادة رقم: 2686، المعجم الكبير طبرانى 278/8 رقم: 7911، الدر المنثور 251/5۔

❷ "إسناده ضعيف" مصنف ابن ابى شيبة 223/13 رقم 16477، حلية الاولياء 306/1، جامع بيان العلم رقم: 858۔

قَرَأَ الْقُرْآنَ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِلَى قَوْلِهِ يَبْكُونَ. ❶

پھر انہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: "بے شک وہ لوگ جو علم دیے گئے... الخ۔" (اسراء: ۱۰۹،۱۰۷)

فوائد:..... یعنی علماء کے جلیل اوصاف میں سے ایک بڑا وصف ان کا خوف الٰہی سے رونا ہے۔ بلکہ ایک محدث فرماتے ہیں: باعمل عالم دین دو چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے (۲) اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونے سے۔

300۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ..... عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتَّى يَكُونَ فِيكَ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا تَبْغِ عَلَى مَنْ فَوْقَكَ وَلَا تَحْقِرُ مَنْ دُونَكَ وَلَا تَأْخُذُ عَلَى عِلْمِكَ دُنْيَا. ❷

عبیداللہ بن عمر عمری بیان کرتے ہیں کہ ابوحازم نے کہا: "تو اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک تجھ میں تین خوبیاں نہ ہوں۔ (۱) بڑے سے بڑے پر ظلم نہ کرو۔ (۲) اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو۔ (۳) اپنے علم سے دنیا تلاش نہ کرو۔"

فوائد:..... عالم باعمل ہی حقیقی معنوں میں عالم ہے ورنہ علم بلاعمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

301۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ ..... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتَّى تَكُونَ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتَّى تَكُونَ بِهِ عَامِلًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُمَارِيًا وَكَفَى بِكَ

سلیمان بن موسیٰ دمشقی ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا: "تم عالم نہیں ہو گے حتیٰ کہ تم علم سیکھو اور تم علم سے عالم نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم اس پر عمل کرو، اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ تم بحث کرنے والے بن جاؤ۔ اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ باتیں کرو۔"

---

❶ "اسنادہ جید" کتاب الزہد ابن مبارک ص: 25، حلیۃ الاولیاء 88/5، مصنف ابن ابی شیبۃ 542/13۔

❷ "اسنادہ ضعیف" حلیۃ الاولیاء 342/3۔

كَاذِبًا أَنْ لَا تَزَالَ مُحَدِّثًا فِي غَيْرِ ذَاتِ اللّٰهِ. ❶

فوائد:...... عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلاعمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

302۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ...

عَنْ عِمْرَانَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَوْمًا فِي شَيْءٍ قَالَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَيْسَ هٰكَذَا يَقُولُ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ وَيْحَكَ وَرَأَيْتَ أَنْتَ فَقِيهًا قَطُّ إِنَّمَا الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ الْبَصِيرُ بِأَمْرِ دِينِهِ الْمُدَاوِمُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ. ❷

عمران منقری کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن حسن سے ایک بات کی جس کے وہ قائل تھے کہ "اے ابوسعید! علماء تو ایسے نہیں کہتے۔" تو انہوں نے کہا: "تجھ پر افسوس ہے کیا کبھی تو نے کوئی عالم دیکھا؟ عالم تو صرف وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبتی کرنے والا ہو، اور آخرت کا خواہش مند ہو، اپنے دینی کام پر نظر رکھنے والا ہو، اپنے رب کی عبادت پر ہمیشگی کرنے والا ہو۔"

303۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْبَجَلِيُّ ...

عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَنْ أَفْقَهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِرَبِّهِ. ❸

مسعر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم سے کہا گیا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟" انہوں نے کہا: "ان میں سے وہ جو اپنے رب سے زیادہ ڈرتا ہو۔"

304۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ...

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللّٰهَ. ❹

لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: "عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔"

---

❶ إسناده حسن "كتاب الزهد لوكيع" رقم 220، اقتضاء العلم رقم 16۔

❷ إسناده صحيح "مصنف ابن أبي شيبة" 13/498، رقم 17037۔ حلية الأولياء 2/147۔

❸ "حسن" "التواضع" حلية الأولياء 3/169۔

❹ "إسناده ضعيف" ليث بن أبي سليم ضعيف، تخريج: مصنف ابن أبي شيبة 17301، حلية الأولياء 3/280، جامع بيان العلم رقم 1547۔

إِنِّي لَأَجِدُ نَعْتَ قَوْمٍ يَتَعَلَّمُونَ لِغَيْرِ الْعَمَلِ وَيَتَفَقَّهُونَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَيَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَوْ إِيَّايَ يُخَادِعُونَ فَحَلَفْتُ بِي لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانَ. ❶

ان لوگوں کا حال پاتا ہوں جو عمل کرنے کے لیے علم نہیں پڑھیں گے۔ اور نہ ہی عبادت کے لیے علم پڑھیں گے اور آخرت کے کام سے دنیا تلاش کریں گے۔ اور بھیڑ کے چمڑے پہنیں گے اور ان کے دل ایلوے سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے۔ وہ مجھے دھوکا دیں گے یا میرے ساتھ مکر کریں گے تو میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ان کے درمیان ایسا فتنہ نکالوں گا جو انہیں حیران کر دے گا اور ان کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بھی حیران کر دے گا۔"

308۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ......

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ هَرِمِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْعَالِمَ الْفَاسِقَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَشْفَقَ مِنْهَا مَا الْعَالِمُ الْفَاسِقُ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ هَرِمٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا الْخَيْرَ يَكُونُ إِمَامٌ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ وَيَعْمَلُ بِالْفِسْقِ فَيُشَبِّهُ عَلَى النَّاسِ فَيَضِلُّوا. ❷

ابو عمران جونی بیان کرتے ہیں کہ ھرم بن حیان نے کہا کہ "فاسق عالم سے بچو۔" عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو اس کی طرف لکھا: لکھا: "فاسق عالم کون ہے؟" اور ھرم اس سے ڈر گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس نے لکھا: "اے امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں نے اپنی بات سے صرف لوگوں کی خیر خواہی کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو علم کے ساتھ باتیں کریں گے اور فسق پر عمل کریں گے۔ اور لوگوں کو شبہ میں ڈال کر گمراہ کریں گے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا بے عمل عالم فاسق ہے ایسوں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

309۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

محمد بن مطرف اور عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ بن ابو مہاجر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جو کوئی اپنے دین کی عزت چاہے وہ بادشاہ کے

---

❶ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 1918۔

❷ "اسنادہ صحیح" طبقات ابن سعد 96/1/7۔ سیر اعلام النبلاء 49/4۔

مَنْ أَرَادَ أَنْ يُكْرِمَ دِينَهُ فَلَا يَدْخُلْ عَلَى السُّلْطَانِ وَلَا يَخْلُوَنَّ بِالنِّسْوَانِ وَلَا يُخَاصِمَنَّ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ ❶

پاس نہ جائے اور تنہائی میں عورتوں سے نہ ملے اور خواہشات والوں سے جھگڑا نہ کرے۔"

فوائد:...... یہ تینوں خصلتیں دین کو نقصان دینے والی ہیں۔ چنانچہ ان سے احتراز ہی بہتر ہے۔

310۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ إِيَّاكَ وَالْخُصُومَةَ وَالْجِدَالَ فِي الدِّينِ وَلَا تُجَادِلَنَّ عَالِمًا وَلَا جَاهِلًا أَمَّا الْعَالِمُ فَإِنَّهُ يَخْزُنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا يُبَالِي مَا صَنَعْتَ وَأَمَّا الْجَاهِلُ فَإِنَّهُ يُخَشِّنُ بِصَدْرِكَ وَلَا يُطِيعُكَ ❷

یونس کہتے ہیں کہ مجھے میمون بن مہران نے لکھا کہ جھگڑے سے بچو اور دین میں جھگڑا نہ کرو اور عالم اور جاہل سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ عالم کے علم کو تیری طرف سے غم پہنچے گا اور جو تو کرے گا وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور جو جاہل ہیں وہ تیرے سینے کو سخت رے گا اور تیری بات نہیں مانے گا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا جاہل و عالم دونوں سے جھگڑا نقصان دہ ہے کیونکہ عالم کو اس سے ٹھیس پہنچے گی وہ تیری خیر خواہی سے رک سکتا ہے جب کہ جاہل مانے گا کچھ بھی نہیں البتہ تجھے پریشان ضرور کرے گا۔

311۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام لِابْنِهِ دَعِ الْمِرَاءَ فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ وَهُوَ يُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ ❸

یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ "جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا فائدہ کم ہے اور وہ بھائیوں کے درمیان عداوت پھیلاتا ہے۔"

312۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ......

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَنْ

اسماعیل بن ابو حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اپنے دین کو

❶ "اسنادہ ضعیف" امام دارمی نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء 82/4، الانساب 188/3۔ الا کمال مع التعلیق 254/2۔

❸ "اسنادہ معضل" امام دارمی متفرد ہیں۔

جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ ❶

جھگڑے کا نشانہ بنائے گا وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔"

فوائد:...... دینی موضوعات پر عموماً بحث ومباحثہ کرتے رہنا پراگندہ فکری کا باعث ہے ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

313۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِنَّهُ مَنْ تَعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ وَمَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَمَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَةِ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ والوں کو لکھا: "جو کوئی بغیر علم کے عبادت کرے اس کے نیک کاموں سے زیادہ برے کام ہوں گے۔ اور جو کوئی اپنی باتوں کو عمل میں شمار کرے اس کی زیادہ باتیں بامقصد ہی ہوں گی۔ اور جو اپنے دین کو جھگڑے کا نشانہ بنائے وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔"

314۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَهْوَاءِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِدِينِ الْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ فِي الْكُتَّابِ وَالْهَ عَمَّا سِوَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ أَيْ يَنْتَقِلُ مِنْ رَأْيٍ إِلَى رَأْيٍ ❸

جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز سے کسی آدمی نے خواہش کے متعلق کچھ پوچھا تو انہوں نے کہا: "دیہاتیوں اور مدرسے کے لڑکوں کا دین لازم پکڑو اور جو اس کے علاوہ ہو اس سے تعلق نہ رکھو۔" ابو محمد کہتے ہیں کہ "دین کو بدلتا" یعنی رائے پر رائے کو بدلتے رہنا۔"

---

❶ "اسنادہ صحیح" الشریعۃ امام آجری ص: 67۔ شرح اعتقاد اهل السنۃ للالکائی رقم: 216۔ جامع بیان العلم وفضلہ 1770

❷ "[illegible] ثقات ہیں لیکن منقطع" سعید بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم رقم: 152

❸ "اسنادہ منقطع" جعفر بن برقان نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو نہیں پایا۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنۃ رقم 250۔

فَصَامَ النَّهَارَ وَقَامَ اللَّيْلَ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ هَوَاهُ. ❶

پڑھے، پھر دن اور رات کے درمیان روزہ رکھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کی خواہشات پر وہ چلتا تھا۔"

320۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ هُوَ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ الْأَزْدِيِّ ......

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُونُوا فِي النَّاسِ كَالنَّحْلَةِ فِي الطَّيْرِ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّيْرِ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَضْعِفُهَا وَلَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ مَا فِي أَجْوَافِهَا مِنَ الْبَرَكَةِ لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ بِهَا خَالِطُوا النَّاسَ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَزَايِلُوهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ فَإِنَّ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. ❷

ربیعہ بن ناجد کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تم لوگوں میں اس طرح رہو جس طرح شہد کی مکھیاں پرندوں میں ہوتی ہیں۔ تمام پرندے انہیں کمزور سمجھتے ہیں اگر پرندے جان لیں کہ ان کے پیٹوں میں کیسی برکت ہے تو ان کے ساتھ اس طرح نہ کریں۔ اپنی زبان اور جسم کے ساتھ لوگوں سے ملے رہو اور اپنے اعمال اور دلوں سے ان سے الگ رہو۔ کیونکہ آدمی کے لئے وہ کچھ ہے جو اس نے کمایا اور وہ قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا تھا۔"

321۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ ......

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الرَّأْيُ الْحَسَنُ. ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا "اچھی رائے علم کا بہت اچھا وزیر ہے۔"

فوائد:...... جو شخص اچھی رائے کا مالک ہوگا لوگوں میں اس کی مقبولیت اسی کے مطابق ہوگی۔ بشرطیکہ رائے میں آوارگی نہ ہو بلکہ کتاب وسنت کے رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔

322۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ..

عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا "آدمی کے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔ اور آدمی کی

---

❶ "اسنادہ ضعیف" ❷ "اسنادہ صحیح"

❸ "اسنادہ صحیح" جامع بیان العلم وفضلہ رقم 1615

بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ. ❶ جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے علم کی وجہ سے غرور کرے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا عجب، خود پسندی جہالت کی علامت ہے۔ بلکہ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خشیت انسان کو دنیا و آخرت کی تمام آفتوں سے نجات دلاتی ہے اور اپنے آپ پر تعجب کرنا کہ میں بڑی عالی شخصیت ہوں، یا میرے کمالات بڑے ہیں اس طرح کی سوچ انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیور خشیت سے آراستہ فرمائے اور عجب نفس کی ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے۔

323. قَالَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ الْمَرْءُ حَقِيقٌ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا فَيَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى مِنْهَا. ❷

مسلم کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا: "آدمی کے لئے لائق ہے کہ اس کے لئے ایسی مجلسیں ہوں جن میں وہ تنہا رہے۔ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے بخشش مانگے۔"

فوائد:...... لوگوں کے ساتھ مجلس میں اپنے عیوب پر نظر کرنا ان کی معافی مانگنا مشکل ہے۔ آدمی لوگوں میں شرم محسوس کرتا ہے۔ اس لیے تنہائی میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔ تنہائی کے آنسوؤں اور استغفار کی برکتیں بے حد و حساب ہیں۔

[31] ...... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى

جب حدیث نقل کرنے والا اسکے معنی کو پالے تو حدیث نقل کرنیکی اجازت ہے

324. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَعْنَاهُ فَحَسْبُكُمْ. ❸

واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تم کو حدیث کے معنی بتلا دیں تو وہ تمہیں کافی ہے۔

فوائد:...... محدثین نے الفاظ سے ہٹ کر حدیث کا صرف معنی بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے کہ مفہوم آپ ﷺ والا ہی ہو۔ لیکن الفاظ محدث اپنی طرف سے استعمال کرلے جیسے روایت بالمعنی کہا جاتا

❶ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 848۔ حلیۃ الاولیاء 95/2، جامع بیان العلم و فضلہ رقم: 963۔

❷ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبۃ 403/13 رقم 16720، حلیۃ الاولیاء 92/2۔

❸ "اسنادہ صحیح" المحدث الفاصل بین الراوی و الواعی رقم: 685۔ المعجم الکبیر 54/22، 65 رقم 128، 158، مستدرک حاکم 569/3۔

ہے۔ لیکن اس کے لیے صدر درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

325۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ لَمْ يُقَدِّمْ وَلَمْ يُؤَخِّرْ وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ قَدَّمَ وَأَخَّرَ. ❶

ہشام بیان کرتے ہیں ابن سیرین جب کوئی حدیث بیان کرتے تو مقدم اور مؤخر نہیں کرتے تھے اور حسن جب حدیث بیان کرتے تو مقدم ومؤخر کر لیتے۔

326۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ......

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الْأَصْلُ وَاحِدٌ وَالْكَلَامُ مُخْتَلِفٌ ❷

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں کہ حسن حدیث بیان کرتے تو اس کا اصل ایک ہی ہوتا اور الفاظ مختلف ہوتے تھے۔

327۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ......

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيضَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا إِنَّمَا قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ وَلَمْ يَقْصُرْ عَنْهُ. ❸

عبداللہ بن عمر ؓ کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان مذبذب ہو تو ابن عمر ؓ نے کہا: "نہیں! آپ نے تو ایسے اور ایسے فرمایا تھا۔" راوی کہتا ہے کہ ابن عمر ؓ جب نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو نہ اس میں زیادتی کرتے اور نہ کمی کرتے۔ نہ اس کو زیادہ بڑھاتے اور نہ اسے مختصر کرتے۔

فوائد: ...... اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: (۱) منافق ساری زندگی یکسوئی کی دولت سے محروم تذبذب کا شکار رہتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ مفاد ہو تو ان کے ساتھ ورنہ کافروں کا ہم نوا۔ (۲) ابن عمر ؓ روایت باللفظ کی، نبی ﷺ والے الفاظ ہی حدیث کے طور پر بیان کرتے تھے۔

---

❶ "إسناده صحيح" "المحدث الفاصل بين الراوي والواعي" رقم 586,587۔
❷ "إسناده صحيح" "الكفاية في قوانين الرواية" ص 207۔
❸ "إسناده صحيح" "الكفاية للخطيب البغدادي" ص 173۔

328۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُتْبَةَ

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ الشَّعْبِيُّ وَالنَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ يُحَدِّثُوْنَ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ حَدَّثُوْا بِهِ كَمَا سَمِعُوْهُ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ. ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ شعبی اور نخعی اور حسن حدیث بیان کرتے تو ایک بار اس طرح اور ایک بار اس طرح۔ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے کہی تو انہوں نے کہا "اگر وہ اس طرح بیان کرتے ہیں جس طرح انہوں نے آپ سے سنی تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔"

329۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ...

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ لَحْنًا فَأَلْحَنُ اتِّبَاعًا لِمَا سَمِعْتُ. ❷

عمارۃ بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ابومعمر نے کہا "میں حدیث کو غلطی سمیت سنتا ہوں تو جس سے وہ سنی اس کی اتباع میں میں بھی غلط بولتا ہوں۔"

فوائد:...... محدثین کے کمال احتیاط کا علم ہوتا ہے کہ وہ حتی الوسع کوشش کرتے کہ الفاظ بدلنے نہ پائیں۔

[32] بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ
علم اور عالم کی فضیلت

330۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَى مُجَاهِدٌ طَاوُسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي الْكَعْبَةِ يُصَلِّي مُقَنَّعًا وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اكْشِفْ قِنَاعَكَ وَأَظْهِرْ قِرَاءَتَكَ قَالَ فَكَأَنَّهُ عَبَرَهُ عَلَى الْعِلْمِ فَانْبَسَطَ

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے طاؤس کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ کعبہ میں سر کو ڈھانپے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی ﷺ کعبہ کے دروازہ پر ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا "اے اللہ کے بندے! اپنے رومال کو کھول دے اور اپنی قراءت ظاہر کر۔" ابراہیم کہتے ہیں گویا کہ مجاہد نے اس کی تعبیر علم سے قرار دی اس کے

---

❶ اسنادہ صحیح "مصنف ابن ابی شیبہ" رقم: 689، تحقیقی، 236۔

❷ اسنادہ صحیح "تحقیقی" ص 186۔

بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ ❶

بعد طاؤس نے حدیث کے علم کو پھیلایا۔

331۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ ……

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ الـدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مُتَعَلِّمٍ خَيْرٍ أَوْ مُعَلِّمَهُ ❷

عبداللہ بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا: ”علم پڑھنے والے اور پڑھانے والے کے علاوہ جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے۔“

فوائد:…… دنیا کی رغبت رحمت الٰہی سے دوری کا باعث ہے انسان کا مقصد تخلیق چونکہ فقط عبادت الٰہی ہے لہٰذا اس مقصد کی تکمیل کے لیے ضروریات کا حصول درست البتہ کثرت کی طلب مکروہ ہے۔آج انسان کی بے چینی و ہلاکت کا اصل سبب دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت ہے۔

332۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ……

عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ النَّـاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ هَمَجٌ لَا خَيْرَ فِيهِ ❸

بحیر بن سعد سے روایت ہے کہ خالد بن معدان نے کہا: ”لوگ تو وہ ہیں جو عالم ہیں یا طالب علم ہیں اور جوان کے درمیان ہیں وہ بے وقوف ہیں ان میں بھلائی نہیں۔“

333۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ ……

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَوْتُ الْعَـالِمِ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ❹

حسن سے روایت ہے کہ: لوگ کہتے تھے عالم کی موت اسلام میں سوراخ ہوتی ہے۔ جب تک اور دن رات آتے جاتے ہیں اسے کوئی چیز بند نہیں کر سکتی۔“

334۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ ……

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَجْلِسٌ

وہب بن منبہ نے کہا: ”وہ مجلس جس میں علم کی گفتگو کی

---

❶ "اسنادہ صحیح" تخریج دیکھیں: حلیۃ الاولیاء 4/5۔

❷ "اسنادہ حسن" الجامع الترمذی، کتاب الزهد، باب الدنیا ملعونة حدیث 2323، سنن ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب مثل الدنیا حدیث 4112، مصنف ابن ابی شیبة 13/534، رقم: 17181، شعب الایمان حدیث 1708۔

❸ "اسنادہ ضعیف لانہ منقطع" موارد الظمآن رقم 498، مجموع بیان العلم وفضلہ رقم 114، کتاب الزهد امام احمد ص 136۔

❹ "اسنادہ صحیح" کتاب الزهد امام احمد ص 262، جامع بیان العلم رقم: 3021، شعب الایمان رقم 1719۔

يَتَنَازَعُ فِيهِ تَعَلُّمُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَدْرِهِ صَلَاةً لَعَلَّ أَحَدَهُمْ يَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا سَنَةً أَوْ مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ. ❶

ہوئے۔ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ اتنی قدر نماز پڑھی جائے شاید کہ لوگوں میں سے کوئی اس کی بات کو سن لے۔ تو وہ ایک برس تک یا جب تک اس کی عمر ہو اسے فائدہ دیتا رہے۔"

فوائد: ..... (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ) قاعدے کے تحت عالم عابد سے کئی درجے افضل ہے۔ اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

335۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ ...

قَالَ سُفْيَانُ: مَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهِ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ. ❷

سفیان فرماتے ہیں کہ: "جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرے میں اس کے لیے علم پڑھنے اور اسے یاد کرنے سے بہتر کوئی چیز نہیں جانتا۔"

336 وَقَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ فِي دِينِهِمْ كَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي دُنْيَاهُمْ. ❸

حسن بن صالح کہتے ہیں: "لوگ اپنے دین میں اس علم کی طرف محتاج ہو جائیں گے جس طرح وہ کھانے اور پینے اور دنیاوی کاموں میں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔"

337۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ فَإِنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. ❹

سالم بن ابوجعد کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا: "علم پڑھو اس سے قبل کہ علم قبض کر لیا جائے۔ علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ اور علم پڑھانے والا اور پڑھنے والا ثواب میں برابر ہیں۔"

فوائد: ...... وقت درس اگرچہ برابر ہوں لیکن معلم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ طالب علم کے اعتبار سے متعلم کو صرف اس کی ذات کی حد تک ہی علم کا فائدہ ہوتا ہے جب کہ معلم کا علم دوسروں کی رہنمائی کا سبب بنتا ہے۔

---

❶ "إسناده صحيح" امام دارمی رحمہ اللہ منفرد ہیں۔

❷ "إسناده صحيح" حلية الأولياء 363/6، جامع بيان العلم رقم 100,99۔

❸ "إسناده صحيح" شرف أصحاب الحديث رقم 78، مصنف ابن أبي شيبة 730/8 رقم 6177۔

❹ "إسناده منقطع"

اور وہ دوسروں کی نیکیوں سے بھی حصہ پاتا ہے۔

338۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ......

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ أَنْ يَكُونَ فَقِيهًا ❶

ابوعبداللہ خراسانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک نے یہ آیت پڑھی: ''مگر چونکہ تم کتاب سکھاتے ہو اس لیے تم رب والے بن جاؤ۔'' (آل عمران: ۷۹) انہوں نے کہا: ''ہر قرآن پڑھنے والے پر لازم ہے کہ وہ فقیہ ہو۔''

فوائد: ہر مسلمان کے لیے اتنی فقاہت حاصل کرنا ضروری ہے جو اس کو اطاعت الٰہی پر مدد فراہم کر سکے اس کے برعکس لوگوں کی راہنمائی کے لیے فقاہت کا حصول فرض کفایہ ہے دیکھیے (سورۃ توبہ:122)

339۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصٍ ......

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ قَالَ الْحُكَمَاءُ الْعُلَمَاءُ ❷

اشعث بن سوار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''انہیں رب والے اور عالم کیوں نہیں روکتے۔'' (مائدہ ۶۳) اس سے مراد حکماء اور علماء ہیں۔

340۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ قَالَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''اللہ والے بن جاؤ۔'' یعنی علماء اور فقہاء بن جاؤ۔

341۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ يُرَادُ لِلْعِلْمِ الْحِفْظُ وَالْعَمَلُ وَالِاسْتِمَاعُ وَالْإِنْصَاتُ وَالنَّشْرُ ❹

عبیداللہ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''علم سے مراد یاد رکھنا اور عمل کرنا اور سننا اور خاموش رہنا اور پھیلانا ہے۔''

---

❶ "اسنادہ حسن" الکنی دولابی 61/2، درمنثور 47/2۔

❷ "اسنادہ ضعیف" اشعث بن سوار ضعیف ہے اور امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ "اسنادہ ضعیف" ابواسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری ان میں سے نہیں جنہوں نے عطا سے قبل الاختلاط سنا ہے۔ شعب الایمان رقم 1856۔ تفسیر طبری 327/3۔

❹ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 1797، حلیۃ الاولیاء 274/7، الالماع قاضی عیاض ص: 221۔

فوائد: ...... بمطابق حدیث علم علماء کے فوت ہونے سے قبض ہوگا ظاہری بات کتابوں میں لکھا تو پھر نہیں مٹے گا۔ وہ اسی طرح موجود ہوگا۔ تو یہ دو قسم کے علم ہو گئے۔ کتابوں میں مکتوب دوسرا علماء کے سینوں میں محفوظ۔ لہٰذا علماء کے سینوں میں موجود علم کو اصل علم قرار دیا گیا ہے اور اسی کے خاتمے کو علم کے خاتمے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس علم کا طریقہ کار یہی ہے خاموشی سے سنا جائے، حفظ کر کے عمل کیا جائے۔ پھر آگے پہنچایا جائے۔ اسی لیے سفیان رحمہ اللہ نے اسے علم سے تعبیر کیا ہے۔

342۔ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ......

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَخْشَعُهُمْ لِلّٰهِ ❶

اور سفیان بن عیینہ نے کہا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو علم کو جاننے کے بعد چھوڑ دے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے، اور لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ عزوجل کے لیے سب سے زیادہ عاجزی کرے۔''

343۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ......

عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا فَمَنْ تَكُنِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ وَبَثَّهُ وَسَدَمَهُ يَكْفِي اللّٰهُ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَمَنْ تَكُنِ الدُّنْيَا هَمَّهُ وَبَثَّهُ وَسَدَمَهُ يُفْشِي اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ لَا يُصْبِحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمْسِي إِلَّا فَقِيرًا ❷

سیار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے ایک علم میں حرص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں حرص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش آخرت کے متعلق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ معاش کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور اس کے دل میں اس سے بے پروائی ڈال دیتا ہے اور جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش دنیا کے متعلق ہو۔ تو اللہ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں اور اس کی فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے پھر اس کی ہر صبح و شام فقیری کی حالت میں گذرتی ہے۔''

❶ ''اسنادہ صحیح'' امام دارمی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ ''اسنادہ صحیح الی الحسن''۔

فوائد :...... علم اور دولت دو ایسی چیزیں ہیں کہ ان کی حرص بندے کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ علم کا حریص انہماک سے زندگی بسر کرتا ہے جب کہ دولت کا حریص زندگی بھر آسودگی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

344۔ أخبرنا جعفر بن عون أخبرنا أبو عميس ...

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ❶

عون کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے۔ صاحب علم اور صاحب دنیا اور وہ دونوں برابر نہیں ہوتے۔ صاحب علم تو اللہ کی رضا کو بڑھاتا ہے اور جو صاحب دنیا ہے وہ سرکشی میں بڑھتا رہتا ہے۔" پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی: "ہرگز نہیں! انسان اپنے آپ کو دولت مند دیکھتا ہے تو سرکشی کرتا ہے۔" (العلق: ۶، ۷) اور دوسری یہ آیت پڑھی: "اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔" (فاطر: ۲۸)

فوائد :...... معلوم ہوا دولت سے سرکشی جب کہ علم سے خشیت پیدا ہوتی ہے۔ سو جو بڑا عالم ہے اسی اعتبار سے خشیت بھی بڑھ کر ہے۔

345۔ أخبرنا محمد بن حميد حدثنا إبراهيم بن مختار حدثنا عنبسة بن الأزهر عن سماك بن حرب

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ قَالَ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ فَهُوَ عَالِمٌ ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔" (فاطر: ۲۸) پھر کہا: "جو اللہ سے ڈرے وہی عالم ہے۔"

346۔ أخبرنا إسماعيل بن أبان حدثنا عبد الله بن إدريس عن ليث عن طاوس ...

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا ❸

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے۔ "علم کا متلاشی اور دنیا کا متلاشی۔"

---

❶ "اسنادہ منقطع" ... ایضاً۔

❷ "اسنادہ ضعیف" محمد بن حمید ضعیف ہے اور سماک کی عکرمہ سے روایت میں اضطراب ہے۔

❸ "اسنادہ ضعیف" مصنف ابن ابی شیبہ 8/729، رقم: 6109، جامع بیان العلم رقم: 583۔

347۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ......

يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ. ❶

ربیعہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی علم تلاش کرے اور اسے پالے اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہوں گے اگر اسے نہ پائے تو اس کے لئے ثواب کا ایک حصہ ہوگا۔''

348۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَوْفٍ ......

عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ وَجَعَلْتَ خَشْيَتَكَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ وَمَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے چچا نے کہا: ''مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تو پاک ہے تو میرا رب ہے تو عرش پر تو مر ہے اور تو نے اپنا خوف ان لوگوں پر قائم کیا جو آسمان اور زمین میں ہیں اور تیری مخلوق میں سے مرتبہ میں تجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جسے تیرا زیادہ خوف ہے اور جسے تیرا خوف ہو اس کا علم کیا ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں) اور جس نے تیرے حکم کی اطاعت نہ کی اس کی دانائی کیا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کوئی کتنا ہی عالی دماغ دانا کیوں نہ ہو خشیت واطاعت الٰہی کے بغیر وہ جاہل ہی ہے۔ کاش یہ بڑی حقیقت ہمیں سمجھ آ جائے۔

349۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ هُوَ ......

ابْنُ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْهَزْهَازِ

ابن ابو مطیع کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہزہاز سے سنا وہ

❶ ''اسنادہ ضعیف'' یزید بن ربیعہ صنعانی متروک، منکر الحدیث ہے۔ جامع بیان العلم رقم: 213، الفقیہ والمتفقہ 85/2، مسند الشہاب قضاعی رقم: 461۔

❷ ''اسنادہ ضعیف'' عباس العمی مجہول ہے، مصنف ابن ابی شیبۃ 277/10، رقم 9430، الدر المنثور 250/5۔

يُحَدِّثُ عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا. ❶

ضحاک سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا۔ ”علم پڑھنے والے یا پڑھانے والے بن جاؤ اور جو ان کے علاوہ ہیں اس میں بھلائی نہیں ہے۔“

350۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ فِتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ. ❷

ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اس شخص کے علاوہ جسے اللہ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔“

فوائد:...... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ حالات اس قدر بے یقینی والے ہو جائیں گے کہ پل پل میں انسان کی کیفیت بدلے گی۔

351۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِئَابٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَغْدُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ فَإِنَّ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ جَاهِلٌ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْسُطُ أَجْنِحَتَهَا لِلرَّجُلِ غَدَا يَبْتَغِي الْعِلْمَ مِنَ الرِّضَا بِمَا يَصْنَعُ. ❸

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ”تم عالم ہو یا طالب علم اس کے درمیان میں مت رہو کیونکہ اس کے درمیان جاہل ہوتا ہے اور جو علم حاصل کرنے کے لئے چلتا ہے فرشتے اس سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔“

352۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

حسن کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ سے ان دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے ایک عالم تھا

---

❶ ”اسنادہ منقطع ولا یصح“ ضحاک بن مزاحم نے ابن مسعود سے کچھ نہیں سنا۔ مزید تفصیل کے لیے 254 اور 351 دیکھیے۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب ما یکون من الفتن رقم 3954۔ المعجم الکبیر للطبرانی 276/8 رقم: 7910۔ تاریخ دمشق 385/6۔

❸ ”اسنادہ منقطع“ ہارون بن رئاب نے ابن مسعود کو نہیں پایا ... 399/3 ... 146۔

أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ رَجُلًا. ❶

جو صرف فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس عالم کی فضیلت جو صرف فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے عام شخص پر ہے۔"

353۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا سُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُصُّ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَذْكُرُ الْعِلْمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَمِلْتُ إِلَى أَيِّهِمَا أَجْلِسُ فَنَعَسْتُ فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ مِلْتَ إِلَى أَيِّهِمَا تَجْلِسُ إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مَكَانَ جِبْرَائِيلَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ❷

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو سمیر بن عبدالرحمن وعظ کر رہے تھے اور حمید بن عبدالرحمن مسجد کے ایک کونے میں علمی تذکرہ کر رہے تھے۔ مجھے شک ہوا کہ میں دونوں میں سے کس کے پاس بیٹھوں تو میں سو گیا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا: "تمہیں شک ہوا ہے کہ میں کس کے پاس بیٹھوں؟ اگر تم چاہو تو حمید بن عبدالرحمن کے پاس تمہیں جبرائیل کی جگہ دکھا دوں۔"

فوائد:...... اس میں علمی مجلس کی وعظ کی مجلس پر برتری ثابت ہوتی ہے۔

354۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ جَمِيلٍ ......

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ

کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں ابودرداء کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: "اے

---

❶ اسنادہ ضعیف امام دارمی اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔
❷ اسنادہ ضعیف حسن بن ذکوان ضعیف ہے ... 219۔

فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظِّهِ أَوْ بِحَظٍّ وَافِرٍ ❶

ابودرداء! میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث لینے کے لئے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتے ہیں؟'' ابودرداء نے کہا: ''تو تجارت کے لئے نہیں آیا؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' کہا: ''نہ ہی کسی اور کام کے لئے؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' تو ابودرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''جو علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کردے گا اور فرشتے طالب علم سے خوش ہوکر اپنے بازو اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں حتی کہ مچھلیاں پانی میں طالب علم کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ بے شک علماء، انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء نے ورثہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا! تو جس نے علم کا حصہ لیا اس نے وافر حصہ لے لیا۔''

فوائد:...... علماء کی فضیلت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ یہ انبیاء ﷺ کے وارث ہیں اس کے بعد علماء کی رفعت شان معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں۔

355۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

❶ اسنادہ ضعیف لیکن مضمون حدیث یقوی بالشعب للبیہقی (1296) و احمد فی المسند 401/3 نیز دیکھیے ترغیب و ترہیب 94/1۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''بھلائی کی تعلیم دینے والے کی بخشش کے لیے ہر چیز دعا کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔''

356۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❷

ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے گا اللہ اس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا راستہ آسان کر دیں گے اور جسے اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔''

فــوائــد:..... آخرت میں خاندانی شرافت کسی کام نہ آئے گی بلکہ نجات کا انحصار عمل پر ہوگا۔ آپ ﷺ قبیلہ قریش، چچا عباس، پھوپھی صفیہ، بیٹی فاطمہ سبھی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ عمل کرو میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ (متفق علیہ)

357۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ هُوَ الْقُمِّيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَلَكَ رَجُلٌ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ الْعِلْمَ إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ يُبْطِئْ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❸

ابن عباس کہتے ہیں: ''جو شخص کسی راستہ پر علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جو اپنے عمل کی وجہ سے پیچھے رہ جائے اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

358۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ....

عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ خَيْرٍ فَيُعَانَ

ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ مطرف نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ '' کہ کیا کوئی بھلائی کا طالب ہے کہ اس معاملہ

---

❶ ''اسنادہ جید'' مصنف ابن ابی شیبۃ 728/8 رقم 6164۔ جامع بیان العلم رقم: 796۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم: 3643۔ مصنف ابن ابی شیبۃ 729/8 رقم: 6168۔

❸ ''اسنادہ صحیح'' مصنف ابن ابی شیبۃ 728/8 رقم: 6165۔

عليه ❶
میں اس کی مدد کی جائے۔“

359۔ وأخبرنا مروان عن ضمرة قال طالب علم ❷
ضمرہ سے روایت ہے اس نے کہا: ”طالب علم۔“

360۔ أخبرنا إسماعيل بن أبان حدثنا يعقوب هو القمي عن عامر بن إبراهيم قال كان أبو الدرداء إذا رأى طلبة العلم قال مرحبا بطلبة العلم وكان يقول إن رسول الله ﷺ أوصى بكم ❸
ابو درداء رضی اللہ عنہ جب طالب علموں کو دیکھتے تو طالب علموں کو خوش آمدید کہتے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے ہی وصیت کی ہے۔“

361۔ أخبرنا عبد الله بن يزيد حدثنا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله ﷺ مر بمجلسين في مسجده فقال كلاهما على خير وأحدهما أفضل من صاحبه أما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون إليه فإن شاء أعطاهم وإن شاء منعهم وأما هؤلاء فيتعلمون الفقه أو العلم ويعلمون الجاهل فهم أفضل وإنما بعثت معلما قال ثم جلس فيهم ❹
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”دونوں بھلائی پر ہیں اور دونوں میں سے ایک اپنے ساتھ والی سے افضل ہے۔ یہ لوگ جو اللہ کو پکارتے ہیں اور اللہ کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اگر چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو روک دے۔ اور یہ دوسرے لوگ سمجھ و علم حاصل کرتے ہیں اور جاہل کو علم سکھاتے ہیں تو یہی افضل ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ اس نے کہا: ”پھر آپ ﷺ اسی مجلس میں بیٹھ گئے۔“

362۔ أخبرنا عبد الله بن يزيد حدثنا المسعودي عن عون بن عبد الله عن مطرف بن عبد الله بن الشخير أنه قال لابنه يا بني إن العلم خير من
مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: ”اے میرے بیٹے! علم کے عمل

---

❶ [illegible] 96-97/7
❷ [illegible] 1945 [illegible] 453/7
❸ [illegible]
❹ [illegible] 1399 [illegible] 10-11/1 [illegible] 229

الْعَمَلِ. ❶ کرنے سے بہتر ہے کہ علم پر عمل کرو۔"

فوائد:...... حکمت کا سب سے زیادہ حقدار مومن ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ جہاں سے بھی ملے اسے لے لینی چاہیے اور اگر کسی کے پاس ہو تو وہ اپنے بھائی کو بتائے یہ اس کے لیے بہترین تحفہ ہوگا۔

363۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ

أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ لَيْسَ هَدِيَّةٌ أَفْضَلَ مِنْ كَلِمَةِ حِكْمَةٍ تُهْدِيهَا لِأَخِيكَ ❷

شرحبیل بن شریک بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ابو عبدالرحمن حبلی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "تم اپنے بھائی کو دانائی کی بات جو اس سے بڑھ کر کوئی ہدیہ نہیں ہے۔"

364۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْمُجْتَهِدِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ حُضْرُ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ. ❸

زہری کہتے ہیں: "عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں سو درجے بڑھ کر ہے ہر دو درجوں کے درمیان تغیر کردہ تیز رفتار گھوڑوں کی دوڑ سے پانچ سو برس کی مسافت ہے۔"

365۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّكَنُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ قَالَ يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا بِدَرَجَاتٍ. ❹

ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت ﴿ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں: "مومنوں کے مقابلہ میں علماء کو کئی درجے بلند کرتا ہے۔"

366۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ

---

❶ "اسنادہ ضعیف" حلیۃ الاولیاء 209/2، الفقیہ و متفقہ 19/1۔

❷ "اسنادہ صحیح" امام دارمی ہی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ "اسنادہ ضعیف" حلیۃ الاولیاء 365/3۔

❹ "اسنادہ صحیح" مستدرک حاکم 481/2، امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذہبی نے موافقت کی ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. ❶

حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو موت آئے اور وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے۔ تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔“

367۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِثُلُثَيِ الْعِلْمِ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِتِسْعَةِ أَعْشَارِ الْعِلْمِ. ❷

عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے کہا: کہ ”عمر رضی اللہ عنہ دو تہائی علم لے گئے۔“ اس کا ذکر ابراہیم سے کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ دس حصوں سے نو علم کے لئے گئے۔“

368۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ هَارُوْنَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتَذَاكَرُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَظَلَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِي حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِي بِهِ الْعِلْمَ سَهَّلَ اللّٰهُ طَرِيْقَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن کا ذکر کرتے ہیں اور اسے آپس میں پڑھتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور جو کوئی ایسے راستہ پر چلے جس میں اسے علم کی تلاش ہو تو اللہ اس کے ذریعے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جسے اس کے اعمال پیچھے چھوڑ دیں وہ اپنے نسب کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا گھر میں قرآن کی تلاوت اس کا ذکر برکت فرشتوں کی آمد کا باعث ہے تو لازماً ایسے گھروں میں شیاطین کا ورود ممکن نہیں لہٰذا گھروں سے شیاطین کو بھگانے کے لیے قرآن اکسیر ہے۔ اور بالخصوص سورۂ بقرہ، آیۃ الکرسی اور معوذات پر لازماً پابندی کرنا چاہیے۔

---

❶ ”اسنادہ ضعیف جدا“ المعجم الکبیر والاوسط طبرانی رقم: 9450۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ امام دارمی منفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ شعب الایمان رقم: 671۔

369۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ زِرٍّ قَالَ غَدَوْتُ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. ❶

زر کہتے ہیں میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس صبح کے وقت گیا اور میں چاہتا تھا کہ موزوں پر مسح کے متعلق ان سے پوچھوں تو انہوں نے کہا: کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں" انہوں نے کہا: "کیا تجھے خوشخبری نہ دوں؟" میں نے کہا: "کیوں نہیں۔" انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: "بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے بازو زمین پر بچھا دیتے ہیں اس لئے کہ وہ اس کی طلب سے خوش ہوتے ہیں۔"

[33]......بَاب مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهُ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ

اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے

370۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ .....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا كَانَ طَلَبُ الْحَدِيثِ أَفْضَلَ مِنْهُ الْيَوْمَ قَالُوا لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَطْلُبُونَهُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ قَالَ طَلَبُهُمْ إِيَّاهُ نِيَّةٌ. ❷

یحیٰی بن یمان کہتے ہیں کہ میں چالیس برس سفیان سے سنتا رہا وہ کہتے تھے کہ آج کل علم حاصل کرنے میں جو فضیلت ہے وہ پہلے نہیں تھی لوگوں نے سفیان سے کہا: "لوگ نیت کے بغیر علم حاصل کرتے ہیں۔" سفین نے کہا: "ان کا علم حاصل کرنا ہی نیت ہے۔"

فوائد:...... بلانیت علم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی ویسے ہی چلا آئے دیکھیں یہ اہل علم کیا بحث ومباحثہ کرتے ہیں اگرچہ وہ حصول علم کے لیے نہ ہی آیا ہو اس کا اپنی مصروفیت کو چھوڑ کر علم کی محفل میں بیٹھنا ہی نیت ہے یعنی ثواب کا باعث ہے۔ جیسے کہ ذکر کی مجلس سے لوٹنے والے فرشتوں میں اللہ اپنے بندوں کی

---

❶ "اسنادہ حسن" صحیح ابن حبان رقم:1319 موارد الظمآن رقم:79 مسند حمیدی رقم:906۔

❷ "سندہ حسن" الجامع لاخلاق الراوی رقم:779 المحدث الفاصل بین الراوی و الواعی رقم:40 جامع بیان العلم رقم:382۔

مغفرت کا اعلان کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں ان میں ایک بندہ بلانیت کسی غرض سے آیا تھا تو رب تعالیٰ فرماتا ہے "لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" ان میں بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (بخاری)

371۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ......

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ طَلَبْنَا هَذَا الْعِلْمَ وَمَا لَنَا فِيهِ كَبِيرُ نِيَّةٍ ثُمَّ رَزَقَ اللَّهُ بَعْدُ فِيهِ النِّيَّةَ ❶

عبداللہ بن اجلح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: "ہم نے یہ علم حاصل کیا اور ہماری اس کے متعلق کوئی بڑی نیت نہ تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیت نصیب کی۔"

فوائد:...... پتہ چلا ابتدا جب فضائل سے بے خبری ہوتی ہے تو نیت اتنی پختہ نہیں ہوتی لیکن جوں جوں سمجھ پختہ ہوتی جاتی ہے نیت میں بھی پختگی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اعمال میں حسن پیدا ہوتا ہے۔

372۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ....

عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَقَدْ طَلَبَ أَقْوَامٌ الْعِلْمَ مَا أَرَادُوا بِهِ اللَّهَ وَلَا مَا عِنْدَهُ قَالَ فَمَا زَالَ بِهِمُ الْعِلْمُ حَتَّى أَرَادُوا بِهِ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ ❷

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: "بہت سی قوموں نے علم حاصل کیا مگر نہ تو اس سے اللہ کی رضا مندی چاہی نہ وہ چیز جو اس کے پاس ہے۔" حسن کہتے ہیں: "ان میں برابر علم رہا حتیٰ کہ انہوں نے اللہ کی رضا مندی طلب کی اور وہ چیز بھی جو اس کے پاس ہے۔"

فوائد:...... عمل اور علم میں یہ فرق ہے کہ عمل ابتدا سے خلوص نیت سے کرنا ضروری ہے کیونکہ عمل سے فراغت کے بعد اس کا کوئی اثر نہیں رہتا۔ جب کہ علم حاصل ہونے کے بعد چھن نہیں سکتا وہ آپ کے پاس محفوظ ہو گیا اب جب بھی آپ کی نیت خالص ہوئی اس نے فائدہ دینا شروع کر دیا۔

[34]......بَابُ التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ

جو شخص اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرے اس کو ڈرانے کا بیان

373۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ......

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ

ابو قلابہ کہتے ہیں: ابو مسلم خولانی نے کہا: "علماء تین قسم کے

---

❶ "اسنادہ حسن" کتاب المعرفۃ والتاریخ 712/1، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم 39۔

❷ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر حسان بن مسلم کا ترجمہ مجھے نہیں ملا غالباً امام دارمی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

الْخَوْلَانِيِّ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ فَرَجُلٌ عَاشَ فِيْ عِلْمِهِ وَعَاشَ مَعَهُ النَّاسُ فِيهِ وَرَجُلٌ عَاشَ فِيْ عِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ مَعَهُ فِيهِ أَحَدٌ وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ فِي عِلْمِهِ وَكَانَ وَبَالًا عَلَيْهِ. ❶

ہوتے ہیں وہ شخص جس کی اپنے علم (سے فائدہ اٹھانے) میں زندگی گذری اور لوگوں کی زندگی بھی اس کے ساتھ اس کے علم میں گذری اور وہ شخص جس کی زندگی اپنے علم سے (فائدہ اٹھانے) میں گذری اور کسی کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں نہ گذری۔ اور وہ شخص کہ لوگوں کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں گذری لیکن اس نے خود اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا اس لئے علم اس پر وبال بن گیا۔

فوائد:...... اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھانے سے مراد اس پر عمل نہ کرنا ہے۔ اور نہ ہی آگے پہنچانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں ایسے علم سے پناہ مانگتے تھے۔

374۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ قَالَ الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ. قَالَ يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى قَالَ أَرْضَاهُمْ بِمَا قَسَمْتُ لَهُ. قَالَ: يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَخْشَى لَكَ قَالَ أَعْلَمُهُمْ بِي. ❷

عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: موسیٰ نے اپنے رب سے کہا: "اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون بڑا حاکم ہے؟" اللہ نے فرمایا: "وہ شخص جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتا ہے جو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔" موسیٰ نے کہا: "اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ بے پرو، کون ہے؟" اللہ نے فرمایا: "وہ شخص جس کو میں نے جتنا دیا اس پر وہ راضی ہو گیا۔" موسیٰ نے کہا: "اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ ڈرنے والا کون ہے؟" اللہ نے فرمایا: "جس کو میرا سب سے زیادہ علم ہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا بہترین حکمران عدل حکمران ہے بہترین دولت قناعت ہے اور سب سے بڑا

❶ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبة 55/14، رقم 17547، حلیة الاولیاء 121/5۔

❷ "اسنادہ صحیح الی عطاء وھو منقطع" کتاب الزھد لابن مبارک 223 کتاب العلم لابی خیثمہ رقم: 86۔

عالم سب سے بڑا احمق ہے۔لیکن دنیا کے حریصوں کو یہ حقیقت جلد سمجھ نہیں آتی۔

375۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ....

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِاللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِأَمْرِ اللَّهِ وَعَالِمٌ بِاللَّهِ عَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ فَذَاكَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ وَعَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِاللَّهِ لَا يَخْشَى اللَّهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ . ❶

سفیان کہتے ہیں: پہلے کہا جاتا تھا کہ علماء کی تین قسمیں ہیں! اللہ کی ذات کا عالم لیکن اس کے حکم کو جاننے والا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور اللہ کی ذات اور اس کے حکم کا عالم جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس وہ کامل عالم ہے۔ اور اللہ کے حکم کا عالم لیکن اس کی ذات کا عالم نہیں جو اللہ سے نہیں ڈرتا پس فاسق عالم ہے۔"

فوائد:...... اللہ کے بارے علم کی دو اقسام ہوئیں: (۱) اللہ کی ذات کا علم (۲) اللہ کے احکام کا علم۔ اس اعتبار سے علماء کی تین قسمیں بنیں: (۳) جس میں دونوں کی معرفت ہے وہ کامل عالم اور خشیت کا پیکر ہے۔ (۴) فقط پہلی قسم کا عالم یہ بھی خشیت کی بنا پر صحیح ہے۔ (۵) فقط دوسری قسم کا عالم جس میں پہلی قسم کے علم کے نہ ہونے پر خشیت نہیں وہ عالم فاسق ہے۔

376۔ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ . ❷

حسن نے کہا: علم کی دو قسمیں ہیں: "ایک وہ جو دل میں ہو، یہی فائدہ دینے والا علم ہے اور وہ علم جو زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے۔"

فوائد:...... جس علم کا اثر دل تک ہو وہی پر اثر اور بلندی درجات کا باعث ہے جب کہ فقط زبانی علم جس کا دل پر اثر نہ ہو یہ قیامت کے دن بندے کے پاؤں کی بیڑی بن جائے گا۔ اور اسے دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔

377۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ........

عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ

حسن نبی ﷺ سے بھی ایسے ہی حدیث بیان کرتے

---

❶ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء 280/7، شعب الایمان 1919۔

❷ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبۃ 235/13 رقم، تاریخ بغداد 346/4۔

ذٰلِكَ. ❶

ہیں۔

378۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا. ❷

عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "علم حاصل کرو، علم حاصل کرو، تو جب تم حاصل کرلو پھر عمل کرو۔"

379۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِأَرْبَعٍ دَخَلَ النَّارَ أَوْ نَحْوَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَوْ لِيَأْخُذَ بِهِ مِنَ الْأُمَرَاءِ. ❸

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "جو شخص علم کو چار چیزوں کے لئے حاصل کرے وہ آگ میں داخل ہوگا یا اس طرح کی بات کی علم کے ذریعہ علماء سے مقابلہ کرے یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے یا اس کے ذریعہ سے مالداروں سے مال حاصل کرے۔"

380۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ....

عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ بَلَغَنِي أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ عِيسَى تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَإِنَّكُمْ عُلَمَاءَ السُّوءِ الْأَجْرَ تَأْخُذُونَ

ہشام (صاحب الدستوائی) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "میں نے کتاب میں پڑھا تو مجھے خبر پہنچی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے ہے کہ: تم دنیا کے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں بغیر کام کئے روزی دی جاتی ہے اور تم بڑے عالم ہو کر مزدوری تو لے لیتے ہو مگر کام خراب کرتے ہو قریب ہے کہ کام والا تم سے اپنا کام مانگے۔ اور قریب

---

❶ "اسنادہ صحیح" امام داری اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ یاد رہے! امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ العلل المتناھیہ رقم: 69 پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں ایک کذاب راوی ہے۔

❷ "اسنادہ ضعیف" مصنف ابن ابی شیبۃ 294/13 رقم: 16394، حلیۃ الاولیاء 131/1، جامع بیان العلم رقم: 1266، اقتضاء العلم العمل رقم: 10۔

❸ "اسنادہ ضعیف" المطالب العالیۃ رقم: 3028۔

وَالْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَطْلُبَ عَمَلَهُ وَتُوشِكُونَ أَنْ تَخْرُجُوا مِنَ الدُّنْيَا الْعَرِيضَةِ إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَضِيقِهِ اللّٰهُ نَهَاكُمْ عَنِ الْخَطَايَا كَمَا أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ سَخِطَ رِزْقَهُ وَاحْتَقَرَ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنِ اتَّهَمَ اللّٰهَ فِيمَا قَضَى لَهُ فَلَيْسَ يَرْضَى شَيْئًا أَصَابَهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ دُنْيَاهُ آثَرُ عِنْدَهُ مِنْ آخِرَتِهِ وَهُوَ فِي الدُّنْيَا أَفْضَلُ رَغْبَةً كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ مَصِيرُهُ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا يَضُرُّهُ أَشْهَى إِلَيْهِ أَوْ قَالَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَطْلُبُ الْكَلَامَ لِيُخْبِرَ بِهِ وَلَا يَطْلُبُهُ لِيَعْمَلَ بِهِ. ❶

ہے کہ تم وسیع وعریض دنیا سے نکل کر اندھیری اور تنگ قبر میں چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں گناہوں سے اس طرح منع کرتا ہے جس طرح اس نے تمہیں نماز اور روزے کا حکم دیا وہ شخص کیسے علماء سے ہوگا جو اپنی رزق پر ناراض ہو اور اپنے مرتبہ کو حقیر سمجھے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیزیں تو اللہ کی قدرت اور اس کے علم سے ہوئی ہیں۔ اور وہ شخص کیسے علماء میں سے ہوگا جو اللہ پر ان چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کو تہمت لگائے۔ جو اس نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ اور جو مصائب اسے پہنچتی ہیں وہ اس پر صابر اور راضی نہیں ہوتا۔ وہ شخص کیسے علماء میں شمار ہوگا جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے حالانکہ آخرت دنیا سے زیادہ رغبت کے قابل چیز ہے۔ اور وہ شخص کس طرح علماء میں شمار ہوگا جس کی واپسی آخرت کی طرف ہے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے اور وہ ان چیزوں کی زیادہ خواہش کرتا ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہیں یا انہوں نے کہا: ان چیزوں کی طرف زیادہ محبت رکھتا ہے اس چیز سے، جو اسے نفع دے۔ وہ شخص علماء سے ہوسکتا ہے جو اس لئے علم حاصل کرے کہ اسے لوگوں کے پاس بیان کرے اور اس پر عمل کے لئے علم حاصل نہیں کرتا۔''

381۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ......

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَانْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَعَلَّمُوهُ لِتَتَجَمَّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ إِنْ طَالَ

حبیب بن عبید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے کہا جاتا تھا کہ علم حاصل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اور علم اس لیے حاصل نہ کرو، کہ تم اس سے زینت حاصل کرو قریب

❶ "اسنادہ معضل" كتاب الزهد لامام احمد ص 75، حلية الاولياء 6/279۔

بِكُمْ عُمُرٌ أَنْ يَتَجَمَّلَ ذُو الْعِلْمِ بِعِلْمِهِ كَمَا يَتَجَمَّلُ ذُو الْبِزَّةِ بِبِزَّتِهِ ❶

ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو جائے اور علم والے اپنے علم سے زینت حاصل کریں جس طرح لباس والا اپنے لباس سے زینت حاصل کرتا ہے۔"

فوائد:...... جس طرح خوبصورت لباس دوسروں کے ذہن میں اچھا تاثر پیدا کرتا ہے اسی طرح حصول علم کا بھی یہ مقصد ٹھہرا لیا جائے کہ لوگوں کو متاثر کر کے ان کے دلوں میں ایک مقام پیدا کیا جائے یہ سوچ وفعل مذموم ہے۔ علم تو محض بھلائی حاصل کرنے، پھیلانے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے سیکھا جاتا ہے۔

382۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ......

عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَاسْأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ ❷

احوص بن حکیم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے برائی کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے برائی کے متعلق مت پوچھو بھلائی کے متعلق پوچھو اس طرح آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "خبردار! بدترین وہ ہے جو علماء میں سے بدترین ہو اور بہترین وہ ہے جو بہترین علماء میں سے ہو۔"

فوائد:...... اہل علم کا بہترین لوگوں میں ہونا اس میں کوئی دو رائے نہیں جیسا پیچھے گزری احادیث سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح ان کا بدترین ہونا جب یہ صحیح منہج سے ہٹ جائیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کیونکہ جو جتنی بلندی سے گرے گا وہ اتنا ہی زخم زیادہ کھائے گا قیامت کو جن تین بندوں سے جہنم بھڑکائی جائے گی ان میں سے ایک قاری ہوگا کہ جس نے دنیا کو مطمع نظر ٹھہرا لیا ہوگا اور آخرت کو بھلا دیا ہوگا۔

383۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا بِهِ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ......

---

❶ اسنادہ ضعیف، [illegible] الزهد [illegible] 386، [illegible] 1345، حلیۃ الاولیاء 102/6، اقتضاء العلم العمل رقم: 35

❷ اسنادہ ضعیف، احوص ضعیف الحفظ ہے اور [illegible]۔

عَنْ عِيسَى قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ إِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ مَنْ اجْتَمَعَتْ فِيهِ خَصْلَتَانِ الْعَقْلُ وَالنُّسُكُ فَإِنْ كَانَ نَاسِكًا وَلَمْ يَكُنْ عَاقِلًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا الْعُقَلَاءُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنْ كَانَ عَاقِلًا وَلَمْ يَكُنْ نَاسِكًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا النُّسَّاكُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ يَكُونَ يَطْلُبُهُ الْيَوْمَ مَنْ لَيْسَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا لَا عَقْلٌ وَلَا نُسُكٌ. ❶

عیسیٰ بیان کرتے ہیں میں نے شعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اس علم کو صرف وہی حاصل کرتے تھے جس میں دو خوبیاں اکٹھی ہوں عقل اور عبادت۔ اگر وہ عبادت کرنے والا ہوتا اور اس میں عقل نہ ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا:'' یہ ایسی چیز ہے جسے عقلمند ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ اسے حاصل کرتا تھا۔'' اگر وہ عقلمند ہوتا اور عابد نہ ہوتا تو وہ کہتا:'' یہ ایسی چیز ہے جسے عابد ہی حاصل کر سکتے ہیں اور وہ اسے حاصل نہ کرتا تھا۔'' شعبی نے کہا:'' میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آجکل اسے وہ لوگ نہ حاصل کرتے ہوں جن میں ان دونوں سے ایک چیز بھی نہ ہو۔ نہ عقل اور نہ عبادت۔''

فوائد:...... سلف کی یہی خوبی تھی کہ وہ نیک اور سمجھدار لوگوں کو اس جانب راغب کرتے اور ایسے لوگ حصول علم کے بعد اس کی ترویج وترقی میں اپنا کردار ادا کرتے جب کہ آج زوال علم کی یہی وجہ ہے کہ ہم ناکام اور نکمے لوگوں کو دین پڑھنے کے لیے مدارس جب کہ ذہین بچوں کو کالج روانہ کرتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اس سوچ سے ہمارے باطن کا اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں دین کی کیا اہمیت ہے؟

384۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ زَعَمَ لِي سُفْيَانُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى يَتَعَبَّدَ قَبْلَ ذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ❷

ابو عاصم کہتے ہیں سفیان نے کہا: ''میرا خیال ہے کہ پہلے آدمی علم حاصل نہ کرتا تھا حتی کہ وہ اس سے پہلے چالیس سال عبادت کر لے۔''

385۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ ....

أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَلِيُبَاهِيَ بِهِ

ابو علاء کہتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ''جو کوئی اس لیے علم حاصل کرے کہ اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا

❶ "اسنادہ صحیح" العقل وفضلہ ابن ابی دنیا رقم: 51 شعب الایمان رقم: 1801۔

❷ "اسنادہ صحیح" المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم: 51

الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. ❶

کرے گا اور اس سے علماء سے مقابلہ کرے گا اور اس سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔"

386۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ ....

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُرِيدُ أَنْ يُقْبِلَ بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ. ❷

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس لئے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ علماء سے مقابلہ کرے، اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ساتھ وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہے اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کرے گا۔"

387۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ ....

شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا يُحْفَظُ حَدِيثُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ. ❸

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "آدمی کی بات اتنی ہی محفوظ کی جاتی ہے جتنی اس کی نیت ہو۔"

فوائد: ...... مراد جس قدر خالص نیت، عالم باعمل ہے ہوتا لوگوں کا اسی قدر اس کے ارشادات کی جانب دھیان ہوتا ہے۔ سمجھدار لوگ بدعمل کے قریب سے گزرنا پسند نہیں کرتے۔

388۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي لَأَحْسَبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَانَ يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيئَةِ كَانَ يَعْمَلُهَا. ❹

قاسم کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ نے کہا: "میرا خیال ہے کہ آدمی پڑھا ہوا علم اس گناہ کی وجہ سے بھول جاتا ہے جس پر وہ عمل کرتا ہے۔"

❶ "اسناده صحيح" مصنف ابن شيبة 731/8 رقم: 6177، جامع بيان العلم رقم: 1132۔

❷ "رجاله ثقات غير انه مرسل"۔

❸ "اسناده ضعيف" امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❹ "اسناده ضعيف" كتاب الزهد لابن مبارك رقم: 83، امام وکیع 269 امام احمد: 195، حلية الاولياء 131/1۔ اقتضاء العلم العمل رقم: 86۔

فوائد :...... گناہ دل کو آلودہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔لہٰذا ایسا دل علم کو سمیٹ نہیں سکتا۔امام شافعی رحمہ اللہ اپنے استاذ وکیع کو حافظے کی خرابی کی شکایت کرتے ہیں تو وہ انہیں گناہ چھوڑنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ہمارے طالب علم بادام کثرت سے کھاتے ہیں یا مقوی دماغ نسخہ جات استعمال کرتے ہیں۔یہ بھی درست ہے لیکن قوتِ حافظہ کے لیے سب سے بڑی اکسیر "ترک گناہ" ہے۔گناہوں کا شائق علم کی کثرت و برکت کو حاصل نہیں کرسکتا۔

389۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ بَلَغَنِي ......

أَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ كَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِتُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ تُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زُهْدًا فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا يُعَلِّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غَيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِعَذَابٍ فَيُصِيبَكَ مَعَهُمْ ❶

بے شک لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہتے تھے: "اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کر کہ اس سے علماء میں فخر کرے۔یا اس سے بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ساتھ مجلسوں میں ریاکاری کرے اور علم کو اس سے بے رغبت ہو کر اور جہالت میں رغبت کرتے ہوئے نہ چھوڑ اے میرے بیٹے! مجلسوں کو سوچ سمجھ کر اختیار کر، اور جب تم کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔تو ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ اگر تو عالم ہوگا تو تیرا علم تجھے نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہوگا تو وہ تجھے سکھا دیں گے۔شاید کہ اللہ ان پر رحمت سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ رحمت پہنچے اور جب تو ایسی مجلس کو دیکھے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ۔کیونکہ اگر تو عالم ہوگا تو تمہارا علم تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تجھے سرکشی اور جہالت میں بڑھا دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر عذاب سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ عذاب پہنچے۔"

❶ [illegible] 678، [illegible] 55/9

فوائد:...... علماء کے لیے صالحین اور اہل علم مجلس ہی باعث خیر ہوتی ہے جب کہ جاہل کی مصاحبت کسی طور بھی درست نہیں۔ البتہ اس کی اصلاح وتربیت کے لیے اس معصیت میں کوئی حرج نہیں۔

390۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ

عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ لَا تُحَدِّثِ الْبَاطِلَ الْحُكَمَاءَ فَيَمْقُتُوكَ وَلَا تُحَدِّثِ الْحِكْمَةَ لِلسُّفَهَاءِ فَيُكَذِّبُوكَ وَلَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ أَهْلَهُ فَتَأْثَمَ وَلَا تَضَعْهُ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجَهَّلَ إِنَّ عَلَيْكَ فِي عِلْمِكَ حَقًّا كَمَا أَنَّ عَلَيْكَ فِي مَالِكَ حَقًّا. ❶

کثیر بن مرۃ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ”باطل کو حکماء کے پاس مت بیان کرو پس وہ تم سے بغض رکھیں گے اور بے وقوفوں کے پاس دانائی کی بات مت بیان کرو پس وہ تمہیں جھٹلادیں گے اور علم کو اس کے اہل سے نہ بند کر رکھو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ اور علم کو اس کے غیر اہل کے پاس نہ رکھو ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے۔ تم پر تمہارے علم کے متعلق لوگوں کا حق ہے جیسا کہ تم پر تمہارے مال میں لوگوں کا حق ہے۔“

فوائد:...... ہر بندے سے اس کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کرنی چاہیے کیونکہ علماء میں جہالت کی بات ان کے بغض جب کہ جہلاء میں علم کی بات ان کے استہزاء کا باعث ہے۔ (وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ) شے کو اس کے غیر مقام میں رکھنا ظلم ہے۔

391۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ

أَنَّ أَبَا فَرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ فَتَأْثَمَ وَلَا تَنْشُرْهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجَهَّلَ وَكُنْ طَبِيبًا رَفِيقًا يَضَعُ دَوَاءَهُ حَيْثُ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفَعُ ❷

فروۃ بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے: ”علم والوں سے علم نہ روکو ورنہ تم گناہ گار ہو جاؤ گے اور نہ ہی تم اس نااہل کے پاس پھیلاؤ ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے اور نرم دل طبیب کی طرح ہو جاؤ۔ جو دوا وہاں رکھتا ہے جہاں اسے فائدہ مند لگتی ہے۔“

---

❶ "اسنادہ صحیح" کتاب الزھد امام احمد ص: 386، المحدث الفاصل رقم: 804، الجامع لاخلاق الراوي وآداب السامع رقم: 790۔

❷ "اسنادہ ضعیف" المحدث الفاصل رقم: 808، حلیۃ الاولیاء 273/7۔

392۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ...

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ لَا تُطْعِمْ طَعَامَكَ مَنْ لَا يَشْتَهِيهِ. ❶

مطرف سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ: تم اس شخص کو اپنا کھانا مت کھلاؤ جو اس کی خواہش نہیں رکھتا۔"

فوائد:...... بھرے پیٹ والے کو کھلانا بیوقوفی ہے کیونکہ ان کو اس کی حاجت نہیں اسی طرح جاہلوں میں علمی گفتگو نادانی ہے۔

393۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ سَمِعَ ......

شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ تُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زَهَادَةً فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا عَلَّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَةٍ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غَيًّا أَوْ عِيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِسَخَطٍ فَيُصِيبَكَ بِهِ مَعَهُمْ. ❷

شہر بن حوشب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: "اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعے سے علماء میں فخر کرو یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرو یا اس کے ذریعہ مجلسوں میں ریاکاری کرو اور علم سے بے رغبتی اور جہالت سے رغبت کرتے ہوئے علم نہ چھوڑو اور تم جب کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھو اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم تمہیں فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تجھے علم سکھا دیں گے۔ اور شاید کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کے ساتھ جھانکے تو تجھے بھی ان کے ساتھ اس کا کچھ حصہ پہنچ جائے اور جب دیکھو کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو کیوں کہ اگر تم عالم ہوتے تو تمہارا علم تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور اگر جاہل ہوتے تو تمہاری گمراہی اور جہالت میں اضافہ کر دیں گے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصے سے متوجہ ہو اور اس کا غصہ تمہیں بھی پہنچ جائے۔"

❶ "اسنادہ صحیح" المحدث الفاصل: 843۔ جامع لاخلاق الراوی رقم: 738۔

❷ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء 63-62۔ جامع بیان العلم رقم 679۔

394۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ ...

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ اعْمَلُوا بِهِ فَإِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهُ عَمَلَهُ وَسَيَكُونُ أَقْوَامٌ يَحْمِلُونَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ وَتُخَالِفُ سَرِيرَتُهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ يَجْلِسُونَ حِلَقًا فَيُبَاهِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ عَلَى جَلِيسِهِ أَنْ يَجْلِسَ إِلَى غَيْرِهِ وَيَدَعَهُ أُولَئِكَ لَا تَصْعَدُ أَعْمَالُهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى. ❶

یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے علم حاصل کرنے والو! اس پر عمل کرو۔ عالم صرف وہی ہے جو علم پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم کے مطابق ہو۔ عنقریب ایسی قومیں ہوں گی کہ وہ علم کو اٹھائے ہوں گے اور ان کا علم ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں گزرے گا ان کا عمل ان کے علم کا مخالف ہوگا۔ اور باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔ وہ حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ حتیٰ کہ آدمی اپنے ہم مجلس سے اس لئے ناراض ہو جائے گا کہ وہ اور شخص کے پاس بیٹھنے لگا اور وہ اسے چھوڑ دے گا ان لوگوں کے اعمال جو ان کی مجلسوں میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھیں گے۔''

فوائد:...... صرف پڑھ کر یاد کر لینے کا نام ہی علم نہیں بلکہ عالم کہلانے کے لیے اس پر عمل کرنا ضروری ہے لغوی طور پر تو بے عمل عالم کہلا سکتا ہے لیکن شرعی طور پر جب تک اس کے علم پر عمل کی گواہی نہیں ہوگی وہ حقیقی عالم نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ قرآن میں خشیت کو علماء کا علم ٹھہرایا گیا ہے (فاطر: 28) عمل خشیت کا مظہر ہوتا ہے۔

395۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ. ❷

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ''آدمی کے عالم ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کو مغرور ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر تکبر کرے۔''

396۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْرٍ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ لَوْ أَنَّ أُذُنَيَّ

معاویہ بن قرۃ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ''اگر اس

---

❶ ''اسنادہ ضعیف'' اقتضاء العلم العمل رقم 9 الجامع لاخلاق الراوي رقم 321۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' رقم سابق: 322۔

هٰذِهِ الْأُمَّةِ عِلْمًا أَخَذَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ بِعِلْمِهِ لَرَشَدَتْ تِلْكَ الْأُمَّةُ. ❶

امت کے ادنیٰ علم والے آدمی کے علم کو ہی قوموں میں سے کوئی قوم حاصل کرلے تو وہ ہدایت پا جائے۔"

397۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُصِيبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الْآخِرَةِ. ❷

حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "جب آدمی علم کے دروازہ تک پہنچ جائے اور اس پر عمل کرے تو یہ چیز اس کے لئے تمام دنیا کے مل جانے سے بہتر ہے جبکہ وہ اسے آخرت کے کاموں میں صرف کرے۔"

فوائد:...... دنیاوی مال حاصل کرنے کے بعد اس کی سخاوت سے کہیں بہتر ہے کہ علم حاصل کرکے اس پر عمل پیرا ہوا جائے۔ "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" (بخاری) حدیث اس پر شاہد ہے۔

398۔ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَبَ الْعِلْمَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ يُرَى ذٰلِكَ فِي بَصَرِهِ وَتَخَشُّعِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَصَلَاتِهِ وَزُهْدِهِ. ❸

حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "پہلے جب کوئی علم حاصل کرتا تو اس میں دیر نہیں لگتی تھی کہ اس کی نظر اور اس کی عاجزی اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اور اس کی نماز اور اس کے زہد میں علم کا اثر دیکھا جاتا۔"

فوائد:...... اس علم کو خلوص سے لیا جائے تو اس کا عادات پر اثر انداز ہونا لازم ہے۔

399۔ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّمَا هُوَ دِينُكُمْ. ❹

محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "تم غور کیا کرو یہ حدیث تم کس سے لے رہے ہو، کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔"

فوائد:...... حدیث دین اسلام کا منبع اور اہم ستون ہے ابتداء علماء حدیث کو لیتے ہوئے اتنی تحقیق تفتیش نہیں کرتے تھے لیکن رفتہ رفتہ جب اسلام میں نئے نئے لوگوں کی آمد شروع ہوئی اور کئی اہل اہواء بھی در آئے اور حدیث میں رائے زنی شروع کی تو علماء نے ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات: 6) کے تحت راویوں میں جانچ پڑتال شروع کردی امام محمد کا قول بھی اسی ضمن میں ہے۔ نیز حدیث کے اصولوں کو

❶ "اسنادہ حسن" امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ "اسنادہ صحیح" صحیح مسلم، المقدمہ باب بیان ان الاسناد من الدین۔

❸ اسنادہ صحیح" صحیح مسلم، المقدمہ باب بیان ان الاسناد من الدین۔

❹ "اسنادہ صحیح" صحیح مسلم، المقدمہ باب بیان ان الاسناد من الدین۔

بدعت کہنا حماقت ہے کیونکہ یہ تمام کے تمام آیات واحادیث سے مستنبط ہیں۔

400۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَا ازْدَادَ عَبْدٌ عِلْمًا فَازْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا ❶

بشر بن حکم بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس بندے کو علم زیادہ ہو۔ اور اس کی رغبت دنیا میں زیادہ ہوگئی تو وہ اللہ سے زیادہ دور ہوجاتا ہے۔''

401۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ .... عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ازْدَادَ عَبْدٌ بِاللَّهِ عِلْمًا إِلَّا ازْدَادَ النَّاسُ مِنْهُ قُرْبًا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ❷

حسان سے مروی کہ انہوں نے کہا: ''جس بندے کو اللہ تعالیٰ کا علم زیادہ ہو اللہ کی مہربانی سے لوگ اس کے زیادہ قریب ہوجائیں گے۔''

فوائد:...... مال ودولت کی طرح اللہ نے اس علم میں بھی ایک چاشنی وحلاوت رکھی کہ اگر کوئی خود کسی مجبوری کی بنا پر اس کو حاصل نہ کرسکتا ہو تو وہ اہل علم کے قریب ہوکر استفادہ کی کوشش کرنے لگتا ہے۔

402۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ ..... عَنْ عُمَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهِ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَغَابَ عَنْهُ أَيْضًا زَمَانًا ثُمَّ جَاءَهُ بِقَرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبْ اطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ

عمیرۃ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: ''کسی آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: ''جاؤ! علم حاصل کرو، وہ باہر گیا تو اس سے کچھ دیر اوجھل رہا پھر آیا اور اس نے اسے کچھ حدیثیں بیان کیں تو اس کے باپ نے اس سے کہا: ''اے میرے بیٹے! جاؤ علم کی تلاش کرو'' تو وہ اپنے باپ سے ایک عرصہ غائب رہا پھر کاغذ لے کر آیا اس میں کچھ لکھا ہوا تھا اس نے اپنے باپ کے پاس پڑھا۔ تو اس سے اس کے باپ نے کہا: '' یہ سیاہی سفیدی میں ہے، جاؤ علم تلاش کرو۔'' پھر وہ باہر گیا اور کچھ دیر اس سے دور رہا، پھر اس کے پاس آیا اور اپنے باپ سے کہا: مجھ سے جو پوچھنا چاہو

❶ ''اسنادہ صحیح'' امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ''صحیح'' اخرجه ابونعيم في الحلية 74/6۔

أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيبُكَ قَالَ إِذًا لَمْ أَلُمِ الَّذِي يَعِيبُنِي وَلَمْ أَحْمَدِ الَّذِي يَمْدَحُنِي. قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيحَةٍ؟ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ إِذًا لَمْ أَهِجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ. ❶

پوچھ لو؟ اس کے باپ نے کہا: اگر تمہارا گزر ایسے آدمی کے پاس سے ہو جو تمہاری تعریف کر رہا ہو اور دوسرے ایسے آدمی کے پاس سے ہو کہ وہ تمہاری عیب جوئی کر رہا ہو۔ تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ اس نے کہا: ایسے وقت میں میں اس شخص کو ملامت نہ کروں گا جو مجھے عیب دے رہا ہو، اور نہ ہی اس شخص کی تعریف کروں گا جو میری تعریف کر رہا ہو، اس کے باپ نے کہا: اگر تو ایک پیالے کے پاس سے گذرے تو تیرا کیا حال ہوگا؟ ابوشریح نے کہا: "میں نہیں جانتا ہوں کہ اس نے پیالہ سونے کا کہا ہے یا چاندی کا؟ سو اس کے بیٹے نے کہا: اس وقت نہ ہی میں اس پیالے کو ٹھوکر لگاؤں گا اور نہ ہی اس کے قریب ہوں گا۔" اس کے باپ نے کہا: جاؤ! تم نے علم حاصل کر لیا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا علم سے جب تک عمل کو تمیز نہیں ملتی تب تک وہ ناقص ہی رہتا ہے۔

403۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ

عَنِ السَّكَنِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْحِكْمَةِ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي الْحِكْمَةِ كُلَّهُ وَتُشَرِّفُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْعَبْدَ عَلَى الْحُرِّ وَتَزِيدُ السَّيِّدَ سُؤْدُدًا وَتُجْلِسُ الْفَقِيرَ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ. ❷

سکن بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "اے میرے بیٹے! دانائی کو لازم پکڑ۔ کیونکہ تمام بھلائی دانائی میں ہے اور دانائی چھوٹے کو بڑے سے اور غلام کو آزاد سے بزرگی میں بڑھا دیتی ہے اور سردار کی سرداری بڑھا دیتی ہے اور فقیر کو بادشاہوں کی جگہ پر بٹھا دیتی ہے۔"

404۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ .....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَمَا نَحْنُ لَوْلَا

ابودرداء کہتے ہیں: "اگر علم کی باتیں نہ ہوتی تو ہم کیا

❶ "صحیح" ما قبلہ کی تحقیق سابق۔

❷ "ضعیف" بقیہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

كَلِمَاتُ الْعُلَمَاءِ؟❶ کرتے؟"

فوائد:...... مجرب اور علماء وعقلاء کی باتیں سمجھداری کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں جو کہ ان کی تفتیش یا عملی زندگی کا نچوڑ ہوتی ہیں ان کے بغیر سمجھ حاصل کرنا دشوار اور مشکل ہے۔

[35]......بَاب اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَالْخُصُومَةِ

اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے والوں سے پرہیز کرنا

405۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ......

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ أَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ.❷

ابو قلابہ نے کہا کہ تم خواہشات والوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ہی ان سے جھگڑا کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ تم کو اپنی گمراہی میں ڈبو دیں گے۔ یا وہ اس چیز کے متعلق جسے تم جانتے ہو تم پر غلط ملط کر دیں گے۔

فوائد:...... "الصحبة مؤثرة" صحبت اثر انداز ہوتی ہے کے مطابق آدمی کا خواہشات کے ماروں کی صحبت سے ان کا اثر قبول کرنا ضروری ہے اس لیے ایسوں سے بچنا ہی بہتر ہے۔

406۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ......

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ رَآنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ جَلَسْتُ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ لِي أَلَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ لَا تُجَالِسَنَّهُ.❸

ایوب بیان کرتے ہیں مجھے سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ تو انہوں نے مجھے کہا: "میں نے تمہیں طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تم اس کے پاس مت بیٹھا کرو۔

407۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ ......

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس کوئی آدمی آیا اس نے کہا: "فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے؟" ابن عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ "صحیح" اخرجه الخطيب في (الفقيه والمتفقه)

❷ "صحیح" اخرجه ابن بطة في (الابانة)(63) والآجري في (الشريعة) ص(671)

❸ "صحیح" اخرجه ابن وضاح في (البدع)(145)

411۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ......

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ لَا قَالَا فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا لَتَقُومَانِ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ. قَالَ: فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَآ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَآ عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيُحَرِّفَانِهَا فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِي قَلْبِي. ❶

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ خواہشات کے پجاری دو آدمی ابن سیرین کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: ''اے ابوبکر! ہم تمہارے پاس کوئی حدیث بیان کریں۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' ان آدمیوں نے کہا: ''ہم تمہارے پاس اللہ کی کتاب کی کوئی آیت پڑھیں۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں تم میرے قریب سے اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔'' راوی کہتا ہے: وہ دونوں باہر چلے گئے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: ''اے ابوبکر! اگر وہ اللہ کی کتاب سے آپ کے پاس کوئی آیت پڑھ دیتے تو آپ پر کیا حرج تھا۔'' انہوں نے کہا: ''مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میرے پاس کوئی آیت پڑھیں اور وہ تحریف کریں جو میرے دل میں ٹھہر جائے۔''

فوائد:...... علماء کی بات چونکہ مطالعہ و تحقیق پر مبنی ہوتی ہے لہٰذا ان کی بات باعث نفع ہوتی ہے جب کہ جہلاء کی بات ذہنی اختراع یا کوئی یاوہ گوئی ہوتی ہے عموماً ان کا علم سے کم ہی تعلق ہوتا ہے سو ایسی کوئی بات ذہن میں بیٹھ جانا باعث نقصان ہے۔ لہٰذا ایسوں کی باتوں سے احتراز ہی بہتر ہے۔

412۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ......

عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلَّى وَهُوَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَأَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنَى. ❷

سلام بن ابو مطیع کہتے ہیں: خواہشات رکھنے والوں سے ایک آدمی نے کہا: ''اے ابوبکر! کیا میں تم سے کوئی بات پوچھوں؟'' ایوب نے منہ پھیر لیا۔ اور وہ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے کہ آدھی بات بھی نہیں پوچھنی۔ اور سعید نے ہمارے پاس دائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا۔

---

❶ "صحیح" اخرجه ابن بطه فی (الابانة) (398) والآجری فی الشریعة (ص: 62).

❷ "صحیح" اخرجه ابن بطه فی (الابانة) (402) وابو نعیم فی الحلية 9/3.

فوائد:..... اگر واقعی کسی شخص کو علم کی تلاش ہو تو ٹھیک ورنہ بے تکے سوالات اور قیل وقال سے کنارہ کشی علماء کا شیوہ رہا ہے۔

413۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ......

عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَرْبِشَانُ. ❶

کلثوم بن جبر سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن جبیر سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے جواب نہ دیا۔ جب ان سے کہا گیا تو انہوں نے کہا: ''وہ خواہش والوں سے تھا۔''

414۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ لَيْثٍ......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ. ❷

ابوجعفر محمد بن علی نے کہا کہ: جھگڑنے والوں کے پاس مت بیٹھو کیونکہ وہ لوگ اللہ کی آیات میں بحث کرتے ہیں۔

فوائد:..... قرآنی آیات میں غور وفکر کرنا ان سے احکام مستنبط کرنا تو درست بلکہ مطلوب ہے لیکن ان میں جھگڑا کرنا قطعی ناپسندیدہ ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے مسجد میں صحابہ کو اس طرح بحث وجھگڑا کرتے دیکھا تو انتہائی ناپسند فرمایا۔

415۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا قَالَا لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ وَلَا تَسْمَعُوا مِنْهُمْ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا: ''خواہشات والوں کے پاس مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے جھگڑا کرو۔ اور نہ ہی ان سے کوئی بات سنو۔''

416۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أُمَيٍّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ

شعبی کہتے ہیں کہ ''خواہشات والے'' اس لیے نام رکھا گیا

---

❶ ''صحیح'' دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ''ضعیف'' اخرجه ابن بطه فى الابانة (543)

❸ ''صحیح'' اخرجه ابن عبدالبر فى جامع بيان العلم (1803) و ابن بطه فى ''الابانة: 395

الْأَهْوَاءِ لِأَنَّهُمْ يَهْوُونَ فِي النَّارِ. ❶ کہ وہ آگ میں گرتے ہیں۔"

[36]....بَابُ التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ
علم میں مرتبے کا برابر ہونا

417۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنِ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ عِنْدَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ طَاوُسٍ وَهُوَ يَحْلِفُ عَلَيْهِ. ❶

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو میسرہ نے کہا: "طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس کے نزدیک معزز اور معمولی آدمی برابر ہوں اور وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے۔"

فوائد:.... حق یہی ہے کہ اس علم شریف کے حصول میں سبھی برابر ہوں کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے کہیں بھی نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے درس و تعلیم کے وقت کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی اہمیت دی ہو بلکہ سبھی برابر بیٹھتے اور علم سے برابر حصہ پاتے۔

یاد رہے! حصول علم میں اپنی بڑائی جتاتے ہوئے امتیازی سلوک کی حرص رکھنے والے علم کی روشنی سے محروم رہتے ہیں۔

418۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ ....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَةَ الْعِلْمِ حَتَّى أَكْرَهَنَا عَلَيْهِ السُّلْطَانُ فَكَرِهْنَا أَنْ نَمْنَعَهُ أَحَدًا. ❷

سفیان بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: "ہم علمی مضامین لکھنا برا سمجھتے تھے حتی کہ ہمیں اس کے لکھنے پر حکمرانوں نے مجبور کیا۔ تو ہم نے اس بات کو برا جانا کہ کسی کو لکھنے سے منع کریں۔"

419۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ....

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَمُوا مُحَمَّدًا فِي رَجُلٍ يَعْنِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الزَّنْجِ لَكَانَ عِنْدِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا سَوَاءٌ. ❸

ابن عون کہتے ہیں: لوگوں نے محمد سے ایک شخص کے متعلق بات کی یعنی وہ اس سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: "اگر وہ حبشیوں میں سے ہو تو اس بارے میں میرے نزدیک وہ اور عبداللہ بن محمد برابر ہوتے۔"

---

❶ "الحسن" اخرجہ اللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اهل السنۃ: 229 ❷ "صحیح" اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ 16/4۔

❸ "صحیح" اخرجہ ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم 1096 و عبدالرزاق 258/11،(20486)

❹ "صحیح" دلائل بیان کرنے میں آ چکے ہیں۔

420۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ....

عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ سَأَلَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ذَلِكَ أَهْوَنُ لَهُ عَلَيَّ. ❶

حماد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ صلت بن راشد نے کہا: کہ مسلم بن قتیبہ نے طاؤس سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب نہ دیا، ان سے کہا گیا: "یہ سلم بن قتیبہ ہے۔" انہوں نے کہا: "یہ اس کے لئے مجھ پر زیادہ آسان ہے۔"

فوائد:...... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے علم میں برابری کرتے ہوئے اس کی خصوصی شان کے سبب اسے خاص اہمیت نہ دی بلکہ واضح کردیا کہ اس کا سائل ہونا، طالب علم ہونا اس کو میرے سامنے مطیع کرتا ہے میرے نزدیک یہ دوسروں کے برابر ہی ہے۔

[37]......بَابٌ فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ
علماء کی عزت کرنا

421۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ.........

حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ مَا خِفْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مَخَافَةَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. ❷

حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ میں لوگوں میں سے کسی سے اتنا نہیں ڈرتا تھا جتنا خالد بن معدان سے ڈرتا تھا۔

فوائد:...... ان کا یہ خوف ان کی ذات سے نہیں بلکہ علمی وجاہت سے تھا کہ یہ ان کے علمی جلال سے مرعوب تھے۔

422۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ......

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كُنَّا نَهَابُ إِبْرَاهِيمَ هَيْبَةَ الْأَمِيرِ. ❸

سفیان بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا: "ہم ابراہیم سے حکمرانوں کی طرح ڈرتے تھے۔"

423۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.........

---

❶ "صحیح" راوی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔
❷ "صحیح" بقیہ مدلس ہے لیکن سماع کی صراحت موجود ہے۔
❸ "صحیح" الفسوی فی المعرفۃ 604/2، و ذهبي 297

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاسْتَعَدْتُهُ فَقَالَ لِي مَا كُلَّ سَاعَةٍ أَحْلُبُ فَأَشْرَبُ. ❶

ایوب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "سعید بن جبیر نے ایک دن کوئی حدیث بیان کی میں ان کی طرف کھڑا ہوا تاکہ وہ اسے دوبارہ دہرائیں تو انہوں نے مجھے کہا: "میں ہر وقت دودھ نہیں دوہتا کہ پیتا رہوں۔"

فوائد:...... یعنی میں مسلسل دودھ پینے کی وجہ سے اتنا توانا نہیں ہوں کہ ہر وقت دہرا دہرا کر توانائی خرچ کرتا رہوں۔ یعنی دہرانے سے انکار کر دیا اور ایوب ان کے علمی دبدبے کی بنا پر اصرار نہ کر سکے۔

424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ وَيَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ......

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهَ الْحَدِيثَ فِي الطَّرِيقِ. ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ابو عبدالرحمن حدیث کو راستے میں بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ......

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا أَوْ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا فَغَضِبَ وَمَنَعَنَا حَدِيثَهُ حَتَّى قَامَ. ❸

حبیب بن ابو ثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم سعید بن جبیر کے پاس تھے کہ انہوں نے کوئی حدیث بیان کی ان سے کسی آدمی نے کہا: "آپ کے پاس یہ حدیث کس نے بیان کی یا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟" تو وہ ناراض ہو گئے اور اس حدیث کو ہم سے روک لیا حتی کہ وہ اٹھ گئے۔

فوائد:...... اس میں پوچھنے کی کراہت نہیں پوچھنا سوال کرنا متعلم کا حق ہے لیکن ادب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اس آدمی کی طرح درمیان میں بول پڑنا اور بے ادبی والے انداز سے مخاطب کرنا ناروا اور غلط ہے۔ جو کہ سعید رحمہ اللہ کو ناگوار گزرا۔

426۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ......

---

❶ "صحیح" اخرجه ابن ابی شیبة 105/9 (6688) والخطیب فی الجامع: 974۔

❷ "ضعیف" اخرجه الخطیب فی الجامع: 395۔

❸ "اسنادہ جید" ابوسنان سعید بن سنان ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. ❶

زہری بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمٰی نے کہا: "اگر تم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے۔تو تم اس سے بہت زیادہ علم حاصل کرتے۔"

427۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ............

عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ لِلْعِلْمِ مِنْ أَبِي. ❷

ام عبداللہ بنت خالد کہتی ہیں: "کہ میں نے علم میں اپنے باپ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔"

فوائد:...... علمی سخاوت یہی ہے کہ بلاتکلف ہر سائل کو جواب دیا جائے اور احادیث بیان کی جائیں انہیں انکار نہ کیا جائے۔

[38]......بَابٌ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثِّقَاتِ
ثقہ لوگوں سے حدیث نقل کرنے کا بیان

428۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ............

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا میں نے طاؤس سے کہا: "فلاں آدمی نے مجھے اس طرح اور اس طرح حدیث بیان کی۔" انہوں نے کہا: "اگر تمہارا ساتھی معتبر ہے تو اس سے حدیث لے لو۔"

فوائد:...... اس سے سمجھ آتی ہے کہ معتبر ثقہ راویوں سے روایت لینا جلیل محدثین کا وتیرہ تھا اور اس کو وہ ہر وقت پیش نظر رکھے۔

429۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَّا الثِّقَاتُ. ❹

مسعر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم نے کہا: "صرف معتبر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنی چاہیے۔"

---

❶ "صحیح" اخرجه الفسوي في المعرفة 559/1 والخطيب في الجامع: 385۔

❷ "ضعیف" اس میں بقیہ بن ولید کا عنعنہ ہے۔ اخرجه احمد في الجمع في العلل 317/1 (2409) والبخاري في الكبير 176/3۔

❸ "حسن" اخرجه العقيلي في الضعفاء 12/1 وابوزرعه في تاريخه: 601۔ والخطيب في الكفايه ص: 132۔

❹ "صحیح" اخرجه الخطيب في الكفاية ص: 32۔ ومسلم في مقدمه 15/1، والخطيب في الجامع: 143۔

430۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ......

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ ثُمَّ سَأَلُوا بَعْدُ لِيَعْرِفُوا مَنْ كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ أَخَذُوا عَنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ سُنَّةٍ لَمْ يَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَاصِمٍ. ❶

عاصم بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: "پہلے لوگ سندوں کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے پھر پوچھنے لگے تاکہ جان لیں کہ کون شخص محدث تھا لوگوں نے اس سے حدیث حاصل کی اور کون محدث نہیں تھا کہ لوگوں نے اس سے حدیث حاصل نہ کی۔" ابو محمد کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے عاصم سے نہیں سنی۔

فوائد:...... ابتداء میں یہی حالت تھی کہ کبھی حدیث سے لے لی جاتی اتنی جانچ پڑتال نہ کی جاتی لیکن فتنہ پیدا ہو جانے کے بعد محدثین نے کہنا شروع کر دیا۔ (سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ) اپنے راویوں کے نام لو۔ تاکہ کھرے کھوٹے کی تمیز ہو سکے۔

431۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ......

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِي فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ فَإِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ لَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ. ❷

عاصم کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے کہا: "جو آپ مجھ سے بیان کریں جو احادیث کریں تو فلاں دو آدمیوں سے بیان نہ کرو کیونکہ وہ دونوں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی حدیثیں کس سے حاصل کیں۔" ابو محمد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس نے یہ حدیث نہیں سنی۔

432۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ......

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَةٍ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا. ❸

عمارہ بن قعقاع کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "جب تم میرے پاس حدیث نقل کرو تو ابوزرعہ سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر ان سے ایک برس کے بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کیا۔"

---

❶ "صحیح" اخرجه الخطیب فی الکفایة ص:122۔ وابو نعیم فی الحلیة :278/2۔

❷ "ضعیف" محمد راوی ضعیف ہے۔

❸ "ضعیف" محمد بن حمید ضعیف ہے۔ اخرجه الترمذی فی العلل الملحق بجامعه 51/5۔

فوائد:...... بہتر یہی ہے کہ روایت بالکل من وعن اسی طرح بیان کی جائے البتہ اگر کوئی لفظ تبدیل بھی ہو جائے یہ روایت کی صحت میں قادح نہیں ایسی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ معنی ومفہوم میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ اور اس چیز کا خیال "ہر ایک لم ہی رکھ سکتا ہے۔

433۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ...

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ عَمَّنْ يَأْخُذُ دِينَهُ. ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ محمد نے کہا: "یہ علم دین ہے۔ ہر آدمی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنا دین کس سے حاصل کرتا ہے۔"

434۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا أَتَوُا الرَّجُلَ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ نَظَرُوا إِلَى صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى هَيْئَتِهِ. ❷

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "پہلے لوگ جب دین حاصل کرنے کے لئے کسی آدمی کے پاس جاتے تھے تو اس کی نماز اور اس کے طریقے کی حالت کو دیکھتے تھے۔ پھر اس سے دین حاصل کرتے تھے۔"

فوائد:...... اس میں محدثین کی احتیاط کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ کہ انہوں نے کس طرح جانچ پھٹک کے بعد روایت کو جمع کیا ہے۔

435۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ......

أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا أَتَوُا الرَّجُلَ يَأْخُذُونَ عَنْهُ الْعِلْمَ نَظَرُوا إِلَى صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ عَنْهُ. ❸

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "پہلے لوگ جب دین حاصل کرنے کے لئے کسی کے پاس جاتے اس کی نماز اور اس کے طریقے اور اس کی حالت کو دیکھتے پھر اس سے دین حاصل کرتے۔

436۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَوْحٍ......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَ حَدِيثِ

ہشام نے حسن سے ابراہیم کی حدیث کی طرح نقل کیا

❶ "صحیح" (399) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❷ "الصحیح" اخرجه ابو نعیم فی الحلیة 225/4 والخطیب فی الجامع 136۔

❸ "الصحیح" اخرجه ابن ابی حاتم فی الجرح والتعدیل 16/2 والخطیب فی الکفایة ص 157۔

إِبْرَاهِيمَ. ❶

437۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الرَّجُلَ لِنَأْخُذَ عَنْهُ فَنَنْظُرُ إِذَا صَلَّى فَإِنْ أَحْسَنَهَا جَلَسْنَا إِلَيْهِ وَقُلْنَا هُوَ لِغَيْرِهَا أَحْسَنُ وَإِنْ أَسَاءَهَا قُمْنَا عَنْهُ وَقُلْنَا هُوَ لِغَيْرِهَا أَسْوَأُ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ لَفْظُهُ نَحْوُ هَذَا. ❷

ربیع بیان کرتے ہیں کہ ابوعالیہ نے کہا: ''جب ہم کسی کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے جاتے جب وہ نماز پڑھتا ہم دیکھتے تھے اگر وہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا تو ہم اس کے پاس بیٹھ جاتے اور ہم کہتے تھے کہ نماز کے علاوہ دوسرے کام بھی اچھی طرح کرے گا اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا تھا تو اس کے پاس سے اٹھ جاتے۔ کہ وہ نماز کے علاوہ اور کاموں کو بھی زیادہ بری طرح ادا کرتا ہو گا۔'' ابو معمر کہتے ہیں: ابراہیم بن اسماعیل کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں۔

فوائد:..... نماز اسلام کی پہلی اور اہم علامت ہے یہ حقیقت ہے کہ نماز میں عمدگی بندے کے ہر کام کو سنوار دیتی ہے اور اس میں سستی کا خمیازہ ہر کام میں خسارے کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ اہل علم کا قول ہے کہ جو شخص اپنی نماز صحیح کر لیتا ہے رب تعالیٰ اس کی زندگی کے تمام معاملات صحیح کر دیتے ہیں۔

438۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَوْ لَا.....

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ''یہ دین کا علم ہے۔ تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔''

439۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟

سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا: ''فلاں آدمی نے مجھے فلاں اور فلاں حدیث بیان کی۔

---

❶ ''صحیح'' سابق اثر دیکھیے۔

❷ ''حسن'' تخریجہ ابو نعیم فی الحلیۃ 2/220۔

❸ ''اثر صحیح'' (433,399) کے تحت گزر چکی ہے۔

قَالَ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ ❶

انہوں نے کہا اگر تیرا ساتھی اعتماد والا ہو تو اس سے حدیث لے لو۔

440۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ .

قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قَالَ لَهُ بُشَيْرٌ مَا أَدْرِي عَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هَذَا أَوْ عَرَفْتَ هَذَا وَأَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ ❷

پہلی حدیث مجھے سنایئے۔ بشیر نے ان سے کہا: "میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری تمام حدیثیں جان لیں اور اس حدیث کو نہیں جانا۔ یا اس حدیث کو جان لیا اور میری تمام حدیثوں کو نہیں جانا۔" طاوس کہتے ہیں بشیر بن کعب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیث بیان کرنے لگا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کیا کرتے تھے۔ جب آپ پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا۔ جب لوگوں نے برے بھلے کاموں کو اختیار کیا تو ہم نے آپ سے حدیث نقل کرنا چھوڑ دی۔"

فوائد:...... اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ کا فتنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے بعد احتیاط کرتے ہوئے حدیث چنیدہ لوگوں کو اور کم کم بیان کرنا شروع کر دیں۔

441۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "ہم حدیث یاد رکھتے تھے اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی جاتی تھی۔ حتی کہ تم سخت اور نرم سواریوں استعمال کرنے لگے۔ (یعنی تمام صحیح ضعیف رطب و یابس جمع کرنے لگے۔)"

---

❶ "حسن" (428) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❷ "إسناده قوي، وأخرجه مسلم في مقدمته 1/12-13 وابن عدي في الكامل 1/61-62.

❸ "صحيح أخرجه مسلم في المقدمة 1/13 وابن عدي في الكامل 1/62.

442۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ .....

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَظْهَرَ شَيَاطِينُ قَدْ أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُفَقِّهُونَ النَّاسَ فِي الدِّينِ. ❶

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قریب ہے کہ وہ شیطان ظاہر ہوں گے جن کو سلیمان نے باندھ رکھا تھا۔ وہ لوگوں کو دین کی باتیں سمجھائیں گے۔''

443۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ .....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّهُ دِينُكُمْ. ❷

ہشام بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ''دیکھو تم حدیث کس سے حاصل کرتے ہو کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔''

فوائد..... حدیث چونکہ دین ہے لہٰذا اس کو لینے میں حد درجہ احتیاط لازم ہے حتیٰ کہ امام زہری رحمہ اللہ نے یہاں تک کہا کہ سند دین کا لازمی جزو ہے یہ نہ ہو تو جو شخص جو چاہے کہے۔

[39].....بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ

نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور آپ ﷺ کے قول کے وقت کسی دوسرے کے قول سے پرہیز کرنا

444۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ. ❸

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جس طرح قرآن کی تفسیر سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

فوائد..... تفسیر کہتے ہیں: ایسے اصول کا علم جس کے ذریعے اللہ کے کلام کا مطلب بندہ اپنی استطاعت کے مطابق معلوم کرے۔ شرعی طور پر یہ بالکل جائز و روا ہے۔ بہرحال معتمر رحمہ اللہ کے باپ کے قول سے مراد ایسی تفسیر ہے جو بندہ کامل علم حاصل کیے بغیر معنی و مفہوم پر مکمل دسترس کے بغیر اپنی رائے سے قرآن یا حدیث کا مفہوم متعین کرنا شروع کر دے یہ ممنوع و ناروا ہے۔

---

❶ ''ضعیف'' لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ عرجہ ابن عدی فی الکامل 59/1 و السیوطی فی اللآلی المصنوعۃ 250/1۔

❷ ''صحیح'' راوی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❸ ''صحیح'' راوی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

445۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ .....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوا أَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ أَنْ تَقُولُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ فُلَانٌ. ❶

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: "تم جو کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا اور فلاں آدمی نے کہا تو کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم پر عذاب کیا جائے یا تم زمین میں دھنسا دیے جاؤ۔"

فوائد:..... آپ ﷺ کے قول کے مقابلے میں دوسرے کے قول کا ذکر شدید وعید کا سبب ہے سو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

446۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى ..

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَإِنَّمَا رَأْيُ الْأَئِمَّةِ فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ كِتَابٌ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا تھا کہ "قرآن میں کسی کی رائے نہیں، صرف اماموں کی اس مسئلے میں رائے ہے جس کے بارے میں نہ قرآن نازل ہوا ہو اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث گزری ہو۔ اور جس طریقے کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہو اس میں کسی کی رائے نہیں ہو سکتی۔"

فوائد:..... عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے قول سے واضح ہوتا ہے کہ ائمہ حدیث ہی تفسیر کرنے کے صحیح حقدار ہیں عام آدمی نہیں۔ اور تفسیر بالحدیث فہم قرآن کا اصل ذریعہ ہے۔

447۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ...

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ نَبِيًّا وَلَمْ يُنْزِلْ بَعْدَ هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ

معتمر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمرو نے کہا: "عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: "اے لوگو! اللہ تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور جو اس نے اپنے نبی پر کتاب نازل کی ہے اس کے بعد کوئی کتاب بھی نازل نہیں کرے گا جو اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر

---

❶ صحیح: أخرجه المصنف في مقدمه 379، 380 وابن عبد البر في جامع بيان العلم (2095، 2097، 2099)

❷ صحیح: أخرجه ... (رقم 100) و ... (ص 58)

كِتَابًا فَمَا أَحَلَّ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا حَرَّمَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَا وَإِنِّي لَسْتُ بِقَاضٍ وَلٰكِنِّي مُنَفِّذٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ وَلٰكِنِّي مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِخَيْرٍ مِنْكُمْ غَيْرَ أَنِّي أَثْقَلُكُمْ حِمْلًا أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ أَلَا هَلْ أَسْمَعْتُ. ❶

حلال کر دیا ہے وہ قیامت تک حلال رہے گا اور جو اس نے اپنے نبی کی زبان پر حرام کر دیا ہے وہ قیامت تک حرام رہے گا خبردار! میں قاضی نہیں ہوں لیکن میں احکام جاری کرنے والا ہوں اور میں بدعت نکالنے والا نہیں ہوں بلکہ میں سنت کی فرمانبرداری کرنے والا ہوں۔ اور اس بات کے سوا کہ مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ ہے میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے حق میں یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔ خبردار! میں نے تم کو سنا دیا۔"

448۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ .....

عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اتْرُكْهُمَا قَالَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْهَا أَنْ تُتَّخَذَ سُلَّمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا أَدْرِي أَتُعَذَّبُ عَلَيْهَا أَمْ تُؤْجَرُ لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ تُتَّخَذَ سُلَّمًا يَقُولُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ. ❷

ہشام بن حجیر بیان کرتے ہیں کہ طاؤس عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے تو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تم ان کو چھوڑ دو" طاؤس نے کہا: "منع تو صرف اس بات سے کیا گیا ہے کہ انہیں نوافل کے جواز کا ذریعہ اور سبب بنا لیا جائے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، میں نہیں جانتا اس کے پڑھنے سے تمہیں عذاب دیا جائے گا یا ثواب دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: "جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کوئی بات مقرر کر دیں تو کسی مسلمان مرد و عورت کے لائق نہیں کہ ان کو اپنے کام سے کچھ اختیار ہو اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو واضح گمراہ ہو گیا۔" (احزاب ۳۶) سفیان کہتے ہیں؟ "سلما کا یہ معنی ہے کہ عصر کے بعد رات تک نماز پڑھی جائے۔"

---

❶ صحيح أخرجه ابن سعد في الطبقات: 5/250-251

❷ صحيح أخرجه البيهقي في كتاب الصلاة، باب ... التطوع 2/453، والخطيب في الفقيه والمتفقه 386،

فوائد:...... آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز سے منع کیا ہے جب کہ خود آپ ﷺ نے پڑھی ہیں لہذا علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ لہذا آپ ﷺ کے فرمان کی بنا پر ابن عباس رضی اللہ عنہما طاؤس کو منع فرماتے ہیں جب کہ وہ جواب میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ اسے ہیز کی تہ بنا دیا جائے یہ ممنوع ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کو اس تفسیر سے نہیں روکتے جو کہ اس کے جواز پر دال ہے۔ نیز سابق (446) حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ تفسیر امام کرسکتا ہے عامی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کیونکہ عامی علوم وفنون کا ماہر نہیں۔

449۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ......

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي [1]

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر گئے۔ عرض کی! "اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تورات کا نسخہ ہے۔" آپ ﷺ خاموش رہے اور عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ تو ابوبکر نے کہا: "تجھے گم پانے والیاں گم پائیں کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی حالت نہیں دیکھتا؟" عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا: "میں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہو گئے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تم پر ظاہر ہو جائیں تم ان کی پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو اس طرح یقیناً تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے تو یقیناً میری پیروی کرتے۔"

---

[1] حسن، أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: 47/9 (6477)، وابن عبد البر في جامع بيان العلم (1495، 1497)

فوائد:...... اس حدیث سے محل استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بجائے موسیٰ علیہ السلام کی بات بھی مانی جائے تو یہ بھی گمراہی کا سبب ہے۔ تو عام آدمی یا کسی امام کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ (اللہ سمجھنے کی توفیق دے)

450۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ....

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَبَاحٍ شَيْخٍ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ رَأَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ يُكْثِرُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ اللَّهُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ. ❶

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو رباح جو عمر کے خاندان کے ایک شیخ میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے ایک شخص کو دیکھا جو عصر کے بعد دو رکعت نماز اکثر پڑھا کرتا تھا۔ انھوں نے اس کو روکا تو وہ کہنے لگا: "اے ابو محمد! کیا اللہ مجھے نماز پڑھنے کی بنا پر عذاب کرے؟" انہوں نے کہا: "نہیں۔" لیکن سنت کے خلاف عمل کرنے پر تجھے عذاب دے گا۔"

فوائد:...... عصر کے بعد سنتوں کا خلاف سنت ہونا محل نظر ہے کیونکہ بعض علماء نے آپ ﷺ کے فعل کو حجت بناتے ہوئے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ البتہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے قول کے مطابق خلاف سنت کام واقعی موجب ہلاکت ہے۔

[40]......بَاب تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعَظِّمْهُ وَلَمْ يُوَقِّرْهُ.

اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی تعظیم اور توقیر نہ کرے

451۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْعَجْلَانِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَتًى قَدْ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی جوڑا پہنے ہوئے تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔" ایک نوجوان

❶ صحیح، أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه (387)

سَنَةً وَهُوَ فِي حَلْقَةٍ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَكَذَا كَانَ يَمْشِي ذَلِكَ الْفَتَى الَّذِي خُسِفَ بِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَعَثَرَ عَثْرَةً كَادَ يَتَكَسَّرُ مِنْهَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْمَنْخَرَيْنِ وَلِلْفَمِ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ❶

نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا جس کا انہوں نے ... تھے وہ جوڑا پہنے ہوئے تھا کہا: ''اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا اسی طرح وہ نوجوان چلتا تھا جو زمین میں دھنسا دیا گیا۔'' پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور اس طرح پھسلا کہ قریب تھا وہ مر جاتا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نتھنوں اور منہ کے متعلق کہا کہ ''ہم تیری طرف سے مذاق کرنے والوں کو کافی ہیں۔''

فوائد :...... اس شخص کا پھسلنا یقیناً اللہ کی جانب سے تھا یعنی کہ اللہ نے اسے فوری مذاق کے جواب ذلت و خسارے سے دوچار کر دیا۔

452 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ

عَنْ خِرَاشِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَتًى يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ شَيْخٌ لَا تَخْذِفْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ فَغَفَلَ الْفَتَى وَظَنَّ أَنَّ الشَّيْخَ لَا يَفْطُنُ لَهُ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ أُحَدِّثُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ تَخْذِفُ وَاللَّهِ لَا أَشْهَدُ لَكَ جَنَازَةً وَلَا أَعُودُكَ فِي مَرَضٍ وَلَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا فَقُلْتُ لِصَاحِبٍ لِي يُقَالُ لَهُ مُهَاجِرٌ انْطَلِقْ إِلَى خِرَاشٍ فَاسْأَلْهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ ❷

خراش بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو مسجد میں کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس سے ایک شیخ نے کہا: ''کنکری نہ پھینک کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے تو وہ لڑکا غافل ہوا اور خیال کیا کہ بزرگ نہیں سمجھ پائیں گے اس لیے وہ پھر بھی کنکری پھینکے گا تو اس بزرگ نے اسے کہا میں تجھے حدیث بیان کر رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ انہوں نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے۔ تو پھر بھی کنکریاں پھینک رہا ہے۔ اللہ کی قسم! بیماری کی حالت میں، میں تیری بیمار پرسی نہیں کروں گا اور نہ میں تجھ سے کبھی بات کروں گا۔'' تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا: ''جس کا نام

---

❶ متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب اللباس، باب ... (5479) ومسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم التبختر في المشي مع إعجابه بثيابه (5033)

❷ متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب ... (474?) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف (5025)

مہاجر ہے کہ خراش کے پاس چلو اور اس سے پوچھو۔'' تو اس نے ان کے پاس جا کر وہ حدیث پوچھی تو انہوں نے بیان کی۔

فوائد:...... معلوم ہوا کسی دینی وجہ کی بنا پر تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا جائز ہے البتہ کوئی ذاتی وجہ ہو تو تین دن سے زیادہ قطع تعلق ناجائز ہے۔ نیز کسی شریر کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اس سے اعراض کرنا بالکل درست ہے۔

453۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصْطَادُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ فَرَفَعَ رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعِيدٍ قَرَابَةٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ هَذِهِ وَمَا تَكُونُ هَذِهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تَهَاوَنُ بِهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا [1]

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ''بے شک یہ کنکری پھینکنا نہ شکار کرتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کر کے مارتا ہے، مگر دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے۔'' تو ایک شخص جو سعید کا رشتہ دار تھا اس نے زمین سے ایک چیز اٹھائی اور کہا: ''یہ کیا ہے؟'' تو سعید نے کہا: ''کیا میں تجھے نہیں دیکھ رہا کہ میں نے تو تجھ سے رسول اللہ کی حدیث بیان کی اور تم اس کو معمولی کام قرار دے رہے ہو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔''

فوائد:...... ''خذف'' کہتے ہیں انگلیوں سے پھینکنا یعنی سبابہ انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔

454۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ......

بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ وَكَانَ يَكْرَهُهُ وَإِنَّهُ

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: ''کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے۔ یا اس کو برا سمجھتے تھے۔

[1] صحیح۔ پیچھے تخریج گزر گئی ہے۔

لَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَكِنَّهُ قَدْ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْهُ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. ❶

اور نہ تو اس سے دشمن مرتا ہے اور نہ اس سے شکار ہوتا ہے لیکن وہ کبھی آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے۔" پھر انہوں نے کہا: "کیا میں نے تجھے بتایا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔ پھر میں تجھے کنکری پھینکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔"

455۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقُولُ قَالَ فُلَانٌ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. ❷

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کسی آدمی کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا: "فلاں نے اور ایسے کہتا ہے۔" ابن سیرین نے کہا: "میں تیرے پاس نبی ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ فلاں اور فلاں نے اس طرح اور اس طرح کہا۔ میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔"

فوائد:...... سلف صالحین محدثین کرام کا یہ وتیرہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی قول کو ترجیح کو در کنار سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا واقعہ ثابت ہے جو کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

456۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا فَقَالَ فُلَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِذًا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو وہ اسے منع نہ کرے۔" تو عبداللہ کے فلاں بیٹے نے کہا: "اللہ کی قسم ہم تو انہیں اس وقت منع کریں گے۔"

---

❶ متفق علیہ، أخرجه البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الخذف والبندقة (5479) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب اباحة ما يستعان به (1954).

❷ حسن، أخرجه أبو داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في خروج النساء إلى المساجد (567)

ابْنُ عُمَرَ فَشَتَمَهُ شَتِيمَةً لَمْ أَرَهُ يَشْتِمُهَا أَحَدًا قَبْلَهُ قَطُّ ثُمَّ قَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ إِذًا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ایسی گالی دی کہ میں نے ان کو اس سے پہلے کسی کو ایسی گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا پھر کہا: ”میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انھیں منع کریں گے۔“

457۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَعْرُوفٍ ......

عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ ذَكَرَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ. فَقَالَ فُلَانٌ مَا أَرَى بِهَذَا بَأْسًا يَدًا بِيَدٍ. فَقَالَ عُبَادَةُ أَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَقُولُ لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَاللَّهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاكَ سَقْفٌ أَبَدًا. ❷

ابو مخارق کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ: ”ایک درہم کے بدلے میں دو درہم دیے جائیں گے۔“ تو فلاں نے کہا: ”میرا خیال ہے دست بدست ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“ تو عبادہ نے کہا: ”میں کہتا ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ میرا خیال ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اور تو ایک چھت کے سائے میں کبھی نہیں رہیں گے۔“

458۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَافِلًا فَانْسَاقَ رَجُلَانِ إِلَى أَهْلَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رات کے وقت عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کو سفر سے لوٹ کر آئے اور دو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گئے تو ان دونوں نے اپنی عورت کے پاس ایک آدمی کو پایا۔

---

❶ متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب خروج النساء إلى المساجد بالليل (865) ومسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة (422)

❷ إسناده ضعيف لكن يتقوى بشواهده

❸ صحيح أخرجه البزار في كشف الأستار 2/186-187 (1487) والطبراني في الكبير 11/245 (11626)

فوائد:..... معلوم ہوا اسلام کے احکامات پر عمل کرتے کوئی دیر ہو بھی جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ بندہ کسی مصیبت سے دوچار ہو کر ہمیشہ کے لیے نیست ہو جائے۔

[41]..... بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمِلَّ النَّاسَ

جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں

461۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا تُمِلُّوا النَّاسَ. ❶

ابو احوص بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''تم لوگوں کو پریشان نہ کیا کرو۔''

فوائد:..... تبلیغ ہو یا کوئی دوسرا معاملہ لوگوں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ جب تک وہ دلچسپی کا مظاہرہ کریں ان سے بات کی جائے یہ نہ ہو کہ انہیں اکتاہٹ ہی میں مبتلا کر دیا جائے۔ کہ پھر وہ بات سننے سے ہی جائیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ (بخاری) آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ نصیحت سے بھی احتراز کرتے کہ لوگ اکتا نہ جائیں بلکہ شوق برقرار رہے۔

462۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنْ كُرْدُوسٍ.......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ لِلْقُلُوبِ نَشَاطًا وَإِقْبَالًا وَإِنَّ لَهَا تَوْلِيَةً وَإِدْبَارًا فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ. ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''کبھی دلوں کو خوشی اور توجہ ہوتی ہے اور کبھی ان کو غفلت اور بے رغبتی ہوتا ہے۔ جب تک لوگ تمہاری طرف متوجہ رہیں تو لوگوں سے باتیں کرو۔''

463۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ ...

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ حَدِّثِ الْقَوْمَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكَ بِوُجُوهِهِمْ فَإِذَا الْتَفَتُوا فَاعْلَمْ أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ. ❸

حسن کہتے تھے کہ: ''پہلے کہا جاتا تھا لوگوں سے باتیں کرو جب تک وہ تمہاری طرف متوجہ رہیں اور جب وہ ادھر ادھر دیکھنے لگیں تو جان لو کہ ان کی بھی ضروریات ہیں۔''

---

❶ صحیح، أخرجه ابو خیثمة فی العلم (99) والخطیب فی الجامع (1422)

❷ ضعیف، لیکن شواہد سے تقویت پکڑتی ہے، أخرجه ابو خیثمة فی العلم (134) وابن ابی شیبة 9/69

❸ حسن، أخرجه ابن ابی شیبة 9/69 ومسلم: کتاب الزهد، باب التثبت فی الحدیث (7435)

فوائد:...... سلف کا طریقہ باعث اطاعت ہے کہ مولانا صاحب خطاب کے دوران لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے انہیں کام کی نصیحت کریں نہ کہ وہ آپ کا خطاب ختم نہ ہوتا دیکھ کر خود ہی اٹھنا شروع ہو جائیں۔

[42] ...بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ
کتابت حدیث کا ناجائز سمجھنے والے شخص کا بیان

464۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”قرآن کے علاوہ میری کوئی بات نہ لکھا کرو جو کوئی قرآن کے علاوہ میری کوئی بات لکھے تو وہ اسے مٹا دے گا۔“

فوائد:...... اس حکم کو ابتدائے اسلام پر محمول کریں گے کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں کتابت حدیث ثابت ہے۔ متعدد احادیث اس پر دال ہیں مثلاً بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث وہ کہتے ہیں کہ میری ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کی تعداد کے زیادہ ہونے کی وجہ میرا لکھنا تھا اور بخاری میں ہی صحیفے کا ذکر ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض احکام کے متعلق تھا وغیرہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں بھی کتابت حدیث رواج تھا۔ البتہ مٹانے کا حکم ابتدا اسلام میں اس لیے ہو سکتا ہے کہ قرآن کی کتابت کے ساتھ حدیث مل نہ جائے۔ جب یہ خدشہ زائل ہو تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے لکھنا شروع کر دیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے خود بھی زکاۃ وغیرہ کے احکام لکھوائے۔

465۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ اسْتَأْذَنُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي أَنْ يَكْتُبُوا عَنْهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے کوئی بات لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت نہ دی۔

---

❶ صحیح، سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح، أخرجه الترمذي، كتاب العلم، باب ماجاء في كراهية كتابة العلم (2667) وابن عبدالبر في جامع بيان العلم (335)

466۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ .....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا شَبَاكُ أَرُدُّ عَلَيْكَ يَعْنِي الْحَدِيثَ؟ مَا أَرَدْتُ أَنْ يُرَدَّ عَلَيَّ حَدِيثٌ قَطُّ. ❶

ابن شبرمہ بیان کرتے کہ شعبی کہتے تھے: "اے شباک! کیا میں تجھے وہ حدیث لوٹاروں؟ حالانکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے دوبارہ حدیث سنائے۔"

467۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ ....

سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِحَدِيثٍ فَلَقِيتُهُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَخَذْتُ بِلِجَامِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثْتَنَا بِهِ. قَالَ وَتَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ وَمَا كُنْتَ تَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ وَلَا تَكْتُبُ قَالَ لَا. ❷

مالک بن انس بیان کرتے ہیں کہ زہری نے ایک حدیث بیان کی اور میں ان سے ایک راستے پر ملا اور ان کی سواری کی لگام پکڑ لی اور میں نے کہا: "اے ابوبکر! جو حدیث آپ نے ہمیں بیان کی تھی اسے دوبارہ بیان کیجئے۔" انہوں نے کہا: "تم حدیث کو لوٹانا چاہتے ہو؟" مالک کہتے ہیں میں نے کہا: "آپ حدیث کو نہیں لوٹایا کرتے تھے؟" انہوں کہا: "نہیں۔"

فوائد:..... اس اثر میں محل شاہد یہ الفاظ ہیں: "ولاتکتب" آپ لکھتے بھی نہیں تھے تو زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں نہیں اس معلوم ہوا حدیث کی باقاعدہ کتابت نہیں تھی زیادہ حافظے پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں خود عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حکم سے امام زہری رحمہ اللہ کو یہ مقام حاصل ہوا کہ یہ حدیث کے پہلے مدون بنے۔ (بخاری)

468۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ الْكِتَابَةَ فَإِذَا سَمِعَ وَقْعَ الْكِتَابِ أَنْكَرَهُ وَالْتَمَسَهُ بِيَدِهِ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ لکھنے کو برا سمجھتے تھے اور جب لکھنے والوں کی لکھنے کی آواز سنتے تھے تو اس کو برا سمجھتے تھے اور اپنے ہاتھ تلاش کر لیتے تھے۔

❶ صحیح: أخرجه أبو زرعة في تاريخه (1981) والخطيب في الجامع (361)
❷ صحيح: أخرجه أبو زرعة في تاريخه (952)، والخطيب في الجامع (461)
❸ ضعیف: محمد بن کثیر ضعیف ہے، نیز اوزاعی بیان میں منفرد ہیں

469. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ يَكْرَهُهُ. ❶

ابومغیرہ کہتے ہیں کہ اوزاعی بھی اسے برا سمجھتے تھے۔

فوائد:...... ابتدا میں حفاظ محدثین عظام کے خصوصی اہتمام کی بنا پر حدیث محفوظ تھی۔ ائمہ کے حافظے پر اعتماد تھا۔ اور سلف کا عام طریقہ نہ لکھنے کا تھا (اگرچہ لکھنے کا جواز بھی موجود تھا) لہٰذا اس مسلک کے عام ہونے کی وجہ سے ائمہ کتابت حدیث سے احتراز برتتے تھے۔ پھر بعد میں جب فتنے بڑھے اور علم کے ضیاع کا خدشہ ہوا تو یہ کراہت بھی جاتی رہی محدثین نے کتابت کا خاص اہتمام شروع کر دیا۔

470. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ...

عَنْ مَنْصُورٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ الْكِتَابَ يَعْنِي الْعِلْمَ. ❷

منصور بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم لکھنے کو برا سمجھتے تھے یعنی علم کو۔

471. أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ.........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا كِتَابًا لَاتَّخَذْتُ رَسَائِلَ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: "اگر میں کوئی کتاب لینا چاہتا تو نبی ﷺ کے رسائل لیتا۔"

472. أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ...

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ حَمَّادًا يَكْتُبُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَنْهَكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَطْرَافٌ. ❹

ابن ادریس بیان کرتے ہیں کہ ابن عون نے کہا: میں نے حماد کو ابراہیم کی باتیں لکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے ابراہیم نے کہا: "کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا؟" اس نے کہا: "یہ تو حاشیے ہیں۔"

473. أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ ...

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ لِي عُبَيْدَةُ لَا تُخَلِّدَنَّ عَنِّي كِتَابًا. ❺

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبیدہ نے کہا: "میری باتوں کو چمڑے پر نہ لکھنا۔"

---

❶ صحیح: وزنی بیان تھی لکھتے ہیں۔ ❷ صحیح: أخرجه ابو خيثمة في العلم (160)

❸ صحیح: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص 48)

❹ صحیح: أخرجه ابو خيثمة في العلم (135) وابن ابي شيبة 50/9 (6481) وابو نعيم في الحلية (225/4)

❺ صحیح: أخرجه ابن ابي شيبة 54/9 (6507) والخطيب في تقييد العلم ص 46، 47

فوائد:...... اس کا مقصد یہ تھا کہ عارضی طور پر مجھ سے کوئی لکھی ہوئی ایسی شے پڑھ لیں جس سے پھر مت نہ سکے اور وہ مستقل محفوظ ہو جائے کہ کہیں کوئی خلاف شرع لکھی بات چل نہ نکلے اور بعد والے اس سے رہنمائی لیتے رہیں۔

474۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ مَا كَتَبْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ إِلَّا حَدِيثَ الْأَعْمَاقِ فَلَمَّا حَفِظْتُهُ مَحَوْتُهُ ❶

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں کہ ہشام نے کہا: "میں نے محمد سے صرف اعماق والی حدیث لکھی۔ اس کو بھی جب یاد کر لیا تو مٹا ڈالا۔ (شاید اس سے مسلم کی حدیث مراد ہو جو کتاب الفتن میں ہے: لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالاعماق۔ رقم: ۲۸۹۷)

فوائد:...... "اعماق" مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ حدیث تھوڑی لمبی تھی اس لیے یاد کرنے کے لیے اس کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

475۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ ❷

مروان بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز سے یہ کہتے ہوئے سنا: "میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔"

476۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَتَبْتُ شَيْئًا قَطُّ ❸

ابراہیم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی چیز (حدیث) نہیں لکھی۔

477۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ عَبِيدَةَ قِطْعَةَ جِلْدٍ أَكْتُبُ فِيهِ فَقَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَا تُخَلِّفَنَّ عَنِّي كِتَابًا ❹

اسماعیل بن رجاء کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "میں نے عبیدہ سے چمڑے کا ایک ٹکڑا مانگا تا کہ میں اس میں کچھ لکھوں۔" تو انہوں نے کہا: "اے ابراہیم! میری باتوں کو میرے بعد کے لیے نہ لکھنا۔"

---

❶ صحیح، أخرجه [illegible] (373)
❷ صحیح، أخرجه [illegible] (367)
❸ صحیح، أخرجه [illegible] (367)
❹ صحیح، تقدم (473) [illegible]

فوائد:...... یہ پیچھے (473) کے گزر چکی ہے "لا تخلدان" لا تجلدان" دو نسخے ہیں البتہ مراد ایک ہی ہے کہ مستقل کوئی بات نہ لکھنا۔ اس میں فتوی کے بارے احتیاط کا پہلو مضمر ہے۔

478۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ......

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ. ❶

حکم بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے عبیدہ کی حدیث کی طرح نقل کیا۔

479۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيكٍ......

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكَرَارِيسِ. وَيَقُولُ يُشَبَّهُ بِالْمَصَاحِفِ. ❷

ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم حدیث کو کتابوں میں لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ "وہ قرآن کے مشابہ ہو جائیں گی۔"

480۔ قَالَ يَحْيَى وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ زِيَادٍ الْكَاتِبِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ وَاكْتُبْ كَيْفَ شِئْتَ. ❸

یحیٰ کہتے ہیں: کہ میں نے اپنی کتاب میں یوں پایا کہ زیاد کاتب ابو معشر سے نقل کرتے ہیں "اور تم جس طرح چاہو لکھو۔"

481۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ......

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبِيدَةَ دَعَا بِكُتُبِهِ فَمَحَاهَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَلِيَهَا قَوْمٌ فَلَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا. ❹

نعمان بن قیس بیان کرتے ہیں کہ عبیدہ نے اپنی کتابوں کو منگوایا اور موت کے وقت انہیں مٹا دیا اور انہوں نے کہا: "میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کوئی قوم کتابوں کی وارث بنے اور وہ انہیں ان درست مرتبہ و مقام پر نہ رکھے۔"

فوائد:... کتابوں میں درج اقوال و آراء کا درجہ یہی ہے کہ قرآن و حدیث کا مطلب سمجھنے میں ان کو دوسرے ائمہ کے اقوال سے ملا کر راجح مفہوم معلوم کیا جا سکے۔ لیکن اگر کوئی عقیدت ہر بات میں خاص امام کے موقف کو ترجیح دینے لگے تو یہ غلط ہے اور ان کے درجے میں غلو ہے۔ اور گمراہی کی راہ کھلتی ہے۔

482۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ......

---

❶ صحيح آخرجه ابن سعد 63/4

❷ صحيح، أخرجه ابن ابي شيبه 18/9، (6360) وابن عبدالبر في الجامع (365)

❸ صحيح، دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❹ صحيح، أخرجه ابن ابي شيبه 17/9(6353) وابن سعد في الطبقات 63/6

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْعِلْمُ فِي الْكَرَارِيسِ ❶	لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد کتابوں میں علم لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔

483۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ ....

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زَالَ هَذَا الْعِلْمُ عَزِيزًا تَتَلَاقَاهُ الرِّجَالُ حَتَّى وَقَعَ فِي الصُّحُفِ فَحَمَلَهُ أَوْ دَخَلَ فِيهِ غَيْرُ أَهْلِهِ ❷	ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا یہ علم ہمیشہ عزت والا رہا اور لوگ اس کو حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ علم کی ساری باتیں کتابوں میں پہنچ گئیں۔ یا وہ لوگ جو اس کے اہل نہ تھے وہ اس میں داخل ہو گئے۔

فوائد:...... علم جب ذہن سے اگلے ذہن میں منتقل ہوتا ہے تو وہ متحرک و نافع ہوتا ہے۔ جب کتابوں میں محفوظ ہو جائے تو ذہن پرسکون ہو جاتے ہیں اور علم کتابوں تک محدود رہ جاتا ہے براہِ راست علم لینے مخلص وصالح لوگ ہوتے ہیں جب کہ کتابوں کا پھر کوئی بھی وارث بن سکتا ہے۔

484۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ......

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتِبُ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتِبُ. ❸	شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یونس نے کہا: ''حسن لکھتے بھی تھے اور لکھاتے بھی تھے اور ابن سیرین نہ لکھتے تھے اور نہ لکھاتے تھے۔

485۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ بَلَغَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّ عِنْدَ نَاسٍ كِتَابًا يُعْجَبُونَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَتَوْهُ بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ. ❹	ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود کو خبر پہنچی کہ لوگوں کے پاس ایک کتاب ہے وہ اس پر تعجب کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس کے پیچھے پڑے رہے حتی کہ لوگ وہ کتاب ان کے پاس لائے تو انہوں نے اسے مٹا ڈالا پھر انہوں نے کہا: ''تم سے پہلے اہل کتاب ہلاک ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے علماء کی کتابوں پر توجہ دی۔ اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔''

❶ صحیح بالشاھد، أخرجه ابن ابی شیبه 9/18 (6359) والخطیب فی تقیید العلم (ص: 47)
❷ صحیح، أخرجه الخطیب فی تقیید العلم (ص: 63) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (371)
❸ صحیح، دیکھئے جامع بیان العلم 1/90 (387، 390)
❹ صحیح، أخرجه الخطیب فی تقیید العلم (ص: 56) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (319)

فوائد:...... علماء کی کتابوں کو طلب اس لیے کرتے تھے کہ ان کی آراء واقوال پر مشتمل تھیں لہٰذا مستقل قرآن وحدیث کو براہ راست چھوڑ کر ائمہ کے اقوال وآراء کے پیچھے پڑ جانا باعث گمراہی ہے۔

486۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ......

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ كِتَابًا أَقْرَؤُهُ قَالَ لَا. ❶

محمد کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا: "جو میں آپ سے سنتا ہوں وہ لکھ لیا کروں؟ انہوں نے کہا: "نہیں۔" میں نے کہا: "اگر میں کوئی کتاب پاؤں تو اسے پڑھوں؟" انہوں نے کہا: "نہیں۔"

487۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ......

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَلَا تُكْتِبُنَا فَإِنَّا لَا نَحْفَظُ فَقَالَ لَا إِنَّا لَنْ نُكْتِبَكُمْ وَلَنْ نَجْعَلَهُ قُرْآنًا وَلَكِنِ احْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

ابونضرۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری سے کہا: "آپ ہمیں لکھواتے کیوں نہیں ہیں؟ کیونکہ ہمیں یاد نہیں رہتا۔" تو انہوں نے کہا: "ہم تمہیں ہرگز نہیں لکھوائیں گے۔ اور ہم اسے ہرگز قرآن نہیں بنائیں گے۔ ولیکن تم ہم سے اس طرح یاد کرو جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ سے یاد کرتے تھے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں قرآن کو لکھنے کا عام رواج تھا البتہ حدیث ضرورت کی بنا پر لکھی جاتی تھی کیونکہ ابتداء اس کے قرآن کے ساتھ اختلاط کا خطرہ تھا پھر رفتہ رفتہ یہ خطرہ کم ہو گیا۔

488۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ......

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتِبُ. ❸

ابوکثیر کہتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: "ابوہریرہ نہ لکھتا ہے اور نہ لکھواتا ہے۔"

489۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُوسَى......

---

❶ صحیح: أخرجه أبو خيثمة في كتاب العلم (ص 45) وابن أبي شيبة 9/17، 6353.

❷ صحیح: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص 36) وابن أبي شيبة 9/52، 6494.

❸ صحیح: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (140) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (357).

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ حَدِيثَ أَبِيهِ فَرَآهُ أَبُو مُوسَى فَمَحَاهُ. ❶

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ ابوبردۃ اپنے باپ کی حدیث کو لکھا کرتے تھے۔ جس کو ابوموسیٰ نے دیکھا تو مٹا دیا۔

490۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ ......

حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَوْنٍ وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ❷

قریش بن انس کہتے ہیں کہ مجھے ابن عون نے کہا: "اللہ کی قسم! میں نے کبھی حدیث نہیں لکھی۔" ابن عون کہتے ہیں کہ مجھے ابن سیرین نے کہا: "میں نے کبھی بھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔" اور ابن عون نے کہا: "میرے پاس ابن سیرین نے کہا: "میں نے کبھی بھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔"

491۔ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَرَادَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنْ أُحَدِّثَهُ شَيْئًا قَالَ فَلَمْ أَفْعَلْ قَالَ فَجَعَلَ سِتْرًا بَيْنَ مَجْلِسِهِ وَبَيْنَ بَقِيَّةِ دَارِهِ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ وَيَتَحَدَّثُونَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَقْبَلَ مَرْوَانُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا رَجُلًا يَقْعُدُ خَلْفَ هَذَا السِّتْرِ فَيَكْتُبُ مَا تُفْتِي هَؤُلَاءِ وَمَا تَقُولُ. ❸

ابن عون نے کہا: "مجھے ابن سیرین نے کہا زید بن ثابت سے روایت ہے کہ مروان بن حکم جب مدینہ کا حاکم تھا اس نے چاہا کہ میں اس کے لئے کچھ لکھوں۔" زید بن ثابت نے کہا ہے کہ میں نے یہ کام نہ کیا، اس نے کہا: "مروان نے اپنی مجلس کے درمیان اور اپنے باقی گھر کے درمیان پردہ لگا لیا اور لوگ اس کے پاس آتے جاتے تھے اور اس جگہ کے متعلق باتیں کرتے تھے۔" مروان اپنے ساتھیوں پر متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا: "ہمارا خیال ہے کہ ہم اس کی خیانت کر رہے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہوئے، کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: "ہمارا خیال ہے ہم آپ کی خیانت کر رہے ہیں۔" میں نے کہا: "کیا بات ہے۔" اس نے کہا: "ہم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس پردے کی اوٹ میں بیٹھے اور جو کچھ آپ ان لوگوں کو فتویٰ

❶ صحیح: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص 39، 40) وابن أبي شيبة (9/53؛ 6435)
❷ قریش بن انس کو اختلاط ہو گیا تھا اور یہ بخاری کے راویوں سے ہے، باقی سند ثقہ ہے۔
❸ اس کی سند منقطع ہے۔ أخرجه مختصراً ابن أبي شيبة (9/53؛ 6497) وابن عبدالبر في جامع بيان العلم (349)

دیتے ہیں اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اسے لکھتا رہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا ساتذہ کی باتیں لکھنے یا ریکارڈ کرنے کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری ہے ورنہ یہ خیانت اور اخلاقاً بری حرکت ہوگی۔

492۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ سَالِمًا أَتَمُّ مِنْكَ حَدِيثًا قَالَ إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ. ❶

منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا: "بے شک سالم آپ سے حدیث کے اعتبار سے بڑھ کر ہیں، انہوں نے کہا: اس لیے کہ سالم لکھا کرتے تھے۔"

فوائد:...... سالم تابعی ہیں لہٰذا ان سے بھی کتابت حدیث ثابت ہوئی۔

493۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْحِمْصِيُّ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ وَفَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِحُوَّارِينَ حِينَ تُوُفِّيَ مُعَاوِيَةُ نُعَزِّيهِ وَنُهَنِّيهِ بِالْخِلَافَةِ فَإِذَا رَجُلٌ فِي مَسْجِدِهَا يَقُولُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتْلَى الْمَثْنَاةُ فَلَا يُوجَدُ مَنْ يُغَيِّرُهَا قِيلَ لَهُ وَمَا الْمَثْنَاةُ قَالَ مَا اسْتُكْتِبَ مِنْ كِتَابٍ غَيْرِ الْقُرْآنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَبِهِ هُدِيتُمْ وَبِهِ تُجْزَوْنَ وَعَنْهُ تُسْأَلُونَ فَلَمْ أَدْرِ مَنِ الرَّجُلُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بَعْدُ

عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ: "جب معاویہ نے انتقال کیا تو میں قاصد بن کر حوارین جگہ پر اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تا کہ ہم اس کو تعزیت دیں اور خلافت کی مبارک باد دیں تو ایک شخص وہاں کی مسجد میں کہہ رہا تھا۔ یاد رکھو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ باتیں عام ہو جائیں گی اور عمل کم ہو جائیں گے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بات ہے کہ "مثناۃ" پڑھی جائے کوئی شخص نہ ہوگا کہ اس کو بدل دے۔" اس سے کہا گیا: "مثناۃ، کیا چیز ہے؟" اس نے کہا: "قرآن کے علاوہ جو کتاب لکھی جائے۔ قرآن کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اسی سے تم ہدایت پاؤ گے اور اس کی وجہ سے تمہیں ثواب دیا جائے اور اسی کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔" تو میں نہ جان سکا کہ وہ کون شخص ہے اس کے بعد میں نے "حمص" میں یہ بات بیان کی تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: "کیا

❶ صحيح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:53)

ذٰلِكَ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوَ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا قَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو.❶

آپ اسے پہچانتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: ''وہ عبداللہ بن عمرو تھے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترجیح قرآن پڑھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن پر عمل پیرا ہونا تھا۔ جبکہ وہ قرآن وسنت سے ہٹ کر دوسرے علوم کے پڑھنے کو گمراہی خیال کرتے تھے۔

494۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ

عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَنَظَرَ فِيهِ فَدَعَا بِطَسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمُ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمْ قَالَ حُصَيْنٌ فَقَالَ مُرَّةُ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ لَمْ يَمْحُهُ وَلَكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ.❷

مرۃ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ''ابوقرۃ کندی شام سے ایک کتاب لائے اور اسے اٹھا کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا انہوں نے اسے دیکھا اور ایک تھال منگوایا پھر پانی منگوایا اور اس کتاب کو اس میں حل دیا اور انہوں نے کہا: ''تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اور کتاب کی پیروی کی اور اپنی کتابوں کو چھوڑ دیا۔'' حصین کہتے ہیں: ''مرۃ نے کہا: ''اگر وہ قرآن ہوتا یا حدیث ہوتی تو عبداللہ بن مسعود اسے نہ مٹاتے لیکن وہ اہل کتاب کی کتاب تھی۔''

فوائد:...... اس میں کتابت حدیث کی صراحت ہے کہ اگر قرآن یا سنت میں سے کچھ ہوتا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے نہ مٹاتے۔ یعنی ان کے نزدیک کتابت حدیث جائز تھی۔

495۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَتِفٍ فِيهِ كِتَابٌ فَقَالَ كَفَى بِقَوْمٍ ضَلَالًا أَنْ يَرْغَبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيٌّ غَيْرُ نَبِيِّهِمْ أَوْ كِتَابٌ

یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بازو کی ہڈی لائی گئی اس میں کچھ لکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی قوم کی گمراہی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اپنے نبی کی لائی ہوئی چیز کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی لائی ہوئی چیز کی

❶ صحیح أخرجه الحاكم 4/556، 554

❷ صحيح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:53)

غَيْرَ كِتَابِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ الْآيَةَ [1]

طرف رغبت کریں، یا اپنی کتاب کے علاوہ کسی اور کی کتاب کو اختیار کریں۔" تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: "کیا ان کو کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں البتہ رحمت اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے۔" (العنکبوت:۵۱)

فوائد:...... معلوم ہوا سابقہ کتب سماوی کو طلب ہدایت کے لیے پڑھنا ناجائز ہے ہاں کفار کو رد کرنے کے لیے ان کو تبلیغ کی غرض سے ان کی کتابوں سے حوالے لینے کے لیے مطالعہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ

496۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَحِيفَةً فِيهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنْسِخْنِيهَا فَكَأَنَّهُ بَخِلَ بِهَا ثُمَّ وَعَدَنِي أَنْ يُعْطِيَنِيهَا فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ بِدْعَةٌ وَفِتْنَةٌ وَضَلَالَةٌ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا وَأَشْبَاهُ هَذَا إِنَّهُمْ كَتَبُوهَا فَاسْتَلَذَّتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ وَأُشْرِبَتْهَا قُلُوبُهُمْ فَأَعْزِمُ عَلَى كُلِّ امْرِئٍ يَعْلَمُ بِمَكَانِ كِتَابٍ إِلَّا دَلَّ عَلَيْهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ فَأَقْسَمَ بِاللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ أَقْسَمَ لَوْ أَنَّهَا ذُكِرَتْ لَهُ

اشعث اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اور وہ عبداللہ کے ساتھیوں سے تھے: کہ ایک شخص کے پاس ایک صحیفہ تھا اس میں لکھا تھا: "سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔" میں نے اسے کہا: "مجھے بھی یہ لکھوا دو۔" تو گویا اس نے اس میں بخل سے کام لیا اور مجھ سے وعدہ کیا کہ مجھے دے دے گا تو میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اس وقت وہ صحیفہ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے کہا: "جو اس کتاب میں ہے وہ بدعت، فتنہ اور گمراہی ہے اور اس نے اور اس جیسی چیزوں نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے یہ باتیں لکھیں تو ان کی زبانوں نے اس سے لذت حاصل کی اور ان باتوں کی محبت ان کے دلوں میں پلا دی گئی۔ پھر میں ہر آدمی کو قسم دیتا ہوں کہ جس کو کسی جگہ پر کسی کتاب کی خبر ہو تو وہ اس کی خبر دے اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی۔ شعبہ کہتے ہیں: میں

---

[1] حسن بغيره أخرجه أبو داود في مراسيله (454) وابن جرير في التفسير 7/21

بِـذِيـلَـمٍ نِهَنْدٍ أُرَاهُ يَعْنِي مَكَانًا بِالْكُوفَةِ بَعِيدًا إِلَّا أَتَيْتُهُ وَلَوْ مَشْيًا. ❶

گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کی قسم کھائی کہ اگر ان سے کسی بات کا ذکر کیا جائے جو کسی کے پاس ہو۔ میرا خیال ہے کہ ان کی مراد یہ تھی کہ کوفہ کے کسی دور کے مقام میں ہو تو میں وہاں جاؤں اگرچہ پیدل چل کر جانا پڑے۔"

فــوائــد:...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو صحیفے کو بدعت وضلالت سے تعبیر کیا تو لازماً اس میں غیر مسنون وظائف یا دوسرے اقوال وغیرہ اس کی وجہ ہوں گے کیونکہ کتابت حدیث کے بیے ایسے شدید الفاظ کا ذکر درست نہیں۔ جب کہ کتابت ثابت بھی ہے۔

497۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَـنْ أَبِـي بُـرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ بَنِي إِسْـرَائِـيـلَ كَتَبُـوا كِتَابًا فَتَبِعُوهُ وَتَرَكُوا التَّوْرَاةَ. ❷

ابو بردۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے کہا: "جو کتابیں بنی اسرائیل نے لکھیں۔ لوگوں نے ان کی پیروی کی اور تورات کو چھوڑ دیا۔"

فوائد:...... اس سے مراد ان کی تاویلات پرمبنی کتب ہیں۔

498۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْمُغِيرَةِ......

عَـنْ عُـفَـاقٍ الْـمُـحَـارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَـمِـعْـتُ ابْنَ مَسْـعُـودٍ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَسْـمَـعُـونَ كَلَامِي ثُمَّ يَنْـطَـلِـقُـونَ فَـيَـكْـتُـبُـونَـهُ وَإِنِّـي لَا أُحِـلُّ لِأَحَـدٍ أَنْ يَكْتُبَ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

عفاق محاربی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہہ رہے تھے: "لوگ میری باتیں سنتے ہیں پھر اسے لکھنے کے لئے چل پڑتے ہیں۔ اور میں اللہ عزوجل کی کتاب کے علاوہ کسی کو کوئی بات لکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔"

499۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ......

عَنِ ابْـنِ شُبْـرُمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَـقُولُ مَا كَتَبْتُ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ وَلَا

ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہہ رہے تھے: "میں نے سیاہی کو سفیدی میں نہیں لکھا اور نہ ہی میں

---

❶ صحيح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:55) وابن أبي شيبة 9/52 (6498)

❷ صحيح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:56)

❸ جید دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

اسْتَعَدْتُ حَدِيثًا مِنْ إِنْسَانٍ. ❶ نے کسی سے کوئی حدیث دوبارہ کہلوائی ہے۔"

فوائد:...... ایک مرتبہ سن کر ہی اسے زبانی یاد کرلیا۔

[43]...... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ
جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے

500۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ......

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ. ❷

وہب بن منبہ اپنے بھائی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کسی کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد نہ تھیں کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔"

فوائد:...... (464) نمبر حدیث کے تحت اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

501۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں جو بات رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا اسے یاد رکھنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا۔ تو قریش نے مجھے منع کیا۔ اور انہوں نے کہا: "تو ہر بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں وہ غصہ اور خوشی میں بات کرتے ہیں۔" تو میں لکھنے سے رک گیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "لکھو!

---

❶ صحیح أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (365) وأبو خيثمة في العلم (28)

❷ صحیح أخرجه البخاري، كتاب العلم، باب كتابة العلم (113)

إِلَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ. ❶

قسم اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (منہ) سے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔"

فوائد:...... دینی احکام میں آپ ﷺ کی زبان غلطی سے پاک تھی جیسا کہ قرآن میں ہے کہ آپ ﷺ کی ہر بات وحی کی بناء پر ہوتی تھی۔ اس میں خواہش کو دخل نہ ہوتا(النجم:3) نیز اس سے معلوم ہوا آپ ﷺ نے خود حدیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اس میں منکرین حدیث کے اعتراض کہ دور نبوی میں حدیث نہیں لکھی گئی بہترین رد ہے۔

502۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرْوِيَ مِنْ حَدِيثِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكِتَابِ يَدِي مَعَ قَلْبِي إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ حَدِيثِي ثُمَّ اسْتَعِنْ بِيَدِكَ مَعَ قَلْبِكَ. ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: "اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی حدیثیں بیان کروں اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کے لکھنے سے بھی مدد لوں اگر آپ اس کو مناسب سمجھیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میری حدیث ہو تو دل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد لو۔"

503۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ .....

عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطُنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ أَوَّلًا. ❸

ابوقبیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا "ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد لکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ دونوں شہروں سے کون سا پہلے فتح ہوگا؟" نبی ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔"

---

❶ صحیح أخرجه احمد (163/2) وابن ابی شیبه (49/9-50) والحاکم فی المستدرک (105/1-106)

❷ ضعیف أخرجه ابن سعد فی الطبقات (9/2/4)

❸ اسناده قوی أخرجه احمد (174/2) وابن ابی شیبه (329/5) والطبرانی فی الأوائل (61)

504۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِحَدِيثِ عَمْرَةَ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهُ.❶

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لکھ بھیجا کہ ”تمہارے نزدیک جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں ان کو اور عمرہ کی احادیث کو میرے پاس لکھ کر بھیجو۔ کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور اس کے اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔“

فوائد:...... عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے اس حکم کی بنا پر امام زہری رحمہ اللہ، ابوبکر بن محمد کو پہلے مدون حدیث کا اعزاز حاصل ہوا بعض نے دوسروں کے نام بھی لیے ہیں لیکن راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔ (مرآۃ البخاری)

505۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ....

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنِ انْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاكْتُبُوهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلِهِ.❷

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ ”رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو دیکھو اور انہیں لکھو کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور ان اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔“

506۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ يَعِيبُونَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ.❸

ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابوالملیح نے کہا: لوگ ہمارے لکھنے پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس کا علم میرے رب کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔“ (طٰہٰ: ۵۲)

فوائد:...... فرعون نے کہا کہ سابقہ شرک پر فوت ہونے والوں کا کیا بنے گا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ

---

❶ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (105-106)

❷ صحيح أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (346) والخطيب في تقييد العلم (ص: 106)

❸ صحيح أخرجه ابن أبي شيبة (51/9) (6487) والخطيب في تقييد العلم (ص: 110)

ان کا علم میرے رب کے پاس لکھا ہوا ہے (طٰہٰ) اس آیت سے ابو محمد رحمہ اللہ نے استدلال کیا کہ جب رب نے ہر قسم کا علم لکھ رکھا ہے تو ہمیں لکھنے میں کیا چیز مانع ہے۔

507۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ....

حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَاسٍ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يَعُدَّ عِلْمُهُ عِلْمًا. ❶

سوادة بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرة ابو ایاس کو یہ کہتے ہوئے سنا: "پہلے کہا جاتا تھا جس نے اپنی علمی باتیں نہ لکھیں اس نے علم کو علم نہ جانا۔"

فوائد:...... یعنی علم کی حفاظت کا بہترین طریقہ اسے لکھ لینا ہے تو گویا جو جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا ہے اس کی حفاظت کی اتنی ہی فکر کرتا ہے۔ لہٰذا جسے بھولنے کا خدشہ ہو اور پھر لکھے نہ گویا اس کے ہاں اس علم کی کوئی قدر نہیں۔

508۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .....

بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُولُ لِبَنِيهِ يَا بَنِيَّ قَيِّدُوا هٰذَا الْعِلْمَ. ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: "اے میرے بیٹو! اس علم کو مقید کر لو۔"

509۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ....

عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَانَ يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ فِي سَبُّورَةٍ. ❸

سلم علوی کہتے ہیں کہ میں نے ابان کو دیکھا کہ وہ انس رضی اللہ عنہ کے پاس تختی لکھ رہے تھے۔

510۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ......

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. ❹

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے علمی باتیں لکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: "اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

---

❶ صحیح أخرجه ابن عبدالبر في جامع بيان العلم (417) والخطيب في تقييد العلم (ص:109)

❷ حسن أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:97) والحاكم 106/1

❸ إسناده جيد أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:109)

❹ صحيح أخرجه ابن عبدالبر في جامع بيان العلم (285) وأبوزرعة في تاريخه (1726) والخطيب في تقييد العلم (ص:98)

511۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ......

عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ. ❶

بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ جو بات میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنتا تھا وہ لکھ لیتا تھا۔ جب میں نے اس سے الگ ہونا چاہا تو اس کے پاس اپنی کتاب لے کر آیا اور سے پڑھا اور میں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا یہ وہی ہے جو میں نے آپ سے سنا؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

512۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ. ❷

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں جو حدیث ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رات کو سنتا اسے کجاوے کے آگے لکھ لیتا۔

513۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا يُرَغِّبُنِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَأَمَّا الصَّادِقَةُ فَصَحِيفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرْضٌ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُومُ عَلَيْهَا. ❸

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ''مجھے زندگی کی رغبت صرف صادقہ اور وہط دلاتی ہیں۔ صادقہ وہ صحیفہ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر لکھا تھا اور وہط ایک زمین ہے جو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے صدقہ میں دی تھی۔ اور وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔''

514۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ......

أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. ❹

عمرو بن ابو سفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: ''علم کو لکھ کر مقید کر لو۔''

---

❶ صحیح: أخرجه أبو خيثمة في العلم (137) وابن أبي شيبة 9/50 (6483)

❷ حسن: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص 92)

❸ ضعيف: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص 84) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (394)

❹ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 9/49 (6478) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (394) والحاكم في المستدرك (1/106)

515۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ....

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَيِّدُوا هَذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. ❶

"عبدالملک بن عبداللہ بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔"

فوائد:...... کیونکہ قرآن کے بارے میں آتا ہے یہ بندھے اونٹ سے بھی زیادہ جلدی بھاگتا ہے اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے (بخاری) یعنی سبھی علوم جن کا ذہن سے تعلق ہے سبھی اسی قبیل کے ہیں جب کہ ان کو مقید کرنے کا بہترین طریقہ لکھنا ہی ہے۔

516۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ....

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلًا وَكَانَ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتَّى أُصْبِحَ فَأَكْتُبَهُ. ❷

عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا: "میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رات کے وقت مکہ کے راستے میں چلتا تھا وہ مجھے سے حدیث بیان کرتے تو میں اسے کجاوے کے آگے لکھ لیتا حتیٰ کہ صبح اسے میں نقل کر لیتا۔"

517۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ........

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي صَحِيفَةٍ وَأَكْتُبُ فِي نَعْلِي. ❸

جعفر بن ابومغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: "میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس صحیفہ میں لکھتا تھا اور اپنی جوتی میں لکھتا تھا۔"

فوائد:...... درج ذیل اور آئندہ حدیث کے ضعف کی بنا پر ابن جبیر رحمہ اللہ سے جوتے پر لکھنا ثابت نہیں اگر ثابت مانا بھی جائے تو اس سے مراد اشارے ہوں گے جس طرح بندہ پوری تحریر یاد کر کے اس کے اشارے دے لیتا ہے اشارے سے سارا واقعہ بالتفصیل ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔

---

❶ صحیح نمبرہ دارمی بیان میں آگے ہیں۔

❷ صحیح اخرجه ابن ابی شیبه 9/51 (6485) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (405)

❸ ضعیف اخرجه الخطیب فی تقیید العلم (ص 102)

518۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَكْتُبُ فِي الصَّحِيفَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثُمَّ أَقْلِبُ نَعْلَيَّ فَأَكْتُبُ فِي ظُهُورِهِمَا. ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر صحیفے میں لکھا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ بھر جاتا پھر میں اپنے جوتے الٹا تو اس کی پشت پر لکھتا۔

519۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ ......

عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيرَ عِنْدَ مُجَاهِدٍ. ❷

عبدالمکتب بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مجاہد کے پاس تفسیر لکھتے۔

520۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو وَكِيعٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَى أَكُفِّهِمْ. ❸

عبداللہ بن حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو براء کے پاس دیکھا وہ سر کنڈے کی نوک کے ساتھ اپنی ہتھیلیوں پر لکھتے تھے۔

521۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ ......

عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِحَدِيثٍ فَقُلْتُ أَكْتُبُهُ عَنْكَ قَالَ فَرَخَّصَ لِي وَلَمْ يَكَدْ. ❹

عنترہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کوئی حدیث بیان کرتے تو میں کہتا: ”میں اسے آپ کی طرف سے لکھ لوں؟ تو وہ مجھے بہت مشکل سے اجازت دیتے۔“

522۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ......

عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ

رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ ھشام بن عبدالملک نے

---

❶ ضعيف: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (347) والخطيب في تقييد العلم (ص 102)

❷ صحيح: أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص 105)

❸ صحيح: أخرجه أبو خيثمة في العلم (147) وابن أبي شيبة 5/179 (6489)

❹ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 9/55 (6503)

كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ قَالَ رَجَاءٌ فَكُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوبًا. ❶

اپنے عامل (گورنر) کی طرف لکھا کہ وہ مجھ سے کوئی حدیث پوچھیں۔ رجاء کہتے ہیں: "مگر میں نے اسے اپنے پاس لکھا نہ ہوتا تو میں اسے بھول گیا ہوتا۔"

523۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ كَانَ يُسْأَلُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَيُكْتَبُ مَا يُجِيبُ فِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❷

ہشام بن غاز بیان کرتے ہیں کہ "عطاء بن ابو رباح سے مسائل پوچھے جاتے تھے جو وہ جواب دیتے ان کے سامنے وہ لکھ لیے جاتے۔"

524۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ رَأَى نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❸

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو دیکھا کہ وہ اپنے علم کو بولتے اور ان کے سامنے وہ لکھا جاتا تھا۔"

525۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فِي الْحَائِطِ فَإِذَا أَصْبَحَ نَسَخَهُ ثُمَّ حَكَّهُ. ❹

مبارک بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: "ابو سفیان رات کو دیوار پر حدیث لکھتے تھے جب صبح ہوتی اسے لکھ لیتے پھر اسے کھرچ ڈالتے۔"

526۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِيُّ

حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي فُلَانٌ

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے

❶ صحیح: اخرجہ ابو زرعہ الدمشقی فی تاریخہ (793) والخطیب فی تقیید العلم ص (108)
❷ صحیح: اس کی تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔
❸ صحیح: اخرجہ ابو زرعہ الدمشقی فی تاریخہ (792)
❹ صحیح: دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَعَرَفَهُ عُمَرُ قُلْتُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ
وَالْعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ
وَالْفِقْهَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي
الْآخِرَةِ وَيُنْقِصْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدْنَ
فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ وَإِنَّ الْبَذَاءَ وَالْجَفَاءَ
وَالشُّحَّ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي
الدُّنْيَا وَيُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا يُنْقِصْنَ
فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ. ❶

فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔" عمر نے اس حدیث
کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شرم اور پرہیزگاری اور
زبان کی رکاوٹ نہ کہ دل کی رکاوٹ اور سمجھ ایمان سے ہے اور یہ
چیزیں ان باتوں میں سے ہیں جن سے آخرت میں زیادتی اور
دنیا میں کمی ہوتی ہے۔ اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے
آخرت میں زیادتی ہوتی ہے اور دنیا سے کمی ہوتی ہے اور بد زبانی
اور برائی اور بخیلی یہ نفاق سے ہیں اور یہ ان چیزوں سے ہیں جن
سے دنیا سے زیادتی ہوتی ہے اور آخرت میں کمی ہوتی ہے اور
بہت زیادہ چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں کمی ہوتی ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ شرم وحیاء اور پرہیزگاری وسکوت دنیا میں اگرچہ ان میں قلیل سا نقصان
ہوسکتا ہے کہ آپ کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھایا جائے لیکن ان کا اخروی فائدہ زیادہ ہے اور اسی طرح زبان
آوری دھوکہ دہی کمینگی سے اگرچہ دنیا میں تھوڑا فائدہ ملے لیکن اس کا اخروی نقصان انتہائی زیادہ ہے جب کہ
حقیقت فائدہ یا نقصان ہونا وہی ہے جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے بس تو دل کو تسلی دینے والی بات ہے۔

527۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ......

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِيزِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قِرْطَاسٌ ثُمَّ
خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا
الْكِتَابُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِي بِهِ
عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْجَبَنِي فَكَتَبْتُهُ
فَإِذَا فِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ. ❷

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ: "عمر بن عبدالعزیز ظہر کی نماز کے وقت
ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کاغذ تھا۔ پھر
عصر کی نماز کے وقت ہمارے پاس آئے اور وہ کاغذ ان کے
پاس ہی تھا۔ میں نے ان سے کہا: "اے امیر المؤمنین! یہ کیا
لکھا ہوا ہے؟" انہوں نے کہا: "یہ ایک حدیث ہے جو مجھ
سے عون بن عبداللہ نے بیان کی تو مجھے اچھی لگی اور میں نے
اسے لکھ لیا تو اس (کاغذ) میں یہی حدیث تھی۔"

---

❶ صحیح: اخرجه الطبرانی فی الکبیر 29/9 (63) والطبرانی فی الکبیر 88/3

❷ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

528۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ أَبِي سَعْدٍ قَالَ دَعَا الْحَسَنُ بَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ وَبَنِي أَخِي إِنَّكُمْ صِغَارُ قَوْمٍ يُوشِكُ أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخَرِينَ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ أَنْ يَرْوِيَهُ أَوْ قَالَ يَحْفَظَهُ فَلْيَكْتُبْهُ وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ. ❶

شرحبیل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اپنے بیٹوں اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلایا اور کہا: ''اے میرے بیٹو اور بھتیجو! تم لوگوں میں چھوٹے ہو قریب ہے کہ (بعد والوں) میں بڑے ہو جاؤ تو تم علم سیکھو۔ اور تم میں سے جس سے علمی باتیں روایت نہ ہو سکیں یا انہوں نے کہا یاد نہ ہو سکیں تو وہ اسے لکھ لے اور اسے اپنے گھر میں رکھ لے۔''

فوائد:...... آج کا بچہ کل کا بزرگ ہے لہٰذا جو آج سیکھے گا وہی کل سکھائے گا اس لیے اس عمر کو ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

[44] بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

جو شخص برا یا اچھا طریقہ جاری کرے

529۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِ شَيْءٌ. ❷

جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص کے لئے اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کو برابر اجر ہوگا اور کرنے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص برا طریقہ جاری کرے تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والے کے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔''

فوائد:...... یہ اہل خیر کے حق میں ایک بہترین تحفہ جب کہ اہل شر کے لیے بدترین وعید ہے۔ اس لیے بندے کو خیر کی کنجی کے ساتھ خیر کا دروازہ کھولنا چاہیے تاکہ یہ خیر کے خزانوں سے دولت پاتا رہے۔ ''مسند

---

❶ صحیح، جزء ابو الخطیب فی تقیید العلم ص (91)

❷ صحیح، [illegible] (6741) [illegible]

[illegible] (203)

میں جس نے خیر پر رہنمائی کی اس کے بے عمل کرنے والے جتنا اجر ہے۔ اور اسی طرح شر کی کنجی بننے والے کی بربادی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جیسا کہ ابن آدم قابیل کے بارے میں آتا ہے دنیا میں جو بھی کوئی ظلماً قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ قابیل کے حصے آتا ہے (بخاری) لہٰذا ایسے گناہ جن کے جاری ہوجانے کا خدشہ مثلاً الشانام ڈال دینا وغیرہ ان سے حد درجہ احتیاط کرنی چاہیے۔

530۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔ ❶

ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہدایت کی طرف بلائے۔ تو اسے ان لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کے ثواب سے اللہ کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور لوگوں کے گناہ سے کچھ کمی نہ کی جائے گی۔“

فوائد:...... اس سے داعی الی اللہ کے اجر کی عظمت اور داعی الی الشر کی بدبختی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

531۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ ......

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا حَتَّى بَانَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورُ فَقَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو انہوں نے دیر کی حتی کہ آپ کے چہرے پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے پھر انصار میں سے ایک آدمی تھیلی لایا۔ تو لوگ بھی پیچھے آنے لگے حتی کہ آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی دیکھی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اچھا طریقہ

---

❶ صحيح اخرجه مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة (6745) وابوداؤد كتاب السنة، باب لزوم السنة (4609)

كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. ❶

جاری کرے اس کو ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جنھوں نے اس پر عمل کیا اور ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو کوئی برا طریقہ جاری کرے گا اسے لوگوں کے اعمال کے برابر گناہ ہوگا جنھوں نے اس کی پیروی کی اور ان کے گناہ سے کچھ کمی نہ ہوگی۔“

فوائد:...... معلوم ہوا جب کوئی اجتماعی نیکی کا کام شروع ہونے لگے تو سب سے پہلے شروع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اس سے بندہ بے مشقت ایک عظیم اجر کا مستحق قرار پا جاتا ہے۔

532۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ......

حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَعْظَمُكُمْ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّ لِي أَجْرِي وَمِثْلَ أَجْرِ مَنْ اتَّبَعَنِي. ❷

حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے قیامت کے دن تم سب سے زیادہ اجر ملے گا کیونکہ میرے لیے میرا ثواب بھی ہوگا اور اس شخص کی مانند ثواب بھی ہوگا جس نے میری پیروی کی۔“

فوائد:...... اس سے پتہ چلتا ہے کہ راہنما کس قدر جزیل اجر کا مالک بنتا ہے کہ اس کے پیروکار بھی اس داعی کی عظمت کو نہیں پا سکتے۔

533۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بِشْرٍ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَعَا إِلَى أَمْرٍ وَلَوْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْقُوفًا بِهِ لَازِمًا بِغَارِبِهِ ثُمَّ قَرَأَ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کو برائی کی دعوت دے اگرچہ ایک ہی آدمی ہو تو قیامت کے دن اس کی وجہ سے روکا جائے گا۔ اور وہ اس کی پشت پر چمٹا ہوگا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”ان کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا۔“ (الصّٰفّٰت ۲۴)

فوائد:...... یعنی بندہ اگر کسی ایک شخص کی بھی گمراہی کا سبب بن گیا تو اس کے اپنے اعمال اسے گھیر

❶ صحیح أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة (5)

❷ مرسل، ضعیف۔ دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ سنده ضعیف۔ لیکن اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔ ترمذی کتاب تفسیر باب ومن سورة الصافات (3226) وأحمد ۳/ ...

430.2

نہیں سکیں گے۔ نیز اس سے فتویٰ میں احتیاط کا بھی درس ملتا ہے۔

534۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَرْبَعٌ يُعْطَاهَا الرَّجُلُ بَعْدَ مَوْتِهِ ثُلُثُ مَالِهِ إِذَا كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ مُطِيعًا وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَدْعُو لَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ وَالسُّنَّةُ الْحَسَنَةُ يَسُنُّهَا الرَّجُلُ فَيُعْمَلُ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَالْمِائَةُ إِذَا شَفَعُوا لِلرَّجُلِ شُفِّعُوا فِيهِ. ❶

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''چار چیزیں جو آدمی کو اس کی موت کے بعد دی جاتی ہیں اس کی تہائی مال جبکہ اس میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والا ہو۔ اور نیک اولاد جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائیں کرے اور اچھا طریقہ جسے اس نے لوگوں کے درمیان جاری کیا اور اس کی موت کے بعد اس پر عمل کیا گیا۔ اور سو آدمی جب ایک آدمی کے لئے سفارش کریں تو ان کی سفارش ان کے متعلق قبول کی جاتی ہے۔

فوائد:...... کوئی بھی نیکی کا کام کہ میت اس کے اجرا کا سبب بنی ہو اس کا ثواب اسے بعد میں بھی پہنچتا رہتا ہے۔ جیسے مسلم وغیرہ میں تین چیزوں کا ذکر ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) لوگوں کے لیے مفید علم (۳) نیک لڑکا۔ لہٰذا ولد صالح سنت حسنہ جو کہ مذکورہ حدیث میں ہیں ان کا اسی قبیل سے تعلق ہے۔ جب کہ اس سے ہٹ کر بھی کچھ امور میت کے لیے نافع ہوتے ہیں جن میں سے دو کا مزید ذکر اس حدیث میں ہے (۴) تہائی مال صدقہ کا ثواب جب زندگی میں مرنے والا اس کو حلال طریقے سے کما کر اس میں اللہ کے حقوق کا پاس کرتا رہا ہو۔ (۵) 100 مکمل یا اس سے کثرت مراد ہو سکتی ہے کیونکہ مسلم کی حدیث میں 40 کا عدد بھی آیا ہے۔ موحد بندے اس کے لیے سفارش کریں تو وہ بھی اس کے لیے نافع ثابت ہوتی ہے۔ نیز آج کل کئی لوگوں نے ایصالِ ثواب کے خودساختہ انداز تراشے ہیں وہ صرف لوگوں کا مال ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

[45]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ الشُّهْرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ

شہرت اور تعریف کو برا سمجھنے والے شخص کا بیان

535۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ جَهَدْنَا بِإِبْرَاهِيمَ

اعمش سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''ہم نے بہت

❶ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

حَتّٰى أَنْ نُجْلِسَهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَأَبَى. ❶ کوشش کی کہ ابراہیم کو ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھائیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔"

فوائد:...... اس میں چونکہ تکبر کا شائبہ ہوتا ہے نیز ساری مجلس میں ایک بندہ ٹیک لگائے بیٹھا ہو تو یہ امتیاز کا باعث بنتا ہے غالباً اسی لیے وہ ممتاز ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)

536۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنِدَ إِلَى السَّارِيَةِ. ❷ مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم ستون کے ساتھ ٹیک لگانے کو برا سمجھتے تھے۔

537۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ......

عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَبْتَدِئُ الْحَدِيثَ حَتّٰى يُسْأَلَ. ❸ مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم کوئی حدیث پہلے شروع نہیں کرتے تھے حتی کہ ان سے پوچھی جائے۔

فوائد:...... یعنی پوچھنے پر جواب دیتے تاکہ توجہ حاصل کرنے کے لیے خود ہی بیان کرنا شروع کر دیتے۔

538۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ......

عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ الْجُعْفِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانُوا مُعْجَبِينَ بِهِ فَكَانَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُحَدِّثُهُمَا فَإِذَا كَثُرُوا قَامَ وَتَرَكَهُمْ. ❹ خیثمہ کہتے ہیں کہ: "حارث بن قیس جعفی عبداللہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ اور وہ لوگوں کو بہت پسند تھے ان کے پاس ایک دو آدمی بیٹھ جاتے اور وہ ان سے باتیں کرتے۔ جب لوگ زیادہ ہو جاتے تو وہ کھڑے ہو جاتے اور ان کو چھوڑ دیتے۔"

فوائد:...... جتنا مجمع زیادہ ہوگا اتنی ہی شہرت و پہچان زیادہ ہوگی لہٰذا حارث اس سے بچنے کے لیے تنہائی و عاجزی اختیار کرتے۔

539۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

---

❶ صحیح أخرجه أبو زرعة في تاريخه (1997) وابن أبي شيبة 9/409 (6680)

❷ صحیح أخرجه ابن سعد 6/190

❸ صحیح تهذيب المزي 5/273 معلقاً

❹ صحیح تهذيب المزي 5/273 معلقاً

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قِيلَ لَهُ حِينَ مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ قَعَدْتَ فَعَلَّمْتَ النَّاسَ السُّنَّةَ فَقَالَ أَتُرِيدُونَ أَنْ يُوطَأَ عَقِبِي. ❶

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا جس وقت عبداللہ نے وفات پائی ان سے کہا گیا اگر آپ بیٹھ جاتے تو لوگوں کو حدیث پڑھاتے۔ انہوں نے کہا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ میرے پیچھے چلیں؟''

540۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عَنْتَرَةَ ......

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا وَنَحْنُ نَمْشِي خَلْفَهُ فَرَهِقَنَا عُمَرُ فَتَبِعَهُ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ قَالَ فَاتَّقَاهُ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعُ قَالَ أَوَ مَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةً لِلتَّابِعِ. ❷

سلیم بن حنظلہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ''ہم ابی بن کعب کے پاس آئے تاکہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہو گئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ان کے پیچھے چلنے لگے۔'' عمر نے ہمیں پہچان لیا اور ان کے پیچھے جا کر کوڑے سے مارا۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے روک دیا اور انہوں نے کہا: ''اے امیر المومنین! ہم نے کیا کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو متبوع کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت ہے۔''

فوائد:...... کسی کی پیروی کرنے والے کے دل میں اپنی حقارت ہوتی ہے جب کہ متبوع تو خود کے لیے یہ چیز آزمائش کا سبب بن جاتی ہے کہ لوگ اس کے پیچھے پیچھے پھریں جو کہ بسا اوقات قائدین بے اعتدالیوں کا سبب بن جاتی ہے مثلاً تکبر ودکھلاوہ وغیرہ۔

541۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ......

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُهُمْ. ❸

منصور بیان کرتے ہیں کہ لوگ اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

فوائد:...... سیرت طیبہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عموماً آگے چلا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح أخرجه ابن سعد 60/6

❷ صحيح ابن ابي شيبه 20/9 (6366) والبيهقي كتاب الزهد الكبير (303)

❸ صحيح العلم لأبي خيثمه (158) وابن ابي شيبه 642/60 (5864)

542۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ....

عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إِذَا مَشَى مَعَهُ الرَّجُلُ قَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا وَإِنْ عَادَ يَمْشِي مَعَهُ قَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ ❶

بسطام بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین کے ساتھ جب کوئی آدمی چلتا تو وہ کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ''کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟'' اگر اسے ضرورت ہوتی تو وہ اسے پورا کر دیتے۔ اور اگر وہ ان کے ساتھ دوبارہ چلتا تو پھر کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ''کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟''

فوائد: ...... معلوم ہوا بلا وجہ علماء کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت کا باعث ہوتا لہٰذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

543۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُكُمْ ❷

حمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''تم اس سے بچو کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں۔''

544۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ أَنَّهُ رَأَى أُنَاسًا يَتْبَعُونَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ نَهَاهُمْ وَقَالَ إِنَّ صَنِيعَكُمْ هَذَا أَوْ مَشْيَكُمْ هَذَا مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ وَفِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ

ہیثم بیان کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سعید بن جبیر کے پیچھے چل رہے ہیں اور اس نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو روک دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ''تمہارا اس طرح کرنا یا تمہارا اس طرح چلنا تابع کے لئے ذلت اور متبوع کے لئے فتنہ ہے۔''

545۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَسْوَدَ ....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ شَاوَرْتُ مُحَمَّدًا فِي بِنَاءٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَهُ فِي الْكَلَّاءِ قَالَ فَأَشَارَ عَلَيَّ وَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَسَاسَ

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے مکان بنانے کے متعلق محمد سے مشورہ لیا میں ''الکلاء'' مقام پر اپنا مکان بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے دیا اور کہا: ''جب تو بنیاد ڈالے

---

❶ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ ضعیف ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے اور دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

البناء فآذني حتى أجيء معك قال فأتيته قال فبينما نحن نمشي إذ جاء رجل فمشى معه فقام فقال ألك حاجة قال لا قال أما لا فاذهب ثم أقبل علي فقال أنت أيضا فاذهب قال فذهبت حتى خالفت الطريق. ❶

کا ارادہ کرے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں تیرے ساتھ جاؤں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو اس وقت ہم چلے گئے تو ایک آدمی آیا وہ بھی ان کے ساتھ چلنے لگا وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اگر نہیں تو پھر جاؤ۔“ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: ”تم بھی جاؤ۔“ ابن عون کہتے ہیں: ”میں گیا حتی کہ میں نے راستہ بدل دیا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا اہل علم کی تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے کی ذلت کا باعث ہوتا ہے لہٰذا علماء کو بھی عوام لوگوں کو روک دینا چاہیے۔

546۔ أخبرنا أحمد بن الحجاج حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن نسير أن الربيع كان إذا أتوه يقول أعوذ بالله من شركم يعني أصحابه. ❷

نسیر بیان کرتے ہیں کہ ربیع کے پاس جب لوگ آتے تو وہ کہتے: ”میں تمہارے برے کاموں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتے۔

فوائد:...... علم کی اس قدر فضیلتوں کے باوجود اسلاف کی خواہش کرنا اس سے پتہ چلتا ہے کہ علمی پھسلاہٹ یا اس میں غلطی کو کس قدر اہمیت دیتے تھے کہ وہ فضیلت کے ثواب کی بجائے غلطی کے عذاب سے زیادہ خوفزدہ رہتے تھے۔ کیونکہ کہاوت ”زلة العالم زلة العالم“ عالم کی پھسلاہٹ جہاں کی پھسلاہٹ ہے۔ عالم کی گمراہی دنیا کی گمراہی کا سبب بنتی ہے۔

547۔ أخبرنا محمد بن قدامة حدثنا يحيى بن سعيد عن الأعمش عن رجاء الأنصاري عن عبد الرحمن بن بشر قال كنا عند خباب بن الأرت فاجتمع إليه أصحابه وهو ساكت فقيل له ألا

عبدالرحمن بن بشر بیان کرتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے پاس ان کے ساتھی جمع ہو گئے اور وہ خاموش تھے ان سے کہا گیا: ”تم اپنے

---

❶ صحیح (642) الاطراف۔

❷ صحیح ابن ابی خیثمہ (129)

تُحَدِّثُكَ أَصْحَابُكَ قَالَ أَخَافُ أَنْ أَقُولَ لَهُمْ مَا لَا أَفْعَلُ. ❶

ساتھیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتے؟" انہوں نے کہا "میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں انہیں وہ بات کہہ دوں جو میں خود نہیں کرتا۔"

548۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ......

عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْ عِلْمِي كَفَافًا لَا لِيَ وَلَا عَلَيَّ. ❷

صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے کہا: "میری خواہش ہے کہ میں علم سے برابر ہو کر نجات پاؤں میرا نہ نفع ہو اور نہ نقصان۔"

549۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ......

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَمْشِي وَنَاسٌ يَطَئُونَ عَقِبَهُ فَقَالَ لَا تَطَئُوا عَقِبِي فَوَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابِي مَا تَبِعَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ. ❸

حسن بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ چل رہے تھے اور لوگ ان کے پیچھے چل رہے تھے تو انہوں نے کہا: "میرے پیچھے نہ چلو اللہ کی قسم! اگر تم جان لو کہ جو میں تم پر دروازے بند کر دوں گا تو تم میں سے کوئی آدمی بھی میرے پیچھے نہ آتے۔"

فوائد:...... اس میں آپ کی سرنفسی کا بیان ہے کہ اس قدر جلیل القدر صحابی بھی نیکی کے گھمنڈ میں مبتلا ہونے کی بجائے اپنے آپ کو حقیر خیال کرتے تھے۔

550۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ. ❹

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: "جو متبوع کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت ہے۔"

551۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ ......

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَالَ مَشَوْا خَلْفَ عَلِيٍّ فَقَالَ عَنِّي خَفْقَ نِعَالِكُمْ

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا: "لوگ علی کے پیچھے چلے تو علی نے کہا: "تم اپنی جوتیوں کی آواز مجھ سے دور

---

❶ حسن اخرجه ابو خيثمه في العلم (16)

❷ صحيح المعرفة للفسوى (2/592) والجامع لابن عبدالبر (1726)

❸ منقطع ضعيف اخرجه ابن ابي شيبه 9/20 (6365)

❹ حسن غيره ديكھئے (544)

فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نَوْكَى الرِّجَالِ ❶

کرو، کیونکہ اس سے بے وقوف لوگوں کے دل بگڑ جاتے ہیں۔''

فوائد:...... یعنی دلوں میں تکبر ونخوت پیدا ہو جاتی ہے۔

552۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ خَفْقَ النِّعَالِ حَوْلَ الرِّجَالِ قَلَّ مَا يُلْبِثُ الْحَمْقَى. ❷

یزید بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''لوگوں کے گرد جوتیوں کی آواز بے وقوفوں علم میں آگے بڑھنے سے پیچھے کرتا ہے۔''

553۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ......

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ أَوِ الرَّجُلَانِ قَامَ فَتَنَحَّى. ❸

لیث بیان کرتے ہیں کہ طاؤس کے پاس جب ایک دو آدمی بیٹھ جاتے تو وہ اٹھ جاتے اور علیحدہ ہو جاتے۔

554۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ. ❹

ابو برزہ رضی اللہ عنہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کسی انسان کے قدم نہیں ہلیں گے حتیٰ کہ اس شخص کی عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس نے اسے کہاں گزاری؟ اور اس کے علم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے کتنا عمل کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق سوال ہوگا کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے متعلق کہ کس چیز نے اسے بوڑھا کیا؟''

فوائد:...... سوال تو بہت سے ہوں گے لیکن ان میں سے ان چار کو خصوصی اہمیت حاصل ہونے کی

---

❶ صحیح ابن عبدالبر نے اپنی جامع میں اسے معلقاً بیان کیا ہے۔ (899)

❷ صحیح الجامع للخطیب (934) وابن سعد: 122/1/7

❸ ضعف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

❹ صحیح أخرجه الطبراني في الأوسط: 105/3 (2212) نیز آئندہ دیکھئے۔

وجہ سے خصوصاً ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر علم کے ذکر سے معلوم ہوا کہ علم برائے علم کی بجائے علم برائے عمل حقیقی نافع ہے ورنہ بلا عمل یہ بوجھ ہے قرآن میں اہل کتاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾ (الجمعه: 5) کہ اہل توراۃ علم دیے جانے کے بعد بھی جب اس پر عمل پیرا نہ ہوئے تو ان کی مثال گدھے کی سی ہے جو بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔

555۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنِي فُلَانٌ الْعَرَبِيُّ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا يَدَعُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتّٰى يَسْأَلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا أَفْنَوْا فِيهِ أَعْمَارَهُمْ وَعَمَّا أَبْلَوْا فِيهِ أَجْسَادَهُمْ وَعَمَّا كَسَبُوْا فِيمَا أَنْفَقُوْا وَعَمَّا عَمِلُوْا فِيمَا عَلِمُوْا۔ ❶

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو نہیں چھوڑے گا جس دن لوگ رب العالمین کے لئے کھڑے ہوں گے حتی کہ ان سے چار چیزوں کے متعلق پوچھ لے۔ کہ لوگوں نے اپنی زندگیاں کہاں صرف کیں؟ اور کس چیز میں انہوں نے اپنے جسموں کو بوڑھا کیا؟ اور کہاں سے انہوں نے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس علم پر کہاں تک عمل کیا؟

556۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا وَضَعَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ۔ ❷

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''قیامت کے دن انسان کے قدم نہیں ہلیں گے حتی کہ چار چیزوں کے متعلق سوال ہو اس کی عمر کے متعلق کہ اسے کہاں صرف کیا؟ اور یہ کہ اس نے اپنا جسم کہاں بوسیدہ کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے متعلق کہ کہاں تک اس نے عمل کیا؟''

---

❶ ضعیف اس میں جہالت ہے۔

❷ صحیح أخرجه البزار (3437) والخطیب فی الاقتضاء (2) تاریخ بغداد (11/441-442)

557۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ.......

عَنْ لَيْثٍ قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ مَا تَعَلَّمْتَ فَتَعَلَّمْهُ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُمُ الْأَمَانَةُ. ❶

لیث کہتے ہیں کہ مجھے طاؤس نے کہا: ''تم جو علم بھی حاصل کرو اپنے نفس کے لئے حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں سے امانتیں جاتی رہیں۔''

فوائد:...... ان سے امانتیں جاتی رہیں مراد وہ اب ربے جانے کے قابل نہیں رہے علم کو صرف خود عمل کے لیے حاصل کرو۔

558۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ......

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَالنَّاسِكُ إِذَا نَسَكَ لَمْ يُعْرَفْ مِنْ قِبَلِ مَنْطِقِهِ وَلَكِنْ يُعْرَفُ مِنْ قِبَلِ عَمَلِهِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ. ❷

عمارۃ بن مہران کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ عابد جب عبادت کرتا تھا تو اپنے کلام کی وجہ سے نہیں پہچانا جاتا تھا بلکہ اپنے عمل کی وجہ سے پہچانا جاتا تھا۔ اور وہی فائدہ مند علم ہے۔''

فوائد:...... جس طرح عابد کا پتہ کلام کی بجائے اس کے عمل سے لگتا ہے اسی طرح مفید علم وہ ہے جس کا پتہ عمل سے لگے نہ کہ زبان سے یعنی عالم کا عمل اس کے علم کی گواہی دے تو ایسے عالم کا علم اس کے نافع ہوگا۔

[46] بَابُ الْبَلَاغِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ

رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان

559۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ ....

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنانا چاہیے۔''

---

❶ ضعیف أخرجه ابن ابی شیبہ: 510/13 (17066) والرامهرمزی (704) حلیۃ الاولیاء: 11/4

❷ صحیح امام دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ صحیح احمد: 214/2، والبخاری فی أحادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل (3491)

فوائد: ...... معلوم ہوا (۱) تبلیغ ہر شخص کے ذمے ہے کیونکہ چند ایک آیت تک تو ہر مسلمان کی رسائی ہوتی ہے تبلیغ صرف علماء کے لیے خاص نہیں بلکہ جسے بھی کوئی اچھی بات معلوم ہو وہ اسے آگے پہنچائے یہ لازم ہے۔ (۲) حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا جائے اگر حدیث ضعیف ہو تو اسے نہ بیان کیا جائے اگر ایسی بیان کرنی ہو تو ساتھ اس کا ضعف بیان کر دیا جائے۔ آج کل ہمارے خطباء نے جو طرز عمل اپنا رکھا ہے وہ یقیناً دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

560۔ أخبرنا علي بن حجر السعدي أخبرنا يزيد بن هارون أخبرنا العوام بن حوشب أبو عيسى الشيباني حدثني القاسم بن عوف الشيباني ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنُعَلِّمَ النَّاسَ السُّنَنَ ❶

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ”تین باتوں پر لوگ ہم پر غالب نہ ہوں یہ کہ ہم نیکی کا حکم دیں، برائی سے منع کریں اور لوگوں کو حدیث پڑھائیں۔“

فوائد: ...... امر بالمعروف ونہی عن المنکر جب تک اس فریضے سے پہلو تہی اختیار نہ کی جائے معاشرے میں خیر کا پہلو غالب رہتا ہے ورنہ ضلالت اپنے پر پھیلائے معاشروں کو دبوچ لیتی ہے۔ اس فریضے میں سستی دوسروں کے ساتھ ساتھ بندے کو خود لے ڈوبتی ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کے تین گروہوں (۱) برائی کرنے والے (۲) مصلحت پسند سست لوگ (۳) نہی عن المنکر کرنے والوں میں سے فقط آخری گروہ ہی بچ تھا۔ اول الذکر دونوں عذاب سے دوچار ہوئے تھے۔

561۔ أخبرنا أبو المغيرة حدثنا صفوان ......

حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو أُمَامَةَ إِذَا قَعَدْنَا إِلَيْهِ يَجِيئُنَا مِنَ الْحَدِيثِ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَيَقُولُ لَنَا اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَبَلِّغُوا عَنَّا مَا تَسْمَعُونَ قَالَ سُلَيْمٌ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُشْهِدُ عَلَى مَا عَلِمَ ❷

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ابوامامہ کے پاس بیٹھتے۔ تو وہ ہمیں بڑی بڑی باتیں سناتے۔ اور لوگوں سے کہتے: ”سنو اور سوچو اور جو بات تم ہم سے سنتے ہو وہ پہنچا دو۔“ سلیم کہتے ہیں: ”(جو اس کو آگے پہنچاتا ہے) وہ اس شخص کے مرتبے پر ہے جو اس چیز کی گواہی دیتا ہے جو وہ جانتا ہے۔“

---

❶ ضعيف: أحمد 5/165؛ والبيهقي في الاعتقاد (ص: 154)

❷ صحيح: الطبراني الكبير: 8/187 (7673) والجامع لابن عبدالبر (726)

562۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ......

حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَسْتَفْتُونَهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تُنْهَ عَنِ الْفُتْيَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيبٌ أَنْتَ عَلَيَّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا. ❶

ابوکثیر بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ میں ابوذر کے پاس گیا اور وہ جمرہ وسطیٰ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لوگ جمع ہو کر ان سے فتویٰ پوچھ رہے تھے۔ ان کے پاس ایک آدمی آ کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے کہا: ''کیا میں نے تم کو فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا؟'' تو انھوں نے اپنا سر اس کی طرف اٹھا کر کہا: ''کیا تو مجھ پر نگرانی کرتا ہے؟'' اور اپنی گدی کی طرف اشارہ کر کے کہا: ''اگر تم اس پر تلوار رکھو پھر میں گمان کروں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی بات کو اس سے پہلے ختم کرلوں گا کہ تم مجھے تلوار سے مارو تو البتہ میں اسے ضرور ختم کروں گا۔''

فوائد:...... پتہ چلتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تبلیغ دین کے کس قدر شیدائی تھے کہ جن کی قربانیاں ہم تک دین کے پہنچنے کا سبب بنیں۔ مگر آج ہمارے پاس دین پھیلانے کے لیے وقت نہیں۔

563۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ ......

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْعَالِيَةِ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مُفْتِيًا فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ لَا آمَنُ أَنْ تَذْهَبُوا وَنَبْقَى. فَقَالَ صَدَقَ أَبُو الْعَالِيَةِ. ❷

ابوعالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اے ابو عالیہ! کیا تو چاہتا ہے کہ تو مفتی بن جائے؟'' میں نے کہا: ''نہیں لیکن میں اس بات سے بے خوف نہیں کہ تم چلے جاؤ اور ہم باقی رہ جائیں۔'' انہوں نے کہا: ''ابوعالیہ نے سچ کہا۔''

564۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدٌ عَنْ حُصَيْنٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبِيدَةُ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ كُلَّ خَمِيسٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ عبیدہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو عبداللہ کے پاس جاتے تھے۔ اور ان سے وہ باتیں پوچھتے تھے جو

❶ صحیح۔ حلیة الاولیاء 160/1

❷ صحیح۔ دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

غَابَ عَنْهَا فَكَانَ عَامَّةُ مَا يُحْفَظُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِمَّا يَسْأَلُهُ عُبَيْدَةُ عَنْهُ. ❶

ان سے مخفی تھیں تو اکثر وہ باتیں جو عبیداللہ کو یاد ہوتیں انہیں باتوں سے ہوتیں جو عبیدہ ان سے پوچھا کرتے تھے۔

فوائد:...... یعنی اکثر باتوں کا علم سوال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حصول علم کا بہترین طریقہ یہی ہے جو عبیدہ نے اپنایا کہ طالب علم خود مطالعہ کر کے سوالات جمع کر کے لے جائے تا کہ استاذ صاحب سے ان کے جواب دریافت کرے ورنہ بلا مطالعہ نہ سوالات ہی بنتے ہیں نہ استاذ سے دریافت ہی کیا جاسکتا ہے۔

565۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ هُوَ ابْنُ مُضَرَ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُونِي أَفْلَسْتُمْ. ❷

سعید بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سنا عکرمہ کہہ رہے تھے: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں؟ کیا تم ست ہو گئے ہو؟''

فوائد:...... اہل علم کی یہ شان ہے کہ وہ سوالات کو پسند کرتے ہیں اور طلباء کو ترغیب بھی دیتے ہیں کیونکہ تکرار، مباحثہ، متعلم و معلم دونوں کے فائدے کا باعث ہے۔ سوال نہ کرنا یہ طالب علم کی سستی اور سوال کرنے نہ دینا یہ استاذ کی نالائقی کی دلیل ہے۔ بہرحال سوال برائے سوال نہ ہو بلکہ علم و خیر کے اضافے کا باعث ہو تبھی مفید ہے۔

566۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكَتِّبُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ.........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَتَفْتَحُهَا الْمَسْأَلَةُ. ❸

یونس کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا: ''علم خزانہ ہے اور سوال اس کو کھولتا ہے۔''

567۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ......

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ. ❹

جریر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔''

فوائد:...... مراد حصول علم کے وقت سوالات کی زیادتی مضبوط علم کا باعث ہے۔

---

❶ صحیح ابن ابی شیبہ - 46/9 (6469) الطبقات لابن سعد (124/6)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 9/45-46، (1070)

❸ ضعیف المعرفۃ للفسوی 634/1، وحلیۃ الأولیاء 362/3

❹ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

568۔ وَوَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ جَهِلَ عِلْمُهُ. ❶

وکیع اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔''

569۔ وَعَنْ ضَمْرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ. ❷

ضمرہ، حفص بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔''

570۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ......

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا يَتَعَلَّمُ مَنِ اسْتَحْيَا وَاسْتَكْبَرَ. ❸

جریر ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''جس نے شرم اور تکبر کیا وہ بے علم رہا۔''

فوائد:...... سوال ذہن میں آ جائے تو پھر نہ کیا جائے اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں: (۱) شرم (۲) تکبر۔ یعنی یا بندہ شرما جائے کہ بولتا کیا ہے لوگ کیا سوچیں گے پتہ نہیں بات بنے گی بھی کہ نہیں۔ یا تکبر آ جائے یہ شخص میرا استاذ بننے کے لائق نہیں۔ اس کو مجھ سے زیادہ تو علم ہے اتنا علم نہیں۔ بہذا جب سوال نہیں ہوگا جہالت مقدر ٹھہرے گی۔

571۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَنِيهِ فَيَقُولُ يَا بَنِيَّ تَعَلَّمُوا فَإِنْ تَكُونُوا صِغَارَ قَوْمٍ فَعَسَى أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخَرِينَ وَمَا أَقْبَحَ عَلَى شَيْخٍ يُسْأَلُ لَيْسَ عِنْدَهُ عِلْمٌ. ❹

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو جمع کر کے کہتے تھے: ''اے بیٹو! علم سیکھو۔ تم لوگوں میں چھوٹے ہو۔ قریب ہے کہ تم بعد والوں میں بڑے ہو جاؤ اور شیخ (زیادہ عمر والے آدمی) کے لئے یہ بات کس قدر بری ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس علم نہ ہو۔''

فوائد:...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو حصول علم کے لیے ابھار رہے ہیں یہ بات واقعی باعث ندامت ہے کہ بچے بڑوں سے سوال دریافت کریں جو کہ ان کے علم کے متعلق ہو اور وہ جواب نہ دے

---

❶ صحیح۔ دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ ضعیف۔ حفص بن عمر مجہول ہے۔

❸ صحیح۔ حلیۃ الاولیاء 3/287، وأخرجه البخاري معلقا (حت، 53)

❹ صحیح۔ المحدث الفاصل للرامهرمزي (68)، والمعرفه والتاريخ للفسوي (1/551)

سکے۔ اور بچوں کے سامنے ذلت کا سامنا ہے۔ تھذا ایسے وقت سے بچنے کے لیے ضروری ہے بچپن میں بھرپور طریقے سے علم حاصل کیا جائے۔ (وفقنا الله لذلك)

572۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ فِي رِجْلَيَّ الْكَبْلَ وَيُعَلِّمُنِي الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ. ❶

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاؤں میں بیڑی ڈالتے میں زنجیر ڈال دیتے تھے اور مجھے قرآن اور حدیث پڑھاتے۔

فوائد:..... معلوم ہوا تعلیم میں ڈانٹ ڈپٹ بھی درست ہے اگر کوئی پڑھائی پر توجہ نہ دے رہا ہو تو اس پر سختی کی جا سکتی ہے۔ بلکہ ایک مرحلہ میں سختی ہی مفید ہوتی ہے۔

573۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ......

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَأَّسَ سَرِيعًا أَضَرَّ بِكَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ يَتَرَأَّسْ طَلَبَ وَطَلَبَ حَتَّى يَبْلُغَ. ❷

یحییٰ بن ضریس کہتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جو شخص جلد سردار بن جائے گا وہ بہت سے علم میں نقصان پہنچائے گا اور جو جلد سردار نہ بنے گا وہ علم حاصل کرتا رہے گا حتی کہ وہ (اپنے مقصد اور سرداری تک) پہنچ جائے گا۔''

574۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ......

عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ عِلْمٌ لَا يُقَالُ بِهِ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ. ❸

حصین بن عقبہ کہتے ہیں کہ سلمان نے کہا: ''علم جو بیان نہ کیا جائے وہ اس خزانے کی مانند ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔''

575۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس

---

❶ صحیح المعرفة والتاريخ للفسوی: 5/3

❷ ضعیف محمد بن حمید ضعیف ہے۔

❸ صحیح ابن ابی شیبه: 13/334 (16514) العلم لأبي خيثمه (12)

يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❶ خزانے کی طرح جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔''

فوائد: ...... ساری زندگی مال جمع کرتا رہے نہ کوئی دنیوی آسائش اور نہ اللہ کی راہ میں دے کر اخروی فائدہ ایسا مال باعث حسرت وافسوس ہوگا اسی طرح علم بھی اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا لوگوں کو نہ سنایا گیا تو یہ بھی فضل سے محرومی کا سبب اور باعث حسرت ہوگا۔

576۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ ......

عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ الْعِلْمَ كَالْيَنَابِيعِ يَغْشَاهُنَّ النَّاسُ فَيَخْتَلِجُهُ هَذَا وَهَذَا فَيَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّ حِكْمَةً لَا يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لَا رُوحَ فِيهِ وَإِنَّ عِلْمًا لَا يُخْرَجُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ حَمَلَ سِرَاجًا فِي طَرِيقٍ مُظْلِمٍ يَسْتَضِيءُ بِهِ مَنْ مَرَّ بِهِ وَكُلٌّ يَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ. ❷

موسیٰ بن یسار اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: ''علم کی مثال ایسی ہے جیسے چشمے ہوں جس پر لوگ جھکتے ہیں اور اس کو یہ بھی اور وہ بھی کھینچتا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس سے اللہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور اس حکم کی مثال جسے بیان نہ کیا جائے اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو، اور اس علم کی مثال جو باہر نہیں نکالا جاتا ہے اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اندھیرے راستہ میں چراغ اٹھایا۔ جو بھی اس کے پاس سے گذرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور سب اس کے لئے بھلائی کی دعا کرتے ہیں۔''

577۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ ......

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثُ خِلَالٍ صَدَقَةٌ تَجْرِي بَعْدَهُ وَصَلَاةُ وَلَدِهِ عَلَيْهِ وَعِلْمٌ

حماد بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''آدمی کی موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جو اس کے بعد جاری رہتا ہے۔ اور اس کی اولاد جو اس کے لئے

---

❶ حسن لغیرہ احمد 2/449، والبزار 1/100 (176) والعلم لابی خیثمہ (162)

❷ منقطع ضعیف ابن ابی شیبہ 13/334 (16515)

أَفْشَاهُ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ. ❶

دعا کرتی ہے۔ اور علم جسے اس نے پھیلایا۔ اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا۔"

578۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ صَدَقَةٍ تَجْرِي لَهُ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. ❷

ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، صدقہ جو اس کے لئے جاری ہو۔ یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔"

فوائد:...... اس کی کچھ وضاحت حدیث 534 میں گزر گئی ہے۔ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو دو چیزیں اس کے نفع کا باعث بنتی ہیں: (۱) اس کا اپنا عمل (۲) غیر کا عمل۔ اپنے عمل کی مذکورہ حدیث سے وضاحت ہوتی ہے ان تینوں اعمال کے اجراء کا سبب اس کی اپنی جان ہے۔ اور دوسرا غیروں کے عمل سے بعض چیزیں ثابت ہیں، مثلاً کسی غیر کے لیے دعا کرنا جنازہ پڑھنے والوں کا سفارش کرنا۔ میت کے ولی کا میت کی طرف سے صدقہ وحج وغیرہ کرنا۔

579۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ حِينَ قَدِمَ الْبَصْرَةَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُعَلِّمُكُمْ كِتَابَ رَبِّكُمْ وَسُنَّتَكُمْ وَأُنَظِّفُ طُرُقَكُمْ. ❸

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ بصرہ میں آئے۔ تو انہوں نے کہا: "مجھے تمہاری طرف عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے رب کی کتاب پڑھاؤں اور حدیث پڑھاؤں اور تمہارا راستہ صاف کر دوں۔"

---

❶ صحیح دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (4199) ترمذی، کتاب الأحکام، باب الوقف (1376)

❸ ضعیف ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم (2650)

580۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ......

عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى. ❶

سخبرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم تلاش کرے وہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔''

فوائد:...... گناہوں کے کفارے کی فضیلت اگرچہ حاصل نہ بھی ہو پھر بھی صحیح احادیث میں وارد فضائل اس کے جنتی ہونے میں مدد ومعاون ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے جو علم کی تلاش میں راستے پر چلا تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ (مسلم)

[47]...بَابُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ
علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا

581۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ......

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَقَدْ أَقَمْتُ فِي الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا مَا لِيَ حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلًا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرْوِي حَدِيثًا فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ. ❷

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ: ''میں مدینہ میں تین (روز یا مہینے یا برس) رہا۔ میں اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہوگیا تھا مگر ایک آدمی سے لوگ توقع رکھتے تھے کہ وہ حدیث بیان کرے گا تو میں اور ٹھہر گیا حتیٰ کہ وہ آئے اور میں نے ان سے پوچھ لیا۔''

582۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ......

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ. ❸

جابر کہتے ہیں کہ میں نے بسر بن عبیداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں ان شہروں میں سے کسی شہر کی طرف سوار ہوکر جاتا تھا تو ایک حدیث کے لیے جاتا تھا تا کہ اسے سنوں۔''

فوائد:...... سلف سے کئی ایک واقعات مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ایک ایک

---

❶ ضعيف الترمذي، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم (2650)

❷ صحيح المحدث الفاصل للرامهرمزي (112) والجامع للخطيب (1752)

❸ ضعيف المعرفة والتاريخ للفسوي (386/3) وجامع بيان العلم لابن عبدالبر (576)

حدیث کے لیے مشقتیں جھیل کر اور سفر کر کے انہوں نے ان کو جمع کیا جو کہ آج ہمیں ہزاروں کی تعداد میں جمع نظر آتی ہیں۔

583۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ ....

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَرْضَ حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ. ❶

ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عالیہ نے کہا: ''ہم بصرہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں سے روایات کو سنتے تھے تو ہم خوش نہ ہوتے تھے حتیٰ کہ سوار ہو کر مدینہ گئے اور اہل مدینہ کے منہ سے سنیں۔''

فوائد:...... یعنی اگر کوئی صحابی بھی براہ راست آپ ﷺ سے سنانے کی بجائے درمیان میں کسی صحابی وغیرہ کا واسطہ ڈال دیتا تو وہ خود جا کر ان سے سنتے جو براہ راست اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کر رہا ہوا اس میں بے اعتمادی کی تو کوئی وجہ نہ تھی بس شوق ہوتا کہ سامع اور آپ ﷺ کے درمیان کم سے کم واسطے ہیں اور سند عالی بن جائے۔

584۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ......

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ ﷺ قُلْ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذْ عَصًا مِنْ حَدِيدٍ وَنَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيدٍ وَيَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا وَتَنْخَرِقَ النَّعْلَانِ. ❷

عبدالرحمٰن قشیری بیان کرتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: ''علم کے شائق سے کہو وہ ایک لوہے کی لاٹھی اور لوہے کا جوتا بنالے اور علم تلاش کرے حتیٰ کہ وہ لاٹھی ٹوٹ جائے اور جوتا پھٹ جائے۔''

فوائد:...... اس میں حصول علم کے لیے سخت محنت کا اشارہ ہے۔

585۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ ....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَبْتُ الْعِلْمَ فَلَمْ أَجِدْهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: ''میں نے علم تلاش کیا تو

---

❶ صحيح المعرفة و التاريخ للفسوي: 2/441-442، وابو زرعة في تاريخه (324) وابن عبدالبر في التمهيد (1/56)

❷ اسناده معضل ضعيف رواه ابن عبدالبر جامع بيان العلم (577) و الخطيب (ص: 86) ملاحظہ کیا۔

أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ فَيُقَالُ لِي نَائِمٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي ثُمَّ أَضْطَجِعُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ فَيَقُولُ مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَقُولُ مُنْذُ زَمَنٍ طَوِيلٍ فَيَقُولُ بِئْسَ مَا صَنَعْتَ هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ. ●

انصار سے زیادہ کسی میں نہ پایا ان میں سے جس شخص کے پاس جاتا تھا ان سے اس کے متعلق پوچھتا تو مجھے کہا جاتا: "وہ سوئے ہوئے ہیں۔" میں اپنی چادر کا تکیہ بناتا اور لیٹ جاتا۔ حتی کہ وہ ظہر کے وقت باہر آتے تو کہتے تھے: "اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! تم یہاں کب آئے ہو؟ تو میں کہتا: "میں بہت دیر سے آیا ہوں۔" تو وہ کہتا تم نے برا کیا مجھے بتایا کیوں نہیں۔ تو میں کہتا: "میں نے پسند کیا کہ آپ اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو کر باہر آئیں۔"

فوائد:...... ابن عباس رضی اللہ عنہ اس قدر ذی شان تھے کہ اگر کسی کا دروازہ کھٹکا کر اسے باہر نکلنے کا کہتے تو وہ لازماً آپ کی بات سننے نکلتا آپ کی علمیت آپ کا مقام باوجود آپ کے چھوٹے ہونے کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مسلّم تھا لیکن آپ اس کو علم کا استخفاف جانتے ہوئے خود علم کی بنا پر اس بندے کی قدر کرتے ہوئے انتہائی پرمشقت انتظار کی زحمت برداشت کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل علم کی کس قدر تعظیم کرتے انہیں مقام سے نوازتے کیونکہ جو بندہ جس چیز کو جتنی ہیبت دیتا ہے وہ اس کے صاحب کو بھی اسی مقام سے نوازتا ہے۔ لہذا صحابہ رضی اللہ عنہم وسلف حفظہم اللہ کے ہاں اس علم شریف کا انتہائی مقام تھا لہذا ان کے نزدیک اہل علم بھی نہایت ذی شان تھے۔

586۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وُجِدَ أَكْثَرُ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَآتِي الرَّجُلَ مِنْهُمْ فَيُقَالُ هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ کی زیادہ احادیث اس قبیلہ انصار کے پاس پائی گئیں اللہ کی قسم! میں ان کے کسی صاحب کے پاس جاتا تھا تو کہا جاتا تھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ اگر میں چاہتا

● أثر صحيح أخرجه ابن عبدالبر في جامع بيان العلم (566) والخطيب في الجامع ر 224

يُـوقَـظ لِـي لَأَدْعُـهُ حَتَّى يَخْـرُجَ لِأَسْتَطِيبَ بِذٰلِكَ حَدِيثَهُ. ❶

کہ وہ میرے لیے جگا دیے جائیں (تو وہ جگا دیے جاتے) مگر میں انھیں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ وہ باہر آتے اور میں ان سے حدیث اچھی طرح سے حاصل کر لیتا۔''

فوائد:...... سو علماء کی قدر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں اس علم کا کس قدر مقام ومرتبہ ہے۔

587۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. ❷

ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہتا تو میں ان سے بہت زیادہ علم حاصل کر لیتا۔

588۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ لَدَخَلْتُ وَلٰكِنْ إِجْلَالًا لَهُ. ❸

زہری بیان کرتے ہیں کہ ''میں عروۃ کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ جاتا اگر اندر جانا چاہتا تو جا سکتا تھا مگر ان کی تعظیم کی خاطر نہ جاتا تھا۔''

فوائد:...... یعنی معاشرت اور تعلق کے اعتبار سے اتنی بے تکلفی تھی کہ ان کے گھر اجازت کے ساتھ آ جا سکتا تھا لیکن فقط علمی عظمت اس سے مانع رہتی۔

590۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ........

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ فَقَالَ وَا عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت کیے گئے تو میں نے کسی انصاری آدمی سے کہا: ''اے فلاں! آؤ نبی ﷺ کے اصحاب سے مسائل پوچھیں۔ کیونکہ آج وہ بہت زیادہ ہیں۔'' اس نے کہا: ''اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! تجھ پر تعجب ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگ تمہارے محتاج ہو جائیں گے۔ حالانکہ نبی ﷺ کے اصحاب سے وہ لوگ ہیں جنھیں تم دیکھ رہے

---

❶ حسن: العلم لابی خیثمہ (133) والمعرفہ للفسوی: 1/540

❷ صحیح: المعرفہ للفسوی: 1/559، والجامع للخطیب (385)

❸ صحیح: الجامع للخطیب (222) والمعرفہ للفسوی: (1/638) والحلیۃ لابی نعیم (3/362)

تَرَى فَتَرَكَ ذَلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ فَإِنْ كَانَ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ فَآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي التُّرَابَ فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَكَ؟ فَأَقُولُ لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ. قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَآنِي وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ فَقَالَ كَانَ هَذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي.❶

ہو۔" اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور میں مسائل پوچھنے کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے خبر پہنچتی کہ فلاں آدمی کے پاس حدیث ہے میں اس کے پاس جاتا تو وہ سویا ہوا ہوتا، میں اس کے دروازے پر ہی اپنی چادر کا تکیہ لگا لیتا اور ہوا کی وجہ سے میرے چہرے پر مٹی آ جاتی۔ وہ باہر نکلتا اور مجھے دیکھتا پھر کہتا: "اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! آپ یہاں کیوں آئے؟ میری طرف پیغام بھیجتے میں آپ کے پاس آ جاتا؟" میں کہتا: "نہیں" "میں آپ کے پاس آنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔" پھر میں ان سے حدیث پوچھتا، وہ (انصاری) آدمی باقی رہا حتی کہ اس نے مجھے دیکھا کہ لوگ میرے پاس جمع ہیں تو اس نے کہا: "یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند نکلا۔"

فوائد :...... معلوم ہوا: جب ابن عباس رضی اللہ عنہما انصاری کو حصول علم کے لیے متوجہ کیا تو اس سے مثبت جواب نہ پا کر ابن عباس علیہ السلام اکیلے ہی علم کی جانب راغب ہو گئے اور مستقبل میں جلیل القدر علمی رتبوں سے ہمکنار ہوئے۔ رفعت مقام کی بدولت آپ لوگوں کو پیغام کے ذریعے بلا بھی سکتے یا ان کے گھر جا کر ان کو باہر طلب بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے اسے علم کے وقار کے خلاف جانا اور اس سے احتراز کیا اور اس معزز علم کی بنا ان کو عزت دی۔

591۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمُدُّ لِنَاقَةٍ لَهُ فَقَالَ مَرْحَبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنْ سَمِعْتُ

عبداللہ بن بریدۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے فضالہ بن عبید کے پاس جانے کے لئے سفر کیا اور وہ مصر میں تھے اور وہ ان کے پاس گئے تو وہ اپنی اونٹنی کو چارہ ڈال رہے تھے۔ تو انھوں نے کہا: "خوش آمدید۔" اس آدمی نے کہا: "میں آپ سے ملاقات کے

❶ صحيح. المعرفة للفسوي: 542/1، والمحدث الفاصل: 106

أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ مَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا. ❶

لئے نہیں آیا ہوں۔ لیکن میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا۔'' انہوں نے کہا: ''وہ کون سی حدیث ہے؟'' انہوں نے کہا: ''اس طرح اور اس طرح ہے۔''

فوائد:...... حدیث سننے نہیں بلکہ صرف تصدیق کے لیے حجاز سے مصر تک کا سفر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر اہتمام سے اس علم کو جمع کر کے ہم تک پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں ایسی مثالیں ڈھونڈنا تقریباً ناممکن ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج ہمارے بعض علماء و خطباء حدیث کی تحقیق کے لیے قریب کی لائبریری میں جانے کی جسارت بھی نہیں کرتے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

[48]..... بَابُ صِيَانَةِ الْعِلْمِ

حفاظت علم کا بیان

592۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ....

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ دَخَلَ السُّوقَ فَسَاوَمَ رَجُلًا بِثَوْبٍ فَقَالَ هُوَ لَكَ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ غَيْرُكَ مَا أَعْطَيْتُهُ. فَقَالَ فَعَلْتُمُوهَا فَمَا رُئِيَ بَعْدَهَا مُشْتَرِيًا مِنَ السُّوقِ وَلَا بَائِعًا حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حسن بازار گئے ایک آدمی سے کپڑے کی قیمت لگائی اس نے کہا: ''آپ کے لئے اتنے کا ہے، اللہ کی قسم! اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے نہ دیتا۔'' انہوں نے کہا: ''تم یہ بات کر چکے۔'' پھر اس کے بعد انہیں بازار میں نہ خریدتے ہوئے دیکھا گیا اور نہ بیچتے ہوئے حتیٰ کہ اللہ سے جا ملے۔''

فوائد:...... آپ کا دینی علم چونکہ آپ کے لیے دنیاوی نفع کا باعث بنا تو آپ نے اس کو انتہائی ناپسند جانا کیونکہ ان کی حصول علم کے لیے اٹھائی جانے مشقتوں کا سبب فقط آخرت ہوتی تھی۔ اس لیے امام حسن کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اس سے کوئی دنیاوی فائدہ ملے اور پھر اس بندے کی کسی مسئلے میں رعایت رکھنی پڑے۔ آج کل اکثر اہل علم دینی علم کی بنیاد پر دنیاوی پروٹوکول کے بھرپور خواہش مند ہوتے ہیں اور معیار کا استقبال نہ ہونے پر سخت ناراض ہو جاتے ہیں۔

---

❶ صحیح سعید کا یزید سے سماع قدیم ہے۔ واللہ اعلم

❷ صحیح عبدالاعلیٰ ابن عامر ہے۔

593۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ حُسَامٍ ......

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرِي مِمَّنْ يَعْرِفُهُ ❶

ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم جسے پہچانتے تھے اس سے نہ خریدتے تھے۔

594۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ ......

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَسَمَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَالًا فِي قُرَّاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ حِينَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَعَثَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ اسْتَعِنْ بِهَا فِي شَهْرِكَ هَذَا فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ لَمْ نَقْرَأِ الْقُرْآنَ لِهَذَا. ❷

عبید بن حسن بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رمضان کا مہینہ ہوا تو مصعب بن زبیر نے اہل کوفہ کے علماء کو مال تقسیم کیا۔ عبدالرحمن بن معقل کی طرف دو ہزار درہم بھیجے اور ان سے کہا: "اس مہینے میں ان سے مدد حاصل کرو۔" عبد الرحمن بن معقل نے انہیں واپس کر دیا اور کہا: "ہم نے قرآن اس لیے نہیں پڑھا۔"

فوائد:...... ایک تو یہ اس عمل کی بدولت مل رہا تھا جس کے حصول کا مقصد فقط آخرت تھی۔ اس لیے انہوں نے اسے ناپسند کیا دوسرا کسی سے مال لینے کے بعد بندہ اس کو بلیغ طریقے سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے قاصر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر دو لحاظ سے یہ علماء کے لیے نقصان دہ ہے۔

595۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ......

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يَنْفِي الْعِلْمَ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ الطَّمَعُ. ❸

عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا: "وہ لوگ جس چیز کو جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا: "علم کو لوگوں کے سینے سے کیا چیز نکالتی ہے؟" عبداللہ بن سلام نے کہا: "لالچ۔"

فوائد:...... اس سے دو چیزیں معلوم ہوئیں: (1) حقیقی عالم وہ ہے جو عامل بھی ہو۔ کیونکہ علم کے لیے

---

❶ صحیح۔ امام دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح۔ محمد بن سعید بن اسحاق الاصبہانی ... ابن حجر ... ہے۔

❸ صحیح۔ امام دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

خشیت وعمل لازم ہے۔قرآن میں ہے کہ اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔(فاطر:28) ذریعہ عبادت کو مستلزم۔(۲)علم کے لیے انتہائی نقصان دہ چیز لالچ ہے لہٰذا جب بھی علماء میں لالچ آئے گا وہ اپنے علم کی قدر کھو کر رسوا ہو جائیں گے۔

596۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ....

عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَا أُوِيَ شَيْءٌ إِلَى شَيْءٍ أَزْيَنَ مِنْ حِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ. ❶

زید بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''ایسی اچھی کسی چیز کے ساتھ جمع نہیں ہوئی جیسے بردباری علم کے ساتھ ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم طبیعت میں ٹھہراؤ سنجیدگی لاتا ہے۔ بندے میں برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ اوصاف نہ ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بندہ علم کے ثمرات حاصل نہیں کر سکا اور علم کو اچھی طرح اپنے فن کے برتن میں سمیٹ نہیں سکا۔

597۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ....

أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ. ❷

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا: ''علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔''

598۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ. ❸

سلمہ بن وہرام بیان کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا: ''بردباری کی تھیلی جیسی کسی اور چیز میں علم نہیں۔''

599۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.........

عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ. ❹

ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔''

600۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ ....

---

❶ صحیح أخرجه ابو خیثمه فی العلم (81) وابن عبدالبر (807)

❷ صحیح أخرجه ابن ابی شیبه 596/8 (5673) والتحفة: 318/4

❸ ضعیف۔ زمعہ بن صالح ضعیف ہے۔ اخرجه ابن ابی شیبه 597/8 (5675) والحلیة 9 :/24، والبیهقی فی الشعب (8531)

❹ صحیح (597) میں یہ گزر چکا ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ إِنَّ الْحِكْمَةَ تَسْكُنُ الْقَلْبَ الْوَادِعَ السَّاكِنَ. ❶

یعلی بن مقسم بیان کرتے ہیں کہ وہب بن منبہ نے کہا: "حکمت ٹھہرے ہوئے ساکن دل کو تسکین دیتی ہے۔"

فوائد:...... علم و حکمت بندے کو دنیا کی بے ثباتی اور اخروی انعامات سے شناسائی عطا کر کے اس کے دل کو سکون سے لبریز کر دیتی ہے۔

601۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ شِنْتُمُ الْعِلْمَ وَأَذْهَبْتُمْ نُورَهُ وَلَوْ أَدْرَكَنِي وَإِيَّاكُمْ عُمَرُ لَأَوْجَعَنَا. ❷

محمد بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبیداللہ نے کہا: "تم نے علم کو عیب دار کر دیا ہے اور تم نے اس کی چمک زائل کر دی ہے اگر مجھے اور تمہیں عمر رضی اللہ عنہ پا لیتے تو سزا دیتے۔"

فوائد:...... علم کا مقصد رضائے الٰہی و عمل ہے۔ جو چیز اپنا مقصد کھو دے وہ عیب دار و قبیح ہو جاتی ہے۔

602۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الْمُرَادِيِّ قَالَ.........

قَالَ عَلِيٌّ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَاكْظِمُوا عَلَيْهِ وَلَا تَشُوبُوهُ بِضَحِكٍ وَلَا بِلَعِبٍ فَتَمُجَّهُ الْقُلُوبُ. ❸

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "علم پڑھو جب تم علم پڑھ لو تو اس پر پردہ ڈال دو اور اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل نہ اختیار کرو۔ ورنہ لوگوں کے دل اسے اگل دیں گے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ حصول علم کے سنجیدگی و متانت اس کی حفاظت کا ذریعہ ورنہ لہو و لعب اس کے زوال کا باعث بن سکتے ہیں۔

603۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ مَنْ ضَحِكَ ضَحْكَةً مَجَّ مَجَّةً مِنَ الْعِلْمِ. ❹

علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: "جو ایک بار ہنسا اس نے علم کو اگل دیا۔"

604۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.........

عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا:

---

❶ ضعیف مطرف بن مازن ضعیف ہے دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح أخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث (284)

❸ صحیح الحلية 300/7، والجامع للخطيب (213)

❹ صحیح الحلية 133/3۔134 والشعب للبيهقي (1830)

أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ. ❶

”اہل علم کون ہیں؟“ انھوں نے کہا: ”جو علم پر عمل کرتے ہیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم کو علماء کے دلوں سے کونسی چیز نکالتی ہے؟“ انھوں نے کہا: ”لالچ۔“

605۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ...

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ فَأَتَاهُ رَسُولُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ حَضَرَهُ رَمَضَانُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلَّا وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا فَقَالَ أَقْرِئِ الْأَمِيرَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا وَدِرْهَمَهَا. ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن ایوب کہتے ہیں کہ ابوایاس نے کہا: ”میں عمرو بن نعمان کے پاس تھا اس کے پاس مصعب بن زبیر کا ایلچی دو ہزار درہم لے کر آیا۔ اور اس وقت رمضان کا مہینہ تھا۔ اس نے کہا: ”امیر المومنین تجھے سلام کہتے ہیں۔ اور اس نے کہا: ہم نے کسی معزز عالم کو نہیں چھوڑا مگر اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ احسان کیا۔ آپ ان دو ہزار سے اپنے اس مہینے کے خرچ پر مدد حاصل کریں۔“ انھوں نے کہا: ”امیر المومنین کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا: ”اللہ کی قسم! ہم نے قرآن اس لیے نہیں پڑھا کہ اس سے دنیا اور اس کے درہم حاصل کریں۔“

[49]..... بَابُ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ

حدیث کا قرآن کے حق میں فیصل ہونے کا بیان

606۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ...

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحِمَارَ وَغَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَيُوشِكُ بِالرَّجُلِ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گدھا اور اس کے علاوہ کئی چیزوں کو حرام کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ ایک آدمی اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہو جب میری کوئی حدیث بیان کی جائے

❶ اسنادہ ضعیف، وانظر بعد بالأثر (595)

❷ صحیح، ابن ابی شیبہ 10/ 42 (10054)

يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى ❶

بیان کی جائے تو وہ کہے: ''ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جس چیز کو ہم اس میں حلال پائیں گے اسے حلال کریں گے اور جس چیز کو ہم حرام پائیں گے اسے حرام کریں گے۔ خبردار! بے شک جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے حرام کیا ہے اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔''

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) گھریلو گدھا کھانا پہلے حلال تھا پھر خیبر کے موقع پر حرام کیا گیا۔ اس کے علاوہ دو چیزیں نکاح متعہ وغیرہ ہے۔ (۲) قرآن کی طرح حدیث بھی حجت ہے۔ ایسا حکم جو قرآن میں نہ ہو حدیث سے ملے تو اسے اپنانا لازم ہے۔ اصل میں یہ بھی عمل بالقرآن ہے قرآن میں ہے جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (الحشر: 7) اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ صراحتاً فرما رہے ہیں جو کہے کہ حدیث چھوڑو ہمیں قرآن کافی ہے تو وہ غلط کار ہے۔ (مفہوم) تخت پر یا پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اس کی آدمی کے تکبر کی جانب اشارہ ہے کہ انکار حدیث متکبرین کی علامت ہے۔

607۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْآنِ وَلَيْسَ الْقُرْآنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابو کثیر نے کہا: ''حدیث قرآن کے حق میں فیصلہ کرنے والی ہے اور قرآن حدیث کے حق میں فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔''

608۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ......

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ حسان نے کہا: ''جبرائیل نبی ﷺ پر اسی طرح حدیث لے کر اترتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر اترتے تھے۔''

فوائد:...... احکام مستنبط کرنے کے اعتبار سے قرآن وحدیث برابر ہیں کیونکہ دونوں منبع وحی ہیں

---

❶ صحيح أخرجه أحمد (132/3) والترمذي كتاب العلم [illegible] (2666)

❷ صحيح [illegible] (88، 89) وأخرجه المروزي في السنة (103) وابن عبد البر في الجامع (2353)

❸ صحيح أخرجه ابن بطة (219) والمروزي في السنة (102)

فرق صرف یہ ہے ایک وحی متلو اور دوسری غیر متلو ہے۔ آپ کے مکمل الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہیں اور دوسری وحی آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

609۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَرِيضَةٌ وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَسُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلَى غَيْرِ حَرَجٍ. ❶

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ''سنت کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر عمل کرنا لازم ہے اور اسے چھوڑنا کفر ہے اور ایک وہ ہے جس پر عمل کرنا فضیلت ہے اور اسے چھوڑ کر غیر کی طرف جانا گناہ ہے۔''

فوائد:...... مثلاً جس سنت کا تعلق عقائد وعبادات اور حلال وحرام وغیرہ سے ہو اس کو اپنانا لازمی ہے اور جن کا تعلق روزمرہ عادات یا طبیعت کے میلان کے ساتھ ہو، اگر اس کو اپنانے میں کمی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں مثلاً آپ ﷺ کدو پسند کرتے، گریبان کا پہلا بٹن کھولے رکھتے تھے وغیرہ وغیرہ یہ امور لازمی سنت کا درجہ نہیں تھے۔

610۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.......

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا يُخَالِفُ هَذَا قَالَ لَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُعَرِّضُ فِيهِ بِكِتَابِ اللَّهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْكَ. ❷

یعلی بن حکیم بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر نے ایک دن نبی ﷺ کی حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: ''قرآن میں اس کے خلاف ہے۔'' انہوں نے کہا: ''کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو قرآن کے ذریعے سے اس کو عیب لگا رہا ہے رسول اللہ ﷺ تجھ سے زیادہ قرآن کو جانتے تھے۔''

---

❶ سنۃ السنۃ للمروزی (105) والإبانة لابن بطه (101)

❷ صحیح الشریعہ للآجری (ص: 58) والإبانة لابن بطه (81)

[50]..... بَابُ تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا

611۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ.........

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْيَأُ وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى ❶

عون بن عبداللہ کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ اچھائی ہو، زیادہ ہدایت ہو اور پرہیزگاری والا ہو۔"

فوائد:...... حدیث رسول ﷺ سے متشابہات کی پیروی کرنے یا گمراہ سوچ کی آبیاری کرنے کے لیے احادیث کی تاویل کرنے کی بجائے خلوص نیت سے اقرب الی الصواب مذہب بیان کرنے چاہئیں ورنہ سوائے خسارے کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ سلف کے اقوال کو دیکھا جائے ان کی سمجھ کو مقدم رکھا جائے۔ مگر افسوس کہ فقہ حنفی میں اس اصول کا ہرگز پاس نہیں رکھا گیا۔

612۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ....

عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ شَيْئًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى وَالَّذِي هُوَ أَهْيَأُ ❷

ابو عبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ ہدایت، پرہیزگاری اور بہتری ہو۔"

613۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر جان

---

❶ صحیح، آخری الفاظ ثابت نہیں، مسند احمد 1/385، ابن ماجہ فی المقدمہ باب تعظیم حدیث رسول اللہ والتغلیظ علی من عارضہ (19)

❷ صحیح

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶

جو جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہیے۔"

فوائد:...... جھوٹ گھڑنا صرف الفاظ ہی آپ کے ذمے تھوپنا نہیں بلکہ حدیث رسول کی جانتے بوجھتے اپنی ضلالت کی ترویج کے لیے تاویل بھی اسی زمرے میں آئے گی۔

614۔ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا حَدَّثَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُونِي أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ حَسَنًا عِنْدَ النَّاسِ فَاعْلَمُوا أَنِّي قَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: "جب تم مجھ سے سنو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ اور تم اسے قرآن یا لوگوں کے نزدیک بہتر نہ پاؤ تو جان لو کہ میں نے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھا۔"

فوائد:...... صحیح حدیث کبھی قرآن یا فطرت وعقل کے مخالف نہیں ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عقل مستقیم وکامل ہو کیونکہ بعض اوقات علم کی کمی کی بنا پر ایک حدیث خلاف عقل محسوس ہوتی اس میں حدیث کا نہیں بلکہ عقل کا قصور ہوتا ہے۔ اسی لیے کچھ عرصے بعد جب اس کی حکمت سمجھ آتی ہے تو عقل عش عش کر اٹھتی ہے۔ مثلاً ہاتھ چاٹنا یا کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف اگرچہ بے دین عقل اس سے کراہت کرتی ہے لیکن تجربات ان کے فوائد کی گواہی دے رہے ہیں اور انہیں حکمت کے موتی قرار دے رہے ہیں۔

615۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ......... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي عَالِمٍ أَهْلُهُ. ❸

سلیمان احول بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: عالم کو حقارت اور بے حیثیتی سے الگ تھلگ چھوڑ دینے والے اس کے اپنے گھر کے لوگ ہوتے ہیں۔"

فوائد:...... دارمی کے نسخہ میں ہندیہ میں "فی عالم" کے الفاظ ہیں اور یہی زیادہ بہتر ہیں۔ نیز مجمع الامثال میں اسی طرح کی ایک ضرب المثل بھی ہے۔ "أَزْهَدُ النَّاسِ فِي عَالِمٍ جِيرَانُهُ" یعنی عالم کی بے قدری کرنے میں اس سے آگے اس کے گھر اور آس پاس والے ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ

---

❶ صحیح

❷ منقطع۔ ضعیف کلیب بن شہاب کی کوئی روایت ابن عباس سے متصل نہیں۔

❸ صحیح دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ جبکہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

کو ان کی والدہ مجبور کر کے کسی عالم کے پاس مسئلہ دریافت کرنے لے جاتی ہیں تو وہ امام صاحب کے سامنے پہنچتا ہے تو آپ اسے کہتے ہیں کہ میری والدہ آپ کے جواب سے ہی مطمئن ہوں گی لہٰذا وہ عالم جواب دے دیتا ہے۔

[51]..... بَابُ مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ
علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان

617۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي مَسْلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❶

ابونضرۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: "حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو تازہ کرتی ہے۔"

فوائد:..... جس طرح فطری بات کرتا ہے تو بات سے بات نکلتا ہے اسی طرح جب اہل حدیث احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں تو حدیث سے حدیث یاد آتی جاتی ہے۔ اور سابقہ پڑھی ہوئی حدیثیں مذاکرے سے تازہ ہو جاتی ہیں۔

618۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: "حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث، دوسری حدیث تازہ کرتی ہے۔"

619۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❸

ابونضرۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: "حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔"

620۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ......

---

❶ صحیح: آئندہ اثر دیکھئے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 8/733 (6184) والرامهرمزي في المحدث الفاصل (723) والخطيب في الجامع (1682)

❸ صحیح: سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. ❶

ابونضرہ، ابوسعید سے نقل کرتے ہیں اور اس میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

621- وأبي عتبة ....

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. ❷

اور جریری بھی بواسطہ ابونضرۃ ابوسعید سے یہی نقل کرتے ہیں۔

622- أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَحْيَى عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِيهِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا ❸

ابوسلمہ ابونضرۃ کے طریق سے ابوسعید سے یہی قول روایت کرتے ہیں اس میں اُس سے زیادہ کلام ہے۔"

623- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ......

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ اذْهَبْ بِنَا نُجَالِسِ النَّاسَ. ❹

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: "ہمیں بھی ساتھ لے چلو ہم لوگوں میں بیٹھیں۔"

624- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ لَا يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسِ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدِّثْ أَمْسِ وَلْتُحَدِّثِ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا. ❺

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: "اس حدیث میں گفتگو کرو کہیں یہ تمہیں بھول نہ جائے یہ قرآن کی طرح اکٹھی محفوظ نہیں کی گئی۔ اگر تم اس حدیث کے ساتھ مذاکرہ نہ کرو گے تو یہ تمہارے دلوں سے نکل جائے گی اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے کل حدیث بیان کی تھی آج نہ کروں گا بلکہ گذشتہ کل بیان کرو اور آج بیان کرو اور آئندہ کل بھی بیان کرو۔"

---

❶ صحیح سابقہ کی طرح ہے۔

❷ صحیح أخرجه الخطيب في الجامع (1583)

❸ صحیح گذشتہ اثر (617) ملاحظہ کیجئے۔

❹ حسن درگی نقل کیا۔

❺ ضعیف حفص، سعید سے روایت کرنے میں ثقہ نہیں۔ أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (729)

فوائد:...... حدیث کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑ دینے کی بجائے اس کو مسلسل دوہرایا جائے کوئی بھی علم اس کو یاد رکھنے کا یہی طریقہ ہے ورنہ آہستہ آہستہ ذہن سے محو ہوتا چلا جاتا ہے۔

625۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ ....

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رُدُّوا الْحَدِيثَ وَاسْتَذْكِرُوهُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ تَذْكُرُوهُ ذَهَبَ وَلَا يَقُولَنَّ رَجُلٌ لِحَدِيثٍ قَدْ حَدَّثَهُ قَدْ حَدَّثْتُهُ مَرَّةً فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ سَمِعَهُ يَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَسْمَعُ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ. ❶

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ''حدیث کو دہرایا کرو اور اسے یاد کیا کرو، کیونکہ اگر تم اسے یاد نہ کرو گے تو وہ بھول جائے گی اور کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ میں نے اس حدیث کو ایک بار بیان کر چکا ہوں کیونکہ جس نے سنی ہوگی اس کو وہ اور زیادہ معلوم ہو جائے گی اور جس نے نہ سنی ہوگی وہ اسے سن لے گا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا حدیث کا تکرار یاد والے کے لیے پختگی ہے کہ جاہل کے لیے علم باعث ہوگا۔

626۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ تَذَاكَرُوا فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ. ❷

یزید بن ابو زیاد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابولیلی نے کہا ''تم حدیث میں گفتگو کرتے رہو کیونکہ حدیث کو زندہ رکھنا اس میں گفتگو کرنا ہے۔''

627۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ. ❸

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا ''حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ اس میں گفتگو کرنا اس کی زندگی ہے۔''

628۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ

عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الْأَعْرَابَ. ❹

زیاد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب دیہاتی لوگوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔

❶ سندہ ضعیف مندل بن علی ضعیف ہے۔ ❷ ضعیف المعجمات ، دار مرسل، ابو معمر مرتب (727)

❸ صحیح أخرجه الخطیب فی الجامع (1586) وابن ابی شیبہ (6185) ❹ صحیح التخریج لمختصر (1688)

629۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ...

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكُتَّابِ يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذَلِكَ. ❶

اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کر کے ان کے پاس حدیث بیان کرتے تھے وہ اس طرح حدیث یاد کرتے تھے۔

فوائد:...... کیا بہترین طریقہ ہے کوئی آدمی میسر نہ ہو تو بچوں کو جمع کر کے ان سے احادیث کا دور کرنا چنداں مشکل نہیں۔

630۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ...

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الشَّقَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدِّثْ حَدِيثَكَ مَنْ يَشْتَهِيهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَؤُهُ. ❷

ابوعبداللہ شقری بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''اپنی حدیث بیان کرتے رہو کوئی اس کی خواہش کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایک کتاب کی طرح ہو جائے گی جسے تم پڑھ رہے ہو۔''

فوائد:...... وعظ وتدریس میں یہ فرق ہے کہ وعظ اگر لوگوں کو اس میں دلچسپی ہو تو کرو۔ انہیں اکتاہٹ میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے پیچھے گزر چکا۔ البتہ تدریس کے بارے سلف، ابراہیم رحمہ اللہ کی یہی رائے ہے کہ حدیث بلا اکتاہٹ کا خیال رکھے بیان کی جا سکتی کیونکہ سامع اس سے مستفید ہو یا نہ ہو البتہ استاذ کو یہ چیز از بر تو کروا دے گی۔

631۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ......

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا فَتَذَاكَرُوهُ بَيْنَكُمْ. ❸

حجاج عطاء سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب تم ہم سے کوئی حدیث سنو تو اس پر آپس میں گفتگو کیا کرو۔''

632۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ...

أَخْبَرَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ

یونس کہتے ہیں ہم حسن کے پاس جاتے تھے اور جب ہم

---

❶ صحیح المقطوع ... (12/7) ... الجامع ... (780)

❷ صحیح ... (656) ... (7348، 6188)

❸ ضعیف ... (453) ... (720)

فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا. ❶ ان کے پاس سے آتے تھے تو آپس میں گفتگو کرتے تھے۔

633۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُنَيْنِ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيثًا فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''جب تم میں سے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو اسے تین بار دہرانا چاہئے۔''

فوائد:...... سنی ہوئی بات جب تک زبان سے ادا نہ کی جائے اس کا نقش ذہن پر زیادہ گہرا نہیں ہوتا اور وہ جلد مٹ جاتا ہے۔لہٰذا علمی بات کم از کم دو تین دفعہ زبان یا قلم سے نکال لی جائے تو وہ زیادہ دیر تک یاد رہتی ہے۔

634۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ..........

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي كَانَ قَدْ مَاتَ. ❸

عبداللہ بن شداد نے کہا: ''اللہ آپ رحم کرے، کتنی حدیثیں جو بھول چکیں تھیں آپ نے انہیں میرے سینے میں زندہ کیا۔''

635۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ..........

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ وَابْنُ شُبْرُمَةَ وَالْقَعْقَاعُ بْنُ يَزِيدَ وَمُغِيرَةُ إِذَا صَلَّوُا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ جَلَسُوا فِي الْفِقْهِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَذَانُ الصُّبْحِ. ❹

محمد بن فضیل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حارث بن یزید عکلی اور ابن شبرمہ اور قعقاع بن یزید اور مغیرہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو فقہ کے لئے بیٹھتے، انہیں صبح کی اذان کے علاوہ کوئی چیز جدا نہ کرتی۔

فوائد:...... سبحان اللہ سلف کس قدر علم کے شائق وشیداء تھے کہ علم کے لیے سونا بھول جاتے ان کی

❶ صحیح دارمی منفرد ہیں۔
❷ صحیح الجامع الخطیب (640)
❸ ضعیف یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے، الجامع لخطیب (472) العلم لأبی خیثمہ (73)
❹ صحیح العلم لأبی خیثمہ (108) والمعرفہ للفسوی (2/614)

یہ شقیتیں سختیں اس دین کی بیماری کا سبب ہیں۔ (رحمہم اللہ)

636۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكًا ذَكَرَ عَنْ لَيْثٍ.........

عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالَ عَنْ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ لَا بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ. ❶

عطاء اور طاؤس اور مجاہد ان تینوں میں سے دو اصحاب سے لیث یوں بیان کرتے ہیں: "علمی باتوں پر رات بھر گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

فوائد:...... عشاء کے بعد آپ ﷺ نے باتیں کرنے سے منع کیا۔ (ترمذی) لیکن ترمذی میں ہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کے بعد مسلمانوں کے امور کے بارے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ لہٰذا اکثر علماء نے اسی بنا پر علمی و اصلاحی مجالس کے برپا کرنے کو عشاء کے بعد جائز رکھا ہے۔ جیسا کہ پچھلی حدیث میں سلف کا فعل بھی ذکر کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب باندھ کر اس مسئلہ کا جواز صحیح حدیث سے پیش فرمایا ہے۔ نیز آئندہ آثار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

637۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ.........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ. ❷

لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: "رات بھر علمی گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

638۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ.........

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "ایک گھڑی علم پڑھنا، پڑھانا رات بھر جاگنے (قیام کرنے) سے بہتر ہے۔"

639۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ.........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا فَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ.

عطاء سے مروی ہے انہوں نے کہا: "ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور جب وہاں سے واپس آتے تھے تو آپس میں (علمی) گفتگو کرتے، اور زبیر کو ان کی حدیثیں سب سے زیادہ یاد ہوتیں۔"

❶ ضعیف آئندہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔
❷ ضعیف، علم لابی خیثمہ (101)
❸ ضعیف ابن جریج نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں پایا۔ أخرجه معمر في جامعه الملحق بمصنف عبد الرزاق (20469)

640۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيثًا وَهُوَ جَالِسٌ مُتَوَضِّئًا قَالَ فَمَا زَالَ ذَلِكَ مَجْلِسَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ مَرْوَانُ جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيثَ.

مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے یہ کہتے ہوئے سنا: "ابن شہاب نے ایک رات عشاء کے بعد ایک حدیث کا ذکر کیا اور وہ وضو کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔" وہ کہتے ہیں: "ان کی مجلس ایسے ہی رہی حتی کہ صبح ہو گئی۔" مروان کہتے ہیں: "کہ وہ مسلسل حدیث کا ذکر کرتے رہے۔"

641۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: "جب میں عبید اللہ بن عبداللہ سے کوئی سوال کرتا تو گویا کہ اس سوال کی وجہ سے میں نے دریا بہا دیا۔"

فوائد:...... اس میں ان کی علمی لیاقت کا بیان ہے کہ ایک سوال کے جواب میں علم کے دریا بہا دیتے۔

642۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ وَأَصْحَابُهُ يَتَجَالَسُونَ بِاللَّيْلِ وَيَذْكُرُونَ الْفِقْهَ.

عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حارث عکلی اور اس کے ساتھی رات کو بیٹھتے اور علمی گفتگو کرتے۔

643۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ......

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ.

ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اس حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ اس پر گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔"

644۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ حِينَ قَدِمُوا عَلَيْهِ هَلْ تَجَالَسُونَ قَالُوا لَيْسَ نَتْرُكُ ذَلِكَ قَالَ فَهَلْ تَزَاوَرُونَ

عون بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب ان کے ساتھی آئے۔ تو انہوں نے کہا: "کیا تم جمع ہو کر بیٹھتے ہو؟" انہوں نے کہا: "ہم اسے نہیں چھوڑتے۔" عبداللہ

قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنَّا لَيَفْقِدُ أَخَاهُ فَيَمْشِي فِي طَلَبِهِ إِلَى أَقْصَى الْكُوفَةِ حَتّٰى يَلْقَاهُ. قَالَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ. ❶

نے کہا: ''کیا تم ایک دوسرے سے ملاقات بھی کرتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں، اے عبدالرحمن! ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو نہیں پاتا تو وہ اس کی تلاش میں کوفہ کے آخر تک جاتا ہے حتی کہ اس سے ملاقات کرے۔'' عبداللہ نے کہا: ''جب تک تم یہ کام کرتے رہو گے ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے۔''

645۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ...

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرْكُ الْمُذَاكَرَةِ. ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''علم کی آفت بھول جانا ہے اور گفتگو چھوڑ دینا ہے۔''

فوائد:...... کسی بھی چیز پر آنے والی آفت اس کی بربادی کا سبب ہوتی ہے۔ اسی طرح علم کے لیے بھول جانا ایک آفت جو کہ اس کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ اکثر سلف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ لہذا یاد رکھنے کا بہترین طریقہ جس میں علماء کا بیٹھ کر تکرار کرنا ہے۔

646۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا أَبُو عُمَيْسٍ ...

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ آفَةُ الْحَدِيثِ النِّسْيَانُ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''حدیث کی آفت اسے بھول جانا ہے۔''

647۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ ...

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةً وَآفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. ❹

حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''ہر چیز کی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھولنا ہے۔''

648۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ...

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اعمش بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ منقطع ضعیف۔ أخرجه الطبراني في الكبير: 9/276(8973)

❷ صحیح۔ اوزاعی اسے زہری سے بیان کرتے ہیں۔ أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق ۷۲/ ... (235)

❸ منقطع ضعیف۔ مصنف ابن ابی شیبہ: 8/734(6197)، بہرحال یہ اثر صحیح ہے چونکہ آئندہ اثر اس کا شاہد ہے۔

❹ صحیح۔ سابقہ حوالہ دیکھئے۔

آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ. ❶ ”علم کی آفت اسے بھول جانا ہے اور اسے ضائع کرنا یہ ہے کہ اسے نااہل کے پاس بیان کیا جائے۔“

649۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ ......

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ غَائِلَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. ❷ حسن سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”علم کی مصیبت یہ ہے کہ اسے بھلا دیا جائے۔“

650۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ ......

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ وَتَزَاوَرُوا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا يَدْرُسْ. ❸ ابن بریدہ کہتے ہیں کہ علی نے فرمایا: ”اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو۔ کیونکہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو وہ (علم) مٹا دیا جائے گا۔“

651۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ....

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ الزُّهْرِيُّ كُنْتُ أَحْسَبُ بِأَنِّي أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ فَجَالَسْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ فَكَأَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ. ❹ سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”میں گمان کرتا تھا کہ میں نے علم حاصل کر لیا ہے میں عبیداللہ کے پاس بیٹھا تو گویا میں گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی پر ہوں۔“

فوائد:...... اپنے تئیں جاہلوں میں بندہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ بیٹھتا ہے۔ لیکن حقیقی علمیت کا اندازہ باہم علماء کے ساتھ مل بیٹھنے سے مسائل میں غور وخوض سے ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض چیزیں بذاتِ خود بڑی کامل ومزین ہوتی ہیں لیکن بوقت تقابل ان کی اصلیت معلوم ہوتی ہے۔

[52]... بَابُ اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ

علماء کا اختلاف ہونا

652 أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ......

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حمید کہتے ہیں کہ میں نے عمر رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالعزیز سے کہا:

❶ صحیح بطور اعمش کے قول کے۔ المحدث الفاصل للرامهرمزی (793) الجامع لابن عبدالبر (790)

❷ صحیح الجامع لابن عبدالبر (689)

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبه 8/733، (6185) الجامع لخطیب (388,387)

❹ صحیح التاریخ لابی زرعه (1395)

لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا قَالَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْآفَاقِ وَإِلَى الْأَمْصَارِ لِيَقْضِ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ. ❶

''اگر آپ لوگوں کو ایک ہی چیز پر جمع کر دیتے (تو بہتر ہوتا)۔'' انہوں نے کہا: ''مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ اختلاف نہ کریں؟'' حمید کہتے ہیں: ''پھر انہوں نے تمام مقامات یا تمام شہروں کی طرف لکھا۔ کہ ہر قوم اس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے علماء متفق ہوں۔''

فوائد:...... اس سے کئی ایک باتیں معلوم ہوئیں: (۱) تابعین وتبع تابعین کے شہری دور میں ابھی تک تقلید کے جراثیم سرایت نہیں کیے تھے لوگ مختلف فقہا میں سے جس کی بات قرآن وحدیث کے زیادہ قریب ہوتی اسے لے لیتے۔ (۲) علماء کا دلیل کی بنا پر آپس میں اختلاف نہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے معیوب سمجھا نہ اس کو ختم کرنے کی کاوش کی۔ بلکہ یہ کہا کہ مجھے ان اختلاف نہ کرنا پسند نہیں یعنی ہر مجتہد کو اپنی رائے کے اظہار اور اس پر عمل کا پورا پورا اختیار ہے۔ (۳) بہر حال اپنے گورنروں کی جانب یہی پیغام بھیجا کہ جمہور کی رائے کا احترام کیا جائے کیونکہ عموماً جمہور کا طریق ہی ہدایت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

653۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ..........

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَخْتَلِفُوا فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى شَيْءٍ فَتَرَكَهُ رَجُلٌ تَرَكَ السُّنَّةَ وَلَوِ اخْتَلَفُوا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِقَوْلِ أَحَدٍ أَخَذَ بِالسُّنَّةِ. ❷

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ''کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ اختلاف نہ کریں کیونکہ اگر وہ ایک بات پر متفق ہو جائیں اور ایک آدمی اسے چھوڑ دے تو اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔ اور اگر وہ اختلاف کریں اور کوئی آدمی کسی ایک کے قول کو اختیار کر لے تو اس نے سنت کو اختیار کر لیا۔''

فوائد:...... حقیقت یہی ہے کہ اجماع ایک شرعی ماخذ ہے جب بھی علماء ایک موقف پر جمع ہو جائیں اس کے بعد آنے والوں میں سے کسی کو اس کے خلاف کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اجماع کے ذریعے کسی حکم کے مستحکم ہو جانے کے بعد وہ سنت قرار پاتی ہے۔ اس کا انکار یا اس سے اختلاف ناجائز ٹھہرتا ہے۔

654۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ..........

❶ صحيح القطف والمستفهم(745)

❷ ضعيف۔ المسعودی ضعیف ہے۔

فوائد:...... روایت لینے کا جس طرح ایک طریقہ حدیث کا استاذ سے سننا ہے اسی طرح محدثین نے اس کے سات مزید طریقے بیان کیے جاتے ہیں جس میں ایک عرض یعنی شاگرد استاذ پر حدیث کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ احادیث شیخ کی ذاتی ہوں کسی دوسرے شیخ سے سنی ہوئی نہ ہوں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ شیخ کے سننے سے متعلقہ محفوظ ہو جائیں اور وہ محفوظ ہو جائیں عرض کا درجہ سماع کے بعد آتا ہے۔

657۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ. ❶

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: ”کیا تم نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا جو تیر لیے ہوئے مسجد سے گذرا ”اپنے تیروں کی نوک پکڑ رکھ“ انھوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد:...... اس میں بھی محل استشہاد یہی ہے کہ سفیان نے اپنے شیخ عمرو پر حدیث پیش کی۔

658۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ...

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ. ❷

سفیان کہتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے کہا ”کیا تو نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے؟“ اس نے کہا ”جی ہاں۔“

659۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ بِحَدِيثٍ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ أُحَدِّثُ بِهِ عَنْكَ قَالَ أَوَ لَيْسَ إِذَا كَتَبْتُ إِلَيْكَ

شعبہ کہتے ہیں کہ میرے پاس منصور نے ایک حدیث لکھی میں ان سے ملا اور کہا: ”کیا میں آپ کی طرف سے اسے نقل کروں؟“ انھوں نے کہا: ”کیا ایسا نہیں ہے کہ جب

---

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الصلاۃ (451) باب یأخذ بنصول النبل إذا مر فی المسجد، ومسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب أمر من مر بسلاح فی مسجد أو سوق (2614)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الصوم باب القبلة للصائم (1928) ومسلم کتاب الصیام باب بیان أن القبلة فی الصوم لیست محرمة (3569)

فَقَدْ حَدَّثْتُكَ. ❶ میں نے اس کو تمہارے پاس لکھ بھیج دیا تو گویا میں نے تم سے بیان کر دی؟"

فوائد:...... اس میں شاگرد کا استاذ پر پیش کرنا تو اس کا بیان کرنا نہیں البتہ یہ ہے کہ کوئی لکھ کر اگر حدیث دے تو یہ بھی اس کی جانب سے بیان کرنا ہوتا ہے۔

660. قَالَ وَسَأَلْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

شعبہ کہتے ہیں: "میں نے ایوب سختیانی سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔"

661. أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ......

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ كِتَابًا فَقُلْتُ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ وَمَنْ حَدَّثَكَ بِهِ غَيْرِي. ❶

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: میں نے ان کے سامنے ایک کتاب پیش کی۔ میں نے کہا: "کیا اس کو آپ کی طرف سے نقل کروں؟" انہوں نے کہا: "میرے علاوہ اور کس نے تیرے پاس اسے بیان کیا ہے؟"

فوائد:...... یعنی استاذ کو کتاب دکھا کر پوچھا کہ یہ آپ کے جانب سے بیان کروں تو انہوں نے پوچھ کہ میرے علاوہ یہ تمہیں کس نے بیان کی ہے یعنی اس کا بیان کرنے والا میں ہی ہوں میری لکھوائی کتاب ہی ہے لہٰذا مجھ سے بیان کر لو۔

662. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ مَدَنِيٌّ الْمُزَنِيِّينَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَ تَحْدِيثُ سَوَاءٌ. ❸

عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ کتاب پیش کرنا اور حدیث پیش کرنا برابر ہے۔

فوائد:...... یعنی حدیث چاہے استاذ کے سامنے پڑھ کر پیش کی جائے یا لکھ کر کوئی فرق نہیں دونوں طرح درست ہے۔

663. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ

---

❶ سندہ صحیح۔ دونوں ایک ہی قصہ ہیں۔ [illegible] 2/ 825_826، الخطیب فی الکفایہ ص 343 (344)

❷ [illegible] 2/ 827، الکفایہ للخطیب (ص 256)

❸ ضعیف [illegible] 468، الکفایہ للخطیب (ص 264)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثِ سَوَاءٌ. ❶

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ قرآن اور حدیث پیش کرنا برابر ہے۔

664۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ....

كَانَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ يَرَى عَرْضَ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثِ سَوَاءً وَكَانَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ يَرَى ذَلِكَ. ❷

زید بن اسلم کتاب اور حدیث کو بیان کرنا برابر سمجھتے تھے۔ اور ابن ابوذئب بھی اس کے بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

665۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ..........

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعَرْضَ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً. ❸

مالک بن انس حدیث اور کتاب کے پیش کرنے کو برابر سمجھتے تھے۔

[54].... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے

666۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ..........

كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ يَقُومُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَدَّثْتُهُ عَنْ سُمَيْعٍ الزَّيَّاتِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ فَأَخَذَ بِهِ. ❹

ابراہیم کہتے تھے ایک مقتدی امام کے بائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے تو میں نے اسے بیان کیا کہ سمیع الزیات نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا تھا۔" تو اس نے اسے اختیار کیا۔

668۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ..........

---

❶ ضعيف المعرفة للفسوی 826/2

❷ ضعیف دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❸ صحيح الكفاية للخطيب (ص 270)

❹ صحيح أخرجه البخاری كتاب الأذان باب وضوء الصبيان (859) ومسلم كتاب صلاة المسافرين باب الدعاء في الصلاة الليل وقيامه (723)

فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. ❶

شروع ہوگی جس دن وہ فوت ہوا۔" اور میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا تو انھوں نے کہا: "اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔" میں نے ابو قلابہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: "اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔" میں نے محمد بن سیرین سے کہا تو انھوں نے کہا: "اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔" حماد کہتے ہیں کہ مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: "اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوئے۔ اور میں نے عکرمہ سے سنا، وہ کہتے تھے: "اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔" انھوں نے کہا کہ جابر بن زید نے کہا: اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کہتے ہیں کہ جس دن وہ فوت ہوا، اسی دن شروع ہوگی۔ حماد کہتے ہیں: میں نے لیث سے سنا وہ حکم سے بیان کر رہے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انھوں نے کہا کہ علی کہتے ہیں کہ جس دن اس کے پاس خبر پہنچی اس دن شروع ہوگی۔ عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا: "میں کہتا ہوں، جس دن وہ فوت ہوا۔"

فوائد:...... ایوب رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ کے مطابق جیسا سنا ویسا فتویٰ دے دیا لیکن طلق کے ملنے پر مخالف رائے کا پتہ چلا تو ان کا دھیان اس جانب گیا اور ان کی سوچ میں وسعت پیدا ہوگئی لہٰذا تکمیل الرشاد کے حصول کے لیے کثیر شیوخ سے استفادہ ضروری ہے۔

[55]... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ

جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے

671۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ......

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 5/196، 198، سنن سعید بن منصور، 10/249 (19005)

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي الْمُشَرَّكَةِ فَلَمْ يُشَرِّكْ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَشَرَّكَ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ تِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا وَهَذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا. ❶

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حکم بن مسعود نے کہا: ''ہم عمر کے پاس مشرکہ میں آئے تو انہوں نے شریک نہیں کیا۔ پھر ہم ان کے پاس دوسرے سال گئے تو انہوں نے شریک کر دیا۔ ہم نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ''وہ فیصلہ اس حکم کی بنا پر تھا جو ہم نے پہلے کیا۔ اور یہ اس حکم کی بنا پر ہے جو ہم نے اب کیا۔''

فوائد:...... کسی نئی بات کے ظہور کے سبب اگر فتویٰ بدلنا پڑے تو انا کا مسئلہ بنائے بغیر اس کو بدل لینا چاہیے اس میں کوئی حرج نہیں ۔ بلکہ یہ خداخوف علماء کا شیوہ رہا ہے کہ وہ حقیقت بدلنے کی بجائے اپنا موقف بدلیا کرتے تھے۔

[56]..... بَابٌ فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ
علم کی تعظیم کرنے کا بیان

672۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ..........

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَسْوَدُ قَالَ قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا مَضَى يَضَنُّونَ بِعِلْمِهِمْ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَيَرْغَبُ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَيَبْذُلُونَ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْيَوْمَ بَذَلُوا عِلْمَهُمْ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فَزَهِدَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَضَنُّوا عَلَيْهِمْ بِدُنْيَاهُمْ. ❷

حجاج اسود بیان کرتے ہیں کہ ابن منبہ نے کہا: ''پہلے علم والے جو گذر چکے ہیں اپنے علم سے دنیا والوں پر کنجوسی کرتے تھے۔ تو دنیا والے ان کے علم میں رغبت کرتے تھے اور ان پر اپنی دنیا خرچ کرتے تھے۔ اور آج کل اہل علم نے دنیا والوں کے لئے اپنے علم کو عام کر دیا ہے اور دنیا والے ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے علم والوں پر اپنی دنیا سے کنجوسی کی۔''

فوائد:...... علم کی بات راغب لوگوں کو ہی سنانی بتانی چاہیے جو کہ اس کے اہل ہوں اس سے علم کی قدر ہوتی ہے اور علماء کی بھی جب کہ جاہلوں کے سامنے علم کے موتی بکھیرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے۔ امام اعمش کا قول بھی گزر چکا ہے کہ علم کا ضیاع غیر اہل لوگوں میں اس کا بیان کرنا ہے۔

---

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 11/255 (11144) مصنف عبدالرزاق 10/249 (19005)
❷ منقطع ضعیف حجاج اسود نے وہب کو نہیں پایا۔

673- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْكُمَيْتِ .... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُوسَى قَالَ مَرَّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا أَيَّامًا فَقَالَ هَلْ بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ أَدْرَكَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا هَذَا الْجَفَاءُ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَيُّ جَفَاءٍ رَأَيْتَ مِنِّي. قَالَ أَتَانِي وُجُوهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَمْ تَأْتِنِي. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ مَا عَرَفْتَنِي قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَلَا أَنَا رَأَيْتُكَ. قَالَ فَالْتَفَتَ سُلَيْمَانُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ أَصَابَ الشَّيْخُ وَأَخْطَأْتُ. قَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ لِأَنَّكُمْ أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ وَعَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا فَكَرِهْتُمْ أَنْ تُنْقَلُوا مِنَ الْعُمْرَانِ إِلَى الْخَرَابِ. قَالَ أَصَبْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ فَكَيْفَ الْقُدُومُ غَدًا عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَمَّا الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ فَكَالْآبِقِ يَقْدَمُ عَلَى

علی بن وہب ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن موسیٰ نے کہا کہ سلیمان بن عبدالملک کا مدینہ سے گزر ہوا اور وہ مکہ جانا چاہتے تھے تو چند دن مدینہ ہی میں قیام کیا انہوں نے مدینہ والوں سے کہا: ''کیا مدینہ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو نبی ﷺ کے صحابہ سے ملا ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ابو حازم ہیں۔'' انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا، جب 'ابو حازم' سلیمان بن عبدالملک کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ''اے ابو حازم! یہ کیسی جفا ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''اے امیرالمؤمنین! آپ نے مجھ میں کونسی جفا دیکھی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''میرے پاس مدینہ کے تمام لوگ آئے ہیں اور آپ میرے پاس نہیں آئے۔'' انہوں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! میں آپ کے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ وہ بات کہیں جو نہ ہوئی ہو، آج سے پہلے نہ میں آپ کو پہچانتا تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا۔'' ضحاک بن موسیٰ کہتے ہیں کہ سلیمان نے محمد بن شہاب زہری کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''شیخ نے سچ کہا ہے اور تو نے غلطی کی ہے۔'' سلیمان نے کہا: ''اے ابو حازم! ہمیں کیا ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔'' ابو حازم نے کہا: ''اس لئے کہ تم نے آخرت کو اجاڑ دیا اور دنیا کو آباد کیا اور اب آبادی سے اجاڑ کی طرف منتقل ہونے کو برا سمجھتے ہو۔'' سلیمان نے کہا: ''اے ابو حازم! آپ نے سچ کہا اور کل کو اللہ کے پاس کیسے جانا ہوگا۔'' ابو حازم نے کہا: ''نیکی کرنے والا ایسے ہوگا جیسے غائب رہنے والا اپنے گھر والوں کے پاس

مَوْلَاهُ. فَبَكَى سُلَيْمَانُ وَقَالَ لَيْتَ
شِعْرِي مَا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ اعْرِضْ
عَمَلَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَأَيَّ
مَكَانٍ أَجِدُهُ قَالَ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ
فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ
أَبُو حَازِمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ
الْمُحْسِنِينَ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا
حَازِمٍ فَأَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَكْرَمُ قَالَ أُولُو
الْمُرُوءَةِ وَالنُّهَى. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ
الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ أَدَاءُ
الْفَرَائِضِ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ. قَالَ
سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ
دُعَاءُ الْمُحْسَنِ إِلَيْهِ لِلْمُحْسِنِ. قَالَ
فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ لِلسَّائِلِ
الْبَائِسِ وَجُهْدُ الْمُقِلِّ لَيْسَ فِيهَا مَنٌّ
وَلَا أَذًى. قَالَ فَأَيُّ الْقَوْلِ أَعْدَلُ قَالَ
قَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهُ أَوْ
تَرْجُوهُ. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ قَالَ
رَجُلٌ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَدَلَّ النَّاسَ
عَلَيْهَا. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَحْمَقُ قَالَ
رَجُلٌ انْحَطَّ فِي هَوَى أَخِيهِ وَهُوَ ظَالِمٌ
فَبَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. قَالَ لَهُ
سُلَيْمَانُ أَصَبْتَ فَمَا تَقُولُ فِيمَا نَحْنُ

جاتا ہے اور جو برائی کرنے والا ہے وہ بھاگے ہوئے غلام
کی طرح ہے جو اپنے آقا کے پاس جاتا ہے۔" سلیمان رو
دیئے اور انہوں نے کہا: "کاش میں سمجھتا کہ ہمارے لیے
اللہ کے پاس کیا ہے؟" ابوحازم نے کہا: "اپنے اعمال کو
اللہ کی کتاب پر پیش کرو۔" سلیمان نے کہا: "انہیں میں
کہاں پاؤں گا؟" ابوحازم نے کہا: "نیک لوگ نعمتوں
میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔"
(الانفطار: ۱۳، ۱۴) سلیمان نے کہا "اے ابوحازم! اللہ کی
رحمت کہاں ہوگی؟" ابوحازم نے کہا: "اللہ کی رحمت نیکی
کرنے والوں کے قریب ہے۔" سلیمان نے ان سے کہا:
"اے ابوحازم! اللہ کے بندوں میں سے زیادہ عزت والا
کون ہے؟" انہوں نے کہا: "صاحب مروت اور عقل
مند۔" سلیمان نے کہا: "کون سے اعمال زیادہ افضل
ہیں؟" ابوحازم نے کہا: "فرائض ادا کرنا حرام کردہ چیزوں
سے پرہیز کرنا۔" سلیمان نے کہا: "کونسی دعا زیادہ قبول
ہوتی ہے؟" ابوحازم نے کہا: "جس پر احسان کیا گیا ہو
اس کی دعا اپنے محسن کے لئے۔" سلیمان نے کہا: "کونسا
صدقہ افضل ہے؟" ابوحازم نے کہا: "مصیبت زدہ
سائل کو دینا اور جتلانا کرنے والے تنگ دست کی کمائی
کوشش، جس میں احسان اور تکلیف دینا نہ ہو۔" سلیمان
نے کہا: "کون سی بات زیادہ انصاف والی ہے؟" ابوحازم
نے کہا: "اس شخص کے پاس سچی بات کہنا جس سے تمہیں
خوف ہو یا جس سے تجھے کچھ امید ہو۔" سلیمان نے کہا:
"مومنین میں سے زیادہ عقلمند کون ہے؟" ابوحازم نے کہا

فِيهِ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوَ تُعْفِينِي. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ لَا وَلَكِنْ نَصِيحَةٌ تُلْقِيهَا إِلَيَّ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ آبَائَكَ قَهَرُوا النَّاسَ بِالسَّيْفِ وَأَخَذُوا هَذَا الْمُلْكَ عَنْوَةً عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا رِضَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً فَقَدْ ارْتَحَلُوا عَنْهَا فَلَوْ أُشْعِرْتَ مَا قَالُوا وَمَا قِيلَ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ كَذَبْتَ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْعُلَمَاءِ لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُونَهُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُصْلِحَ قَالَ تَدَعُونَ الصَّلَفَ وَتَمَسَّكُونَ بِالْمُرُوءَةِ وَتَقْسِمُونَ بِالسَّوِيَّةِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ كَيْفَ لَنَا بِالْمَأْخَذِ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَأْخُذُهُ مِنْ حِلِّهِ وَتَضَعُهُ فِي أَهْلِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا حَازِمٍ أَنْ تَصْحَبَنَا فَتُصِيبَ مِنَّا وَنُصِيبَ مِنْكَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ وَلِمَ ذَاكَ قَالَ أَخْشَى أَنْ أَرْكَنَ إِلَيْكُمْ شَيْئًا قَلِيلًا فَيُذِيقَنِي اللَّهُ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ قَالَ

''ایسا آدمی جو اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دے۔'' سلیمان نے کہا: ''کونسا مومن احمق ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''وہ آدمی جو اپنے ظالم بھائی کی خواہش میں گر گیا اور اپنی آخرت کو غیر کی دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالا۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''آپ نے سچ کہا۔ آپ ہمارے متعلق کیا کہتے ہیں؟'' ابو حازم نے کہا: ''اے امیر المومنین! مجھے معاف رکھئے۔'' سلیمان نے کہا: ''نہیں، مگر مجھے نصیحت کیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''اے امیر المومنین! تمہارے باپ دادا نے لوگوں کو تلواروں سے مغلوب کر دیا اور اس ملک کو زبردستی مسلمانوں کے مشورے اور خوشی کے بغیر لے لیا۔ حتیٰ کہ ان میں سے بہت لوگ مارے گئے اور بڑی خونریزی کی وہ سے دنیا سے چلے گئے۔ کاش! آپ کو علم ہوتا کہ انہوں نے کیا کہا اور ان سے کیا کہا گیا۔'' پھر ان کی مجلس کے ایک آدمی نے ابو حازم سے کہا: ''اے ابو حازم! تم نے بری بات کہی۔'' ابو حازم نے کہا: ''تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ اللہ نے علماء سے وعدہ لیا ہے کہ علم کو لوگوں کے سامنے واضح کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''ہماری اصلاح کیسے ہو گی؟'' ابو حازم نے کہا: ''تم شیخی کو چھوڑ دو اور عاجزی کو تھام لو اور مال برابر تقسیم کرو۔'' سلیمان نے کہا: ''ہمارے لئے مال لینا کیسا ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''تم اسے جائز طریقے سے لو اور اس کے حقداروں میں صرف کرو۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''اے ابو حازم! آپ کو کیا ہے آپ ہمارے پاس رہیں آپ کو ہم سے فائدہ پہنچے

تُنْجِيَنِي مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ. قَالَ
سُلَيْمَانُ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيَّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ
فَمَا لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ غَيْرُهَا. قَالَ
فَادْعُ لِي قَالَ أَبُو حَازِمٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ
سُلَيْمَانُ وَلِيَّكَ فَيَسِّرْهُ لِخَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَإِنْ كَانَ عَدُوَّكَ فَخُذْ
بِنَاصِيَتِهِ إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى. قَالَ لَهُ
سُلَيْمَانُ قَطُّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَدْ أَوْجَزْتُ
وَأَكْثَرْتُ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِهِ وَإِنْ لَمْ
تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ فَمَا يَنْفَعُنِي أَنْ أَرْمِيَ عَنْ
قَوْسٍ لَيْسَ لَهَا وَتَرٌ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ
أَوْصِنِي قَالَ سَأُوصِيكَ وَأُوجِزُ عَظِّمْ
رَبَّكَ وَنَزِّهْهُ أَنْ يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ
أَوْ يَفْقِدَكَ حَيْثُ أَمَرَكَ فَلَمَّا خَرَجَ
مِنْ عِنْدِهِ بَعَثَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ
إِلَيْهِ أَنْ أَنْفِقْهَا وَلَكَ عِنْدِي مِثْلُهَا
كَثِيرٌ. قَالَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ
يَكُونَ سُؤَالُكَ إِيَّايَ هَزْلًا أَوْ رَدِّي
عَلَيْكَ بَذْلًا وَمَا أَرْضَاهَا لَكَ
فَكَيْفَ أَرْضَاهَا لِنَفْسِي وَكَتَبَ إِلَيْهِ
إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ
مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهَا رِعَاءً يَسْقُونَ وَوَجَدَ
مِنْ دُونِهِمْ جَارِيَتَيْنِ تَذُودَانِ فَسَأَلَهُمَا

اور ہمیں آپ سے فائدہ پہنچے۔'' انہوں نے کہا: ''میں اللہ
کی پناہ مانگتا ہوں۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''کیوں؟''
انہوں نے کہا: ''میں تمہاری طرف تھوڑا سا جھک جاؤں گا
تو اللہ دنیا اور آخرت کا دوگنا عذاب مجھے چکھائے گا۔''
سلیمان نے ان سے کہا: ''اپنی ضرورتوں کو ہمارے پاس
پیش کیجئے۔'' ابوحازم نے ان سے کہا: ''تو مجھے آگ سے
نجات دلا کر جنت میں داخل کرے گا؟'' سلیمان نے کہا:
''مجھے اس پر اختیار نہیں ہے۔'' ابوحازم نے کہا: ''اس کے
علاوہ میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' سلیمان نے کہا:
''میرے لئے دعا کیجئے۔'' ابوحازم نے کہا: ''اے اللہ!
اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو دنیا اور آخرت کی تمام
بھلائیاں اس کے لئے آسان کر دے اور اگر یہ تیرا دشمن
ہے تو اسے پیشانی سے پکڑ کر ایسی چیز کی طرف راغب کر
جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہے۔'' سلیمان نے
ان سے کہا: ''بس کیجئے۔'' ابوحازم نے کہا: ''اگر تو
اس کا اہل ہے تو میں نے مختصر مگر جامع دعا کی ہے اگر تو
اس کا اہل نہیں ہے تو مجھے یہ بات کیا فائدہ دے گی کہ میں
ایسی کمان سے تیر چلاؤں جس میں تانت نہیں ہے۔''
سلیمان نے ان سے کہا: ''مجھے نصیحت کیجئے۔'' ابوحازم نے
کہا: ''میں آپ کو نصیحت کروں گا اور مختصر کروں گا، اپنے
رب کی عظمت بیان کرو اور اسے اس بات سے پاک رکھو
کہ وہ تمہیں وہاں دیکھے جہاں سے اس نے منع کیا ہے یا
اس جگہ نہ پائے جہاں جانے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔''
اور جب سلیمان اس کے پاس سے باہر گیا۔ تو ابوحازم کی

فَقَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ
وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى
إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ
إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ
جَائِعًا خَائِفًا لَا يَأْمَنُ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَلَمْ
يَسْأَلِ النَّاسَ فَلَمْ يَفْطُنِ الرِّعَاءُ
وَفَطِنَتِ الْجَارِيَتَانِ فَلَمَّا رَجَعَتَا إِلَى
أَبِيهِمَا أَخْبَرَتَاهُ بِالْقِصَّةِ وَبِقَوْلِهِ فَقَالَ
أَبُوهُمَا وَهُوَ شُعَيْبٌ هَذَا رَجُلٌ جَائِعٌ
فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا اذْهَبِي فَادْعِيهِ فَلَمَّا
أَتَتْهُ عَظَّمَتْهُ وَغَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ إِنَّ
أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا
سَقَيْتَ لَنَا فَشَقَّ عَلَى مُوسَى حِينَ
ذَكَرَتْ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا وَلَمْ يَجِدْ
بُدًّا مِنْ أَنْ يَتْبَعَهَا إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ
جَائِعًا مُسْتَوْحِشًا فَلَمَّا تَبِعَهَا هَبَّتِ
الرِّيحُ فَجَعَلَتْ تَصْفِقُ ثِيَابَهَا عَلَى
ظَهْرِهَا فَتَصِفُ لَهُ عَجِيزَتَهَا وَكَانَتْ
ذَاتَ عَجُزٍ وَجَعَلَ مُوسَى يُعْرِضُ مَرَّةً
وَيَغُضُّ أُخْرَى فَلَمَّا عِيلَ صَبْرُهُ نَادَاهَا
يَا أَمَةَ اللَّهِ كُونِي خَلْفِي وَأَرِينِي
السَّمْتَ بِقَوْلِكِ ذَا. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى
شُعَيْبٍ إِذْ هُوَ بِالْعَشَاءِ مُهَيَّأٌ فَقَالَ لَهُ
شُعَيْبٌ اجْلِسْ يَا شَابُّ فَتَعَشَّ. فَقَالَ

طرف سو دینار بھیجے اور لکھا: ''ان کو خرچ کرو آپ کے لئے
میرے پاس اس کی مثل بہت زیادہ ہیں۔'' راوی کہتا ہے
کہ ابو حازم نے واپس کر دیا اور اسے لکھا: ''اے امیر
المومنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ مجھ
سے کوئی فضول سوال کریں۔ یا آپ اور تیری بخشش کو تجھ پر
واپس کردوں اور میں انہیں آپ کے لئے بھی پسند نہیں کرتا
اپنے لئے کیسے پسند کروں گا اور اس کی طرف یہ لکھا: ''موسیٰ
بن عمران جب مدین میں پانی کے پاس پہنچے تو وہاں
چرواہوں کو پایا۔ جو پانی پلا رہے تھے۔ اور ان کے علاوہ دو
لڑکیوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں۔
موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ''ہم
چرواہوں کے لوٹ جانے کے بعد پلائیں گی کیونکہ ہمارا
باپ بہت بوڑھا ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پانی پلایا پھر
سائے کی طرف چلے۔ اور کہا: ''اے میرے رب! میں اس
بھلائی کا محتاج ہوں۔ جو تو نے میرے پاس اتاری۔'' اور
یہ بات اس وجہ سے کہی کہ وہ بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ اور
کہیں امن نہ پایا تو اپنے رب سے سوال کیا۔ اور لوگوں
سے سوال نہ کیا۔ اور چرواہے نہ سمجھ سکے اور دونوں لڑکیاں
سمجھ گئیں۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئیں تو
انہوں نے اس قصے کی اور موسیٰ کی بات کی خبر دی۔ تو ان
کے باپ نے کہا اور وہ شعیب تھے: ''کہ وہ آدمی بھوکا
ہے۔'' ان دونوں میں سے ایک سے کہا کہ اسے بلا لاؤ۔
جب وہ موسیٰ کے پاس گئی تو اس کی عزت کی اور اپنے
چہرے کو چھپایا۔ اور کہنے لگی: ''میرا باپ تجھے بلا رہا ہے

لَهُ مُوسَى أَعُوذُ بِاللَّهِ فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لِمَ أَمَا أَنْتَ جَائِعٌ. قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا عِوَضًا لِمَا سَقَيْتُ لَهُمَا وَإِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا نَبِيعُ شَيْئًا مِنْ دِينِنَا بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لَا يَا شَابُّ وَلَكِنَّهَا عَادَتِي وَعَادَةُ آبَائِي نَقْرِي الضَّيْفَ وَنُطْعِمُ الطَّعَامَ فَجَلَسَ مُوسَى فَأَكَلَ. فَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْمِائَةُ دِينَارٍ عِوَضًا لِمَا حَدَّثْتُ فَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ فِي حَالِ الِاضْطِرَارِ أَحَلُّ مِنْ هَذِهِ وَإِنْ كَانَ لِحَقٍّ لِي فِي بَيْتِ الْمَالِ فَلِي فِيهَا نُظَرَاءُ فَإِنْ سَاوَيْتَ بَيْنَنَا وَإِلَّا فَلَيْسَ لِي فِيهَا حَاجَةٌ. ❶

تاکہ تجھے اس کی مزدوری دے جو تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔'' جس وقت اس نے اپنے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری کا ذکر کیا تو یہ بات موسیٰ علیہ السلام پر مشکل گزری۔ اور انہوں نے اس بات کے علاوہ کوئی چارہ نہ سمجھا کہ اس کے پیچھے چلیں کیونکہ وہ ان پہاڑوں کے درمیان بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ جب وہ اس کے پیچھے چلنے لگے تو ہوا تیز چلنے لگی اور اس لڑکی کے کپڑوں کو اس کی پشت سے اڑانے لگی۔ تو موسیٰ کو اس کا پچھلا حصہ نظر آنے لگا۔ اور وہ بڑے سرینوں والی تھی۔ اور موسیٰ کبھی منہ پھیر لیتے اور کبھی آنکھیں بند کر لیتے جب برداشت نہ ہوا تو اسے آواز دی: ''اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے ہو جا اور مجھے یہ کہہ کر راستہ دکھا کہ وہ (راستہ) ہے۔'' جب شعیب کے پاس گئے تو کھانا تیار تھا۔ شعیب نے ان سے کہا: ''اے نوجوان! بیٹھ جا اور کھانا کھالے۔'' موسیٰ نے ان سے کہا: ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' شعیب نے ان سے کہا: ''کیوں، کیا تم بھوکے نہیں ہو؟'' موسیٰ نے کہا: ''کیوں نہیں مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ یہ اس کے عوض میں نہ ہو جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ اور میں ایسے خاندان سے ہوں جو سونے سے بھری ہوئی زمین کے بدلہ میں بھی اپنے دین سے کچھ فروخت نہیں کرتے۔'' شعیب نے کہا: ''نہیں اے نوجوان! میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان کو دعوت دیتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔'' تو موسیٰ بیٹھ گئے اور بیٹھ کر کھانا کھایا۔'' اگر یہ سو دینار اس کے بدلہ میں ہیں جو میں نے بیان کیا ہے تو مجبوری کی حالت میں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اس سے زیادہ حلال ہے اور اگر یہ بیت المال سے ملا ہے تو میرے علاوہ اور بہت سے حقدار ہیں۔ اور آپ نے ہمارے درمیان تقسیم میں برابری کی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔''

---

❶ ضعف اس میں مسلسل مجہول راوی ہیں۔ الحلیۃ 3/ 234، 237

فوائد:...... حق کہنا اور ڈٹ جانا یہی علماء کی شان ہے کہ نہ تو مال کی لالچ اور نہ ہی سلطنت کا خوف کوئی بھی چیز ان کے انحراف کا باعث نہ بن سکی۔

674۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيِّ ....

أَخْبَرَنَا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ قَالَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ اعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَأَعْطِ فَضْلَ مَالِكَ وَاحْبِسِ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ يَنْفَعُكَ عِنْدَ رَبِّكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي عَلِمْتَ ثُمَّ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ قَاطِعٌ حُجَّتَكَ وَمَعْذِرَتَكَ عِنْدَ رَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي أُمِرْتَ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ لَيَشْغَلُكَ عَمَّا نُهِيتَ عَنْهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَكُونَنَّ قَوِيًّا فِي عَمَلِ غَيْرِكَ ضَعِيفًا فِي عَمَلِ نَفْسِكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا يَشْغَلَنَّكَ الَّذِي لِغَيْرِكَ عَنِ الَّذِي لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَزَاحِمْهُمْ وَاسْتَمِعْ مِنْهُمْ وَدَعْ مُنَازَعَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ عَظِّمِ الْعُلَمَاءَ لِعِلْمِهِمْ وَصَغِّرِ الْجُهَّالَ لِجَهْلِهِمْ وَلَا تُبَاعِدْهُمْ وَقَرِّبْهُمْ وَعَلِّمْهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تُحَدِّثْ بِحَدِيثٍ فِي مَجْلِسٍ حَتَّى تَفْهَمَهُ وَلَا تُجِبْ امْرَأً فِي قَوْلِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مَا قَالَ

زید عمی بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا: ''اے صاحب علم! اپنے علم پر عمل کر اور اپنے مال سے زائد حصہ لوگوں کو دے اور اپنی زائد بات کو روک لے۔ صرف وہ بات کہو جو تجھے تیرے رب کے نزدیک نفع دے۔ اے صاحب علم! جس بات کا تجھے علم ہوا پھر تو نے اس پر عمل نہ کیا تو جس وقت تو اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو یہ بات تیری حجت اور معذرت کو ختم کر دی گی۔ اے صاحب علم! اللہ کی عبادت جس کا تجھے حکم کیا گیا ہے وہ تجھے اس کی نا فرمانی سے روکے گی۔ جس سے تجھے منع کیا گیا ہے۔ اے صاحب علم! اپنے کام میں کمزور اور غیر کے کام میں مضبوط نہ ہو۔ اور اے صاحب علم! دوسروں کا کام تجھے اپنے کام سے نہ روکے۔ اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کر اور ان پر ہجوم رکھ اور ان کی باتیں سنو اور ان سے جھگڑا نہ کرو۔ اے صاحب علم! علماء کے علم کی وجہ سے ان کی تعظیم کر اور جاہلوں کو ان کی جہالت کی وجہ سے چھوٹا جان اور ان کو دور نہ کر بلکہ ان کو قریب کر اور ان کو علم پڑھا اے عالم! کسی مجلس میں کوئی بات نہ کر حتی کہ تو اسے سمجھ لے۔ تو کسی کی بات کا جواب نہ دے حتی کہ اس کو سمجھ لے جو اس نے تجھے بات کہی۔ اے صاحب علم! اللہ سے اور لوگوں سے دھوکا نہ کھا کیونکہ اللہ سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ اس کے حکم کو چھوڑ دیا جائے۔ اور لوگوں سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ ان کی

لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَغْتَرَّ بِاللَّهِ
وَلَا تَغْتَرَّ بِالنَّاسِ فَإِنَّ الْغِرَّةَ بِاللَّهِ تَرْكُ
أَمْرِهِ وَالْغِرَّةَ بِالنَّاسِ اتِّبَاعُ أَهْوَائِهِمْ
وَاحْذَرْ مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكَ مِنْ نَفْسِهِ
وَاحْذَرْ مِنَ النَّاسِ فِتْنَتَهُمْ يَا صَاحِبَ
الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَكْمُلُ ضَوْءُ النَّهَارِ إِلَّا
بِالشَّمْسِ كَذَلِكَ لَا تَكْمُلُ الْحِكْمَةُ
إِلَّا بِطَاعَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا
يَصْلُحُ الزَّرْعُ إِلَّا بِالْمَاءِ وَالتُّرَابِ
كَذَلِكَ لَا يَصْلُحُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعِلْمِ
وَالْعَمَلِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ كُلُّ مُسَافِرٍ
مُتَزَوِّدٌ وَسَيَجِدُ إِذَا احْتَاجَ إِلَى زَادِهِ مَا
تَزَوَّدَ وَكَذَلِكَ سَيَجِدُ كُلُّ عَامِلٍ إِذَا
احْتَاجَ إِلَى عَمَلِهِ فِي الْآخِرَةِ مَا عَمِلَ
فِي الدُّنْيَا يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ
أَنْ يَحُضَّكَ عَلَى عِبَادَتِهِ فَاعْلَمْ أَنَّهُ
إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ لَكَ كَرَامَتَكَ عَلَيْهِ
فَلَا تَحَوَّلَنَّ إِلَى غَيْرِهِ فَتَرْجِعَ مِنْ كَرَامَتِهِ
إِلَى هَوَانِهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِنْ
تَنْقُلِ الْحِجَارَةَ وَالْحَدِيدَ أَهْوَنُ
عَلَيْكَ مِنْ أَنْ تُحَدِّثَ مَنْ لَا يَعْقِلُ
حَدِيثَكَ وَمَثَلُ الَّذِي يُحَدِّثُ مَنْ لَا
يَعْقِلُ حَدِيثَهُ كَمَثَلِ الَّذِي يُنَادِي
الْمَيِّتَ وَيَضَعُ الْمَائِدَةَ لِأَهْلِ

خواہشات کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور اللہ کی طرف سے
اس چیز سے ڈر جس چیز سے اس نے تجھے ڈرایا ہے۔ اور
لوگوں کو اس کے فتنہ سے خبردار کرو۔ اے صاحب علم! دن
کی روشنی سورج کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اسی طرح علم اللہ
کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم!
کھیتی پانی اور مٹی کے بغیر درست نہیں ہوتی اسی طرح
ایمان، علم اور عمل کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ اے صاحب
علم! ہر مسافر زاد راہ لیتا ہے اور قریب ہے کہ جب اسے
زاد راہ کی ضرورت پڑے تو وہ چیز پائے جو اس نے زاد راہ
لی ہے اسی طرح ہر عمل کرنے والا جب اسے آخرت میں
عمل کی ضرورت پڑے گی تو دنیا میں جو کچھ اس نے عمل کیا
تھا۔ اس کا ثواب پائے گا۔ اے صاحب علم! جب اللہ
تعالیٰ چاہے تو اپنی عبادت پر تجھے آمادہ کرے تو جان لے
اس نے صرف یہی چاہا ہے کہ تجھ پر ظاہر کر دے کہ اس
کے نزدیک تیری عزت ہے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف
نہ گھومنا ورنہ تو اس کی عزت سے ذلت کی طرف لوٹ آئے
گا۔ اے صاحب علم! اگر تو پتھر اور لوہا اٹھا کرے تو تجھ پر
اس سے زیادہ آسان ہے کہ تو اپنی بات کسی ایسے آدمی کے
پاس بیان کرے جو تیری بات کو نہ سمجھ سکتا ہو اور اس شخص
کی مثال جو اپنی بات اس کے پاس بیان کرتا ہے جو قبول
نہیں کرتا اس شخص کی طرح ہے جو مردے کو پکارتا ہے اور
قبروں والوں کے لئے کھانا رکھتا ہے۔"

الْقُبُورِ ❶

فوائد:...... کیا ہی بہترین مثال ہے کہ جاہلوں میں علمی گفتگو ایسے ہی ہے کہ جیسے قبر والوں کے لیے دستر خوان لگانا یا مردے کو پکارنا۔ جس طرح مردے دستر خوان سے کچھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جاہلوں کے دامن ہمیشہ علم سے خالی رہتے ہیں۔

[57]..... بَاب رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ

عباد بن عباد خواص شامی کا خط

675. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ أَبِي عُتْبَةَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ اعْقِلُوا وَالْعَقْلُ نِعْمَةٌ فَرُبَّ ذِي عَقْلٍ قَدْ شُغِلَ قَلْبُهُ بِالتَّعَمُّقِ فِيمَا هُوَ عَلَيْهِ ضَرَرٌ عَنِ الِانْتِفَاعِ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ عَنْ ذَلِكَ سَاهِيًا وَمِنْ فَضْلِ عَقْلِ الْمَرْءِ تَرْكُ النَّظَرِ فِيمَا لَا نَظَرَ فِيهِ حَتَّى لَا يَكُونَ فَضْلُ عَقْلِهِ وَبَالًا عَلَيْهِ فِي تَرْكِ مُنَافَسَةِ مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ أَوْ رَجُلٍ شُغِلَ قَلْبُهُ بِبِدْعَةٍ قَلَّدَ فِيهَا دِينَهُ رِجَالًا دُونَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوِ اكْتَفَى بِرَأْيِهِ فِيمَا لَا يَرَى الْهُدَى إِلَّا فِيهَا وَلَا يَرَى الضَّلَالَةَ إِلَّا بِتَرْكِهَا يَزْعُمُ أَنَّهُ أَخَذَهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى

عبدالملک بن سلیمان ابو عبدالرحمن انطاکی کہتے ہیں کہ ابو عتبہ عباد بن عباد خواص شامی نے لکھا کہ ”حمد وصلوۃ کے بعد تم لوگ سمجھو اور سمجھ بڑی نعمت ہے کیونکہ بہت سے عقلمند جن کا دل اس چیز کی گہرائی اور باریکی میں جانے کی وجہ سے جو اس کے لئے نقصان دہ ہے ضروری چیز سے فائدہ اٹھانے سے رکا ہوا ہے حتیٰ کہ وہ اسے بھول گیا۔ اور یہ بات انسان کے کمال عقل سے ہے کہ وہ اس چیز پر غور نہ کرے جو قابل غور نہیں ہے تا کہ اس کا کمال عقل اس کے لیے اچھے اعمال میں اپنے سے کم تر کے ساتھ مقابلہ کرنے میں وبال جان نہ بن جائے شخص سے گرفت نہ کرے یا وہ جس کا دل کسی بدعت میں مشغول ہو۔ جس نے اپنے دین کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے علاوہ اور لوگوں کے سپرد کر دیا ہے یا اس بدعت کے متعلق اپنے رائے پر اکتفا کیا۔ کہ اس کو اسی میں ہدایت اور اس کو چھوڑنے میں گمراہی نظر آتی ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اس نے اسے قرآن سے لیا ہے۔ حالانکہ وہ قرآن سے راہنماؤں کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کیا اس کے اور اس کے ساتھیوں

❶ اسنادہ مظلم: دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

فِرَاقِ الْقُرْآنِ اَلَمَا كَانَ لِلْقُرْآنِ حَمَلَةٌ
قَبْلَهُ وَقَبْلَ اَصْحَابِهِ يَعْمَلُوْنَ بِمُحْكَمِهِ
وَيُؤْمِنُوْنَ بِمُتَشَابِهِهِ وَكَانُوْا مِنْهُ عَلٰى
مَنَارٍ كَوَضَحِ الطَّرِيْقِ فَكَانَ الْقُرْآنُ
اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِمَامًا لِاَصْحَابِهِ وَكَانَ اَصْحَابُهُ اَئِمَّةً
لِمَنْ بَعْدَهُمْ رِجَالٌ مَعْرُوْفُوْنَ
مَنْسُوْبُوْنَ فِي الْبُلْدَانِ مُتَّفِقُوْنَ فِي الرَّدِّ
عَلٰى اَصْحَابِ الْاَهْوَاءِ مَعَ مَا كَانَ
بَيْنَهُمْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ وَتَسَكَّعَ
اَصْحَابُ الْاَهْوَاءِ بِرَاْيِهِمْ فِي سُبُلٍ
مُخْتَلِفَةٍ جَائِرَةٍ عَنِ الْقَصْدِ مُفَارِقَةٍ
لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ فَتَوَجَّهَتْ بِهِمْ
اَدِلَّاؤُهُمْ فِي مَهَامِهٍ مُضِلَّةٍ فَاَمْعَنُوْا فِيْهَا
مُتَعَسِّفِيْنَ فِي تِيْهِهِمْ كُلَّمَا اَحْدَثَ لَهُمْ
الشَّيْطَانُ بِدْعَةً فِي ضَلَالَتِهِمْ انْتَقَلُوْا
مِنْهَا اِلٰى غَيْرِهَا لِاَنَّهُمْ لَمْ يَطْلُبُوْا اَثَرَ
السَّالِفِيْنَ وَلَمْ يَقْتَدُوْا بِالْمُهَاجِرِيْنَ
وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِزِيَادٍ هَلْ
تَدْرِيْ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ زَلَّةُ عَالِمٍ
وَجِدَالُ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ وَاَئِمَّةٌ مُضِلُّوْنَ
اِتَّقُوا اللّٰهَ وَمَا حَدَثَ فِي قُرَّائِكُمْ وَاَهْلِ
مَسَاجِدِكُمْ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ
وَالْمَشْيِ بَيْنَ النَّاسِ بِوَجْهَيْنِ

سے پہلے قرآن جاننے والے نہ تھے۔ جو اس کی محکم آیات
پر عمل کرتے تھے اور اس کی متشابہات پر ایمان رکھتے تھے۔
اور قرآن کی طرف سے وہ نہایت کھلے ہوئے راستہ کے
نشانات پر تھے۔ اور قرآن رسول اللہ ﷺ کا پیشوا تھا۔
اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پیشوا تھے۔ اور آپ
کے صحابہ اپنے بعد والوں کے پیشوا تھے۔ وہ لوگ تھے جو
شہروں میں مشہور و معروف تھے۔ ور باوجود اس کے کہ ان
کے آپس میں اختلاف تھے وہ بدعتوں کے رد میں متفق
تھے۔ اور بدعتوں کو ان کی رائے نے مختلف راستوں میں
حیران کر دیا۔ جو میانہ روی سے ٹیڑھے اور سیدھے راستہ
سے الگ ہیں۔ اور ان کے امیروں نے ان کو گمراہی کے
میدانوں میں تھکا دیا اور وہ ان میں اپنی رفتار سے بھٹکے
ہوئے چلے جب شیطان نے ان کی گمراہی کے لئے کوئی
بدعت نکالی تو اس کو چھوڑ کر وہ دوسری کی طرف مائل ہوئے
کیونکہ انہوں نے اسلاف کا قول نہ دیکھا۔ اور نہ ہی
مہاجرین کی فرمانبرداری کی۔" عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
انہوں نے زیاد سے کہا: "کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو کونسی
چیز گراتی ہے؟ عالم کی بھول اور منافق کا قرآن سے جھگڑا
کرنا اور گمراہ پیشوا۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو، غیبت اور چغلی
اور دو غلے پن سے بچو جو تمہارے قرآن کے حافظوں اور
مسجد میں رہنے والوں میں موجود ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ
دنیا میں دوغلہ پن اختیار کرنے والے دوزخ میں بھی یہ
ہی کریں گے۔ غیبت کرنے والا تجھ سے ملتا ہے تو تجھ سے
دوسرے کی غیبت کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ تو اس کی غیبت کو

وَلِسَانَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ مَنْ كَانَ ذَا
وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي
النَّارِ يَلْقَاكَ صَاحِبُ الْغِيبَةِ فَيَغْتَابُ
عِنْدَكَ مَنْ يَرَى أَنَّكَ تُحِبُّ غِيبَتَهُ
وَيُخَالِفُكَ إِلَى صَاحِبِكَ فَيَأْتِيهِ
عَنْكَ بِمِثْلِهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصَابَ عِنْدَ
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا حَاجَتَهُ وَخَفِيَ عَلَى
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَا أُتِيَ بِهِ عِنْدَ
صَاحِبِهِ حُضُورُهُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ
حُضُورُ الْإِخْوَانِ وَغَيْبَتُهُ عَلَى مَنْ غَابَ
عَنْهُ غَيْبَةُ الْأَعْدَاءِ مَنْ حَضَرَ مِنْهُمْ
كَانَتْ لَهُ الْأَثَرَةُ وَمَنْ غَابَ مِنْهُمْ لَمْ
تَكُنْ لَهُ حُرْمَةٌ يَفْتِنُ مَنْ حَضَرَهُ
بِالتَّزْكِيَةِ وَيَغْتَابُ مَنْ غَابَ عَنْهُ بِالْغِيبَةِ
فَيَا عِبَادَ اللَّهِ أَمَا فِي الْقَوْمِ مِنْ رَشِيدٍ
وَلَا مُصْلِحٍ يَقْمَعُ هَذَا عَنْ مَكِيدَتِهِ
وَيَرُدُّهُ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بَلْ
عَرَفَ هَوَاهُمْ فِيمَا مَشَى بِهِ إِلَيْهِمْ
فَاسْتَمْكَنَ مِنْهُمْ وَأَمْكَنُوهُ مِنْ حَاجَتِهِ
فَأَكَلَ بِدِينِهِ مَعَ أَدْيَانِهِمْ فَاللَّهَ اللَّهَ
ذُبُّوا عَنْ حُرَمِ أَغْيَابِكُمْ وَكُفُّوا
أَلْسِنَتَكُمْ عَنْهُمْ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَنَاصِحُوا
اللَّهَ فِي أُمَّتِكُمْ إِذْ كُنْتُمْ حَمَلَةَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ فَإِنَّ الْكِتَابَ لَا يَنْطِقُ حَتَّى

پسند کرتا ہے اور تیرے ساتھی کے پاس جاتا ہے تو تیرے
بارے میں اس سے اسی طرح کی باتیں کرتا ہے اور تم
دونوں سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور تم دونوں سے وہ
بات چھپی رہتی ہے جو دوسرے ساتھی کے پاس کرتا ہے
جس کے سامنے ہوتا ہے اس طرح سامنے ہوتا ہے جس
طرح دوست سامنے ہوتا ہے اور جس کی پیٹھ پیچھے ہوتا ہے
تو ایسے ہوتا ہے جیسے دشمن ہوتا ہے۔ جس کے سامنے ہوتا
ہے اس کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے اور جس کے پیٹھ پیچھے
ہوتا ہے۔ اس کی عزت باقی نہیں رہتی۔ جس کے پاس ہوتا
ہے، اسے تعریف سے دھوکا دیتا ہے اور جس کی سے غائب
ہوتا ہے۔ اس کی غیبت کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو! کیا تم
لوگوں میں کوئی اچھا آدمی اور اصلاح کرنے والا نہیں جو
اس مکاری کو ختم کرے اور اپنے مسلمان کی عزت کا دفاع
کرے، بلکہ اس کو ان کی خواہش معلوم ہوئی تو اس نے ان
سے اپنی ضرورت پوری کی اور انہوں نے بھی اس کی
ضرورت پوری کر دی۔ اور اس نے ان کے دین کے ساتھ
اپنے دین کو بھی برباد کیا۔ اس لئے تم اللہ سے ڈرو اور اپنے
غیر موجود لوگوں کی عزت سے (برائی کو) دور کرو۔ اور ان
کا ذکر بھلائی سے کرو۔ اور اللہ سے اپنی قوم کی خیر خواہی
چاہو۔ تم قرآن و حدیث کے عالم ہو اور قرآن کلام نہیں
کرتا جب تک اس سے کلام نہ کیا جائے اور سنت خود عمل
نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اس پر عمل کیا جائے اور جاہل کیسے
جان سکے گا جب عالم ہی خاموش ہوگا اور ظاہراً بری بات
سے منع نہیں کرے گا اور جو بھلائی چھوڑ دی گئی ہے اس کا

يُنْطَقَ بِهِ وَإِنَّ السُّنَّةَ لَا تَعْمَلُ حَتَّى
يُعْمَلَ بِهَا فَمَتَى يَتَعَلَّمُ الْجَاهِلُ إِذَا
سَكَتَ الْعَالِمُ فَلَمْ يُنْكِرْ مَا ظَهَرَ وَلَمْ
يَأْمُرْ بِمَا تُرِكَ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ
فِي زَمَانٍ رَقَّ فِيهِ الْوَرَعُ وَقَلَّ فِيهِ
الْخُشُوعُ وَحَمَلَ الْعِلْمَ مُفْسِدُوهُ
فَأَحَبُّوا أَنْ يُعْرَفُوا بِحَمْلِهِ وَكَرِهُوا أَنْ
يُعْرَفُوا بِإِضَاعَتِهِ فَنَطَقُوا فِيهِ بِالْهَوَى
لَمَّا أَدْخَلُوا فِيهِ مِنَ الْخَطَإِ وَحَرَّفُوا
الْكَلِمَ عَمَّا تَرَكُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَى مَا
عَمِلُوا بِهِ مِنْ بَاطِلٍ فَذُنُوبُهُمْ ذُنُوبٌ لَا
يُسْتَغْفَرُ مِنْهَا وَتَقْصِيرُهُمْ تَقْصِيرٌ لَا
يُعْتَرَفُ بِهِ كَيْفَ يَهْتَدِي الْمُسْتَدِلُّ
الْمُسْتَرْشِدُ إِذَا كَانَ الدَّلِيلُ حَائِرًا؟
أَحَبُّوا الدُّنْيَا وَكَرِهُوا مَنْزِلَةَ أَهْلِهَا
فَشَارَكُوهُمْ فِي الْعَيْشِ وَزَايَلُوهُمْ
بِالْقَوْلِ وَدَافَعُوا بِالْقَوْلِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ
أَنْ يُنْسَبُوا إِلَى عَمَلِهِمْ فَلَمْ يَتَبَرَّءُوا
مِمَّا انْتَفَوْا مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِيمَا نَسَبُوا
إِلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ الْعَامِلَ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ
وَإِنْ سَكَتَ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقُولُ إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ

حکم نہیں کرے گا۔ حالانکہ جنہیں کتاب دی گئی اللہ نے ان
سے وعدہ لیا ہے کہ: "وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان
کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔" تم اللہ سے ڈرو،
کیونکہ تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں پرہیز گاری کمزور اور
عاجزی کم ہو گئی ہے۔ اور علم کو اس کے بگاڑنے والوں نے
حاصل کیا اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ علم
حاصل کر کے مشہور ہوں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ علم
برباد کرنے میں مشہور ہوں۔ اس میں غلطیاں داخل کرنے
کی وجہ سے انہوں نے علم میں اپنی خواہشات کے موافق کا
کام کیا۔ اور مسائل کو انہوں نے صحیح باتوں سے پھیر کر جسے
انہوں نے چھوڑ دیا ان غلط باتوں کی طرف لے جاتے ہیں
جس پر انہوں نے عمل کیا۔ لہٰذا ان کے گناہ ایسے ہیں جو
بخشے نہیں جاتے اور ان کا قصور ایسا ہے جس کا اقرار نہیں کیا
جاتا۔ جب راہبر ہی راستے سے بھٹکا ہوا ہو تو راہ رو اور
راستہ تلاش کرنے والا سیدھی راہ کیسے پائے گا انہوں نے
دنیا کو پسند کیا اور دنیا داروں کے مرتبہ کو ناپسند کیا لہٰذا وہ
عیش و عشرت میں تو ان کے شریک رہے اور بات چیت
میں ان سے الگ رہے اور باتوں کے ذریعے سے انہوں
نے اپنے آپ سے اس بات کو دور کرنا چاہا کہ دنیا داروں
کی طرف ان کی نسبت کی جائے۔ لہٰذا وہ جس چیز کی نفی
کرتے تھے اس سے بیزار نہ ہو سکے۔ اور جس چیز کی
طرف انہوں نے نسبت کی اس میں داخل نہ ہو سکے۔
کیونکہ جو شخص حق پر عمل کرے وہ (اپنے عمل سے) بولتا
ہے اگرچہ خاموش ہی ہو۔ اور ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَمِّهِ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ لِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا وَوَقَارًا لِي وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا لَمْ يَعْمَلُوا بِهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا كُتُبًا وَقَالَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ قَالَ الْعَمَلُ بِمَا فِيهِ وَلَا تَكْتَفُوا مِنَ السُّنَّةِ بِانْتِحَالِهَا بِالْقَوْلِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا فَإِنَّ انْتِحَالَ السُّنَّةِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا كَذِبٌ بِالْقَوْلِ مَعَ إِضَاعَةِ الْعَمَلِ وَلَا تَعِيبُوا بِالْبِدَعِ تَزَيُّنًا بِعَيْبِهَا فَإِنَّ فَسَادَ أَهْلِ الْبِدَعِ لَيْسَ بِزَائِدٍ فِي صَلَاحِكُمْ وَلَا تَعِيبُوهَا بَغْيًا عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ الْبَغْيَ مِنْ فَسَادِ أَنْفُسِكُمْ وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلطَّبِيبِ أَنْ يُدَاوِيَ الْمَرْضَى بِمَا يُبَرِّئُهُمْ وَيُمْرِضُهُ فَإِنَّهُ إِذَا مَرِضَ اشْتَغَلَ بِمَرَضِهِ عَنْ مُدَاوَاتِهِمْ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَلْتَمِسَ لِنَفْسِهِ الصِّحَّةَ لِيَقْوَى بِهِ عَلَى عِلَاجِ الْمَرْضَى فَلْيَكُنْ أَمْرُكُمْ فِيمَا تُنْكِرُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ نَظَرًا مِنْكُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَنَصِيحَةً مِنْكُمْ لِرَبِّكُمْ وَشَفَقَةً مِنْكُمْ عَلَى إِخْوَانِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا مَعَ ذَلِكَ بِعُيُوبِ أَنْفُسِكُمْ أَعْنَى مِنْكُمْ بِعُيُوبِ

فرماتا ہے: "میں دانا کے ہر قول کو قبول نہیں کرتا، مگر میں اس کی خواہش اور ارادے کو دیکھتا ہوں اگر اس کی خواہش اور ارادہ میرے لئے ہو تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور عزت قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔" اور اللہ فرماتا ہے: "تورات دیئے گئے لوگوں کی کی مثال جنھوں نے پھر اسے نہ اٹھایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) اس گدھے کی طرح ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے۔" (الجمعہ: آیت نمبر ۵) اور اللہ فرماتا ہے "جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے مضبوطی سے تھام لو۔" (بقرۃ: ۶۳) یعنی جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو۔ لہٰذا حدیث پر عمل کئے بغیر اس کے زبانی نسبت پر اکتفا نہ کرو کیونکہ حدیث پر عمل کئے بغیر اس کا دعویٰ کرنا قول جھٹلانا ہے اور عمل کا برباد کرنا۔ اور بدعتوں کی برائی اس غرض سے نہ کرو کہ اس سے تمہیں زینت حاصل ہو۔ کیونکہ ان کا بگاڑ تمہاری بھلائی میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اور بدعات والوں پر سرکشی کرتے ہوئے انھیں عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ یہ سرکشی تمہارے نفسوں کی برائی کی وجہ سے ہے۔ اور حکیم کو لائق نہیں کہ وہ بیمار کا ایسی دوا سے علاج کرے جو بیمار کو تو اچھا کر دے مگر وہ خود بیمار ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ بیمار ہو گا تو بیماروں کا علاج چھوڑ کر اپنے مرض میں مشغول ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے لائق یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے صحت کا طلب گار رہے۔ تاکہ وہ بیماروں کے علاج پر قادر رہے۔ لیکن تمہارا معاملہ ان باتوں کے بارے میں جن سے اپنے بھائیوں کو منع کرتے ہو اس طرح تم اپنی جانوں کے لیے پسند کرو اور اللہ کی رضا کے لیے ان سے خیر خواہی

غَيْرِكُمْ وَأَنْ يَسْتَطْعِمَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
النَّصِيحَةَ وَأَنْ يَحْظَى عِنْدَكُمْ مَنْ
بَذَلَهَا لَكُمْ وَقَبِلَهَا مِنْكُمْ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَحِمَ اللَّهُ
مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي تُحِبُّونَ أَنْ
تَقُولُوا فَيُحْتَمَلَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ
مِثْلُ الَّذِي قُلْتُمْ غَضِبْتُمْ تَجِدُونَ عَلَى
النَّاسِ فِيمَا تُنْكِرُونَ مِنْ أُمُورِهِمْ
وَتَأْتُونَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَا تُحِبُّونَ أَنْ
يُوجَدَ عَلَيْكُمْ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ
وَرَأْيَ أَهْلِ زَمَانِكُمْ وَتَثَبَّتُوا قَبْلَ أَنْ
تَكَلَّمُوا وَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ
يَأْتِي زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ
وَيَكُونُ الْمَعْرُوفُ فِيهِ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرُ
فِيهِ مَعْرُوفًا فَكَمْ مِنْ مُتَقَرِّبٍ إِلَى اللَّهِ
بِمَا يُبَاعِدُهُ وَمُتَحَبِّبٍ إِلَيْهِ بِمَا يُغْضِبُهُ
عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ
عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا الْآيَةَ فَعَلَيْكُمْ
بِالْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ حَتَّى يَبْرُزَ
لَكُمْ وَاضِحُ الْحَقِّ بِالْبَيِّنَةِ فَإِنَّ الدَّاخِلَ
فِيمَا لَا يَعْلَمُ بِغَيْرِ عِلْمٍ آثِمٌ وَمَنْ نَظَرَ
لِلَّهِ نَظَرَ اللَّهُ لَهُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَأْتَمُّوا
بِهِ وَأُمُّوا بِهِ وَعَلَيْكُمْ بِطَلَبِ أَثَرِ
الْمَاضِينَ فِيهِ وَلَوْ أَنَّ الْأَحْبَارَ وَالرُّهْبَانَ

اور اپنے بھائیوں پر مہربانی ہو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ہو
کہ غیروں کے عیب کی نسبت اپنے عیب کی اصلاح زیادہ
مقصود ہو۔ اور یہ کہ تم لوگوں میں ایک دوسرے کو نصیحت
کرتے رہو۔ اور یہ بھی ہو کہ جو شخص تمہیں نصیحت کرے
اور تمہاری نصیحت قبول کرے (وہ تمہارے نزدیک نیک
بخت ہو) اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم
کرے جو میرا عیب مجھے بتلا دے۔ تم لوگ اس بات کو
پسند کرتے ہو کہ جو بات تم کہو وہ برداشت کی جائے۔ اور
اگر ویسی ہی بات وہ کہے تو تم اس پر غضبناک ہو جاتے
ہو۔ تم لوگوں پر ان کی ان باتوں کے متعلق غصہ میں
آ جاتے ہو جن کو برا سمجھتے ہو۔ اور تم خود اسی طرح ہی
کرتے ہو۔ یا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر
گرفت کی جائے۔ اپنی اور زمانے والوں کی رائے کو ناقص
سمجھو اور بات کرنے سے پہلے یقین کر لو اور علم پڑھو اس
سے قبل کہ تم عمل کرو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آئے گا جس میں حق
اور باطل خلط ملط ہو جائیں گے اور اچھی بات بری ہو
جائے گی اور بری بات اچھی ہو جائے گی۔ تم سے بہت
سے لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے ذریعہ اللہ کے قریب
ہونا چاہتا ہے، جو اس کو اللہ سے دور کر دے اور کتنے ہی
اللہ تعالیٰ سے محبت ان باتوں سے چاہتے ہیں، جن سے وہ
ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جس شخص کے لئے
اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو وہ اسے اچھا سمجھتا ہو۔''
(فاطر: ۸) لہٰذا شبہ کی باتوں میں توقف اختیار کرو حتیٰ کہ
حق دلیل کے ساتھ واضح ہو جائے۔ کیونکہ جو بغیر علم کے

لَمْ يَشْقُوا زَوَالَ مَرَاتِبِهِمْ وَفَسَادَ مَنْزِلَتِهِمْ بِإِقَامَةِ الْكِتَابِ وَتِبْيَانِهِ مَا حَرَّفُوهُ وَلَا كَتَمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَمَّا خَالَفُوا الْكِتَابَ بِأَعْمَالِهِمُ الْتَمَسُوا أَنْ يَخْدَعُوا قَوْمَهُمْ عَمَّا صَنَعُوا مَخَافَةَ أَنْ تَفْسُدَ مَنَازِلُهُمْ وَأَنْ يَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ فَسَادُهُمْ فَحَرَّفُوا الْكِتَابَ بِالتَّفْسِيرِ وَمَا لَمْ يَسْتَطِيعُوا تَحْرِيفَهُ كَتَمُوهُ فَسَكَتُوا عَنْ صَنِيعِ أَنْفُسِهِمْ إِبْقَاءً عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَسَكَتُوا عَمَّا صَنَعَ قَوْمُهُمْ مُصَانَعَةً لَهُمْ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ بَلْ مَالَئُوا عَلَيْهِ وَرَفَقُوا لَهُمْ فِيهِ. ❶

ان باتوں میں داخل ہو وہ گنہگار ہے اور جو شخص اللہ کے لئے مہربانی کرے اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے۔ قرآن کو لازم پکڑو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کا ارادہ کرو۔ اور قرآن کے متعلق پہلے لوگوں کا قول تلاش کرو۔ اگر علماء وفقہاء کو اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ اگر وہ کتاب اور اس کے بیانات کو جاری کریں گے تو ان کی عزت چلی جائے گی اور ان کا مرتبہ کم ہو جائے گا تو وہ کتاب میں تحریف نہ کرتے اور نہ اسے چھپاتے۔ مگر جب انہوں نے کتاب کے خلاف عمل کیا اور اس خوف سے کہ ان کے مرتبہ میں کمی ہو جائے گی اور ان کی برائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی تو انہوں نے تفسیر کے ذریعے سے کتاب میں تحریف کی۔ اور جہاں تحریف نہ کر سکے اسے چھپا لیا اور اپنے مرتبہ کو بلند رکھنے کے لئے اپنے کام سے سکوت اختیار کیا اور قوم کی خاطر مدارات کے لیے ان کے عمل سے سکوت اختیار کیا۔ حالانکہ اہل کتاب سے اللہ نے وعدہ لیا ہے کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے، بلکہ وہ خود ہی قوم کے افعال کے حامی بن گئے اور اس میں ان کے دوست بن گئے۔

فوائد:...... بدعت کے متعلق یہ بات عقل پر دستک دیتی ہے کہ صاحب البدعۃ اسی کو بہت خیال کرتا ہے جب کہ اس کے چھوڑنے کو گمراہی اور جسے وہ قرآن کے موافق سمجھ رہا ہوتا ہے حقیقت میں وہ اس کے برعکس ہوتی ہے چونکہ قرآن رسول اللہ ﷺ سے لے کر صحابہ ؓ وتابعین ؒ بھی نے اس کا مطالعہ کیا ہوتا ہے اس کو سمجھا ہوتا ہے لیکن کسی کی سمجھ میں وہ نکتہ نہیں آتا جو اس صاحب کے ذہن میں آجاتا ہے۔ یہی اس کی گمراہی کی دلیل ہے۔

❶ مصنف عبدالملک بن حبیان از قاضی کی مجلس سے دیکھئے۔ الحلیۃ 8/252 وتہذیب الکمال: 4/135

١.....كتاب الطهارة

[1]....بَاب فَرْضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ

وضو اور نماز کی فرضیت کا بیان

676۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ.......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نُهِينَا أَنْ نَبْتَدِئَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَقْدَمَ الْبَدَوِيُّ وَالْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''جب ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ ہم نبی ﷺ سے سوالات کی ابتداء کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ کوئی عقلمند جنگلی اور دیہاتی نبی کریم ﷺ سے آ کر کوئی بات پوچھے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوں۔ ایک وقت ہم اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: ''اے محمد ﷺ! بے شک تمہارا قاصد ہمارے پاس گیا اس نے ہم سے یہ بات کہی کہ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس آدمی نے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا، اور زمین کو بچھایا، اور پہاڑوں کو گاڑا، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس آدمی نے کہا: ''تمہارے قاصد نے ہم سے کہا ہے آپ کہتے ہیں ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس آدمی نے سچ کہا۔ اس آدمی نے کہا:

رَسُولُكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ قَالَ ثُمَّ وَثَبَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❶

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا: آپ کا قاصد کہتا ہے: ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اس بات کا آپ کو اللہ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوۃ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا اس کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو شخص جانے آنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا، کیا اللہ نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان میں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی ان میں زیادتی کروں گا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''پھر اعرابی جلدی سے کھڑا ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔''

فوائد:...... اسلام کے پانچ ستون ہیں (۱) کلمہ (۲) نماز (۳) زکوۃ (۴) روزہ (۵) حج۔ ان میں

---

❶ متفق عليه: بخاري، كتاب العلم، باب ما جاء في العلم (63) ومسلم، كتاب الإيمان، باب: السؤال عن أركان الإسلام (02)

سے کوئی ایک نکال دیا جائے تو وہ اسلام کی عمارت گرانے کا باعث ہوگا۔لہٰذا ان میں سے کسی ایک کا انکار بندے کو کافر کر دیتا ہے۔ نیز ان سب کی ادائیگی پر جنت میں داخلے کی خوشخبری سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی ادائیگی باعث نجات ہے۔ کیونکہ یہ پانچ بنیادی ارکان اصلاح افراد و معاشرہ کا پورا پورا باب اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہیں لہٰذا ان کی ادائیگی بندے کے ہر کام کو احسان کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔

677۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ وَإِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ مَسْأَلَتِي إِلَيْكَ وَمُنَاشِدُكَ فَمُشْتَدٌّ مُنَاشَدَتِي إِيَّاكَ قَالَ خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ قَالَ مَنْ خَلَقَكَ وَخَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ وَمَنْ هُوَ خَالِقٌ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرَى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا۔اس نے کہا:"اے بنو عبدالمطلب کے لڑکے! تجھ پر سلامتی ہو۔" آپ ﷺ نے فرمایا:"تجھ پر بھی۔" اس نے کہا:"میں آپ کے ننھیال بنو سعد بن بکر میں سے ایک آدمی ہوں اور میں اپنی قوم کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں، اور میں تم سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور اپنے مسائل میں تم پر سختی کروں گا اور آپ کو قسم دے کر پوچھوں گا اور آپ کے قسم دلانے میں آپ پر سختی کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:"اے بنو سعد کے بھائی! اپنے سوالات کرو۔ اس نے کہا:" آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ سے پہلے تھے انہیں کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ کے بعد ہوں گے انہیں کون پیدا کرے گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ۔" اس نے کہا:"میں آپ کو اسی کی قسم دیتا ہوں کیا اس نے آپ کو بھیجا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:"جی ہاں۔" اس نے کہا:"سات آسمانوں اور سات زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ اور ان کے درمیان رزق کس نے جاری کیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ نے۔" اس نے کہا:"میں آپ کو اس کی قسم دیتا ہوں کہ اسی نے آپ کو

وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِنَا فَنَرُدَّهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْتُ بِسَائِلِكَ عَنْهَا وَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ثُمَّ رَجَعَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ. ❶

بھیجا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم رات اور دن میں پانچ نمازیں ان کے مقررہ وقت میں ادا کریں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا اسی نے آپ کو حکم دیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم اپنے مالوں سے زکوۃ ادا کریں اور فقیروں کی طرف لوٹائیں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا آپ کو اس نے اس کا حکم دیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' پھر اس نے کہا: ''جو پانچویں بات ہے اس کے متعلق میں آپ سے نہیں پوچھوں گا نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔'' پھر اس نے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اور میری قوم سے جس نے میری اتباع کی ہم ضرور ان باتوں پر عمل کریں گے۔'' پھر وہ واپس چلا گیا تو نبی ﷺ مسکرائے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

فوائد:...... جنت کی بشارت ان بندوں کے لیے تھی جنھوں نے اسلام اور تمام احکام کا ذکر کر کے ان پر کاربند رہنے کی قسم کھائی تھی۔ لہٰذا یہ دو ارکان کے ذکر والی روایت درست نہیں اور ضعیف ہونے کی بنا پر حجت بھی نہیں بن سکتی۔

678۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ

❶ سندہ ضعیف أخرجه ابن ابي شيبه في "الايمان"، بہرحال حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے سابق حدیث

كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ...

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ ضِمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا غَدِيرَتَيْنِ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَائِلُكَ وَمُغَلِّظٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي فَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ إِنِّي أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَهِكَ وَإِلَهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلَهِ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللَّهُ بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَسُولًا؟ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَهِكَ وَإِلَهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلَهِ مَنْ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نَعْبُدَهُ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَنْ نَخْلَعَ هَذِهِ الْأَنْدَادَ الَّتِي كَانَتْ آبَاؤُنَا تَعْبُدُ مِنْ دُونِهِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَهِكَ وَإِلَهِ مَنْ كَانَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، وہ آپ کے پاس گیا اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد کے دروازے کے پاس بٹھایا، پھر اسے باندھ دیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ضمام قوی آدمی تھا اور اس کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔ حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا: ”تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“ اس نے کہا: ”محمد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اے عبدالمطلب کے بیٹے! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور مسائل میں سختی کروں گا، آپ اپنے دل میں کچھ محسوس نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے دل میں کچھ محسوس نہیں کروں گا جو چاہو پوچھو“ اس نے کہا: ”میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا معبود ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہوگا، کیا اس اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ سے بعد والوں کا معبود ہے، کیا اس اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم اس اکیلے کی عبادت کریں؟ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں؟ اور یہ کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی

قَبْلَكَ وَإِلَهُ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ
آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ هَذِهِ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ
يَذْكُرُ فَرَائِضَ الْإِسْلَامِ فَرِيضَةً فَرِيضَةً
الزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَشَرَائِعَ
الْإِسْلَامِ كُلَّهَا وَيُنَاشِدُهُ عِنْدَ كُلِّ
فَرِيضَةٍ كَمَا نَاشَدَهُ فِي الَّتِي قَبْلَهَا حَتَّى
إِذَا فَرَغَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَسَأُؤَدِّي هَذِهِ الْفَرِيضَةَ وَأَجْتَنِبُ مَا
نَهَيْتَنِي عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَزِيدُ وَلَا أَنْقُصُ
ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرِهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ حِينَ وَلَّى إِنْ يَصْدُقْ ذُو
الْعَقِيصَتَيْنِ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَأَتَى إِلَى
بَعِيرِهِ فَأَطْلَقَ عِقَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى قَدِمَ
عَلَى قَوْمِهِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَا
تَكَلَّمَ أَنْ قَالَ بِئْسَتِ اللَّاتُ وَالْعُزَّى
قَالُوا مَهْ يَا ضِمَامُ اتَّقِ الْبَرَصَ وَاتَّقِ
الْجُنُونَ وَاتَّقِ الْجُذَامَ قَالَ وَيْلَكُمْ
إِنَّهُمَا وَاللَّهِ مَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِنَّ
اللَّهَ قَدْ بَعَثَ رَسُولًا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا
اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ وَإِنِّي
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ

اللہ کے علاوہ ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے؟"
آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں۔" اس نے کہا: "میں آپ
کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا
معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہے کیا اللہ
نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم پانچ نمازیں
پڑھیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں۔" ابن
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر وہ اسلام کے فرائض میں سے
ایک ایک کا ذکر کرنے لگا۔ زکوۃ، روزے اور حج اور اسلام
کے تمام فرائض کا اس نے ذکر کیا۔ اور ہر فرض کے لئے
آپ کو قسم دیتا جیسے پہلی بات میں اس نے آپ کو قسم
دی۔ حتی کہ جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا: "میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے
رسول ہیں، اور عنقریب میں اس فریضے کو ادا کروں گا اور اس
چیز سے بچوں گا جس سے آپ نے مجھے منع کیا۔ پھر اس نے
کہا: "نہ میں زیادہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔" پھر وہ
اپنے اونٹ کی طرف گیا، جب وہ چلے گئے تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر دو چوٹیوں والے نے سچ کہا تو وہ
جنت میں داخل ہوگا۔" پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس گیا اور
اس کی رسی کو کھولا اور چلا گیا۔ حتی کہ وہ اپنی قوم کے پاس
واپس پہنچا اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو
گئے۔ پہلی بات جو اس نے کی وہ یہ تھی: "لات و عزی کے
بتوں کا نام لے کر گالی دی۔" انہوں نے کہا: "خبردار
اے ضمام! برص کی بیماری، جنون اور کوڑھ سے ڈرو۔" اس نے

بِمَا أَمَرَكُم بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَمْسَى مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَفِي حَاضِرِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًا قَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ. ❶

کہا: "تم پر افسوس ہے اللہ کی قسم! وہ دونوں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور اس پر ایک کتاب اتاری جس نے تمہیں ان باتوں سے نجات دی جن میں تم مبتلا ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں تمہارے پاس اس کی طرف سے وہ چیز لایا ہوں جس کا انہوں نے تمہیں حکم دیا اور جس سے انہوں نے تمہیں منع کیا۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اللہ کی قسم! اس دن کی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کے پاس موجود تمام مرد اور عورتیں مسلمان ہو گئے۔" کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "ہم نے کسی قوم کا قاصد ضمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ سے اچھا نہیں سنا۔"

فوائد:...... سابقہ احادیث کی طرح اس میں بھی نماز کی فرضیت کا بیان ہے، نیز لات وعزیٰ کی توہین کی پاداش میں لوگوں کا ضمام رضی اللہ عنہ کو اس کے سنگین نتائج کی دھمکی دینا ظاہر کرتا ہے کہ مشرک جسے بھی اللہ کا شریک مقرر کرتا ہے، تو شیطان مشرکانہ کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے دل میں خوف پیدا کرنے کے لیے طرح طرح تکلیفیں پہنچاتا ہے، جس سے مشرک کا اعتقاد شریکوں پر مزید پختہ ہوجاتا ہے، لیکن توحید کا اقرار کرتے ہی بندہ جب ایمان کی قوت حاصل کرتا ہے تو شیطان اس کو نقصان پہنچانے سے عاجز آجاتا ہے اور شیطانی تدابیر کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔

[2]....بَابُ مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ
طہارت وپاکیزگی کا بیان

679- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ.......

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ يَمْلَآنِ مَا بَيْنَ

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اور "الحمد للہ" ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر، کہنا آسمان و زمین کی فضا کو بھر دیتے ہیں، اور نماز نور ہے اور

❶ صحیح سابقہ تعلیقات ملاحظہ کریں۔

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالْوُضُوءُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ وَكُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا. ❶

صدقہ دلیل ہے، اور وضو چمک ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ اور تمام لوگ صبح کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے نفسوں کو بیچنے والے ہوتے ہیں پس کوئی انہیں آزاد کر دیتے ہیں یا کوئی ہلاک کر بیٹھتے ہیں۔"

فوائد:...... ایمان دو چیزوں کا متقاضی ہے: (۱) صفائی (۲) عمل۔ صفائی سے مراد ظاہری و باطنی صفائی ہے۔ جب انسان کا ظاہر و باطن نجاستوں آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے تو اسے نصف ایمان حاصل ہوگیا تو باقی نصف اعمال کی بدولت حاصل ہوگا۔ (۲) کلمات و عبادات کا بھی وزن ہوگا، اس کو عقل مانے یا نہ مانے، لیکن اس بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا ہے۔ آج کل اگر گیس ہوا وغیرہ کو ریکارڈ کیا جا سکتا ہے بجلی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے تو اللہ کے لیے ان اعمال کو تولنا کس طرح محال ہو سکتا ہے؟ (۳) نماز کا نور۔ یہ قیامت کو حاصل ہونے والا نور ہے جس کی روشنی میں لوگ جائیں گے (۴) "صدقہ دلیل ہے" مراد اس سے مصائب و آلام سے دفاع حاصل ہوتا ہے (۵) قرآن کو پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہونا یہ بندے کے حق میں، جب کہ عمل نہ کرنے کی صورت میں یہ خلاف حجت ہوگا۔ (۶) نفسوں کو بیچنے سے مراد نیک و بد اعمال ہیں۔ نیک اعمال کرنے والا رحمن کے ہاتھ جب کہ برے اعمال کرنے والا شیطان کے ہاتھ اپنے اعمال بیچ ڈالتا ہے۔

680۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ......

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَقَدَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِي أَوْ قَالَ عَقَدَهُنَّ فِي يَدِهِ وَيَدُهُ فِي يَدِي سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ. ❷

بنو سلیم کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ میں ان کاموں کو شمار کیا، یا اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ پر ان کاموں کو شمار کیا اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ "سبحان اللہ" نصف ترازو ہے۔ اور "الحمد للہ" ترازو کو بھر دیتا ہے اور "اللہ اکبر" آسمان اور زمین کے خلا کو بھر دیتا ہے۔ اور وضو نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔"

---

❶ صحیح أخرجه مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء (533) والترمذي، كتاب الدعوات، باب 86 (3517)

❷ صحيح احمد 4/260، والشعب للبيهقي 3/291 (3575)

فوائد:...... اس حدیث سے دو مزید باتوں کا علم ہوا (۱) وضو نصف ایمان ہے (۲) روزہ نصف صبر ہے۔ صبر کی دو قسمیں ہیں (۱) خواہشات سے رک جانا (۲) مصائب پر صبر اختیار کرنا۔ روزے سے چونکہ اول الذکر صبر حاصل ہوتا ہے، لہٰذا اسے نصف صبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

681۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ الصَّلَاةُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَعْمَالِكُمْ الصَّلَاةَ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ❶

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سیدھے رہو اور ٹیڑھے نہ ہو اور جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے۔" دوسرے راوی نے کہا: "تمہارے بہترین عملوں سے نماز ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے۔"

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا وضو پر محافظت یعنی جب بھی وضو ٹوٹے تو اسے دوبارہ بنالیا جائے، یہ ایمان کی علامت ہے۔

682۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ...

سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمْ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ❷

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کی سیدھے رستہ کی طرف راہنمائی کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ اور تمہارے اعمال سے بہترین عمل نماز ہے۔ اور وضو پر ہمیشگی مومن ہی کرتا ہے۔"

---

❶ صحيح ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء (277) وأخرجه الخطيب في تاريخه 293/1

❷ صحيح احمد 282/5، وابن حبان (1037)، والطبراني في الكبير 101/2 (1444)

[3]..... بَاب قَوْلِهِ ﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ ﴾..... الآيَةَ

اللہ کے فرمان "اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو" کی تفسیر

683۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ عَلِيٍّ......

عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ الْآيَةَ. [1]

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھتے تھے۔ اور علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ اور پھر یہ آیت پڑھی: "جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھولو۔" (مائدہ:۶)

684۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَلِكَ قَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ عَلَى ذَلِكَ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ. [2]

محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے کہا: "ابن عمر کا وضو یا بغیر وضوء کی حالت میں، ہر نماز کے لئے وضو کرنا کس وجہ سے تھا؟ انہوں نے کہا: انہیں زید بن خطاب کی بیٹی اسماء نے بیان کیا کہ: "عبداللہ بن حنظلہ بن ابو عامر نے اس سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پاکیزگی اور ناپاکی ہر صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب آپ کو یہ بات مشکل لگی تو آپ کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم ہوا۔" اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سمجھتے تھے کہ وہ اس بات پہ قوت رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا نہ چھوڑتے تھے۔

---

[1] منقطع، ضعیف أخرجه الطبری حدیث سعد فی التفسیر 111/6

[2] صحیح احمد: 225/5، ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب السواک (48) والحاکم 1/155_156

فوائد:..... نماز کے لیے طہارت، وضو شرط ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لی جائیں تب بھی درست ہے۔ اور ہر نماز کے لیے وضو کرنا یہ بھی اگرچہ متوضی طاہر ہی ہو اس حالت میں "نور علی نور" ہو جائے گا۔ نیز مسواک کا حکم ہر نماز کے لیے، یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ باعث فضیلت ہے، لازم نہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: اگر مجھے مشقت کا ڈر نہ ہو، تو میں اسے ہر نماز کے لیے لازم قرار دے دیتا۔ (متفق علیہ)

685۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ......

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنِّي عَمْدًا صَنَعْتُ يَا عُمَرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَدَلَّ فِعْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ الْآيَةَ لِكُلِّ مُحْدِثٍ لَيْسَ لِلطَّاهِرِ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ❶

ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب مکہ فتح ہوا تو اس دن آپ نے ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیں۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو آپ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے آج آپ کو وہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے ارادہ سے ایسا کیا ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل اللہ کے اس قول کے یہ معنی بتاتا ہے" کہ: "جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے ہاتھوں اور چہروں کو دھو لیا کرو۔" یہ حکم ہر بے وضو کے لئے ہے، پاک کے لیے نہیں ہے۔ اور اسی سے نبی ﷺ کا فرمان ہے: "بے وضو ہو جانے سے ہی وضو (لازم) ہے۔" (واللہ اعلم)

فوائد:..... آپ ﷺ کا فرمانا کہ "یہ (ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنا) میں نے عمداً جان بوجھ کر کیا ہے" تو ابو محمد رحمہ اللہ کے مطابق اس سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ نماز کے لیے نیا وضو تب لازم ہے، اور جب بے وضو ہو قرآن میں جو ہے کہ "جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو۔" اس آیت کا مطلب بھی یہی ہوگا

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد (640) ونسائی، کتاب الطهارة، باب الوضوء لكل صلوة (133)

[4] ... بَابٌ فِي الذَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے لئے جانے کا بیان

686۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْحَاجَةِ أَبْعَدَ. ❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "کہ میں آپ کے کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور جاتے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا قضائے حاجت کے لئے کسی اونچی جگہ دور ہونا اور نظروں سے اوجھل ہو کر بیٹھنا ضروری ہے۔

687۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ تَبَاعَدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ الأَدَبُ. ❷

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔ ابومحمد کہتے ہیں: "یہی ادب ہے۔"

[5] ... بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت چھپنا

689۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی سرمہ لگائے اسے چاہئے کہ طاق لگائے، جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو کوئی (استنجے کے لئے) ڈھیلے استعمال

❶ مسند احمد 248/4، ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب التخلي عند قضاء الحاجۃ ...
❷ ... تخریج گزر چکی ہے۔

أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَخَلَّلْ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبَ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ يَتَلَاعَبُونَ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. ❶

کرے اسے چاہیے کہ طاق استعمال کرے، جس نے اس طرح کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی کھانا کھائے وہ (دانتوں کا) خلال کرے، جو چیز خلال کرنے سے نکالے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکالے وہ کھا سکتا ہے۔ جو کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو چھپ جائے۔ اگر چہ وہ ریت کا ٹیلہ ہی پائے۔ جسے وہ اپنے پیچھے کر لے۔ کیونکہ شیطان بنو آدم کی پیٹھوں سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو نہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں۔"

فوائد:..... معلوم ہوا سرمہ لگانے اور قضائے حاجت کے وقت ڈھیلہ استعمال کرتے ہوئے طاق عدد کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے، البتہ ضروری نہیں۔ حدیث کے آخر میں قضائے حاجت کے آداب میں جو حرج کی نفی ہے وہ چھپنے سے نہیں۔ کیونکہ استتار یعنی پردہ تو لازم ہے۔ حرج کی نفی ٹیلے کے پیچھے چھپنے سے ہے کہ استتار لازم چاہے وہ کسی قسم کی آڑ کے ذریعے حاصل ہو یا خواہ بہت دور جانے یا رات کے اندھیرے وغیرہ سے حاصل ہو جائے۔

690۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ. ❷

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت اوٹ کے لیے ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

---

❶ حسن ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الاستتار في الخلاء (35) وابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب: الارتياد للغائط والبول (337)

❷ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب ما يستتر به لقضاء الحاجة (772) وأبو داؤد، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم (2549)

[6]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

691۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا. ❶

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو میرا قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جا اور کہنا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں! اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔“

فوائد:..... قضائے حاجت کے دوران استقبال قبلہ یا استدبار یعنی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ممنوع ہے۔ کسی مجبوری کی حالت میں جائز ہے۔

692۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ عِنْدَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ شِبْهُ الْمَتْرُوكِ. ❷

ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قضائے حاجت کے لئے یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔“ کہتے ہیں: پھر ابو ایوب نے کہا: ”ہم ملک شام آئے تو وہاں بیت الخلاؤں کو قبلہ کے رخ بنا ہوا پایا جب ہم قضائے حاجت سے واپس آتے تو اللہ سے بخشش مانگتے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث (۶۹۱) عبدالکریم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور عبدالکریم متروک کے مشابہ ہے۔“

---

❶ صحیح بالشواهد۔ الحاكم 3/412

❷ متفق علیه البخاري، كتاب الوضوء، باب: لا تستقبل القبلة بغائط أو بول (144) ومسلم كتاب الطهارة، باب الاستطابة (608)

فوائد:...... ابوایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ فرماتے ہیں ہم ان بیت الخلاء میں تھوڑا رخ تبدیل کر کے بیٹھتے تھے۔لہٰذا یہ احوط ہوا کہ آڑ کے باوجود رخ پھیر لیا جائے۔

[7]..... باب حديث عمرو بن عون (لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ)

عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا)

693۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَدَبٌ وَهُوَ أَشْبَهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے حتیٰ کہ وہ زمین کے قریب ہو جاتے۔ابو محمد کہتے ہیں: ''یہی ادب ہے۔'' اور وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (٦٨٢) سے زیادہ بہتر ہے۔

فوائد:...... یہ کمال حیاء کی دلیل ہے،لہٰذا مومن کو اس سنت کا خیال رکھنا چاہیے۔

[8]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت

694۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے گھر کی چھت پر دیکھا۔کہ آپ دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

فوائد:...... امت کے لیے قول رسول پر عمل کرنا ہوتا ہے،فعل رسول ﷺ اگر قول کے مخالف ہو تو اسے خاصہ پر محمول کرنا چاہیے۔یا ہو سکتا ہے اس کی کوئی مخفی علت ہو جس کی ہمیں خبر نہیں دی گئی۔پھر ناظر کو مشاہدے کی غلطی بھی تو لگ سکتی ہے۔

---

❶ صحیح ابوداود، کتاب الطهارة، باب کیف التکشف عند الحاجة (14)

❷ متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب من تبرز علی لبنتین (145)

[9]..... بَاب فِي الْبَوْلِ قَائِمًا ..... کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

695۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ فِيهِ كَرَاهِيَةً. ❶

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ڈھیر کے پاس گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں اس میں کوئی برائی نہیں جانتا۔“

فوائد:..... اس حدیث سے بوقت ضرورت کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت معلوم ہوتی ہے کہ کہیں غیر مناسب جگہ ہو، یا پیشاب کرنے والے کو بیٹھنے سے کوئی عارضہ لاحق ہو۔ تو شریعت اس کو بیٹھنے پر مجبور نہیں کرتی، بلکہ وہ احتیاط کرتے ہوئے بحالت قیام پیشاب کر سکتا ہے۔ باقی معمول یہی ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے۔ بعض حدیث دشمن لوگ بڑی ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ اہل حدیث بخاری، بخاری کرتے ہیں تو بخاری میں صرف کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے لہٰذا غیر مقلدوں کو کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا چاہیے۔

جب کہ صحیح بخاری حدیث نمبر (149) میں بیٹھ کر پیشاب، قضائے حاجت کا صراحتاً ذکر ہے، اسی طرح دیگر روایات اس کی مؤید ہیں۔ نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے، وہ جھوٹ بولتے ہیں، اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا معمول بیٹھ کر پیشاب کرنا تھا۔ نیز یہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والی روایت سے متعارض بھی نہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے اس موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھیں۔ وہ اپنے علم کے اعتبار سے صحیح فرمارہی تھیں۔

[10] - بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

696۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا (224) ومسلم کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الخفین (623)

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. ❶ "..... "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جن زادیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

فوائد :...... العمری کی حدیث میں اس دعا کے شروع میں "بسم اللہ" کے لفظ بھی آئے ہیں (فتح الباری) یہ کہنے سے بندے کی شرمگاہ جنوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ (مفہوم ترمذی، صحیح)

[11]..... بَابُ الْاِسْتِطَابَةِ

استنجاء کرنے کا بیان

697۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تَجْزِئُ عَنْهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے کر جائے، جن کے ساتھ وہ استنجاء کرے، کیونکہ وہ اسے کافی ہیں۔"

فوائد :...... کم از کم استنجاء میں تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں (دیکھیے صحیح مسلم عن سلمان) البتہ پاکی کے لیے زائد میں کوئی حرج نہیں۔ مجبوری کی حالت میں تین سے کم بھی ہوں تو طہارت حاصل ہو جائے گی۔

698۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ خُزَيْمَةَ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ رَجِيعٌ يَعْنِي الْاِسْتِطَابَةَ. ❸

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین پتھر (ضروری ہیں) جن میں گوبر نہ ہو، یعنی استنجاء کے لیے۔"

---

❶ متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء (142) ومسلم، کتاب الحیض، باب مایقول اذا اراد دخول الخلاء (829)

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (40) والنسائی، کتاب الطهارة، باب الاجتزاء فی الاستطابة بالحجارة دون غیرها (44)

❸ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (4) وابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة (315)

[12]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاسْتِنْجَاءِ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ

ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا

699۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ أَنْ لَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بَعْرَةٍ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَيَنْهَاكُمْ أَوْ يَأْمُرُكُمْ. ❶

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "تم میرے قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ہڈی اور مینگنی (لید) کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔" ابوعاصم نے ایک بار کہا: وہ تمہیں منع کرتے ہیں، یا حکم دیتے ہیں۔

فوائد:..... ابوداود میں بسند حسن کوئلے کا بھی ذکر ہے کہ اس سے بھی استنجاء ممنوع ہے۔

[13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت

700۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ ....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ. ❷

ابوقتادہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔"

فوائد:..... دائیں ہاتھ اس سے پاکیزگی والے اور اچھے اچھے کام کیے جاتے ہیں، مثلاً کھانا، پینا، مصافحہ کرنا وغیرہ۔ اس کے برعکس بائیاں ہاتھ مکروہات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً استنجاء، ناک صاف کرنا وغیرہ۔ لہذا اس بنا پر دائیں کو بائیں پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور مکروہات میں دائیاں ہاتھ استعمال کرنے سے روکا گیا ہے۔

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (153) ومسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (612)

❷ صحيح أخرجه مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة (609) أبو داود، كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (8)

[14] ..... بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجاء کرنا

701۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ أُعَلِّمُكُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَإِذَا اسْتَطَبْتَ فَلَا تَسْتَطِبْ بِيَمِينِكَ وَكَانَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ قَالَ زَكَرِيَّا يَعْنِي الْعِظَامَ الْبَالِيَةَ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہارے لئے بچوں کے لیے باپ کی طرح ہوں میں تمہیں سکھلاتا ہوں تم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ اور جب تم استنجاء کرو تو اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرو۔ اور ہمیں تین پتھروں کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور رمۃ سے منع کرتے تھے۔ زکریا کہتے ہیں رمۃ سے مراد ہے بوسیدہ ہڈیاں۔"

فوائد:..... استنجا میں مذکورہ چیزوں کے علاوہ کوئی بھی چیز جس سے پاکی حاصل ہو جائے مثلاً ٹشو، پانی وغیرہ ان کا استعمال جائز ہے۔ البتہ پانی سے استنجا افضل ہے۔

[15] ..... بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

702۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ .....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ بِعَنَزَةٍ وَإِدَاوَةٍ فَيَتَوَضَّأُ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ "نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک لڑکا لوہے کی نوک والا ڈنڈا (برچھی) اور لوٹا لے کر آپ کے پاس آتے پھر آپ ﷺ وضو کرتے۔"

---

❶ صحیح: عند البخاری الوضوء، باب لا یستنجی بروث (156) ومسلم كتاب الطهارة باب [illegible] (268)

❷ متفق علیہ، سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

703۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ جَاءَ الْغُلَامُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ كَانَ يَسْتَنْجِي بِهِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَبُو مُعَاذٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَنِيعٍ أَبِي مَيْمُونَةَ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو ایک لڑکا پانی کا لوٹا لے کر آتا، جس سے آپ استنجاء کرتے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ابو معاذ کا نام عطاء بن منیع ابو میمونہ ہے۔''

704۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَرٍّ ....

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي وَكَانَتْ تَحْتَ حُذَيْفَةَ أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. ❷

مسیب بن نجبہ کہتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا اور وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی کہ حذیفہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔

[16]..... بَابٌ فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ الِاسْتِنْجَاءِ

استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا

705۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي هُرَيْرَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَخَلَ غَيْضَةً فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس پانی لاؤ، پھر آپ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ پھر میں آپ کے پاس پانی لایا تو آپ نے استنجاء کیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مٹی سے ملا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ دھویا۔''

فوائد:..... معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے لیے چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ اور استنجا کے بعد اچھی طرح

---

❶ صحیح۔ سابقہ روایت دیکھئے۔

❷ ضعیف۔ اس میں جہالت ہے۔ ابن ابی شیبہ 152/1

❸ حسن۔ ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی (45) و نسائی، کتاب الطھارۃ، باب دلک الید بالارض بعد الاستنجاء (50) دیکھیے فائدہ حدیث

پانی اور مٹی کے ساتھ ہاتھوں کو صاف کرنا چاہیے، تاکہ ہاتھ پر کوئی گندگی کا نشان یا جراثیم باقی نہ رہے۔ مٹی میں اللہ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اس سے تمام جراثیم ختم ہو جاتے ہیں اور اچھی طرح صاف ہو جاتے ہیں۔ آج بڑے بڑے کیمیکل صابن بھی مٹی کی افادیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر مٹی میسر نہ ہو تو صابن سے ہاتھ دھوئے جائیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں کچھ بندے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں (التوبہ: 108) یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی جس میں ان کی مدح کی گئی اور وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ (صحیح ابن ماجہ) (۲) قضائے حاجت میں برتن لے کر جانا یا زمین نرم کرنے کے لیے ہوتا تاکہ پیشاب کے چھینٹے نہ اڑیں۔ نیز کھلے میدان میں موذی حشرات الارض وغیرہ مارنے کے لیے بھی مفید ہے۔
نیز معلوم ہوا پیغمبر بھی انسان ہیں اور ان کا پاخانہ بھی پاک نہیں ہوتا۔ اسی لیے آپ ﷺ اپنا ہاتھ اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں بعض غالی (غلو پسند) لوگوں نے جتنی روایات نقل کی ہیں وہ حد درجہ ضعیف، مردود اور موضوع ہیں۔

706۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

ابراہیم بن جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[17] بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہیے

707۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ ...... أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ. ❷

ابوبردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے "غفرانک"

فوائد:...... پاخانہ پیشاب رک جائے تو بندہ کن تکالیف سے دوچار ہوتا ہے، یہ تو جس کو پیش آئے وہی جان سکتا ہے۔ لہٰذا اتنی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر کما حقہ ادا نہ ہو تو یہ کوتاہی ہے۔ اسی لیے بیت الخلاء سے

---

❶ [illegible] (359)

❷ صحيح: [illegible] (30) [illegible]

فراغت کے بعد کما حقہ شکر نہ کر سکنے کی کوتاہی کی معافی کے لیے غفرانک کے الفاظ سکھائے گئے ہیں۔ (واللہ اعلم)

[18]..... بَاب فِي السِّوَاكِ
مسواک کرنا

709۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں مسواک کرنے کی زیادہ تاکید کر چکا ہوں۔"

فوائد:..... مسواک انتہائی پر اہمیت عمل ہے یہ منہ کی پاکی اور رب کی رضا کا باعث ہے (بخاری) آپ ﷺ اس کو انتہائی اہمیت دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی مسواک کرتے آپ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے ان سے لے کر کی۔

710۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِهِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي السِّوَاكَ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت اس کا حکم دیتا۔" ابو محمد کہتے ہیں: "یعنی مسواک کرنے کا۔"

فوائد:...... اس عمل سے مسواک کی اہمیت کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ نیند سے جاگتے ہی آپ کا سب سے پہلا کام یہی مسواک ہوتا۔

[19]..... بَاب السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ
مسواک منہ کی صفائی ہے

711۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ هُوَ الْقَطَوَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح البخاری، كتاب الجمعه، باب السواك يوم الجمعه (888)

❷ متفق علیه البخاری، كتاب الجمعه، باب السواك يوم الجمعه (887) و مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك (588)

السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. ❶ "مسواک کرنا منہ کے لئے پاکیزگی ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے۔"

فوائد: ...... سومعلوم ہوا وضو نماز کے لیے شرط ہے اس کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں، فرض ہو چاہے نفل، دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی طرح مکمل وضو کیا جائے، اگر ذرہ بھر عضو بھی خشک رہا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسی طرح صدقے کی قبولیت بھی حلال مال پر منحصر ہے۔ صدقہ خواہ معمولی ہو، مگر حلال سے ہو، اللہ اس سے بھی خوش ہوجاتے ہیں۔ صدقہ لاکھوں میں ہو، مگر حرام کے ذرائع سے مال کمایا گیا ہو تو اس سے صدقہ کا ذرہ بھر اجر نہیں ملتا۔

[20]... بَاب السِّوَاكِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت مسواک کرنا

712۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ......

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. ❷

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک کے ساتھ اپنے منہ کو صاف کرتے۔

[21]..... بَاب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

713۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ. ❸

ابو ملیح اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وضو کے بغیر اللہ نماز قبول نہیں کرتا۔ اور نہ خیانت کا صدقہ قبول کرتا ہے۔"

[22]..... بَاب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ

وضو نماز کی چابی ہے

714۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم معلقا بصيغة الجزم عن عائشة تعليقا وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب السواك (289)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، 889، ومسلم كتاب الطهارة، باب السواك (592)

❸ صحيح أبو داود، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، (59) والنسائي، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء (139)

لحيته ...

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وضو نماز کی چابی ہے، اور اس کے علاوہ (چیزوں) کو حرام کرنا اللہ اکبر کہنا ہے اور انہیں حلال کرنا سلام پھیرنا ہے۔"

[23] .... بَابُ كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ

وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا بیان

715۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ. ❷

سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے۔

فوائد: ..... ایک "مد" دونوں ہاتھوں کو بھرنے کے برابر (تقریباً چوتھائی کلو) اور صاع چار مد (تقریباً ۲ کلو ۱۰۰ گرام) ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا آپ ﷺ وضو و غسل کے لیے کم از کم پانی استعمال کرتے تھے، کیونکہ یہ بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ بچت اور حساب دینے میں آسانی کا باعث ہے۔ نیز یہ احتیاط پانی کی قلت کے پیش نظر بھی ہو سکتی ہے، گو کہ آج پانی کی دستیابی کے وسائل کافی ہیں، مگر پھر بھی حدیث کا یہ پہلو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

716۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ......

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ. ❸

انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ "رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور پانچ مد سے غسل فرما لیتے تھے۔"

---

❶ حسن۔ اس کے شواہد کی موجودگی میں اس سے ثقاہت حاصل کرنا ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: 307، 308

❷ صحیح، مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة (736)، والترمذي، كتاب الطهارة، باب في الوضوء بالمد (56)

❸ متفق عليه، البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد (201)، ومسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة (734)

فوائد:...... اس میں غسل کے لیے مد کا ذکر ہے جو کہ تقریباً اڑھائی کلو سے اوپر بنتا ہے۔

[24] ... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيضَأَةِ
لوٹے سے وضو کرنا

717۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ......

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فِي مَنْزِلِنَا فَأَخُذُ مِيضَأَةً لَنَا تَكُونُ مُدًّا وَثُلُثَ مُدٍّ أَوْ رُبُعَ مُدٍّ فَأَسْكُبُ عَلَيْهِ فَيَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ❶

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ہمارے گھر تشریف لاتے تو میں اپنا ایک لوٹا لیتی۔ جو کہ ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔ یا چوتھائی مد کا ہو گا، تو میں آپ ﷺ پر پانی انڈیلتی تو آپ تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے۔

فوائد:...... سوائد سے تین تین دفعہ اعضا کا دھو لینا، یہ اس کے با کفایت ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ اتنے پانی کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

[25] ... بَاب التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ
وضو میں بسم اللہ کہنا

718۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ

حَدَّثَنِي رُبَيْحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ❷

ربیح بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری اپنے باپ اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔“

فوائد:...... وضو شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہنا اس کے حکم کے بارے فقہاء کا اختلاف ہے اس کی اسناد میں کلام کی بنا پر جمہور سے سنت بتاتے ہیں۔ اور بعض ائمہ اور امام البانی رحمہ اللہ وغیرہ اس کی سند کے

❶ حسن: ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه، (390) والبيهقي، كتاب الطهارة، باب التطهير بفضل طهور المرأة (237)

❷ صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ما جاء في التسمية في الوضوء (397) [illegible] 71/1

مجموعے طرق سے صحت حاصل کر لینے کی بنا پر اسے واجب قرار دیتے ہیں، کیونکہ حدیث کے مطابق نہ پڑھنے والے کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے یہی موقف درست اور زیادہ محتاط معلوم ہوتا ہے۔(۱) باقی بسم اللہ بھول جانا اس کا حکم الگ ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ میری امت سے بھول، غلطی اور مجبوری کو معاف کر دیا گیا ہے۔(ابن ماجہ)(۲) رہی اس کے کلمات کی بات تو یہ فقط "بسم اللہ" ہی ہیں، الرحمٰن الرحیم کا اضافہ راجح معلوم نہیں ہوتا۔ احمد وغیرہ میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ برتن میں ہاتھ رکھا پھر "بسم اللہ" فرمایا۔

[26] .... بَاب فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا

اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنا

719۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ ...... أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَاسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا فَقُلْتُ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا قَالَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ❶

اوس بن ابی اوس اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: "انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھ تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ بہایا۔" میں نے ان سے پوچھا: کونسی چیز تین مرتبہ بہائی۔ انہوں نے کہا: "اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔"

فوائد:...... وضو شروع کرتے وقت اگر ہاتھ صاف و پاک ہوں تو انہیں برتن میں داخل کیا جاسکتا ہے ورنہ انہیں تین مرتبہ دھو کر اس میں ڈالا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ دھو کر پانی میں ہاتھ ڈالے۔ کیونکہ اسے نہیں معلوم اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (متفق علیہ) اس میں بھی کئی حکمتیں پنہاں ہیں (۱) بالخصوص عرب کے لوگ ڈھیلوں سے استنجی کرتے اور ازار بند کھلا باندھتے تھے، اس لیے رات کو شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے ہاتھ پر نجاست لگ سکتی ہے۔(۲) زیادہ تر صحرا اور کھلے مکانوں میں رہتے جہاں کیڑے مکوڑے کا آ جانے کا خدشہ ہوتا۔ دونوں صورتوں کے احتمال کے پیش نظر ہاتھ دھونا ہی اولیٰ ہے۔

[27] .... بَاب الْوُضُوءُ ثَلَاثًا

وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا

720۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ

❶ صحيح أخرجه النسائي، كتاب الطهارة، باب: كم يغسلان (83) والطيالسي 51/1 (168)

بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى ....

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے غلام حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ: ''عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا۔ اور کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور اپنے ہاتھوں اور چہرے کو تین تین بار دھویا۔ اور اپنے سر کا مسح کیا۔ اور اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔'' پھر انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح میں نے وضو کیا۔'' پھر انہوں نے کہا: ''جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا، پھر دو رکعت نماز پڑھے گا اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے گا، تو اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

فوائد:...... وضو میں اعضا کو ایک ایک، دو دو، تین تین بار دھونا سبھی طرح سے ثابت ہے، البتہ تین سے زیادہ کرنا ظلم و زیادتی اور اسراف ہے۔ جیسے صحیح ابوداود میں آتا ہے۔ (۲) ''جو اس طرح وضو کرے'' سے مراد وضو کا طریقہ کار ہے، نہ کہ اعضا تین دفعہ دھونا، کیونکہ دوسری احادیث سے دو اور ایک مرتبہ بھی ثابت ہے (۳) ان کے بعد پڑھی جانے والی دو رکعتیں کوئی خاص نہیں، چاہے فرض ہوں یا سنت یا نفل سبھی اس فضیلت کا باعث ہیں۔ (واللہ اعلم)

[28]... بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

وضو کے اعضاء کو دو، دو بار دھونا

721۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ ......

يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ

یحییٰ مازنی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید نے پانی کا برتن منگوایا پھر اسے اپنے ہاتھوں پر

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (159) ومسلم، کتاب الطھارۃ، باب صفۃ الوضوء وکمالہ (538)

فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ. ❶

ڈالا اور تین بار دھویا۔ اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو بار دھویا۔ پھر انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا کہ ایک وضو میں ہر عضو کو الگ الگ تعداد میں دھویا جا سکتا ہے۔

722۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْهُ. ❷

عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[29]... بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا

723۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ أَوْ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ مَرَّةً مَرَّةً. ❸

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”کیا میں تمہارے پاس بیان نہ کروں، یا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کی خبر نہ دوں؟“ پھر انہوں نے ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ یا راوی نے ایک ایک بار کہا۔“

724۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ اور کلی کے لیے اور ناک میں

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب مسح الرأس كله (185) ومسلم، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي ﷺ (554)

❷ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء مرة مرة (157)

وَالِاسْتِنْشَاقِ ❶ — اچھی طرح پانی ڈالا۔

[30] بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
مکمل وضو کرنا

725۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ...

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى. قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ناپسندیدہ اوقات میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“

فوائد:...... ”مکروہات“ کا مطلب انتہائی سردی میں یعنی جب پانی چھونے کو جی نہ چاہ رہا ہو وغیرہ (۲) مساجد کی طرف زیادہ قدم سے پتہ چلتا ہے، کہ گھر مسجد سے قریب ہونا کوئی زیادہ فضیلت کا باعث نہیں۔ بلکہ جتنا دور ہوگا، اتنا ہی اجر کی زیادتی کا باعث ہے۔

726۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ...

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ. ❸

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح ذکر کرتے ہوئے سنا۔

727۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

---

❶ صحیح، سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح ابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب ما جاء في اسباغ الوضوء (427)

❸ صحیح، سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْنَا بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں مکمل وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

[31] بَابٌ فِي الْمَضْمَضَةِ
کلی کرنے کا بیان

728- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحَبَةَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ فَجَلَسَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ قَالَ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَذَا طُهُورُهُ. ❷

خالد بن علقمہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدخیر نے بیان کیا ''علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صحن میں آئے اور بیٹھ گئے۔ اور انھوں نے اپنے غلام سے کہا: ''میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔'' راوی کہتا ہے: ''وہ غلام علی رضی اللہ عنہ کے پاس برتن لایا جس میں پانی تھا اور ایک تھال لایا۔'' عبدخیر کہتے ہیں ''ہم بیٹھ کر انہی کی طرف دیکھ رہے تھے: انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ اس میں ڈالا اور اپنا منہ بھر لیا اور کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو اپنے بائیں ہاتھ سے جھاڑا اسی طرح تین بار کیا۔'' پھر انھوں نے کہا: ''جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے تو یہی آپ کا وضو ہے۔''

فوائد:...... وضو میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے۔ احناف کے ہاں وضو میں کلی واجب نہیں۔ جبکہ غسل میں واجب ہے حالانکہ غسل اور وضو میں کلی کا فرق کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ یہ فقہ حنفی کی من مرضیاں ہیں۔ اس حدیث میں کلی اور پانی چڑھانے کے بارے میں صراحت نہیں کہ ایک چلو سے یہ کام کرنا ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت مذکور ہے کہ ایک ہی چلو سے دونوں کام کیے جائیں گے۔ البتہ بعض علماء ان کو الگ الگ کرنے کی طرف بھی گئے ہیں۔ ابوداؤد کی حدیث اس بارے آتی ہے۔ لیکن وہ ضعیف ہے۔ البتہ تاریخ ابن ابی خیثمہ میں صحیح روایت ہے کہ کلی اور ناک کے لیے الگ الگ پانی

❶ صحیح احمد 232/1 وابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی أسباغ الوضوء (426)
❷ صحیح

... جائز ہے، لہٰذا جس طرح آسانی ہو کر لینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

729۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ...

حَدَّثَتْ حَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ خَيْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❶

حسن بن عقبہ مرادی کہتے ہیں کہ عبد خیر نے پہلی اسناد کے ساتھ اسی طرح مجھ سے بیان کیا۔

[32]..... بَابٌ فِي الِاسْتِنْشَاقِ وَالِاسْتِجْمَارِ
ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا

730۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ...

عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَنْشَقَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. ❷

عائذ اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی ناک میں پانی ڈالے تو اسے چاہیے کہ اسے جھاڑے، اور جو کوئی ڈھیلے استعمال کرے وہ انھیں طاق استعمال کرے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا کہ جھاڑنا واجب ہے۔

[33]..... بَابٌ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ
داڑھی میں خلال کرنے کا بیان

731۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ...

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ. ❸

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انھوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا اور انھوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔“

---

❶ صحیح۔ سابقہ حدیث کی تکرار ہے۔

❷ متفق علیہ۔ أخرجه البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستنثار في الوضوء (161) ومسلم، كتاب الطهارة، باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار (561)

❸ صحیح۔ الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء في تخليل اللحية (31) وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ما جاء في تخليل اللحية (430)

فوائد:...... داڑھی کا خلال کرنا یہ بھی سنت رسول ﷺ ہے ضرور کرنا چاہیے۔

[34]..... بَاب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ
انگلیوں کا خلال کرنا

732۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ ..... بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغْ وُضُوءَكَ وَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ۔ ❶

لقیط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تو وضو کرے تو اپنے وضو کو مکمل کر اور اپنی انگلیوں میں خلال کرو۔"

فوائد:...... ثابت ہوا انگلیوں کا خلال بھی مسنون ہے۔ ضرور کرنا چاہیے۔

[35]..... بَاب وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
ایڑیوں کے لیے آگ کی وعید

733۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى..... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔ ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے مکمل وضو کیا کرو۔"

734۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ........ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ وَيَقُولُ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے تھے۔ اور لوگ لوٹے سے وضو کرتے ہوئے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو یہ کہتے: "وضو پورا کیا کرو" کیونکہ ابوالقاسم ﷺ فرمایا ہے: "ایڑیوں کے لئے آگ کا

---

❶ صحیح أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار (142، 143) و الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء في تخليل الأصابع (38)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم (60) ومسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (569)

لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ❶

عذاب ہے۔" ابومحمد کہتے ہیں: "یہ حدیث میرے نزدیک عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ پسند ہے۔"

فوائد:...... وضو میں کسی بھی عضو کا کوئی حصہ خشک رہ جانا وضو نہ ہونے کا باعث ہے، باقی اعضاء کی نسبت چونکہ یہ چیز ان ایڑیوں میں زیادہ ہوتی ہے، لہٰذا ان کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔

[36]... باب فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ

سر اور کانوں کا مسح کرنا

735۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ أَوْ كَالَّذِي صَنَعْتُ ❷

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اپنے کانوں کی اندرونی سطح پر مسح کیا۔ پھر انہوں نے کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے کیا۔"

فوائد:...... کانوں کا مسح بھی سر کے ساتھ واجب ہے۔ الصحیحة میں حدیث ہے: "الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ" (کان سر کا حصہ ہیں) لہٰذا ان کا مسح بھی ضروری ہوگا۔

[37]... باب كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے

736۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْجُحْفَةِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ

عبداللہ بن زید مازنی اپنے چچا عاصم مازنی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو "جحفہ" مقام پر وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب: 165؛ ومسلم، کتاب الطہارة، باب وجوب غسل الرجلین بکمالہما: 573۔

❷ حسن: 731، میں اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُرِيدُ بِهِ تَفْسِيرَ مَسْحِ الْأَوَّلِ. ❶

پھر آپ ﷺ نے تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو دھویا حتیٰ کہ انہیں صاف کر دیا۔ پھر اپنے سر کا اس پانی سے مسح کیا جو آپ کے ہاتھوں کا بچا ہوا نہیں تھا۔" ابو محمد کہتے ہیں: "اس حدیث سے ابو عاصم پہلے مسح کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔"

فوائد:...... یعنی مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ البتہ ابوداود میں حسن درجے کی حدیث آتی ہے جس میں نیا پانی نہ لینے کی صراحت ہے لیکن بعض علماء نے اس کے اضطراب کی جانب اشارہ کیا ہے۔ بہر حال بہتر طریقہ اول الذکر ہی ہے البتہ دوسرے طریقے کا بھی جواز ملتا ہے۔

[38]... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

737۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ إِي وَاللَّهِ. ❷

جعفر اپنے باپ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابو محمد سے کہا گیا: "آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟" انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! ہاں۔"

فوائد:...... عمامہ پر مسح کے دو طریقے ہیں (۱) فقط عمامے پر مسح کیا جائے۔ جیسا کہ عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ سے بخاری واحمد وغیرہ میں ثابت ہے (۲) کچھ پیشانی پر اور باقی عمامے پر مسح کیا جائے۔ دیکھیے مسلم عن المغیرہ۔

❶ صحیح: احمد 41/4، ومسلم، کتاب الطهارة، باب في وضوء النبي ﷺ (236)

❷ صحیح: البخاري، کتاب الوضوء، باب المسح على الخفين (204)، والنسائي، کتاب الطهارة، باب المسح على العمامة (119)

[39]... بَابٌ فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا

738۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَنَضَحَ فَرْجَهُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ایک بار وضو کیا اور آپ نے اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

فوائد:..... شرمگاہ پر چھینٹے مارنا دفع وسوسوں کے لیے ہے۔ حتیٰ اگر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تمہاری شرمگاہ سے قطرہ نکلا ہے۔ جس سے وضو ٹوٹ گیا ہے۔ تو اس کے دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بندہ شرمگاہ پر پانی چھڑک لے تاکہ آدمی سمجھے کہ یہ میرا چھڑکا ہوا پانی ہے نہ کہ شرمگاہ سے نکلا ہوا۔ جس سے وسوسہ زائل ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

[40]..... بَابُ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

739۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ خَالَتِي عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْدِيلِ لِيَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَنْفُضُ أَصَابِعَهُ وَلَا يَمَسُّهُ. ❷

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ سے نبی ﷺ کے جنابت کے غسل کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: "برتن لایا جاتا اور آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں نجاست لگی ہوتی دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر سر اور تمام جسم دھوتے۔ پھر جگہ بدل کر اپنے پاؤں دھوتے۔ پھر آپ ﷺ کو کپڑا دیا جاتا تو اسے اپنے آگے رکھ لیتے اور اپنے جسم کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے، اس کپڑے کو استعمال نہ کرتے۔"

---

❶ صحیح: بیہقی، کتاب الطہارۃ، باب الانتضاح بعد الوضوء مرۃ الوضوء من 1/152

❷ متفق علیہ: بخاری، کتاب الغسل، باب مسح الید بالتراب لیکون أنقی، 620، ومسلم، کتاب الحیض، باب صفۃ غسل الجنابۃ، 720

فوائد:...... رومال، کپڑے کا دیا جانا اس بات پر دال ہے کہ آپ ﷺ اسے استعمال کرتے تھے تبھی تو آپ ﷺ کو یہ پیش کیا جاتا تھا، جیسا کہ ترمذی میں بھی حسن درجے کی حدیث ہے، جس میں کپڑے سے وضو کے اعضاء خشک کرنے کا بیان ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

[41]... بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

740۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. ❶

مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' پھر آپ اپنی سواری سے اتر کر چلے گئے، حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ پھر آپ آئے اور میں نے آپ پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ تو آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ اور آپ ﷺ پر اونی جبہ تھا۔ آپ ﷺ اپنے بازوؤں کو اس سے نہ نکال سکے تو آپ ﷺ نے جبہ کے نیچے سے ان کو نکال لیا۔ اور اپنے بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں رہنے دو، کیونکہ میں نے انہیں وضو کے بعد پہنا ہے۔'' پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

فوائد:...... ثابت ہوا موزوں پر مسح جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ طاہر ہونے کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔

---

❶ متفق عليه، البخاري، كتاب الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه (182) ومسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين (630)

[42]..... بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ
مسح کی مقررہ مدت کا بیان

741۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. ❶

علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں۔ اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر کی۔ یعنی موزوں پر مسح کے متعلق۔“

فوائد:..... مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے، جب کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ نیز مسح کی مدت ابتداء پہلی دفعہ مسح کرنے کے وقت سے ہوگی۔

[43]..... بَاب الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ
جوتے پر مسح کرنا

742۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ......

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَوَسَّعَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. ❷

عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا: ”انہوں نے جوتیوں پر مسح کیا اور وسیع جگہ کا مسح کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ”اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے نہ دیکھا ہوتا۔ جس طرح میں نے کیا ہے، تو میری رائے ہوتی کہ پاؤں کے اوپر والے حصہ سے اس کا نیچے والا حصہ مسح کا زیادہ مستحق ہے۔“ ابومحمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے منسوخ ہے: ”اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔“ (مائدہ: ۶)

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين (637) والنسائي، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (128، 129)

❷ صحيح أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب كيف المسح (162، 163) والدارقطني 1/ 204، 205 (4)

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهِنَّ شَاءَ ❶

کی طرف کرے۔ اور کہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔"

فوائد:..... صحیح مسلم میں آسمان کی جانب نظر اٹھانے کا ذکر نہیں۔ یہ ابوداؤد کے اندر ہے۔ لیکن وہ حدیث ضعیف ہے۔ اسی طرح انگلی اٹھانا بھی ثابت نہیں۔ مگر افسوس! کے غیر ثابت روایت پر عمل کرنا اور صحیح احادیث کو ٹھکرانا اہل بدعت کا شیوہ رہا ہے۔ نیز معلوم ہوا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

45..... بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ

وضو کی فضیلت کا بیان

744۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ......

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَرَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ. ❷

عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ لوگ غزوہ سلاسل میں گئے۔ پھر لوٹ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو ان کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما تھے۔ تو ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جو اس طرح وضو کرے گا جس طرح اسے حکم دیا گیا اور اسی طرح نماز پڑھے گا جس طرح حکم دیا گیا، تو اس کے سابقہ برے کام معاف کر دیئے جائیں گے۔" انہوں نے کہا "اے عقبہ! کیا ایسے ہی ہے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

745۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ......

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (552) وابو داؤد، كتاب الطهارة، باب ما يقول اذا توضأ (169)

❷ صحيح الطبراني في الكبير 156/4، 157 (3994_3995)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مسلمان یا مومن بندہ جب وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، پانی کے ساتھ، یا پانی کے آخری قطرہ سے، جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی سے یا پانی کے آخری قطرہ سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی وجہ سے کئے ہوتے ہیں۔ حتی کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔"

فوائد:...... ان گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

746۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ......

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ قَالَ أَمَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا قُلْتُ لَهُ لِمَ فَعَلْتَهُ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَصَلَّى الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحَاتَّ هَذَا الْوَرَقُ ثُمَّ قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ. ❷

ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ میں سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا تھا تو انہوں نے درخت کی ایک سوکھی ہوئی ٹہنی پکڑ کر اسے حرکت دی۔ حتی کہ اس کے پتے جھڑ گئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟" میں نے اس سے کہا: "آپ نے ایسا کیوں کیا؟" انہوں نے کہا: "اسی طرح میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "دن کے دونوں کناروں اور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھو، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔" یہاں تک پڑھی۔ (ہود: ۱۱۴)

❶ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الصیارۃ (576) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی فضل الطہور (2)

❷ فی إسناده ... الترغیب والترہیب 1/ 130۔137

[46] ... بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے لئے وضو کرنا

747۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے کسی کا جب تک وضو نہیں ٹوٹتا تھا تو وہی (پہلا وضو) اس کے لئے کافی ہوتا تھا۔

فوائد:...... افضل یہی ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا جائے نیز آپ ﷺ سے بھی ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں ثابت ہیں۔

[47] ... بَابُ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (وجوب) کا بیان

748۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں اپنی دبر میں کوئی حرکت محسوس کرے پس اسے شک ہو کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں، تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے، حتیٰ کہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کرے۔''

فوائد:...... آپ کا وضو یقینی ہے، جب کہ وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہے، تو یقین پر ہی عمل ہوگا۔

[48] ... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضو کرنا

749۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث 214 و ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء لكل صلاة (509)

❷ مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث (803) و أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب إذا شك في الحدث (177)

عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلاعِيُّ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا إِذَا نَامَ قَائِمًا لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ.❶

معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں جب آنکھ سو جائے تو تسمہ کھل جاتا ہے۔'' ابومحمد عبداللہ سے کہا گیا: ''کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں۔'' انھوں نے کہا: ''نہیں، جب کھڑا کھڑا سو جائے تو اس پر وضو نہیں ہے۔''

فوائد:...... سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن کھڑے ہونے کی حالت میں نیز اس طرح بیٹھنے سے کہ جس میں اعضاء ڈھیلے نہ پڑیں، وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل منقول ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے پھر اٹھ کر بلا وضو نماز ادا کر لیتے۔

[49]..... بَاب فِي الْمَذْيِ

مذی کا بیان

750۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ.......

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ. قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ خُذْ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَانْضَحْهُ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ.❷

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی اور میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کرتا تھا۔ اس بات کا میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا اور اس کے متعلق آپ سے پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس کے لیے صرف وضو کافی ہے۔'' معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے کہا: ''جو میرے کپڑے کو لگ جائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں آپ کا خیال ہو کہ مذی لگی ہے، وہاں ایک چلو لے کر چھینٹے مارڈالو۔''

---

❶ حسن بالشاهد الطبراني الكبير 19/372 (875) والحلية 9/305، دیکھیے نیل الأوطار 1/241۔242 والمحلى 1/231

❷ صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في المذى (210) والترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء في المذى يصيب الثوب (115)

فوائد:...... ''مذی'' وہ پانی ہے جو بیوی سے بوس و کنار یا شہوت کے وقت لیس دار صورت میں نکلے اس سے وضو کیا جائے گا، اور جہاں کپڑے وغیرہ پر لگی ہو، وہاں پانی کا چھینٹا مار لیا جائے۔

[50]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا

751۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ. ❶

بسرة بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنی شرمگاہ چھوئے تو اس کے بعد وضو کرے۔''

752۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هٰذَا أَوْثَقُ فِي مَسِّ الْفَرْجِ وَقَالَ الْوُضُوءُ أَثْبَتُ. ❷

بسرة بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''شرمگاہ کو چھونے کے متعلق یہ حدیث زیادہ قوی ہے۔''

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث میں ''فرج'' کا لفظ آیا ہے جو کہ قبل و دبر عورت اور مرد کو شامل ہے۔
(۲) طلق رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ بظاہر اس کے خلاف ہے جس میں آلہ تناسل کے چھونے کو ناقض وضو میں شمار نہیں کیا گیا۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جب بلا حائل نیت شہوت سے چھوا جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ فقہاء محدثین اس کے قائل ہیں۔

[51]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا

753۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

---

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذکر (181) والترمذی، کتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذکر (82، 84)
❷ صحیح پیچھے تخریج گزر چکی ہے۔

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ ....

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا. ❶

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے۔" ابو محمد سے کہا گیا: "کیا آپ اسے اختیار کرتے ہیں؟" انہوں نے کہا: "نہیں۔"

فوائد:...... پہلے یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ آگے حدیث آرہی ہے۔ لہٰذا اب آگ سے پکی چیز سے وضو ضروری نہیں۔

[52]... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی رخصت

754۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ ......

عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. ❷

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ میں بکری کا کندھا پکڑے کاٹتے ہوئے (کھاتے) دیکھا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے چھری کو پھینک دیا۔ جس سے وہ کاٹ رہے تھے، پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔"

[53]... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

دریا کے پانی سے وضو کرنا

755۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء مما مست النار (785)؛ النسائی، کتاب الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (179)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یتوضأ من لحم الشاة والسویق (208)؛ ومسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الوضوء مما مست النار (91)

يزيد بن أبي حبيب عن الجلاح عن عبد الله بن سعيد المخزومي عن المغيرة بن أبي بردة عن أبيه

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رِجَالٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ هَذَا الْبَحْرِ نُعَالِجُ الصَّيْدَ عَلَى رَمَثٍ فَنَعْزُبُ فِيهِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا مِنَ الْعَذْبِ لِشِفَاهِنَا فَإِنْ نَحْنُ تَوَضَّأْنَا بِهِ خَشِينَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَإِنْ نَحْنُ آثَرْنَا بِأَنْفُسِنَا وَتَوَضَّأْنَا مِنَ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا مِنْ ذَلِكَ فَخَشِينَا أَنْ لَا يَكُونَ طَهُورًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّئُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ الطَّاهِرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مدلج سے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! ہم دریا میں کام کرنے والے لوگ ہیں۔ کشتیوں پر سوار ہو کر شکار کرتے ہیں، اس میں ایک، دو اور تین اور چار راتیں غائب رہتے ہیں۔ اور ہم میٹھا پانی اپنے ساتھ پینے کے لیے رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہمیں اپنی موت کا خوف ہوتا ہے۔ اس سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس سے وضو کرو کیونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔"

فوائد:...... (۱) سمندر کا پانی پاک ہے اس سے طہارت حاصل کی جا سکتی ہے (۲) اس کا مردار حلال ہے اس سے مراد ہر وہ جاندار ہے جو پانی ہی میں زندہ رہ سکتا ہے، باہر آنے سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہو، یا کوئی جانور مردہ بھی مل جائے تو وہ حلال ہے۔ (۳) سائل کو سوال کے متعلق اضافی چیز سے خبردار کرنا درست ہے۔

756 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا، اس نے کہا: "ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور

---

❶ صحیح، [illegible] (83)، [illegible] (65)

وَمَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. ❶

ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔"

[54]... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّاكِدِ
کھڑے پانی سے وضو کرنا

757۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ کیا پھر اسی سے غسل کرے گا۔"

فوائد:...... اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر غسل نہیں کرنا۔ تو پھر کھڑے پانی میں پیشاب کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ عموماً قریبی گھاٹوں سے لوگ طہارت و استعمال کے لیے پانی لیتے ہیں، لہٰذا اس میں گندگی نہیں ڈالنی چاہیے، کیوں کہ گندگی اس کے رنگ، بو، ذائقہ کے تبدیل ہونے سے اسے ناپاک کر دے گی۔

[55]... بَابُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ
ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان

758۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاةِ مِنَ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ سے اس پانی کے متعلق پوچھا جا رہا تھا جو وسیع بیابان میں ہوتا ہے اور اس

---

❶ صحیح تخریج گزر چکی ہے۔

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم (239) ومسلم کتاب الطهارة، باب النهی عن البول فی الماء الراکد (653)

الأرض وما ينوبه من الدواب والسباع فقال إذا بلغ الماء قلتين لم ينجسه شيء. ❶

پر درندوں اور چوپایوں کی آمد و رفت ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جب پانی کے دو مٹکے ہوں تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔"

759۔ حدثنا يحيى بن حسان حدثنا أبو أسامة عن الوليد بن كثير عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبد الله بن عبد الله...

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ سئل عن الماء وما ينوبه من الدواب والسباع فقال رسول الله ﷺ إذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے متعلق پوچھا گیا جس پر درندوں اور چوپایوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب پانی دو مٹکے ہوں تو ناپاک نہیں ہوتا۔"

فوائد :...... اس سے ہجر مقام کے مٹکے مراد ہیں، جو کہ کافی بڑے ہوتے تھے، ان میں تقریباً دو سو دس (210) لیٹر پانی آ جاتا تھا۔ چنانچہ پانی کی اتنی مقدار اگر ہو تو اس میں گندگی پڑنے کے سبب وہ ناپاک نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔

[56]...... باب الوضوء بالماء المستعمل
استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان

760 أخبرنا أبو الوليد الطيالسي وأبو زيد سعيد بن الربيع قالا حدثنا شعبة ....

عن محمد بن المنكدر قال سمعت جابرا يقول جاءني النبي ﷺ يعودني وأنا مريض لا أعقل فتوضأ وصب من وضوئه علي فعقلت. ❸

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ میری تیمارداری کے لیے میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا، مجھے ہوش نہ تھا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ گیا۔"

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطہارۃ [illegible] (63)، ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی ان الماء [illegible] ص 67.

❷ صحیح۔ [illegible]

❸ متفق علیہ: بخاری، کتاب الطہارۃ [illegible] (194) [illegible] (4124)

فوائد: ..... ثابت ہوا عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ جس حدیث میں منع آیا ہے (نسائی) تو وہ نہی تنزیہی ہے کہ جس سے بچنا اولیٰ ہے جب کہ بوقت ضرورت استعمال جائز ہے۔

[57] بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

761۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَاغْتَسَلَتْ فِي جَفْنَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى فَضْلِهَا يَغْتَسِلُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ فِيهِ قَبْلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی نے ایک بڑے ٹب (برتن) میں غسل جنابت کیا تو نبی ﷺ اس کے باقی ماندہ پانی سے غسل کرنے لگے، تو اس نے کہا: ”آپ سے پہلے میں نے اس میں غسل کیا ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنابت پانی میں نہیں ہے۔“

فوائد: ..... معلوم ہوا بلی کا جھوٹا پاک ہے لیکن اگر اس کے منہ پر گندگی لگی ہو تو اس کا حکم الگ ہے پھر اگر وہ دو قلوں سے کم ہے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

762۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پچھلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[58] بَابُ الْهِرَّةِ إِذَا وَلَغَتْ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں بلی کا منہ ڈالنا

763۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ

---

❶ صحیح، سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب الماء لا یجنب، حدیث (68)، و ترمذی، کتاب ابواب الطہارۃ، باب ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک، حدیث (65)۔

❷ صحیح، سابقہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُوْ قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ أَخِي؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ. ❶

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی بہو کبشہ کے پاس گئے، تو اس نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آ کر اس سے پانی پینے لگی، تو ابو قتادہ نے اس کے لئے برتن کو جھکا دیا، حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں تعجب سے) دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا: ”اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نجس نہیں ہے۔ وہ تم پر گھومنے والوں یا گھومنے والیوں سے ہے۔“

[59]... بَابٌ فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ

کتے کا (برتن میں) منہ ڈالنا

764۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوْهُ فِي التُّرَابِ. ❷

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات بار دھوؤ، اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔“

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کتا نجس ہے۔ (۲) کتے کا جھوٹا پانی وغیرہ ناپاک ہوگا، اس سے طہارت حاصل کرنا درست نہیں۔ (۳) کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھویا جا سکتا ہے۔ جن میں سے ایک مرتبہ مٹی سے، جدید تحقیق کے مطابق کتے کی زبان میں بسا اوقات انتہائی خطرناک جراثیم ہوتے ہیں جو کہ آگے برتن میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ مٹی ان کا بہترین توڑ ثابت ہوئی ہے۔ (۴) یہ حکم سبھی کتوں کا ہے۔ البتہ شکاری کتے میں شکار کی حد تک فقط اجازت ہے۔

---

❶ صحیح ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة (75) و ترمذی، كتاب أبواب الطهارة، باب ما جاء في سؤر الهرة (92) و نسائی، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة (68)

❷ صحیح مسلم، كتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه (3997) و ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (73)

[60]..... بَابُ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

چوہیا کا گھی میں گرنا

765۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ. ❶

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے اور جو اس کے ارد گرد ہے پھینک دو اور باقی کھا لو۔"

فوائد:..... ثابت ہوا چوہیا بھی ناپاک ہے۔ چوہیا جس چیز میں واقع ہو اگر تو وہ جامد ہے پھر تو ارد گرد سے صفائی کافی ہے۔ ورنہ ساری چیز ہی اٹھا کر باہر پھینک دی جائے گی۔

[61]..... بَابُ الِاتِّقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب سے پرہیز کرنا

766۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ كَانَ أَحَدُهُمَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ - أَوْ مِنَ الْبَوْلِ - قَالَ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا فَغَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً ثُمَّ قَالَ عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا حَتَّى يَيْبَسَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان دونوں (قبر والوں) کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی کو توڑ کر ہر ایک قبر کے سر کے پاس گاڑا پھر آپ نے فرمایا: "قریب ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے۔"

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء (235)، وابو داود، کتاب الاطعمة، باب فی الفارة تقع فی السمن (3481)، والنسائی، کتاب الفرع، باب الفارة تقع فی السمن (4269، 4270)

❷ متفق علیہ، البخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ (218)، ومسلم، کتاب الطہارة، باب الدلیل علی نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه (675)

فوائد:...... (۱) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا باعث عذاب ہے۔ (۲) اس سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔ (۳) صغیرہ گناہوں سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے "وما يعذبان في كبير" (۴) آپ کو چونکہ اطلاع مل گئی تھی کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ٹہنیاں لگا دیں یہ آپ ﷺ کی سفارش کا طریقہ کار تھا جو کہ قبول کی گئی، لیکن اس کو دلیل بنا کر اس کو معمول نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ آپ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس واقعہ کا تسلسل نہیں ملتا۔ اگر اس حدیث سے پھول چڑھانے کا جواز ملتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی قبروں پر گل پاشیاں کرتے۔ مگر اہل بدعت بلا خوف وخطر احادیث کے مفہوم کو بگاڑ دیتے ہیں اور عوام کو گمراہ بناتے ہیں۔

[62]..... بَاب الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں پیشاب کرنا

767۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَاحَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَفَّهُمْ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَى بَوْلِهِ ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا، جب وہ اٹھ کر گیا تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "لوگ اس پر بلند آواز سے بولنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا۔"

فوائد:......

(۱) اس سے آپ کے حلم، رحمت وشفقت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۲) پیشاب کو اچانک روک لینا چونکہ پریشانی وتکلیف کا باعث بنتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے روک دیا۔

(۳) مسجد چونکہ کچی تھی اس لیے لازماً پیشاب جذب ہو گیا ہوگا ایسی حالت میں اس پر پانی بہا دینا کافی ہے۔

(۴) مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے شور شرابہ کرنا اس سے بڑی خرابی ہے۔

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (132) ومسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول (658)

[63] .... بَابُ بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ

کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا بیان

768۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَدَّثَهُ عَنْ يُونُسَ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ فَأَجْلَسَتْهُ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. ❶

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئیں، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اس نے اسے آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا، تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ ام قیس کہتی ہیں: ”آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھینٹے مارے اسے دھویا نہیں۔“

[64] .... بَابُ الْأَرْضِ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا

ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے

769۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي فَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهَذَا قَالَ لَا أَدْرِي. ❷

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی نے ام سلمہ سے پوچھا کہ میں لمبی چادر اوڑھتی ہوں اور گندی والی جگہ میں چلتی ہوں۔ ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔“ میں نے ابو محمد سے کہا: ”کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا۔“

فوائد:..... اسلام نے چونکہ پردے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ عورت کا پاؤں بھی ننگا ہو کر اجنبی مردوں کی توجہ کا مرکز نہیں بننا چاہیے۔ اس لیے عورت کو یہ اجازت ہے کہ پاؤں سے نیچے بالشت بھر کپڑا لٹکا سکتی

---

❶ متفق علیه البخاري، كتاب الوضوء، باب بول الصبيان (223) ومسلم كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع علي كيفية غسله (663)

❷ صحيح بالشواهد ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الأذى يصيب الذيل (383) والترمذي في ابواب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء من الموطأ (143)

ہیں جب عورتوں نے گندگی کا عذر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد آنے والی مٹی اس گندگی کو پاک کر دے گی یعنی کپڑے آلودہ ہو جائیں کوئی حرج نہیں نفس آلودہ نہ ہونے پائیں۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کے لیے زمین مسجد اور پاکی کا باعث قرار دی گئی ہے۔

[65]..... بَاب التَّيَمُّمِ
تیمم کرنا

770- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. ❶

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے پھر آپ اترے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر نماز کے لئے اذان کی گئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو ایک آدمی الگ بیٹھا تھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: "اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟" اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مٹی کو اختیار کرو، وہی تیرے لئے کافی ہے۔"

771- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں گئے، نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا، انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا اور نماز پڑھی، پھر انہوں

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (3571) ومسلم كتاب المساجد، باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (1562)

فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ. ❶

نے (نماز کے) وقت میں ہی پانی پایا تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی اور دوسرے نے نہ پڑھی۔ پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا۔ جس نے دوبارہ نہیں پڑھی: ”تو نے سنت کو پا لیا اور تمہارے لئے وہی نماز کافی ہے۔“ اور جس نے دوبارہ پڑھی اس سے فرمایا: ”تمہارے لئے دوہرا اجر ہے۔“

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا تیمم کی حالت میں نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جانے کی صورت میں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں (۲) مسئلے کا علم نہ ہونے کی بنا پر اگر دوہری مشقت اٹھائی جائے گی تو اس کا اجر بھی دوہرا ملے گا۔ لیکن سنت معلوم ہونے کے بعد ایسا کرنا جائز نہ ہوگا۔

[66]...... بَابُ التَّيَمُّمِ مَرَّةً
ایک ضرب سے تیمم کرنا

772۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ قَالَ عَبْد اللَّهِ صَحَّ إِسْنَادُهُ. ❷

عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تیمم کے بارے میں فرماتے تھے۔ ”تیمم کے لئے چہرہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ہی ضرب کافی ہے۔“ عبداللہ نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد:...... ”تیمم“ کا معنی قصد و ارادہ کرنا ہے۔ جب کہ شریعت میں زمین پر ہاتھ مار کر اسے قصد منہ اور ہاتھوں پر ملنے کا نام ہے۔ مذکورہ حدیث کے مطابق اس کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے۔ یہ راجح ہے۔ جن روایت میں دو ضربوں کا ذکر ہے، وہ ضعیف و مرجوح ہیں۔ لیکن احناف حسب عادت راجح حدیث کی مخالفت

---

❶ حسن، ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت (336) والنسائي، کتاب الغسل، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (341)

❷ سندہ صحیح، جبکہ حدیث متفق علیہ ہے۔ الدارقطنی 1/182، 183

میں ضعیف پر ہی عمل کرتے ہیں۔ نیز "کفین" سے صرف ہاتھ ہی مراد ہیں، کلائیوں تک۔ اور بعض احادیث میں جو نصف ساعد یا کہنیوں کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔ نیز غسل ووضوء کے لئے ایک ہی طریقے سے تیمم کیا جائے گا۔

773۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ ......

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا مِنْ غَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً. ❶

عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار پہنا وہ گم ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت کی تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا "اللہ تمہیں بہتر جزا دے، جب بھی کوئی مسئلہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے خلاصی کی صورت نکالی اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت مقرر کی۔"

فوائد:...... (۱) یہ غزوہ بنی مصطلق کا واقعہ ہے۔ اس دوران تیمم کا حکم نازل ہوا (۲) اس واقعہ سے علم غیب کو آپ ﷺ کے لیے ثابت کرنے کی کوشش جڑ سے کٹ جاتی ہے۔ کہ ہار اونٹ کے نیچے پڑا جب کہ آپ ﷺ کو اس کے بارے میں خبر ہی نہ ہو سکی۔ لہٰذا سارا قافلہ پریشان پڑا ہے اور ہار کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے، لیکن نہ پتہ چلے تو قریب کی خبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے پا آنے ہزاروں میل دور ہزاروں سال قبل وبعد کی خبریں بتادیں۔ مگر اہل بدعت ایسی احادیثوں کی تاویل کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔

[67]..... بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
جنابت سے غسل کرنا

774 أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

---

❶ متفق عليه البخاري كتاب الملابس باب الاستعارة الثياب للعروس وغيرها (5164) ومسلم كتاب الحيض باب التيمم (815)

[68]..... بَاب الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا

776۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "جنابت کی حالت میں، میں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔"

777۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "میں نے اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور وہ تانبے کا بنا ہوا ایک برتن تھا۔"

فوائد:...... (۱) قرآن میں جیسا کہ خاوند، بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کا آپس میں کوئی پردہ نہیں، چنانچہ وہ اکٹھے غسل بھی کر سکتے ہیں (۲) عورت اور مرد ایک دوسرے کے استعمال شدہ پانی سے طہارت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جب عورت نے پانی لیا تو وہ عورت کا مستعمل ہو گیا اور جب مرد نے لیا تو اس کا مستعمل ہو گیا اور آپ ﷺ کا منع کرنا کراہت پر مبنی ہے۔ (۳) بوقت ضرورت برہنہ بات بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے۔

[69]..... بَاب مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنابت کی حالت میں ایک بال برابر جگہ (خشک) چھوڑ دینا

778۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ......

---

❶ صحيح أخرجه البخاري، كتاب الغسل باب غسل الرجل مع امرأته (250) ومسلم، كتاب الحيض باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة (319)

❷ صحیح سابقہ تخریج آئی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعَلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ ❶

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی جنابت کی حالت کی بال برابر جگہ چھوڑ دے اس کو پانی نہ پہنچے تو اس کے ساتھ آگ سے ایسے اور ایسے کیا جائے گا۔“ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کی۔“ اور وہ بال کترواتے تھے۔

فوائد :...... ایک ہی غسل میں کئی بیویوں، یا ایک ہی بیوی سے ایک سے زائد مرتبہ تعلقات قائم کیے جاسکتے ہیں۔ البتہ درمیان میں غسل یا وضو کر لینا نشاط و چستی کا باعث ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ہر بیوی کے پاس غسل کرنا بھی ثابت ہے۔ (ابوداود: حسن) آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت حاصل تھی (بخاری) چنانچہ آپ ﷺ کے لیے یہ ممکن تھا۔ لیکن عموماً کیا آپ ﷺ کسی سفر سے واپسی پر ایسا کرتے، ورنہ آپ ﷺ باری کا خیال رکھتے تھے۔

[70]..... بَابُ الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ

زخمی جنبی کا بیان

779 أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي ....

أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ ”ایک آدمی نبی ﷺ کے زمانہ میں زخمی ہو گیا۔ پھر اسے احتلام ہوا اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا پس وہ مر گیا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اللہ

---

❶ صحیح ابو داود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة (249) وابن ماجه کتاب الطهارة وسننها باب تحت کل شعرة جنابة (599) نیز دیکھئے نیل الأوطار 311/1 والمجموع للنووی 180/2۔186 والتعلیق للدارقطنی 207/3۔208

يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ ❶

انہیں قتل کر دیا، کیا جہالت کے مریض کا علاج پوچھ لینا نہیں ہے؟" عطاء کہتے ہیں مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ نبی ﷺ سے اس کے بعد پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور سر جہاں زخم لگا تھا وہاں سے اپنے سر کو چھوڑ دیتا (تو یہ اس) کے لیے کافی تھا۔"

[71] ... بَابٌ فِي الَّذِي يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

ایک غسل میں چند عورتوں سے صحبت کرنا

780- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ...

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ایک ہی غسل میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔

781- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ جُمَعَ ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ایک ہی غسل میں اپنی سب بیویوں کے پاس گئے۔

[72] ... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسْتَتَرَ بِهِ

اس چیز کا بیان جس کا پردہ بہتر ہے

782- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ...

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی خفیہ بات کی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا، اور

---

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی المجروح یتیمم (337) لیکن عطاء سے موقوف آخری ٹکڑا منقطع ہے۔

❷ اسنادہ صحیح، جبکہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یعود (218)، و نسائی، کتاب الطہارۃ، باب اتیان النساء قبل احداث الغسل (263)

❸ صحیح احمد 3/252، سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ❶

نبی ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لئے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ میں جائیں۔"

[73] ... بَابُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا

793۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْقُدَ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا "میں رات کو جنبی ہوتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئیں پھر وضو کریں اور سو جائیں۔"

784۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَتْ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ ❸

عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن اسود اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو کیا کرتے؟ انہوں نے کہا "آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر سو جاتے۔"

فوائد:...... سونے یا کھانے پینے سے قبل وضو کر لینا مستحب ہے۔ ابوداؤد میں آپ ﷺ نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ھو اطیب و ازکی و اطھر کہ یہ زیادہ پاکی و طہارت کا باعث ہے۔ ان الفاظ سے اس کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں یعنی اگر غسل لیٹ کرنا ہو تو وضو ضرور کرے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب ما یستتر به لقضاء الحاجة، 772؛ وأبو داؤد، کتاب الجهاد، باب ما یؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم، 2549۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضأ ثم ینام، 290؛ ومسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، [illegible]۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب، 698؛ وأبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یؤخر الغسل، 224۔

[74]..... بَاب الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

پانی، پانی سے ہے

785۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادٍ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ...

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. ❶

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔“

فوائد:...... اس سے مراد کہ خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ یہ شرم وحیاء والے معنی کو ادا کرنے کا انتہائی احسن اور بلیغ انداز ہے۔ یہ حکم اب منسوخ ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت آ رہی ہے۔ لیکن احتلام کی صورت میں یہ حدیث ابھی بھی قابل عمل ہے۔

786۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ غَيْرُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. ❷

سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور آپ سے سنا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتویٰ جو لوگ دیتے تھے کہ ”پانی سے پانی واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جس کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی ابتداء میں دی تھی، پھر بعد میں آپ ﷺ نے غسل کا حکم دیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ ایک اور شخص نے کہا کہ زہری نے کہا: ”یہ حدیث مجھ سے ایک معتبر شخص نے سہل بن سعد سے نقل کی۔“

---

❶ صحیح لیکن یہ منسوخ ہے، آئندہ حدیث دیکھئے۔

❷ صحیح دیکھئے آئندہ حدیث۔ الناسخ والمنسوخ لابن شاھین (17) ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب فی الإکسال (214)

787۔ أخبرنا أبو جعفر محمد بن مهران الجمال حدثنا مبشر الحلبي عن محمد أبي غسان عن أبي حازم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيٌّ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَوِ الزَّمَانِ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدُ. ❶

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مسئلہ جس کا فتویٰ دیتے تھے کہ "پانی سے پانی واجب ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شروع یا ابتدائی زمانہ میں اس کی رخصت دی۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا حکم دے دیا۔

[75] باب فِي مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانَ

شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا

788۔ أخبرنا أبو نعيم حدثنا هشام عن قتادة عن الحسن عن أبي رافع .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص اس کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔"

فوائد:..... "شعب" کا معنی شاخ ہوتا ہے۔ عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کی دو ٹانگیں اور بازو ہیں۔ بعض نے رانیں اور پاؤں بھی مراد لیے ہیں۔ بہرحال مقصود اس سے جماع ہے "جهدها" سے مراد جماع کا عمل ہے۔ چاہے حشفہ غائب ہو تو غسل واجب ہو جانے کا نیز یہ حدیث "الماء من الماء" والی حدیث کا ناسخ ہے۔

[76] ..... باب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے

789۔ أخبرنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة .....

---

❶ صحیح ابو داؤد: كتاب الطهارة، باب في الإكسال (215) والترمذي: كتاب الطهارة، باب ما جاء أن الماء من الماء (110)

❷ متفق عليه: البخاري: كتاب الغسل، باب إذا التقى الختانان (291) ومسلم: كتاب الحيض، باب نسخ الماء من الماء (781)

عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَأَلَتْ خَالَتِي خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ. ❶

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہہ رہے تھے ”میری خالہ خولہ بنت حکیم سلمیہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے احتلام ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے غسل کا حکم دیا۔“

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے۔ اور احتلام ہونے پر غسل لازم ہے۔

790۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ أَتَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ. ❷

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ ام سلیم یا بوطلحہ کے بیٹوں کی ماں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا ”اے اللہ کے رسول! اللہ حق سے نہیں شرماتا۔ آپ کا اس عورت کے متعلق کیا خیال ہے جو خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے۔ کیا وہ غسل کرے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں۔“ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اس سے کہا: ”تجھ پر افسوس کیا عورت بھی اس طرح دیکھتی ہے؟“ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو بچے کی مشابہت کیسے ہوتی ہے؟“

791۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ...

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

❶ صحیح: احمد 6/409، نسائی، کتاب الطہارۃ، باب غسل المرأۃ ترى فی منامها ما یرى الرجل (196)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل علی المرأۃ بخروج المنی منها (707)؛ ... باب المرأۃ ترى ما یرى الرجل (237)

اللّٰہِ ﷺ أُمُّ سُلَيْمٍ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُنْتَصِرًا لِأُمِّ سُلَيْمٍ بَلْ أَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ إِنَّ خَيْرَكُنَّ الَّتِي تَسْأَلُ عَمَّا يَعْنِيهَا إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَلِلنِّسَاءِ مَاءٌ قَالَ نَعَمْ فَأَنَّى يُشْبِهُهُنَّ الْوَلَدُ إِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ. ❶

آئیں اور آپ کے پاس ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس نے کہا: ''عورت اپنے خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے!'' تو ام سلمہ نے کہا: ''اے ام سلیم! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔'' تو نبی ﷺ نے ام سلیم کی طرف داری میں فرمایا: ''بلکہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں، تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی ضروری باتوں کے متعلق پوچھے۔ جب عورت پانی دیکھے تو غسل کرے۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں! بچے کی پھر مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی ہیں۔''

فوائد:...... (۱) ان دونوں روایتوں میں زہری و ہشام نے اختلاف کیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ مکالمہ عائشہ یا ام سلمہ کس سے ہوا تھا۔ امام ابوداؤد وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ بخاری وغیرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب کہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے دونوں موجود ہوں اور دونوں سے مکالمہ ہوا ہو (عون المعبود) (۲) پتہ چلا کہ مسئلہ دریافت کرنے میں کسی قسم کی شرم وحیاء کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیے۔ یہ ایک پسندیدہ فعل ہے جیسا کہ آپ ﷺ اعتراض پر ام سلیم کا ساتھ دیتے اور ان کی تعریف کرتے ہیں (۳) بچے کے والدین مشابہت اسی پانی کی بنا پر ہوتی ہے کہ جس کا پانی غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

77۔...... باب مَنْ يَرَى بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا
اس شخص کے متعلق جو تر چیز دیکھتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں ہے

792۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل علی المرأۃ بخروج المنی (707) واحمد (199/3)

يَسْتَيْقِظُ فَيَرَى بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ فَإِنْ رَأَى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ. ❶

آدمی کے متعلق جو بیدار ہو کر تر چیز دیکھتا ہے اور اسے احتلام یاد نہیں ہے: کہ ''اسے غسل کرنا چاہئے اگر وہ احتلام دیکھے اور تر چیز نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔''

فوائد:...... لہٰذا تری دیکھ کر غسل کیا جائے گا احتلام معتبر نہیں ہوگا۔

[78]...... بَاب إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ

کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے

793۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْوَضُوءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں داخل نہ کرے حتی کہ اسے تین بار دھولے۔''

فوائد:...... دوسری حدیث میں اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے جو کہ یہاں مذکور نہیں، کہ سونے والے کو علم نہیں کہ اس کا ہاتھ سوتے میں کہاں کہاں گشت کرتا رہا ہے۔

[79]...... بَاب الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَأْكُلُ

آدمی کا بیت الخلاء سے نکل کر کھانا کھانا

794۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ الْغَائِطَ ثُمَّ خَرَجَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُصَلِّي

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے گئے واپس آئے تو کھانا لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے وضو نہیں کرنا؟''

---

❶ حسن: أبو داود، كتاب الطهارة، باب في الرجل يجد البلة في منامه (236)؛ والترمذي، كتاب أبواب الطهارة، باب ما جاء فيمن يستيقظ (113)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا (163)؛ ومسلم، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضئ وغيره يده (641)

فَأَتَوَضَّأُ. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کی چونکہ یہ عادت مبارکہ تھی کہ ہروقت وضو کی حالت میں رہتے، اسی لیے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا (۲) معلوم ہوا کہ وضو فقط نماز کے لیے شرط ہے، تلاوت وغیرہ کے لیے مستحب تو ہے، ضروری نہیں۔

[80]..... بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

795۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَإِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی تھیں، انہیں سات سال تک استحاضہ رہا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں ہے یہ صرف ایک رگ ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں اور وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے ٹب میں بیٹھتی تھیں، حتی کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔''

---

❶ صحیح مسلم کتاب الحیض، باب جواز أکل المحدث الطعام وأنه لا (826)

❷ متفق علیه البخاري، کتاب الحیض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (754)

فوائد :..... عورت کو تین قسم کے خون آتے ہیں (۱) حیض یعنی ماہواری کا خون (۲) نفاس، یعنی ولادت کے بعد نفاس کا خون (۳) استحاضہ جو ان دونوں خونوں کے علاوہ ہو۔ استحاضہ کا خون کسی رگ زخم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۲) استحاضہ کی حالت میں عورت کا نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ یہی جمہور کا موقف ہے۔ بخاری میں "تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ" وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے، حدیث اس کی دلیل ہے۔ (۳) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض سے فراغت کے موقع پر غسل کا حکم دیا، استحاضہ کے لیے غسل کرنا ان کا اپنا فعل تھا۔ (۴) ان کا ٹب میں بیٹھنا خون معلوم کرنے کے لیے ہوتا کیونکہ حیض کا خون سیاہی مائل گہرا ہوتا ہے، جب کہ استحاضہ سرخی مائل پتلا ہوتا ہے، تو وہ رنگ جانچنے کے لیے اس میں بیٹھتیں۔ (۵) استحاضہ کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا جائز ہے۔

[81] ..... بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو ساتھ لپٹانا)

796۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے۔

797۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مجھ سے مباشرت کر لیتے تھے۔"

فوائد :...... روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ البتہ مباشرت یعنی بیوی کو ساتھ لٹا لینا اور جسم سے جسم ملانا جائز ہے۔ لیکن یہ اجازت اس شخص کو ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔

[82] ..... بَابُ الْحَائِضِ تَبْسُطُ الْخُمْرَةَ .. حیض والی عورت کا مصلی بچھانا

798۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (300) ومسلم، كتاب الحيض، باب مباشرة الرجل الحائض فوق الإزار (677)

❷ صحیح سابقہ گزر آئی ہے۔

الْقَائِمِ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ. ❶

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مجھے جائے نماز پکڑا دو۔ انھوں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حیض و جنابت سے مسلمان نجس نہیں ہوتا، بلکہ طاہر ہی رہتا ہے۔ جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مومن پلید نہیں ہوتا ہے۔ جب کہ مشرک انسان ہر حالت میں پلید ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ ﴾ (توبہ:۲۸) "مشرک سراسر پلید ہے۔"

[83]..... بَابٌ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

799۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا......

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً وَهِيَ تَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ بِثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا قَالَ إِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَحُكَّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ ثُمَّ تَنْضَحُ فِي سَائِرِ ثَوْبِهَا ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ. ❷

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ایک عورت سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہی تھی کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے، تو اپنے کپڑے کو کیسے کرے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں خون دیکھے تو اس کو رگڑے، پھر کھرچے، پھر سارے کپڑے پر چھینٹے مارلے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حیض کا خون پلید ہے، اسے مل کر دھویا جائے گا، باقی غسل کے پانی کے ساتھ بیری کے پتوں کا استعمال جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے تو یہ بہتر طہارت کے لیے ہے۔ بیری کے پتے اگر میسر نہ ہوں تو مجبوری کی حالت میں اس کے متبادل صابن، شیمپو وغیرہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح خوشبودار روئی کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ حیض کا خون جو کہ کریہہ بدبودار ہوتا ہے، اس کی بو ختم ہو جائے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجیله ... (687) ابوداود، کتاب الطهارة، باب في الحائض تناول من المسجد (261)

❷ متفق علیه البخاري، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) ومسلم، کتاب الطهارة، باب نجاسة الدم و کیفیة غسله (673)

[84]..... بَابٌ فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ

استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا

800۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ قَالَ خُذِي مَاءَكِ وَسِدْرَكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَأَنْقِي ثُمَّ صُبِّي عَلَى رَأْسِكِ حَتَّى تَبْلُغِي شُؤُونَ الرَّأْسِ ثُمَّ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ قَالَتْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ فَمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا. ❶

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو اور اپنے جسم کو صاف کر کے پھر اپنے سر پر پانی ڈالو حتی کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر کستوری لگی ہوئی روئی لے۔“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟“ تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر کہا: ”اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟ آپ خاموش رہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”کستوری لگائی ہوئی روئی لے اور اسے خون کے نشانات پر لگا۔“ رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے اور انکار نہیں کیا۔

801۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو حبیش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا ”اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، یہ صرف ایک رگ ہے۔ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، جب حیض ختم ہو جائے تو خود سے خون کو صاف کرو اور نماز پڑھو۔“

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض ..... (748) وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في الحائض كيف تغتسل (642)

فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي. ❶

فوائد:...... معلوم ہوا استحاضہ کی حالت میں نماز ضرور پڑھی جائے گی، نماز کے اعتبار سے اس کا حکم طہر والا ہی ہے۔

802۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَدْخُلُ الْمِرْكَنَ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً فَتَنْغَمِسُ فِيهِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَغَالِبُهُ فَتُصَلِّي. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جحش کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاض ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ وہ بھرے ٹب میں بیٹھتی تھی۔ اور اس میں اپنے جسم کو غوطہ دیتی تھی۔ پھر وہ اس سے نکلتی خون اس پر غالب آتا پھر وہ نماز پڑھتی۔

803۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ فُلَانَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ سُهَيْلَةُ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فلاں عورت کو رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا۔ جب اس پر یہ کام مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ظہر اور عصر کو ایک ہی غسل سے پڑھے اور مغرب اور عشاء کو ایک غسل سے جمع کرے اور فجر کے وقت غسل کرے۔ ابو محمد نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔ یزید بن ہارون نے کہا کہ وہ سہیلہ بنت سہل تھیں۔

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الدم (228) ومسلم كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (751)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (754)

بِنْتُ سُهَيْلٍ. ❶

فوائد:...... یہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا ہی تھیں۔ یہ استحباب پر محمول ہے۔ جیسا کہ جمہور کا موقف ہے۔ کیونکہ بیہقی وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح سند سے حدیث مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ غسل کرے گی پھر آئندہ حیض تک وضو ہی کرے۔

804۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ...... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُمِرَتْ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهَا قَالَ لَا أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا. ❷

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو اس نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت مستحاضہ ہوئی تو اسے حکم دیا گیا ...شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن سے کہا: کیا نبی ﷺ نے اسے حکم دیا؟“ اس نے کہا: میں نبی ﷺ سے کوئی بات نقل نہیں کروں گا...... کہا: پس اسے حکم دیا گیا کہ وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے، ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور صبح کے لئے غسل کرے۔

805۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش سات سال مستحاضہ رہیں۔ اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی تھیں، اس نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک وہ حیض نہیں ہے وہ تو ایک رگ

---

❶ صحيح النسائي كتاب الطهارة، باب ذكر الاغتسال الاستحاضة (213) ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب من قال تجمع بين الصلاتين وتغتسل لهما غسلاً (294)

❷ صحيح أخرجه الطيالسي 1/63(241) والبيهقي في الصلاة 1/352

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي قَالَتْ وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ ❶

ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی۔ پھر نماز پڑھتی۔ اس نے کہا: "وہ اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ٹب میں بیٹھتی حتی کہ خون کی سرخی پانی پر آ جاتی۔"

806۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ تَغْتَسِلُ غُسْلَ الْأَوَّلِ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّهَا تَطَهَّرُ وَتُصَلِّي ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوحبیش نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں استحاضہ والی عورت ہوں، کیا نماز چھوڑ دوں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، وہ ایک رگ ہے۔ وہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو۔ جب حیض جتنی مدت گزر جائے تو اپنے بدن سے خون دھوؤ اور وضو کر کے نماز پڑھو۔" ہشام نے کہا: "میرے والد کہتے تھے: "استحاضہ والی عورت پہلا غسل کرے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ ہو تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔"

فوائد: ...... ہشام رحمہ اللہ کا موقف ہی جمہور کے نزدیک قابل ترجیح ہے۔

807۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ ......

---

❶ صحيح: مسند احمد 6/83، [illegible] (15/44)

❷ صحيح: شرح معاني الآثار للطحاوي (1/102)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ بِهَا الَّذِي كَانَ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ فَتَتْرُكُ الصَّلَاةَ لِذَلِكَ فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي. ❶

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ "رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو بہت تیزی سے خون آتا تھا۔ اس کے لئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "اس مرض استحاضہ سے پہلے جتنی راتیں اور دن اسے حیض آیا کرتا تھا ان کا خیال کر کے اور مہینہ کے اتنے ہی دن نماز چھوڑ دے۔ جب وہ وقت گذر جائے اور نماز کا وقت ہو تو وہ غسل کرے اور کپڑا باندھے اور نماز پڑھے۔"

فوائد:...... حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں درج ذیل طریقے سے فرق کیا جا سکتا ہے۔ (۱) حیض کا خون گاڑھا سیاہی مائل جب کہ استحاضہ کا خون رقیق سرخی مائل ہوتا ہے۔ (۲) مستحاضہ کو جتنے دن حیض آتا تھا، ان کا حساب لگالے باقی خون کو استحاضہ کا شمار کرے (۳) اپنی ہم عمر عورتوں کے ایام حیض کا اندازہ کرے۔

808۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَبَنِي الدَّمُ قَالَ اغْتَسِلِي وَصَلِّي. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "اے اللہ کے رسول! مجھ پر خون غالب آ گیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "غسل کر اور نماز پڑھ۔"

809۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ

عمرۃ بنت سعد عبدالرحمن بن زرارہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا:

---

❶ صحیح النسائی، کتاب الطهارة، باب ذکر الاغتسال من الحیض (208)، ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی المرأة تستحاض ومن قال (274)

❷ صحیح احمد 6/141

النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَاسْتَفْتَتْهُ فِيهِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي. قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تُصَلِّي. ❶

''ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ سات سال مستحاضہ رہیں، انہوں نے اس بات کی آپ سے شکایت کی اور اس کے متعلق فتویٰ پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ حیض نہیں، یہ ایک رگ ہے۔ غسل کرو پھر نماز پڑھو'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں پھر نماز پڑھتیں اور وہ ٹب میں بیٹھتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی پھر وہ نماز پڑھتی تھیں۔''

810۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''ام حبیبہ بنت جحش، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاضہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیا، اور وہ اپنے جسم کو پانی سے بھرے ہوئے لگن میں غوطہ دیتی تھیں پھر وہ اس سے نکلتیں اور خون پانی پر غالب آ جاتا، پھر وہ نماز پڑھتیں۔''

811۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّهَا كَانَتْ بَادِيَةَ بِنْتَ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّةَ. ❸

زہری بیان کرتے ہیں کہ قاسم نے کہا: وہ بادیہ بنت غیلان ثقفیہ تھیں۔

---

❶ صحیح: اخرجہ ابو عوانۃ 320/1، ابو یعلیٰ فی المسند (4410)

❷ ضعیف: اس میں محمد بن اسحاق مدلس راوی کا عنعنہ ہے، احمد 237/6، نیز (802، 805) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ مدلس، ضعیف: دیکھئے اسد الغابۃ (34/7)، الاصابۃ 151/12

812۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيضَتْ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ. ❶

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "وہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو تھیں جسے استحاضہ ہوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا تھا۔ جب اس پر یہ مشکل ہوا تو اسے ظہر اور عصر ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اور مغرب اور عشاء ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا۔ اور صبح کے لئے وہ غسل کرتی تھیں۔"

813۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحٰقَ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّهُنَّ ثَلَاثَتَهُنَّ كُنَّ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ أُمُّ حَبِيبَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ بَادِيَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ. ❷

سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ (مستحاضہ کے بارے میں) ان (محدثین) کا اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہ تینوں (عورتیں) عبدالرحمٰن بن عوف کی بیویاں تھیں، چنانچہ کسی نے کہا: وہ ام حبیبہؓ تھیں۔" اور کسی نے کہا: وہ بادیہؓ تھیں۔ اور کسی نے کہا: وہ سہلہؓ بنت سہیل تھیں۔"

814۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ....

أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٰذَا مِنِّي إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ. ❸

قعقاع بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: "اے میرے بھتیجے! اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا اور کوئی نہیں۔ جب حیض آئے تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔"

---

❶ صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 101/1 والإصابة 151/12

❷ صحیح سابقہ دونوں حاشیے ملاحظہ کریں، واسد الغابة 341/7

❸ صحیح ابن ابی شیبہ 126/1، 127۔ باب اذا ... کیف تصنع؟ والبیهقی، کتاب الحیض، باب فی الاستظهار 330/1

فوائد:...... معلوم ہوا تحدیث نعمت کے لیے اپنی علمیت کا اظہار کرنا معیوب نہیں۔ بلکہ یہ شکر نعمت میں شامل ہے۔

815۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَحْتَشِي وَتَسْتَثْفِرُ ثُمَّ تُصَلِّي فَقَالَ الرَّجُلُ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ قَالَ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ مِثْلَ هَذَا الْمَثْعَبِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے ہیں: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی بھر کر کپڑا باندھے، پھر نماز پڑھے۔'' کسی نے کہا: ''اگرچہ خون بہہ رہا ہو؟'' ابن عباس نے کہا: ''اگرچہ خون پرنالے کی طرح بہہ رہا ہو۔''

فوائد:...... یعنی کپڑا باندھ کر روئی روک تھام کرکے نماز ادا کرلے۔ یہی حکم سلسل البول والے کا ہے یا جس کی نکسیر ہوا خارج ہوتی ہو اور پھر وہ ایک دفعہ وضو کرے پھر ہوا یا پیشاب کا خیال نہ کرے۔

816۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ......

عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ قَوْلًا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدُ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَدْخُلُ الْكَعْبَةَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتِ تَثُجِّينَ ثَجًّا اسْتَثْفِرِي ثُمَّ ادْخُلِي. ❷

عمار بن ابو عمار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا استحاضہ والی عورت کے متعلق بہت سخت قول تھا۔ پھر اس کے بعد رخصت دی۔ ان کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: ''میں حیض (استحاضہ) کی حالت میں کعبہ میں داخل ہوسکتی ہوں؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں، اگر خون جاری ہو تو روئی باندھ، پھر کپڑا باندھ، پھر داخل ہوجا۔''

817۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ......

عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَتْ تَنْتَظِرُ أَقْرَاءَهَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ فِيهَا الصَّلَاةَ قَبْلَ ذَلِكَ

قمیر کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا۔ تو انھوں نے کہا: ''وہ اپنے حیض والے دنوں کو دیکھے۔ جن میں وہ پہلے نماز چھوڑتی تھی۔ اور جب

---

❶ صحیح فی المحلی 2/211 معلقاً

❷ صحیح: دیگر بیان نہیں کیا گیا ہے۔

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ تَطْهُرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❶

پاکیزگی کا وہ دن آئے، جس میں وہ پاک ہوتی تھی تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔"

فوائد:...... اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل کا حکم منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اسے ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دے رہی ہیں۔ اور یہی فتویٰ خود نبی ﷺ سے آگے آنے والی حدیث (820) میں مرفوع صورت میں بھی ثابت ہے۔

818۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْتَمِرٍ......

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَيِّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. ❷

اسماعیل اپنے قبیلہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ ابوجعفر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح ہی نقل کیا۔

819۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَمِيرٍ......

عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ أَيَّامَهَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ تَطْهُرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "جن دنوں میں وہ حیض کی وجہ سے نماز چھوڑا کرتی تھی ان کا انتظار کرے، جب اس کی پاکی کا وقت ہو، جس میں وہ پاک ہوتی تھی، تو غسل کرے۔ پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔"

820۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ......

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَصَامَتْ وَتَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❹

عدی بن ثابت اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے استحاضہ والی عورت کے متعلق فرمایا: "وہ ہر مہینے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ جب ان کے گزرنے کا وقت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔"

---

❶ صحیح، مصنف ابن ابی شیبہ 126/1، وعبدالرزاق (1170)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 126/1 باب المستحاضة کیف تصنع؟

❸ صحیح، دیکھئے حدیث نمبر 826 التالی

❹ صحیح ... ابن ماجہ ... شرح معانی الآثار للطحاوی 102/1 ... ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب من قال تغتسل من طہر الی طہر (297)

821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ......

عَنْ كَثِيرٍ وَحَفْصٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَيَطُولُ بِهَا الدَّمُ فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثَلَاثَ حِيَضٍ وَفِي الصَّلَاةِ إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْحَيْضِ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ. ❶

کثیر اور حفص، حسن سے اس مستحاضہ عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں، جو اپنے حیض کے دن پہنچاتی ہو۔ جب اسے طلاق دی جائے اور اسے عرصہ تک خون جاری رہے تو حیض کے دنوں کی مقدار یعنی تین حیض عدت گزارے اور نماز کے متعلق حیض کے دنوں میں ہر مہینہ نماز نہ پڑھے۔"

822۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى......

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ امْرَأَةٌ كَانَ حَيْضُهَا مَعْلُومًا فَزَادَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ يَوْمَيْنِ قَالَ ذَاكَ مِنْ حَيْضِهَا وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ. ❷

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ رحمہ اللہ سے کہا: "ایک عورت کے ایام حیض معلوم تھے۔ پھر وہ کسی ماہ حیض کے وقت سے پانچ یا چار یا تین دن زیادہ کرے۔ (تو ان زائد دنوں کا کیا حکم ہے؟)" انہوں نے کہا: "وہ ان میں نماز پڑھے گی۔" میں نے کہا: دو دن؟ انہوں نے کہا: "یہ اس کے حیض میں سے ہوں گے ہے۔" میں نے ابن سیرین سے کہا تو انہوں نے کہا: "عورتیں اس کے متعلق زیادہ جانتی ہیں۔"

فوائد:...... مرفوع احادیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ ایام حیض کے بقدر ہی ایام گزارے گی، پھر غسل کرکے نماز پڑھے گی، ہاں اگر دنوں کی کمی بیشی کا مسئلہ ہو تو حدیث نمبر (۸۰۷) کے تحت (شرح میں) ذکر کردہ طریقوں میں کسی ایک طریقے کے ذریعے وہ ان ایام کا اندازہ لگا کر غسل کرے گی۔

823۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى......

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ أَيَّامَ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ. ❸

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اس عورت کے متعلق جو پاکی کے دنوں میں خون دیکھے، کہا: "میرا خیال ہے کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔"

---

❶ صحیح دیکھئے مصنف عبدالرزاق 6/245۔246 وابن ابی شیبہ 5/158

❷ صحیح دیکھئے ابن ابی شیبہ 2/538، والمحلی 2/203

❸ صحیح دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 4/94

فوائد: ...... یعنی ایسے خون کا حکم استحاضہ والا ہی ہے۔

824۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ......

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ قَالَ تَنْتَظِرُ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلْتَحْرُمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَانُهَا الَّذِي تَحِيضُ فِيهِ فَلْتَحْرُمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يُرِيدُ أَنْ يُكَفِّرَ إِحْدَاهُنَّ. ❶

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ابن عباس ؓ سے مستحاضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا: ''وہ حیض کی اس مدت کا اندازہ رکھے جس میں اسے حیض کا خون آتا تھا، پس ان ایام میں وہ نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ حتی کہ جب اس کے حیض کا (دوبارہ) وقت آجائے پھر نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے اس کے ذریعے عورتوں میں سے کسی کو کافر (بے نماز) بنا دے۔''

فوائد: ...... استحاضہ یہ شیطان کے چوکے کا نتیجہ ہوتا ہے، جس سے مومنات کی نمازوں وغیرہ میں خلل ڈال کر ان سے کفر کروانا چاہتا ہے۔ اس لیے اس میں نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔

825۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِي كُرْسُفًا وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❷

محمد بن علی ابوجعفر مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے ہیں: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی کی گدی بھرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔''

826۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❸

شعبی مسروق کی عورت قمیر سے نقل کرتے ہیں کہ عائشہ ؓ نے کہا: ''مستحاضہ عورت اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھے، پھر ایک غسل کرے اور نماز کے لئے وضو کرے۔''

---

❶ حسن بوجه شهر بن حوشب

❷ صحیح (818) میں یہ گزر چکی ہے۔

❸ صحیح (817) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

827۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ آلِ أَنَسٍ فَأَمَرُونِي فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَمَّا مَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ ❶

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کی ایک عورت کو استحاضہ ہوا، لوگوں نے مجھے کہا تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: انہوں نے کہا: ''اگر وہ گہرا سرخ خون دیکھتی ہے تو نماز نہ پڑھے، اور جب پاکی دیکھے اگرچہ دن کی ایک گھڑی میں ہو تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

828۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرُونِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ ❷

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ام ولد (لونڈی) کو استحاضہ ہوا، تو لوگوں نے مجھے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ پوچھوں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: ''جب وہ گہرا سرخ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے۔ جب پاکی دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

829۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ.........

عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتِ دَمًا عَبِيطًا فَأَمْسِكِي أَيَّامَ أَقْرَائِكِ ❸

ضحاک سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا: میں استحاضہ میں مبتلا عورت ہوں، (میں کیسے کروں؟) اس نے کہا: میں مستحاضہ ہوں، انہوں نے کہا: ''جب تو تازہ خون دیکھے، تو اپنے حیض کے دنوں کی حد تک نماز سے رک جا۔''

830۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے مستحاضہ عورت کے متعلق

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 128/1، باب کیف تصنع؟
❷ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔
❸ ضعیف حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔

تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَذٰلِكَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ وَلِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَلَا تَصُومُ وَلَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ. ❶

کہا: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں (نماز سے) بیٹھے، پھر ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی اور یہ عشاء کا وقت ہی ہوگا۔ اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔ اور نہ ہی وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔''

فوائد:...... جب مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے، تو روزہ بالاولی رکھ سکتی ہے، کیونکہ وہ طاہر کے حکم میں ہی ہے۔ لہٰذا اس کا خاوند اس سے جماع بھی کرسکتا ہے۔ جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ان کا خاوند حالت استحاضہ میں ہم بستری کرلیا کرتا تھا۔ (صحیح ابوداود) جمہور بھی اسی کے قائل ہیں اور اس کے قرآن چھونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (ان شاء اللہ)

831- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ......

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَغُسْلًا لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَقُولُ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ. ❷

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے تھے: ''وہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے۔ اور وہ کہتے تھے: مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور وہ کہتے تھے: ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے۔''

832- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا خَلَفَتْ قُرُوءَهَا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْعَصْرِ تَوَضَّأَتْ وُضُوءًا سَابِغًا ثُمَّ تَأْخُذُ ثَوْبًا فَتَسْتَثْفِرُ بِهِ ثُمَّ

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ''جب اس کے حیض کا وقت گزر جائے تو عصر کے وقت بھرپور وضو کیا کرے، پھر ایک کپڑا لے کر اس کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے، پھر ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھے۔ پھر اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز کے وقت

---

❶ صحيح مصنف عبد الرزاق (1172) والمحلى 214/2

❷ صحيح مصنف ابن ابي شيبة 137/1، باب المستحاضة كيف تصنع

لِتُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ لِتَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ لِتُصَلِّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ لِتَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تُصَلِّي الصُّبْحَ. ❶

کرے پھر اسی طرح کر کے صبح کی نماز پڑھے۔"

فوائد:...... اگر مستحاضہ احتیاط پر عمل کرتے ہوئے غسل کرنا چاہتی ہے تو وہ آسانی کے لیے ان تین اوقات میں غسل کر لے تو یہ بھی درست ہے۔ جس طرح کہ طاقت رکھنے والی ہر نماز کے لیے غسل کر سکتی ہے

833۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدٍ وَعِكْرِمَةَ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ لِصَلَاةِ الْأُولَى وَالْعَصْرِ لَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ. ❷

عبدالکریم کہتے ہیں کہ عطاء، سعید، اور عکرمہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق یوں کہا: "وہ روزانہ پہلی نماز کے لئے غسل کرے، پھر ظہر و عصر پڑھ لے۔ مغرب کے لئے غسل کرے اور عشاء بھی پڑھ لے، اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے۔"

834۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا اغْتَسَلَتْ وَجَمَعَتْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. ❸

حصین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد نے کہا: "مستحاضہ عورت غسل کرے اور ظہر و عصر جمع کرے۔ پھر اگر کچھ دیکھے تو غسل کرے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرے۔"

---

❶ صحیح ۔ دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح ۔ المحلی 2/214، مصنف عبدالرزاق (1171)

❸ صحیح ۔ ابوداؤد نے حدیث 296 کے بعد معلق بیان کیا ہے۔

[85]... بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الطُّهْرِ إِلَى الطُّهْرِ وَتُجَامَعُ وَتَصُومُ

جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک طہر سے لے کر دوسری طہر تک ایک غسل کرے اور اس سے صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے

835 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ سُمَيٍّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَتَغْتَسِلُ مِنَ الطُّهْرِ إِلَى الطُّهْرِ وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ فَقُلْتُ عَمَّنْ هَذَا فَأَخَذَ الْحَصَا .❶

سمی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ عورت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھ رہے، اور (ان کے بعد) ایک طہر سے دوسری طہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور کپڑے کی گدی باندھے۔ اس کا خاوند اس کے پاس جائے اور وہ روزہ بھی رکھے۔'' میں نے کہا: ''یہ کس کا قول ہے؟'' انہوں نے کنکری اٹھائی اور اسے مارنا چاہی۔

فوائد:...... (۱) یہ بات تابعین رحمہم اللہ وصحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ ہر دن میں ایک غسل کرنے یعنی ظہر سے قبل۔ جب کہ صحیح حدیث میں طہر کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کا اثبات بھی ملتا ہے (۲) مستحاضہ روزہ بھی رکھے گی اور ہم بستری بھی کر سکتی ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

836۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ .❷

یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن میسب نے کہا: ''وہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اگر خون اس پر غالب آ جائے تو وہ لنگوٹ باندھ لے اور حسن رحمہ اللہ بھی یہی طرح کہتے تھے۔''

837۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ....

أَنَّ سُمَيًّا مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے غلام سمی کہتے

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 1/127، وعبدالرزاق (1179)
❷ صحیح ابن ابی شیبہ 1/127 وأخرج أثر الحسن ابن ابی شیبہ 1/129

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❶

ہیں کہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے اس کو سعید بن مسیب کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ استحاضہ والی عورت غسل کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: وہ ظہر سے لے کر آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اگر خون اس پر غالب ہو جائے، تو وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

838۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ......

عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنَ الْغَدِ. ❷

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا ''وہ ایک ظہر سے آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔''

839۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا. ❸

حمید کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ استحاضہ والی عورت مہینے سے اپنے حیض والے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ پھر ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اور روزہ رکھے۔ اور نماز پڑھے۔ اور اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

840۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ......

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ. ❹

عباد بن منصور کہتے ہیں کہ حسن اور عطاء نے اسی طرح کہا۔

---

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من قال المستحاضة تغتسل من ظهر الی ظهر (301) نمبر (835) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ جید۔ دیکھئے سابق تعلیق؛ مصنف عبدالرزاق (1210)

❸ صحیح۔ دیکھئے سابقہ حاشیہ

❹ ضعیف۔ عباد بن منصور ضعیف ہے۔

841۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ۔۔۔۔۔۔

عَنْ قُمَيْرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً ❶

مسروق کی بیوی قمیر کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ وہ روزانہ ایک بار غسل کرے۔

842۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ۔۔۔۔۔۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ قَالَ مَرْوَانُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ استحاضہ والی عورت ایک طہر سے لے کر دوسری طہر تک کے لیے غسل کرے۔ مروان نے کہا: یہی قول اوزاعی کا ہے۔

843۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ۔۔۔۔۔۔

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى. (لَيْسَ هَذَا بِمَعْمُولٍ) ❸

عبدالکریم کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ہر روز پہلی نماز کے لئے غسل کرے۔ (یہ قول قابل عمل نہیں ہے۔)

[86] ..... بَاب مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

جو کہتا ہے استحاضہ والی عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے

844۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ ۔۔۔۔۔۔

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَهَا زَوْجُهَا ❹

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

فوائد:..... یہ قول اقرب الی الصواب ہے جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

845۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۔۔۔۔۔۔

---

❶ صحیح المحلی 2/214، دیکھئے حدیث سابق (817)

❷ حسن بکیر بن معروف کی وجہ سے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1167)

❸ صحیح عبدالرزاق (1210)

❹ صحیح مصنف عبدالرزاق (1188، 1189)

عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ قَالَ سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَتُجَامَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنَ الْجِمَاعِ. ❶

سالم افطس کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ کیا مستحاضہ عورت سے صحبت کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”نماز صحبت سے بڑی ہے۔“

846۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ...

عَنْ سُمَيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا. ❷

سمی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا: ”مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر جا سکتا ہے۔“

847۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ...

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کرسکتا ہے۔

848۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ ...

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. ❹

عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کرے خواہ خون چٹائی پر ٹپکتا ہو۔

فوائد:...... یعنی ایک تو یہ ہے کہ خون کچھ دیر کے لیے رکا ہوا ہے، دوسرے یہ کہ خون جاری ہو تو اس حالت میں بھی جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

849۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ...

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ الصَّلَاةُ

حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ سے کہا گیا کہ حجاج بن یوسف کہتے تھے مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا: ”نماز زیادہ حرمت والی ہے، اس کا شوہر اس سے صحبت کرے۔“

---

❶ صحیح، مصنف عبدالرزاق (1187)، ابن ابی شیبہ 273/4

❷ صحیح، مصنف عبدالرزاق (1186)

❸ صحیح، مصنف عبدالرزاق (1186)، مصنف ابن ابی شیبہ 279/4

❹ اسنادہ ضعیف، عبداللہ بن مسلم ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے، دیکھیے رقم (845، 846)

أَعْظَمُ حُرْمَةً يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❶

650۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا. ❷

حمید کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر جا سکتا ہے۔"

651۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَإِذَا حَلَّتْ لَهَا الصَّلَاةُ فَلْيَطَأْهَا. ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عطاء نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا "اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔ اور حیض کے دنوں میں وہ نماز چھوڑ دے گی۔ پس جب وہ نماز کے لئے پاک ہو جائے گی تو اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔"

652۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ الْخَارِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا. ❹

شعبی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے۔"

653۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ....

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❺

قتادہ کہتے ہیں سعید بن مسیب اور حسن اور عطاء نے مستحاضہ کے متعلق یوں کہا: "وہ غسل کرے۔ اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے، اور اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔"

---

❶ منقطع وضعیف ابن ابی شیبہ 4/279، باب من قال یأتی المستحاضہ زوجہا

❷ صحیح دیکھئے سابق (847)

❸ ضعیف أخرجہ ابن ابی شیبہ 4/279، باب من قال یأتی المستحاضہ زوجہا

❹ اسنادہ ضعیف ولکن بہ شواہد۔ ابن ابی شیبہ 4/279

❺ صحیح ابن ابی شیبہ 4/279

[87] باب مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا

جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے

854۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ......

عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ هَذَا غَيْرَ الْحَسَنِ ❶

حفص کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے، مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ ابوالنعمان کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ”میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے یہ قول حسن سے نقل کیا ہو۔“

855۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ....

عَنْ خَالِدٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

خالد کہتے ہیں کہ محمد اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی استحاضہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔

فوائد:...... یہ اور آئندہ آنے والے اقوال بھی مرجوح ہیں، جیسا کہ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے۔

856۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ ❸

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔ اور نہ وہ روزے رکھے۔ اور نہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔“

857۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَرِيرٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا ❹

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ”مستحاضہ والی عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔

---

❶ صحیح، مقطوع: (دیکھئے 647، 850، 853)

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ [illegible]

❸ صحیح مقطوع: دارمی 1193

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 278/4

858۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا تُجَامَعُ وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِنَّمَا رُخِّصَ لَهَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَزِيدُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا وَيَحِلُّ لَهَا مَا يَحِلُّ لِلطَّاهِرِ ❶

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: کہا جاتا تھا کہ ”مستحاضہ عورت سے صحبت نہ کی جائے، اور نہ وہ روزے رکھے، اور نہ وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔ صرف اسے نماز کی رخصت دی گئی ہے۔“ یزید کہتے ہیں: ”اس کا شوہر اس سے صحبت کرے۔ اس (عورت) کے لیے وہ سب کچھ حلال ہے، جو طاہر عورت کے لیے حلال ہے۔“

فوائد:...... یزید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی درست ہے مستحاضہ کا حکم طہر والا ہی ہے۔

88۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ

زیادہ سے زیادہ مدت حیض کے متعلق اقوال کا بیان

859۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ......

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي حَيْضِهَا سَبْعًا فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَمْسَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”عورت اپنے حیض میں سات دن تک نماز سے رکی رہے اگر وہ پاک ہو گئی تو (ٹھیک)، ورنہ سات اور دس کے درمیانی مدت تک رکی رہے۔ اگر وہ پاک ہوئی تو (ٹھیک) ورنہ غسل کرے اور نماز پڑھے اور وہ مستحاضہ ہے۔“

فوائد:...... حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے متعلق علماء و فقہاء میں اختلاف ہے، چونکہ اس کے متعلق کوئی صحیح صریح دلیل نہیں ملتی، لہٰذا ہر کوئی اپنی ترجیح کے مطابق قیاس آرائی کرتا ہے۔ چار مسالک میں سے احناف کے نزدیک زیادہ سے زیادہ پندرہ دن۔ اور مالکیہ کے نزدیک مختلف عورتوں میں مختلف مدت ہوتی ہے۔ مثلاً (15۔3۔20) دن جب کہ شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک 15 دن اور ان کی راتیں ہیں۔ ہمارے ہاں راجح موقف مالکیہ کا ہے۔

---

❶ سندہ حسن، دیکھئے گزشتہ اثر (856)

❷ صحیح، حسن سے اس کی صراحت بھی منقول ہے۔

850۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶

ربیع کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”حیض دس دن تک ہے، جو اس سے زائد ہو وہ استحاضہ ہے۔“

861۔ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❷

اور عطاء نے کہا: ”حیض پندرہ دن تک ہے۔“

832۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ......

عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❸

ابو ایاس معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حیض دس دن تک ہوتا ہے پس جو اس سے زائد ہو وہ استحاضہ ہے۔“

863۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❹

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”حیض کی مدت تیرہ دن تک ہے جو زائد ہو وہ استحاضہ ہے۔“

864۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ......

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❺

معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حیض کی مدت دس دن تک ہے۔ پھر وہ استحاضہ ہوگا۔“

865۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَمَا

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ حیض کی مدت تیرہ دن تک ہے پس جو اس کے علاوہ ہے وہ استحاضہ

---

❶ حسن ربیع بن صبیح کی وجہ سے حسن ہے، عبدالرزاق (1151)

❷ حسن البیہقی، کتاب الحیض، باب اکثر الحیض 1/321، ابن ابی شیبہ 5/283، باب ما قالوا فی الحیض

❸ صحیح، مصنف ابن ابی شیبہ 5/283، باب ما قالوا فی الحیض و عبدالرزاق (1150)

❹ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 5/283، باب ما قالوا فی الحیض

❺ ضعیف جدًا (662) کے تحت گزر چکی ہے۔ مزید دیکھئے ابن عدی 598/2

سِوَى ذٰلِكَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.❶ ہے۔

866۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ أَيَّامِ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ.❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''جب عورت (مسلسل) خون دیکھے تو وہ نماز سے رکی رہے۔ اپنے حیض کے ایک یا دو دن بعد تک، پھر وہ اس کے بعد مستحاضہ ہے۔''

فوائد:...... یہ ایک یا دو دن، بطور احتیاط ہیں۔

867۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا أَرْبَعًا خَمْسًا سِتًّا سَبْعًا ثَمَانِيًا تِسْعًا عَشْرًا.❸

انس سے روایت ہے کہ مستحاضہ تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس دن تک (استحاضہ کی بجائے حیض ہی سمجھتی ہوئی) انتظار کرے۔

868۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ......

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَنْتَظِرُ أَعْلَى أَقْرَائِهَا بِيَوْمٍ.❹

عطاء سے روایت ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ مستحاضہ اپنے حیض پر ایک دن مزید انتظار کر سکتی ہے۔

869۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ......

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ مَا زَادَ عَلَى الْعَشْرِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.❺

ربیع بن صبیح اس شخص سے بیان کرتے ہیں جس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''جو خون دس دن سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔''

---

❶ صحیح دیکھئے سابقہ (863)

❷ صحیح دیکھئے سابقہ (859)

❸ ضعیف جدًا أخرجه ابن أبي شيبة 283/5

❹ ضعیف ابن جریج مدلس کا عنعنہ ہے، دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1157)

❺ منقطع ضعیف راوی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

870۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ عَنْ سُفْيَانَ...... ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَقْصَى الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❶

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔''

[89]..... بَاب فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ
حیض کی کم سے کم مدت

871۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ .....

قَالَ سُفْيَانُ بَلَغَنِي عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ سُئِلَ عَبْدُ اللهِ الدَّارِمِيُّ تَأْخُذُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ عَادَتُهَا وَسَأَلْتُهُ أَيْضًا عَنْ هٰذَا قَالَ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❷

سفیان کہتے ہیں کہ مجھے انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس بات کا پتہ چلا کہ انہوں نے کہا: ''حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے۔'' عبداللہ دارمی سے سوال کیا گیا:'' کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟'' انہوں نے کہا:'' جی ہاں، جب اس کی یہ عادت ہو۔ اور اس کے متعلق میں نے ان سے بھی پوچھا۔'' انہوں نے کہا: ''حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔''

فوائد:...... زیادہ سے زیادہ مدت کی طرح حیض کی کم از کم مدت کے بارے بھی اختلاف ہے۔ چاروں مسالک میں یہ احناف کے نزدیک 3 دن، مالکیوں کے نزدیک کم از کم کوئی مدت نہیں، جبکہ شوافع وحنابلہ کے نزدیک کم از کم ایک دن ایک رات ہے۔

872۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الصَّاغَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ.........

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثٌ. ❸

ربیع بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے۔''

---

❶ صحیح دارقطنی 1/208، بخاری نے اسے کتاب الحیض، باب اذا حاضت فی شهر ثلاث حیض میں معلق بیان کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری 1/425 میں کہا ہے کہ دارمی نے اسے صحیح سند سے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ منقطع، ضعیف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسنادہ ضعیف محمد بن ابی زکریا ضعیف ہے۔

873۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ......

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ يَوْمٌ. ❶

معقل بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”حیض کی کم از کم مدت ایک دن ہے۔“

874۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ.........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ قَبْلَ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جب عورت حیض کے سے قبل خون دیکھے تو وہ حیض ہے۔“

فوائد:...... حیض میں چند دن آگے پیچھے ہوسکتے ہیں، اس لیے حسن رحمہ اللہ کا قول قابل عمل ہوگا۔

[90] ...... بَاب فِي الْبِكْرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ

کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ جاری رہتا ہے

875۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ.........

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْبِكْرِ إِذَا نَفِسَتْ فَاسْتُحِيضَتْ قَالَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ مِثْلَ مَا تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهَا. ❸

حماد، قتادہ سے اور قیس بن سعد، عطاء سے نقل کرتے ہیں کہ ان دونوں نے کنواری عورت کے متعلق کہا: ”جب اسے حیض آئے، پھر استحاضہ ہو جائے، تو نماز سے اتنی دیر رکے۔ جتنی دیر اس کی خاندان کی عورتیں رکتی ہیں۔“

876۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَجْلِسُ فِي الْحَيْضِ مِنْ نَحْوِ نِسَائِهَا سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنْ هَذَا فَقَالَ هُوَ أَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ. ❹

محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ”عورت پہلے حیض ہی سے استحاضے والی ہو جائے تو اپنے خاندان کی عورتوں کے حیض کے برابر بیٹھے۔“ اس کے متعلق عبداللہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”یہ سب اقوال سے زیادہ درست ہے۔“

---

❶ صحیح أخرجه دارقطنی 802/1، والبیهقی فی العدد 419/7

❷ صحیح وهیب بن خالد دو یونس بن عبید ہے۔

❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1200)

❹ صحیح مصنف عبدالرزاق (1203)

فوائد:...... لہٰذا جس عورت کو اپنے ایام حیض کی خبر نہ ہو تو وہ اپنے خاندان کی دوسری عورتوں پر اپنے آپ کو قیاس کرے گی۔ جب کہ حدیث 807 میں مذکور دو طریقوں کے مطابق تمیز نہ ہو سکتی ہو۔

[9]۔ بَاب فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ
بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے

877۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ لَا تَرَاهُ حَيْضًا ❶

لیث کہتے ہیں کہ عطاء نے اس بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے یہ کہا: "وہ اسے حیض خیال نہ کرے۔"

فوائد:...... وہ بوڑھی عورتیں جن کو حیض کا خون آنا بند ہو چکا ہے۔ تو وہ اگر خون دیکھتی ہیں تو وہ ان کا حکم استحاضہ والا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اگلے آثار میں بھی آرہا ہے۔ گرچہ ان میں ضعف ہے لیکن قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

878۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ ..

عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَهَا الْحَيْضُ ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ رَأَتِ الدَّمَ فَأَمَرَ فِيهَا بِشَأْنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہ جس کو تیس برس سے حیض نہ آیا ہو پھر وہ خون دیکھے تو اس کے متعلق حکم دیا کہ "وہ استحاضہ والی عورت کی طرح کرے۔"

879۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَفْعَلُ كَمَا تَفْعَلُ الْمُسْتَحَاضَةُ ❸

ابن جریج نے اس بوڑھی عورت کے متعلق کہا، جو خون دیکھے کہ "اس کی حیثیت مستحاضہ عورت والی ہے، وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔"

880۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ....

---

❶ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔
❷ ضعیف: ابن جریج کا عنعنہ ہے۔ عبدالرزاق (1181) نیز دیکھئے آئندہ اثر۔
❸ ضعیف: سابقہ اثر ملاحظہ کریں۔

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الَّتِي قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلُ سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْكَبِيرَةِ قَالَ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَإِذَا طُلِّقَتْ تَعْتَدُّ بِالْأَشْهُرِ. ❶

حجاج عطاء اور حکم بن عتیبہ سے اس عورت کے متعلق جے حیض نہ آتا ہو یہ نقل کرتے ہیں کہ "جب وہ خون دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور غسل نہ کرے۔" عبداللہ سے بڑھیا کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "وہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور جب اسے طلاق دی جائے تو مہینوں کے حساب سے عدت پوری کرے۔"

فوائد:...... "یہ بسا اوقات" یعنی جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت تین ماہ ہی ہے۔ جیسا کہ یہ قرآن سے ثابت ہے۔ (الطلاق:4)

[92] ... بَابٌ فِي أَقَلِّ الطُّهْرِ
پاکی کی کم از کم مدت

881۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الطُّهْرُ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❷

محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا: "پاکی کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔"

فوائد:...... "طہر" ایسے وقت کو کہتے ہیں جب عورت حیض ونفاس سے پاک ہو۔ اس کی مدت میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کی کم از کم مدت 15 دن ہے۔ جب کہ زیادہ سے زیادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات یہ سال دو سال کا بھی ہو جاتا ہے۔ جب کہ حنابلہ کم از کم 13 دن بیان کرتے ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ اس کی مدت کا تعین کرنا مشکل ہے۔

882۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ...

عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي شَهْرٍ أَوْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ فَإِذَا شَهِدَ لَهَا الشُّهُودُ الْعُدُولُ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّهَا رَأَتْ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهَا الصَّلَاةَ مِنْ طُمُوثِ

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "جب عورت ایک ماہ یا چالیس دن میں تین دفعہ حائضہ ہو کہا پس جب عورتوں میں سے معتبر گواہ اس کے لئے گواہی دے دیں کہ عورتوں کے حیض کی طرح جو حیض مشہور ہے۔ جس سے عورت کے لئے نماز حرام ہو جاتی ہے کہ اسے خون نظر آتا

❶ مصنف حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

❷ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

النساء الذي هو الثبت المعروف فقد خلا أجلها قال أبو محمد سمعت يزيد بن هارون يقول أستحب الطهر خمس عشرة. ❶

رہا ہے تو اس کی مدت پوری ہو گئی۔ ابو محمد نے کہا: "میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: "پندرہ روز کی پاکی بہتر ہے۔""

فوائد:...... یعنی اگر کوئی عورت اپنی کم از کم مدت حیض و طہر ظاہر کر کے جلد چھٹکارہ حاصل کرنا چاہے تو اس کے بیان کی شہادتوں سے تسلی کی جائے گی، پھر حکم لگایا جائے گا۔

883- أخبرنا يعلى

حدثنا إسمعيل عن عامر قال جاءت امرأة إلى علي تخاصم زوجها طلقها فقالت قد حضت في شهر ثلاث حيض. فقال علي لشريح اقض بينهما. قال يا أمير المؤمنين وأنت ها هنا قال اقض بينهما قال يا أمير المؤمنين وأنت ها هنا قال اقض بينهما قال إن جاءت من بطانة أهلها ممن يرضى دينه وأمانته تزعم أنها حاضت ثلاث حيض تطهر عند كل قرء وتصلي جاز لها وإلا فلا فقال علي قالون وقالون بلسان الروم أحسنت. ❷

اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: "ایک عورت اپنے شوہر سے جھگڑتی ہوئی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، جس نے اسے طلاق دی تھی۔ اس نے کہا: "مجھے ایک مہینے میں تین حیض آئے۔" علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمہ اللہ سے کہا: "ان کے درمیان فیصلہ کرو۔" اس نے کہا: "اے امیر المومنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟" علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "ان کے درمیان فیصلہ کرو۔" اس نے کہا: "اے امیر المومنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟" علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "ان کے درمیان فیصلہ کرو۔" اس نے کہا: "اگر وہ اس عورت کے خاندان کے دیندار اور ایمان دار لوگوں میں سے کوئی عورت پیش کرے کہ اسے تین حیض آئے ہیں اور ہر حیض کے بعد وہ پاک ہو جاتی تھی اور نماز پڑھتی تھی۔ تو یہ بات اس کے لئے جائز ہو گی ورنہ نہیں۔" تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "قالون، قالون۔"

"(رومی زبان میں "قالون" کے معنی ہیں "تو نے اچھا کیا")"

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) کبار اہل علم کی موجودگی میں صغار ان کے

---

❶ صحيح مقطوع 272.10

❷ صحيح أخرجه ابن منصور (1309، 1310) والمحلى 72/10 والبيهقي في الكبرى 419/7

لکھنے یا اجازت سے اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں (۲) اس اثر کے مطابق طہر کی مدت 10 دن سے بھی کم ممکن ہے۔ لہٰذا کم از کم مدت کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ اس کو عورتوں کی طبیعت پر ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

884۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ قَالَ الْحَيْضُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَتَقُولُ بِهٰذَا قَالَ لَا سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ شُرَيْحٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا وَقَالَ ثَلَاثُ حِيَضٍ فِي الشَّهْرِ كَيْفَ يَكُونُ ❶

خالد حذاء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے یہ آیت پڑھی: ''عورتوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے رحموں میں پیدا شدہ چیز کو چھپائیں۔'' ابومحمد سے کہا گیا کہ: ''کیا تم بھی اس کے قائل ہو؟'' تو انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' اور عبداللہ سے شریح کی حدیث کے متعلق پوچھا گیا کہ: ''آپ اس کے قائل ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' اور انہوں نے کہا: ''ایک مہینہ میں تین حیض کس طرح ہو سکتے ہیں؟''

فوائد:..... آیت میں ہے کہ وہ اپنے پیٹوں میں جو چیز ہے اسے ظاہر کریں، بتادیں۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے حیض مراد لیتے ہیں جب کہ ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں یہ نہیں تھی کیونکہ اس سے بچہ مراد ہے۔

[93]..... بَابُ الطُّهْرِ كَيْفَ هُوَ

پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟

885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ ....

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ لَيْلًا فِي الْمَحِيضِ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَدْ يَكُونُ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ ❷

عمرۃ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ رات کو حیض دیکھیں، اور فرماتی تھیں کہ: ''کبھی وہ زرد اور مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔''

فوائد:..... حیض کا خون تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) گہرا سیاہی مائل جیسے پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲) یا زرد (۳) یا خاکی۔

---

❶ صحیح أخرجه ابن أبی شیبة 5/234

❷ صحیح أخرجه ابن أبی شیبة 1/93، باب فی المرأة تغتسل ... والبیهقی فی المعرفة 1/336، باب الصفرة والکدرة فی أیام الحیض

تو رات کو دیکھنے سے اسی لیے روکا جا رہا ہے کہ رات کو جانچنا مشکل ہوتا ہے، ہو سکتا انجانے میں عورت اسے طہر سمجھ بیٹھے۔

886۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَوْلَاةِ عَمْرَةَ قَالَتْ.........

كَانَتْ عَمْرَةُ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ لَا يَغْتَسِلْنَ حَتَّى تَخْرُجَ الْقُطْنَةُ بَيْضَاءَ. ❶

عمرة کی لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ عمرة عورتوں کو حکم دیتی تھی کہ وہ غسل نہ کریں حتی کہ روئی سفید نکل آئے۔

فوائد:...... حیض کے ایام کے دوران اگر زردی یا خاکی رنگ نظر آتا ہے تو یہ حیض کی علامت ہی ہے۔ اس دوران عورت اگر (جو روئی اس نے اپنی شرمگاہ پر باندھی ہو) اس پر سفیدی نظر آئے، تو وہ طہر ہوگا۔ البتہ ایام حیض کے بعد جو کہ ہر عورت کو اپنے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر زردی یا خاکی رنگ بھی نظر آتا ہے تو وہ طہر ہی ہوگا۔ جیسے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم طہر کے بعد زردی یا خاکی رنگ کے خون کو کچھ شمار نہیں کرتی تھیں۔ (صحیح ابوداؤد)

887۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ....

قَالَ سُفْيَانُ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ حَيْضٌ وَكُلُّ شَيْءٍ رَأَتْهُ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَيْضِ مِنْ دَمٍ أَوْ كُدْرَةٍ أَوْ صُفْرَةٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ سُئِلَ تَأْخُذُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ نَعَمْ. ❷

سفیان کہتے ہیں کہ حیض کے دنوں میں زرد اور مٹیالہ رنگ حیض کہلائے گا۔ اور ایام حیض کے بعد خون، مٹیالے، یا زرد رنگ کا جو کچھ بھی دیکھے وہ استحاضہ ہے۔" عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ" آپ سفیان کے قول کو اختیار کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔"

فوائد:...... واضح ہوا کہ ایام حیض میں یہ رنگ (مٹیالہ پن وغیرہ) حیض، جب کہ بعد کے ایام میں طہر شمار ہوگا۔

888۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَاحِبَتِهِ ......

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَمْرَةَ قَالَتْ أَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَمْرَةَ بِكُرْسُفَةِ قُطْنٍ فِيهَا كَالصُّفْرَةِ

فاطمہ بنت محمد، جو عمرة کی گود میں تھیں، وہ کہتی ہیں کہ" قریش کی ایک عورت نے عمرة کے پاس روئی کا ایک ٹکڑا بھیجا جس میں زردی سی لگی ہوئی تھی۔ وہ اس سے پوچھتی تھی کہ

❶ ضعیف اس میں جہالت ہے ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی التطہر متی
❷ صحیح مصنف عبدالرزاق (1203)

تَسْأَلُهَا هَلْ تَرَى إِذَا لَمْ تَرَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحِيضَةِ إِلَّا هٰذَا أَنْ قَدْ طَهُرَتْ فَقَالَتْ لَا حَتّٰى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا. ❶

آپ کی کیا رائے ہے کہ جب عورت کو حیض میں سے اس رنگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے تو کیا وہ پاک ہوگی؟ عمرة نے کہا: "نہیں، جب تک وہ خالص سفیدی نہ دیکھے۔"

فوائد:...... خالص سفیدی دیکھنے کا حکم اس عورت کے لیے جو نئی نئی حائضہ ہو، شروع ہوئی ہے، اور جسے اپنے ایام کی صحیح خبر نہیں۔ جب کہ جس کو خبر ہو تو وہ طہر کے ایام میں زرد خاکی رنگ کچھ شمار نہیں کریں گی (کما تقدم)

889۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ....

حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَكُونُ فِي حِجْرِهَا فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي ثُمَّ تَنْكُسُهَا الصُّفْرَةُ الْيَسِيرَةُ فَتَأْمُرُنَا أَنْ نَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ حَتّٰى لَا نَرَى إِلَّا الْبَيَاضَ خَالِصًا. ❷

فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ اسماء نے کہا: "ہم سب اس کی پرورش میں تھیں۔ اور ہم میں سے بعض کو حیض ہوتا تھا۔ پھر وہ پاک ہوتی اور غسل کر کے نماز ادا کرتی۔ پھر کچھ زردی لوٹ آتی تھی، تو وہ ہمیں حکم کرتی تھیں کہ وہ نماز سے علیحدہ رہیں، حتی کہ ہم خالص سفیدی دیکھ لیں۔"

890۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ ....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ وَالدَّمُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ الْحَيْضِ. ❸

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا کہ خیالہ اور زرد رنگ کا خون حیض کے دنوں میں حیض ہی کے مرتبہ پر ہے۔

891۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

عطاء بن ابو رباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "جب

---

❶ ضعیف أخرجه البيهقي في الحيض 336/1: باب الصفرة والكدرة في أيام الحيض

❷ صحيح مصنف ابن ابي شيبه 94/1، ما في الطهر ما هو؟ وبما يعرف؟ والبيهقي في الحيض 336/1

❸ ضعیف ابن جریج عن سے روایت کرتا ہے، دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1158) وابن ابی شیبہ 94/1

أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرَى الطُّهْرَ أَبْيَضَ كَالْقَصَّةِ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي. ❶

عورت کو خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔ حتیٰ کہ اسے پاکی چونے کی طرح (سفید) نظر آئے پھر غسل کر کے نماز ادا کرے۔"

892۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.........

عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ لَا يَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ وَلَا مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ شَيْئًا. ❷

عامر احول بیان کرتے ہیں کہ "حسن زرد اور مٹیالہ رنگ (طہر) شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اس پانی کے سے رنگ کو جس میں گوشت دھویا گیا ہو۔"

893۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ.........

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا. ❸

محمد کہتے ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔"

[94]..... بَاب الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ

اس مٹیالے رنگ کے متعلق جو حیض کے بعد ظاہر ہو

894۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى.........

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ فِي أَيَّامِ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ. ❹

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں "کہ حسن نے اس عورت کے متعلق کہا: "جسے اپنے پاکی کے دنوں میں خون نظر آئے۔ انہوں نے کہا: "میرا خیال ہے وہ غسل کرے اور نماز ادا کرے۔"

فوائد:...... یہ قول صحیح ہے جیسا کہ (893) حدیث سے واضح ہے۔

895. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَمْ يَكُونُوا

ابن سیرین نے کہا: "لوگ مٹیالے اور زرد رنگ میں

---

❶ حسن البيهقي في الحيض، باب الصفرة والكدرة في أيام الحيض 1/336 ومالك في الطهارة باب طهر الحائض (99)

❷ صحیح آئندہ اثر (894) دیکھیے۔

❸ صحيح أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب الصفرة والكدرة في غير أيام الحيض (326) وابوداؤد، كتاب الطهارة، باب المرأة ترى الكدرة (307، 308)

❹ صحيح أخرجه ابن ابي شيبه 1/94، باب في المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر۔

يَرَوْنَ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَأْسًا. ❶

کچھ حرج نہیں جانتے تھے۔"

896۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ قَالَ تِلْكَ التَّرِيَّةُ تَغْسِلُهُ وَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاکی کے بعد زردی دیکھے۔ انہوں نے کہا "وہ تری ہے۔ اسے دھووے اور وضو کرے اور نماز پڑھے۔"

897۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ......

عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّرِيَّةُ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ. ❸

یونس اور حمید بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا "غسل کے بعد تر چیز پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔" عبداللہ نے کہا "وہ تری زرد اور مٹیالے رنگ ہے۔"

898۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ التَّرِيَّةَ بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تَطَهَّرُ وَتُصَلِّي. ❹

حارث بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا "جب عورت غسل کے ایک یا دو دن بعد (زرد یا مٹیالی) تری دیکھے وہ پاکیزگی حاصل کرے اور نماز پڑھے۔"

899۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ......

عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ. ❺

قیس بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا "غسل کے بعد تری (زردی سی) پاکی کے سوا اور کچھ نہیں۔"

900۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ......

---

❶ صحیح۔ ابن ابی شیبہ 1/93، 94۔ باب فی المرأة تطہر ثم تری الصفرة بعد الطہر

❷ ضعیف۔ ابن ابی شیبہ 1/93۔ باب فی المرأة تطہر ثم تری الصفرة بعد الطہر

❸ صحیح۔ دیکھئے ابن ابی شیبہ 1/94

❹ ضعیف۔ مصنف عبدالرزاق (1161)، ابن ابی شیبہ 1/93 باب فی المرأة تطہر ثم تری الصفرة بعد الطہر

❺ صحیح۔ مصنف ابن ابی شیبہ 1/94، باب فی المرأة تطہر ثم تری الصفرة بعد الطہر نیز حدیث نمبر (905، 907) بھی دیکھئے۔

عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعْتَدُّ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئًا ❶

ام ہذیل بیان کرتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں نے کہا: ”ہم غسل کے بعد مٹیالے اور زرد رنگ کو کچھ نہیں شمار کرتی تھیں۔“

901۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْحَائِضُ دَمًا عَبِيطًا بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْمًا ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے کہا: ”جب عورت غسل کے ایک یا دو دن کے بعد گاڑھا تازہ خون دیکھے تو وہ نماز سے ایک روز رک جائے پھر اس کے بعد مستحاضہ ہوگی۔“

فوائد:...... حسن رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ ایک دن کی وقتی تمکین ہے۔ یہ اشتباہ رفع کرنے کے لیے انتظار کو دیے گی، اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو اسے استحاضہ شمار کیا جائے گا۔

902۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا تَطَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ رَأَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيبُهَا فَإِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ فَإِذَا رَأَتْ مِثْلَ الرُّعَافِ أَوْ قَطْرَةِ الدَّمِ أَوْ غُسَالَةِ اللَّحْمِ تَوَضَّأَتْ وُضُوءَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُصَلِّي فَإِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطًا الَّذِي لَا خَفَاءَ بِهِ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَيَّامُ الْمَرْأَةِ سَبْعَةً فَرَأَتِ الطُّهْرَ بَيَاضًا فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر طہر کے بعد اسے کچھ نظر آئے جو اسے شک میں ڈالے تو یہ شیطان کا رحم میں چوکا لگانا ہے، جب صرف نکسیر یا خون کے قطرے، یا گوشت دھوئے ہوئے پانی کی طرح دیکھے، تو وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتی ہے۔ پھر نماز پڑھے۔ اور اگر تازہ خون ہو جس میں کوئی شک نہ ہو تو نماز چھوڑ دے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جب عورت کی (حیض کی مدت) سات دن ہو، پھر وہ پاکی دیکھے اور وہ نکاح کرے پھر وہ دس دنوں کے درمیان خون دیکھے، تو نکاح [illegible]

---

❶ صحیح البخاری، 174/1، ابو داؤد فی الطہارۃ، باب فی المرأۃ ترى الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر (307)

❷ صحیح، حسن کی مقطوع ہے۔

رَأَتِ الدَّمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ صَحِيحٌ فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ دُونَ السَّبْعِ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ رَأَتِ الدَّمَ فَلَا يَجُوزُ وَهُوَ حَيْضٌ وَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ❶

صحیح ہے۔ اگر وہ سات دن سے کم مدت میں پاکی دیکھے اور نکاح کرے پھر خون دیکھے تو وہ نکاح جائز نہیں، وہ حیض ہے۔" عبداللہ سے سوال کیا گیا: "کیا آپ اس کے قائل ہیں۔" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد:...... یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے قول سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک طہر کی کم از کم مدت دس دن ہے، اگر حیض کے خون کے بند ہونے کے دس دن بعد پھر خون آجاتا ہے تو یہ درمیانے دس دن طہر کے شمار ہوں گے اور اس میں کیا گیا نکاح وغیرہ جائز ہوگا، لیکن اگر خون کی بندش 7 دن سے زیادہ رہتی ہے تو یہ حیض کے ایام ہی شمار ہوں گے۔ ان میں کیا گیا نکاح وغیرہ ناجائز تصور ہوگا۔

903۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ......

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ حَيْضُهَا سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تَرَى كُدْرَةً أَوْ صُفْرَةً أَوْ تَرَى الْقَطْرَةَ أَوِ الْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَلَا يَضُرُّهَا شَيْءٌ. ❷

حارث بیان کرتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو چھ یا سات دن حیض آتا ہے، پھر وہ مٹیالہ یا زرد رنگ دیکھے۔ یا خون کے ایک یا دو قطرے دیکھے، تو وہ باطل اس سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔"

فوائد:...... یہ حدیث اگرچہ ضعیف، لیکن بات صحیح ہے، کیونکہ یہ زردی یا مٹیالہ خون ایام طہر کا ہے۔ لہٰذا ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق اس کی کچھ اہمیت نہیں۔

904۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ......

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَرَى الصُّفْرَةَ قَالَ تَوَضَّأُ وَتَنْضَحُ. ❸

عبدالکریم نے کہا: "میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض کا غسل کرتی ہے، پھر وہ زرد رنگ دیکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: "وضو کرے اور چھینٹے مارے۔"

---

❶ حسن ابن ابی شیبہ 93/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❷ ضعیف شریک نے ابواسحاق سے آخر عمر میں سماع کیا

❸ حسن ابن ابی شیبہ 94/1 باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

905۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ.....

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي قُرُوئِهَا ذَلِكَ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْأُولَى نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخَّرَتِ الظُّهْرَ وَعَجَّلَتِ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّتْهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخَّرَتِ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَتِ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّتْهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْغَدَاةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْأَقْرَاءُ عِنْدِي الْحَيْضُ. ❶

عطاء نے استحاضہ والی عورت کے متعلق کہا: "وہ اپنے حیض میں ایک یا دو دن نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ جب ظہر کا وقت ہو تو وہ دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور اگر خون ہو تو ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے پڑھے۔ پھر جب سورج غروب ہو تو دیکھے، اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر خون ہو تو مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرے۔ پھر جب فجر طلوع ہو تو دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز ادا کرے اور اگر خون ہو تو غسل کر کے فجر کی نماز پڑھے۔ وہ روزانہ تین بار ایسا کرے۔" محمد نے کہا: "میرے نزدیک اقراء سے مراد ایک حیض ہے۔"

فوائد:...... مستحاضہ کے متعلق وارد ہونے والے غسل اور وضو کے حکم میں یہ بہترین تطبیق ہے۔ بہرحال یہ ضروری نہیں۔ دونوں حالتوں میں غسل بھی درست ہے اور وضو بھی، تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

906۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ وَاعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اعتکاف کیا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی کسی بیوی نے بھی اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔ وہ خون دیکھتیں تو بعض اوقات اپنے نیچے طشت رکھ لیتیں۔ عکرمہ نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے

❶ صحیح مقطوع۔ عبدالرزاق (1161)

أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ. ❶

کسم کا پانی دیکھا تو انہوں نے فرمایا: "گویا کہ یہ وہی چیز ہے جو فلاں عورت بھی پاتی ہے۔"

فوائد:..... اس سے ثابت ہوا مستحاضہ طاہرہ کے حکم میں ہی ہے، وہ مسجد بھی جاسکتی ہے۔ اعتکاف بھی بیٹھ سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کو بھی چھو سکتی ہے۔

907۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ.....

عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ؟ قَالَ: تَوَضَّأُ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض سے پاک ہوتی ہے، پھر زرد رنگ دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا: "وہ وضو کرے۔"

908. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: قَرَأْتُ عَلَى زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ هُوَ: ابْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ كَانَ حَيْضُهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَزَادَتْ حَيْضَتُهَا قَالَ: تَسْتَظْهِرُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. ❸

ابومحمد کہتے ہیں میں نے زید بن یحییٰ پر پڑھا، وہ مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے ان سے (امام مالک سے) اس عورت کے متعلق پوچھا جو سات روز حالت حیض ہوتا تھا، پھر اس کا حیض بڑھ گیا؟ انہوں نے کہا: "وہ (زیادہ سے زیادہ) مزید تین دن کے بعد پاک ہو جائے گی۔"

[95]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ

اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک ہوتی ہے یا حیض میں مبتلا ہوتی ہے

909۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ.......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ وَهِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ قَضَتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ❹

ہشام حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "جب عورت کسی نماز کے وقت پاک ہو جائے، پھر وہ غسل کی قدرت رکھنے کے باوجود غسل نہ کرے، تو اس نماز کی قضا ادا کرے۔"

---

❶ صحیح احمد 31/6، والبخاری کتاب الحیض باب الاعتکاف للمستحاضۃ (309، 310، 311)

❷ ضعیف حجاج بن أرطاۃ ضعیف ہے، دیکھئے: اثر نمبر (899، 905)

❸ صحیح: دیکھئے السنن 76/16

❹ صحیح ابن ابی شیبہ 337/2: باب فی الحائض تطہر آخر النہار

فوائد:...... لہٰذا جو عورت حیض سے پاک ہو جائے لیکن اس نے کسی وجہ سے غسل نہ کیا ہو تو وہ اس وقت رہ جانے والی نماز کو قضاء کے طور پر لازمی ادا کرے گی۔

910۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ......

عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَا تَقْضِي إِذَا طَهُرَتْ. ❶

عمرو کہتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے کہا: ''جب عورت دو رکعت نماز پڑھ لے۔ پھر وہ حیض میں مبتلا ہو جائے تو جب پاک ہو تو اس نماز کی قضا ادا نہ کرے۔''

911۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ أَبُو سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ..... الخ ❷

محمد بن عیسیٰ، ابو سفیان محمد بن حمید معمری عن معمر عن قتادہ کے طریق سے روایت کرتے ہیں...... الخ

912۔ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ .....

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتُؤَخِّرُ غُسْلَهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ قَالَا: تَقْضِي الظُّهْرَ. ❸

اسی طرح حجاج سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا: ''جو ظہر کے وقت پاک ہو جائے اور غسل میں دیر کرے حتی کہ عصر کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ظہر کی قضا دے گی۔''

913۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ. ❹

''ہشیم بیان کرتے ہیں کہ یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

914۔ وَمُغِيرَةُ عَنْ عَامِرٍ. الخ ❺

''اور مغیرہ، عامر کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ الخ

915۔ وَعُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُفَرِّطُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُدْرِكَهَا الْحَيْضُ قَالُوا تُعِيدُ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ❻

عبیدہ، ابراہیم سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جو نماز پڑھنے میں غفلت کرے حتی کہ اسے حیض آ جائے۔ تو ان سب نے کہا: ''وہ اس نماز کو (پاکیزگی اختیار کرنے پر) لوٹائے گی۔''

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 339/2 ❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1288) ❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1288)
❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2 باب فی الحائض تطهر آخر النهار، مصنف عبدالرزاق (1286)
❺ صحیح: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1289)، وابن ابی شیبہ 339/2
❻ صحیح: ابن ابی شیبہ 339/2

فوائد: ...... یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ایسی عورت طہارۃ کے بعد اس نماز کو دہرائے گی۔

916۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ......

أَبِي سُلَيْمَانَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي امْرَأَةٍ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَفَرَّطَتْ حَتَّى حَاضَتْ قَالَا: تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَاةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ. ❶

ابو سلیمان اور یونس کہتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جس پر نماز کا وقت ہو گیا پھر اس نے غفلت اختیار کی حتی کہ حیض آ گیا۔ ”جب وہ غسل کرے تو اس نماز کی قضا کرے۔“

917۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا ضَيَّعَتِ الْمَرْأَةُ الصَّلَاةَ حَتَّى تَحِيضَ فَعَلَيْهَا الْقَضَاءُ إِذَا طَهُرَتْ. ❷

ہشام، حسن رحمہ اللہ اور قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے فرمایا: ”جب عورت نماز کو ضائع کر دے۔ حتی کہ اسے حیض آ جائے تو جب وہ پاک ہو اس پر قضا ہو گی۔“

918۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا فَرَّطَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَضَتْ. ❸

مغیرہ امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ”جب عورت غفلت کرے۔ پھر حائضہ ہو جائے تو اس نماز کی قضا دے۔“

919۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَنْ يَعْقُوبَ ......

عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْقَضَاءُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَاضِي مَرْوٍ وَأَبُو يُوسُفَ شَيْخٌ مَكِّيٌّ. ❹

ابو یوسف سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت کو نماز کے وقت حیض آ جائے تو اس پر قضا نہیں ہو گی۔“ ابو محمد نے کہا: ”یعقوب، قعقاع کے بیٹے اور ”مرو“ کے قاضی ہیں اور ابو یوسف مکہ کے شیخ ہیں۔“

920۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

---

❶ صحیح، سابقہ (913) نمبر آثار ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: (913، 916) کے تحت گزر چکا ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ اثر (914)

❹ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

عَنْ حَجَّاجٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ❶

حجاج اور قیس عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت مغرب سے پہلے پاک ہو تو ظہر و عصر کی نماز بھی ادا کرے اور جب فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے۔“

فوائد: ..... مغرب سے پہلے پاک ہونے والی نے چونکہ صرف عصر والی پاکی کی حالت میں پایا ہے جو کہ وجوب صلاۃ کا سبب ہے لہٰذا صرف عصر کی ادا ہی پر فرض ہوگی ظہر کی ادائیگی ضروری نہیں جیسا کہ آگے انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے۔ (واللہ اعلم)

921۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. ❷

علی بن زید، سعید بن مسیب سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

922۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ

عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ❸

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کہا۔

923۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي الصَّلَاةَ الَّتِي طَهُرَتْ فِي وَقْتِهَا. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حائضہ عورت کے متعلق کہا کہ وہ ”جس وقت پاک ہو اسی وقت کی نماز پڑھے گی۔“

924۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالُوا إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

ابن ابی نجیح عطاء، طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حائضہ عورت فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے گی اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو تو ظہر اور عصر کی

❶ [illegible] 2، 336، 337 [illegible]
❷ [illegible]
❸ [illegible]
❹ [illegible] 1496 [illegible]

صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ❶
نماز ادا کرے گی۔

925۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ ......

عَنِ الْحَكَمِ فِي الْحَائِضِ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَإِذَا طَهُرَتْ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ❷

جب وہ دن کے آخر میں پاک ہو تو ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب وہ رات کے آخر میں پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے۔"

926۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ. ❸

محمد بن یوسف، سفیان، لیث اور طاؤس نے بھی ایسے ہی کہا۔

927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ ......

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِذَا طَهُرَتْ عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ❹

شعبہ کہتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا ابراہیم کہتے تھے: "جب عورت عصر کی نماز کے وقت پاک ہو تو ظہر وعصر کی نماز پڑھے۔"

928۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ ......

قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ حَمَّادًا قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ. ❺

شعبہ کہتے ہیں میں نے حماد سے پوچھا انہوں نے کہا: "جب عورت نماز کے وقت پاک ہو تو وہ نماز پڑھے۔"

929۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ وَلَا تُصَلِّي غَيْرَهَا. ❻

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انس نے کہا: "جب عورت نماز کے وقت پاک ہو تو وہی نماز ادا کرے اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھے گی۔"

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1282) وابن ابی شیبہ 337/2

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 337/2، باب الحائض تطہر آخر النہار اسی طرح دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1282)

❹ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 337/2

❺ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❻ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

930۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَرَأْتُ عَلَى ......

زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ تُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ طُهْرُهَا قَرِيبًا مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ قَالَ: تُصَلِّي الْعَصْرَ وَلَا تُصَلِّي الظُّهْرَ وَلَوْ أَنَّهَا لَمْ تَطْهُرْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا شَيْءٌ. سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ تَأْخُذُ بِهِ؟ قَالَ: لَا ❶

زید بن یحییٰ امام مالک سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ان سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو عصر کے بعد پاک ہو تو انہوں نے کہا: وہ عصر اور ظہر کی نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا: "اگر وہ سورج غروب ہونے کے قریب پاک ہو؟ تو انہوں نے کہا: وہ عصر کی نماز پڑھے اور ظہر کی نہ پڑھے، اور اگر وہ پاک نہ ہوتی کہ سورج غروب ہو جائے تو اس پر کچھ بھی نہیں۔" عبداللہ سے سوال کیا گیا: کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔"

فوائد:...... یعنی اگر عورت ظہر کے آخری اور عصر کے اول میں پاک ہوئی ہے تو یہ چونکہ جمع صوری کا وقت جس میں دونوں نمازیں اکٹھی کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہیں لہٰذا یہ عورت دونوں نمازیں ہی غسل کر کے ادا کرے گی۔ لیکن اگر عصر کا اول وقت گزر چکا ہے تو اب صرف عصر ہی ادا کرے گی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[96]...... بَاب إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا

جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن متشابہ ہو جائیں

931۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَتَبَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ اسْتُحِضْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَبَلَغَنِي أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا نَجِدُ لَهَا غَيْرَ مَا قَالَ عَلِيٌّ. ❷

سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک عورت نے لکھ کر بھیجا کہ "میں اتنے عرصہ سے استحاضہ میں مبتلا ہوں مجھے یہ خبر ملی کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: "استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت غسل کرے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "ہم علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے۔"

فوائد:...... استحاضہ کے بیان میں یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ مستحاضہ کے لیے غسل مستحب جبکہ وضو

---

❶ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1178) شرح معانی الآثار للطحاوی 101/1

ضروری ہے۔ لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کی خبر نہ ہونا یہ اس بات کی خبر دیتی ہے عہد صحابہ اور ان کے قریبی زمانے میں حدیثیں مکمل طور پر جمع نہ تھیں کسی کو کوئی حدیث معلوم ہوتی اور کسی کو نہ، اس لیے بعض کسی مسئلے سے متعلق حدیث سے واقف ہوتے اور بعض اجتہاد ورائے سے کام لیتے لیکن بعد والوں کے لیے جب کہ احادیث جمع ہو چکیں ہیں کسی طور پر بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مخالف دلیل مل جانے کے باوجود کسی کے قول وفعل کو حجت بنائے اور اس پر ڈٹا رہے یہ سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔

932۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ....

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَوْ عِكْرِمَةُ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَعْتَكِفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تُرِيقُ الدَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❶

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "زینب رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھیں اور انہیں استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔"

فوائد:...... یہ حکم استحباب پر مبنی ہے اس امر کو وجوب سے پھیرنے والا قرینہ صارفہ وضو کے حکم والی حدیث ہے جو کہ (803) کے فوائد میں گزر چکی ہے۔

933۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.........

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❷

یحییٰ بن ابو کثیر کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کہتے تھے: "مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔"

934۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولٌ يَقُولَانِ: تَغْتَسِلُ

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابو رباح کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔" اوزاعی نے کہا: "زہری اور مکحول بھی کہتے تھے کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔"

---

❶ صحيح: مصنف عبدالرزاق (117) والبيهقي في الحيض، باب غسل المستحاضة 351/1

❷ منقطع، ضعيف: ابن ابي شيبه 127/1، باب المستحاضة كيف تصنع؟

عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ عَلَيْكِ بِالْمَاءِ فَانْضَحِيهِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ الدَّمَ عَنْكِ. ❶

حماد کوفی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے ابراہیم سے سوال کیا کہ: میں استحاضہ والی عورت ہوں تو انہوں نے کہا: "پانی سے چھینٹے مار کیونکہ اس سے تیرا خون رک جائے گا۔"

فوائد:...... وقتی طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ نماز اچھے طریقے سے ادا ہو سکے۔

942۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ ......

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي ارْتِيبَ بِهَا تَرَبَّصُ سَنَةً فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا تَرَبَّصَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ السَّنَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا. ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے اس طلاق شدہ عورت کے متعلق کہا جس کو (حیض بند ہونے کی وجہ سے) شک ہو جائے کہ "وہ ایک سال انتظار کرے۔ اگر حیض آ جائے تو ٹھیک ورنہ سال گزرنے کے بعد تین ماہ انتظار کرے۔ اگر حیض آ جائے ٹھیک ورنہ اس کی عدت پوری ہو گئی۔"

فوائد:...... یہ اس عورت کے لیے ہے جسے حیض آتا تھا طلاق کے ایام میں بندش ہو گئی اب چونکہ حمل کا شک ہے لہٰذا شک رفع کرنے کے لیے اسے سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔

943۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: هُوَ قَوْلُ مَالِكٍ. ❸

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ استحاضہ والی عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت کیا ہے؟ انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا کہ سعید بن مسیب نے کہا: "اس کی عدت ایک برس ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: "یہی قول امام مالک کا ہے۔"

فوائد:...... یہ اس صورت میں جب مستحاضہ کو حیض نہ آ رہا ہو کیونکہ حیض کی صورت میں حیض کا ہی شمار ہوگا۔

---

❶ صحیح: حجاج، ابن منہال جبکہ حماد ابن سلمہ مراد ہے۔

❷ حسن: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (11098)

❸ صحیح: مالک فی الطلاق، باب جامع عدة الطلاق (71) وابن ابی شیبہ 158/5، باب ما قالوا فی الرجل یطلق امرأته

944۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُطَلَّقُ وَهِيَ شَابَّةٌ فَتَرْتَفِعُ حِيضَتُهَا مِنْ غَيْرِ كِبَرٍ قَالَ: مِنْ غَيْرِ حَيْضٍ تَحِيضُ وَقَالَ طَاوُسٌ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❶

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن زید سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے جوانی طلاق دی گئی ہو اور بڑھاپے کے بغیر ہی اس کا حیض بند ہو گیا ہو۔ انہوں نے کہا: "حیض کے بغیر ہی حیض شمار کرے۔" اور طاؤس نے کہا: "یعنی کہ تین ماہ۔"

فوائد: ...... اس کا حکم بھی (الطلاق:4) میں "یائسات" والا ہوگا۔

945۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ......

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ كَانَتْ شَابَّةً وَارْتَابَتْ اعْتَدَّتْ سَنَةً بَعْدَ الرِّيبَةِ. ❷

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: "جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے ایک یا دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے ہے تو تین ماہ عدت پوری کرے اور اگر جوان ہے اور اسے شک ہو گیا ہے تو وہ شک کے بعد ایک سال عدت پوری کرے۔"

946۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لَا يَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضٌ فَتَحِيضُ فِي شَهْرٍ مَرَّةً وَفِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ. ❸

قتادہ رحمہ اللہ عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "استحاضہ والی عورت اور وہ عورت جس کا حیض قائم نہ رہے اور ایک ماہ میں ایک دفعہ کبھی دو دفعہ حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔"

947۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ......

عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: تَعْتَدُّ

ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

---

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (11122)

❷ صحیح: عبدالرزاق (11097) والطبری 28/140-141

❸ صحیح: عبدالرزاق (11123) والطبری فی التفسیر 28/141 وابن ابی شیبہ 5/158-159

بِالْأَقْرَاءِ. ❶

''استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گزارے۔''

948۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ. ❷

ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''استحاضہ والی عورت کی عدت ایک سال ہے۔''

فوائد:...... دیکھیے سابقہ فوائد نمبر 943۔

949۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گزارے۔''

950۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بِالْأَقْرَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ. هُوَ الْحَيْضُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَأَنَا أَقُولُ هُوَ الْحَيْضُ. ❹

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''مستحاضہ تین حیض تک عدت میں رہے۔'' ابو محمد نے کہا: اہل حجاز کہتے ہیں: ''قروء'' سے مراد پاکی ہے اور اہل عراق نے کہا: اس سے مراد حیض ہے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''میں بھی کہتا ہوں اس سے مراد حیض ہی ہے۔''

فوائد:...... ''قروء'' کے لفظ میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے کہ اس کا معنی طہر ہے یا حیض۔ احناف قرء سے حیض، جبکہ شافعی و مالکی طہر مراد لیتے ہیں۔ جب کہ اس کا راجح معنی حیض ہی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا ''اَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ'' کہ تو تین حیض عدت گزارے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''قرء'' کا لفظ شارع کے کلام میں حیض کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ لغت میں دونوں معنوں کے لیے مشترک استعمال ہوتا ہے۔

951۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

---

❶ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 5/ 158 اس میں اس کا شاہد ہے۔
❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (943)
❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 5/ 158
❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 5/ 138

حدثنا يونس عن الحسن قال: المستحاضة تعتد بالأقراء. ❶

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "مستحاضہ حیض کے شمار سے عدت گذارے۔"

فوائد:...... صحیح بات یہی ہے کہ مستحاضہ اگر حیض کی تمییز کر سکتی ہو تو وہ حیض کے مطابق ہی عدت گزارے گی۔

952۔ حدثنا موسى بن خالد عن الهقل بن زياد

عن الأوزاعي قال: سألت الزهري عن رجل طلق امرأته وهي شابة تحيض فانقطع عنها المحيض حين طلقها فلم تر دما كم تعتد؟ قال: ثلاثة أشهر. ❷

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس مرد کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ جوان تھی اسے حیض آتا تھا، جب اس نے طلاق دی تو اس کا حیض بند ہو گیا اسے خون نظر نہیں آیا وہ کتنی عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: "تین ماہ۔"

953۔ قال: وسألت الزهري عن رجل طلق امرأته فحاضت حيضتين ثم ارتفعت حيضتها كم تربص؟ قال: عدتها سنة قال: وسألت الزهري عن رجل طلق امرأته وهي تحيض تمكث ثلاثة أشهر ثم تحيض حيضة ثم يتأخر عنها الحيض ثم تمكث السبعة الأشهر والثمانية ثم تحيض أخرى تستعجل إليها مرة وتستأخر الأخرى كيف تعتد؟ قال: إذا اختلفت حيضتها عن أقرائها فعدتها سنة. ❸

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر اسے دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا تو وہ کتنی دیر عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: "اس کی عدت ایک سال ہے۔" اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اسے اس طرح حیض آتا ہے کہ تین ماہ تک رکا رہتا ہے پھر ایک حیض آتا ہے، پھر ٹھہر جاتا ہے تو سات آٹھ ماہ تک ٹھہرا رہتا ہے، پھر ایک حیض آتا ہے پھر دوسرا حیض آتا ہے، ایک دفعہ جلدی اور دوسری بار ٹھہر کر تو وہ کیسے عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: "جب اس کے حیض اور پاکی میں اختلاف ہو تو اس کی عدت ایک سال ہے۔"

---

❶ صحیح: (949) ملاحظہ کیجئے نیز دیکھئے عبدالرزاق (11127)

❷ سندہ جید۔ موسیٰ بن خالد کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور وہ مسلم کے رجال میں سے ہے۔

❸ صحیح: (941) ملاحظہ کیجئے۔

955. قُلْتُ: وَكَيْفَ إِنْ كَانَ طَلَّقَ وَهِيَ تَحِيضُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ أَقْرَاؤُهَا مَعْلُومَةٌ هِيَ أَقْرَاؤُهَا فَإِنَّا نَرَى أَنْ تَعْتَدَّ أَقْرَائَهَا. ❶

میں نے کہا: ''اگر اس نے طلاق دی اور اسے ہر سال ایک بار حیض آتا ہے تو وہ کتنی عدت گزارے؟ انہوں نے کہا: ''اگر اسے اس طرح حیض آتے ہیں اسے معلوم ہیں تو ہماری رائے ہے کہ وہ انہی کے حساب سے عدت گزارے۔''

فوائد:...... یہ بات قرین صواب معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ عدت کا مقصد استبراء رحم ہے لہٰذا وہ سال گزرنے سے معلوم ہو جاتا ہے لہٰذا اس طرح کے مسئلے سے دوچار عورت ایک سال ہی عدت گزارے۔ (واللہ اعلم)

956. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلُهَا بِكَمْ يَسْتَبْرِئُهَا؟ قَالَ: بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو ایسی لونڈی خریدتا ہے جو حیض کو نہیں پہنچی اور نہ ہی اس طرح کی عمر والیوں کو حمل ہوتا ہے تو کتنا عرصہ اس سے دور رہے؟ انہوں نے کہا ''تین ماہ۔''

957. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❸

اور یحییٰ بن کثیر نے کہا: ''پینتالیس دن۔''

فوائد:...... یہ انہوں نے تین طہر وحیض کم از کم مدت مراد لی ہے کہ اتنے دنوں میں عورت عدت سے فارغ ہو سکتی ہے لہٰذا وہ کم از کم مدت ہی گزارے۔

958. أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي. ❹

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے تھے ''وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

---

❶ صحیح: ماقبلہ ملاحظہ ہے۔
❷ صحیح: (1217) میں دیکھ لیں۔
❸ صحیح: (1218) میں دیکھ لیں۔
❹ صحیح: سنن ابی داؤد 1271، باب المستحاضة کیف تغتسل

960۔ وَقَالَ حَمَّادٌ: لَوْ أَنَّ مُسْتَحَاضَةً جَهِلَتْ فَتَرَكَتِ الصَّلَاةَ أَشْهُرًا فَإِنَّهَا تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَوَاتِ قِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَقْضِيهَا؟ قَالَ: تَقْضِيهَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ إِنِ اسْتَطَاعَتْ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ. ❶

اور حماد نے کہا: ''اگر استحاضہ والی عورت بھول کر چند ماہ نماز چھوڑ دے تو وہ ان کی قضا ادا کرے۔'' ان سے کہا گیا کہ وہ ان کی قضا کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: ''اگر وہ طاقت رکھے تو ایک ہی دن میں ان کو پورا کرے؟'' عبداللہ سے کہا گیا: ''کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟''۔ انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! جی ہاں۔''

فوائد:...... یہ انتہائی ناقابل تلافی کوتاہی ہے بہرحال اب وہ معافی مانگ کر آئندہ اس کا اعادہ نہ کرے تو اسے قضاء کی ضرورت نہیں۔ (واللہ اعلم)

[97] ...بَاب فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتِ الدَّمَ
حاملہ عورت کا بیان کہ جب وہ خون دیکھے

961۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ......

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ؟ فَقَالَ: تَدَعُ الصَّلَاةَ. ❷

مالک بن انس رحمہ اللہ نے کہا: ''میں نے زہری سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا جو خون دیکھتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نماز چھوڑ دے۔''

فوائد:...... حاملہ کے حائضہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ مالکی و شوافع کے نزدیک وہ حائضہ ہو سکتی ہے جب کہ احناف و حنابلہ کے نزدیک یہ ممکن نہیں۔ لیکن شیخ عبدالرحمٰن سعدی امام احمد سے ایک دوسری روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ حائضہ ہو سکتی ہے اور یہی بات درست معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر دوران حمل حیض آ جائے تو عورت نماز چھوڑ دے گی۔ لیکن یاد رہے ایسا بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم)

962۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَتِي رَأَتْ دَمًا وَأَنَا أُرَاهَا حَامِلًا؟ قَالَ: ذَلِكَ غَيْضٌ

عثمان بن اسود کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اپنی بیوی کے متعلق پوچھا کہ اس نے خون دیکھا ہے اور میرا خیال ہے وہ حاملہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ رحموں میں کمی کی وجہ

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: مالک کتاب الطهارة، باب جامع الحيضة (103) و مصنف عبدالرزاق (1209)

بِكُلِّ يَوْمٍ حَاضَتْ فِي حَمْلِهَا يَوْمًا تَزْدَادُ فِي طُهْرِهَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ طَاهِرًا.❶

کہ اس سے مراد عورت کے ہر اس دن کے بدلے جس میں اسے حمل میں حیض آیا ہو اس کی پاکی میں ایک دن زیادہ ہوتا ہے حتی کہ وہ پاکی کے نو ماہ مکمل کرے۔"

966۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ يَكُونُ ذَلِكَ نُقْصَانًا مِنَ الْوَلَدِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعَةِ أَشْهُرٍ كَانَ تَمَامًا لِمَا نَقَصَ مِنْ وَلَدِهَا.❷

ابوبشر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: "جو رحموں میں کم ہوتا ہے۔" جب عورت کو حمل کی حالت میں حیض آئے تو اس کے بچہ میں اتنی کمی ہوگی۔ اور جب نو ماہ سے بڑھ جائے تو جو کمی ہوئی وہ پوری ہوگی۔"

فوائد:...... دوران حمل چونکہ حیض کا خون بچے کی پرورش کا ذریعہ بنتا ہے۔لہٰذا جب وہ حیض کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جائے گا تو وہ بچے کے لیے نقصان کا باعث بنے گا لیکن ایام حمل بڑھ جاتے ہیں تو بچے کا یہ نقصان پورا ہو جاتا ہے۔

967۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: امْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى.❸

حمید، بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہو جاتی تھی۔"

967۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: امْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى.❹

ابومحمد کہتے ہیں: "میں نے سلیمان بن حرب سے سنا وہ کہتے تھے میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہو جاتی تھی۔"

968۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا رَأَتِ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ

یحییٰ بن سعید، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "جب حاملہ خون دیکھے تو نماز سے رک جائے

❶ صحیح: الطبری فی التفسیر 13/111
❷ صحیح: الطبری فی التفسیر 13/109-110
❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❹ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ حَيْضٌ. ❶

کیونکہ وہ حیض ہے۔"

969۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ. ❷

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں بیان کیا کہ ان کو بھی یہ خبر پہنچی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کہا۔

970۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.........

عَنْ لَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ: إِنْ كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ. ❸

لیث کہتے ہیں کہ شعبی نے اس حاملہ عورت کے متعلق کہا جو خون دیکھے: "اگر خون تازہ ہو تو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر تری (زرد یا مٹیالے رنگ کا پانی) دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔"

فوائد:...... یہ تب ہے جب اسے استحاضہ کا خون سمجھا جائے جب کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

971۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مِثْلَهُ. ❹

ابو مغیرہ، اوزاعی سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

972۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ.........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَرَاهُ كَمَا كَانَتْ تَرَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي أَقْرَائِهَا تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْيَوْمِ أَوِ الْيَوْمَيْنِ لَمْ تَدَعِ الصَّلَاةَ. ❺

ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "اگر عورت کو اس طرح خون آئے جیسے اس کو پہلے حیضوں میں خون آتا تھا۔ تو نماز چھوڑ دے اور اگر ایک یا دو دن آئے تو نماز نہ چھوڑے۔"

فوائد:...... یعنی اگر سابقہ حیض کی عادت کے مطابق ہو تو یہ حیض شمار ہوگا ورنہ (استحاضہ کی طرح) کوئی طبعی مسئلہ سمجھا جائے گا۔

---

❶ ضعیف: جبکہ اس کے برعکس حدیث مروی ہے، دیکھئے آئندہ (973)

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 2/212، باب في الحامل ترى الدم أتصلي أم لا

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب في الحامل ترى الدم أتصلي أم لا

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب في الحامل ترى الدم أتصلي أم لا

973 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ.........

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ: لَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنْ صَلَاةٍ. ❶

عطاء، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حاملہ کے بارے میں جسے خون نظر آئے کہا: ''وہ اسے نماز سے نہیں روکتا۔''

فوائد:...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول ثابت نہیں بلکہ اس کے برعکس ثابت ہے۔لیکن آگے ائمہ کے اقوال اس کے مطابق صحیح سند سے آ رہے ہیں۔ان میں راجح بات یہی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ پیچھے 761 کے تحت وضاحت ہو چکی ہے اور آثار بھی شاہد ہیں کہ دورانِ حمل حیض آ سکتا ہے اس لیے اس خون کو حیض پر ہی محمول کیا جائے گا لیکن اگر کوئی طبی وجہ معلوم ہو جاتی ہے تو پھر اسے کچھ نہیں سمجھا جائے گا اور آئندہ اقوال کے مطابق عمل کیا جائے گا۔(واللہ اعلم)

974۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ.......

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي قَالَ يَزِيدُ: لَا تَغْتَسِلُ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَقُولُ بِقَوْلِ يَزِيدَ. ❷

عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حاملہ کے بارے میں کہا جسے خون نظر آئے: ''وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔'' یزید نے کہا: ''وہ غسل نہ کرے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''میں بھی یزید کی طرح ہی کہتا ہوں۔''

975۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ.........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے کہا: ''جو حاملہ خون دیکھے وہ استحاضہ کی طرح ہے اس کے علاوہ کہ وہ (مستحاضہ) نماز کو نہیں چھوڑتی۔''

976۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.........

---

❶ ضعیف: مطر کی عطاء سے بیان کردہ روایات ضعیف ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ 212/2، باب في الحامل ترى الدم أتصلي أم لا والبيهقي في العدد 423/7

❷ ضعیف: الدارقطني 219/1 (63) والبيهقي في العدد 23/6 باب الحيض على الحمل

❸ صحیح: عبدالرزاق (210) نیز دیکھئے: آئندہ اثر (979)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَغْسِلُ عَنْهَا الدَّمَ وَتَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ''وہ خون کو دھو کر وضو کرے اور نماز پڑھے۔''

977۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ قَالَا إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم دونوں نے کہا: ''جب حاملہ خون دیکھے وہ وضو کرکے نماز پڑھے۔''

978۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ هُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ........

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ❸

''عطاء نے حاملہ کے متعلق جسے خون نظر آئے یہ کہا: ''وہ وضو کرکے نماز ادا کرے۔''

979۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.......

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''وہ مستحاضہ کی جگہ پر ہے۔''

980۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ جَرِيرٍ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَكُونُ حَيْضٌ عَلَى حَمْلٍ. ❺

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حمل پر حیض نہیں ہوتا۔''

981۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❻

ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ''وہ استحاضہ والی کے مرتبہ پر ہے۔''

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 212/2، [illegible] نمبر (982) ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: دیکھئے نمبر اثر۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/2 [illegible]

❹ صحیح: (975) کے تحت گزر چکا ہے۔ نمبر (981) دیکھئے۔

❺ صحیح: سابق (972) ملاحظہ کیجئے۔

❻ صحیح: دیکھئے گزشتہ (975، 979)

982۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ لَمْ تَدَعِ الصَّلَاةَ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حاملہ جب خون دیکھے تو نماز نہ چھوڑے۔''

983۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ......

عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحُبْلَى وَالَّتِي قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ: إِذَا رَأَتِ الدَّمَ تَوَضَّأَتَا وَصَلَّتَا وَلَا تَغْتَسِلَانِ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم بن عتیبہ دونوں نے حاملہ اور اس عورت کے متعلق جو حیض سے نا امید ہو گئی ہو، کہا: ''جب وہ دونوں خون دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھیں۔ غسل نہ کریں۔''

984۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ ......

عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَغْتَسِلَانِ وَتُصَلِّيَانِ. ❸

مطر کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''وہ دونوں غسل کریں اور نماز پڑھیں۔''

985۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ الْحُبْلَى لَا تَحِيضُ فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ. ❹

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''حاملہ حائضہ نہیں ہو سکتی۔ جب وہ خون دیکھے تو غسل کر کے نماز ادا کرے۔''

986۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ......

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ وَهِيَ تَمَخَّضُ قَالَ: هُوَ حَيْضٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ. ❺

حکم کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے متعلق کہا کہ: ''جب اسے خون نظر آئے اور وہ خالص خون ہو تو وہ حیض ہے وہ نماز چھوڑ دے۔''

فوائد: ...... یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ اگر آثار و قرائن سے اس کا حیض ہونا معلوم ہو جائے تو ایسی

---

❶ صحیح: دیکھئے اثر (976، 980)

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

❸ صحیح: مطر الوراق ضعیف ہے۔

❹ حسن: فقہ زید (214)

❺ اسنادہ قوی: السنن الکبری [illegible] 2/ 213 [illegible] وھی مصنف

کے احکام لاگو ہوں گے۔

987۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ وَرَأَتِ الدَّمَ عَلَى الْوَلَدِ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ؟ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تُصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا کہ ''جب اسے دردزہ شروع ہو اور بچہ کی پیدائش سے پہلے اسے خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''جب تک وہ جنم نہ دے وہ نماز پڑھتی رہے۔''

[98]..... بَاب وَقْتِ النُّفَسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ

نفاس والی عورت کی مدت اور ان اقوال کے متعلق جو اس کے بارے میں منقول ہیں

988۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ.........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي النُّفَسَاءِ: كَطُهْرِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا. ❷

معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ نے نفاس والی عورت کے متعلق کہا: ''اس کی حالت طہر کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے ان کی دیگر عورتوں کے ہوتے ہیں۔''

فوائد:..... ولادت کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس کا خون کہلاتا ہے یہ احکامات کے اعتبار سے حیض کے مشابہ ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے۔ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت کی اگر عادت 40 سے زائد گزارنے کی ہے تو ٹھیک ورنہ 40 دن کے بعد نماز روزہ کا اہتمام کرے گی۔ (الفتاوی المرأة المسلمہ) یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے (واللہ اعلم) نیز اس کی کم از کم مدت کے بارے بھی اختلاف ہے لہٰذا وہ جب بھی پہلے پاک ہو جائے تو وہ نماز روزے کا اہتمام کرے گی۔ مذکورہ اثر میں ہے کہ نفاس میں مبتلا ہونے والی اگر شک میں مبتلا ہے تو وہ اپنے ساتھ کی عورتوں کے مطابق نفاس کا وقت گزارے گی۔

989۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي النُّفَسَاءِ: تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی عورت کے متعلق کہا: ''وہ نماز سے چالیس دن رکی رہے۔ اگر وہ پاکی دیکھے

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 213/2 ❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1200)

رَأَتِ الطُّهْرَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ تَرَ الطُّهْرَ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ أَيَّامًا خَمْسًا سِتًّا فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْخَمْسِينَ فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❶

تو پاک ہی ہے اور اگر پاکی نہ دیکھے تو نماز سے پانچ چھ دن رکی رہے پھر اگر وہ پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے ورنہ وہ پچاس دن نماز سے رکی رہے اگر پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے ورنہ وہ استحاضہ والی ہے۔“

فوائد:...... راجح موقف یہی ہے کہ 40 دنوں کے بعد عورت استحاضہ کے حکم میں ہوگی۔ جیسا کہ امام ترمذی صحابہ اور اہل علم کو 40 دن پر اتفاق نقل کرتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الطہارۃ حدیث 139 کے بعد) حسن بصری (50) جب کہ شافعی (60) بتاتے ہیں جبکہ تقریباً سبھی 40 پر متفق ہیں۔

990۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ .....

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَبُ النُّفَسَاءَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَقَالَ الْحَسَنُ: النُّفَسَاءُ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ إِلَى خَمْسِينَ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

حسن، عثمان بن ابوالعاص کے متعلق کہتے ہیں کہ ”کہ وہ چالیس دن تک نفاس والی عورت کے قریب نہ جاتے تھے۔“ اور حسن نے کہا: ”نفاس پینتالیس روز سے پچاس روز تک ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔“

991۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: وَقْتُ النُّفَسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ طَهُرَتْ وَإِلَّا فَلَا تُجَاوِزْهُ حَتَّى تُصَلِّيَ ❸

حسن کہتے ہیں کہ عثمان بن ابوالعاص نے کہا: ”نفاس والی عورت کی مدت چالیس روز ہے اگر پاک ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اس سے آگے نہ گزرے حتی کہ نماز پڑھے۔“

992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ كَانَ

اشعث کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”اگر نفاس والی عورت کی

---

❶ ضعیف: (956) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حسن کا عثمان سے سماع ثابت نہیں ہے۔..... دارقطنی (1/220)

❸ ضعیف: البیہقی فی السنن الکبریٰ (1/341) ... (267)

لِنُفَسَاءِ عَادَةٌ وَإِلَّا جَلَسَتْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ❶

کوئی عادت ہو تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو وہ چالیس روز تک بیٹھی رہے۔"

فوائد:...... 40دن کے بعد آنے والے خون کے بارے راجح بات یہی ہے جیسا کہ 988 کے تحت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی گزر چکا ہے۔

993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النِّفَاسُ حَيْضٌ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: "نفاس بھی حیض ہی ہے۔"

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ثابت نہیں البتہ صحیح بات یہی ہے کہ دونوں احکام کے اعتبار سے یکساں ہیں کیونکہ حیض کا خون جو کہ حمل کے دوران بند ہو جاتا ہے اور بچے کی پرورش کا سبب بنتا ہے تو ولادت کے بعد وہی مسلسل جاری ہوتا ہے۔

994۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ....

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ نَحْوَهَا. ❸

یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے۔"

[99]...... بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ

حائضہ کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اپنے انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے

995۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُسَّةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكَانَتْ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نفاس والی عورتیں چالیس دن یا راتیں بیٹھتی تھیں اور ہم میں سے بعض عورتیں چہرے کی چھائیوں

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء

❷ ابن جریج مدلس عن سے روایت کرتا ہے۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء، والبیهقی فی الحیض 341/1 القاهر

إِحْدَانَا تَطْلِي الْوَرْسَ عَلَى وَجْهِهَا مِنَ الْكَلَفِ. ❶

کی وجہ سے ورس نامی گھاس کا لیپ کرتی تھیں۔

فوائد:...... ''ورس'' نامی بوٹی فقط عرب میں یمن کے علاقے میں ہوتی ہے اور یہ رنگائی وغیرہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

996۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَابِرٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ امْرَأَةً لِعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو نُفِسَتْ فَجَاءَتْ بَعْدَمَا مَضَتْ عِشْرُونَ لَيْلَةً فَدَخَلَتْ فِي لِحَافِهِ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَنَا فُلَانَةُ إِنِّي قَدْ تَطَهَّرْتُ فَرَكَضَهَا بِرِجْلِهِ فَقَالَ: لَا تَغُرِّينِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً. ❷

معاویہ بن قرۃ بیان کرتے ہیں کہ عائذ بن عمرو کی بیوی کو نفاس ہوا تو وہ بیس راتیں گزرنے کے بعد آئی اور ان کے لحاف میں داخل ہوئی تو انھوں نے کہا: ''یہ کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں فلاں ہوں کیونکہ میں پاک ہو گئی ہوں۔'' اس نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: ''تو مجھے میرے دین سے نہ پھسلا حتی کہ چالیس دن گزر جائیں۔''

997۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ.......

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❸

یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''نفاس والی عورتیں چالیس دن گزرنے کا انتظار کرے۔''

998۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النُّفَسَاءُ تَنْتَظِرُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❹

عمرو بن عون نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی اسناد سے اسی طرح کہا۔

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/366، باب ما قالوا فی النفساء کم تجلس حتی یغشاها زوجها، احمد 6/300، والحاکم 1/175.

❷ اسنادہ حسن: ابن ابی شیبہ 4/367، باب ما قالوا فی النفساء کم تجلس حتی یغشاها زوجها، والدارقطنی 1/222

❸ صحیح: دیکھئے حدیث (994)

❹ صحیح: سابقہ ہی کی طرح ہے۔

999۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ فِي النُّفَسَاءِ الَّتِي تَرَى الدَّمَ: تَرَبَّصُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تُصَلِّي وَقَالَ الشَّعْبِيُّ شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❶

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی جوخون دیکھے کے متعلق کہا: ''وہ چالیس دن انتظار کرے پھر نماز پڑھے۔'' شعبی نے کہا: ''دو ماہ انتظار، پھر بھی اگر وہ خون دیکھتی ہے تو وہ استحاضہ والی عورت کے مرتبہ پر ہے۔''

فوائد:...... دو ماہ والا قول جمہور کے نزدیک مرجوح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1000۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ....

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ تَنْتَظِرُ مِنَ الْغُلَامِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمِنَ الْجَارِيَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَعْنِي النُّفَسَاءَ قَالَ مَرْوَانُ: هُوَ قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ هُمَا سَوَاءٌ. ❷

ابراہیم بن سلیمان افطس کہتے ہیں کہ میں نے علاء بن حارث سے سنا کہ مکحول نے کہا: ''عورت اگر لڑکے کو جنم دے تو تیس دن انتظار کرے، اگر لڑکی ہو تو چالیس دن انتظار کرے یعنی کہ نفاس والی عورت۔'' مروان کہتے ہیں: ''سعید بن عبدالعزیز کا قول بھی یہی ہے اور اوزاعی نے کہا: ''وہ دونوں برابر ہیں۔''

فوائد:...... درست یہی ہے کہ نفاس کے حوالے سے لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں۔

1001۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ....

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا رَأَتِ الدَّمَ عِنْدَ الطَّلْقِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ النِّفَاسِ. ❸

یونس، حسن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب عورت کو دردزہ کے وقت ایک یا دو دن پہلے خون نظر آئے تو وہ نفاس ہوگا۔''

فوائد:...... سابقہ اقوال کے مطابق یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیض یا نفاس کا خون شمار کیا جائے اگرچہ عطاء و شعبی کی رائے اس کے برعکس ہے (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/368، 367 باب ما قالوا فی النفساء

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

1002۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ………

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تَطْلُقُ قَالَ: تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ. ❶

ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حاملہ عورت کے متعلق کہا: جسے دردِ زہ کی حالت میں خون نظر آئے کہ: ”وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔“

[100] بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ

اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے حیض آ جائے

1003۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ……

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ: تَغْتَسِلُ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جس عورت کو جنابت کی حالت میں حیض آئے وہ غسل کرے۔“

فوائد:…… دورانِ جنابت حیض آنے پر غسل ضروری معلوم نہیں ہوتا کیونکہ غسل سے مقصود طہارت کا حصول ہے جب کہ دوران حیض وہ ناممکن ہے۔ لہٰذا یہ کارلا حاصل کی طرح ہے بہرحال اگر غسل کر لیا جائے تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا جبکہ بہت سے ائمہ کے اقوال بھی اس کے مؤید ہیں۔ (واللہ اعلم)

1004۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ………

عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ. ❸

ہشام حسن سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

1005۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ……

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَيْضُ أَكْبَرُ. ❹

علاء بن مسیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ”حیض (ناپاکی سے) بڑھ کر ہے۔“

فوائد:…… عطاء رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ حیض جنابت کی نسبت بڑی ناپاکی ہے لہٰذا حیض کی موجودگی میں جنابت کا غسل چنداں اہم نہیں۔

1006۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ……

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 213/2 باب فی الحامل ترى الدم

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 77/1 باب فی المرأة تجنب ثم تحيض، وعبدالرزاق (1059)

❸ صحیح: عبدالرزاق (1300)

❹ صحیح: عبدالرزاق (1060)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنی بیوی سے صحبت کی پھر اسے حیض آ گئے: ''میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ غسل کرے۔''

1007۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ قَالَا لِتَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❷

حجاج کہتے ہیں عطاء اور نخعی دونوں نے کہا کہ: ''اسے چاہیے وہ غسل جنابت کرے۔''

1008۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ ......

عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذَلِكَ. ❸ عامر احول کہتے ہیں کہ حسن نے بھی اسی طرح کہا۔

1009۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ......

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سُئِلَ عَنْهَا حَمَّادٌ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: تَغْتَسِلُ. ❹

علاء بن مسیب کہتے ہیں کہ حماد سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ابراہیم کہتے ہیں: ''وہ غسل کرے۔''

1010۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَغْتَسِلُ. ❺

محمد بن سالم کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''وہ غسل کرے۔''

[101]..... بَابُ الْحَائِضِ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا

1011۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ......

---

❶ صحیح: (1003) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے۔(1004)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/77 باب في المرأة تجنب ثم تحيض

❺ ضعیف: دارمی منفرد ہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُسَبِّحَ اللَّهَ وَتُكَبِّرَهُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ. ❶

یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن عتیبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”لوگ حائضہ کے متعلق یہ پسند کرتے تھے کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے وقت اللہ کی تکبیر اور تسبیح بیان کرے۔“

فوائد:...... حائضہ کے لیے ذکر و اذکار کی ممانعت نہیں، جیسا کہ حج میں حائضہ عورت کو حج کے طواف کے تمام احکام بجا لانے ہوتے ہیں اس کی دلیل صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ تکبیر و تہلیل وغیرہ کر سکتی ہے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کر کے اس کا اہتمام کرنا اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، لہٰذا یہ ضروری نہیں۔

1012۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ...

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ الْحَائِضُ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَذْكُرُ اللَّهَ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ لِهَذَا أَصْلًا. ❷

سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا: ”حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے اور اللہ کا ذکر کرے؟“ تو انہوں نے کہا: ”میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔“

1013۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ ....

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الصَّدَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ عِنْدَ أَوَانِ الصَّلَاةِ أَنْ تَوَضَّأَ وَتَجْلِسَ بِفِنَاءِ مَسْجِدِهَا فَتَذْكُرَ اللَّهَ وَتُسَبِّحَ. ❸

خالد بن یزید صدفی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر جہنی حیض والی عورت کو حکم دیا کرتے تھے کہ: ”وہ نماز کے وقت وضو کرے اور اپنی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور تسبیح بیان کرے۔“

1014۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى ....

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/342، باب الحائض هل تسبح؟

❸ خالد بن یزید الصدفی کا ترجمہ نہیں ملا۔ ابن ابی شیبہ 2/343

حدثنا عبد الملك عن عطاء في المرأة الحائض "تقرأ؟" قال: لا إلا طرف الآية ولكن توضأ عند وقت كل صلاة ثم تستقبل القبلة وتسبح وتكبر وتدعو الله عز وجل. ❶

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ قرآن پڑھے؟ انہوں نے کہا "چند آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور تسبیح، تکبیر کہے اور اللہ عزوجل سے دعا کرے۔"

فوائد: ...... حائضہ وجنبی کے قرآن پڑھنے کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ اس کے متعلق وارد ہونے والی تقریباً تمام روایت ضعیف ہیں لہٰذا ابن باز ؒ ان اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علما کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول یہ ہے کہ حیض ونفاس والی عورت کے لیے قرآن پڑھنا جائز ہے اور ہاں جنبی تو وہ جب تک غسل نہ کرے قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ (فتاویٰ ابن باز مترجم 50/1) فرق اس لیے بھی درست ہے کہ حائضہ کے لیے حقیقی مجبوری ہے کہ وہ ایک مدت تک پاک نہیں ہو سکتی جب کہ جنبی آدمی اگلی گھڑی طہارت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اگر شائق تلاوت ہے تو فوراً غسل کر لے۔

1015۔ أخبرنا محمد بن يزيد حدثنا ضمرة ......

حدثنا الشيباني وهو يحيى بن أبي عمرو من أهل الرملة حدثنا مكحول قال: تؤمر الحائض تتوضأ عند مواقيت الصلاة وتستقبل القبلة وتذكر الله. ❷

شیبانی اور یحییٰ بن ابوعمرو ہیں جو اہل رملہ سے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مکحول نے بیان کیا کہ: "حائضہ عورت کو نماز کے اوقات میں وضو کرنے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیا جائے۔"

[102] ...... باب في الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة

حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے

1016۔ أخبرنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان

عن حماد عن إبراهيم قال: إذا سمع الحائض والجنب السجدة يغتسل

حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "جب حیض والی عورت اور جنبی سجدہ تلاوت سنیں تو جنبی

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 342/2

❷ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

الْجُنُبُ وَيَسْجُدُ وَلَا تَقْضِي الْحَائِضُ لِأَنَّهَا لَا تُصَلِّي. ❶

غسل کرے اور سجدہ کرے اور حائضہ سجدہ نہ کرے کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھتی۔"

فوائد: ...... سجدۂ تلاوت کے بارے فقہاء میں اختلاف ہے راجح یہی ہے کہ یہ سنت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے آتا ہے کہ انھوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورۃ نحل پڑھی تو نیچے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے پھر تلاوت کی تو سجدہ نہ کیا اور کہا کہ ہمیں اس کا حکم نہیں۔ (مفہوم بخاری) لہٰذا جب یہ ضروری قرار نہیں پایا تو جنبی وحائضہ کے لیے اس کی ادائیگی لازم قرار نہ پائی البتہ جنبی اگر غسل کر کے سجدہ کر لے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے، سوائے حائضہ کے کہ وہ اس قابل نہیں۔

1017۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ قَالَ: لَا تَقْضِي. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حائضہ کے متعلق کہا کہ "جب وہ آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔"

1018۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ ......

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ. ❸

ابو معشر کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔"

1019۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَأْمُرُ امْرَأَةً مِنَّا بِرَدِّ الصَّلَاةِ. ❹

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حائضہ ہوتی تھیں تو آپ ﷺ ہم میں سے کسی کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیتے تھے۔"

1020۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ......

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاةَ أَيَّامِ حَيْضِهَا؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا

معاذہ کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: "کیا ہم سے کوئی حیض کے دنوں کی نماز کی قضا کرے؟" انھوں نے کہا: "کیا تم حروریہ ہو؟" ہمیں

---

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1237) وابن ابی شیبہ 340/2 باب الحائض لاتقضی الصلاۃ

❷ صحیح: مقطوع قول ہے۔

❸ صحیح: مقطوع دونوں آثار مقطوع ہیں۔

❹ ضعیف: ابن ماجہ کتاب الصیام باب ماجاء فی قضاء رمضان (1670)

تحيض على عهد رسول الله ﷺ فلا نؤمر بقضاء ❶

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حیض آتا تو آپ ﷺ ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔"

فوائد:...... "حروریہ" حروراء مقام کی طرف نسبت ہے جو کہ کوفہ کے قریب ہے یہ خارجیوں کے لیے بولا جانے والا لقب ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے خروج کر کے اسی مقام پر اجتماع کیا تھا یہ دور صحابہ میں ظاہر ہونے والا انتہائی متشدد گروہ تھا جو کہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہا کرتے تھے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں "کلاب النار" کے لقب سے موسوم کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ حائضہ روزوں کے ساتھ فوت شدہ نمازوں کی بھی قضائی دے گی۔ جبکہ مذکورہ حدیث کے مطابق حائضہ پر نمازوں کی قضائی لازم نہیں۔

1021۔ أخبرنا أبو النعمان حدثنا حماد عن يزيد الرشك عن معاذة قال أبو النعمان: كان حماد فرق حديث أيوب فجاء بهذا ❷

ابو نعمان نے کہا: "گویا کہ حماد نے ایوب کی حدیث کو ٹکڑے کر کے اس ٹکڑے کو بیان کیا ہے۔"

فوائد:...... مذکورہ اثر سے واضح ہوا کہ سلف صالحین پوری حدیث کی بجائے صرف مطلوبہ ٹکڑے کو بیان کرنا جائز سمجھتے تھے۔

1022۔ أخبرنا عمرو بن عون عن خالد بن عبد الله عن عطاء بن السائب عن عامر قال: إذا سمعت الحائض السجدة فلا تسجد ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: "جب حائضہ عورت آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔"

1023۔ أخبرنا عمرو بن عون عن خالد بن عبد الله عن خالد الحذاء عن أبي قلابة قال: لا تسجد المرأة الحائض إذا سمعت السجدة ❹

خالد حذاء کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا: "حائضہ آیت سجدہ سن کر سجدہ نہ کرے۔"

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب لا تقضی الحائض الصلاۃ (321)؛ مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب قضاء
❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض (335)
❸ سندہ ضعیف: ...
❹ صحیح ... دارمی ...

1024۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ ......

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْحَائِضِ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا سَمِعَتِ السَّجْدَةَ. ❶

حسن بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم حائضہ عورت کے لیے اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ وہ سجدہ سن کر سجدہ کرے۔"

1025۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ ......

عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَجْلَانَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ هَلْ تَقْضِيَانِ الصَّلَاةَ إِذَا تَطَهَّرْنَ؟ قَالَ: هُوَ ذَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَوْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ أَمَرْنَا نِسَائَنَا بِذٰلِكَ. ❷

ابوغالب عجلان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حیض اور نفاس والی عورت کے متعلق پوچھا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا: "یہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ہیں اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو ہم بھی اپنی بیویوں کو ایسا کرنے کا حکم دیں۔"

1026۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ لَيْثٍ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَقْضِي مَا تَرَكْتُ مِنْ صَلَوَاتِي فِي الْحَيْضِ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَتَطْهُرُ فَلَا يَأْمُرُنَا بِالْقَضَاءِ. ❸

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اس نے کہا: "میں نے جو نمازیں حیض میں چھوڑی ہیں کیا پاکی کے بعد ان کی قضا کروں؟" انہوں نے کہا: "کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں سے کوئی جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حائضہ ہو کر غسل طہارت کرتی تو آپ ﷺ نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔"

1027۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ......

عَنْ كَثِيرٍ أَبِي إِسْمٰعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَلِيٍّ أَتَقْضِينَ صَلَاةَ

کثیر بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت علی کی بیٹی سے کہا: "کیا تم حیض کے دنوں کی نمازوں کی قضا کرتی

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/147

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ متفق علیہ: (1019)، (1020)، (1021) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

أَيَّامِ حَيْضِكِ؟ قَالَتْ: لَا. ❶

ہو؟" انہوں نے کہا: "نہیں۔"

1028۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: ......

سَمِعْتُ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ حِضْنَ نِسَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهُنَّ يَجْزِينَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَعْنَاهُ أَنَّهُنَّ لَا يَقْضِينَ. ❷

معاذہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے پوچھا "کیا حائضہ اپنی ان دنوں کی نماز کی قضا کرے؟" تو انہوں نے کہا: "کیا تو حروریہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو حیض آیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ کافی ہیں۔" عبداللہ کہتے ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قضا نہ کریں۔"

[103]... بَابُ الْحَائِضُ تَذْكُرُ اللّٰهَ وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور قرآن نہ پڑھے

1029۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ وَيُسَمِّيَانِ. ❸

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "حائضہ اور جنبی اللہ کا ذکر کر سکتے ہیں اور نام لے سکتے ہیں۔"

فوائد:...... حائضہ و جنبی کے لیے اذکار کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے (مسلم و ابوداود) نیز آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دورانِ حج جب وہ حائضہ ہو گئیں تو انہیں فرمایا تھا کہ طواف کے علاوہ تمام افعال سرانجام دو (بخاری) لہٰذا مذکورہ دلائل کے بعد اذکار کی مشروعیت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔

1030۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ آيَةً تَامَّةً يَقْرَأَانِ الْحَرْفَ. ❹

سفیان کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر دونوں نے کہا: "جنبی اور حیض والی عورت پوری آیت نہ پڑھیں۔ قرآن کا کوئی ٹکڑا یا حرف پڑھ لیں۔"

---

❶ ضعیف: ابن ابی شیبه 340/2 باب الحائض (تقضی الصلاة)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض (335) (68)

❸ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1305)

❹ ضعیف: ابن ابی شیبه 102/1 باب من رخص للجنب أن یقرأ من القرآن

فوائد:...... آیت قرآن کریم کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے۔ایک آیت پڑھنا گویا قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔ جبکہ ایک آیت سے بھی کم پڑھنا تلاوت کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ اذکار ودعا کی قسم بن جاتی ہے۔لہٰذا جو اہل علم جنبی وحائضہ کے لیے تلاوت کو ناجائز تصور کرتے ہیں ان کے نزدیک وہ قرآن کی مکمل آیت تلاوت نہیں کر سکتے۔ جب کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھنا اس کے لیے جائز ہے جیسا کہ ان کے لیے اذکار کے جواز کی گزشتہ فوائد میں بحث گزر چکی ہے۔

1031۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.........

عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ: الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ. ❶

فراس کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ''حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں۔''

1032۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ.........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ. قَالَ شُعْبَةُ: وَجَدْتُ فِي الْكِتَابِ وَالْحَائِضُ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے یا اس بات سے منع کرتے تھے: ''کہ جنبی قرآن پڑھیں۔'' شعبہ کہتے ہیں: ''میں نے حائضہ کے متعلق بھی کتاب میں پایا۔''

فوائد:...... حائض وجنبی کے حق میں تلاوت قرآن مکروہ ہونا ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے نیز جواز قراءت کے بارے میں ابن عباس علیہ السلام سے بھی ان کا قول بخاری میں تعلیقاً مروی ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ بھی ایام حیض میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوائے طواف کے سبھی افعال حج کی ادائیگی کی اجازت سے والی حدیث سے اس کے جواز کی طرف ہی گئے ہیں۔جبکہ دوسری طرف تلاوت قرآن کی ممانعت کے بارے آنے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں جن کو بنیاد بنا کر ائمہ نے اس کی تلاوت کو ناجائز ٹھہرایا ہے لہٰذا طرفین کے دلائل سے تلاوت قرآن کی کراہت راجح معلوم ہوتی ہے۔(واللہ اعلم)

1033۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ.........

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَفِي

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: چار شخص قرآن نہ پڑھیں: ''بیت الخلاء میں جانے والا، حمام میں جانے والا،

❶ حسن: ابن ابی شیبہ 102/1، 103 باب من كره أن يقرأ الجنب القرآن

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1307) وابن ابی شیبہ 102/1

الْحَمَّامِ وَالْجُنُبُ وَالْحَائِضُ إِلَّا الْآيَةَ وَنَحْوَهَا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ. ❶

جنبی اور حائضہ مگر ایک آیت یا اس کے قریب پڑھ لینا جنبی اور حائضہ کے لئے جائز ہے۔"

1034۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَسْتَفْتِحُونَ الْآيَةَ وَلَا يُتِمُّونَ آخِرَهَا. ❷

حجاج نے کہا کہ عطاء، اور حماد، ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: "حائضہ اور جنبی کوئی آیت شروع کریں تو اسے آخر تک پورا نہ کریں۔"

1035۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فِي الْحَائِضِ قَالَ: لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ❸

عاصم احول کہتے ہیں کہ ابو عالیہ نے حائضہ کے متعلق کہا: "وہ قرآن نہ پڑھے۔"

1036۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ .....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرْقِي أَسْمَاءَ وَهِيَ عَارِكٌ. ❹

ابن ابوملیکہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں اسماء کو دم کرتی تھیں۔"

1037۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: الْجُنُبُ يَذْكُرُ اسْمَ اللهِ. ❺

ہشام کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: "جنبی اللہ کا ذکر کر سکتا ہے۔"

1038۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ...

عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْحَمَّامِ وَحَالَانِ لَا يَذْكُرُ الْعَبْدُ

سیار نے کہا، ابو وائل کہتے تھے: "کہا جاتا تھا کہ جنبی، حائضہ اور حمام میں جانے والا قرآن نہ پڑھے۔ دو حالتیں ایسی ہیں جن میں بندہ اللہ کا ذکر نہ کرے۔ بیت الخلاء میں

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبة 1/114، باب الرجل یذكر الله وهو علی الخلاء أو یجامع

❷ ضعیف: ابن ابی شیبة 1/102، من رخص للجنب أن یقرأ القرآن

❸ صحیح: ابن ابی شیبة 1/103، من رخص للجنب

❹ صحیح: ابن ابی ملیکہ تک سند صحیح ہے۔

❺ صحیح: عبدالرزاق (1302)

فِيهِمَا اللّٰهَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ إِلَّا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ بَدَأَ فَسَمَّى اللّٰهَ. ❶

اور صحبت کے وقت، جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو بسم اللہ سے شروع کرے۔"

فوائد:...... "کہا جاتا تھا" اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی صریح دلیل نہ تھی البتہ لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ (۱) حائضہ وجنبی (۲) حمام میں داخل ہونے والا ("حمام" عرب میں جسم کو گرمانے، اس میں پسینے کے ذریعے فاسد مادوں کے اخراج کے لیے کمرے بنائے ہوتے تھے جن میں لوگ کپڑے وغیرہ اتار کر داخل ہوتے)(۳) بیت الخلاء جانے والا (۴) جماع کرنے والا، یہ تلاوت نہ کریں۔ یعنی ان حالتوں میں تلاوت ادب کے خلاف سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حیض وجنابت کا حکم ذرا مختلف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1039۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَقْرَأُ قَالَ: لَا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ. ❷

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ سے حائضہ کے متعلق پوچھا گیا کہ: "کیا وہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟" انہوں نے کہا: "آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھ سکتی۔"

1040۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي عَطَّافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يَحْرُمْنَ عَلَى جُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ الْجُنُبُ آيَةً آيَةً؟ قَالَ: لَا يُعْجِبُنِي. ❸

ابو عطاف کہتے ہیں کہ ابوہریرۃ نے کہا: "چار چیزیں ایسی ہیں جو جنبی اور حائضہ پر حرام نہیں ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" ابو محمد عبداللہ (دارمی) سے پوچھا گیا کہ کیا جنبی ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا (کہ وہ ایسا کرے۔)

[104] بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدُ

حائضہ سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے

1041۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

❶ صحیح: أخرجه مصنف ابن ابی شیبة 102/1 من كره ان يقرا الجنب القرآن
❷ صحیح: دیکھئے نمبر (1014)
❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

عُبَيْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدْ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ. ❶

مسلم بن صبیح سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا: "کیا وہ سجدہ کرے؟" انہوں نے کہا: "وہ سجدہ نہ کرے کیونکہ وہ نماز ہی ہے۔"

فوائد:...... حائضہ عورت جب اس سے بہتر فعل نماز ادا نہیں کر سکتی تو اس کے لیے سجدہ کیسے ضروری ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا حکم بھی ندب ہے۔

1042۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى قَالَا: لَا تَسْجُدْ. ❷

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور ابو ضحیٰ دونوں نے کہا: "وہ سجدہ نہ کرے۔"

1043۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهَا ذَاكَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ. ❸

حجاج کہتے ہیں کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: "حائضہ پر سجدہ فرض نہیں ہے۔ نماز فرضیت میں اس سے بڑھ کر ہے۔"

1044۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ. ❹

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: "حیض والی عورت سجدہ سے بہتر چیز سے روک دی گئی یعنی نماز سے۔"

1045۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ....

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَسْجُدْ. ❺

اشعث کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ: "وہ سجدہ نہ کرے۔"

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❹ اسنادہ ضعیف: لیکن مقبل و متابعہ سے تقویت حاصل ہو جاتی ہے ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

1046- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ فَتَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ زہری نے اس عورت کے متعلق جسے پاکی نظر آئے اور وہ سجدہ کی آیت سنے، فرمایا: تو وہ سجدہ نہ کرے حتی کہ غسل کرے۔

1047- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ لِمَ؟ أَوْ بِمَ؟ أَوْ فِيمَ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا مِنْ نَاقِصِي الدِّينِ وَالْعَقْلِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الْأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللَّهِ: مَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا؟ قَالَ جُعِلَتْ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. قَالَ: سُئِلَ مَا نُقْصَانُ دِينِهَا؟ قَالَ: تَمْكُثُ كَذَا وَكَذَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَا تُصَلِّي لِلَّهِ صَلَاةً. ❷

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: "صدقہ کرو کیونکہ تم زیادہ آگ والیاں ہو۔" تو ایک عورت نے جو اونچے درجے والی عورتوں میں سے نہیں تھی، کہا: کیوں؟ کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیونکہ تم زیادہ لعنت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔" ابن مہانہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے یہ بھی کہا: "دین اور عقل میں ناقص ہو کر عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جو اختیار والے مردوں کے اختیار پر غالب ہو۔" ایک شخص نے کہا: ان کی عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو انہوں نے کہا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ ان کے دین کا کیا نقصان ہے؟ انہوں نے کہا: "وہ کئی کئی رات اور دن رکی رہتی ہیں اور اللہ کے لیے نماز نہیں پڑھتیں۔"

فوائد: ...... اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) عورتوں کی خطاؤں کی کثرت کی بناپر انہیں صدقے کا خصوصی حکم ہے (۲) صدقہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور مصائب سے چھٹکارے کا سبب ہے (۳) جہنم میں اکثر آبادی عورتوں کی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاوندوں کی ناشکری اور آپس میں لعن

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❷ حسن: وائل بن کی وجہ سے۔

طعن بہت کرتی ہیں (۴) عورت مرد کے مقابلہ میں دینی اور دنیوی اعتبار سے کم ہے (۵) دو عورتوں کی گواہی ان کے نقصان عقل کی وجہ سے ایک مرد کے قائم مقام ہوگی۔ انفرادی اعتبار سے اگرچہ کوئی عورت کسی مرد سے زیادہ ذہین ہوسکتی ہے بہرحال مجموعی اعتبار سے عقل و دین میں مردوں کو فوقیت حاصل ہے اور یہ حدیث اس کی صریح دلیل ہے۔

[105] بَابُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ

حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا جب وہ پاک ہو جائے

1048۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ...

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَتَبَّعْ ثَوْبَهَا الَّذِي يَلِي جِلْدَهَا فَلْتَغْسِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ تُصَلِّيَ فِيهِ ❶

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اپنے اس کپڑے کو تلاش کرے جو اس کے جسم پر لگا تھا پھر اس کی گندگی کو دھو کر اس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا کہ حائضہ کا جسم پاک ہی ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا، نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے اس لیے اس سے مس ہونے والا کپڑا یا کوئی دوسری چیز پاک ہی متصور ہوں گے ان میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ حیض کا خون ناپاک ہے وہ اگر کپڑوں کو لگا ہوگا تو اسے دھونا یا اچھی طرح کھرچ کر صاف کر لینا ضروری ہے۔

1049۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ......

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ الْقَطْرَةَ مِنْ دَمِ حَيْضَتِهَا فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا ❷

عطاء کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم میں سے کسی عورت کے پاس قمیص ہوتی تھی اسی میں اسے حیض آتا اور وہ اس میں جنبی ہوتی تو پھر اگر اس میں اپنے حیض کے خون کا کوئی قطرہ دیکھتی تو اسے تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل دیتی تھی۔“

---

❶ صحیح: البیھقی، کتاب الصلاۃ، باب ذکر البیان أن ... 2/604۔ 407

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب المرأۃ تغسل ثوبھا الذی تلبسہ فی حیضھا (364) وعبدالرزاق (1229)

1050۔ أَخْبَرَنَا مِنْهَالُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ......

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: إِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَسْبِقُهَا الْقَطْرَةُ مِنَ الدَّمِ فَإِذَا أَصَابَتْ إِحْدَاكُنَّ ذٰلِكَ فَلْتَقْصَعْهُ بِرِيقِهَا. ❶

حسن رحمہ اللہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہ نے کہا: "تم سے کسی ایک کو خون کا قطرہ نظر آتا ہے جب تم میں سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو اس پر تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل دے۔"

1051۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ....

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا غَسَلَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ فَلَمْ يَذْهَبْ فَلْتُغَيِّرْهُ بِصُفْرَةِ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ. ❷

معاذۃ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "جب کوئی عورت خون دھوئے پھر بھی اس کا نشان نہ جائے تو اس کپڑے کو ورس کے زرد رنگ سے یا زعفران سے متغیر کر دے۔"

فوائد:...... یعنی خون دھونے کے بعد اس کا اثر و نشان باقی بھی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ پچھلے روایت سے بھی واضح ہے لیکن اس کی بدنمائی کو چھپانے کے لیے اس کا رنگ تبدیل کرنا اچھا ہے۔

1052۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: سَمِعْتُ ......

مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: الدَّمُ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَأَغْسِلُهُ فَلَا يَذْهَبُ فَأَقْطَعُهُ قَالَتْ الْمَاءُ طَهُورٌ. ❸

معاذۃ عدویہ کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے کہا: "کپڑے میں خون دھونے اس کا نشان باقی رہے تو میں اسے کاٹ دیتی ہوں۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "پانی پاک کر دیتا ہے۔"

1053۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ..

حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ

جابر بن صبح کہتے ہیں کہ میں نے خلاس بن عمرو سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "رسول اللہ ﷺ ابوالقاسم ایک ہی اوڑھنی میں میرے

---

❶ ضعیف: ابوبکر الہذلی متروک الحدیث ہے۔ دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابوداود، کتاب الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها (357)، بیہقی، کتاب الصلاة، باب ما يستحب من استعمال 408/2

❸ صحیح: بیہقی، کتاب الصلاة، باب ذكر البيان الدم .. 408/2

يَكُونَ مَعِي فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ إِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ وَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ. ❶

ساتھ ہوتے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ اسے دھو ڈالتے اس کے علاوہ باقی کپڑا نہ دھوتے۔ اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔ پھر واپس آتے اور پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو اسی طرح کرتے۔ اتنی ہی جگہ دھوتے باقی کپڑے کو نہ دھوتے اور اس میں نماز پڑھ لیتے۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا جائز ہے (۲) وہ طاہر ہی ہے (۳) جنبی کا بھی یہی حکم سمجھا جائے گا۔ موجودہ دور میں کسی بھی صابون سے طہارت حاصل کر لینا درست ہے۔

1054۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ ......

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِيمَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَهِيَ حَائِضٌ إِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَتْهُ وَإِلَّا فَلَيْسَ عَلَيْهَا غَسْلُهُ وَإِنْ عَرِقَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ يُجْزِئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ ❷

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "عورت جن کپڑوں میں حیض آنے اگر اسے خون لگے تو اسے دھو دے ورنہ اسے دھونا لازم نہیں ہے۔ اگر اسے اس میں پسینہ آئے تو اسے یہ کافی ہے کہ اس پر پانی کے چھینٹے مارے۔"

1055۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ......

عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ تُصَلِّي فِي ثِيَابِهَا الَّتِي تَحِيضُ فِيهَا إِلَّا أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا مِنْهَا دَمٌ فَتَغْسِلَ مَوْضِعَ الدَّمِ ❸

عثمان کہتے ہیں مجاہد نے کہا: "حائضہ اپنے انہیں کپڑوں میں نماز پڑھے جس میں اسے حیض آیا اگر اسے خون لگ جائے تو خون والی جگہ دھو دے۔"

1056۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ

---

❶ صحیح: مسند موصلی میں اس کے شواہد موجود ہیں۔
❷ صحیح: ابن ابی شیبہ باب فی المرأة یصیب ثیابہا من دم حیضہا (1/95)
❸ صحیح: ابن ابی شیبہ باب فی المرأة یصیب ثیابہا من دم حیضہا (1/96)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: حُتِّيهِ ثُمَّ رُشِّيهِ بِالْمَاءِ ❶

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے کھرچ کر اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔"

1057۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ لَا تَغْسِلُ ثَوْبَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ دَمٌ ❷

مغیرہ سے مروی ہے ابراہیم نے کہا: "حیض والی عورت کے کپڑے کو جب خون نہ لگا ہو تو وہ اپنے کپڑے نہ دھوئے۔"

1058۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: إِنْ رَأَيْتِ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِمَاءٍ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِهِ فَصَلِّي فِيهِ ❸

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو رسول اللہ ﷺ سے اپنے کپڑوں کے متعلق پوچھ رہی تھی کہ وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو انہیں کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تجھے ان میں خون نظر آئے تو اسے کھرچ دے پھر اسے پانی لگا کر انگلیوں سے مل دے، پھر اس پر چھینٹے مار کر اس میں نماز پڑھ لے۔"

1059۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ...

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحُكِّيهِ

ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری سے دھو دو اور

---

❶ متفق علیہ: أخرجہ البخاری [illegible] (227) ومسلم: کتاب الطہارۃ [illegible] (231)

❷ صحیح، [illegible] ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ رقم (783، 1056)

بِضِلَعٍ. ❶
اسے پسلیوں سے مل دو۔"

فوائد:...... بیری کے پتوں میں چونکہ صفائی کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا اس کا بھی ذکر کر دیا ورنہ اس کا استعمال ضروری نہیں۔

1060۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: ......

سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ حَيْضَتِهَا؟ فَقَالَتْ: لِتَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ قَالَتْ: فَإِنَّا نَغْسِلُهُ فَيَبْقَى أَثَرُهُ؟ قَالَتْ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ. ❷

کریمہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے کسی عورت نے پوچھا تھا کہ عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "اسے چاہیے کہ اسے پانی سے دھو ڈالے۔" اس نے کہا: "ہم اسے دھوتے ہیں تو اس کا نشان باقی رہتا ہے؟" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "یقیناً پانی پاک کر دیتا ہے۔"

1061۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ......

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَرَى الشَّيْءَ مِنَ الْمَحِيضِ فِي ثَوْبِهَا فَتَحُتُّهُ بِالْحَجَرِ أَوْ بِالْعُودِ أَوْ بِالْقَرْنِ ثُمَّ تَرُشُّهُ. ❸

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: "عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے کپڑوں میں جب حیض سے کچھ لگا ہوا دیکھتی تو سے پتھر، لکڑی یا سینگ سے کھرچ دیتی، پھر اس پر چھینٹے مارتی۔"

[106]..... بَابٌ فِي عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ
حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق

1062۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ......

عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ ثُمَّ يَتَمَسَّحُ بِهِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. ❹

عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے جنبی کے پسینے کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں ہو پھر وہ اسے مس کرے؟ انہوں نے کہا: "اس میں کوئی حرج نہیں۔"

---

❶ صحیح: احمد 356/6، ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب المرأۃ تغسل ثوبها الذی تلبسه فی حیضها (363)
❷ حسن: ابن ابی شیبہ 198/1، باب فی الدم یکون فی الثوب فیبقی اثرہ نیز (1253) میں صحیح سند سے گزر چکی ہے۔
❸ صحیح: عبدالرزاق (1228)
❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 191/1 باب فی الجنب یعرق فی الثوب

فوائد:...... جنبی کا جسم پاک ہوتا ہے لہٰذا اس سے نکلنے والے پسینے کا بھی یہی حکم ہوگا جیسا کہ سابق وارد آثار اس بات پر شاہد ہیں جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے بعد کھسک گئے تھے تو واپسی پر جب وہ غسل کر کے آئے تو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مومن پاک ہی ہوتا ہے۔ (مفہوم) اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی جنبی پسینے کے پاک ہونے پر استدلال کیا ہے۔

1063۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي الثَّوْبِ بَأْسًا. ❶

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جنبی کا پسینہ کپڑے میں لگ جائے۔

1064۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا. ❷

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ بھی اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1065۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ......

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كُلُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَجِدُونَ ثَوْبَيْنِ فَقَالَ إِذَا اغْتَسَلْتَ أَلَسْتَ تَلْبَسُهُ لِذَاكَ بِذَاكَ. ❸

حمید کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کے پاس دو کپڑے نہیں تھے اور حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جب تم غسل کرتے ہو تو ان کو نہیں پہنتے ہو تو یہ اسی وجہ سے ہے۔''

1066۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرَقُ فِيهِ فَلَمْ تَرَ بِهِ بَأْسًا. ❹

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عورت سے صحبت کرے پھر کپڑے پہنے تو اس میں پسینہ آئے؟ تو اس میں انہوں نے کوئی حرج نہ سمجھا۔''

1067۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ......

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی کی طرح آئی ہے۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/191، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

❸ صحیح: راوی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❹ صحیح: عبدالرزاق (1431) و ابن ابی شیبہ 1/191، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ. لَا بَأْسَ أَنْ يَعْرَقَ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ فِي الثَّوْبِ يُصَلِّي فِيهِ. ❶

ابن جریج کہتے ہیں کہ امام عطاء رحمہ اللہ نے کہا: ''اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ جنبی اور حائضہ اس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں انہیں پسینہ آئے۔''

1068۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ. ❷

ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جنبی شخص کے متعلق کہا: ''اس کے کپڑے میں پسینہ آئے تو اس کو کچھ نقصان نہیں اور نہ ہی وہ پانی سے اس پر چھینٹے مارے۔''

1069۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ إِذَا عَرِقَتْ فِي ثِيَابِهَا فَإِنَّهُ يَجْزِئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ بِالْمَاءِ. ❸

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا: ''حائضہ کو جب کپڑے میں پسینہ آئے تو پانی سے چھینٹے مارنا ان کے لئے کافی ہے۔''

فوائد:...... چھینٹے مارنا محض تکلف ہی ہے جبکہ سابقہ فوائد و آثار سے معلوم ہو چکا ہے کہ جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے۔

1070۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ......

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ. ❹

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت کی حالت میں کپڑوں میں پسینہ آتا تھا پھر وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے تھے۔''

1071۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ. ❺

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حائضہ اور جنبی کے پسینہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

---

❶ ضعیف: ابن ابی شیبہ 1/191 باب فی الجنب یعرق فی الثوب
❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 1/191 باب فی الجنب یعرق فی ثوبہ
❸ صحیح: ماقبلہ ملاحظہ کیجئے۔
❹ صحیح: مالک: کتاب الطہارۃ، باب جامع غسل الجنابۃ (83)، ابن ابی شیبہ 1/191 باب فی الجنب یعرق فی الثوب
❺ صحیح: مسند عبدالرزاق (1430)، وابن ابی شیبہ 1/191 باب فی الجنب یعرق فی الثوب

[107]...... بَاب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ
حائضہ سے بوس وکنار یا مباشرت کرنا

1072۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ۔ ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا. ❶

زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے لئے میری حائضہ بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنا تہبند مضبوطی سے باندھے، پھر اس سے اوپر والے حصہ پر تجھے اختیار ہے۔"

فوائد:...... یہ حدیث اگرچہ معضل ہونے کی بنا پر ضعیف ہے بہرحال مسئلہ اسی طرح ہے، کہ حیض کی حالت میں عورت سے مباشرت کرنے یعنی جسم سے جسم ملانے میں کوئی حرج نہیں۔ عورت اپنی لنگوٹ باندھ لے تاکہ حیض کا خون نہ لگے اور مرد حرام جگہوں سے بچا رہے۔ اس کے بعد عورت کے بقیہ جسم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے جیسا کہ آئندہ آثار واحادیث سے بات مزید واضح ہو جائے گی۔

1073۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ....

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لِيَسْأَلَهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. ❷

نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ "کیا آدمی اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے؟" تو انہوں نے کہا: "عورت اچھی طرح ازار باندھے پھر وہ آدمی اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔"

1074۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي مَرَاقِّهَا وَبَيْنَ أَفْخَاذِهَا

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ "حائضہ سے اس کا شوہر اس کے پیٹ کے نیچے اور زانوؤں میں صحبت کر سکتا

---

❶ معضل، ضعیف: مالك كتاب الطهارة، باب مايحل للرجل من امرأته وهي حائض (95) والبيهقي، كتاب النكاح، باب إتيان الحائض 191/7

❷ رجاله ثقات: مالك، كتاب الطهارة، باب مايحل للرجل من امرأته وهي حائض (97) والبيهقي كتاب النكاح، باب إتيان الحائض 190/7-191

لِ ذَاذَفَقَ غَسَلَتْ مَا أَصَابَهَا وَاغْتَسَلَ هُوَ. ❶

ہے جب اسے انزال ہو جائے تو عورت کو جو کچھ لگا ہوا ہو اسے دھو لے اور وہ شخص غسل کرے۔“

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ سلف کے نزدیک سبیلین چھوڑ کر باقی اعضاء سے استمتاع جائز ہے، مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

1075۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ......

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَائِضِ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَقَدْ عَلِمَتْ أُمُّ عِمْرَانَ أَنِّي أَطْعُنُ فِي أَلْيَتِهَا يَعْنِي وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

عبیداللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالکریم سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ابراہیم (نخعی) فرماتے تھے: ”ام عمران (ان کی بیوی) جانتی ہے کہ میں اس کے سرین میں چوٹ لگاتا ہوں جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھی۔“

1076۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ....

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً عَنِ الْحَائِضِ فَلَمْ يَرَ بِمَا دُونَ الدَّمِ بَأْسًا. ❸

مالک بن مغول کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے عطاء سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے خون والی جگہ کے علاوہ کچھ حرج نہیں سمجھا۔“

1077۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَّزِرُ وَكَانَ يُبَاشِرُنِي. ❹

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب میں حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ مجھے حکم دیتے، میں تہ بند باندھتی اور آپ ﷺ مجھ سے مباشرت کرتے۔“

1078۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ......

---

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1271) معناه۔

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ مقطوع ضعیف: کسی نے عطاء سے نہیں صرف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❹ متفق علیه: أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (300) ومسلم، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض فوق الإزار (293)

حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❶

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حیض کی حالت میں آدمی کے لئے اس کی بیوی سے کیا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ''جو تہہ بند سے اوپر ہے۔''

فوائد:...... تہہ بند سے نیچے بھی مثلاً عورت کی رانوں اور پنڈلیوں سے بھی استمتاع میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اثر بھی آگے آ رہا ہے جس سے زیریں حصے سے استمتاع کا جواز ملتا ہے۔

1079۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ ......

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرَ الْجِمَاعِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا إِذَا كَانَا مُحْرِمَيْنِ؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرَ كَلَامِهَا. ❷

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ''جب آدمی کی بیوی حائضہ ہو تو آدمی پر اس سے کیا چیز حرام ہے؟ انہوں نے کہا: ''جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔'' مسروق کہتے ہیں: میں نے کہا: ''جب وہ دونوں احرام کی حالت میں ہوں تو آدمی کے لئے اس کی بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟'' اس نے کہا: ''بات چیت کے علاوہ ہر چیز حرام ہے۔''

فوائد:...... یہ چھوٹ ایام حیض میں ہے جب دونوں حلال ہوں جبکہ احرام کی حالت میں یہ بھی جائز نہیں۔

1080۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ......

عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِإِنْسَانٍ اجْتَنِبْ شِعَارَ الدَّمِ ❸

ایک آدمی کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص سے کہا: ''خون کے وقت پرہیز کرو۔''

1081۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی الرجل ماله من امراته اذا کانت حائضاً، 4/255

❷ صحیح: اس کی سند متصل ہے باقی خط گئے۔

❸ ضعیف: جلد بن ایوب ضعیف ہے اور عائشہ سے بیان کرنے والا مجہول ہے۔

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا تَّقَى الْأَذٰى يَعْنِي الدَّمَ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: "جب ناپاکی یعنی خون سے بچا ہو تو کوئی حرج نہیں۔"

فوائد:..... شعبی رحمہ اللہ کا یہ قول ان کے تفرد پر محمول کیا جائے گا۔

1082۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تُؤْتَى الْحَائِضُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا وَفِي سُرَّتِهَا. ❷

لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: "اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ حائضہ سے اس کے زانوؤں اور ناف کی جگہ سے آیا جائے۔"

1083۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ.........

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقْبِلُ بِهِ وَيُدْبِرُ إِلَّا الدُّبُرَ وَالْمَحِيضَ. ❸

مجاہد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "عورت سے آگے اور پیچھے سے صحبت کی جائے مگر دبر اور محیض (حیض والی جگہ) سے بچا جائے۔"

1084۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي لِحَافٍ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟" قُلْتُ: وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ قَالَ: "ذَاكِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ" قَالَتْ: فَقُمْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي ثُمَّ رَجَعْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "ادْخُلِي فِي اللِّحَافِ" فَدَخَلْتُ. ❹

ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایک لحاف میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی میں نے وہ چیز پائی جو عورتیں پاتی ہیں۔ میں اٹھ کر کھڑی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تجھے کیا ہوا؟ کیا تجھے حیض آیا ہے؟" میں نے کہا: "میں وہ چیز پاتی ہوں جو عورتیں پاتی ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔" ام سلمہ کہتی ہیں: "میں کھڑی ہوئی اور اپنی حالت درست کی پھر واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لحاف میں داخل ہو جاؤ۔" میں داخل ہو گئی۔

---

❶ صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 384/2

❷ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ لیکن ابن ابی شیبہ 4/256 میں حسن کا اثر اس کا شاہد ہے جو کہ حسن درجے کا ہے۔

❸ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ راوی بیان کرنے میں اکیلے ہیں لیکن سابقہ اثر دیکھیے۔

❹ حسن: احمد 298/6 وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ما للرجل من امرأته إذا كانت حائضًا (637)

فوائد:...... معلوم ہوا حالت حیض میں ویسے نہیں لیٹنا جائے گا بلکہ تہبند لنگوٹ وغیرہ کا اہتمام لیٹنا جائز ہے۔

1085۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ..

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ: أَنَفِسْتِ؟" قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ: دَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی۔ تو مجھے حیض آ گیا میں کھسک گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے پکڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تجھے حیض آیا ہے؟"۔ میں نے کہا: "جی ہاں" فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے (بعد ازاں پھر) بلایا اور میں پھر آپ کے ساتھ کمبل میں لیٹ گئی۔ زینب بنت ام سلمہ کہتی ہیں "کہ ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں ایک ہی برتن میں غسل کرتے۔ اور روزے کی حالت میں آپ ﷺ ان کو بوسہ دیتے۔"

فوائد:...... اس سے درج ذیل مزید باتیں معلوم ہوئیں: (۱) میاں بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں (۲) روزے کی حالت میں بوس وکنار کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اجازت اس کے لیے ہے جس کو اپنی طبیعت پر ضبط وکنٹرول حاصل ہے اگر حرام کے ارتکاب کا خدشہ ہو تو پھر بچنا ہی بہتر ہے۔

1086۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے حیض کی حالت میں تہبند سے اوپر مباشرت کرتے۔

---

❶ متفق عليه أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب من سمى النفاس حيضاً (298) ومسلم، كتاب الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (296)

❷ صحيح، دیکھیے سنن البيهقي 191/7

1087۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. ❶

ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مضبوطی سے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے پھر آپ ﷺ اس سے مباشرت کرتے۔“

1088۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ......

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَدْخُلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي لِحَافِهِ. ❷

ابومیسرہ کہتے ہیں کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض کی حالت میں تہ بند باندھتی پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں داخل ہوتی۔“

1089۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ جُبَيْرٍ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❸

یزید بن ابوزیاد کہتے ہیں ابن جبیر سے سوال کیا گیا کہ مرد کے لئے اپنی حائضہ بیوی سے کون سی چیز حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ”جو تہ بند سے اوپر ہو۔“

1090۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ فِي الْحَائِضِ قَالَ الْفِرَاشُ وَاحِدٌ وَاللُّحُفُ شَتّٰى فَإِنْ كَانُوا لَا يَجِدُونَ رَدَّ عَلَيْهَا مِنْ لِحَافِهِ. ❹

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عبیدہ نے حائضہ کے متعلق کہا: ”بستر ایک ہو اور لحاف الگ الگ ہوں اگر وہ نہ پائے تو آدمی اپنا لحاف اس پر ڈال دے۔“

1091۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: ”آدمی کے لئے

---

❶ صحیح: سابقہ (1077) کے تحت تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: البیہقی: کتاب الطہارۃ، باب الرجل یصیب من الحائض [illegible] 314:1

❸ ضعیف: یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔ ابن ابی شیبہ 254:4، باب في الرجل ماله من امرأته وهي حائض

❹ صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 382:2

لَهُ مَا فَوْقَ السُّرَّةِ أَوِ السُّرَّةِ. ❶

اس کی حائضہ بیوی سے ناف سے اوپر جائز ہے۔“

فوائد:...... یہ احتیاط کے زیادہ قریب ہے البتہ ٹانگوں سے استمتاع بھی جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور آئندہ بھی آرہا ہے۔

1092۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ ......

يَزِيدَ ابْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَشَّحُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَيُصِيبُ مِنْ رَأْسِي وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ. ❷

یزید بن بابنوس کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ حیض کی حالت میں مجھے چمٹا لیتے اور میرے سر کے بوسے لیتے اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کپڑا ہوتا۔“

1093۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ......

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَأَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَأَنْ يُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُنَّ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”یہودیوں کی کسی عورت کو جب حیض آتا تو وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پیتے بلکہ اسے گھر سے نکال دیتے۔ اور وہ ان کے ساتھ گھروں میں نہ رہتی۔“ تو نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”سوال کرتے ہیں آپ سے حیض کے متعلق کہہ دیجئے کہ وہ تکلیف و گندگی ہے۔“ (البقرۃ: ۲۲۲) تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ: ”وہ اپنی عورتوں کے ساتھ کھائیں پئیں اور انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھیں اور لوگ ان کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر کام کریں۔“ تو یہودیوں نے کہا: ”یہ جب ہمارے کسی کام کو چھوڑنا چاہتا ہے تو اس میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔“ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کی خبر دی اور کہا: ”اے اللہ کے رسول!

---

❶ صحیح: عبدالرزاق (1239) و تفسیر الطبری 2/384

❷ صحیح: ابو داؤد الطیالسی 1/62، (233)، والبیہقی فی الحیض، باب مباشرۃ الحائض فیما فوق الازار 1/312

فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةُ لَبَنٍ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا ❶

ہم لوگ حیض کی حالت میں ان سے صحبت نہ کریں۔" تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سخت متغیر ہو گیا حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں وہ دونوں اٹھ کر باہر چلے گئے اور آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ بھیجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلایا۔ وہ دونوں آئے تو ہم نے جان لیا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔"

فوائد:...... یہ زیادہ احتیاط کی بات ہے کہ رخصت کے باوجود حائضہ سے دور رہنا اگر اپنایا جائے تو بہت اچھا ہے۔

1094۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ ......

حَدَّثَنِي شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يُضَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَنَهْجُرُهُنَّ إِذَا كُنَّ حُيَّضًا ❷

شیبہ بن ہشام راسبی کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں ایک ہی لحاف میں لیٹتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: "ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے لوگ حیض کی حالت میں ان سے الگ رہتے تھے۔"

1095۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ......

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا ❸

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو تو اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

فوائد:...... جنبی و حائضہ کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کی جا سکتی ہے لیکن اس میں

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل المرأة الحائض رأس زوجها (302)

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 255/4، باب الرجل ماله من امرأته اذا كانت حائضا

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب الوضوء بفضل المرأة 33/1 و عبدالرزاق (394)

بعض لوگوں کے نزدیک کراہت ہے اس کی تفصیل 777 نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

1096۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ غَيْلَانَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تَضَعُهُ وَضْعًا يَعْنِي عَلَى الْفَرْجِ. ❶

غیلان کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ''تم کوئی چیز رکھ سکتے ہو۔ یعنی شرمگاہ پر (پھر ان سے مباشرت کر سکتے ہو)۔''

فوائد:..... آپ ﷺ کا فرمانا ان سے نکاح یعنی جماع ودخول کے علاوہ سبھی کچھ حلال ہے جیسا کہ سابقہ حدیث 1093 میں ہے اس سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کو تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

1097۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهِ. ❷

نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ''نبی ﷺ اپنی بیویوں کو حیض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔ جب اس کے بدن پر تہہ بند بندھا ہوتا تھا، جو آدھی ران یا زانوؤں تک پہنچا ہوتا۔''

[108]..... بَابُ الْحَائِضِ تَمْشُطُ زَوْجَهَا

حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا

1098۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی۔''

فوائد:...... ثابت ہوا عورت گھر کے جمیع کام سر انجام دے سکتی ہے اس کا جسم، ہاتھ بھی پاک ہیں۔

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 255/4، باب فی الرجل ماله من امرأته وهی حائض

❷ صحیح: دیکھئے گزشتہ اثر (1086)

❸ صحیح: مالک۔ کتاب الطهارة، باب طهر الحائض (104) و البخاری، کتاب الحیض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله و مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (297)

1099۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ....

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❶

ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔''

1100۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ......

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِي ابْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حُيَّضٌ وَيُعْطِينَهُ الْخُمْرَةَ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی لونڈیاں حیض کی حالت میں ان کے پاؤں دھوتیں اور انہیں جائے نماز دیتیں۔''

1101۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أُوتَى بِالْإِنَاءِ فَأَضَعُ فِيَّ فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَشْرَبُ وَأُوتَى بِالْعَرْقِ فَأَنْتَهِسُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَنْتَهِسُ ثُمَّ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُبَاشِرُنِي. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''میرے پاس برتن لایا جاتا تھا اور میں حیض کی حالت میں منہ لگا کر اس سے پانی پیتی تھی اور جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ سے منہ لگا کر رسول اللہ ﷺ پانی پیتے تھے۔ اور گوشت والی ہڈی لائی جاتی میں اسے دانتوں سے نوچتی تھی، جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ پر منہ لگا کر آپ ﷺ بھی اسے نوچتے تھے۔ حیض کی حالت میں آپ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے اور مجھ سے مباشرت کرتے۔''

فوائد: ...... اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ وجنبی کا لعاب بھی پاک ہوتا ہے اپنی اہلیہ سے پیار و ملاطفت نہایت پسندیدہ عمل ہے۔

1102۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجیے۔

❷ صحیح: مالک، کتاب الطہارۃ، باب جامع غسل الجنابۃ (30)، عبد الرزاق (1255)

❸ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب غسل الحائض رأس زوجہا (300)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الْحَائِضُ لَيْسَتِ الْحِيضَةُ فِي يَدِهَا تَغْسِلُ يَدَهَا وَتَعْجِنُ وَتَنْبِذُ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا وہ اپنے ہاتھ دھو کر آٹا گوندھے اور نبیذ بنائے۔''

1103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَائِضَ حَيْضَتُهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا وَكَانَ يَقُولُ: الْحَائِضُ حِبُّ الْحَيِّ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا اور وہ کہتے تھے کہ حیض والی عورت قبیلے کی پیاری ہوتی ہے۔''

1104۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُصَافَحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْحَائِضِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ وُضُوءًا. ❸

سفیان کہتے ہیں کہ حماد نے کہا میں نے ابراہیم سے یہودی اور نصرانی، مجوسی اور حائضہ سے مصافحہ کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس میں وضو تجویز نہیں کیا۔

فوائد:...... کفار ومشرکین کے بارے جو یہ آتا ہے ''إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ'' مشرک پلید ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پلیدگی معنوی ہے حسی نہیں۔

1105۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ السُّدِّيُّ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ. قَالَتْ: أَرَادَ أَنْ يَبْسُطَهَا وَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنَّهَا حَائِضٌ فَقَالَ: إِنَّ حِيضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا. ❹''

عبداللہ بہی کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: ''رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ نے کسی لونڈی سے کہا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ عائشہؓ کہتی ہیں: آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ وہ اسے بچھائیں اور آپ ﷺ اس پر نماز پڑھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ حیض والی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❸ صحیح: عبدالرزاق (455)
❹ حسن: دیکھئے آئندہ حدیث (1111)

1106۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْسِلُهُ يَعْنِي: وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. ❶

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "رسول اللہ ﷺ مسجد سے اپنے سر کو نکالتے اور میں اسے دھوتی یعنی کہ آپ ﷺ اعتکاف کی حالت میں ہوتے۔"

1107۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ...

عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ تُوَضِّئَ الْحَائِضُ الْمَرِيضَ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اس بات میں کچھ حرج سمجھتے تھے کہ حائضہ بیمار کو وضو کرائے۔

1108۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❸

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "میں حیض کی حالت میں نبی ﷺ کے سر کو دھوتی تھی۔"

1109۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ عَاكِفٌ. ❹

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "میں رسول اللہ ﷺ کے سر کو حیض کی حالت میں دھوتی جبکہ آپ ﷺ حالت اعتکاف میں ہوتے۔"

1110۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو ظَبْيَانَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُ الْمَرِيضَ؟ قَالَ: نَعَمْ

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے سنا، انھوں نے کہا: ابو ظبیان نے ابراہیم کی طرف کسی آدمی کو بھیجا کہ وہ ان سے پوچھے: "کیا حائضہ بیمار کو وضو کرا سکتی ہے؟" انہوں نے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) (8)

❷ صحیح: یہ حدیث مقطوع (1110) میں آرہی ہے۔

❸ متفق علیہ: أخرجه البخاري، کتاب الحیض، باب مباشرۃ الحائض (301) ومسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (297)

❹ صحیح: دیکھئے گزشتہ (1106)

وَتُسْنِدُهُ؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ لِلْمُغِيرَةِ: سَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عَبْدِاللَّهِ وَتُسْنِدُهُ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. ❶

کہا: "جی ہاں!" اور دوا سے ٹیک لگا سکتی ہے؟ یعنی کہ نماز میں۔ "انہوں نے کہا: "نہیں۔" میں نے مغیرہ سے کہا تو نے ابراہیم سے اس کو سنا؟ انہوں نے کہا: "نہیں۔" امام عبداللہ دارمی کہتے ہیں کہ: ٹیک لگنے سے مراد نماز میں ٹیک لگانا ہے۔

فوائد:...... بہرحال صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو کروانے میں کوئی حرج نہیں۔

1111۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ...

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ" قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. قَالَ: "إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ." ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا: "مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔" انہوں نے کہا: "میں حائضہ ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔"

1112۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ...

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ حَائِضٍ شَرِبَتْ مِنْ مَاءٍ أَيُتَوَضَّأُ بِهِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ. ❸

کثیر بن شنظیر کہتے ہیں کہ حسن سے پوچھا گیا حائضہ سے پی پیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے؟ تو وہ ہنسے اور کہا: "جی ہاں۔"

1113۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ قَالَ: "وَاكِلْهَا." ❹

حرام بن معاویہ اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے بیان کرتے ہیں کہ: "میں نے نبی ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے ساتھ کھاؤ۔"

---

❶ مقطوع ضعیف: عبد الرزاق (1255) نیز دیکھئے اثر (1107)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب في الحائض تناول من المسجد (261)

❸ صحیح: عبد الرزاق (1391) وابن ابی شیبہ 34/1، باب في فضل شراب الحائض

❹ صحیح: احمد 342/4، ترمذی، کتاب الطهارة، باب في مؤاكلة الحائض وسؤرها (133)

1114۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ جَارِيَتَهُ أَنْ تُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَقُولُ: إِنِّي حَائِضٌ فَيَقُولُ: إِنَّ حِيضَتَكِ لَيْسَتْ فِي كَفِّكِ فَتُنَاوِلُهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اپنی کسی لونڈی سے کہتے: "مجھے جائے نماز پکڑاؤ؟۔" وہ کہتی: "میں حائضہ ہوں۔" بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے: "تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔" تو وہ ان کو جائے نماز پکڑا دیتی۔

1115۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ..... ..

عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ بَعْضَ أَهْلِي لَحَائِضٌ وَإِنَّا لَمُعَشِّرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ جَمِيعًا." ❷

حرام بن حکیم اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری ایک بیوی حائضہ ہے اور ہم انشاء اللہ رات کا کھانا اکٹھے کھائیں گے۔"

1116۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ....

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لَا تَرَى بَأْسًا أَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں: کہ "عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات میں حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ حائضہ جائے نماز کو ہاتھ لگائے۔"

فوائد:...... سابقہ و مذکورہ قرائن سے معلوم ہوا کہ عورت کے ہاتھ پاک ہیں وہ جائے نماز وغیرہ کو چھو سکتی ہے۔ البتہ قرآن چھونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض محدثین وفقہاء دلائل کی بنا پر اسے جائز قرار دیتے ہیں جبکہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء اسے ممنوع قرار دیتے ہیں اور جمہور کی بات ہی قوی معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 360/2، باب فی الحائض تناول الشئ من المسجد

❷ صحیح: سابقہ (1114) ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح۔

[109] ..... بَابُ مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ
حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا

1117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ .....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الدَّمِ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”حیض والی عورت جب خون سے پاک ہو جائے تو اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے۔“

فوائد:...... انقطاع حیض کے بعد غسل سے پہلے عورت کے پاس جانے کے بارے علماء کا اختلاف ہے وجہ اختلاف سورۃ بقرہ (۲۲۲) میں آنے والا ”تَطَّهَّرْنَ“ کا لفظ ہے اس سے پہلے ”حَتّٰى تَطْهُرْنَ“ کا لفظ جس سے کبھی کے نزدیک انقطاع حیض مراد ہے جبکہ ”تطھرن“ سے بعض انقطاع حیض اور بعض نے غسل مراد لیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اس سے پانی کے ذریعے طہارت مراد لیتے ہیں (تیسیر العلی القدیر) نیز جمہور اور امام مالک رحمہ اللہ بھی غسل ضروری خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف ابن حزم رحمہ اللہ اور البانی رحمہ اللہ وغیرہ بلا غسل بھی قربت کو جائز خیال کرتے ہیں لہٰذا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے بلکہ نفاست و شریعت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ عورت سے غسل کے بعد ہی مقاربت اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

1118۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ❷

عثمان بن اسود، امام مجاہد سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

1119۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سُئِلَ سُفْيَانُ أَيُجَامِعُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِذَا انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَ: لَا. فَقِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكَتِ الْغُسْلَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَيَّامًا؟ قَالَ: تُسْتَتَابُ. ❸

محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان سے سوال کیا گیا کہ جب عورت سے خون ختم ہو جائے تو آدمی غسل کرنے سے پہلے اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ کہا گیا: ”اس کے متعلق کیا رائے ہے کہ وہ ایک یا دو دن غسل کو چھوڑے رکھے۔ انہوں نے کہا: ”اس سے توبہ کرائی جائے۔“

---

❶ صحیح۔ ابن ابی شیبہ 4/96۔ باب فی المرأة ينقطع عنها الدم فيأتيها قبل أن تغتسل
❷ صحیح: (122) میں یہ حدیث آ رہی ہے۔ ❸ صحیح۔ دارمی منفرد ہیں۔

فوائد:...... انقطاع حیض کے بعد یا جنبی غسل نہ کرنا اور نمازیں ضائع کرتے رہنا یہ کبیرہ گناہ ہے جس سے توبہ ضروری ہے بہرحال مقاربت کے حوالے سے غسل کا انتظار ہی بہتر ہے۔

1120۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ......

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمُ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْنَ. ❶

سفیان اس شخص سے بیان کرتے ہیں جو انہیں مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: "عورتوں کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔" (البقرہ: ۲۲۲) انہوں نے کہا: "اس کی تفسیر یہ ہے کہ حتی کہ خون ختم ہو جائے۔" "جب وہ پاک ہو جائیں۔" کی تفسیر یہ ہے کہ "جب وہ غسل کر لیں۔"

1121۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ......

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ: اغْتَسَلْنَ. ❷

ابن ابو نجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: "حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔" کا مطلب یہ ہے کہ جب خون ختم ہو جائے۔" جب وہ پاک ہو چکی ہوں" انہوں نے کہا: "اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کر لیں۔"

1122۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ رَأَتِ الطُّهْرَ أَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ. ❸

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا جب کوئی عورت پاک ہو جائے تو اس کے خاوند کے لئے غسل سے پہلے اس سے صحبت کرنا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: "نہیں حتی کہ اس کے لئے نماز حلال ہو جائے۔"

فوائد:...... یہ غسل کی جانب اشارہ ہے کیونکہ نماز طہارت کے بغیر حلال نہیں ہوتی۔

1123۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ

---

❶ ضعیف: تخریج گزر چکی ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: التفسیر للطبری 1/385، 363، وعبدالرزاق (1272)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/96، باب في المرأة تقطع عنها الدم

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً وَمَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَا يَغْشَاهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء اور میمون بن مہران سے سوال کیا اور حماد ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''اس سے صحبت نہ کرے حتی کہ وہ غسل کر لے۔''

112ـ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ: هِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ ❷

ہشام حسن سے اس آدمی کے متعلق روایت کرتے ہیں جو پاکی کے وقت غسل سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرے انہوں نے کہا: ''وہ حائضہ ہے جب تک غسل نہ کرے اور اس پر کفارہ ہے۔ اور مرد پر لازم ہے کہ جب تک وہ غسل نہ کرے اس سے پہلی حالت پر رہے۔''

فوائد:...... غسل سے پہلے بیوی کے ساتھ مقاربت کرنے پر کفارہ کا لازم ہونا یہ محل نظر ہے جبکہ کئی علماء جب اس کے قائل بھی ہوں البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف اولیٰ ہے (واللہ اعلم)

1125ـ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ......

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے۔''

1126ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ......

قَالَ أَبُو الْخَيْرِ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُجَامِعُ امْرَأَتِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَطْهُرُ فِيهِ حَتَّى يَمُرَّ يَوْمٌ. ❹

ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی سے اس دن مباشرت نہیں کرتا جس دن وہ پاک ہوتی ہے حتی کہ ایک دن گزر جائے۔''

❶ صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔
❷ صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔
❸ صحیح۔ طبری فی التفسیر 386/2
❹ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

فوائد:...... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی یہ احتیاط قابل تحسین ہو سکتی ہے ضروری نہیں۔

1127۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ. ......

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ أَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو پاکی دیکھتی ہے کہ کیا غسل سے پہلے اس کا شوہر اس سے مباشرت کرے؟ انھوں نے کہا: ''نہیں، حتیٰ کہ وہ غسل کر لے۔''

1128۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.......

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ قَالَ: إِنْ أَدْرَكَهُ الشَّبَقُ غَسَلَتْ فَرْجَهَا ثُمَّ أَتَاهَا. ❷

لیث بن ابوسلیم عطاء سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جس کا حیض کا خون رک جائے، انھوں نے کہا: ''اگر اس پر شہوت غالب آ جائے۔ تو عورت اپنی شرمگاہ دھو لے۔ پھر مرد اس کے پاس آئے۔''

1129. أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْمَرْأَةُ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ أَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي ذٰلِكَ لِلشَّبِقِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَا خَطَأً أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مِنْ حَدِيثِ لَيْثٍ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الشَّبِقُ الَّذِي يَشْتَهِي. ❸

فروہ بن ابو مغراء کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے سنا ان سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا کہ: ''جس عورت کا خون ختم ہو جائے اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت کر سکتا ہے؟'' تو عبدالملک نے کہا کہ عطاء بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے شہوت غالب آنے والے کے لئے رخصت دی۔ ابومحمد دارمی کہتے ہیں کہ ''مجھے خوف ہے کہ راوی سے خطا ہوئی ہو اور مجھے خوف ہے کہ یہ حدیث لیث کی روایت سے ہو میں اسے عبدالملک کی روایت سے نہیں جانتا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''الشبق، وہ شخص ہے جو شہوت کی خواہش والا ہو۔''

---

❶ صحیح: (1117، 1123) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 96/4

❸ حسن: شریک کی وجہ سے

[110]..... بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ وَالْمَرْأَةِ تُصَلِّي فِي الْخِضَابِ

حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق

1130۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ زَعَمَ لَنَا هُشَيْمٌ.....

عَنْ أَبِي حُرَّةَ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَأَيْتُ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ يُصَلِّينَ فِي الْخِضَابِ. ❶

ابو حرۃ واصل بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "میں نے مدینہ کی کئی عورتوں کو خضاب لگائے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

فوائد:...... خضاب، یہ بالوں کو رنگنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس اثر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس سے حجت پکڑنا درست معلوم نہیں ہوتا بہرحال آگے صحیح آثار آرہے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ نماز کے اوقات کے علاوہ یہ بلا کراہت درست ہے۔

1131۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ........

عَمَّنْ سَمِعَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْسَحُ عَلَى الْخِضَابِ؟ فَقَالَتْ: لَأَنْ تُقْطَعَ يَدِي بِالسَّكَاكِينِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ. ❷

"عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو خضاب پر مسح کرتی ہو؟۔" تو انہوں نے کہا: "اگر میرے ہاتھ چھری سے کاٹ دیئے جائیں تو یہ بات میرے نزدیک (خضاب لگا کر مسح کرنے سے) زیادہ بہتر ہے۔"

1132۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الْخِضَابِ؟ قَالَتْ: اسْلُتِيهِ وَرَغْمًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَبُو سَعِيدٍ هُوَ: ابْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ وَاسْمُ أَبِي الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ. ❸

ابوسعید کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: "کیا عورت خضاب لگا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اتار دو۔" ابو محمد دارمی کہتے ہیں: "ابوسعید ابو عنبس کا بیٹا ہے اور ابو عنبس کا نام سعید بن کثیر بن عبید ہے۔"

---

❶ ضعیف: ھشیم مدلس عن سے بیان کرتے ہیں۔

❷ ضعیف فیہ: جہالۃ، ابن ابی شیبہ 129/1، باب امرأۃ تختضب وھی علی وضوء والبیہقی فی الطھارۃ 77/1

❸ صحیح۔ ابن ابی شیبہ 119/1، باب امرأۃ تختضب وھی علی غیر وضوء والبیہقی فی الطھارۃ 77/1، باب نزع الخضاب عند الوضوء

1133۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا يَخْتَضِبْنَ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحْنَ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ ثُمَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ بِأَحْسَنِ خِضَابٍ وَلَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہمارے گھر کی عورتیں رات کو خضاب لگاتی تھیں اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار دیتیں اور وضو کر کے نماز پڑھتیں، پھر نماز کے بعد خضاب لگاتیں اور جب ظہر کا وقت ہوتا تو اسے اتار دیتیں پھر وضو کر کے نماز پڑھتیں تو یہی خضاب اچھا ہو جاتا تھا اور نماز سے بھی نہیں روکتا تھا۔''

1134۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ......

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ وَهُنَّ حُيَّضٌ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ''ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عورتیں حیض کی حالت میں خضاب لگاتیں۔''

فوائد:...... حیض کی حالت میں خضاب کا یہ فائدہ ہے کہ بار بار لگانے اتارنے کی مشقت سے بچا جا سکتا ہے۔

1135۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ......

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا إِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اخْتَضَبْنَ فَإِذَا أَصْبَحْنَ أَطْلَقْنَهُ وَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ وَإِذَا صَلَّيْنَ الظُّهْرَ اخْتَضَبْنَ فَإِذَا أَرَدْنَ أَنْ يُصَلِّينَ الْعَصْرَ أَطْلَقْنَهُ فَأَحْسَنَّ خِضَابَهُ وَلَا يَحْبِسْنَ عَنِ الصَّلَاةِ. ❸

ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''ہماری عورتیں جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوتیں تو خضاب لگاتیں۔ اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار کر وضو کر کے نماز پڑھتیں۔ اور جب ظہر کی نماز پڑھ لیتیں تو خضاب لگاتیں اور جب عصر کی نماز کا ارادہ کرتیں تو اسے اتار دیتیں ان کا یہی خضاب اچھا ہو جاتا تھا اور نماز میں بھی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔''

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 120/1 باب المرأة تختضب وهي على غير وضوء
❷ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔
❸ صحیح: دیکھئے گزشتہ (1133)

[111]... بَابُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے پاس جانے کا بیان

1136۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ......

عَنْ عَامِرٍ فِيمَنْ أَتَى أَهْلَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَا ذَنْبٌ أَتَاهُ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ وَلَا يَعُودُ ❶

عامر اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں: جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے کہ وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اور دوبارہ ایسا نہ کرے۔''

فوائد:...... حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی یہ حرام کام کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس بارے کوئی صریح مرفوع روایت نہ ہونے کی بناء پر اہل علم میں اختلاف ہے بغیر کسی کفارے کے کچھ اس پر توبہ کو لازم قرار دیتے ہیں جب کہ بعض ابن عباس علیہ السلام کی موقوف حدیث سے حجت پکڑتے ہوئے توبہ کے ساتھ ساتھ دینار یا نصف دینار صدقہ کو لازم قرار دیتے ہیں احتیاطاً ثانی الذکر بات ہی راجح معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم) سو یہاں پر ان اہل علم کے اقوال کا ذکر ہے جو کہ فقط توبہ کے قائل ہیں۔

1137۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْمُثَنَّى

عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ ❷

''عطاء سے بھی اسی طرح کا قول مروی ہے۔''

1138۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَنْبٌ أَتَاهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ ❸

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''جو حیض کی حالت میں صحبت کرے وہ گنہگار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں۔''

1139۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ ......

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان

❶ صحيح: ابن ابی شیبہ 32/4/1 و عبدالرزاق (1265)

❷ صحيح بقوم اعنه: ابن ابی شیبہ 32/4/1 و عبدالرزاق (1269)

❸ صحيح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَعْتَذِرُ إِلَى اللَّهِ وَيَتُوبُ إِلَى اللَّهِ. ❶

سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انھوں نے کہا: ''وہ شخص اللہ سے معافی مانگے اور توبہ کرے۔''

[1140] ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ...

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''تو اللہ سے بخشش طلب کر اور تجھ پر کوئی کفارہ نہیں ہے یعنی جب حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔''

[1141] ـ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ...

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعُنْبُرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سُئِلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. ❸

مالک بن خطاب عنبری کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ سے میرے سامنے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انھوں نے کہا: ''وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔''

[1142] ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ...

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَبُولُ دَمًا قَالَ تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَعُدْ. ❹

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ''میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' ابوبکر نے کہا: ''اللہ سے ڈرو، اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔''

[1143] ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ...

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فِي

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے اس شخص کے متعلق کہا

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/4/32
❷ صحیح ... دیکھئے رقم [illegible]
❸ صحیح مقطوع ... مالک بن الخطاب ... جرح و تعدیل مروی نہیں ... ثقات میں ہیں۔
❹ منقطع موقوف: ابوقلابہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ... البیہقی (1270) ... ابن ابی شیبہ 1/4/31

الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ❶

جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے؟ انہوں نے کہا: ''وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔''

[112]....بَابُ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

جو کہتا ہے کہ حائضہ سے صحبت پر کفارہ ہے

1144۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ......

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الَّذِي يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: عَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ بَدَنَةٌ أَوْ عِشْرِينَ صَاعًا لِأَرْبَعِينَ مِسْكِينًا وَفِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مِثْلُ ذٰلِكَ. ❷

یزید بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے تو اس کے ذمہ غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا یا ایک قربانی کا جانور (اونٹ) یا چالیس مسکینوں کو بیس صاع کھلانا لازم ہے۔ اور یہی اس شخص پر ہے جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے۔''

فوائد:...... حسن رحمہ اللہ اس قول میں متفرد ہیں اس باب میں زیادہ مشہور دو قول ہی ہیں سابق توبہ والا، اور لاحق صدقے والا۔

1145۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ ......

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❸

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے: ''وہ نصف دینار صدقہ کرے۔''

1146۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ......

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جو شخص حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے وہ ایک دینار یا

---

❶ صحیح: عبد الرزاق (1297) وابن ابی شیبہ 32/3/1

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❸ حسن: احمد 272/1، ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی اتیان الحائض (266)

بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ شَكَّ الْحَكَمُ. ❶ نصف دینار صدقہ کرے۔'' حکم کو شک ہوا ہے۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں آدھا دینار یا ایک دینار کا ذکر ہے، اس میں ''أو'' تخییر کے لیے ہے یا شک کی وجہ سے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تخییر کے لیے جیسا کہ صحیح ابوداود میں ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت ہے کہ اگر ابتدائے حیض ہو تو ایک دینار، جب کہ اخیر میں نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا، اور ترمذی میں ہے کہ خون سرخ ہو تو ایک دینار جب کہ زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا۔

1147۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ...

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا حِفْظِي فَهُوَ مَرْفُوعٌ وَأَمَّا فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا: غَيْرُ مَرْفُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: حَدِّثْنَا بِحِفْظِكَ وَدَعْ مَا قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنِّي عُمِّرْتُ فِي الدُّنْيَا عُمْرَ نُوحٍ وَأَنِّي حَدَّثْتُ بِهَذَا أَوْ سَكَتُّ عَنْ هَذَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ وَالِيَ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الْكُوفَةِ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے کہا کہ: ''وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔'' شعبہ کہتے ہیں مجھے اس طرح یاد ہے کہ وہ مرفوع حدیث ہے مگر فلاں اور فلاں کہتے ہیں کہ مرفوع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: آپ ہم سے اپنی یاد کے موافق بیان کریں اور فلاں اور فلاں کے قول کو چھوڑ دیں تو شعبہ نے کہا: ''اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے دنیا میں سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر دی جائے اور میں اس کو بیان کروں یا خاموشی اختیار کروں۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''عبدالحمید زید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے بیٹے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔''

فوائد:...... (۱) یہ حدیث اگرچہ موقوف بھی ہو تب بھی یہ حکماً مرفوع ہی ہوگی کیونکہ ایسی بات صحابی اپنے پاس سے نہیں کہہ سکتا ہے۔ (۲) لوگوں نے جب شعبہ رحمہ اللہ کو اپنے حافظے سے سنانے کو کہا تو انہوں نے

❶ صحيح: احمد 1/230، وابو داؤد، كتاب الطهارة، باب في اتيان الحائض (264)

❷ صحيح: المنتقى لابن ابي جارود (109)

کہا کہ مجھے بیان حدیث سے کوئی لالچ نہیں بلکہ میں تبلیغ کے فریضے کی وجہ سے ادائیگی کر رہا ہوں۔ لہٰذا جو حقیقت ہے اسے کھول کر بیان کرنا ضروری ہے۔

1148۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ......

عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَتَاهَا فِي دَمٍ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَتَاهَا وَقَدِ انْقَطَعَ الدَّمُ فَنِصْفُ دِينَارٍ ❶

کسی آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جب آدمی حیض کی حالت میں صحبت کرے تو ایک دینار ہے اور جب خون بند ہونے پر صحبت کرے تو نصف دینار ہے۔“

1149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ ......

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ: ”وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“

1150۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ......

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ تَكْرَهُ الْجِمَاعَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهَا اعْتَلَّتْ عَلَيْهِ بِالْحَيْضِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ صَادِقَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ ❸

عبدالحمید بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی ایک بیوی تھی جو صحبت کو ناپسند کرتی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اس سے صحبت کرنا چاہتے تو وہ حیض کا بہانہ کر دیتی۔ ایک دفعہ انہوں نے اس سے صحبت کی تو وہ واقعی حیض کی حالت میں تھی۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے انہیں دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔“

1151۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَإِنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب حیض کی حالت میں آدمی بیوی کے پاس جائے تو اگر تازہ

---

❶ ضعیف: اس میں جہالت ہے۔ ❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (1145)

❸ معضل ضعیف: دیکھئے ابوداؤد (266) والبیہقی 316/1

كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ وَإِنْ كَانَتْ صُفْرَةٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❶

خون ہو تو وہ ایک دینار صدقہ کرے، اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔"

1152۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ هُوَ: ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷠ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے، انہوں نے کہا: "ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔" اور ابراہیم نے کہا: "وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔"

1153۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.......

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ. ❸

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷠ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس پر لازم ہے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔"

1154۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ❹

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے کہ: "وہ ایک دینار صدقہ کرے۔"

1155۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❺

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷠ نے فرمایا کہ: "وہ (حائضہ سے صحبت کرنے والا) ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔"

---

❶ عبدالکریم بن مالک یا ابوامیہ ہے لہٰذا اس کی صحت پر قطعی حکم لگانا مشکل ہے۔ دیکھئے معجم الطبرانی الکبیر (12135)
❷ صحیح: یہ ابن عباس پر موقوف ہے۔
❸ ضعیف: محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ دیکھئے گزشتہ (1151)
❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/4/32
❺ ضعیف: دیکھئے گزشتہ (1153)

1156۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ ......

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي رَجُلٍ يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتَصَدَّقُ بِخُمُسِ دِينَارٍ. ❶

شعیب بن اسحاق کہتے ہیں کہ اوزاعی نے اس آدمی کے متعلق کہا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے یا اس حالت میں کہ اسے پاکی نظر آئے اور ابھی تک اس نے غسل نہ کیا ہو کہ "وہ اللہ سے بخشش مانگے اور دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرے۔"

فوائد:...... صدقہ کرنا اچھی عادت ہے لیکن اس حالت میں صدقہ ضروری نہیں۔ لیکن یہ ہے کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جا سکتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1157۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ ......

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَإِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُعْتِقُ رَقَبَةً فَقَالَ: مَا أَنْهَاكُمْ أَنْ تَقَرَّبُوا إِلَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ❷

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: "جب کوئی اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔" کسی آدمی نے کہا: "حسن کہتے ہیں کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔" فرمایا: "میں تمہیں منع نہیں کرتا جتنا تم سے ہو سکے اللہ کے قریب ہو جاؤ۔"

فوائد:...... معلوم ہوا گناہ سرزد ہو جانے کے بعد جتنی نیکیاں کی جائیں اچھی بات ہے کیونکہ قاعدہ ہے "إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

1158۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ......

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ❸

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے کہ "وہ ایک دینار صدقہ کرے۔"

---

❶ صحیح

❷ اسنادہ جید

❸ ضعیف: یہ موقوف ہے (1155) کے تحت گزر چکی ہے۔

[113]..... بَاب إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورتوں سے دبر میں صحبت کرنا

1159۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ....

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ: ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْهُ؟ قَالَتْ: سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: أَسْأَلُكِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي وَكَانَتِ الْمُهَاجِرُونَ تُجَبِّي فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ فَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَحْيَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "ادْعُوهَا لِي فَدُعِيَتْ لَهُ فَقَالَ لَهَا: ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ صِمَامًا وَاحِدًا وَالصِّمَامُ: السَّبِيلُ الْوَاحِدُ. ❶

ابن سابط کہتے ہیں کہ میں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن (عبدالرحمٰن، یہ سیدنا ابوبکر کے بیٹے ہیں) سے کہا: "میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرماتا ہوں کہ تم سے اس کے متعلق پوچھوں" حفصہ نے کہا: "اے بھتیجے! جو چاہے پوچھو۔" عبدالرحمٰن نے کہا: "میں عورتوں سے دبر میں صحبت کے متعلق آپ سے پوچھتا ہوں۔" حفصہ نے کہا: "ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا کہ انصار اپنی عورتوں کو منہ کے بل نہیں لٹاتے تھے اور مہاجرین منہ کے بل لٹاتے تھے پھر ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا تو اسے منہ کے بل لٹانا چاہا، انصاری عورت نے انکار کر دیا وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس بات کا ذکر کیا۔ جب نبی ﷺ آئے تو انصاری عورت شرما کر باہر چلی گئی پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس عورت کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ آپ ﷺ کے پاس بلائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جیسے چاہو اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔" (البقرۃ: ۲۲۳) سوراخ ایک ہوا ور صمام ایک راستہ کو کہتے ہیں۔"

فوائد:...... اس حدیث سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے (۱) شرعی مسئلہ پوچھنے میں میں شرم نہیں

❶ صحیح: احمد 305/6، والتفسیر للطبری 92/2

کرنی چاہیے کیونکہ اس میں شرم باعث جہالت و ہلاکت ہے (۲) اگر کوئی قابل حیا مسئلہ دریافت کرنے میں ہچکچائے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے نہ کہ اس سے پہلو تہی برتی جائے (۳) یہاں عورتوں کوان کی دبروں میں آنے سے مراد عورت سے پشت کی جانب سے "قُبُل" میں جماع ہے (۴) مقام دخول ایک ہی ہو تو کوئی سا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو وہ حلال ہے۔ البتہ عورت کی دبر میں جماع کرنے والا لعنتی ہے۔

1160۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقَدْ عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَفِيمَ كَانَتْ؟ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرة: ۲۲۲) قَالَ: مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ. ❶

مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین بار قرآن سنایا ہر آیت پر ٹھہر کر میں ان سے پوچھتا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی میں نے کہا: "اے ابن عباس! آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کا مطلب کیا ہے کہ "جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے وہاں سے جاؤ۔" (بقرہ: ۲۲۲) انہوں نے فرمایا: "جہاں سے تمہیں حیض کی حالت میں الگ رہنے کا حکم فرمایا تھا۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کہ ہم کس قدر اہتمام سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے کہ ایک ایک آیت کو رک رک کر سمجھتے (۲) حالت حیض میں جس جگہ سے روکا گیا ہے مدت طہر میں اسی جگہ آنا ہے۔

1161۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ: أُمِرُوا أَنْ يَأْتُوا مِنْ حَيْثُ نُهُوا. ❷

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کے بارے میں کہا: "ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔" (البقرۃ: ۲۲۲) کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس جگہ کا حکم دیے گئے ہیں جہاں سے حیض کی حالت میں منع کیے گئے تھے۔"

1162۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ......

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح (2164)

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/232، 233 باب فی قولہ (فأتوهن من حیث أمرکم الله) وتفسیر الطبری 2/388

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ ﴿ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴾ قَالَ مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ. ❶

اعمش کہتے ہیں کہ ابورزین نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ ''ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔'' (البقرۃ:۲۲۲) ''اس کا مطلب ہے پاکی سے پہلے۔''

1163۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ﴾ قَالَ: هُوَ وَاللَّهِ الْقُبُلُ ❷

ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت: ''جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے پیدا کیا تم اسے چھوڑ دیتے ہو'' (الشعراء:۱۶۶) کے بارے میں کہا: ''اللہ کی قسم! وہ حیض کی جگہ ہے۔''

1164۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ..

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ. ❸

خالد بن رباح کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں ان کے پاس جہاں سے چاہو جاؤ۔'' (البقرۃ : ۲۲۳) کے بارے میں کہا: ''وہ صرف شرمگاہ ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا ''أَنَّى شِئْتُمْ'' سے مراد کھیت میں آنے کے لیے سمت متعین نہیں البتہ کھیت متعین ہے جدھر سے بھی آؤ، آنا کھیت ہی میں ہے جو کہ اگلی شرمگاہ ہے۔ مسئلہ کی نوعیت وکیفیت کو سمجھانے کے لیے قرآنی اسلوب بے مثال ہے۔

1165۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ....

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ لَا تَأْلُو مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَقُولُونَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَاءَكُمْ

علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''یہودی مسلمانوں پر سخت اعتراض کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: ''اے محمد ﷺ کے اصحاب! واللہ! تمہارے لئے اپنی عورتوں سے ایک ہی طریقہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔'' تو اللہ نے یہ آیت نازل

---

❶ صحیح: تفسیر الطبری 2: 389؛ ابن ابی شیبہ 4: 233، باب فی قولہ ﴿فأتوهن من حيث أمركم الله﴾

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 4: 232

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 4: 239، باب فی قولہ تعالی ﴿نساؤكم حرث لكم﴾

إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ فَخَلَّى اللَّهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ. ❶

کی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔'' تو اللہ نے مومنوں کو ان کی ضرورت پر کھلا چھوڑ دیا۔

1166۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ............

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: ائْتِهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَأْتَى. ❷

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''تم جہاں سے چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔'' انہوں نے کہا: ''تم ان کے آگے اور پیچھے سے صحبت کرو مگر وہ صحبت کرنے کی جگہ ہو۔''

1167۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ........

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ فِي الْحَائِضِ نَحْوًا مِنْ صَنِيعِ الْمَجُوسِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ ﴾ فَلَمْ يَزِدِ الْأَمْرُ فِيهِنَّ إِلَّا شِدَّةً. ❸

خالد کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: جاہلیت کے زمانہ میں لوگ حائضہ سے مجوسیوں جیسا برتاؤ کرتے تھے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو ان کے پاس نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔'' (البقرہ: ۲۲۲) تو ان کے بارے میں سختی اور بڑھ گئی۔

1168۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ قُلْ

ابن ابو نجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''قُلْ هُوَ أَذًى ''

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/232

❷ ضعیف: التفسیر للطبری 2/392

❸ صحیح: منداً بیان کرنے میں دارمی منفرد ہیں، اخرجہ مختصراً ابن ابی شیبہ 4/229

هُوَ أَذًى ﴾ قَالَ: هُوَ الدَّمُ. ❶

(البقرۃ: ۲۲۲) سے مراد خون ہے۔"

1169۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ...

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ ﴿ قُلْ هُوَ أَذًى ﴾ قَالَ: قَذَرٌ. ❷

معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ﴿ قُلْ هُوَ أَذًى ﴾ (البقرۃ: ۲۲۲) کا مطلب گندگی ہے۔"

1170۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ ...

عَنْ عِيسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ. ❸

عیسیٰ بن قیس کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے اس آیت: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔" کے بارے میں کہا: "اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔"

فوائد:..... عزل کہتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ میں دخول کرے لیکن اخراج منی کے وقت عضو مخصوص کو باہر نکال لے تاکہ پانی اندر نہ گرنے پائے۔ حمل سے بچنے کے لیے اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی مشروعیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن اتنی بات پکی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس جان کو پیدا کرنا چاہیں وہ پیدا ہو کر رہتی ہے، پھر عزل کا کیا فائدہ؟ جب کہ عزل سے بیوی کے حق پر بھی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے جو کہ درست نہیں۔ واللہ اعلم

1171۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ...

عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَيْفَ شِئْتَ يَعْنِي: ائْتِهَا فِي الْفَرْجِ. ❹

عوف کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "جیسے تو چاہے۔" یعنی کہ شرمگاہ میں صحبت کرے۔

1172۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کو کہتے تھے "جو شخص اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے اس کی اولاد بھینگی ہوتی ہے۔" تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: "عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جہاں سے چاہو اپنی

❶ ضعیف: التفسیر للطبری 2/381

❷ صحیح: التفسیر للطبری 2/381

❸ ضعیف: التفسیر للطبری 2/395، وسبب النزول للواحدی، ص: 54

❹ صحیح: عبدالوہاب ابن عبدالمجید ہے اور عوف ابن ابی جمیلہ ہے۔

حَرْثُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ ❶ کھیتی کے پاس جاؤ۔" (البقرۃ:۲۲۳)

1173۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ......

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: يَأْتِي أَهْلَهُ كَيْفَ شَاءَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا۔ ❷

خالد حذاء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر کی: "جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔" (البقرۃ:۲۲۳) جس طرح کوئی چاہے اپنی بیوی سے صحبت کرے۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، آگے سے یا پیچھے سے۔"

1174۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴾ قَالَ: فِي الْفَرْجِ۔ ❸

یزید بن ولید کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے (البقرۃ:۲۲۲)۔" اس کا مطلب ہے "شرمگاہ۔"

فوائد:...... یعنی "حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ" سے سمت نہیں بلکہ کھیتی مراد ہے۔ جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے یعنی شرم گاہ کا۔

[14]...... بَاب مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا
جو شخص اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے

1175۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَهُوَ مِنَ الْمَرْأَةِ مِثْلُهُ مِنَ الرَّجُلِ، ثُمَّ تَلَا ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: "جو اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے وہ اس طرح ہے جس طرح اس نے کسی مرد سے یہ کام کیا۔" پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: "لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ وہ ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 230/4 باب فی قوله تعالیٰ (نساؤکم حرث لکم) والبیهقی فی معرفة السنن والآثار 60/10 (14052)

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 229/4 باب فی قوله تعالیٰ (نساؤکم حرث لکم)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 232/4 باب فی قوله (فأتوهن من حیث أمرکم الله) والتفسیر للطبری 388/2

تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ: الْفَرْجَ ثُمَّ تَلَا: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَائِمَةً وَقَاعِدَةً وَمُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ. ❶

جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔" (البقرۃ:222) اور حیض میں ان سے الگ رہنے سے مراد شرمگاہ سے الگ رہنا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتیوں کے پاس جاؤ۔" (البقرۃ:223) یعنی کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے، منہ سامنے کئے ہوئے یا پیٹھ پھیرے ہوئے۔ مگر شرمگاہ میں۔

فوائد:...... "دبر" یعنی پاخانے والی جگہ میں جماع کرنا موجب لعنت ہے جیسا کہ آگے آثار واحادیث میں واضح طور پر آرہا ہے جبکہ مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل علم بیوی یا مرد کی دبر میں آنے کو برابر خیال کرتے تھے۔ سب سے پہلے اس برے فعل کا آغاز قوم لوط علیہ السلام میں ہوا۔ قرآن کریم میں ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ ایسی بیماری ہے جسے تم سے پہلے کسی نے نہیں اپنایا (عنکبوت:28) اسی بنا پر اسے لواطت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ نیز شرمگاہ کو کھیتی قرار دیا گیا ہے اور کھیت وہ ہوتا ہے جہاں دانہ ڈالنے سے وہ اگے جب کہ دبر میں کرنے سے کبھی بچہ پیدا نہیں ہوتا لہٰذا کھیتی سے مراد "قُبُل" ہی ہے۔

1176۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے یا دبر میں صحبت کرے یا کاہن کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی۔"

فوائد:...... "کاہن" جو غیب کی خبریں بتائے بہرحال معلوم ہوا کہ دبر میں صحبت کرنا یہ کفریہ کام ہے۔ کفر سے یہاں تشدید وتغلیظ مراد ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے ذکر کے بعد بیان کرتے

---

❶ صحیح۔ تفسیر طبری 2/386-387، وابن ابی شیبہ 4/232

❷ صحیح۔ أخرجه احمد 2/405، والبیہقی فی الکبریٰ 7/198، وابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن اتیان الحائض، 639

ہیں کیونکہ حیض کی حالت میں مقاربت کرنے سے ہم بتا چکے ہیں کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا پڑے گا جس سے اس کے کبیرہ گناہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی کبیرہ گناہ شمار ہوں گے ہاں اگر کوئی ان اسلامی احکام کا انکار کرتے ہوئے ان افعال کو سرانجام دے گا تو پھر یہ کفر اپنے حقیقی معنی میں ہوگا۔ نیز طبی نکتہ نظر سے حالت حیض میں مباشرت کرنا اور دبر میں صحبت کرنا کئی بیماریوں کا موجب ہے۔

1177۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الشَّقَرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ آتِي امْرَأَتِي حَيْثُ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ شِئْتُ؟ قَالَ. نَعَمْ قَالَ وَكَيْفَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ هٰذَا يُرِيدُ السُّوءَ قَالَ: لَا، مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ: نَعَمْ. ❶

ابوقعقاع جرمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے ابوعبدالرحمن! کیا میں اپنی بیوی سے جس طرح چاہوں صحبت کروں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اور جہاں سے چاہوں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ایک آدمی نے ان سے کہا: ”اے ابوعبدالرحمن! یہ برائی کا ارادہ کرتا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں عورتوں کے پاخانہ کی جگہ تم پر حرام ہے۔“ عبداللہ سے پوچھا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

1178۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا وَيَعِيبُهُ عَيْبًا شَدِيدًا. ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کی دبر میں صحبت کرے اور اس کو بہت سخت عیب ناک سمجھتے تھے۔“

1179۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ....

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴾ قَالَ مَا نَزَى

ابونجیح کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے اس آیت کے بارے میں کہا: ”تم بے حیائی کی طرف آتے ہو جو جہاں والوں سے کسی نے تم سے پہلے نہیں کی۔“ (سورۃ عنکبوت: ۲۸)

---

❶ حسن: عزاه في نسخة 4/252 باب ما جاء في إتيان النساء في أدبارهن

❷ صحيح: البيهقي كتاب النكاح باب إتيان النساء في أدبارهن 7/199 والمصنف لعبد الرزاق 2/393

ذَكَرٌ عَلَى ذَكَرٍ حَتَّى كَانَ قَوْمُ لُوطٍ. ❶

انہوں نے کہا: "قوم لوط سے پہلے کسی مرد نے کسی دوسرے مرد سے بدکاری نہیں کی۔

فوائد:...... معلوم ہوا مرد کے ساتھ مرد کی بدکاری کا سب سے پہلے رواج دور لوط علیہ السلام میں شروع ہوا۔ سابقہ امتوں میں یہ قبیح بیماری نہ تھی۔

1180۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں صحبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔"

فوائد:...... اللہ کے نہ دیکھنے سے مراد نظر رحمت سے نہ دیکھنا ہے کیونکہ قیامت کے دن کوئی بھی اللہ کی نظر سے اوجھل نہیں ہو سکتا۔

1181۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ الْحَنَفِيِّ ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يُصَلِّي وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ لَهُ صُحْبَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ. ❸

علی بن طلق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کر کے پھر نماز پڑھے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنی عورتوں کی دبر میں صحبت نہ کرو کیونکہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔" عبداللہ سے پوچھا گیا کہ علی بن طلق صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

1182۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ ......

---

❶ صحیح: التمییز للطبری 144/2 و البیہقی فی الشعب (5400)

❷ صحیح: أخرجه احمد 444/2 وابو داؤد۔ کتاب النکاح باب فی جامع النکاح (2162)

❸ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 251/4 و سنن البیہقی 198/7

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي حِينَ أُحَمِّضُ بِهِنَّ؟ قَالَ: وَمَا التَّحْمِيضُ؟ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ. فَقَالَ: هَلْ يَفْعَلُ ذَاكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ❶

سعید بن یسار ابوالحباب کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "آپ لونڈیوں کے متعلق تحمیض کرنے میں کیا فرماتے ہیں؟" انہوں نے کہا: "تحمیض کسے کہتے ہیں؟" تو میں نے دبر کا ذکر کیا انہوں نے کہا "کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایک مسلمان یہ بھی کرتا ہے؟"

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس فعل کو کس قدر شنیع خیال کرتے تھے کہ اسے مسلمانوں کی شان کے لائق ہی نہیں سمجھتے تھے۔

1183۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي......

حَدَّثَنِي هَرَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا شَأْنَ النِّسَاءِ فِي مَجْلِسِ بَنِي وَاقِفٍ وَمَا يُؤْتَى مِنْهُنَّ فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ. ❷

ھرمی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے مجلس میں بنو واقف کی عورتوں کی حالت کا ذکر کیا اور ان سے صحبت کا ذکر کیا تو خزیمہ بن ثابت نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے لوگو! اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، تم عورتوں سے ان کی دبر میں صحبت نہ کرو۔"

1184۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ......

حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَنِبُونَ النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَيَأْتُونَهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ

خصیف کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: لوگ عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کرنے سے پرہیز کرتے تھے اور ان کی دبر میں صحبت کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: "لوگ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ گندگی ہے

❶ صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 41/1 والنسائی فی الکبری (8979)
❷ صحیح دیکھئے الکبری للنسائی (8983-8982)

أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴾ فِي الْفَرْجِ وَلَا تَعْدُوهُ. ❶

عورتوں سے حیض میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔" (البقرۃ: ۲۲۲) یعنی کہ شرمگاہ میں اور اس سے آگے نہ بڑھو۔"

1185۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ

عَنْ طَاوُسٍ وَسَعِيدٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ: هُوَ الْكُفْرُ. ❷

طاؤس اور سعید اور مجاہد اور عطاء سب اس بات کو برا سمجھتے ہیں کہ عورتوں کی دبر میں صحبت کی جائے۔ اور وہ کہتے ہیں: "یہ کفر ہے۔"

فوائد:...... اس کفر سے حدیث نمبر 1176 میں مذکورہ کفر کی طرف اشارہ ہے جس کی وضاحت وہاں پر ہو چکی ہے۔

[115]..... بَابُ اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ

حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے اس پر غسل واجب ہو

1186۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ......

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالَا: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَاحِدٌ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ عطاء اور زہری دونوں نے کہا: "حیض اور جنابت کا غسل ایک ہی ہے۔"

فوائد:...... حیض سے قبل اگر جنابت بھی لاحق ہو تو فراغ حیض کے بعد دونوں کے لیے ایک ہی غسل کافی ہے جب کہ بعض حیض کی حالت میں غسل جنابت ضروری خیال کرتے ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ لیکن اول الذکر موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1187۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

---

❶ صحيح: التفسير للطبري 2/ 381
❷ صحيح: ابن ابي شيبة، باب في المرأة تحيض 1/ 74
❸ صحيح: ابن ابي شيبة، باب في المرأة تحيض 1/ 74

زیادہ عمدہ ہے اگرچہ نہ کھولنے کا بھی جواز ہے جس طرح کہ آگے آرہا ہے اور سر کو اچھی طرح تر کرنے کے لیے زیادہ پانی کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔

1190۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ........

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: تُخَلِّلُهُ بِأَصَابِعِهَا. ❶

علقمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عورت اپنی انگلیوں سے اپنے بالوں میں خلال کرے۔''

1191۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ.......

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَصُبَّانِ الْمَاءَ صَبًّا وَلَا يَنْقُضَانِ شُعُورَهُمَا. ❷

ابو زبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حائضہ اور جنبی کے متعلق کہا: ''وہ پانی بہائیں اور اپنے بالوں کو نہ کھولیں۔''

فوائد:...... حائضہ اور جنبی دونوں کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے البتہ سر کے بال کھولنے کے بارے عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیحاً مروی ہے کہ حائضہ اپنے بال کھولے (ابن ماجہ) لیکن اس حکم کو بعض علماء نے استحباب پر محمول کیا ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بال باندھ لیتی ہوں کیا غسل جنابت کے لیے ان کو کھولوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے سر پر تین چلو پانی بہا دیا کرو، اتنا ہی کافی ہے۔ (احمد، مسلم) اس روایت کے ایک لفظ میں حیض کے لفظ بھی آتے ہیں۔ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے بال نہ کھولنے کا جواز بھی ملتا ہے۔ (مسلم، کتاب الحیض) البتہ اولی اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ غسل کے لیے بالوں کو کھولا جائے۔

1192۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ.........

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❸

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء نے بھی اسی طرح کہا۔

1193۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ .....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جب عورت بالوں کی

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن ابي شيبة باب في المرأة تغتسل أتنقض شعرها 1/ 74

❷ ضعيف: ابن ابي شيبة 1/ 74

❸ ضعيف: ابن ابي شيبة 1/ 74

بَلَّتْ أُصُولَهُ وَأَطْرَافَهُ لَمْ تَنْقُضْهُ. ❶ — جڑوں اور کناروں کو تر کر لے تو وہ بال نہ کھولے۔"

1194۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ لَمْ يَنْقُضْنَ عِقَصَهُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا جَنَابَةٍ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع نے کہا: "ابن عمر کی بیویاں اور ان کی ام ولد لونڈیاں جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو بالوں کی چوٹیاں نہیں کھولتی تھیں۔"

فوائد:...... اس اثر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیض و جنابت میں بال کھولنا فرض نہیں۔ بس بند ھے بالوں کی جڑوں میں انگلیاں داخل کر کے تین دفعہ پانی بہالیا جائے۔

1195۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَنْقُضْنَ عِقَصَكُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا مِنْ جَنَابَةٍ. ❸

"ام سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "عورتیں حیض اور جنابت کے وقت (غسل کے) وقت اپنے بالوں کی چوٹیاں نہ کھولیں۔"

1196۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَوْ عَقْدَهُ قَالَ: احْفِنِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اغْمِزِي عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَفْنَةٍ غَمْزَةً. ❹

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: میں اپنے سر کی چوٹی یا گرہیں مضبوط باندھتی ہوں یا اس نے کہا: گرہ لگاتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو اور ہر لپ کے بعد نچوڑ ڈالو۔"

1197۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ — ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا:

---

❶ صحيح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔
❷ صحيح: ابن ابی شیبہ ... فی المرأة تغتسل أنقض شعرها 1/74
❸ ضعیف: ام محمد مجہول ہیں ... اور تخریج ابن حبان پر ہیں۔
❹ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة 330

أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ لَا تَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي الْجَنَابَةَ. ❶

"اپنے بالوں کی جڑوں تک انگلیاں پہنچا، تا کہ اس کو آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔" منصور کہتے ہیں: "یعنی جنابت کے غسل کے وقت۔"

فوائد:...... معلوم ہوا دوران غسل بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے اس میں سستی غسل میں کمی اور خسارے کا باعث ہے۔

1198۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ...... عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ بِالْمَاءِ لَا تَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ. ❷

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: "پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچا، تا کہ ان پر وہ آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہ کرے گی۔"

1199۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى...... عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا وَلَكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى أُصُولِهِ وَتَبُلُّهُ. ❸

ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب عورت جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے البتہ وہ بالوں کی جڑوں پر پانی ڈالے اور انہیں گیلا کرے۔"

1200۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ وَرَأْسُهَا مَعْقُوصٌ تَحُلُّهُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ صَبًّا حَتَّى تَرْوَى أُصُولَ الشَّعْرِ. ❹

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو جنابت ہو اور اس کے سر کے بال بندھے ہوئے ہوں کیا وہ اسے کھول دے؟ انہوں نے کہا: "نہیں، مگر وہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ حتیٰ کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔"

---

❶ صحیح: بیہقی، کتاب الطہارۃ، باب غسل المرأۃ من الجنابۃ والحیض 180/1 وابن ابی شیبہ 74/1

❷ حسن: جعفر بن حارث کی وجہ سے۔

❸ ضعیف: حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔ أخرجہ ابن ابی شیبہ 74/1 باب فی المرأۃ تغتسل

❹ صحیح: عبدالرزاق (1055) نیز دیکھیے اثر (1056)

1201۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَتْنِي حَبِيبَةُ بِنْتُ حَمَّادٍ .....

حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ حَيَّانَ السَّهْمِيَّةُ قَالَتْ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا أَنْ تَدْخُلَ شَيْئًا مِنْ قُسْطٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ آسٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ نَوًى فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ مِلْحٍ. ❶

عمرۃ بنت حیان سہمیہ کہتی ہیں کہ مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو قسط کی دھونی لے، اگر وہ نہ پائے تو آس کی، اگر وہ بھی نہ پائے تو کھجور کی گٹھلی سے اور اگر وہ بھی نہ پائے تو نمک سے۔“

1202۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ .....

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَمَسَّ أَثَرَ الدَّمِ بِطِيبٍ. ❷

معاذۃ عدویہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب کوئی عورت حیض کا غسل کرے تو خون کے نشان پر خوشبو لگائے۔“

1203۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ...

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نِسَائَهُ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ يَغْتَسِلْنَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ وَلَا يَنْقُضْنَ شُعُورَهُنَّ وَلَكِنْ يُبَالِغْنَ فِي بَلِّهَا. ❸

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیویاں اور ام ولد لونڈیاں جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو اپنے بالوں کو نہیں کھولتی تھیں مگر ان کو تر کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔“

فوائد:...... یہ اثر بھی (1191) کے تحت بیان کردہ موقف کی تقویت کا باعث ہے کہ حیض و جنابت میں سر کے بال کھولنا فرض نہیں۔ ہاں حیض کے بعد کھولنا مستحب ضرور ہے۔ واللہ اعلم

[116]..... بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ

حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا

1204۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

---

❶ ضعیف: [illegible]
❷ صحیح: ابو نعمان محمد بن الفضل ہیں
❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/74 باب فی المرأۃ تغتسل أتنقض شعرہا

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائض مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے۔''

فوائد:...... اس مسئلہ کی دلیل صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے انہیں مسجد سے مصلی پکڑوانے کا کہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کا جسم پاک ہے اسی سے بعض اہل علم حائضہ کے مسجد میں داخلے کو بھی روا سمجھتے ہیں بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو بلا وجہ داخلہ درست نہیں (واللہ اعلم)

1205۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ. ......

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَتَنَاوَلُ الْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا تَدْخُلُهُ. ❷

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے مگر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتی۔''

فوائد:...... یہ قول مرجوح ہے کیونکہ جب وہ کوئی شے پکڑ سکتی ہے تو کوئی شے مسجد میں رکھنے پر بھی کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ ایسا بوقت اشد ضرورت ہی کرنا چاہیے۔

1206۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ..........

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْجُنُبُ يَأْخُذُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا يَضَعُ فِيهِ ❸

ہشام کہتے ہیں کہ قتادہ نے کہا: ''جنبی مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے مگر اس میں رکھے نہیں۔''

1207۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى.......

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَائِضِ: تَنَاوَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ قَالَ: نَعَمْ إِلَّا الْمُصْحَفَ. ❹

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے کہا گیا: ''حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں! قرآن کے علاوہ۔''

فوائد:...... حائضہ کا قرآن پکڑنا اگرچہ اس کو بعض اہل علم کے عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث ''إِنَّمَا حَيْضَتُكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ'' کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔ جب کہ راجح اس کا درست نہ ہونا ہی ہے۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/360
❷ حسن: ابن ابی شیبہ 2/360 باب في الحائض تناول الشيء من المسجد
❸ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 2/360 باب في الحائض تناول الشيء من المسجد
❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/360 باب في الحائض

جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ جسے حدث اکبر لاحق ہو اس کے لیے قرآن پکڑنا جائز نہیں صرف امام ابوداود نے اس کی مخالفت کی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

[117] .... بَاب مُرُورِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ
جنبی کا مسجد سے گزرنے کا بیان

1208۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.........

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ قَالَ هُوَ الْمُسَافِرُ. ❶

ابومجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے قول "اور نہ جنبی مگر راستہ سے گزرنے والا۔" [النساء: ۴۳] کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے: "وہ مسافر ہو۔"

فوائد:...... جنبی و حائضہ ضرورت کے وقت مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں اس میں سے گزر سکتے ہیں جیسا کہ مذکورہ اثر میں آیت سے استدلال کیا گیا ہے اصل میں یہ آیت ان انصاریوں کے بارے اتری جن کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے تو انہیں جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد سے گزرنا پڑتا تو ان کو اس سے اجازت مل گئی۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اسے مسافر کے لیے خاص کرنا محل نظر ہے۔

1209۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ....

حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ قَالَ الْجُنُبُ يَجْتَازُ بِالْمَسْجِدِ وَلَا يَجْلِسُ فِيهِ. ❷

سلم علوی کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: "اور نہ جنبی مگر راستہ سے گزرنے والا۔" (النساء: ۴۳) "جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے اور اس میں بیٹھ نہیں سکتا۔"

1210۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شَرِيكٍ ......

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ الْجُنُبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ ❸

عبدالکریم جزری کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے کہا: "جنبی مسجد سے گزر جائے مگر اس میں بیٹھ نہیں سکتا۔" پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: "اور نہ جنبی مگر گزرنے والا راستہ سے۔" (نساء: ۴۳)

❶ صحیح: التفسیر للطبری 97/5

❷ ضعیف: أخرجه البیهقی فی الصلاة باب الجنب یمر فی المسجد مارا ولا یقیم فیه 443/2

❸ حسن: أخرجه ابن أبی شیبة 146/1 باب الجنب یمر فی المسجد قبل أن یغتسل والتفسیر للطبری 99/5

علم کا اختلاف ہے جبکہ اس میں بھی راجح یہی ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے "بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ" اورامام عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں (۲)
بیت الخلاء میں اگر کسی چیز پر اللہ کا نام نقش ہو تو اسے لیجانے سے بچنا چاہیے جیسا کہ ابوداؤد میں روایت ہے کہ آپ ﷺ بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتار لیتے تھے کیونکہ محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے بہرحال اہل علم اس کے ہی قائل وفاعل ہیں۔

[119] ... بَاب الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ وَلَمْ تَجِدْ الْمَاءَ

حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے

1213۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْذَبٍ ......

حَدَّثَنَا عَنْ مَطَرٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَعَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فِي سَفَرٍ فَتَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَا تَيَمَّمُ وَتُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لَهُمَا يَطَؤُهَا زَوْجُهَا قَالَا نَعَمْ! الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ. ❶

مطر کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور عطاء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ساتھ سفر میں اس کی بیوی کو حیض آجائے پھر وہ پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے؟ ان دونوں نے کہا: "وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے۔" مطر کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں نماز اس سے بڑی ہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا انقطاع حیض کے بعد اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کو اپنایا جائے گا اور نماز ادا کی جائے گی۔ نیز ہم بستری بھی کی جا سکتی ہے یہ رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔

1214۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا تَيَمَّمَتْ سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ إِي وَاللَّهِ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاک ہوتی ہے اور پانی نہیں پاتی کہا کہ جب وہ تیمم کرلے تو اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔" عبداللہ سے پوچھا گیا: "آپ بھی ایسے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! جی ہاں۔"

---

❶ حسن: ابن أبي شيبة 1/97، باب من قال إذا طهرت وهي في سفر تيممت، والبيهقي في الحيض 1/310

❷ حسن: ابن أبي شيبة 1/97، باب من قال إذا طهرت وهي في سفر تيممت، والبيهقي في الحيض 1/310

[120] ..... بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ
لونڈی سے استبراء کرنا

1215۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ إِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ قَالَ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعِينَ. ❶

لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے لونڈی سے علیحدہ رہنے کے متعلق کہا اگر اسے حیض نہ آئے تو پینتالیس دن علیحدہ رہے۔

فوائد: ...... وہ لونڈی جسے حیض آتا ہے اس کی عدت آزاد عورت کے مقابلے میں نصف یعنی ایک حیض ہے (ابوداود) لیکن اگر حیض نہ آتا ہو تو جتنی دیر میں تسلی نہ ہو جائے اتنی دیر لونڈی سے علیحدگی اختیار کرنا افضل واولیٰ ہے۔ مذکورہ 45 دن والا اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن آگے صحیح بھی آ رہا ہے اور 3 ماہ بھی سلف سے ثابت ہے۔

1216۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ.......

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ. ❷

خالد حذاء کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا: "تین ماہ علیحدہ رہے۔"

1217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ.......

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلُهَا كَمْ يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو لونڈی خریدتا ہے جسے حیض نہیں آتا اور نہ ہی اسے حمل ہوتا ہے کہ وہ اس سے کتنی دیر علیحدہ رہے؟ انہوں نے کہا: "تین ماہ۔"

1218۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❹

اور یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا: "پینتالیس دن۔"

1219۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

---

❶ ضعیف: ابن جریج عن سے بیان کرتے ہیں۔ أخرجه عبدالرزاق (925)

❷ ضعیف ولکن له شواهد: أخرجه ابن أبي شيبة 4/226، دیکھیں مصنف ابن ابی شیبہ 5/122، 127 باب کم عدة الأمة

❸ حسن: أخرجه البيهقي في سننه 7/45 باب في استبراء من ملك أمة

❹ صحيح: دیکھیے گزشتہ (956)

عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ بِشَهْرٍ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ بِأَيِّهِمَا تَقُولُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ أَوْثَقُ وَشَهْرٌ يَكْفِي. ❶

یحییٰ بن بشر کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: ''ایک ماہ۔'' عبداللہ سے پوچھا گیا: آپ ان دونوں باتوں میں سے کس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: تین ماہ بہتر ہیں اور ایک ماہ بھی کافی ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک ماہ بھی انتظار صحیح ہے۔لیکن تین ماہ اولیٰ ہیں مراد جتنی مدت زیادہ ہوگی اتنی تسلی زیادہ ہوگی۔

❀❀❀❀

❶ صحیح: دیکھئے گزشتہ (957)

٢...... کتاب الصلاة

[1] باب فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ
نمازوں کی فضیلت

1220۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ❶

جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فرض نمازوں کی مثال اس بہتی ہوئی نہر کی طرح ہے جو کسی کے دروازے پر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرتا ہو۔"

فوائد:...... اس حدیث میں فرض نمازوں کو نہر کی مثال سے بیان کیا گیا ہے جیسے آدمی نہر میں بار بار نہانے تو اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح فرض نمازوں سے بھی آدمی کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

1221۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَاذَا تَقُولُونَ ذَلِكَ مُبْقِيًا مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالَ كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

ابوسلمہ کہتے ہیں سیدنا ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گی؟" انہوں نے عرض کی: "اس کے جسم پر میل نہیں رہے گی۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اسی طرح پانچ نمازوں کی

---

❶ [illegible]

يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا قَالَ عَبْد اللّٰهِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدِي أَصَحُّ . ❶

مثال ہے جن سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" عبد اللہ کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میرے نزدیک بہت صحیح ہے۔

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ فرائض گناہوں کے کفارے کا سبب ہے اس سے انسانی لغزشیں بخش دی جاتی ہیں۔ یہ صغیرہ گناہوں سے متعلق ہے کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخشے نہیں جاتے۔

[2] ... بَاب فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ
نماز کے اوقات کے متعلق

1222۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَهِيَ حَيَّةٌ أَوْ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِينَ تَجِبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَّلَ وَرُبَّمَا أَخَّرَ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا تَأَخَّرُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ رُبَّمَا كَانُوا أَوْ كَانَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ . ❷

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضوان اللہ علیہم سے سنا انہوں نے کہا: ہم نے حجاج کے زمانہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا اور وہ نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: "نبی ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب اس کی دھوپ ابھی تیز ہوتی۔ یا اس کا رنگ صاف ہوتا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج غروب ہوتا تھا۔ اور عشاء کی نماز کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کرتے۔ اور صبح کی نماز (اکثر) اندھیرے میں پڑھتے تھے۔"

فوائد: ...... حدیث سے درج ذیل مسائل معلوم ہوئے (۱) ظہر کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے (۲) عصر کا وقت تب شروع ہوتا ہے کہ سورج ابھی صاف وبلند ہو۔ حدیث جبریل میں ہے انہوں

---

❶ صحيح: مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا (152)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصوت العشاء ... رقم 520؛ ومسلم، كتاب المساجد ... باب ... المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا (1520)

نے آپ ﷺ کو پہلے عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل تھا (ترمذی) (۳) مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے جو کہ غروب شفق تک جاری رہتا ہے (۴) اس کے بعد عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے (۵) آپ ﷺ فجر کو اندھیرے میں ادا فرماتے اگرچہ روشنی میں بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے لیکن دوام اندھیرے کو ہی تھا۔ جیسا کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے نماز اندھیرے میں پڑھی دوسری بار اسے خوب روشن کر کے پڑھا پھر وفات تک آپ ﷺ کی نماز اندھیرے میں ہی رہی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ سے روشن کر کے نہ پڑھا (بخاری، مسلم)

1223۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..... ...

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ قَالَ اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ أَنَّ جِبْرِيلَ أَقَامَ وَقْتَ الصَّلَاةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے نماز تاخیر سے پڑھی تو عروۃ بن زبیر ان کے پاس گئے اور انہیں اس بات کی خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے بھی ایک دن نماز تاخیر سے پڑھی تو ابو مسعود انصاری ان کے پاس گئے انہوں نے کہا: ''مغیرہ یہ کیا بات ہے؟ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جبریل رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر جبرائیل نے کہا کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔'' عمر بن عبدالعزیز نے کہا: '' عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے عروہ! جو تم کہہ رہے ہو اسے خوب جانتا ہوں کہ جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے لئے وقت مقرر کیا۔'' عروۃ نے کہا: ''بشیر بن ابو مسعود اپنے باپ سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔'' عروۃ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ

فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ ❶

رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ آپ کے حجرے میں ہوتی۔ اس سے قبل کہ وہ چھت پر چڑھے۔

فوائد:..... آپ ﷺ کے حجرے چھوٹے چھوٹے تھے لہٰذا ایسے حجرے کے صحن میں دھوپ کا ہونا اسی وقت ممکن ہے جب سورج ابھی خوب بلند ہو۔ تو معلوم ہوا عصر کی نماز اول وقت جب کہ سورج ابھی بلند ہو پڑھنا افضل ہے۔

[3]..... بَابٌ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان کی ابتدا کے متعلق

1224۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ إِنَّمَا يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ بِالصَّلَاةِ لِحِينِ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ فَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَجْعَلَ بُوقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ ثُمَّ كَرِهَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ طَافَ بِي اللَّيْلَةَ طَائِفٌ مَرَّ بِي رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ جس وقت تشریف لائے ابو محمد کہتے ہیں: یعنی مدینہ میں، تو لوگ بلائے بغیر نماز کے وقت نماز کے لئے جمع ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ یہودیوں کی سرنگی کی طرح سرنگی بجائیں جس سے وہ اپنی نمازوں کے لئے بلائے جائیں پھر آپ نے اسے برا سمجھا تو ناقوس بنانے کا حکم دیا تاکہ اسے بجا کر مسلمانوں کو نماز کے لئے بلایا جائے لوگ اسی حالت میں تھے کہ حارث بن خزرج کے بھائی عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے خواب دیکھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات میرے پاس کوئی گھومنے لگا: اور ایک آدمی میرے پاس سے گزرا جس کے سبز کپڑے تھے اور وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! تو اس ناقوس کو بیچے گا؟ اس نے کہا:

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب وقت المغرب (560) ومسلم کتاب المساجد باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتہا (1458)

فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِيعُ هَذَا النَّاقُوسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ كَثِيرٍ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَجَعَلَهَا وِتْرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَلَمَّا أَخْبَرَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ سَمِعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَذَاكَ

آپ اسے کیا کریں گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں گے اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کی خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کہو: "اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف آؤ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے" پھر تھوڑی دیر ٹھہرا تو پھر اسی طرح کہا مگر لفظوں کو طاق کیا اور ان لفظوں کو دوبارہ کہا: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی بے شک نماز کھڑی ہوگئی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب سچا ہے تم بلال کے پاس جا کر اسے یہ الفاظ سکھا دو کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔" جب بلال نے اذان کہی تو عمر بن خطاب نے اسے سنا اور وہ اپنے گھر میں تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے اور اپنی چادر کو گھسیٹ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے: "اے اللہ کے نبی! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسے ہی خواب میں دیکھا ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔ ❶

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلالؓ رات کو اذان دیتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتومؓ اذان دے۔"

فوائد...... (۱) ثابت ہوا تہجد کی اذان دی جا سکتی ہے جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (۲) سحری کے وقت کے اختتام کا تھوڑا آگے پیچھے ہو جانا معیوب نہیں کیونکہ ابن ام مکتوم نابینے صحابی تھے طلوع فجر دیکھ کر فوری اذان نہیں دے سکتے تھے حتی کہ انہیں کہا جاتا کہ آپ نے صبح کر دی صبح کر دی۔

1227۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ الْقَاسِمُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا ۔ ❷

عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان کہتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ قاسم کہتے ہیں: "ان دونوں کے درمیان اتنا فرق تھا کہ وہ نیچے اترتا تھا اور وہ اوپر چڑھتا تھا۔

فوائد:...... اس سے دونوں اذانوں کے درمیان وقت کی کمی کو اظہار کرنا مقصود ہے یعنی تھوڑی دیر بعد ہی فجر کی اذان دے دی جاتی نہ کہ حقیقتاً ایسا ہوتا ورنہ تو دو اذانوں کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بلال کی اذان قیام اللیل کرنے والے کو تنبیہ کرنے کے لیے ہوتی کہ وہ اب سحری کھا لے۔

[5]..... بَابُ التَّثْوِيْبِ فِيْ أَذَانِ الْفَجْرِ
فجر کی اذان میں تثویب کہنا

1228۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُؤَذِّنُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنِيْ

حفص بن عمر بن سعد کہتے ہیں کہ سعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اذان کہتے تھے۔ حفص کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے گھر کے لوگوں نے بیان کیا کہ بلال رسول اللہ ﷺ

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔ سابق والا ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب کیف الأذان (499) والترمذي، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء في بدء الأذان (189)

أخبني أن بلالا أتى رسول الله ﷺ يؤذنه بصلاة الفجر فقالوا إنه نائم فنادى بلال بأعلى صوته الصلاة خير من النوم فأقرت في أذان صلاة الفجر قال أبو محمد يقال سعد القرظ. ❶

کے پاس صبح کی نماز کی خبر دینے گیا تو لوگوں نے کہا: آپ ﷺ سوئے ہوئے ہیں۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی بلند آواز سے کہا: ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' تو یہ جملہ فجر کی نماز کی اذان میں مقرر کر دیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ سعد قرظ کے ساتھ مشہور ہے۔

فوائد:...... الصلاة خير من النوم یہ کلمہ اذان فجر کا حصہ ہے جو صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

[6] باب الأذان مثنى مثنى والإقامة مرة

اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا

1229۔ أخبرنا سهل بن حماد حدثنا شعبة حدثنا أبو جعفر عن مسلم أبي المثنى عن ابن عمر أنه قال كان الأذان على عهد رسول الله ﷺ مثنى مثنى والإقامة مرة مرة غير أنه كان إذا قال قد قامت الصلاة قالها مرتين فإذا سمعنا الإقامة توضأ أحدنا وخرج. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ تھے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ۔ البتہ جب قد قامت الصلاۃ کہتے تو دو دفعہ کہتے۔ جب ہم اقامت سنتے تو ہم میں سے بعض اس وقت وضو کر کے چلتے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اذان کے کلمات دوہرے جب کہ اقامت اکہری کہی جائے گی نیز دوہری اقامت تب ہے جب کہ اذان ترجیع سے کہی گئی ہو۔ جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔

1230۔ أخبرنا أبو الوليد الطيالسي وعفان قالا حدثنا شعبة عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس قال أمر بلال أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة. ❸

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان جفت اور اقامت طاق کہے۔''

---

❶ ضعيف [illegible] (617)

❷ صحيح [illegible] كتاب الأذان، باب [illegible] (6?2)

❸ صحيح، أخرجه الطبراني في الكبير 40/5 (5449).

1231۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ.......

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ. ❶

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کو جفت اور 'قد قامت الصلوٰۃ' کے علاوہ اقامت کو طاق کہے۔"

[7]..... بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں لوٹنا

1232۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ.........

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ رَجُلًا فَأَذَّنُوا فَأَعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مَحْذُورَةَ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقَامَةَ

ابومحذورہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقریباً بیس آدمیوں کو اذان کہنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو ابومحذورۃ کی آواز زیادہ پسند آئی آپ ﷺ نے اسے اذان سکھلائی۔ "اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز کی طرف آؤ' نماز کی طرف آؤ' فلاح کی طرف آؤ'

❶ صحيح: أخرجه أبو داود، كتاب الصلاة،باب في الإقامة(510)والنسائي،كتاب الأذان،باب تثنية الأذان (628)

مَثْنَى مَثْنَى. ❶ | فلاح کی طرف آؤ' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ سکھلائے۔

فوائد:..... معلوم ہوا ترجیع کے ساتھ اذان یعنی شہادتین کے کلمات کو دوہرا کر اذان پڑھنا اور دوہری اقامت یہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا جو کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا یہ واقعہ جنگ حنین سے واپسی کا ہے اس کے بعد ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مکہ کے مؤذن مقرر کر دیے گئے اذان کے لیے بلند آواز والے آدمی کا انتخاب کرنا چاہیے جیسا کہ پیچھے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے اسی طرح آواز کی خوبصورتی کا خیال رکھنا بھی ضروری جیسا کہ مذکورہ حدیث میں درج ہے۔

1233 أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ.......

حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. ❷ | ابو محذورہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اذان کے ۱۹ کلمے سکھلائے۔ اور اقامت کے سترہ کلمے سکھلائے۔''

[8]..... بَابُ الْاِسْتِدَارَةِ فِي الْأَذَانِ
اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا

1234۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.......

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا أَذَّنَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ. ❸ | عون بن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا ابو جحیفہ کہتے ہیں: ''میں ان کے منہ کو دیکھنے لگا کہ وہ اپنے منہ کو ادھر اور ادھر کر رہے ہیں تو میں بھی اذان میں اسی طرح کرنے لگا۔''

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب بدء الأذان (603)، و مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بشفع الأذان وإیتار الإ قامۃ (836)

❷ صحیح سابقہ گزر چکی ہے۔

❸ صحیح أخرجہ البیہقی فی ... (1/15، 16) باب من قال تثنیۃ الإقامۃ وتجمیع الأذان أخرجہ مسلم کتاب الصلاۃ باب صفۃ الأذان (840) وأبو داود کتاب الصلاۃ باب کیف الأذان (500)

1235۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ .... أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالًا رَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ أَذَّنَ وَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَأَيْتُهُ يَدُورُ فِي أَذَانِهِ قَالَ عَبْد اللهِ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ. ❶

ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ ''بلال رضی اللہ عنہ نے برچھی گاڑی پھر اذان کہی اور اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈالا اور میں نے ان کو دیکھا کہ وہ دائیں بائیں منہ کرتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا ''ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔''

فوائد:...... کانوں میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے یہ آواز کی بلندی کا باعث ہیں اسی طرح جسم کو گھمائے بغیر گردن کو ادھر ادھر گھمانا بھی مسنون ہے جیسا کہ مسلم و ابوداؤد میں حدیث آئی ہے۔

[9]...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت دعا کرنا

1236۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ .... أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا. ❷

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو وقت ایسے ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی یا فرمایا دعا کم ہی رد ہوتی ہے اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت دعا کرنا جب وہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔''

فوائد:...... لہٰذا ان دو وقتوں کی فضیلت ثابت ہوئی قبولیت دعا کے لیے یہ مواقع اہم ہیں۔

[10]...... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت کیا کہنا چاہیے

1237۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا

ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ

---

❶ صحیح، ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب کیف الأذان (503)؛ ابن ماجہ، کتاب الأذان، باب الترجیع فی الأذان (708)

❷ متفق علیہ: بخاری، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی (119)؛ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فی الصلوات ... (520)

يَقُولُ. ❶

کہتا ہے۔"

1238- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ هَذَا. ❷

عیسیٰ بن طلحہؒ کہتے ہیں کہ: "ہم معاویہؓ کے پاس گئے اس نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا معاویہ نے بھی اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا مؤذن نے کہا۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ معاویہ نے بھی کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ معاویہ نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتایا کہ جب مؤذن نے کہا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر معاویہ نے کہا: میں نے تمہارے نبی کو اس طرح کہتے ہوئے سنا۔"

1239- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ....

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ

محمد بن عمرو اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: "معاویہ نے کہ سنا مؤذن نے کہا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ تو معاویہ نے بھی کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ مؤذن نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. مؤذن نے کہا: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تو معاویہ نے بھی کہا:

---

❶ متفق علیہ سابق تعلیق ملاحظہ کریں۔

❷ حسن أخرجه ابو داؤد: كتاب الجهاد: باب الدعاء عند اللقاء (2540)

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . مؤذن نے کہا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ . حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مؤذن نے کہا: ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . مؤذن نے کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ تو معاویہ نے کہا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ پھر معاویہ نے کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا اذان کے جواب میں وہی کلمات دوہرائے جائیں گے البتہ حیعلتین کے موقع پر جواباً لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا جائے گا۔

[11] ... بَابُ الشَّيْطَانُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ

شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے

1240۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ وَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتے ہوئے پیچھے کی طرف بھاگتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور جب تثویب کہی جائے تو پیچھے بھاگتا ہے جب تثویب ختم ہو جاتی ہے تو وہ

---

❶ متفق علیہ: بخاری: کتاب الأذان، باب ما یقول إذا سمع المنادی (611) ومسلم: کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن (836)

بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد ثُوِّبَ يَعْنِي أُقِيمَ. ❶

واپس آ جاتا ہے حتی کہ وہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر جسے وہ پہلے بھولا ہوتا ہے اسے وہ یاد کرواتا ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: "ثویب سے اقامت مراد ہے۔"

فوائد:...... اذان کی آواز شیطان کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ بلکہ ہر وہ کلمہ جس میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی تقدیس، تسبیح کا ذکر ہوتا ہے ذریات شیطان کے لیے تکلیف دہ ہے۔

[12] .. بَاب كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ
اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت

1241 أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ......

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى رَجُلًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ. ❷

ابوشعثاء محاربی کہتے ہیں: "جب مؤذن نے اذان کہی تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: "اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔"

فوائد:...... معلوم ہوا اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے نکلنا مشروع نہیں ہاں وضو بنانے کے لیے یا کسی ضرورت کی بنا پر لوٹ آنے کی نیت سے نکلنا جائز ہے۔

[13]..... بَاب فِي وَقْتِ الظُّهْرِ
ظہر کے وقت کے متعلق

1180۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ. ❸

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سورج کے ڈھلنے کے وقت باہر نکلے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی۔"

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجمعة، باب يجيب الإمام على المنبر إذا سمع النداء (914)

❷ حسن: شرح معاني الآثار للطحاوي 1/145

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب فضل التأذين (608)، ومسلم كتاب الصلاة، باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه (857)

فوائد:...... ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور اول وقت ظہر کا یہی بہترین وقت ہے گرچہ ظہر کا وقت سایہ کے ایک مثل ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔ جیسا حدیث جبرئیل سے واضح ہے۔ (صحیح ترمذی)

[14]..... بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ

ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

1243۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا عِنْدِي عَلَى التَّأْخِيرِ إِذَا تَأَذَّوْا بِالْحَرِّ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب گرمی بہت زیادہ ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میرے نزدیک یہ تاخیر اس وقت ہوتی ہے جب گرمی لوگوں کو تکلیف دے۔“

فوائد:...... گرمی کی شدت میں نماز کو تھوڑا موخر کر لینا مستحب ہے گرمی کی شدت جہنم کی شدت کے سبب ہے۔

[15]..... بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

1244۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. ❷

انس کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا ”عوالی“ کی طرف جاتا پھر وہاں آتا اور سورج ابھی بلند ہوتا۔“

---

❶ صحیح، مسلم کتاب [illegible] باب [illegible] (1487) [illegible] باب [illegible] في المسجد بعد الأذان (536)

❷ صحیح: أخرجه البخاري في كتاب مواقيت الصلاة [illegible] وقت الظهر [illegible] (540) [illegible] كتاب [illegible] باب أول وقت العصر (495)

فوائد:...... مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ عصر کو اس کے اول وقت پڑھنا ہی افضل ہے جو کہ سائے ایک مثل ہونے پر شروع ہوتا ہے۔ ''عوالی'' مدینہ سے باہر بالائی طرف بستیاں تھیں جو کہ مختلف فاصلوں پر ڈیرے تھے۔ وہاں پر جا کر واپس آنا تبھی ممکن ہے جب عصر کو اول وقت میں ادا کیا گیا ہو۔

[16]..... بَاب وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کا وقت

1245۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ......

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا. ❶

سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا یعنی کہ اس کا کنارہ غائب ہو جاتا۔''

[17]..... بَاب كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ

مغرب میں تاخیر کی ممانعت

1246۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ......

عَنِ الْعَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَنْتَظِرُوا بِالْمَغْرِبِ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ. ❷

عباس کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک وہ مغرب کے وقت ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کرے۔''

فوائد:...... ثابت ہوا مغرب کو غروب آفتاب کے فوری بعد اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

[18]..... بَاب وَقْتِ الْعِشَاءِ

عشاء کا وقت

1247۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ حَبِيبِ بْنِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر (536) ومسلم۔ کتاب المساجد، باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر (1394)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت العصر (548) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصلاة (1407)

سالم .....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ قَالَ يَحْيَى أَمْلَاهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ. ❶

نعمان بن بشیرؓ نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں اس نماز کے وقت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے۔ جب تیسری تاریخ کو چاند ڈوبتا ہے۔'' یحییٰ نے کہا: ''ابوعوانہ نے یہ حدیث بشیر بن ثابت کی کتاب سے لکھوائی۔''

فوائد:...... تیسری رات کے چاند کے ڈوبنے کا وقت قریباً غروب آفتاب کے ڈھائی، تین گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ معلوم ہوا لوگوں کی آسانی کے لیے آپ ﷺ عشاء کو شروع وقت میں ادا کرتے تھے۔ لہٰذا مستحب وقت تاخیر سے ادا کرنا ہی ہے۔ تحدیث نعمت یا تبلیغ علم کی خبر دینے کے لیے اپنی فضیلت بیان کی جا سکتی ہے۔

[19]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ
عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا

1248۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قُرَيْبَهُ فَجَاءَ وَفِي النَّاسِ رُقُودٌ وَهُمْ عِزُونَ وَهُمْ حِلَقٌ فَغَضِبَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَى النَّاسَ وَقَالَ عَمْرٌو نَدَبَ النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا إِلَيْهِ وَهُمْ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں: ''کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی قریب تھا کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو آپ تشریف لائے اور لوگ متفرق سو رہے حلقوں کی شکل میں سو رہے تھے۔ آپ ﷺ غصہ میں آ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی لوگوں کو ایک ہڈی یا دو موٹے کھروں کے لئے بلاتے تو وہ اس کے لئے دوڑے آتے لیکن یہ لوگ اس نماز سے غائب رہتے

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، [illegible] 561، ومسلم، کتاب [illegible] 436.

يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ لَهَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الدُّورِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأُضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيرَانِ. ❶

میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو اس نماز سے پیچھے ہیں ان کے گھروں سمیت انہیں آگ لگا دوں۔"

فوائد:...... (۱) عشا کو مؤخر کرنا مستحب ہے (۲) جماعت کو چھوڑنے پر مالی تنبیہ کی جا سکتی ہے (۳) پہرے یا کسی فلاح کے کام کے لیے جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ اگر اس کی اہمیت ہو کہ وہ کام ہر صورت کرنا ہے۔

1249۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ غَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے تو رسول اللہ ﷺ باہر آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے علاوہ اور کوئی اہل زمین سے اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ والوں کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔"

1250۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَرَقَدَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلَّاهَا فَقَالَ إِنَّهَا لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی۔ حتی کہ رات کا کافی حصہ گذر گیا اور مسجد والے بھی سو گئے پھر آپ باہر آئے اور انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "یہی اصل وقت ہے اگر میں اپنی

---

❶ صحیح۔ اخرجہ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی وقت المغرب (418) وابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب وقت الصلاۃ، باب فی وقت العشاء الآخرۃ (419) والنسائی، کتاب المواقیت، باب الشفق (527)

❷ صحیح۔ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی وقت العشاء الآخرۃ (419) والنسائی، کتاب المواقیت، باب الشفق (527)

عَلَى أُمَّتِي . ❶ امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اسی وقت کا حکم دیتا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حصول فضیلت سے رفع مشقت اولیٰ ہے اگر ممکن ہو تو عشاء کی تاخیر ہی اپنایا جائے گا۔ لیکن جماعت چھوڑنا درست نہیں۔

1251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَهُوَ يَقُولُ هُوَ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز میں تاخیر کی تو کہا گیا: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نماز پڑھایئے۔ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک بازو سے پانی صاف کرتے ہوئے باہر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: "اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو یہی افضل وقت ہے۔"

[20] .... بَابُ التَّغْلِيسِ فِي الْفَجْرِ
فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا

1252۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُعْرَفْنَ . ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ پھر وہ اپنی چادریں اوڑھ کر اس سے پہلے واپس آ جاتی تھیں کہ وہ پہچانی جائیں۔"

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب ما روي في التحلق عن الجماعة (1480) وابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات بصلاة العشاء والفجر في جماعة (797)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم (862) ومسلم، كتاب المساجد، باب وقت العشاء (534)

❸ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب وقت العشاء وتأخيرها (443) والنسائي، كتاب المواقيت، باب آخر وقت العشاء (535)

فوائد: ...... (۱) معلوم ہوا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی جانی ہے۔ (۲) عورتوں کے نہ پہچانے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دور سے دیکھنے پر معلوم نہیں ہوتا تھا کہ عورت ہے یا مرد۔ (۳) عورتیں مسجد میں نماز ادا کرسکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خوشبو کے استعمال اور اظہار زینت سے مکمل پرہیز کرنے والی ہوں۔

21۔ بَابُ الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ
فجر کو روشنی میں پڑھنا

1253۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ......

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ❶

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔"

فوائد: ...... جیسا کہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپ ﷺ فجر کو اندھیرے میں ادا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا بھی یہی معمول رہا ہے کیونکہ سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم بھی فجر کی تاریکی میں ہی پڑھتے تھے لہٰذا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی تطبیق دی جا سکتی ہے کہ "اسفروا بالصبح" سے مراد طلوع فجر ہے یعنی فجر اچھی طرح واضح ہو جائے ہو سکتا ہے لوگ جلدی میں طلوع فجر کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ لہٰذا انہیں اس کام سے روکا جا رہا ہو۔ نیز امام طحاوی کہتے ہیں کہ فجر کی قراءت اتنی لمبی کی جائے کہ اختتام نماز تک روشنی ہو جائے۔ اور امام خطابی فرماتے ہیں کہ افضل یہی ہے کہ طلوع فجر کے بعد جلدی اسے ادا کیا جائے۔ (عون المعبود)

1254۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ......

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَوِّرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ❷

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔"

---

❶ صحیح۔ صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب النوم قبل العشاء لمن غلب (571) ومسلم، کتاب المساجد باب وقت العشاء وتاخیرها (1450)

❷ صحیح۔ مسلم، کتاب المساجد باب استحباب التبکیر بالصبح (400) والنسائی کتاب المواقیت باب التغلیس فی الحضر (545)

1255۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ....

عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ نَحْوَهُ أَوْ أَسْفِرُوا. ❶

سفیان کہتے ہیں کہ ابن عجلان نے بھی اسی طرح کہا۔

[22]..... بَابِ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ

جس شخص نے ایک رکعت پائی اس نے نماز کو پا لیا

1256۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی نماز کی ایک رکعت کو پا لیا اس نے اس نماز کو پا لیا۔''

فوائد:..... معلوم ہوا کہ نماز کے انتہاء وقت سے قبل اگر ایک رکعت ادا کر لی گئی ہے خصوصاً فجر وعصر کی نماز میں اب اگلی رکعتیں اگرچہ طلوع یا غروب آفتاب کے دوران بھی ادا کر لی جائیں تو وہ نماز ہو جائے گی۔

1257۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. ❸

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1258۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی اور جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا۔''

---

❶ صحیح: أخرجه الترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الإسفار بالفجر (154) و نسائي، كتاب مواقيت الصلاة، باب الإسفار (547)

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (2169) نیز سابق حدیث ملاحظہ کریں۔

❸ حسن: ما قبلہ ملاحظہ کیجئے۔

تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا. ❶

[23]..... بَاب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی حفاظت کرنا

1259- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ مَسْجِدًا فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی آدمی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھو۔ تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ کی مسجدوں کو ایمان والے ہی آباد کرتے ہیں۔'' (توبہ:18)

فوائد:..... یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے البتہ آیت سے استدلال یہی ہوتا ہے کہ مسجدوں کا خیال رکھنے والے ان کی آبادی کا بندوبست کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

1260- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ. ❸

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات قیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے پوری رات قیام کیا۔''

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک من الصلاۃ رکعۃ (580)، ومسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من الصلاۃ فقد (1370)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک من العصر رکعۃ (579)، ومسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من الصلاۃ 1373

فوائد:...... یہ حدیث اللہ کی کمال مہربانی کی دلیل ہے کہ وہ کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے نیز یہ نمازیں اگرچہ ان میں مشقت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں لہذا اللہ نے انہیں فضیلت بھی اسی قدر عطا کر دی ہے۔

[24]...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ

اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا

1261۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

فَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ أَوْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا. ❶

ولید بن عیزار کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو شیبانی سے سنا کہ وہ عبداللہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ اس گھر والے نے نبی ﷺ سے پوچھا: ”کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ افضل ہے یا زیادہ پیارا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو وقت پر پڑھنا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا عمومی حالات میں بہترین کام نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے اگرچہ پیش آمدہ حالات کی بنا پر افضلیت کا حکم مختلف ہوتا رہتا ہے۔

1262۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ سَبْعَةٌ مِنَّا ثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَأَرْبَعَةٌ مِنْ مَوَالِينَا أَوْ أَرْبَعَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ مَوَالِينَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا

کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سات آدمی مسجد میں تھے۔ ان میں سے تین عرب سے تھے اور چار ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے تھے یا چار عرب سے تھے اور تین ہمارے آزاد غلاموں سے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکل کر ہمارے پاس آئے حتی کہ آپ ہمارے پاس بیٹھ گئے تو آپ ﷺ

❶ تخریج: الترمذی، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ التوبہ (3093) و ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ (806)

يُجْلِسُكُمْ هَاهُنَا قُلْنَا انْتِظَارُ الصَّلَاةِ قَالَ فَنَكَتَ بِإِصْبَعِهِ فِي الْأَرْضِ وَنَكَسَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْنَا رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَأَقَامَ حَدَّهَا كَانَ لَهُ بِهِ عَلَيَّ عَهْدٌ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُقِمْ حَدَّهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ إِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَإِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ❶

نے فرمایا: "تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟" ہم نے کہا: "نماز کے انتظار میں۔" کعب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی انگلی سے زمین کریدتے رہے اور تھوڑی دیر سر جھکا کے رکھا پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا سر اٹھا کر فرمایا: "کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟" کعب کہتے ہیں ہم نے کہا: "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ فرماتا ہے: جس نے نماز کو اس کے وقت پر پڑھا اور اس کے ارکان کو پوری طرح ادا کیا تو اس کے لئے مجھ پر ذمہ ہوگا کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے نماز کو اس کے وقت پر نہ پڑھا اور نہ ہی اس کے ارکان مکمل ادا کئے تو میرے پاس اس کی کوئی ذمہ داری نہیں اگر چاہوں تو اسے آگ میں داخل کردوں اگر چاہوں تو اسے جنت میں داخل کردوں۔"

فوائد:...... (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس امیر و غریب کی تمیز نہ تھی سب مل جل کر بیٹھتے (۲) جو اہتمام کے ساتھ نماز کی ادائیگی کرتا ہے وہ جنت میں داخلے کا مستحق ہے جبکہ ادائیگی میں کوتاہی منزل کو بے کار کرتا ہے۔

[25] ... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جو نماز کے وقت میں تاخیر کرتا ہے

1263۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "جب تم ان لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کے وقت میں

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة (1489) وأبو داؤد: كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة (555)

الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاخْرُجْ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ مَعَهُمْ ❶

تاخیر کریں گے تو تم کیا کرو گے؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو وقت پہ پڑھ کر باہر نکل جانا اور اگر جماعت کھڑی ہو جائے اور تو مسجد میں ہی ہو تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔''

فوائد:...... (۱) نماز کو وقت پر ادا کرنا ضروری ہے اس کے لیے جماعت کا انتظار نہیں کیا جائے گا (۲) ادائیگی صلاۃ کے ساتھ ساتھ فتنہ و تفرقہ سے بچنا بھی لازم ہے۔ (۳) فریضے کی ادائیگی کے بعد اگر جماعت مل جائے تو اس کے ساتھ شامل ہونا لازم ہے۔ البتہ جماعت کی نماز نفل کی نیت سے پڑھی جائے گی آئندہ حدیث دیکھیے۔

1264۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَدْرَكَتْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الصَّامِتِ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي ذَرٍّ ❷

ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تم اس وقت کیا کرو گے؟ جب تم ایسے حکمرانوں کو پاؤ گے جو نماز کے وقت تاخیر کریں گے۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول اس کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پہ پڑھ لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ابن صامت' ابوذر کے بھتیجے ہیں۔''

[26] بَاب مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا
جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے

1265۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الجهاد و السير (2782) و ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في الوقت الأول من الفضل (170)
❷ صحیح دارمی منفرد ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز بھول جائے یا اس وقت سو جائے تو جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔'' (طٰہٰ: ۱۴)

فوائد:...... (۱) بھول کر یا سونے کی وجہ سے نماز کا نکل جانا قابل مؤاخذہ نہیں ہے جاگ یا یاد آتے ہی اسے پڑھ لینا چاہیے یہی اسکا کفارہ ہے (۲) معلوم ہوا کہ ان دونوں حالتوں میں انسان مکلف نہیں ہوتا۔

[27]..... بَابٌ فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ

اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے

1266۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. ❷

سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا مال اور اس کا اہل ہلاک ہو گیا۔''

فوائد:...... انسان کا دنیا میں سب سے قیمتی متاع یہی آل اولاد اور گھر رہی ہوتا ہے ان کا چھن جانا گویا کہ دنیا تباہ ہو جانا ہے لہٰذا اس سے عصر کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ کئی مسلمانوں کو یہ نماز ترک کرتے ہوئے احساس تک نہیں ہوتا۔

1267۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَوْ مَالُهُ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا کہ اس کی اولاد اور اس کے اہل برباد و ہلاک ہو گئے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یا اس کا مال۔''

---

❶ صحیح: مسلم، کتاب المساجد، باب کراہیۃ تاخیر الصلاۃ عن وقتہا (1466)؛ والنسائی، کتاب الإقامۃ، باب الصلاۃ مع أئمۃ الجور (777)

❷ صحیح: سابقہ کی تخریج۔ مسلم فی المساجد (1465)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من فاتتہ صلاۃ (598)؛ ومسلم، کتاب المساجد، باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر (1564)

[28] باب في الصلاة الوسطى
نماز وسطیٰ کے متعلق

1268۔ أخبرنا يزيد بن هارون أخبرنا هشام بن حسان عن محمد عن عبيدة ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کافروں کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔''

فوائد:...... صلاۃ وسطیٰ کی تعیین وتحدید کے متعلق علماء کے مابین متعدد مختلف اقوال ہیں لیکن ان سب میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ نماز عصر ہے (نیل الاوطار) نیز یہ صحیح حدیث اس کی پختہ دلیل ہے۔

[29]... باب في تارك الصلاة
نماز ترک کرنے والے کے متعلق

1269۔ أخبرنا أبو عاصم عن ابن جريج ......

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَوْ قَالَ جَابِرٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ قَالَ لِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَبْدُ إِذَا تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَعِلَّةٍ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُقَالَ بِهِ كُفْرٌ وَلَمْ يَصِفْ بِالْكُفْرِ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور شرک کے درمیان یا کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''بندہ جب عذر اور سبب کے بغیر نماز چھوڑے تو ضروری ہے کہا جائے اس میں کفر ہے مگر اس نے کفر کو بیان نہیں کیا۔''

فوائد:...... وجوب صلاۃ کا منکر اگر نماز چھوڑے تو وہ بالاتفاق کافر ہے البتہ وجوب کا قائل اگر سستی وکاہلی سے چھوڑے تو اس بارے فقہائے امت کا اختلاف ہے لیکن راجح یہی ہے کہ اگر تو وہ جاہل ہے تو اسے

---

❶ صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب اثم من فاتته العصر 552، ومسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر 1416۔

❷ اس کا حوالہ سابقہ حدیث میں گزر چکا ہے۔

بتایا جائے گا جب کہ وجوب کا علم ہونے کے بعد چھوڑے تو اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کا حالت کفر میں ہونا واضح ہے۔ بے نماز کے کفر کے درج ذیل دلائل ہیں۔ (۱) ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الروم:13) نماز قائم کرو مشرک نہ ہو۔ (۲) آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور، مالک شافعی رحمہما اللہ کا قول ہے وجوب کا اعتقاد رکھتے ہوئے محض سستی و کاہلی سے نماز چھوڑنے پر وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہو جائے گا وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ محض زانی کی طرح اسے تلوار کے ساتھ بطور حد قتل کیا جائے گا لہٰذا نماز دین کا ایک انتہائی اہم رکن ہے اس کے بغیر دین اپنی بنیاد پر کھڑا نہیں رہ سکتا حدیث میں ہے" معاملے کی اصل اسلام اور نماز اس کا ستون ہے" (ترمذی) چنانچہ اسے کسی بھی حالت میں چھوڑنا روا نہیں۔

[30]... بَابُ فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكَعْبَةِ

بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق

1270۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي قُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا فَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: "ایک دفعہ لوگ فجر کی نماز کے لیے قبا مسجد میں تھے ایک آدمی آیا اس نے کہا: "رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔" تو لوگوں نے اس طرف منہ کر لیا اور لوگوں کا چہرہ شام کی طرف تھا۔ وہ گھومے اور انہوں نے کعبہ کی طرف چہرہ کر لیا۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا اسلام میں خبر واحد حجت ہے۔ مقلدین کو اپنے خود ساختہ اصولوں کی تصحیح کرلی چاہیے (۲) نماز کی اصلاح کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے (۳) یہ حدیث نسخ الحدیث بالقرآن کی بھی مثال ہے کیونکہ بیت المقدس کی جانب نماز کا حکم قرآن میں نہیں اترا تھا بلکہ اس کا کوئی ثبوت آپ کی سنت سے ہی ملتا تھا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة (2931)؛ ومسلم، كتاب [illegible] باب [illegible] في صلاة الوسطى (1419)

1271۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عرض کی گئی: "اے اللہ کے رسول! جو لوگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور اب وہ فوت ہو چکے ہیں ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔" (بقرۃ: ۱۴۳)

فوائد:...... یعنی جو لوگ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کر سکے بلکہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہی فوت ہو گئے انہیں انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نمازوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

[31]...... بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرنے کے متعلق

1272۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے۔ اور الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرتے تھے۔

فوائد:...... (۱) نماز کی ابتداء تکبیر سے ہوگی (۲) باآواز بلند نیت سے نماز کی ابتداء نہیں کی جائے گی کیونکہ نیت دل کے فعل کا نام ہے۔ النِّيَّةُ فِعْلُ الْقَلْبِ (۳) آپ ﷺ عموماً "الحمد للہ" سے قراءت شروع کرتے تھے قراءت کی ابتداء "بسم اللہ" سے کرنے کے بھی اگرچہ دلائل ملتے ہیں اور شوافع بھی اسی کے قائل لیکن جمیع احادیث کو جمع کرنے سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ بسم اللہ کو سراً پڑھا جائے اور قراءت کو الحمد للہ سے شروع کیا جائے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر و

❶ صحیح بالشواہد براء کی متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے دیکھئے، بخاری، کتاب الإیمان، باب الصلاۃ من الإیمان (40) ومسلم، کتاب المساجد، کتاب الصلاۃ، باب تحویل القبلۃ من المقدس إلی الکعبۃ (525)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب جمع صفۃ الصلاۃ (1110) وابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب القراءۃ (812)

عمر رضی اللہ عنہ قراءت "الحمدللہ" سے شروع کرتے (بخاری) (۴) نماز کا خاتمہ سلام کے ذریعے ہوگا گویا بار
کر یا کسی اور طریقے سے نماز کو ختم کرنا خلاف سنت ہے۔

[32]..... بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا

1273۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو ضرور بلند کرتے۔

[33]..... بَاب مَا يُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرنے کے بعد کیا کہنا چاہئے

1274۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے "میں نے اپنے چہرے کو یکسو اس ذات کے لئے مطیع کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے

❶ صحيح: أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (753) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في نشر الأصابع (240)

عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. ❶

اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر تیرے علاوہ کوئی اچھے اخلاق کی رہنمائی کرنے والا نہیں اور برائی کو مجھ سے دور کر دے تیرے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تری طرف نہیں ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت ہے اور تو ہی بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"

فوائد:...... تکبیر تحریمہ کے بعد سکتہ میں کہ جس کا ذکر آگے آ رہا ہے یہ دعائیں پڑھی جائیں گی ان میں اپنی بے بسی کا اقرار اور مالک کی عظمت کا اظہار ہے۔

1275۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ثُمَّ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَالَ جَعْفَرٌ وَفَسَّرَهُ مَطَرٌ هَمْزُهُ الْمُوتَةُ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور کہتے: "اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری ذات بلند ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں شیطان مردود سے سننے اور جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں اس کے وسوسوں سے اور اس کی پھونکوں سے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔" پھر اپنی نماز شروع کرتے۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ مطر نے اس

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ (1809) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب من یکون ان یرفع یدیہ، رقم (744)

وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ . ❶

حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ: ''ہمزہ کے معنی جنون ہے اور نفثہ کے معنی شعر اور نفخہ کے معنی غرور ہے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا شیطان درج ذیل اثر ڈالتا ہے جو کہ انتہائی خطرناک ہیں لہذا ان سے خصوصی پناہ مانگی گئی ہے (۱) اس کا دماغ خراب کر دینا (۲) بندے کو فضول شعر و شاعری کی طرف راغب کرنا۔ (۳) تکبر میں مبتلا کر دینا (اعاذنا الله منها) (۲) آپ ﷺ سے اس دعا کا ذکر نفل نمازوں کے اندر ہے۔

[34]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز میں اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کی ممانعت

1276۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهَذَا نَقُولُ وَلَا أَرَى الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم 'الحمد لله رب العالمين' سے قرأت شروع کرتے تھے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور ہماری یہ رائے نہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اونچی آواز سے پڑھی جائے۔''

فوائد:...... قراءت ''بسم الله الرحمن الرحيم'' اونچی آواز میں پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے راجح یہی ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے ہاں کبھی جہراً بھی پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس بارے نعیم مجمر اور انس رضی اللہ عنہم کی احادیث آتی ہیں لیکن وہ کلام سے خالی یا صریح نہیں لہٰذا امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عام اوقات میں پوشیدہ پڑھنا ہی سنت ہے جب کہ بعض اوقات اونچی آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے اور یہی مسلک معتدل ہے (مجموع الفتاوی) نیز عبد الرحمٰن مبارکپوری بھی اسی کے قائل ہیں (تحفۃ الاحوذی)

---

❶ صحيح : ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك (775) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة (242)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة (809) و ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب من لم ير الجهر بسم الله الرحمن الرحيم (782)

[35]..... بَاب قَبْضِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پہ رکھنا

1277۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ........

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَرِيبًا مِنَ الرُّسْغِ.❶

عبدالجبار بن وائل بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹ کے قریب رکھتے تھے۔

فوائد:...... (۱) احادیث میں ہاتھ باندھنے کے تین طریقے مروی ہیں (۱) دائیں کو بائیں ہاتھ پر (۲) دائیں ہاتھ کو کلائی پر (۳) دائیں ہاتھ کو بازو پر (دیکھیے وائل بن حجر کی حدیث: صحیح ابوداؤد) (۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہئیں؟ صحیح اور راجح موقف یہی ہے کہ سینے پر باندھے جائیں۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ((فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ)) آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، اپنے سینے پر (صحیح ابن خزیمہ 479، السنن الکبری 2/30) سیدنا حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ عَلَى صَدْرِهِ)) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔ (مسند احمد 226/5 حدیث 22313) ان دونوں مقبول روایات کی تائید مرسل حدیث سے بھی ہوتی جو کہ حنفی مقلدین کے ہاں حجت ہے اعلاء السنن (82/10) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)) (سنن ابی داؤد۔ حدیث 759) نبی کریم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھتے تھے۔

یاد رہے! زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایات سخت ضعیف ہیں بلکہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مُتَّفَقٌ عَلَى ضُعْفِهِ اس کے ضعیف ہونے اتفاق ہے مگر حنفی مقلدین محض اہل حدیث کی مخالفت میں آج تک اس ضمن میں بعید تاویلات وتحریفات کرتے آرہے ہیں اور وہ اپنے موقف کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام ہیں۔

---

❶ صحیح کتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الاحرام (894) والنسائي كتاب الافتتاح باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة... (888)

[36] ... بَابُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

1278۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ ۔ ❶

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

فوائد:...... معلوم ہوا ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا لازم ہے وہ نماز چاہے جنازہ کی ہو عیدین کی ہو خسوف کسوف غرض کوئی نماز ہو یہ جمیع صلوات کی سبھی رکعات میں لازماً پڑھی جائے گی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی پس وہ ناقص ہے ناقص، ناقص ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس کو دل میں پڑھ (مسلم) مدرسہ نبوت کے پہلے شیخ الحدیث سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صراحت کے بعد کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی مگر پھر بھی حنفی مقلدین قیل وقال سے باز نہیں آتے۔ (اللہ یهدیهم) اسی طرح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نماز فجر میں آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے قرآن پڑھا وہ آپ ﷺ پر بھاری ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں! اللہ کے رسول نے آپ ﷺ نے فرمایا سوائے فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے (ابوداؤد، امام بیہقی نے اسے صحیح، جب کہ ترمذی ودارقطنی نے اسے حسن کہا ہے) لہٰذا مذکورہ دلائل سے بالجزم ثابت ہو جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھنا فرض ہے برابر ہے کہ بندہ اکیلا ہو یا امام کے پیچھے، نیز صحیح مسلم میں صحیح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور پھر آگے سورۃ فاتحہ کا ذکر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سورۃ فاتحہ ہی نماز ہے لہٰذا ان صریح دلائل کو جھٹلانا جاہلی تعصب یا تقلیدی جادو کا کرشمہ تو ہو سکتا ہے علمی بات ہرگز نہیں (اعوذ باللہ) (۱) البتہ آیت ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ سے مذکورہ دلائل کا رد کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ آیت عام ہے اور حدیث (لا صلوٰۃ) اس کی تخصیص کرتی ہے۔ (۲) اسی

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر (756)، ومسلم كتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وأنه إذا لم يحسن الفاتحة (872)

طرح ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ یہاں "أنصتوا" یعنی خاموشی سے یہ مراد لینا ہے کچھ پڑھنا نہیں یہ استدلال بھی درست نہیں کیونکہ انصات، اور پڑھنا ایک دوسرے کی ضد نہیں جیسے پیچھے مسلم کی حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "تو اپنے دل میں پڑھ لے" اس سے معلوم ہوتا ہے زبان سے خاموش رہتے ہوئے دل میں قراءت کر لینا مذکورہ آیت کے خلاف نہیں اس کی مزید وضاحت (1280) کے فوائد میں دیکھئے۔

[37]..... بَابٌ فِي السَّكْتَتَيْنِ
دو سکتوں کے متعلق

1279۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ قَدْ صَدَقَ سَمُرَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ ثَلَاثُ سَكَتَاتٍ وَفِي الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ سَكْتَتَانِ.

سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے کرتے ایک اس وقت جب نماز شروع کرتے اور دوسرا جب قراءت سے فارغ ہوتے۔ عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا تو لوگوں نے ابی بن کعب کی طرف لکھا ابی بن کعب نے جواب دیا: "سمرہ نے سچ کہا۔" ابو محمد کہتے ہیں: "قتادہ کہتے تھے: تین سکتے ہیں مرفوع حدیث میں دو ہی سکتے ہیں۔"

فوائد:..... (۱) مذکورہ حدیث میں "حسن عن سمرة" سند مختلف فیہ ہے لہٰذا امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا حسن۔ جب کہ ترمذی کے شارح احمد شاکر رحمہ اللہ اور زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ اس سے دو سکتوں کا ثبوت ملتا ہے جبکہ امام البانی رحمہ اللہ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں لہٰذا ان کے نزدیک متفق علیہ سکتہ ایک ہے قراءت کو شروع کرتے ہوئے۔ (۲) قتادہ رحمہ اللہ نے جو تین سکتوں کا ذکر کیا ہے وہ تیسرا سورۃ فاتحہ کے بعد ہے۔

1280۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

● ضعیف: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح (777) والترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء في السكتتين في الصلاة (251)

زُرْعَةُ بْنُ عَمْرٍو ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً حَسِبْتُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے یعنی کہ ہلکا سا سکتہ تو میں نے آپ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ کو تکبیر اور قرآت کے درمیان سکتہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ کیا پڑھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا'' میں کہتا ہوں: اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری ڈالی۔ اے اللہ میرے گناہوں کو صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ سکوت اور قراءۃ ایک دوسرے کے مخالف نہیں جیسے کہ (1278) میں اس کا ذکر آیا ہے۔

[38]..... بَابٌ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ
آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق

1281۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ ذَلِكَ أَهْلَ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہتا ہے اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو ان کی آمین اگر آسمان والوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو ان کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير (744) ومسلم كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة (1353)

❷ متفق علیه: البخاري، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين (782) ومسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد التأمين (919)

1282 أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب امام 'غیر المغضوب علیهم ولا الضالین' کہے تو تم آمین کہو۔ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) آمین کہنا ضروری ہے۔ (۲) امام کے ''ولا الضالین'' کے بعد فوری آمین کہی جائے کیونکہ اس وقت فرشتے آمین کہتے ہیں تو ان کی موافقت گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

[39]..... بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ

اونچی آواز سے آمین کہنا

1283۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْعَنْبَسِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. ❷

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا آمین اونچی آواز سے پکاری جائے گی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حرم میں 200 صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا سبھی اونچی آواز میں آمین کہتے تھے۔ اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''یہود تم سے کسی بات پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے سے کرتے ہیں'' (ابن ماجہ: صحیح) اس سے بھی آمین اونچی کہنے کی دلیل ملتی ہے بہر حال اتنی اونچی

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين (780) ومسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين (914)

❷ صحيح: أخرجه أبوداود، كتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام (932) والترمذي في أبواب الصلاة، باب ما جاء في التأمين (248)

آواز نہ نکالی جائے کہ انسان عجز و انکساری سے ہی نکل جائے اور خشوع وخضوع جاتا رہے۔ صحیح بخاری میں باب جہر الامام بالتامین کے بعد ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آمین کہی تو مقتدیوں کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ نے با آواز بلند آمین کہی اور یہ سلسلہ حرمین شریفین میں آج تک تواتر سے جاری ہے۔ مگر مزاج مقلدین پر یہ بھی ناگوار ہے۔ (واللہ اعلم)

[40] .... بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا

1283م۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ هَذِهِ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے جب اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر کہتے: ربنا و لک الحمد پھر سجدہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر انہوں نے کہا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہے ہمیشہ آپ کی یہی نماز رہی حتی کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1284۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين (780) ومسلم كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين (914)

❷ صحيح: أخرجه أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام (932) والترمذي في أبواب الصلاة، باب ما جاء في التأمين (248)

يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ. ❶

وہ سر جھکانے اور اٹھانے' کھڑا ہونے اور بیٹھنے کے وقت ہر دفعہ اللہ اکبر کہتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا ہر خفض ورفع یعنی جھکتے ،اٹھتے وقت تکبیر کہی جائے گی۔

[41]..... بَاب فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرنا

1285۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ فِي السُّجُودِ. ❷

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تو اسی طرح کرتے۔ اور دو سجدوں کے درمیان یا سجدہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔"

فوائد:...... (۱) رفع الیدین یعنی ہاتھوں کا اٹھانا جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے آدمی اپنے ہاتھ کو اٹھا کر اللہ کے سامنے تین مقامات پر اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے مگر حنفی حضرات نے اس عظیم مسنون عمل کو بھی تقلید کی بھینٹ چڑھا کر اختلافی مسئلہ بنادیا ہے جبکہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا سنت ہے (۱) تکبیر تحریمہ (۲) رکوع جاتے (۳) رکوع سے اٹھتے وقت۔ اس کے علاوہ ایک چوتھی جگہ بھی ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ) جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے۔ (۲) ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ کانوں تک بلند کرنے کے الفاظ بھی آتے ہیں جیسا کہ آئندہ روایت میں آرہے ہیں لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں صرف ان کی سیدھ میں بلند کرنا ہی کافی ہے (۳) سجدوں میں رفع الیدین نہیں کیا جائے گا بہر حال مذکورہ حدیث بارے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب إتمام التكبير في الركوع (785) ومسلم، كتاب الصلاة، باب أثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة (865)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين (859) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (721)

فرماتے ہیں کہ زھری عن سالم عن ابیہ کی سند سے یہ حدیث میرے نزدیک مخلوق پر واضح حجت اور دلیل ہے جو بھی اسے سنے لازم ہے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی عیب ونقص نہیں (التلخیص الحبیر) خلافیات بیہقی میں ہے کہ "موت تک آپ ﷺ کی یہی نماز رہی" امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی حدیث 17 صحابہ سے مروی ہے (فتح الباری) جب کہ انکی اپنی تحقیق کے مطابق تقریباً عشرہ مبشرہ سمیت پچاس صحابہ نے اسے نقل کیا ہے لہذا رفع الیدین آپ ﷺ کی ثابت ومتواتر محکم وغیر منسوخ سنت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنے رسالہ "جزء رفع الیدین" میں حسن رحمہ اللہ اور حمید رحمہ اللہ سے حکایت کرتے ہیں (أَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ) تمام صحابہ یہ عمل کرتے تھے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں حسن رحمہ اللہ نے کسی ایک صحابی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (تحفہ)۔ اور محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی مشروعیت پر اہل کوفہ کے سوا سبھی علماء امصار نے اجماع کیا ہے (فتح الباری) نیز حنفی شیوخ الحدیث بھی لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کوئی حدیث ثابت نہیں اور ثبوت رفع الیدین والی احادیث درجہ تواتر تک ہیں۔ بہرحال آپ ﷺ کا رفع الیدین کو سرکش گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ دے کر (اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ) (مسلم) کا حکم دینا یہ دوران سلام اٹھائے جانے والے ہاتھوں کے بارے تھا جو کہ لوگ سلام پھیرتے ہوئے اٹھاتے تھے جیسا کہ مسلم میں ہی مذکورہ باب میں ہی اس کا ذکر آتا ہے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ ابوداؤد میں مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تم سب سے زیادہ نبی ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے صرف پہلی دفعہ میں رفع الیدین کیا۔ اول تو اس کی صحت میں کافی بحث ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو صحیح، صریح، مرفوع، متواتر احادیث کے مقابلے میں اسے نہیں مانا جائے گا اور ویسے بھی یہ عدم رفع الیدین کے بارے میں صریح نہیں۔ (واللہ اعلم)

1286۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ" . . . .

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. ❶

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ اپنے کانوں کے برابر کر لیتے۔ اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے)۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین (863) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب من ذکر أنه یرفع یدیه اذا قام (745)

فوائد:...... پچھلی حدیث میں کندھوں کا ذکر ہے جب کہ اس میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے لہٰذا دونوں حدیثوں پر الگ الگ عمل بھی کیا جاسکتا ہے اور یوں جمع بھی دی جاسکتی ہے کہ انگلیاں کانوں تک اور انگوٹھے کندھے کے برابر اٹھالیے جائیں۔ (واللہ اعلم)

1287۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصُبِيِّ ......

عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ قُلْتُ حَتَّى يَبْدُوَ وَضَحُ وَجْهِهِ قَالَ نَعَمْ ❶

وائل حضرمی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب سر جھکاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے اور تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔ اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔" راوی کہتا ہے: میں نے کہا: حتی کہ آپ کے چہرے کی سفیدی ظاہر ہو جاتی؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد:...... (۱) اس حدیث میں فقط تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب نہیں بقیہ جگہوں پر رفع الیدین نہیں کیا جائے گا کیونکہ عدم ذکر سے عدم الشئی لازم نہیں آتی دوسرا سابق احادیث میں رفع الیدین کے مزید مقامات کا ذکر ہے لہٰذا ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے اس لیے اس زیادتی کو قبول کیا جائے گا۔ (۲) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جو کہ 9 ہجری کو اسلام لانے وہ آپ ﷺ سے رفع الیدین والی نماز نقل کرتے اسی طرح اگلے سال وہ پھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے پاتے ہیں (بحوالہ ابوداود) اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا موت تک آخری عمل کیونکہ اگلے سال ۱۰ ہجری کو جب آئے تو اسی سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی ہے رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہی ذکر ہے۔ مزید اس مسئلہ میں امام گوندلوی رحمہ اللہ کی التحقیق الراسخ اور مولانا زبیر علی زئی کی نور العینین کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (واللہ اعلم)

[42]۔ بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ
امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1288۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ .

---

❶ صحيح: أبو داود، كتاب الصلاة، باب في السلام (997)

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَكُونُوا فِيهِمْ فَمُرُوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۔ ❶

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ گیا۔ اور ہم تو جوان تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پاس بیس دن قیام کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ بہت نرم دل تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کا شوق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ۔ اور انہی میں رہو اور ان کو حکم کرو اور سکھلاؤ اور اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے۔ پھر تمہارا بڑا امامت کروائے۔''

1289۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ۔۔۔۔۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ ۔ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کروائے اور امامت وہ کروائے جس کا علم زیادہ ہو۔''

فوائد:...... (۱) تین بندے ہوں تو جماعت کروانی افضل ہے نیز دو بندے بھی جماعت کروا سکتے ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (۲) امامت کا زیادہ حقدار قرآن کو زیادہ پڑھنے والا اس کی سمجھ رکھنے والا ہے یہی صحیح ہے پچھلی حدیث میں جو ''اکبر'' کا ذکر ہے تو ان کی ترتیب اس طرح مسلم میں ہے کہ امامت اچھی قراءت والا کروائے اگر قراءت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پہلے ہجرت کرنے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پھر زیادہ عمر والا جب کہ اکبر کے لفظ کی یہ توضیح ممکن ہے مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے چونکہ برابر علم حاصل کرتے رہے اس لئے ان میں سے اکبر کی تخصیص کر دی

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة والإقامة وكذلك بعرفة وجمع (230) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة (1533)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من أحق بالإمامة (1527) والنسائي، كتاب الإمامة، باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (781)

کیونکہ وہ علم میں برابر تھے۔ نیز ابوداؤد کی ایک حدیث میں یہ تصریح بھی مذکور ہے کہ ہم ان دونوں علم میں قریب قریب تھے۔

[43] .... بَابُ مَقَامِ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ
اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے

1290۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَنَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَقَامَ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. ❶

ابن عباس کہتے ہیں: میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا عشاء کے بعد نبی ﷺ آئے تو آپ نے چار رکعت نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بچہ سو گیا ہے؟" یا آپ نے اس طرح کی کوئی اور بات کہی پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر لیا۔"

فوائد: ...... (۱) معلوم ہوا جب دو بندے جماعت کروائیں تو امام بائیں جانب کھڑا ہوگا (۲) اس دور کے بچوں میں اتباع اور عمل کے شوق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے (۳) نماز کو درست کرنے کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے۔

[44] .... بَابُ فِيمَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ
اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے

1291۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تو اس سے گر گئے آپ کی دائیں طرف خراش آگئی پھر آپ ﷺ نے نمازوں سے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی

---

❶ متفق علیہ: البخاري، کتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء: 138؛ ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه: 1790.

فَصَلَّيْنَا مَعَهُ جُلُوسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ ۔ ❶

تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اور جب آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تم امام کی مخالفت نہ کرو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ 'سمع اللہ لمن حمدہ' کہے تو تم 'ربنا لك الحمد' کہو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

فوائد: ...... (۱) راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو بھی کھڑے ہو کر اور اگر کھڑے ہو کر پڑھائے تو پھر بھی پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے (۲) "سمع اللہ" کے جواب میں "ربنا لك الحمد" کے بارے میں بھی اختلاف ہے جب کہ اس میں بھی راجح یہ ہے کہ مقتدی بھی سمع اللہ کہے دیکھیے (1349)

1292۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ ۔ ۔ ۔ ۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ بَلَى ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان سے کہا: "کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق نہ بتائیں گی؟" انہوں نے کہا: "کیوں نہیں، رسول اللہ ﷺ بیماری کی وجہ سے بوجھل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟" ہم نے کہا: "نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے لگن میں پانی رکھو۔" عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "ہم نے ایسے ہی کیا تو آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے کی کوشش کی تو آپ پر بے ہوشی

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان باب انما جعل الإمام لیؤتم به (689) ومسلم کتاب الصلاة باب ائتمام المأموم بالإمام (923)

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ بِأَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ

طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔“ ہم نے ایسے ہی کیا پھر آپ ﷺ نے جماعت کے لئے جانے کی کوشش کی تو آپ پر غشی طاری ہوگئی پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ عائشہ کہتی ہیں: لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لئے نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“ تو پیغام دینے والا ان کے پاس گیا اور اس نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ ابوبکر بہت نرم دل تھے انہوں نے کہا: ”اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر ان دنوں میں ابوبکر نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت ہلکی محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان باہر گئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا وہ پیچھے نہ ہٹے اور آپ ﷺ نے دونوں آدمیوں سے فرمایا: ”مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔“ تو انہوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

عُبَيْدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا فَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۔ ❶

"ابوبکر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔" عبیداللہ کہتے ہیں: "میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا میں نے ان سے کہا: "کیا میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی مرض کا حال بیان کروں' جو عائشہ ؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ میں نے عائشہ ؓ کی حدیث ان کے سامنے پیش کی انہوں نے اس سے کچھ انکار نہ کیا اس کے علاوہ انہوں نے کہا: "عائشہ ؓ نے تیرے پاس اس آدمی کا نام لیا جو عباس ؓ کے ساتھ تھا؟" میں نے کہا: "نہیں۔" انہوں نے کہا: "وہ علی بن ابوطالب تھے۔"

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث کے مفہوم بارے اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ امام تھے (بخاری) بعض میں ابوبکر ؓ امام تھے (ترمذی واحمد) جب کہ مسلم میں ہے لوگ پہلے کھڑے تھے پھر ابوبکر اشارے پر بیٹھ گئے بہرحال راجح یہی معلوم ہوتا ہے جو کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲) نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بار بار افاقہ ہونے پر نماز کے لیے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں (۳) ابوبکر ؓ کی فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے نیز اس میں آپ کی خلافت کو بھی اشارہ ہے۔ (۴) عائشہ ؓ کا آپ ﷺ کو مسجد لانے والوں میں علی ؓ کا نام نہ لینا یہ ناراضی کی بناء پر تھا اس لیے راوی خصوصاً اس کا ذکر کر رہا ہے۔

[45] ... بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَنْشَزُ مِنْ أَصْحَابِهِ

امام اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نماز پڑھائے

1293۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ.......... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو

❶ متفق علیہ: البخاري: كتاب الأذان باب انما جعل الإمام ليؤتم به (689) ومسلم كتاب الصلاة باب ائتمام المأموم بالإمام (923)

اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فِي ذٰلِكَ رُخْصَةٌ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْرُ هٰذَا الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا ❶

دیکھا آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اللہ اکبر کہا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر آپ نے منبر پر ہی رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو پیچھے پاؤں اترے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا، پھر واپس ہوئے حتی کہ آپ اپنی پوری نماز سے فارغ ہو گئے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''امام کے لئے رخصت ہے کہ اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو اور اتنے کام کو نماز میں بھی جائز رکھا۔''

فوائد:...... امام کا مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا ناروا ہے اسے مقتدیوں کے برابر کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ دارقطنی و ابوداؤد وغیرھما میں ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اس معنی روایت آئی ہے ہاں کسی ضرورت کی بناء پر کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ تعلیم کی غرض سے منبر پر کھڑے ہو گئے۔

[46]..... بَاب مَا أُمِرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم

1294۔أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

ابومسعود انصاری کہتے ہیں: ''ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں اس وجہ سے تاخیر کرتا ہوں کہ فلاں شخص صبح کی نماز بہت طویل کرتا ہے۔'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم سے بعض لوگ لوگوں کو متنفر کرتے ہیں۔ جو لوگوں کو

❶ متفق عليه: بخاري، كتاب الصلاة، باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد (447) ومسلم، كتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة (1216)

فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ. ❶

نماز پڑھائے اسے چاہیے کہ وہ تخفیف کرے۔ کیونکہ ان میں بوڑھے، کمزور، اور حاجت مند ہوتے ہیں۔"

فوائد:...... امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے یہ نہ ہو کہ اس کا تقویٰ و خشیت دوسروں کے لیے فتنے کا سبب بن جائے اور وہ خیر کے کاموں سے متنفر ہو جائیں۔

[47]... بَابٌ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ کب کھڑے ہوں

1296۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. ❷

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو حتی کہ تم مجھے دیکھ لو۔"

فوائد:...... ثابت ہوا نماز کے لیے کھڑے ہونے کے بیے اقامت اور رؤیت دونوں ضروری ہے ہماری تھوڑی سی بے صبری ہمیں سنت سے محروم کردے اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

1297۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. ❸

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو حتی کہ مجھے دیکھ لو۔"

[48]... بَابٌ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

صف سیدھی کرنے کے متعلق

1298۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ......

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العلم باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره (90)، ومسلم، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام الحديث (1044)

❷ صحيح: أخرجه البخاري في كتاب الأذان، باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة (637)، ومسلم، كتاب المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة (604)

❸ صحيح: ما قبلہ کی تخریج ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنی صفیں سیدھی کرو کیونکہ صف سیدھی کرنا بھی ان چیزوں سے ہے جن سے نماز پوری ہوتی ہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا صف بنانے میں کوتاہی نماز میں نقص کا سبب ہے اس لیے اسے خصوصی توجہ دینی چاہیے جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے "لِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ" (ابوداود) اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ آپ ﷺ ہمیشہ ہاتھ کے ذریعے صفیں درست کرواتے لیکن آج نہ ائمہ ہی اس جانب توجہ کرتے ہیں اور نہ ہی عمل بالسنۃ کا دم بھرنے والے اس کا خیال رکھتے ہیں۔ (اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى)۔

[49]...... بَابُ فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملاتا ہے

1299۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ ......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ لَا تَخْتَلِفُ قُلُوبُكُمْ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ. ❷

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی صفیں سیدھی کرو تمہارے دلوں میں اختلاف نہیں پڑے گا۔" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پہلی صف یا آپ نے فرمایا پہلی صفوں پر رحمت کرتا ہے اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔"

فوائد:...... (۱) امام کو مقتدیوں کو صفیں بنانے اور سیدھی کرنے کا حکم دینا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اسلام کا ہر حکم اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیاوی نفع کا بھی باعث ہے اگرچہ وہ ہمارے ذہن میں نہ بھی آئے جیسے کہ صفوں کی برابری دلوں میں محبت ومودت کا سبب ہے۔ صفوں کی درستی کے بارے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے فرمایا: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاذان، باب اقامۃ الصف من تمام الصلاۃ (723) ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا وفضل الاول (974)

❷ صحیح: ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف (664) والنسائی، کتاب الامامۃ، باب کیف یقوم الامام الصفوف (811)

برکبۃ صاحبہ و کعبہ بکعبہ (ابوداود: صحیح) میں نے دیکھا آدمی اپنے کندھے، ٹخنے، گھٹنے اپنے ساتھی کے کندھے، ٹخنے، گھٹنے کے ساتھ ملاتا تھا۔ اب یہ سنت اب بہت کم نظر ہے پھر تو اس کا ویسے ہی انکار کرتے ہیں (یھدیھم اللہ) جب کہ پچھلا ماں کر بھی نہیں مانتے (وفقھم اللہ لذلك) (۳) پہلی صف کے اجر کی خصوصی رغبت دی گئی ہے لہذا اس فضیلت کے حصول میں رغبت کرنی چاہیے۔

[50]..... بَابٌ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کی فضیلت

1300۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ...

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلصَّفِّ الثَّانِي مَرَّةً ❶

عرباضؓ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لئے تین بار بخشش کی دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے صرف ایک بار۔"

فوائد: ..... اللہ اکبر، پیچھے اللہ کی رحمت فرشتوں کی دعا کا تذکرہ ہوا اب آپ ﷺ بھی پہلی صف کے لیے بخشش کی دعا کر رہے ہیں جب کہ ہم اس فضیلت کے حصول میں اسی قدر سست ہیں بسا اوقات پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے ہی بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس کے اجر کا پتہ چل جائے تو قرعہ اندازی کر کے اس کو حاصل کریں۔ (مسلم)

1301۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ...

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ❷

عرباضؓ بن ساریہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[51]..... بَابُ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ

لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو

1302۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

❶ صحيح [illegible] (816) [illegible] (998)

❷ صحیح، سابقہ تخریج دیکھئے۔

أَبِي مَعْمَرٍ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا ❶

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''تم مختلف نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا تمہارے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں۔'' ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''آجکل تم لوگوں میں بہت سخت اختلاف ہے۔''

فوائد:...... (۱) صفوں کی درستی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ خود انہیں سیدھا کروا رہے ہیں (۲) اگلی صف میں امام کے قریب سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔

1303۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْأَسْوَاقِ ❷

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے عقل مند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں اور تم الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور بازار کے فتنوں سے بچو۔''

فوائد:...... (۱) ''ہوش'' کہتے ہیں لوگوں میں ہلچل پیدا ہونا اور ہیجان و اضطراب پیدا ہونا۔ مراد صفیں درست کرواتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سیدھا کرتے کرواتے بازاری ہلچل و ہیجان میں مبتلا نہ ہوں بلکہ پر سکون و باوقار انداز میں صفیں درست کروائی جائیں۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا وفضل الأول فالأول منھا (971) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب من یستحب أن یلی الإمام فی الصف وکراھیۃ التأخر (674)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا وفضل الأول (973) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب من یستحب أن یلی الإمام فی الصف وکراھیۃ التأخر (674)

[52]..... بَاب أَيُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ
عورتوں کی کونسی صف افضل ہے

1304۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صف پہلی اور بری پچھلی ہے اور عورتوں کی اچھی صف پچھلی ہے اور بری پہلی ہے۔''

فوائد:..... سبحان اللہ کیا خوب تقسیم ہے اختلاط کے فتنے کا کیا زبردست توڑ ہے کہ عورتیں مردوں کے آخر سے صفیں بنانا شروع کریں تا کہ مردوں سے زیادہ سے زیادہ دور رہ سکیں۔

[53]..... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَثْقَلُ
منافقوں پر کونسی نماز مشکل ہے

1305۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ فَقَالُوا لَا لِنَفَرٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ لَمْ يَشْهَدُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. ❷

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے کہا: ''کیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں'' منافقوں کی ایک جماعت جو نماز میں حاضر نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نمازوں میں سے دو نمازیں منافقوں پر مشکل ہوتی ہیں اگر وہ جان لیں کہ دونوں میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ ان کو سرینوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول (973) وأبو داود، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، كراهية التأخر (674)

❷ صحيح: أبو داود، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة (554) والنسائي، كتاب الإمامة، باب الجماعة إذا كانوا اثنين (842)

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کا طریقہ کار تھا اگر کسی میں کوئی برائی دیکھتے تو اسے براہ راست تنبیہ کی بجائے ساری مجلس و اجتماع کو مخاطب کر کے تو اس برائی کی شناعت بیان فرما دیتے جب کہ منافقین و اہل اہواء کا نام لے کر بھی بیان کر دیتے ہیں تا کہ ان کی حقیقت آشکار ہو جائے معلوم ہوا ایسے منافقوں کی اسلام میں کوئی وقعت و حیثیت نہیں (۲) منافقین پر دو نمازیں بھاری ہیں ایک تو فجر دوسری عشاء جس کا ذکر آگے آ رہا ہے لہذا اگر کوئی مخلص مسلمان ان میں سستی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔(۳) مقولہ ہے "بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِي" محنت کے بقدر ہی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر یہ نمازیں مشکل و بھاری ہیں تو ان کا میزان میں وزن بھی اسی قدر بھاری ہوگا لہذا ان میں خوب رغبت سے شریک ہونا چاہیے۔

1306۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُبَيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أُبَيٍّ . ❶

ابو محمد کہتے ہیں: عبداللہ بن ابوبصیر نے کہا: "مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے ابی سے اور ابی نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو سنا:

1307۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ . ❷

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1308۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . ❸

عبداللہ بن ابوبصیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابی بن کعب نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

1309۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ

ابو ہریرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز مشکل

---

❶ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔ ❷ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔
❸ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ أَوْ مَطِيرَةٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک سردی کی رات میں ضجنان جگہ پر اترے۔ انہوں نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے پکارا: نماز گھروں میں پڑھ لیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ”نبی ﷺ جب سردی کی رات سفر میں ہوتے یا بارش ہوتی تو آپ مؤذن کو حکم دیتے تو وہ پکارتا: ”الصلوٰۃ فی الرحال۔“

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ سردی یا بارش کے دوران ”الصلاۃ فی الرحال“ کہنا سنت ہے یہ چاہے اذان کے بعد کلمات کہہ لیے جائیں یا حیعلتین کے بعد مؤذن کا اختیار ہے۔

[56] .. بَابٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کی فضیلت

1312۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ صَلَّى فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ يُصَلِّي أَيُصَلِّي مَعَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّهِمَا يَحْتَسِبُ قَالَ بِالَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا. ❶

ابو ہند کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے گھر میں نماز پڑھی پھر اس نے امام کو نماز پڑھتا ہوا پایا کیا وہ امام کے ساتھ نماز پڑھے گا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: ان دونوں نمازوں میں وہ کسے فرض شمار کرے گا؟ انہوں نے کہا: ”جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل ہے۔“

فوائد: ...... سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے قول کے موافق مرفوع حدیث بھی مروی ہے۔ چنانچہ اگر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الصلاۃ فی الرحال فی المطر (1600)؛ وأبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التخلف عن الجماعة فی اللیلة الباردة (1060)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة (1476)؛ وابن ماجه، کتاب الصلاة والجماعات، باب فضل الصلاة فی جماعة (789)

اکیلے میں نماز پڑھ لی ہو تو پھر جماعت کی حاضری کے وقت دوبارہ دوہرائی جائے گی۔

1313- أخبرنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع ...

عن عبد الله أن رسول الله ﷺ قال صلاة الرجل في الجماعة تزيد على صلاته وحده سبعا وعشرين درجة. ❶

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔"

فوائد:...... جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا یا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے جب کہ بعض روایتوں میں 25 درجے آئے ہیں۔ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کے درمیان تطبیق کے کئی اقوال ذکر کیے ہیں ان میں سے راجح اسے قرار دیا ہے کہ 25 درجے سری نمازوں کے ساتھ خاص ہیں جب کہ 27 جہری کے ساتھ (واللہ اعلم) (فتح الباری)

[57] ... باب النهي عن منع النساء عن المساجد وكيف يخرجن إذا خرجن

عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟

1314- أخبرنا محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي حدثني الزهري عن سالم ...

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ إذا استأذنت أحدكم زوجته إلى المسجد فلا يمنعها. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ عورت مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کرے تو اسے روکنا نہیں چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ فتنے کا خطرہ نہ ہو جیسا کہ آئندہ احادیث میں خوشبو نہ لگانے کا ذکر آرہا ہے یہ اصل میں فتنے سے بچنے کی جانب اشارہ ہے۔

1315- أخبرنا يزيد بن هارون أخبرنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة ...

عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تمنعوا إماء الله مساجد الله

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو

---

❶ متفق عليه، البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة (645)، ومسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة (650).

❷ متفق عليه، البخاري، كتاب النكاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد وغيره (5238)، ومسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة (987).

وَلْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ ❶ جب کہ وہ مسجد میں جائیں تو خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔"

1316- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ التَّفِلَةُ الَّتِي لَا طِيبَ لَهَا. ❷

محمد بن عمرو اس حدیث کی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کہ سعید بن عامر نے کہا: "التفلہ وہ عورت ہے جسے خوشبو نہ لگی ہو۔"

[58] .... بَاب إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے

1317- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ. ❸

عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کھانا رکھا جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو کھانا شروع کرو۔"

فوائد:...... نماز کے اندر ہر قسم کے ہموم و غموم کو پس پشت ڈال کر کھڑے ہونا چاہیے اس مذکورہ حکم کا بھی یہی مقصد ہے کہ دوران نماز کہیں ذہن کھانے میں ہی نہ کھویا رہے بلکہ بندہ کھانے سے فراغت حاصل کر کے پھر نماز کی جانب متوجہ ہو۔

1318- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ. ❹

انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کھانا حاضر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔"

---

❶ صحيح: أخرجه أبوداؤد: كتاب الصلاة، باب في خروج النساء إلى المسجد (565)

❷ حسن.

❸ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام (1243) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا حضرت العشاء (353)

❹ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام (1241) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا حضر العشاء ... (353)

[59]۔۔۔ بَابُ كَيْفَ يُمْشَى إِلَى الصَّلَاةِ
نماز کی طرف کیسے جانا چاہیے

1319۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔ ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم نماز کے لئے جاؤ تو دوڑ کر مت جاؤ بلکہ تم چل کر جاؤ اور اطمینان اختیار کرو اور جو نماز تم پا لو وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو پوری کرلو۔"

فوائد:...... (۱) مومن کو اسلام نے ایک عزت دی ہے اس لیے اس کا تقاضا ہے کہ وہ کسی حالت میں بے وقار نظر نہ آئے ایسی حرکت جو کہ اگرچہ خیر کے حصول کے لیے ہی ہو اس میں بھی وقار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے (۲) "جو پا لو پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو" مذکورہ روایت میں "فَأَتِمُّوا" جبکہ بعض میں "فَاقْضُوا" کے الفاظ آئے ہیں اگرچہ بعض نے "اقضوا" کے معنی کو ترجیح دیتے ہوئے کہا ہے بالکل اگلی رکعات میں فوت شدہ نماز کو پورا کرنے کا کہا ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنی پورا کرنے کے ہی ہیں کیونکہ "قضی" صیغہ بھی پورا کرنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ﴾ (الجمعة)

1320۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ......

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سُبِقْتُمْ فَأَتِمُّوا ۔ ❷

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم نماز کے لئے جاؤ تو اطمینان اختیار کرو جس قدر تم پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہوگئی اسے پوری کرلو۔"

[60]۔۔۔ بَابٌ فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ
مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت

1321۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ......

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار (636) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة (1359).

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلاة (635) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة (1362).

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ بِالْمَدِينَةِ مَنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَوِ ابْتَعْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظَّلْمَاءِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي بِلِزْقِ الْمَسْجِدِ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِي وَخُطَايَ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي وَإِدْبَارِي أَوْ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ أَوْ كَمَا قَالَ. ❶

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی تھا اور میں نہیں جانتا کہ قبلہ کی جانب پڑھنے والوں میں سے اس سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور ہو اور وہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتا اس سے کہا گیا اگر تم ایک گدھا خرید لو اور اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر مسجد میں جایا کرو۔ اس نے کہا: "اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد سے ملا ہو۔" نبی ﷺ کے پاس یہ بات بیان کی گئی تو آپ نے اس آدمی سے اس کے متعلق پوچھا اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول! تاکہ میرے قدموں کے نشان اور میرا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جانا اور میری آمد و رفت لکھی جائے گی۔" یا اس طرح کے دو الفاظ اس نے کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب چیزیں دے اور تجھے ان سب چیزوں کا بدلہ دے جن کو تو نے ثواب گمان کیا ہے۔" یا آپ نے اسی طرح کے اور الفاظ کہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اسی لیے مدینہ کے اطراف میں رہنے والے جب مسجد نبوی کے گرد خالی جگہ دیکھ کر ادھر منتقل ہونے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔

[61]..... بَابٌ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا

1322ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ هُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد (1512) وبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة (557)

يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي هَذَا الرَّجُلُ يَسْمَعُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى خَلْفَهُ رَجُلٌ وَلَمْ يَتَّصِلْ بِالصُّفُوفِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُثْبِتُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ. ❶

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے نماز پڑھی اور وہ صف میں نہیں ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز دوہرانے کا حکم دیا۔ ابومحمد کہتے ہیں: "امام احمد بن حنبل عمرو بن مرۃ کی حدیث کو صحیح کہتے تھے۔ اور میں یزید بن زیاد بن ابوجعد کی حدیث پر عمل کرتا ہوں۔"

1323۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ...... ...

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهَذَا. ❷

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے صفوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے نماز دوہرانے کا حکم دیا۔ ابومحمد کہتے ہیں: "میں بھی اسی کا قائل ہوں۔"

فوائد:...... بلاوجہ صف سے الگ کھڑے ہوکر یا پیچھے اکیلے نماز ادا کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہاں اگر کسی سبب کی بنا پر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں مثلاً کوئی اور آدمی میسر ہی نہیں وغیرہ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

1324۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ...

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے تیار کیا تھا آپ نے کھایا پھر فرمایا "کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔" انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک

---

❶ صحیح: الترمذی: کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الصلاة خلف الصف وحده (230)

❷ صحیح: سابقہ روایت ملاحظہ کیجئے۔

مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَائَهُ وَالْعَجُوزُ وَرَائَنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. ❶

چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر فارغ ہو گئے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا اگر مجبوراً صف میں اکیلے کھڑے ہونا پڑے تو نماز ہو جائے گی (ان شاء اللہ) جمہور اسی کو ترجیح دیتے ہیں نیز اگلی صف سے آدمی کھینچنے والی حدیث ضعیف ہے اس لیے ناقابل حجت ہے۔

[62] بَابُ قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار

1325۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. ❷

ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کے برابر کھڑے ہوتے تھے۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کی نصف مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی مقدار پڑھتے اور بعد کی دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔“

فوائد:...... ثابت ہوا ظہر کی بعد والی دو رکعتوں کے اندر بھی قراءت جائز ہے۔

1326۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ ...

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الحصير (380) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على الحصير وخمرة (1497)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها ... (755) ومسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (1015)

عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ ❷

ابوصدیق ابوسعید سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ اس میں الم تنزیل السجدة کی مقدار پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے پہلی رکعت کو طویل کرتے۔"

1327۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ. ❸

جابرؓ بن سمرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں "والسماء و الطارق" اور "والسماء ذات البروج" پڑھتے تھے۔"

فوائد:...... (۱) مذکورہ رسابقہ روایت کے مطابق مسنون قراءت کا اہتمام افضل ہے۔ (۲) دوسری نمازوں میں کچھ قراءت اونچی کر دینا جائز ہے۔ (بعض تمات)

[63]...... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے

1328۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ......

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى. ❸

ابو قتادہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: "نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ان کے ساتھ کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات ہمیں کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو طویل کرتے۔"

فوائد:...... پہلی رکعت کو لمبا کرنے کی یہی حکمت ہے کہ اگر کوئی پیچھے رہ گیا ہے تو وہ بھی نماز میں شامل ہو جائے۔

---

❶ صحیح سابقہ دیکھیے۔

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظھر و العصر (807)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی الظھر (759)، ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظھر والعصر (1012)

1329۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ .....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ❶

اوزاعی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے اسی سند سے اسی طرح بیان کیا۔

1330۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ .....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَبِسُورَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ❷

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں "کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت کبھی ہمیں بھی سنا دیتے۔ پہلی رکعت اتنی طویل کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی طویل نہ کرتے تھے اسی طرح عصر کی نماز میں کرتے اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے۔"

فوائد: ..... (۱) دوسری دو رکعتوں میں قراءت کا اختیار ہے (۲) پہلی رکعت لمبی جب کہ دوسری پہلی کی نسبت چھوٹی پڑھنا سنت ہے۔

[64] بَابٌ فِي قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ
نمازِ مغرب میں قراءت کی مقدار کا بیان

1331۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام فضل نے نبی ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (451)

❸ متفق عليه: كتاب الأذان، باب القراءة في المغرب (763)، ومسلم كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (1045)

1332۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ......

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. ❶

جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

[65]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء میں قرأت کی مقدار

1333۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَجَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا يَنَالُ مِنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُعَاذٍ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا أَوْ فَتَّانًا فَتَّانًا فَتَّانًا ثُمَّ أَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد نَأْخُذُ بِهَذَا. ❷

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ: "معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں نماز پڑھاتے۔ ایک رات انہوں نے جا کر نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ پڑھی تو انصار کا ایک آدمی اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اسے خبر پہنچی کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے برا بھلا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو تین دفعہ فتنے میں ڈالنے والا کہا پھر آپ نے اسے مفصل کے وسط سے دو سورتوں کا حکم دیا۔" ابومحمد کہتے ہیں: "ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔"

فوائد:...... (۱) کسی پیش آمدہ عذر کی بناء پر جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے (۲) امام کا مقتدیوں کا خیال نہ رکھنا ان کو فتنے میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے (۳) متنفل امام کے پیچھے فرائض والوں کی نماز ہو جاتی ہے (۴) اگر نیت مختلف کر لی جائے تو یہ ایک نماز کو دو دفعہ پڑھنے کے مترادف نہیں ہوگا (۵) اختلاف نیت جائز ہے۔ (۶) احناف، اختلاف نیت کے قائل نہیں۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الجهر في المغرب (765) ومسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب إذا صلى ثم ام قوما (711) ومسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في العشاء

[66]... بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْفَجْرِ

فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان

1334۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (ق) ❶

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کو یہ کہتے سنا کہ: ''انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو صبح کی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں ''وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ'' پڑھتے ہوئے سنا۔'' شعبہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دوسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ''میں نے آپ کو سورۃ قاف پڑھتے ہوئے سنا۔''

1335۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ....

عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ ❷

قطبہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے نبی ﷺ کو فجر کی پہلی رکعت میں ''والنخل باسقات لها طلع نضيد'' پڑھتے ہوئے سنا۔''

1336۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ جَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي مَا اللَّيْلُ إِذَا عَسْعَسَ. ❸

عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں ''اذا الشمس كورت'' پڑھتے ہوئے سنا جب آپ ''والليل اذا عسعس'' پر پہنچے تو میں نے اپنے دل میں کہا: ''والیل اذا عسعس کے کیا معنی ہیں؟''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (457)؛ والنسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح (949)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (1025)؛ والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الصبح (306)

❸ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (1023)؛ والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الصبح (306)

1337۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ......

عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ بِنَحْوِهِ. ❶

ولید عمرو بن حریث سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1338۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَهُوَ عَلَى عُلْوِيَّةٍ مِنْ قَصَبٍ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا ذَكَرَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَ الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. ❷

سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کے پاس گیا۔ اور وہ نرسل کے بالاخانے پر تھے میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے وقت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ہجیر جسے تم ظہر کہتے ہو رسول اللہ ﷺ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا، اور عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی اپنے اہل کی طرف مدینہ کی انتہا میں جاتا اور سورج کی ابھی شعاعیں تیز ہوتیں۔ راوی کہتا ہے کہ: انہوں نے جو مغرب کے متعلق ذکر کیا تھا اسے میں بھول گیا۔ اور آپ عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو، میں تاخیر کو پسند کرتے تھے۔ اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچانتا۔ اور آپ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے۔

فوائد:...... فجر میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھنا سنت ہے اور کثیر اجر وثواب کا باعث ہے۔

[67]... بَاب كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت کا بیان

1339۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ

---

❶ صحیح، سابقہ روایت گزر چکی ہے۔

❷ [illegible] (541) [illegible] (1462) [illegible] (398)

رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَقَدْ رَفَعُوا أَبْصَارَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكُمْ أَبْصَارُكُمْ. ●

جابر بن سمرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس بات سے باز آ جاؤ ورنہ تمہاری نظریں تمہاری طرف واپس نہیں لوٹائی جائیں گی۔"

فوائد:...... نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اسے شیطان کے اچکنے سے تعبیر کیا گیا ہے بہر حال اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ البتہ اجر وثواب اور بلندی درجات میں کمی ضرور آتی ہے البتہ آسمان کی جانب دیکھنا انتہائی خطرناک ہے کہ اس سے نظر چھن جانے کا خطرہ ہے لہٰذا یہ فعل اللہ کے غضب کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔

1340۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَكُمْ. ●

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی نمازوں میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ اس کے متعلق آپ کا فرمان اتنا سخت ہوا حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس بات سے باز آ جاؤ گے یا اللہ تمہاری نظروں کو اچک لے گا۔"

[68]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الرُّكُوعِ
اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہیے

1341۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ..........

حَدَّثَنِي مُصْعَبُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا رَكَعُوا جَعَلُوا أَيْدِيَهُمْ بَيْنَ أَفْخَاذِهِمْ فَصَلَّيْتُ إِلَى

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کے بیٹے جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے زانوؤں کے درمیان کر لیتے تو میں نے سعد کے قریب نماز پڑھی پھر میں نے

● صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلاۃ (965) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب النظر في الصلاۃ (912)

● صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصر الى السماء في الصلاۃ (750) وابو داؤد کتاب الصلاۃ باب النظر في الصلاۃ (913)

جَنْبِ سَعْدٍ فَصَنَعْتُهُ فَضَرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بُنَيَّ اضْرِبْ بِيَدَيْكَ رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَعَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى بَعْدَ ذَلِكَ بِيَوْمٍ فَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَضَرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ. ❶

اس طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا پھر فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ''اے میرے بیٹے! اپنے ہاتھ کو اپنے گھٹنوں پر رکھو۔'' اس دن کے بعد ایک دن دوسری بار میں نے اس طرح کیا اور انہی کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ''ہم پہلے اسی طرح کرتے تھے اور (پھر) ہمیں حکم ہوا کہ ہم ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔''

فوائد:...... (۱) شروع میں حالت رکوع میں ہاتھ جمع کر کے ان کو رانوں کے درمیان رکھا جاتا بعد میں یہ منسوخ ہو کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہو گیا (۲) ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فعل ان کے والد گرامی کی پیروی میں تھا کیونکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے ہیں ہو سکتا ہے انہیں اس فعل کی منسوخیت کی اطلاع نہ ہوئی ہو یا کسی ایسے ذریعے سے ہوئی ہو کہ انہوں نے اسے قابل حجت نہ جانا ہو (واللہ اعلم)

1342۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُصْعَبٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❷

ابو اسحاق مصعب سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1343۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ وَكَانَ أَوْثَقَ عِنْدِي مِنْ نَفْسِي قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ. ❸

سالم براد کہتے ہیں کہ ابو مسعود انصاری نے ہم سے کہا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟'' سالم کہتے ہیں: ''انہوں نے تکبیر کہی اور رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا حتی کہ ان کے ہر عضو نے قرار پکڑا۔''

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب وضع الأکف علی الرکب فی الرکوع (790) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الندب إلی وضع الأیدی علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق (1194)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❸ صحیح: احمد 4/120، ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود (863)

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا رکوع میں ہاتھ کو پھیلا کر انگلیاں کھول کر رکھی جائیں گی (۲) اطمینان سے رکوع کیا جائے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پکڑ لے۔

[69]....بَاب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھنا چاہیے؟

1344۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمِّي ....

إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ. ❶

ایاسؒ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے عقبہؓ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو'' (واقعہ: ۷۴) تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے رکوع میں مقرر کرلو'' اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کرو'' (اعلیٰ: ۱) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے سجدہ میں مقرر کرلو''

فوائد:...... (۱) رکوع و سجود کی دعائیں قرآن سے استدلال شدہ ہیں (۲) ''فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ'' چنانچہ اس سے ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ'' دعا قرار پائی جو کہ رکوع میں پڑھی جاتی ہے اور ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى'' اس سے سجدہ میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الاعلى'' دعا قرار پائی۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی دلیل بھی آرہی ہے۔

1345۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَمَا أَتَى

حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کہتے اور اپنے سجدے میں ''سبحان ربی الاعلی'' کہتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت ہوتی تو آپ اس پر ٹھہر کر سوال کرتے اور جب کوئی

---

❶ صحیح: أخرجه أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده (869) وابن ماجه، كتاب إقامة الصلوة والسنة فيها، باب التسبيح في الركوع والسجود (887)

عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ .❶ | عذاب کی آیت آتی تو آپ پناہ مانگتے۔“

فوائد:...... (۱) عذاب و رحمت پر ٹھہر کر سوال اور آیت عذاب پر ٹھہر کر پناہ مانگنا یہ مسنون عمل ہے اور دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ (۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر دوران قراءت مقتدی کو امام کی ”ولا الضَّالِّيْنَ“ کے جواب میں ”آمین“ کہنا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

[70]..... بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ
رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1346۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ .❷

عباسؒ بن سہل کہتے ہیں۔ محمدؓ بن سلمہ اور ابواسید اور ابوحمید اور سہل بن سعد جمع ہوئے تو انہوں نے نبی ﷺ کی نماز کا ذکر کیا ابوحمید نے کہا: ”میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور جس وقت رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔ گویا کہ انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور اپنے ہاتھ تانت کی طرح سیدھے کرتے۔ انہیں اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے اور سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اٹھاتے۔“

فوائد:...... (۱) یہ رکوع کی صفات کی جامع حدیث ہے کہ رکوع میں بازو تان کر انہیں پہلوؤں سے جدا کر کے رکھا جائے گا (۲) سر کو برابر نہ زیادہ جھکا اور نہ زیادہ اٹھا رکھا جائے گا۔

[71]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان

1347۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی (1811) و ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ (871)
❷ حسن

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ۔❶

سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے ۔ اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور کہتے۔"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" اور سجدہ میں ایسا نہ کرتے ۔

فوائد:...... (۱) قومہ میں پڑھی جانے والی دعا تین طرح آتی ہے(۱) اللّٰھم ربنا و لك الحمد (۲) ربّنا و لك الحمد (۳) ربّنا لك الحمد جیسا کہ آگے احادیث میں وضاحت آرہی ہے (۲) ''سجدوں میں ایسا نہیں کرتے'' سے مراد رفع الیدین ہے۔

1348۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔❷

عبداللہ بن عمر نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے صرف "ربنا و لك الحمد" کہا۔

فوائد:...... یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اللھم کے الفاظ ذکر نہیں کیے لہٰذا یہ دونوں طرح ہی درست ہے۔

1349۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب امام 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' کہے تو تم 'رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ' کہو''

فوائد:...... اس کا یہ مطلب نہیں کہ امام تحمید نہیں کہے گا اور مقتدی تسمیع جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ مذہب ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ امام جب منتقل ہوتا ہوا "سمع اللہ ......" کے الفاظ ادا کرے گا تو مقتدی کھڑا ہونے کے بعد اس کے جواب میں "ربنا و لك ......" کے الفاظ ادا کرے گا یہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب استحباب رفع الیدین (859) و ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ (722)

❷ صحیح: سابقہ ہی گزر رہی ہے۔

❸ صحیح (1291) میں مطولا گزر چکی ہے۔

صورت "ولا الضالین" میں بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام کے جواب میں "آمین" کہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ ولا الضالین اور امام "آمین" کہیں کے کا بلکہ مراد ہے اس امام کے جواب میں آپ نے یہ کہا ہے یہی موقف احمد ابو یوسف محمد اور جمہور کا ہے (فتح) لہذا مقتدی بھی "سمع اللہ" کے الفاظ کہے گا اور امام "ربنا ولک ...." (واللہ اعلم)

1350۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "امام صرف اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو"

1351۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ .

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَسَنَّ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں ہماری نماز سکھلائی اور ہمارے لئے ہمارے (عبادت کے) طریقے بیان کئے ابو موسیٰ کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا "جب نماز کھڑی ہو تو تم میں سے کوئی تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الأذان باب اقامة الصف من تمام الصلاة (722) و[illegible] مسلم (929)

وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ❶

اور جب وہ "اللہ اکبر" کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔" اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ اس کے بدلہ میں ہے (امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور پھر سر اٹھاتا ہے تم اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سر اٹھاتے ہو) اور جب وہ 'سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' کہے تو تم 'اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ' کہو یا آپ ﷺ نے 'رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ' فرمایا۔" کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے 'سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' فرمایا ہے۔

1352۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: "اے ہمارے رب سب تعریفیں تیری ہیں آسمان اور زمین بھر کر اور اس کے بعد تیری مشیت کے مطابق بھر کر، اے تعریف والے اور بزرگی والے، جو بندے نے کہا وہ اس سے زیادہ حقدار ہے۔ ہم سب تیرے غلام ہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور بزرگی والے کو بزرگی تجھ سے کوئی نفع نہیں دے گی۔"

فوائد:...... مسلک اہل حدیث کی صداقت اور عقیدہ توحید کی عظمت کو سمجھنے کے لیے آپ ﷺ کی

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشهد فی الصلاۃ (402)، وابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشهد (972)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب صلاۃ القاعد (1114)، ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع (1071)

دعاؤں پر غور کرنا چاہیے اور اہل حدیثوں کے تمام عقائد آپ ﷺ کی روز مرہ دعاؤں سے ثابت ہوتے ہیں اور عقیدہ توحید کی ایک مشق آپ ﷺ کی دعاؤں سے نمایاں ہوتی ہے عقیدہ توحید کی حامل کیا ہی زبردست دعا ہے جیسا کہ حمد وثناء کے آخر میں ہے اللہ جس سے تو روک لے اسے دے کوئی نہیں سکتا اور جسے دینے پہ آئے اس سے روک نہیں سکتا اور تیرے ہاں کسی بزرگ کی بزرگی کام نہیں آتی۔ اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کون بزرگ ہوسکتا ہے لہٰذا اپنے چچا ابو طالب کی ہدایت کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں لیکن دربار خداوندی میں منظوری نہیں ہوتی چنانچہ وہ مشرک ہی فوت ہوجاتا ہے اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے ’’آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے‘‘ چہ جائیکہ یہ پیر فقیر روحوں کے تھیلے چھین میں منشاء الٰہی کے برعکس کام کرتے پھریں۔ (تدبّر وا فهم)

1353۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا وَقِيلَ لَهُ تَقُولُ هَذَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ عَسَى وَقَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ ❶

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: ’’سن لیا اللہ نے اس شخص کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے۔ آسمان و زمین بھرے ہوئے اور وہ چیز بھری ہوئی ان دونوں (آسمانوں و زمین) کے درمیان ہے اور وہ چیز بھری ہوئی جو تو چاہے۔‘‘ عبداللہ سے کہا گیا: کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ’’نہیں۔‘‘ ان سے کہا گیا: فرض میں یہ پڑھنے کے آپ قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ’’ہوسکتا ہے۔ اور کہا: سب دعائیں اچھی ہیں۔‘‘

فوائد:...... لہٰذا یہ ثابت دعائیں بدل بدل کر پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ ان فضائل سے بندہ محروم نہ رہے اور ان مختلف دعاؤں میں جو معرفت الٰہی اور عظمت خداوندی کے شہ پارے ہیں ان کا علم ہو، نیز عقیدہ اہل حق پر پکے رہنے کے لیے آپ کی ادعیہ کو معیار بنائیں ان شاء اللہ عقیدہ توحید کی بڑائی نصیب ہوگی اور گمراہی

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ (771)

کے دروازے بند ہوں گے۔

[72]... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْأَئِمَّةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع وسجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت

1354۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ حِينَ أَرْكَعُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ حِينَ أَسْجُدُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ. ❶

معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کمزور ہو گیا ہوں تم رکوع وسجود میں مجھ سے جلدی نہ کرو کیونکہ رکوع کرتے وقت جتنا تم سے پہلے میں جھکوں گا تو سر اٹھاتے وقت تم مجھے پالو گے۔ اسی طرح کا عمل سجدہ میں بھی ہوگا۔ یعنی جتنا پہلے سجدہ میں جاؤں گا تو مجھے پالو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔

1355۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ. ❷

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔''

فوائد:...... امام سے پہل کرنے سے انتہائی احتیاط کرنی چاہیے وعید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی قبیح حرکت اور برا عمل ہے مگر آج کل اس کے کرنے والے زیادہ ہیں۔

1356۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ ......

---

❶ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب يؤمر به المأموم من اتباع الإمام (619)، وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب النهي ان يسبق (963)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب اثم من يرفع رأسه قبل الإمام (691)، ومسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع (962)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَسْبِقُوهُ إِذَا كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي وَأَمَامِي. ❶

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز کی رغبت دلائی اور انہیں اس بات سے منع کیا کہ جب آپ ان کی امامت کریں تو وہ آپ سے پہلے رکوع و سجود کریں۔ اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہو جائیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنے پیچھے اور آگے سے دیکھتا ہوں۔''

فوائد:...... (۱) امام کی فراغت سے قبل فارغ ہونا نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے کیونکہ جب امام سلام نہ پھیرے اور مقتدی پہلے پھیر دے گے تو ان کی نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح سلام کے علاوہ باقیہ ارکان میں پہل بھی نماز کو باطل کر دینے کا باعث ہے۔ یہ عجیب بے طبیعت ہے کہ جب امام سے قبل بندہ فارغ نہیں ہو سکتا تو ایسے ہی بلا وجہ جلدی حماقت کے سوا کیا ہو سکتی ہے یہ تو ایسے ہی ہے کہ بندہ ریل گاڑی کے ڈبوں میں دوڑ لگا دے کہ پہلے اسٹیشن پر پہنچ جاؤں۔ (۲) آپ ﷺ کے پیچھے سے دیکھنے کے متعلق مختلف اقوال ہیں کچھ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مہر نبوت سے دیکھتے تھے کچھ کہتے ہیں کہ پیچھے باریک سی آنکھیں تھیں بعض کے نزدیک سامنے ہی شیشے کی مانند نظر آ جاتا تھا۔ بہر حال زیادہ موشگافیوں سے بہتر یہی ہے کہ ایمان بالغیب رکھا جائے کیفیت و ہیئت اللہ بہتر جانتا ہے آپ دیکھتے ضرور تھے۔ (واللہ اعلم)

[73]..... بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَكَيْفَ الْعَمَلُ فِي السُّجُودِ

سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا چاہیے

1357۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيهِ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا

طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''تمہارے نبی کو حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اس بات کا بھی حکم ہوا ہے کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹے۔'' شعبہ کہتے ہیں: ''عمرو بن دینار نے دوسری بار یہ حدیث مجھ سے یوں بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ سجدہ

❶ صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب فیمن ینصرف قبل الامام (624) و مسلم کتاب الصلاۃ باب تحریم سبق الامام برکوع أو سجود (426)

ثَوْبًا. ❶ — کرتے ہوئے اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔"

فوائد:...... (۱) سات اعضاء سے مراد دو پیر، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور ایک پیشانی کی ہڈی ناک بھی اس کے اندر آ جاتا ہے لہٰذا ان اعضاء پر سجدہ کرنا لازم وضروری ہے (۲) دوران نماز کپڑے اور بال سمیٹنے منع ہیں ۔اگلی حدیث میں اس کی وضاحت آ رہی ہے۔

1358۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ قَالَ وُهَيْبٌ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر وہیب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں اور آپ اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹتے تھے۔

[74]..... بَاب أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟

1359۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. ❸

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھنے لگتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔"

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب السجود على سبعة أعظم (809) ومسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهي عن كف (1095)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف (812) ومسلم كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهي عن كف (1097)

❸ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه (838) والترمذي كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء في وضع الركبتين (268)

فوائد:...... مذکورہ حدیث کو اگرچہ حسین سلیم رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے (واللہ اعلم) لہٰذا گھٹنوں کو پہلے رکھنے اور بعد میں اٹھانے کا عمل مرجوح قرار پائے گا جیسا کہ آئندہ صحیح حدیث اس کے مخالف بھی آ رہی ہے۔

1360۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَخْتَارُونَ الْأَوَّلَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارا کوئی نماز پڑھے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔" عبداللہ سے کہا گیا: "آپ کی کیا رائے ہے؟" انہوں نے کہا: "سب فعل جائز ہیں اور انہوں نے کہا: اہل کوفہ پہلی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتے ہیں دلائل کی بناء پر یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے اگرچہ ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ اس کے خلاف بھی گئے ہیں (واللہ اعلم)

[75] .... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْافْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ
ہاتھ بچھانے اور کوے کی طرح ٹھونگے مارنے کی ممانعت

1361۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ بِسَاطَ الْكَلْبِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رکوع میں درمیانی حالت میں رہو اور تمہارا کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔"

---

❶ صحیح: أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه (840) و ترمذي، كتاب أبواب الصلاة، باب آخر منه (269)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود (822) ومسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود ووضع الكفين (1102)

1362۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ. ❶

عبدالرحمن بن شبل انصاری کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے درندے کی طرح بازو بچھانے اور کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ آدمی جگہ مقرر کرے جس طرح اونٹ جگہ مقرر کرتا ہے۔''

فوائد:...... (۱) دوران سجدہ بازوؤں کو زمین پر بچھانا منع ہے (۲) تیزی میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے (۳) مسجد میں کسی ایک مقام کو اپنے لیے خاص کر لینا درست نہیں کیونکہ مسجد کی ہر جگہ سب کے لیے یکساں ہے۔

[76]..... بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان کی دعا

1363۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا قَالَ رُبَّمَا قُلْتُ وَرُبَّمَا سَكَتُّ. ❷

طلحہ بن یزید انصاری ؒ حذیفہ سے بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ دوسجدوں کے درمیان کہتے: ''اے میرے رب! مجھے بخش دے۔'' عبداللہ سے کہا گیا: ''آپ بھی اس طرح کہتے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''بعض اوقات کہہ لیتا ہوں بعض اوقات خاموش رہتا ہوں۔''

فوائد:...... سجدوں کے درمیان مذکورہ دعا پڑھنا سنت ہے اسی طرح ابوداؤد و نسائی وغیرہما میں ایک اور دعا مذکور ہے (اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي) بعض روایتوں میں مختلف الفاظ بھی آتے ہیں لہٰذا ان مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

---

❶ حسن: ابوداؤد، كتاب الصلاة باب صلاة من لا يقيم صلبه (862) والنسائي، كتاب التطبيق باب النهي عن نقرة الغراب (1111)

❷ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة باب ما يقول في ركوعه وسجوده (873) والنسائي، كتاب التطبيق باب ما يقول في قيامه ذلك (1068)

[77] ۔ بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں قراءت سے ممانعت کا بیان

1364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھا خواب باقی رہ گیا جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ خبردار! میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدوں کی دعاؤں میں کوشش کرو وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہاں سچا خواب اگر کسی کو آ جائے تو یہ اور بات ہے (۲) رکوع و سجود میں قراءت حرام ہے اس سے نماز ضائع ہو جائے گی (۳) قرآن پڑھنا ثواب کا کام ہے البتہ ایسی جگہیں جہاں شریعت سے قرآن پڑھنا ثابت نہ ہو قراءت گناہ کا باعث بھی بن سکتی ہے (۴) سجدے میں بندہ اللہ کے انتہائی قریب ہوتا ہے چنانچہ انسان جتنا جھکتا جائے گا اتنا ہی رب کے قریب ہوتا جائے گا اس لیے سجدوں میں دعاؤں کا اہتمام ان کی قبولیت کو ممکن کر دینے والا ہے۔

1365۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النهي عن القراءة القرآن (1073) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب في الدعاء في الركوع والسجود (876)

أَوْ سَاجِدٌ فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. ❶

رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا کرنے کی کوشش کرو۔ وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔"

[78] ..... بَابٌ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجود پوری طرح نہیں کرتا

1366۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ .....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. ❷

ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔"

1367۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا. ❸

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔" لوگوں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جو رکوع اور سجدے کو پوری طرح نہیں کرتا۔"

1368۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ .....

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكٌ ابْنَيْ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ

رفاعہ بن رافع اور رفاعہ اور مالک رافع کے بیٹے ہیں۔ وہ دونوں بھائی اہل بدر سے ہیں انہوں نے کہا: "ایک دفعہ

---

❶ صحیح: سابقہ تکرار آئی ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود (855)، ترمذی، کتاب ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فیمن لا یقیم صلبہ فی الرکوع (265)

❸ اسنادہ ضعیف، ولکن لہ شواہد۔ اس میں ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے۔

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ شَكَّ هَمَّامٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى وَجَعَلْنَا نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ هَمَّامٌ فَلَا أَدْرِي أَمَرَهُ بِذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ مَا أَلَوْتُ فَلَا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللَّهَ وَيَحْمَدَهُ ثُمَّ يَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَرْكَعَ فَيَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے یا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔ ہمام کو شک ہوا ہے۔ ایک آدمی آیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وعلیک واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔" وہ آدمی واپس جا کر نماز پڑھنے لگا اور ہم چرائی ہوئی نظروں سے اس کی نماز کو دیکھنے لگے اور ہم نہیں سمجھ سکے کہ وہ اس میں کیا کمی کرتا ہے۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "وعلیک واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔" ہمام کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اسے دو بار یا تین بار حکم کیا گیا۔ اس آدمی نے کہا: "میں نے کمی تو نہیں کی اور میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری نماز میں کیا عیب دیکھا؟" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ عزوجل نے اسے حکم دیا ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے پھر اللہ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر قرآن میں سے اس قدر پڑھے جو اللہ نے اسے اس کے متعلق اجازت دی۔ پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے۔ پھر اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے حتیٰ

حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ فَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى فَرَغَ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ . ❶

کہ اس کے جوڑ اطمینان سے ٹھہر جائیں پھر وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے۔ پھر سیدھا کھڑا ہو جائے حتی کہ اس کی پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑ لے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اور اپنے چہرے کو ٹکائے۔" ہمام کہتے ہیں: بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی پیشانی کو زمین پر رکھے حتی کہ اس کے جوڑ اطمینان پکڑیں اور ڈھیلے پڑ جائیں اور پھر اللہ اکبر کہے اور اپنی پیٹھ پر بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کرے۔ اسی طرح چار رکعتیں بیان کیں حتی کہ فارغ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوگی حتی کہ وہ اس طرح کرے۔"

فوائد:...... (۱) یہ حدیث مسیئ الصلاۃ (غلط نماز پڑھنے والا) کے نام سے مشہور ہے (۲) مسیئ الصلاۃ: خلاد رضی اللہ عنہ بن رافع بیان کیے جاتے ہیں دیکھیے (ابوداود) (۳) نماز میں اطمینان واجب ہے جیسا کہ احناف سے امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں (۴) غلطی بتائے بغیر تنبیہ درست ہے (۵) تلامذہ کے ذہن میں بات کو راسخ کرنے کے لیے مختلف انداز اپنانا تفہیم کے لیے لازم ہے (۶) "ثم یقرا من القرآن ما أذن الله" سے فاتحہ کی فرضیت کا انکار درست نہیں کیونکہ اسی حدیث کی ایک سند میں "ثم إقرا بامّ القرآن" کے لفظ بھی آتے ہیں کہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھو (۷) پھر آپ ﷺ نے رکوع کے بارے بتایا کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور پشت سیدھی ہو جائے اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہ رکوع جھکنے کو کہتے ہیں اس لیے پشت کو ذرا سا خم دینا ہی کافی ہے (۸) آخر میں صراحتاً مذکور ہے ایسا کیے بغیر کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جو کہ اطمینان کے وجوب کی دلیل ہے۔ یاد رہے! احناف صرف اہل حدیث کی ضد میں جلسہ استراحت کی سنت کے تارک ہیں۔

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه (858) والنسائي، كتاب التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في السجود (1135)

[79]..... بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ
سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1369۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ .....

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يُرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحُ إِبْطَيْهِ. ❶

میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازو علیحدہ رکھتے تھے حتی کہ آپ کے پیچھے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

1370۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ .....

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ تَحْتَهُ لَمَرَّتْ. ❷

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو ہاتھ الگ رکھتے حتی کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

1371۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ .....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى. ❸

نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یعنی کہ پہلوؤں سے حتی کہ آپ کے پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھتے۔"

فوائد:..... (۱) سجدے میں بازو کو پہلوؤں سے الگ کھول کر رکھا جائے گا (۲) سجدوں کے درمیان یا تشہد میں بائیں ران کو بچھا کر اس پر بیٹھنا مستحب ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ (1109) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ السجود (898)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ (1108) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ السجود (898)

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ (1108) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ السجود (898)

[80]- بَابُ قَدْرِ كَمْ كَانَ يَمْكُثُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے

1372۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ...

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ رُكُوعُهُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ. ❶

براء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کا وقت' آپ کا سجدہ اور دو سجدوں کے بعد کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا۔

فوائد:...... اس حدیث میں حنفیہ و بریلویہ کا رد ہے جو رکوع اور سجدے سے سر اٹھاتے ہی فوراً زمین پر دے مارتے ہیں آپ ﷺ اتنی دیر ٹھہرتے کہ اس دوران دعائیں پڑھتے جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔

1373۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ......

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هِلَالُ بْنُ حُمَيْدٍ أُرَى أَبُو حُمَيْدٍ الْوَزَّانُ. ❷

براء کہتے ہیں کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی نماز میں دیکھا تو میں نے آپ کا قیام' آپ کا رکوع اور رکوع کے بعد کا قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ کے جلسے اور سجدے اور سلام پھیرنے اور اپنی جگہ سے اٹھنے کے درمیان آپ کے جلسے کو تقریباً برابر پایا۔" ابومحمد کہتے ہیں: "میرا خیال ہے جو ہلال بن حمید ہے وہ ابوحمید وزان ہے۔"

[81]... بَابُ السُّنَّةِ فِيمَنْ سُبِقَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ

اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو

1374۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَحَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُمَا ......

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب حد اتمام الرکوع والاعتدال (792)، ومسلم، کتاب الصلاة، باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام (1058)

❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیں۔

سَمِعَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ حَتَّى وَجَدُوا النَّاسَ قَدْ أَقَامُوا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَفَزِعَ النَّاسُ لِذَلِكَ وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ لِلنَّاسِ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ . ❶

عروۃ بن مغیرہ اور حمزہ بن مغیرہ دونوں نے مغیرہ بن شعبہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ: ''رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ بھی آئے۔ حتی کہ لوگوں کو صبح کی نماز میں کھڑا ہوا پایا اور عبدالرحمٰن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ تو عبدالرحمٰن نے فجر کی ایک رکعت رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے انہیں پڑھا دی پھر رسول اللہ ﷺ آئے تو عبدالرحمٰن دوسری رکعت میں لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے جب عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہا جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں سے فرمایا: ''تم نے اچھا کام کیا۔''

فوائد:...... (۱) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے انکے پیچھے نماز ادا کی (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ موجود ہیں اور نماز پڑھائیں گے تو وہ آخر تک آپکا انتظار کرتے جیسے کہ عشاء کی نماز کے ذکر میں پیچھے گزر چکا ہے یہاں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ کہیں دور نکل گئے ہیں اور شاید وقت کے اندر نہ آئیں کیونکہ یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے اور آپ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے گئے تھے (دیکھیے مسلم)

1375۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ ......

الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى

مغیرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز میں

---

❶ متفق عليه : البخاري كتاب اللباس باب جبة الصوف في الغزو (5799) ومسلم كتاب الصلاة باب تقديم الجماعة من يصلي بهم (951)

الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ فِي الْقَضَاءِ بِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَجْعَلَ مَا فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ قَضَاءً. ❶

کھڑے تھے عبدالرحمن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ رکوع کر چکے تھے جب انہوں نے نبی ﷺ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ انہیں نماز پڑھاتے رہیں۔ جب سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے فوت ہو گئی تھی۔" ابو محمد کہتے ہیں: "میں نماز کا فوت شدہ حصہ پورا کرنے میں اہل کوفہ کے قول کا قائل ہوں کہ نماز کا فوت شدہ حصہ آخر قرار دیا جائے۔"

فوائد: ...... (۱) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ چونکہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے اس لیے آپ ﷺ نے آگے ہونا مناسب نہ سمجھا کہ اس سے نماز کی ترتیب میں حرج واقع ہوتا ورنہ آپ ﷺ کے آگے ہونے میں کوئی چیز مانع نہ تھی جس طرح کہ آپ ﷺ مرض موت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے تھے (۲) نماز میں گزرنے والی رکعت پوری کی جائے گی یا اس کی قضائی دی جائے گی تو صحیح یہی ہے کہ امام کے ساتھ ملنے والی رکعت پہلی شمار کر کے بقیہ پوری کی جائے گی تفصیل کے لیے سابقہ (1319) نمبر حدیث ملاحظہ کیجئے۔

[82] ... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق

1375 أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ...

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر پیشانی رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا وہ اپنے کپڑے کو بچھاتا اور اس پر نماز پڑھتا۔"

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية (274)(81).

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب السجود على الثوب في شدة الحر (385)، ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت (1406).

فوائد: ...... معلوم ہوا نماز کی ادائیگی کے لیے ننگی زمین کا ہونا ضروری نہیں بلکہ کپڑے و چٹائی وغیرہ پر بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

[83] .... بَاب الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں اشارہ کے متعلق

1377۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ ...... عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا فِي الصَّلَاةِ وَأَشَارَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإِصْبَعِهِ وَأَشَارَ أَبُو الْوَلِيدِ بِالسَّبَّاحَةِ. ❶

عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ اور ابن عیینہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابوولید نے اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا۔"

1378۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ إِصْبَعَهُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے آخر میں بیٹھتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی انگلی کو اٹھاتے۔"

فوائد: ...... (۱) تشہد میں انگلی کو اٹھا کر رکھا جائے گا (۲) دوران تشہد انگلی کو حرکت دینے کے بارے بھی دلیل ملتی ہے جیسے کہ امام شوکانی رحمہ اللہ بیہقی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اشارہ کرتے مگر حرکت میں کثرت تکرار نہ ہوتا تھا (نیل الاوطار)

[84] ..... بَاب فِي التَّشَهُّدِ
تشہد کے متعلق

1379۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ ......

---

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الإشارۃ فی التشہد (989)؛ نسائی، کتاب السہو، باب بسط الیسری علی الرکبۃ (1269)

❷ صحیح: مسلم، کتاب المساجد، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ (1309)؛ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الإشارۃ فی التشہد (987)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى إِسْرَافِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مَا شَاءَ.

عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے۔ تو ہم یہ دعا پڑھتے: "بندوں سے پہلے اللہ پر سلام ہو۔ جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو، اور میکائیل پر سلامتی ہو۔ اسرافیل پر سلامتی ہو اور فلاں اور فلاں پر سلامتی ہو۔" تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ دعا پڑھو: "تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔" کیونکہ جب تم یہ دعا پڑھو گے تو آسمان اور زمین کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" پھر وہ جو چاہے اور جو پسند کرے وہی دعا پڑھے۔

فوائد: ...... (۱) معلوم ہوا تشہد میں مذکورہ دعا پڑھنا ضروری ہے (۲) دعا میں "السلام علیك" آپ ﷺ کے لیے حاضر کی ضمیر استعمال کرنا یہ حکائی ہے جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خود بھی یہ پڑھا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ نے "السلام علی النبی" پڑھنا شروع کر دیا تھا (بخاری) نیز خطاب کبھی حاظر فی الذہن کے لیے بھی ہوتا ہے لہٰذا یہ اہل اہواء کی دلیل بننے کے قابل نہیں۔ اہل بدعت کو شرعی نصوص کے توڑ مروڑ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

1380۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حُرٍّ ......

● متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب التشهد في الآخرة (831)، ومسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة (898).

حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَيْضًا شَكَّ فِي هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا أَوْ قَضَيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔ ❶

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سے بیان کیا کہ عبداللہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑا پھر اسے نماز کا تشہد سکھایا کہ ''تمام قولی' بدنی اور پاکیزہ عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔'' زہیر کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے انہوں نے بھی کہا میں گواہی دیتا ہوں ''کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ان دونوں کلموں میں بھی شک ہوا' جب تم نے اس طرح کر لیا یا تم فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی۔ اگر تم کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر تم بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔''

فوائد:...... آخر عمر میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ ''تو نے نماز پوری کر لی'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک درود اور آخری تشہد واجب ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[85]...... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنا

1381۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي

ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: ''کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نے کہا: ''ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھیں مگر آپ پر درود

❶ صحیح۔ سابقہ تخریج ہے۔

عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ ❶

"اے اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتی کہ ہمیں خواہش ہوئی کہ انہوں نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو: "اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی اور محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر جہانوں میں برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے" اور سلام اسی طرح جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے۔

[86]... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد کی دعا

1383. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں کی اللہ سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور موت اور زندگی کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔"

فوائد: ...... مذکورہ حدیث میں چار چیزوں سے استعاذہ کا حکم اس کے لزوم کی جانب اشارہ کرتا ہے لہذا نمازی یہ دعا بھی ضرور پڑھنی چاہیے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، ح: 06[illegible] [illegible] (MPC)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، [illegible] 1324 [illegible]

1384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ. ❶

محمد بن کثیر اوزاعی سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[87] ۔ بَابُ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنا

1385۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ......

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. ❷

عامر بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

فوائد :...... معلوم ہوا آپ ﷺ دو جانب سلام پھیرتے اور گردن کو قدرے موڑتے تھے نیز آپ ﷺ سے ایک سلام بھی مروی ہے لہٰذا اہل علم کے نزدیک ایک سلام واجب جب کہ دوسرا مسنون ہے۔

1386۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ......

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَّى عَلِقَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ ❸

ابو معمر کہتے ہیں میں نے مکہ میں ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو اس نے دو سلام پھیرے میں نے عبداللہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: "اس نے یہ بات کہاں سے سیکھی؟" حکم کہتے ہیں: "نبی ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔"

[88] ۔۔۔ بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ سلام کے بعد کی دعا

1387۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ......

---

❶ صحیح: سابقہ کو دیکھیے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السلام للتحلیل من الصلاۃ عند فراغها وکیفیته، نسائی (1315)، کتاب السہو، باب السلام (1315)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السلام للتحلیل من الصلاۃ (581)۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے بعد اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔''

فوائد:...... ثابت ہوا سلام کے بعد اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں یہ کلمات کہے جاتے بلکہ اس سے زیادہ بھی آپ ﷺ سے بیٹھنا ثابت ہے۔

1388۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ......

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. ❷

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین بار 'استغفر اللہ' کہتے پھر کہتے: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔''

1389۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ ....

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مغیرہ بن شعبہ کے منشی وراد کہتے ہیں: مغیرہ نے مجھ سے خط لکھوا کر معاویہ کے پاس بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ (1334) والترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا سلم من الصلاۃ (298)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ (1333) والنسائی، کتاب السہو، باب الاستغفار بعد التسلیم (1336)

اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. ❶

نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی عزت والے کی عزت اسے تجھ سے نفع نہ دے سکے گی۔“

[89]..... بَابٌ عَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہیے؟

1390۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ.........

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ. ❶

اسود کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کے لئے حصہ مقرر نہ کرے وہ لازم سمجھتے ہوئے دائیں طرف نہ پھرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر اپنے بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔“

فوائد:..... (۱) نماز سے فراغت کے بعد امام دونوں طرف پھر سکتا ہے دائیں بھی اور بائیں بھی (۲) جواز والے کام میں کسی ایک کو لازم کر لینا صحابہ اسے شیطانی کام خیال کرتے تھے۔ یاد رہے! دائیں یا بائیں جانب سے مڑ کر اپنا رخ لوگوں کی جانب کرنا چاہیے، بریلویہ اور حنفی آئمہ نے نئی بدعت گھڑ رکھی ہے وہ سلام پھیر کر بائیں جانب ٹکل ہو کر بیٹھتے ہیں جب کہ یہ عمل خلاف سنت ہے۔

1391۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ......

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔

1392۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ .....

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ يَعْنِي فِي

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے دائیں طرف پھرتے یعنی کہ نماز میں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال (852)، ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الانصراف من الصلاۃ (1636)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الانصراف من الصلاۃ (1639)، والنسائی، کتاب السہو، باب الانصراف من الصلاۃ (1358)

الصَّلَاةِ ❶

[90]... بَاب التَّسْبِيحِ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ

نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا

1393۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ..... ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ أَدْرَكْتَ مَنْ سَبَقَكَ وَلَمْ يَلْحَقْكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مال دار لوگ ثواب لے گئے۔ وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس زائد مال ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس (زائد مال) نہیں ہے جو ہم صدقہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں؟ جب تم کہو گے تو اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو گے اور جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں وہ تمہیں نہ پہنچ سکیں گے مگر جو تمہاری طرح کرنے لگیں۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور اس دعا کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سے ختم کرو۔“

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاري كتاب الأذان باب الذكر بعد الصلاة (843) ومسلم كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة (1346)

فوائد :...... سویں دفعہ "لا الہ الا اللہ ......" کی بجائے 34 دفعہ اللہ اکبر کا ذکر بھی آتا ہے لہٰذا دونوں ہی مسنون ہیں دیکھیے آئندہ حدیث۔

1394۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأُتِيَ رَجُلٌ أَوْ أُرِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا مَعَهَا التَّهْلِيلَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوهَا. ❶

زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ: "ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں۔" ایک آدمی لایا گیا یا ایک انصاری آدمی کو خواب میں دکھایا گیا اس سے کہا گیا: "کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہو؟" اس نے کہا: "جی ہاں۔" اس آدمی نے کہا: "اسے پچیس پچیس بار کر لو اور اس کے ساتھ لا الہ الا اللہ بھی پڑھو۔" اس بات کی نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: "اسی طرح کر لو۔"

فوائد :...... سچا خواب علم نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ایسا خواب دیکھنے والے کے تقویٰ و طہارت پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس پر قرآن و حدیث کے ساتھ موافقت کی مہر لگ جائے تو یہ اسی طرح قابل عمل ہوتا ہے۔

[91]..... بَاب مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا

1395۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى ......

❶ صحيح، أخرجه النسائي، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح (1349)

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةً وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ صَحَّ هٰذَا قَالَ إِيْ ❶

تمیمؓ داری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کا بندے سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر اس کی نماز پوری پائی گئی تو وہ پوری لکھی جائے گی اگر اس میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا میرے بندے کے نوافل دیکھو اور ان کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دو پھر زکوۃ کا حساب ہو گا اسی طرح اور اعمال کا حساب ہو گا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں کہ حماد کے علاوہ اس حدیث کو اور کسی نے مرفوع نقل کیا ہو۔'' ابو محمد سے کہا گیا: ''یہ حدیث صحیح ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔''

فوائد:...... (۱) قیامت کو سب سے پہلا سوال نماز کے بارے ہو گا جو اس میں پاس ہو! اس کا بقیہ حساب بھی آسان ہو گا ورنہ تمام مراحل مشکل ہوں گے (۲) فرائض کی کمی نوافل کے ذریعے پوری ہو گی اس لیے زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) ایک حدیث میں آتا ہے پہلا سوال خون کے بارے ہو گا تو دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز جب کہ حقوق العباد میں خون کے بارے پوچھا جائے گا۔

[92]..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ

1396۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ......

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا لِمَ فَمَا كُنْتَ

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دس آدمی موجود تھے ان میں سے ایک ابو قتادہؓ بھی تھے انہوں نے کہا: ''میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔'' انہوں نے کہا: ''کیوں؟ تم رسول

---

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی ﷺ کل صلاۃ لا یتمها صاحبها (866) و ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ما جاء فی اول ما یحاسب (1426)

أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ وَلَا يُصَوِّبُ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ يَظُنُّ أَبُو عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا مُعْتَدِلًا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

اللہ ﷺ کی صحبت میں ہم سے زیادہ نہیں بیٹھتے تھے اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے پہلے بیٹھنے والے ہو۔" اس نے کہا: "کیوں نہیں۔" انہوں نے کہا: پھر ہم پر آپ کی نماز پیش کرو۔ انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے پھر اللہ اکبر کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑ لیتی پھر قراءت کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آ جاتی۔ اپنے سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ اونچا کرتے۔ پھر اپنے سر کو اٹھاتے تو کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔" ابو عاصم کا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو کر پہنچ جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کر کے اس پر برابر ہو کر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی برابر اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو سجدوں

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا فَعَلَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ أَوِ الْقَعْدَةُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❶

(رکعتوں) سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور انہیں اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے جس طرح نماز کے شروع کے وقت کیا تھا پھر اپنی باقی نماز میں اسی طرح کرتے۔ حتیٰ کہ جب وہ رکعت یا وہ جلسہ ہوتا جس میں سلام پھیرنا ہوتا تو اپنے بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کی طرف نکال لیتے۔ اور اپنے بائیں کولھے پر بیٹھتے' محمد بن عمرو کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: ''تو نے سچ کہا اسی طرح ہی رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی۔''

فــوائــد:...... (۱) رفع الیدین آپ ﷺ کا مستقل عمل تھا جیسا کہ صحابہ ﷺ میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا (۲) بقیہ بھی ارکان کا ذکر پیچھے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ اطمینان سے ہر فعل سرانجام دیتے (۳) آخری رکعت میں تشہد میں بیٹھے ہوئے تورک کیا جائے گا بہرحال تورک کے دوسری یا چوتھی رکعت میں ہونے بارے اختلاف ہے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے مذکورۃ الفاظ "السجدۃ التی یکون فیھا التسلیم" کہ سلام والا کوئی سجدہ ہو دوسری یا چوتھی رکعت بعد اس میں تورک کیا جا سکتا ہے واللہ اعلم (۴) تورک کا طریقہ یہ کہ بایاں پاؤں دائیں ران کے نیچے سے نکال کر چوتڑ زمین پر لگا کر بیٹھا جائے جب کہ دایاں پاؤں کاڑھ کر رکھا جائے یا اسے (دائیں کو) بھی دائیں جانب نکال لیا جائے۔

1397۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ

أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى قَالَ ثُمَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے کہا ''میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ وہ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا۔ اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا۔ ابو وائل کہتے ہیں: ''جب آپ نے رکوع

❶ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد (828) وابو داؤد کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ (730)

يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ عَلَى النَّاسِ جُلَّ الثِّيَابِ يُحَرِّكُونَ أَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ. ❶

کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا۔ پھر بیٹھ گئے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اس پر بیٹھ گئے۔ اور اپنی ہتھیلی اپنے بائیں گھٹنے پر رکھی اور اپنی دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی۔ پھر دو انگلیاں سمیٹ کر ان کا حلقہ بنایا پھر آپ نے اپنی انگلی اٹھائی میں نے دیکھا آپ اسے حرکت دے رہے ہیں۔ اور اس سے دعا کرتے ہیں۔" ابو وائل کہتے ہیں: "میں اس کے بعد سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ موٹے کپڑے (چادریں) اوڑھے ہوئے ہیں اور کپڑوں (چادروں) کے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہیں۔"

فوائد:..... البدایۃ والنہایۃ میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت کے مطابق حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ 9 ہجری کو اسلام لائے ان سے رکوع جاتے، رکوع سے اٹھتے رفع الیدین کا ذکر ہے یہ اگلے سال پھر دربار نبوت میں حاضر ہوتے ہیں اور پھر رفع الیدین کا ذکر کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ تا آخر زندگی تک رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے رہے اس کو منسوخ کہنے والوں کے لیے یہ مسکت دلیل ہے (واللہ یہدی الی سبیل الرشاد)

1398۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتْ

حطان بن عبداللہ رقاشی کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے کسی آدمی نے یہ کلمات کہے: "اقرت الصلاة بالبر و

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف الجلوس في التشهد (957) والنسائي، كتاب السهو، باب ... في ترك ما لى يقضي فيها الصلاة (1262)

الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا أَنَا قُلْتُهَا وَقَدْ خِفْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ

والزکاۃ" جب ابوموسیٰ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے فلاں فلاں کلمے کہے۔ لوگ خاموش رہے پھر انہوں نے کہا: "اے حطان! تو نے یہ کلمے کہے ہیں۔" اس نے کہا "میں نے نہیں کہے۔" اور مجھے خوف تھا کہ ان کا الزام آپ مجھ پر ہی لگائیں گے لوگوں میں سے کسی نے کہا: "میں نے یہ کلمے کہے ہیں اور میرا صرف بھلائی کا ارادہ تھا۔" ابوموسیٰ نے کہا: "کیا تم جانتے نہیں کہ تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور نماز سکھلائی اور ہمارے لئے ہمارا طریقہ بیان کیا ابوموسیٰ نے کہا: میں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم میں سے ایک تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ اس کے بدلے میں ہے (کہ امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور جلدی سر اٹھاتا ہے مقتدی اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سر اٹھاتے ہیں) اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم "اللهم ربنا لك الحمد" کہو یا آپ نے فرمایا: "ربنا و لك الحمد" کہو کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ جب وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ❶

امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اس اس کے بدلہ میں ہے جب بیٹھنے کا وقت ہو تو تمہاری پہلی دعا یہ ہو کہ: "تمام قولی بدنی اور پاکیزہ عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

[93]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں کام کرنے کے متعلق

1399۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ النَّبِيلُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يُصَلِّي وَقَدْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ أَوْ عَاتِقِهِ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. ❷

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنی گردن یا اپنے کندھے پر زینب کی بیٹی امامہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب رکوع کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔"

فوائد:..... (۱) نماز میں تھوڑی بہت حرکت جائز ہے (۲) بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا معیوب نہیں (۳) بچی کو اٹھانے کی یہ بھی حکمت تھی کہ اعراب میں بیٹیوں سے نفرت پائی جاتی تھی جیسا کہ جاہلیت میں انہیں زندہ درگور کرتے رہے ہیں تو ان کے لیے بیٹیوں سے محبت کا ایک سبق تھا جو کہ آپ ﷺ نے نواسی کے ساتھ لاڈ کر کے دیا۔ مگر صد افسوس کی بات یہ ہے کہ سچے اور خالص مسلک اہلحدیث پر گستاخی کا الزام لگانے والے بریلوی حضرات کا عشق یہ ہے کہ محمد شریف کوٹلوی بریلوی نے اپنی کتاب فقہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ نماز

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة (906)، وأبو داود، كتاب الصلاة، باب التشهد (972)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته (5996)، ومسلم، كتاب المساجد، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة (1212)

میں اگر کوئی بغل میں کتیا کے بچے کو اٹھا لے تو نماز ہو جائے گی کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) مسلمان بھائیو! یہ فکر یہ ہے کہ بریلویت میں رسول اللہ ﷺ کی نواسی رضی اللہ عنہا کی کس قدر توہین ہے۔!؟

1400۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ...

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. ❶

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو نماز کی حالت میں اٹھایا ہوا تھا جب سجدہ کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

94۔۔۔۔ بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے

1401۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي بُكَيْرٌ هُوَ ابْنُ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ......

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ لَيْثٌ أَحْسَبُهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ. ❷

صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے جواب دیا لیث کہتے ہیں: میرا خیال ہے صہیب نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تھا۔"

1402۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَدَخَلَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے تو لوگ آپ کے پاس جا کر

---

❶ صحیح: سابقہ ہی ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رد السلام فی الصلاۃ (925)، والترمذی: فی ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الاشارۃ فی الصلاۃ (328)

النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ. ❶	آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے صہیب سے پوچھا آپ ﷺ انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: "اس طرح۔"

فوائد: ...... دوران نماز سلام کے جواب کا یہ طریقہ ہے کہ ہاتھ ہلا دیا جائے۔ احناف کا نمازی پر سلام کو مکروہ قرار دینا روایتی حدیث کے منافی ہے۔

95- بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

جب نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے

1403- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. ❷	ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمیوں کے لئے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔"

1404- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْتُصَفِّحِ النِّسَاءُ. ❸	سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہیں نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔"

فوائد: ...... معلوم ہوا دوران نماز پیش آمدہ حالات کی بناء پر مرد حضرات سبحان اللہ پکاریں گے جب کہ عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں گی۔ ہاتھ پہ چند انگلیاں ماریں گی۔

---

❶ صحيح: أبو داود، كتاب الصلاة، باب رد السلام في الصلاة (927)، سنن النسائي كتاب السهو باب رد السلام بالإشارة في الصلاة (1186)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العمل في الصلاة، باب التصفيق للنساء (1203)، مسلم، كتاب الصلاة، باب تسبيح الرجل وتصفيق المرأة إذا نابهما شيء في الصلاة (953)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول (648)، مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم (948)

1405۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

ابوحازمؒ کہتے ہیں کہ سہل بن سعد نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

[96] ... بَاب صَلَاةُ التَّطَوُّعِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَفْضَلُ
نفلی نماز کس جگہ پڑھنا افضل ہے؟

1406۔ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْجَمَاعَةَ. ❷

زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضی نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔“

فوائد:...... لہٰذا نوافل کا اہتمام گھروں میں کرنا افضل ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد حرام یا مسجد نبوی وغیرہ میں جو نماز کی فضیلتیں منسوب ہیں ان کا تعلق فرائض سے ہے ورنہ انہیں گھروں میں نوافل کی ترغیب آپ ﷺ نہ دیتے۔

[97]..... بَاب إِعَادَةِ الصَّلَوَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ
اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا

1407۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ

یعلیٰ بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید بن اسود سوائی سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ یزید کہتے ہیں:

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب صلاة الليل (731)، ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ (781)

الصُّبْحِ قَالَ فَإِذَا رَجُلَانِ حِينَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدَانِ فِي نَاحِيَةٍ لَمْ يُصَلِّيَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا قَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا قَالَا صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَدْرَكْتُمَا الْإِمَامَ فَصَلِّيَا فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ قَالَ فَقَامَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ. ❶

جس وقت رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو آدمی کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ تو آپؐ نے ان کو بلوایا وہ دونوں لائے گئے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے بازو (خوف سے) لرز رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں نماز سے کس چیز نے روکا؟" انہوں نے کہا: "ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔" آپؐ نے فرمایا: "ایسا نہ کرنا جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر امام کو پاؤ تو اس کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔" یزید کہتے ہیں کہ: لوگ کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتے اور اپنے چہرے پر ملتے۔ یزید کہتے ہیں: "میں نے اپنا ہاتھ پکڑ کر چہرے پر ملا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ اچھی خوشبو والا تھا۔"

فوائد:..... (۱) آپ ﷺ باوجود اتنے نرم خو ہونے کے اس قدر ہیبت والے اور بارُعب تھے کہ آدمی دیکھ کر کانپ جاتے (۲) اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد بھی جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہو جانا چاہیے لہٰذا فرداً ادا کی گئی نماز نفل ہو جائے گی۔ (۳) اپنے کردار اور رویئے سے شکوک شبہات پیدا نہیں کرنے چاہئیں۔

[98]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جس میں ایک بار پہلے جماعت ہو چکی ہو

1408۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ....

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلوات، باب فيمن صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم (575) والترمذي، كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة (219)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ. ❶

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟''

فوائد:...... (۱) ثابت ہوا کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کروانے میں کوئی حرج نہیں (۲) امام مقتدی میں اختلاف نیت درست ہے لیکن کیا کیجئے مقلدوں کے کہ نصف النہار کی طرح روشن دلائل بھی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ (اللہم اھد قومی)

1409۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَلٰكِنْ يَشْفَعُ. ❷

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟'' عبد اللہ کہتے ہیں ''عصر کی اور مغرب کی نماز پڑھے مگر جفت کرے۔''

فوائد:...... عبد اللہ ؒ کے موقف کے مطابق عصر کی نماز کے بعد بھی صدقہ کرنا کسی دوسرے کی جماعت کروانا درست ہے اسی طرح مغرب بھی لیکن صدقہ کرنے والا تین کی بجائے چار رکعتیں پڑھے کیونکہ نوافل دو یا چار ہوتے ہیں۔

[99] بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

1410۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ

ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ

---

❶ صحیح: ابو داود: کتاب الصلاۃ، باب فی الجمع فی المسجد مرتین (574)، ترمذی: کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ مرۃ (220)

❷ صحیح: سابقہ تعلیق ملاحظہ کیجئے۔

اللهِ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ أَوْ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ . ❶

کے رسول ﷺ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟“ یا آپ نے فرمایا: ”کیا ہرایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟“

1411۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں ایسے نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔“

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا ستر یعنی گھٹنے سے ناف تک اور کندھے ڈھکے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز ہو جائے گی (۲) نمازی کا سر ڈھانکنا ضروری نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔

[100]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

”صماء“ کی ممانعت

1412۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ وَعَنِ الصَّمَّاءِ اشْتِمَالِ الْيَهُودِ . ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کپڑے پہننے سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ تم میں سے کوئی اس طرح ’حتباء‘ کرے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہوئی ہو اور دوسرا یہ کہ یہودیوں کی طرح ’صماء‘ کرنا‘ یعنی یہودیوں کی طرح سارے جسم پر کپڑا لپیٹنا (کہ ہاتھ بھی باہر نہ نکال سکے)۔

---

❶ متفق عليه: البخاري كتاب الصلاة باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به (358) ومسلم كتاب الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه (1148)

❷ صحيح مسلم كتاب الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه (1151) وابو داؤد كتاب الصلاة باب جماع أبواب ما يصلي فيه (626)

❸ متفق عليه: البخاري كتاب مواقيت الصلاة باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس (584) ومسلم كتاب البيوع باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة (3882)

فوائد:...... (۱) "احتباء" یہ ہے کہ چوتڑوں کے بل زمین پر بیٹھا جائے اور گھٹنے کھڑے رکھے جائیں اور اوپر سے ایک کپڑا لپیٹ لیا جائے۔ اس میں ستر کھلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ (۲) "صماء" ابوسعید رضی اللہ عنہ بخاری میں اسے یوں بیان کرتے ہیں کہ اپنا کپڑا کندھے پر اس طرح ڈال لیا جائے کہ ایک کنارے سے شرمگاہ کھل جائے اور وہاں کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

[101]..... بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

1413۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ ......

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. ❶

میمونہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

1414۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نبی ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھی۔"

فوائد:...... مذکورہ حدیثوں میں ننگی زمین پر نماز پڑھنے کے خیال کی تردید ہے۔

[102]..... بَاب الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ

عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا

1415۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ ......

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي

معاویہ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے ام حبیبہ سے پوچھا کہ "جس کپڑے میں رسول اللہ ﷺ آپ کے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الخمرة (381) ومسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (1146)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الحصير (380) ومسلم، كتاب المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة (1497)

فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكَ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى . ❶

ساتھ لیٹتے تھے کیا اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟" اس نے کہا: "جی ہاں! جب اس میں گندگی نظر نہ آتی تھی۔"

1416۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى . ❷

معاویہؓ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے پوچھا جو نبی ﷺ کی بیوی تھیں۔ "کیا نبی ﷺ جماع والے کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں! جب اس میں گندگی نظر نہ آئے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا جن کپڑوں میں گھر والوں سے مباشرت کی جائے یا وقت جنابت وہ زیب تن ہو تو وہ پاک ہیں ان میں اگر گندگی نہیں لگی تو ان میں نماز کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں۔

[103]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتی میں نماز پڑھنا

1417۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ......

هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ . ❸

سعیدؒ بن یزید ازدی کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ بن مالک سے پوچھا "کیا نبی ﷺ اپنی جوتی میں نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

1418۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ......

---

❶ صحيح بالشاهد التالي : ابو داؤد، كتاب الطهارة باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه (366) والنسائي، كتاب الطهارة باب المني يصيب الثوب (293)

❷ صحيح : دیکھئے التعلیق السابق۔

❸ متفق عليه : البخاري، كتاب الصلاة باب الصلاة في النعال (386) ومسلم، كتاب المساجد باب جواز الصلاة في النعلين (1336)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعُوا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي أَوْ آتٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا أَذًى أَوْ قَذَرًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ فَإِنْ رَأَى فِيهِمَا أَذًى فَلْيُمِطْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے تو اپنی جوتی اتار کر اپنی بائیں طرف رکھ دی؛ لوگوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”تمہیں کس چیز نے جوتیاں اتارنے پر آمادہ کیا؟“ لوگوں نے کہا: ”ہم نے آپ کو اتارتے ہوئے دیکھا تو اتار دیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبرائیل آیا اس نے مجھے بتایا کہ ان میں گندگی یا پلیدی لگی ہوئی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنی جوتی الٹ کر دیکھے اگر اس میں گندگی نظر آئے تو اسے دور کر دے اور اس میں نماز پڑھے۔“

فوائد:...... (۱) جوتوں میں نماز درست اور باعث فضیلت ہے (۲) یہ خیال کرنا کہ مدینہ چونکہ صاف بستی تھی جب کہ ہمارے شہروں میں گندگی بہت ہے اس لیے یہ ممکن نہیں، اس خیال کی تردید ہوتی ہے البتہ موجود دور میں قالین وغیرہ کی وجہ سے جوتے کو خوب اچھی طرح صاف کر کے استعمال کرنا چاہیے۔

[104]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ”سدل“ کی ممانعت

1419- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نبی ﷺ نے ”سدل“ کو برا سمجھا۔“

فوائد:...... ”سدل“ کہتے ہیں کہ آدمی اپنے سامنے کپڑے کے دونوں کناروں کو ملائے بغیر لٹکائے (نیل الاوطار، تحفۃ الاحوذی، صاحب النہایہ فرماتے ہیں: السَّدْلُ هُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ بِثَوْبِهِ وَيُدْخِلَ

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعل (650)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی السدل فی الصلاۃ (643) والترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ السدل فی الصلاۃ (376)

ينذبه من داخل فيركع ويسجد وهو كذلك) معنی یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنے ہاتھ بھی اندر داخل کرے اور اسی حالت میں رکوع و سجود کرے" بہر صورت یہ سبھی صورتیں نماز میں درست نہیں۔

[105]۔ بَابٌ فِي عَقْصِ الشَّعْرِ
بالوں کی چوٹی سے متعلق

1420۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا سَاجِدٌ وَقَدْ عَقَصْتُ شَعْرِي أَوْ قَالَ عَقَدْتُ فَأَطْلَقَهُ. ❶

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھا اور میں نے اپنے بالوں کی چوٹی باندھی ہوئی تھی یا اس نے کہا: میں نے گرہ لگائی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے کھول دیا۔"

1421۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ

أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَاءَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا كَمَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں: "ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پیچھے سے ان کے سر کے بال گندھے ہوئے تھے تو وہ انہیں کھولنے لگے اور دوسرے (عبداللہ بن حارث) نے بھی اسے کھولنے دیا پھر وہ فارغ ہو کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر کہا: "آپ کو میرے سر سے کیا تعلق تھا؟" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی مشکیں باندھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔"

---

❶ صحيح، سنن أبو داود: كتاب الصلاة: باب الرجل يصلي عاقصا شعره (646)، والترمذي: أبواب الصلاة: باب ما جاء في كراهية كف الشعر في الصلاة (384)

❷ أخرجه مسلم: كتاب الصلاة: باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر (1101)، وأبو داود: كتاب الصلاة: باب الرجل يصلي عاقصا شعره (647)

فوائد:...... (۱) نماز میں بالوں کو کھول دینا چاہیے یہی سنت ہے (۲) "مکتوف" کہتے ہیں جس کی مشکیں کس دی گئی ہوں یعنی ہاتھ پاؤں باندھ دیے گئے ہوں۔

[106]...... بَاب التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جمائی لینا

1422۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي عَلَى فِيهِ ○

عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ (منہ بند کرنے کے لیے) اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔" ابومحمد کہتے ہیں: یعنی اپنے منہ پر (ہاتھ رکھے)۔

فوائد:...... جمائی کے وقت منہ کھولنے سے عجیب بے وقری صورت بن جاتی ہے آدمی ویسے ہی مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے لہذا مؤمن کو اپنے وقار کا خیال رکھتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے نیز اس سے شیطان کے داخلے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ جمائی کا زیادہ آنا سستی و بیماری کی علامت ہے۔

[107]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ

نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت

1423۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ النَّوْمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنَمْ حَتَّى يَذْهَبَ نَوْمُهُ فَإِنَّهُ عَسَى يُرِيدُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ ○

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں نیند محسوس ہو تو سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند چلی جائے کیونکہ جب وہ استغفار کرنا چاہے گا تو (غلبہ نیند کی وجہ سے) خود کو گالیاں دینے لگے گا۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس وکراهة التثاؤب (7417) وابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما جاء في التثاؤب (5026)

❷ متفق علیہ: البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم ومن لم ير من النعسة والنعستين أو الخفقة وضوءا (216) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب أمر من نعس في صلاته (1833)

فوائد:...... نماز محض کاروائی نہیں ہے کہ اوپر نیچے ہولیا اور نماز ہوگئی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے پڑھی جاتی ہے اس لیے سخت نیند کے غلبے کے وقت نماز کو مؤخر کر دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی نشے کی حالت کی طرح ہی ہے جس میں نماز سے روکا گیا ہے۔

[108]..... بَاب صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے

1424۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي جَالِسًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ ❶

عبداللہؓ بن عمرو بیان کرتے ہیں مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ کر آدمی کا نماز پڑھنا نصف نماز ہے۔'' میں نبی ﷺ کے پاس گیا تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں' مگر میں تم میں سے کسی کی مانند نہیں ہوں۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے نصف ثواب ملتا ہے ہاں اگر کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہ ہو تو پھر دوسری بات ہے (۲) آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا پورا ثواب ہی ملتا تھا' لہٰذا یہ آپ کا خاصہ ہونے کی بناء پر اس صورت کی پیروی درست نہیں۔

[109]..... بَاب صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا

1425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ......

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما وقاعدا...، ح (1712) وابو داود، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد (950)

أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى كَانَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ عَامَيْنِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَيُرَتِّلُ السُّورَةَ حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا . ❶

زوجۃ الرسول ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ آپ ﷺ کی وفات سے ایک یا دو سال پہلے میں نے آپ کو بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے۔ حتی کہ وہ پہلے سے زیادہ لمبی ہو جاتی۔“

فوائد:..... آپکو بیٹھنے کی اجازت کے باوجود آپ کا معمول کھڑے ہو کر ہی نوافل کی ادائیگی کا تھا اس لیے اسی کو معمول بنانا چاہیے۔

1426۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ....

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ . ❷

مالک بھی از زہری از سائب بن یزید از مطلب بن ابی وداعہ از حفصہ از نبی ﷺ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

[110]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا
نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت

1427۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً قَالَ هِشَامٌ أُرَاهُ قَالَ مَسْحَ الْحَصَا . ❸

معیقیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں کنکری ہٹانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے ضرور کرنا ہے تو ایک بار کر سکتے ہو۔“ ہشام کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے کہ آپ نے کنکری ہٹانے کے متعلق فرمایا۔“

---

❶ صحیح کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ قائماً و قاعداً (1709) والترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الرجل یتطوع جالسا (373)

❷ صحیح مالک فی صلاۃ الجماعۃ، باب ماجاء فی صلاۃ..... (22)

❸ متفق علیہ البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب مسح الحصیٰ فی الصلاۃ (1307) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب کراہۃ مسح الحصیٰ وتسویۃ التراب فی الصلاۃ (1219)

1428۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ...

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَا. ❶

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے وہ کنکریاں ہٹانے میں مشغول نہ ہو۔''

فوائد:...... نماز کی درستی کے لیے حرکت میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر حرکت غفلت کا باعث بن رہی ہو تو یہ فعل بھی ہو تو قابل مذمت ہے لہذا سجدہ گاہ میں کوئی قابل اصلاح چیز نظر آئے تو اسے ایک بار ہی درست کر لینا چاہیے۔

[111]... بَابُ الْأَرْضِ كُلُّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے

1429۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ الْفَقِيرَ يَقُولُ...... ......

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَحُرِّمَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَيُرْعَبُ مِنَّا عَدُوُّنَا مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ. ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ مجھ سے پہلے کوئی بھی نبی خاص اپنی قوم کے لیے بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کے لیے بھیجا گیا۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا اور وہ مجھ سے پہلے لوگوں پر حرام تھا۔ اور میرے لیے تمام زمین نماز اور تیمم کے لیے پاکیزہ بنائی دی گئی ہے اور ہمارا دشمن ایک ماہ کی مسافت سے ہم سے ڈرتا ہے۔ اور مجھے شفاعت دی گئی ہے۔''

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب مسح الحصی فی الصلاۃ (945) والترمذی، باب الصلاۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلاۃ (379)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التیمم، باب ا۔ (335) ومسلم، کتاب المساجد، باب جعلت لی الأرض مسجداً وطہوراً (1163)

فوائد: ...... (۱) معلوم ہوا سابقہ انبیاء و امم کے برعکس یہ ہمارے نبی ﷺ امت کے لیے خصوصی امتیازات ہیں (۲) ایک ماہ کی مسافت پر دشمن کا ڈرنا اس دور میں چونکہ سفر اونٹوں پر یا پیدل ہوا کرتے تھے اس لیے سفر مخصوص منزلوں پر محیط ہوتے اسی حساب سے دشمن کی دوری کو بیان کیا گیا ہے یہ خوف آج بھی ممکن ہے جب مسلمان جہاد کے لیے ہر وقت تیار اور اقدام پر تلے ہوں بزدلی اسلام میں ہے نہ حق اس سے دشمن پر خوف مسلط کیا جا سکتا ہے۔

1430۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تُجْزِئُ الصَّلَاةُ فِي الْمَقْبَرَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَلَى الْقَبْرِ فَنَعَمْ وَقَالَ الْحَدِيثُ أَكْثَرُهُمْ أَرْسَلُوهُ ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے“ ابومحمد سے کہا گیا: ”قبرستان میں نماز کفایت کرے گی؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں! اگر قبر پر نہ ہو“ اور انہوں نے کہا: اس حدیث کو اکثر لوگوں نے مرسل بیان کیا۔

فوائد: ...... (۱) نماز کے لیے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس لیے جہاں پر گندگی ہو وہاں نماز نہیں ہوتی اس کے علاوہ پاک جگہوں میں سے حمام و قبرستان خارج ہیں (۲) صحیح قول کے مطابق تیرہ جگہوں پر نماز ممنوع ہے (1) گندگی کا ڈھیر (۲) ذبح خانہ (۳) مقبرہ (۴) راستے کے درمیان (۵) حمام (۶) اونٹوں کا باڑہ (۷) بیت اللہ کی چھت (۸) قبرستان کے رخ پر (۹) بیت الخلاء کی دیوار کی جانب جس پر گندگی لگی ہو (۱۰) یہودیوں عیسائیوں کے عبادت خانے (۱۱) جاندار تصویروں کی جانب رخ کر کے (۱۲) مقام عذاب (۱۳) غصب شدہ زمین (نیل الاوطار)۔ واللہ اعلم

[112] بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ

اونٹوں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز

1431۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ

---

❶ صحیح: [illegible] کتاب الصلاۃ [illegible] (492) [illegible] (317)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے احاطہ اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے احاطہ میں تو نماز پڑھو مگر اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔''

فوائد:...... (۱) اونٹوں کی خلقت چونکہ شیاطین سے ہوئی ہے (ابو داؤد) اس لیے ان کے باڑوں میں نماز سے روکا گیا ہے (۲) بکریوں کے باڑے میں نماز کی ادائیگی سے معلوم ہوتا ہے ماکول لحم جانور کے گوبر و پیشاب والے نشانات وغیرہ پر نماز ہو سکتی ہے (واللہ اعلم)

[113]..... بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا
اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لیے مسجد بنائے

1356۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي ....

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ. ❷

محمود بن لبید کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا، تو لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے۔ اللہ اس کے لیے جنت میں اس جیسا گھر بنائے گا۔''

فوائد:...... یہ انتہائی فضیلت کا حامل کام ہے لہٰذا اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

[114]..... بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنا

1433۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ

❶ صحيح: الترمذي، كتاب أبواب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة في مرابض الغنم وأعطان الإبل (348-349)، ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الصلاة في أعطان الإبل (768)

❷ صحيح: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب (1190/4)، والترمذي كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل بناء المسجد (318)

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. ❶

ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔"

فوائد:...... (۱) انہیں تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے ان کی ادائیگی ضروری ہے اگر تو کوئی فرائض وسنن پڑھتے ہوں تو یہ ساتھ ادا ہو جائیں گی ورنہ ان کو الگ سے ادا کرنا ضروری ہے (۲) ان رکعتوں کا تعلق مسجد میں بیٹھنے سے ہے اگر بیٹھنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں نیز بغیر رکعتوں کی ادائیگی کے آپ ﷺ سے منبر پر بیٹھنا بھی ثابت ہے۔ اور کعبؓ بن مالک کی غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والی حدیث جو کہ بخاری میں ہے سے بھی بلاصلاۃ بیٹھنا درست معلوم ہوتا ہے اسی بناء پر جمہور نے اسے مستحب شمار کیا ہے (تحفۃ الاحوذی) بعض شیوخ اس کی فرضیت کے قائل ہیں یہ موقف راہ اعتدال سے ہٹا ہوا ہے۔ (واللہ اعلم)

[115]..... بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

1434۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ ....

أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. ❷

ابواسیدؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی ﷺ پر سلام کہے اور کہے: "اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب وہ باہر نکلے تو کہے: "اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

---

❶ صحیح: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین ..... (1651) و ابوداود کتاب الصلاۃ باب ما جاء في الصلاۃ عند دخول المسجد (467)

❷ ان تخریج مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها باب (118) (1649) وابوداود کتاب الصلاۃ باب فیما یقوله الرجل عند دخوله المسجد (465)

[116]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

1435۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ.........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ قَالَ نَعَمْ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا. ❶

شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہؒ سے کہا: ''کیا تو نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔''

1436۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ يَقُولُ هَكَذَا وَبَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔'' یا فرمایا: ''اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کوئی تھوکنا چاہے تو وہ اپنی بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے یا اس طرح کرے اور انہوں نے اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کے ایک حصے کو دوسرے سے مل دیا۔''

1437۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّعَنَّ ثُمَّ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو اچانک انہوں نے مسجد کے قبلہ کی طرف رینٹ دیکھا تو آپ مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے ہرگز تھوکنا یا آپ نے فرمایا:

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة...(1231) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب كراهية البزاق في المسجد(475)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الصلاة، باب لا يبصق عن يمينه في الصلاة(412) ومسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة(1230)

أَمَرَ بِهَا فَحُكَّتْ مَكَانُهُ وَأَمَرَ بِهَا فَلُطِخَتْ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ بِزَعْفَرَانٍ. ❶

ہرگز نہ کھنکھارے (بلغم یا ریزش نہ پھینکے) پھر آپ نے اسے کھرچنے کا حکم دیا وہ جگہ کھرچ دی گئی، یا آپ نے وہاں کچھ لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیا گیا۔" حماد کہتے ہیں: "مجھے معلوم نہیں ہے" مگر یہ کہ آپ نے وہاں زعفران لگانے کا حکم دیا۔"

1438۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. ❷

ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر ریزش دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکری پکڑ کر اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ناک صاف کرنا چاہے تو وہ اپنے سامنے نہ صاف کرے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔"

فوائد:...... (۱) مسجد میں تھوکنا گناہ کا باعث ہے البتہ اسے چھپا دینا اور پر مٹی ڈال دینا اس کے کفارے کا باعث ہے جب کہ مسجدیں کچی ہوں (۲) حالت نماز میں سامنے تھوکنا حرام ہے البتہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے یا رومال میں تھوکا جا سکتا ہے لیکن پکی مسجد کا خیال رہے آج کل جس طرح قالین اور صفوں کا اہتمام کیا جاتا ہے ایسی صورت میں مسجد میں تھوکنے سے احتراز برتنا چاہیے۔

[117] بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں سونے کے متعلق

1439۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي

❶ متفق علیہ، البخاری، کتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به أو يرى شيئا أو بصاقا في القبلة (753) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة ... (1224)

❷ متفق علیہ، البخاری، كتاب الصلاة، باب حك المخاط بالحصى من المسجد (408) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (1225)

الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ عَمِّهِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَلَبَتْنِي عَيْنِي. ❶

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: ''کیا میں تمہیں مسجد میں سویا ہوا نہیں دیکھ رہا ہوں؟'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ پر نیند غالب آ گئی تھی۔''

1440- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلَى بِئْرٍ فِيهَا رِجَالٌ مُعَلَّقُونَ فَقِيلَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى ذَاتِ الْيَمِينِ فَذَكَرْتُ الرُّؤْيَا لِحَفْصَةَ فَقُلْتُ قُصِّيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَّتْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى هَذِهِ قَالَتِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَ الْفَتَى أَوْ قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ وَكُنْتُ إِذَا نِمْتُ لَمْ أَقُمْ حَتَّى أُصْبِحَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي اللَّيْلَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری بیوی نہیں تھی اور میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے کوئی ایک کنویں کے پاس لے جایا گیا۔ جس میں چند آدمی لٹکے ہوئے تھے کہا گیا: ''اسے دائیں طرف لے جاؤ۔'' میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا میں نے اس سے کہا: یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنا اس نے آپ کے پاس خواب بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خواب کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ''ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا نوجوان ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں سوتا تھا تو جب تک صبح نہ ہوتی اٹھتا نہیں تھا۔'' راوی کہتا تھا: ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات کو مسلسل نماز پڑھتے رہے۔

❶ اسنادہ صحیح۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب فضل قیام اللیل (1121) ومسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (6361)

فوائد:...... (۱) مسجد میں سونا جائز ہے اگرچہ آدمی بالغ ہی ہو (۲) تہجد گزاری آدمی کی اچھائی کی علامت ہے۔

[118] ... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید وفروخت کی ممانعت

1441۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ الضَّالَّةَ فَقُولُوا لَا أَدَّى اللَّهُ عَلَيْكَ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں کوئی چیز بیچتے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم اس سے کہو: "اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔" اور جب تم کسی مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو کہو: "اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ کرے۔"

فوائد:...... (۱) مسجد میں خرید وفروخت حرام ہے البتہ اگر یہ سودا ہوا ہے تو مسجد میں چیز پکڑنے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) آج کل بے توجہی کی وجہ سے مساجد میں رسالے دینی اخبارات اور کتب فروخت ہوتی ہیں جو کہ درست نہیں۔ (۲) شرعی احکام کے مخالف کو بددعا دینی جائز ہے (۳) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔

[119] ..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت

1442۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ......

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ يَحْمِلُ نَبْلًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمْسِكْ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: "کیا تم نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیر لے کر مسجد سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "ان کے پھلوں کو بند کرو۔" عمرو نے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، 79 (1260)؛ وأبو داود، كتاب الصلاة، باب في كراهية إنشاد الضالة في المسجد (473)

نُصُولَهَا قَالَ نَعَمْ. ❶ دینار نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... مسجد میں اسلحے کو اس طرح لے کر پھرنا کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو ممنوع ہے۔

[120]....بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ
قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

1443۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ......

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِالنَّبِيِّ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا. ❷

عبداللہ بن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس ملک الموت آیا تو آپ ﷺ اپنا کپڑا منہ پر ڈالتے تھے جب آپ کا دم گھٹتا تھا تو کپڑے کو چہرے سے دور کرتے اور فرماتے: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔'' آپ ﷺ ان جیسے کام کرنے سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے۔''

فوائد:...... (۱) موت کے وقت شدت آدمی کی بدبختی کی علامت نہیں (۲) قبروں کو سجدہ گاہ بنانا باعث لعنت و ملامت ہے اگرچہ انبیاء کی قبریں ہی ہوں (واللہ یهدی)

[121]... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاشْتِبَاكِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ
مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت

1444۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ....

عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الْحَنَّاطِ قَالَ أَدْرَكَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْبَلَاطِ وَأَنَا مُشَبِّكٌ بَيْنَ أَصَابِعِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ابوثمامہ رحمہ اللہ حناط کہتے ہیں مجھے کعب بن عجرہ ''بلاط'' جگہ پر ملے۔ اور میں نے انگلیوں میں تشبیک دی ہوئی تھی انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، (451) ومسلم، كتاب الأدب، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق (6604)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب 55، (436) ومسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن بناء المساجد على القبور (1187)

فَقَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❶

سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دے۔"

1445۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَعَمَدْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فَإِنَّكَ فِي صَلَاةٍ. ❷

کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضو کرے اور مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دینا۔ کیونکہ تم نماز میں ہو۔"

1446۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَا تَقُولُوا هَكَذَا يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے حتی کہ اپنے گھر واپس آ جائے۔ لہٰذا تم اس طرح نہ کرو یعنی اپنی انگلیوں کے درمیان کنگھی نہ لگاؤ۔"

فوائد:...... تشبیک ہوتا ہے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا جائز ہے البتہ حالت نماز میں منع ہے اسی طرح نماز کے لیے وضوء کر کے جاتے ہوئے چونکہ آدمی نماز میں ہوتا ہے (دیکھیے 1445 اس لیے اس وقت یہ ممنوع ہے۔

[122]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے

1447۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الهدی فی المشی الی الصلاۃ (562) والترمذی، کتاب المواقیت، باب ما جاء فی کراهیة التشبیك بین الأصابع فی الصلاۃ (386)

❷ حسن سابق ولاحق: تحقیق ملاحظہ کیجیے۔

❸ صحیح: ابن خزیمہ (446) والترمذی کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی کراهیة التشبیك بین الأصابع فی الصلاۃ (382)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يَقُمْ أَوْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب تک اپنے مصلی (جائے نماز) میں۔ جہاں اس نے نماز پڑھی رہتا ہے فرشتے اس کے لیے مسلسل دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ یا وہ بے وضو نہ ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: ”اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم کر۔“

فوائد:...... نماز پڑھ لینے کے بعد جگہ بدلنے کی بجائے اسی جگہ بیٹھنا انتہائی فضیلت کا حامل ہے ان آسان اعمال کے ذریعے فرشتوں کی دعاؤں کا حصول باعث خیر و برکت اور نجات ہے۔ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس عظیم سعادت سے محروم رہنا یقیناً بہت بڑی محرومی ہے۔ (اللھم وفقنا لھذا)

[123]..... بَابٌ فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان

1448۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتی کہ مسجدوں کے متعلق لوگ فخر کریں۔“

فوائد:...... (۱) مسجدوں کی بجا زیب و زینت پسندیدہ نہیں ہے بلکہ سادگی اختیار کرنا اولیٰ ہے (۲) مسجدوں کی حصول تقرب کا ذریعہ بنانے کی بجائے ان پر فخر قیامت کی نشانی اور باعث نشانی ہے۔ آج کل مساجد کے ذمہ داران ان مبارک عبادت گاہوں کا اپنی جاگیر سمجھتے ہیں بابرکت مال کو فضول ڈیکوریشن پر اڑا دینا اور دوسری مساجد کے مقابلہ میں اترانا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

[124]..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ　　سترے کی طرف نماز پڑھنا

1449۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ ....

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وانتظار الصلاۃ (1507) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ باب فضل القعود فی المسجد (369)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی بناء المسجد (449) و نسائی، کتاب المساجد، باب المباھاۃ فی المساجد (688)

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَإِنَّ الظُّعُنَ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❶

ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بطحاء کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے لکڑی تھی عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔"

1450۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ تُرْكَزُ لَهُ الْعَنَزَةُ يُصَلِّي إِلَيْهَا. ❷

ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے لکڑی گاڑی جاتی تھی کہ آپ اس کی طرف نماز پڑھیں۔"

فوائد:...... (۱) نمازی کا اپنے سامنے کوئی چیز گاڑھ لینا یا کسی کے پیچھے ہو جانا یہ سترہ اس کا نماز میں اہتمام ضروری ہے اس کے بغیر نماز میں نقص آتا ہے (۲) اگر سترہ سامنے ہو تو سترے کے آگے سے کسی کا گزرنا نقصان دہ نہیں۔

[125]...... بَاب فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّي إِلَى السُّتْرَةِ

نمازی کا سترے کے قریب ہونا

1451۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. ❸

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔"

فوائد:...... (۱) نمازی کے لیے اتنی حرکت جائز ہے کہ وہ گزرنے والے کو روکے (۲) یہ تبھی ممکن ہے جب آگے سترہ ہوگا ورنہ تھوڑی دور سے گزرنے والے کے پیچھے بھاگنے سے تو پہ رہا اس لیے نہ تو بلا سترہ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس (86) ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی (1122)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی (1115) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاستتار للمصلی (687)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مر بین یدیہ (509) ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المارین یدی المصلی (1128)

نماز پڑھی جائے اور نہ زیادہ فاصلہ رکھا جائے بلکہ اس کے قریب ہو کر کھڑا ہوا جائے۔

[126]..... بَابُ الصَّلاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھنا

1452۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

فوائد:..... (۱) سواری کو سترہ بنایا جا سکتا ہے (۲) اونٹوں کے باڑے میں نماز ممنوع ہے لیکن اگر وہ ایک دو ہوں تو ان کے قریب پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

[127]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

عورت کا نمازی کے سامنے ہونا

1453۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ .....

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کے بستر کی طرف نماز پڑھ رہے ہوتے تو وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان اسی بستر پر لیٹی ہوتی جیسے جنازہ آگے رکھا ہوتا ہے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا عورت اگر سامنے سے گزرے نہ لیٹے ٹھہری ہوئی ہو تو نماز جائز درست ہے۔

[128]..... بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلاةَ وَمَا لا يَقْطَعُهَا

نماز کو کوئی چیز توڑتی ہے اور کوئی چیز نہیں توڑتی

1454۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

---

❶ متفق علیہ: بخاری: کتاب الصلاة، باب الصلاة فی مواضع الإبل (430) ومسلم: کتاب الصلاة، باب سترة المصلی (1118)

❷ متفق علیہ: بخاری: کتاب الصلاة، باب 51 (1140) وابن ماجہ: کتاب اقامة الصلاة ... من صلی وبینہ وبین القبلة شيء (956)

أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ قَالَ قُلْتُ فَمَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ ۔ ❶

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا: "جس آدمی کے آگے کجاوے کی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔" عبداللہؓ بن صامت کہتے ہیں: میں نے کہا: سیاہ کتے میں کونسی بات ہے جو سرخ اور زرد میں نہیں؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح پوچھا جیسے تو نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: "سیاہ کتا شیطان ہے۔"

فوائد:...... (۱) اس روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ البانی رحمہ اللہ اور اکثر علماء اس جانب گئے ہیں امام البانی رحمہ اللہ (صحیحہ) میں ایک روایت لائے ہیں جس کے الفاظ میں "تُعادُ" کے ساتھ صراحت ہے کہ نماز دوہرائی جائے گی (واللہ اعلم) (۲) ابوداؤد میں عورت کے حائض بالغہ کی قید ہے۔

[129]... بَاب لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ
نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

1455۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ يَعْنِي عَلَى أَتَانٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْتُ عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ عَنْهَا وَتَرَكْتُهَا تَرْعَى وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اور فضل گدھے پر سوار ہو کر گئے اور نبی ﷺ منیٰ یا عرفہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ایک صف کے پاس سے گزرا اور ایک صف کے پاس اتر کر گدھے کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا میں اس صف میں داخل ہو گیا۔"

فوائد:...... اس حدیث سے استدلال کرنا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی صحیح نہیں کیونکہ امام

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي (1137) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب مايقطع الصلاة (702)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة من خلفه (493) ومسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي (1124)

بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب باندھا ہے (سترة الامام سترة من خلفه) امام کو سترہ پیچھے والوں کا سترہ ہے جب نمازیوں کے آگے سترہ موجود ہے تو سترے کے آگے گزرنے والی کوئی بھی چیز نقصان دہ نہیں جس طرح (1449) حدیث میں ہے کہ آپ کی سترے کے آگے سے عورتیں گزر رہی تھیں لہٰذا سترے کے آگے سے گزرنے والی کوئی بھی چیز نماز میں خرابی کا باعث نہیں۔ مسئلہ تب بنے گا جب کوئی نمازی اور سترے کے درمیان سے گزرے گا۔

[130]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

1456۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ....

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ فَلَا أَدْرِي سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ يَوْمًا . ❶

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ابو جہیم انصاری نے مجھے زید بن خالد جہنی کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص چالیس.... کھڑا رہے تو اس بات سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔" انہوں نے کہا: "میں نہیں جانتا چالیس سال یا مہینے یا دن۔"

1457۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ ....

أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ ابوجہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر

❶ صحيح: ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب المرور بين يدى المصلى (944) ومسلم، كتاب الصلاة، باب منع المار بين يدى المصلى (507) مابعد بدون رقم

فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً. ❶

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس کے متعلق اسے کیا عذاب ہوگا تو اس کے سامنے سے گزرنے سے یہ بہتر سمجھتا کہ چالیس ....تک کھڑا رہے۔" ابوالنضر کہتے ہیں: "مجھے نہیں معلوم چالیس دن مہینے یا سال۔"

فوائد:...... نمازی کے آگے سے گزرنا نہایت معیوب فعل ہے جس پر سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔اس سے جس قدر ہو سکے احتیاط برتنی چاہیے۔

[131]..... بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1458۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْأَغَرُّ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ تمام مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار نماز سے بہتر ہوتا ہے۔"

1459۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ اور مسجدوں میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔"

---

❶ متفق علیہ: البخاری، كتاب الصلاة، باب اثم المارين يدى المصلى (510) ومسلم، كتاب الصلاة، باب منع المارين يدى المصلى (1132)

❷ متفق علیہ: البخاری، كتاب فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة، باب فضل صلاة فى مسجد مكة والمدينة (1190) ومسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة (3361)

الْحَرَامِ . ❶

1460۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِـي مَسْـجِـدِي هَـذَا أَفْـضَـلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے لیکن یہ ثواب فرائض کے ساتھ خاص ہے نوافل گھر میں ہی افضل ہیں اگرچہ مکہ ہو یا مدینہ۔(۲) فی ”مسجدی هذا“ کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہی ہے کہ اس سے آپ کے زمانے والی مسجد مراد ہو نہ کہ جو بعد میں اضافہ کیا گیا ہے خصوصاً جو آپ ﷺ نے ”هذا“ کے لفظ سے تعیین کی ہے۔(فتح الباری)

[132]...... بَابُ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ

تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر نہیں کرنا چاہیے

1461۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ قَـالَ قَـالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَـدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَـاجِدَ الْكَعْبَةِ وَمَسْـجِدِي هَـذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى . ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین مساجد کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے خانہ کعبہ، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔“

فوائد:...... ان تین مساجد کے علاوہ ثواب کی نیت سے کسی مسجد یا مزار کی طرف سفر کرنا حرام ہے چاہے کوئی کتنا ہی ذی مرتبت کیوں نہ ہو۔

[133]...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

1462۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَدَّةَ عَنْ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة (3366) وابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي ﷺ (1405)

❷ صحیح: ابن ماجہ کی تخریج دیکھئے۔

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة (1189) ومسلم، كتاب الحج، باب لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد (3371)

مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ لَيْلٍ إِلَى صَلَاةٍ آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . ❶

ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کے اندھیرے میں نماز (مسجد) کی طرف جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے روشنی دیں گے۔''

فوائد:...... دنیاوی مشقت اخروی راحت کا باعث ہے فجر وعشاء ان دو نمازوں کا منافقوں پر بھاری ہونے کا سبب ان میں پائی جانے والی مشقت ہی ہے جب کہ انکی تاریکیاں و مشقتیں مؤمنین کے لیے راحت و روشنی کا باعث ہے۔

[134]...... بَابُ كَرَاهِيَةِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت

1463۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ....

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ . ❷

ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (نماز کی حالت میں) مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب وہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ بھی اپنی توجہ پھیر لیتا ہے۔''

فوائد:...... نماز میں ضرورت کی بناء پر گردن موڑے بغیر جھانکنا اگرچہ جائز ہے لیکن متوجہ رہنا انتہائی باعث سعادت ہے کیونکہ اللہ براہ راست بندے کے سامنے ہوتا ہے اور اس پیاری ہستی سے منہ یا نظریں پھیرنا اسکی بے قدری کے مترادف ہے [العیاذ باللہ]

[135]...... بَابُ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ

کونسی نماز افضل ہے؟

1464۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ....

---

❶ صحیح بالشواهد

❷ إسناده ضعيف ولكن له شواهد أحمد 175/5، وأبو داود، كتاب الصلاة، باب الالتفات في الصلاة (909)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ مُقِلٍّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ.❶

عبداللہ بن حبشی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کونسے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شک و شبہ کے بغیر اللہ پر ایمان لانا اور ایسا جہاد کرنا جس میں خیانت نہ ہو۔ اور ایسا حج جس میں گناہ نہ ہو۔'' پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لمبا قیام۔'' کہا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو غریب کی کمائی سے کیا گیا ہو۔'' کہا گیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان چیزوں کو چھوڑ دینا جو اللہ نے تجھ پر حرام کیں۔'' کہا گیا کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنی جان اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرے۔'' کہا گیا کونسی شہادت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائے اور خود جان سے مار دیا جائے۔''

فوائد:...... (۱) مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو افضل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ پیچھے نماز کو اس کے وقت پر پڑھنے کو افضل گردانا گیا ہے۔ جب کہ اس حدیث میں جہاد و حج کو افضل الاعمال کہا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت اور افراد کے اعتبار سے ہے کسی حالات میں کوئی عمل افضل ہوتا ہے اور کسی بندے کے لیے کوئی عمل افضل ہوتا یعنی جس میں اس کی سستی جھلکتی آپؐ اسی کام کو اسکے لیے بہتر قرار دیتے (۲) زیادہ سجدوں کی بجائے لمبا قیام زیادہ فضلیت کا باعث ہے (۳) صدقے میں مال کی زیادتی نہیں بلکہ خلوص افضل ہے۔

[136]..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت

1465۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ ....

❶صحيح: احمد 411/3، وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب اى الأعمال افضل (1449) والنسائي، كتاب الزكاة، باب جهد المقل (2525)

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا الْبَرْدَيْنِ قَالَ الْغَدَاةُ وَالْعَصْرُ. ❶

ابوموسیٰ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دونوں ٹھنڈی نمازیں پڑھے جنت میں داخل ہوگا۔'' ابومحمد کہا گیا: ''دو ٹھنڈی نمازیں کونسی ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''فجر اور عصر۔''

1466۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ وَمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا أَمَّنَ وَلَمْ يَفِ فَقَدْ غَدَرَ وَأَخْفَرَ. ❷

ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہوگا لہذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔ اور جس نے عصر کی نماز پڑھی وہ بھی اللہ کی پناہ میں ہوگا لہذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''جب اللہ نے اس کو پناہ دی اور کسی نے اس کے وعدے کو پورا نہ کیا تو بے شک اس نے دھوکا دیا اور بدعہدی کی۔''

فوائد:...... ابومحمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق فجر وعصر کی ادائیگی سے بندہ جب اللہ کی پناہ میں آ گیا تو لازماً اب کسی چیز کا خوف خدشہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بقیہ کاموں سے اب چھٹی ہے بلکہ پناہ میں آنے کے جو عہد و پیمان ہیں انہیں پورا کرنا بھی لازم ہے مثلاً دوسرے فرائض چاہے ان کا تعلق حقوق اللہ سے یا حقوق العباد سے۔

[137]۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

1467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة الفجر (574) ومسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما (1436)

❷ مسندہ جید: اگر ابراہیم کا جد معلوم ہو اور ہو تو رب اللہ کی بہتر جانے بہر حال اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَأَرَادَ الرَّجُلُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ ❶

عبداللہ بن ارقم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی بیت الخلاء میں جانا چاہے تو پہلے بیت الخلاء میں پہلے جانا چاہیے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ نماز میں ہر حاجت سے فارغ ہو کر اطمینان سے خالی الذہن ہو کر داخل ہونا چاہیے۔

[138]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

1468۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ... ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔''

فوائد:...... لہٰذا دوران نماز کوکھوں پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

[139] ... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا
عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت

1469۔ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيِّ ... ...

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. ❸

ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو برا سمجھتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) عشاء سے پہلے سونے سے نماز کے فوت ہونے کا خدشہ ہے اس لیے یہ ممنوع ہے (۲) عشاء کے بعد باتیں مکروہ ہیں البتہ علمی محفل یا خیر کی حاصل باتوں میں کوئی حرج نہیں جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ کے ہاں رات گزارنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ (فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً

---

❶ صحيح: أبو داود، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقن (88) والترمذي كتاب الطهارة، باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة (142)

❷ متفق عليه: بخاري، كتاب العمل في الصلاة (1220) ومسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الاختصار في الصلاة (1218)

❸ متفق عليه: بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (541) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها وهو التغليس (1462)

ثُمَّ رَقَدَ) آپ ﷺ نے کچھ دیر گھر والوں سے باتیں کیں اور پھر سو گئے (مسند ابی عوانہ) اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رات گئے تک باتیں کرتے رہتے (احمد: صحیح)

[140]۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

مشرک کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت

1470۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَهِلَ صَوْتُهُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ ❶

محرر اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں علی بن ابو طالب کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (مکہ کی طرف) بھیجا، انہوں نے چار باتیں بلند آواز سے پکار کر کہیں حتی کہ ان کی آواز بیٹھ گئی خبردار! مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہو گا، اور ہرگز کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، اور جس کا رسول اللہ ﷺ سے عہد تھا اس کی مدت چار مہینے ہے، جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ مشرکوں سے بری ہے۔"

فوائد:......(۱) آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے یہ اس آیت کے موافق ہے ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ کہ مشرک نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آویں۔ لہٰذا اب مشرکوں کا کسی حال میں حرم میں داخل ہونا جائز نہیں (۲) اگر ادیان باطلہ والوں سے عہد و پیمان ہوں تو ان کو اعلانیہ اپنی براءت کا بتایا جائے گا نہ کہ اچانک ان سے براءت کا اظہار کر کے تو ان کے ساتھ محاذ کھول لیے جائے۔

[141]......بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ بچے کو نماز کا حکم دیا جائے

1471۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر من العورۃ (369) ومسلم، کتاب الحج، باب لا یحج مشرک ولا یطوف بالبیت عریان (3274)

بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ.........

حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ. ❶

عبدالملک بن ربیع بن سبرۃ اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھے تو اس کو مارو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا بچے کی تربیت کا عمل اس کی بلوغت سے قبل ہی شروع کر دیا جائے گا تا کہ بلوغت کے بعد وہ بھٹکنے نہ پائے (۲) نیک تربیت کے لیے بچوں کو مارنا بھی درست ہے اور یہ مارنا ظلم نہیں ہے بلکہ عین پیار ہے اگر آپ نے نہ مار کر ہمیشہ کے لیے بچے کو نماز چور بنا دیا تو آپ نے بہت ظلم کیا۔

[142]..... بَابُ أَيِّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے

1472۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ............

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. ❷

موسیٰ بن علی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر سے سنا انھوں نے کہا: ''تین وقت ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے چمکنے والا حتیٰ کہ بلند ہو جائے اور جس وقت دوپہر ہوتی ہے حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے جھکتا ہے حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔''

فوائد:...... غروب و طلوع آفتاب اور زوال کے وقت نماز کا پڑھنا ممنوع ہے طلوع و غروب کے

❶ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة (494) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلاة (407)

❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها (1926) وابو داؤد، كتاب الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها (3192)

متعلق آتا ہے کہ اس وقت شیطان اپنے سینگ سورج کے سامنے کر دیتا ہے جیسا کہ الفاظ ہیں (فَـــإِنَّهَــا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ) (متفق علیہ) اور اسی طرح زوال بارے آتا ہے (حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ...... مسلم) اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے لہٰذا ان اوقات میں نماز کے ساتھ مردوں کو دفنانا بھی منع ہے۔

1473۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے اچھے لوگوں نے بیان کیا جن میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب بھی ہیں۔ ان سب سے اچھے میرے نزدیک عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی حتی کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہوتی ہے حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔“

فوائد:...... سابقہ تین اوقات کے علاوہ ان دو وقتوں میں بھی نماز پڑھنا منع ہے ہاں فجر وعصر کے بعد اگر فرض یا سبب کی نماز ہو تو وہ پڑھی جا سکتی ہے جیسے تحیۃ المسجد سجدۃ تلاوۃ وغیرہ۔

[143]..... بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1474۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.......

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَمَسْرُوقًا يَشْهَدَانِ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا شَهِدَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا يَوْمًا إِلَّا صَلَّى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید اور مسروق دونوں سے سنا کہ وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق گواہی دی کہ: ”کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوں اور یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی عصر

---

❶ متفق عليه: البخاري: كتاب مواقيت الصلاة باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، ومسلم كتاب صلاة المسافرين باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها (1918)

تَعْنِي بَعْدَ الْعَصْرِ . ❶ کے بعد۔“

فوائد:...... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ عصر کے بعد نوافل کی ادائیگی درست ہے بعض علماء نے بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث (لا صَلاةَ بَعدَ الْعَصْرِ حتى تَغِيبَ الشَّمْسُ) عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں سے استدلال کرتے ہوئے اسے آپ ﷺ کا خاصہ قرار دیا ہے جب کہ راجح بات یہی ہے جو کہ اس حدیث سے ظاہر ہو رہی ہے ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ ”آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا الا یہ کہ سورج ابھی بلند ہو یعنی جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا تب تک نماز جائز ہے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ثابت ہے (مجمع الزوائد) لہٰذا عصر کے بعد جب تک سورج بلند و روشن ہو کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ فوت شدہ فرض نماز ہو یا سنت ہو یا نفل ہو یا نماز جنازہ (عون المعبود)

1475۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔“

1476۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ..........

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ازھر اور مسور بن مخرمہ نے ان کو نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا: کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا عصر کے بعد کی دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب مايصلى بعد العصر من الفوائت ونحوها (593) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتين التين كان يصليهما (1934)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب المواقيت، باب مايصلي بعد العصر من الفوائت ونحوها (591) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي بعد العصر (1932)

النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ
عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ
سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ
فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ
سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ
يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى
الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي
حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ
إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي
أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ
أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ
وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ
فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ
فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي
نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ
قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ سُئِلَ أَبُو
مُحَمَّدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنَا
أَقُولُ بِحَدِيثِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا
صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ

کہتے ہیں: کہ میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے ساتھ لوگوں کو ان
(دو رکعتوں کے پڑھنے) پر مارا کرتا تھا۔" کریب کہتے
ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان کو ان
کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھو۔" میں نے ان لوگوں کے پاس جا کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی
بات بیان کی تو انہوں نے اسی بات کے لئے مجھے ام
سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے
رسول اللہ ﷺ کو ان سے منع کرتے ہوئے سنا پھر ان کو
میں نے یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ ﷺ
کا ان دو رکعتوں کے پڑھنے کا واقعہ یہ ہے: "آپ ﷺ
نے عصر کی نماز پڑھی پھر گھر آئے اور میرے پاس انصار
قبیلہ سے بنو حرام کی چند عورتیں تھیں۔ آپ ﷺ وہ دو
رکعتیں پڑھنے لگے میں نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بھیجا
میں نے اس سے کہا: "رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر
کھڑی ہونا اور کہنا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے
رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ان دو رکعتوں سے
منع کرتے ہوئے سنا اور اب میں آپ کو وہی دو رکعتیں
پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں اگر آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ
کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔" ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس
لڑکی نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ
کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو
آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے مجھ
سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا میرے پاس
عبدالقیس کے لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی خبر

الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. ❶

لائے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا یہ وہی دو رکعتیں تھیں۔" ابو محمد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "میں عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا قائل ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ہے حتی کہ سورج طلوع ہو جائے۔"

فوائد:..... معلوم ہوا آپ ﷺ نے عصر کے بعد رکعات کی ابتداء قضائی دینے سے کی پھر اپنی عادت کے مطابق اس پر دوام اختیار کر لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد قضائیں دی جا سکتی ہے جیسا کہ (باب مَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَ نَحوِهَا) سے ظاہر ہے۔

[144] بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ

سنت نماز کے متعلق

1477۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "نبی ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے۔"

1478۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ....

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب السهو، باب اذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع (1223) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتين ..... (1930)

❷ متفق عليه: كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (937) ومسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2037)

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مِثْلَهُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَهُ ❶

نبی ﷺ کی بیوی ام حبیبہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ''جو مسلمان آدمی فرض کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر ہوگا یا آپ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔'' ام حبیبہ کہتی ہیں: ''اس کے بعد میں ہمیشہ بارہ رکعات پڑھتی رہی۔'' عمرو اور نعمان نے بھی اسی طرح کہا۔

فوائد:...... دن میں فرائض کے علاوہ یہ بارہ سنتیں جنہیں سنن رواتب بھی کہا جاتا ہے ان پر دوام دخول جنت کا سبب ہے ترمذی میں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے 4 ظہر سے پہلے اور 2 اس کے بعد۔ پھر 2 مغرب اور 2 عشاء کے بعد اور 2 فجر سے قبل لہذا انکا انتہائی خیال رکھنا چاہیے نیز ظہر سے قبل 2 رکعتوں کا ذکر بھی آتا ہے (دیکھئے گذشتہ حدیث)

1479۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ❷

عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔''

[145]..... بَاب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1480۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ....

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن (1693) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة (1250)

❷ صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب الركعتان قبل الظهر (1182) وابو داؤد، كتاب الصلاة باب تفريع أبواب التطوع وركعات (1253)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ . ❶

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے جس شخص کے لئے جو پڑھنا چاہے۔"

1481۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُومُ لُبَابُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ قَالَ وَقَلَّ مَا كَانَ يَلْبَثُ . ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مؤذن نماز مغرب کے لیے اذان کہتا تو رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اٹھتے اور ستونوں کی طرف جلدی سے جاتے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ باہر آتے تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کم ٹھہرتے تھے۔"

فوائد:...... مغرب کی نماز کو جلدی ادا کرنے کا حکم ہے لیکن اتنی بھی جلدی نہ ہو کہ 2 رکعتیں ہی نہ پڑھی جا سکیں آپ ﷺ کے فرمان اور صحابہ کے عمل سے یہ مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ مغرب کی جماعت سے قبل سنن کا اہتمام سنت نبوی ﷺ ہے۔

[146] بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

1482۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخْفِي مَا يَقْرَأُ فِيهِمَا وَذَكَرَتْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں میں ہلکی قرأت کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کا ذکر کیا۔ سعید کہتے

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب كم بين الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (624) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب بين كل أذانين صلاة (1937)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب كم بين الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (625) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب (1935)

سَعِيدُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. ❶

ہیں: ''یعنی کہ فجر کی دوسنتوں میں۔''

فوائد:...... (۱) فجر کی سنتوں کو ہلکا پڑھنا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) آپ ﷺ ان میں سورۃ اخلاص اور الکافرون پڑھتے۔

1483۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ.

حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❷

حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس وقت میں نبی ﷺ کے پاس نہیں جاتی تھی۔

1484۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ. ❸

نبی ﷺ کی بیوی حفصہ بیان کرتی ہیں: ''جب مؤذن صبح کی نماز سے فارغ ہوتا تھا اور صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔''

1485۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَأَخْبَرَتْهُ حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا أَضَاءَ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ. ❹

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ: ''جب صبح ہو جاتی تھی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔''

---

❶ صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 297/1، باب القراءۃ فی رکعتی الفجر
❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان بعد الفجر (618) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر (1673)
❸ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔
❹ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

فوائد:...... جمعہ کے بعد آپ ﷺ چار رکعتیں ادا کرتے تھے (صحیح ترمذی) گھر میں جا کر دو پڑھتے جیسا کہ (1477) میں وضاحت سے گزر چکا ہے۔

[147]..... بَاب الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا

1486۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي بِهَا وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے جب دو رکعتیں پڑھتے تھے تو اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی تو اس کے متعلق مجھ سے بات کر لیتے۔ ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔"

[148]..... بَاب فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا

1487۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجَ مَعَهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے لے کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر لیٹتے تھے حتی کہ آپ کے پاس مؤذن آتا اور آپ اس کے ساتھ جاتے تھے۔

فوائد:...... (۱) عشاء سے فجر تک کے درمیانی وقفے میں کسی وقت بھی نماز تہجد ادا کی جا سکتی ہے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل (1721) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل (1340)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل (1715) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل (1337)

(۲) دو دو رکعتیں کر کے نوافل کی ادائیگی مستحب ہے۔ (۳) فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے بلکہ ترمذی میں صحیحاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا "فَلْيَضْطَجِعْ" لہٰذا اس سنت کو اپنانا چاہیے اور بھولوں کو بتانا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

[149] ... بَاب إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے

1488۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔"

فوائد:..... معلوم ہوا فرائض کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اپنی نماز چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے کیونکہ جب فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق نماز ہوتی ہی نہیں۔

1489۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ❷

عطاء بن یسار، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

1490۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ...

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ

ابن بحینہ کہتے ہیں: "جماعت کھڑی ہوئی تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، تو جب نبی ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس آدمی کے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن (1642) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب اذا ادرک الامام لم یصل رکعتی الفجر (1266)

❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے

لاث بـه النـاس فقال له النبي ﷺ أتصلي الصبح أربعا ❶

وہاں جمع ہو گئے" نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "کیا تو صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے؟"

فوائد:...... "أتصلي الصبح أربعا" کے لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فجر کی جماعت کھڑے ہو جانے کے بعد سنتیں نہ چھوڑنے کو ناپسند کیا لہذا ایسے ناپسندیدہ کام کو چھوڑ دینا ہی افضل ہے خصوصاً جب فجر کے فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت موجود ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے قیس بن عمرو کو صبح کے فرائض کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت دی (ترمذی صحیح)

1491۔ حدثنا مسلم حدثنا حماد بن سلمة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة قال أبو محمد إذا كان في بيته فالبيت أهون. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرضوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔" ابو محمد کہتے ہیں "جب اپنے گھر میں ہو تو کچھ حرج نہیں۔"

[150]... باب في أربع ركعات في أول النهار
دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق

1492۔ أخبرنا أبو النعمان حدثنا معتمر بن سليمان عن برد حدثني سليمان بن موسى عن مكحول عن كثير بن مرة الحضرمي عن قيس الجذامي......

عن نعيم بن همار الغطفاني عن النبي ﷺ قال قال الله تعالى ابن آدم صل لي أربع ركعات من أول النهار أكفك آخره. ❸

نعیم بن ہمار غطفانی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ابن آدم میرے لئے دن کے شروع چار رکعتیں پڑھ، میں شام تک (تیرے کاموں کے لئے) تجھے کفایت کروں گا۔"

فوائد:...... یہ نماز چاشت کی چار رکعتوں کا بیان ہے چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال سے قبل تک رہتا ہے اور اس میں دو سے آٹھ تک رکعتیں ادا کی جا سکتی ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري كتاب الأذان [illegible] (663) ومسلم [illegible] (711) [illegible] (1646).

❷ صحيح: ما قبله [illegible]

❸ [illegible] كتاب التطوع [illegible] الضحى (1289).

نیز اس کوضحیٰ، اشراق، اوابین مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز اللہ سے اپنے کاموں میں مدد کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز جسم انسانی پر لازم ہونے والے صدقے کی ادائیگی کا باعث بھی ہے۔ (وفقنا اللہ لذلك)

[151] .... بَاب صَلَاةِ الضُّحَى

چاشت کی نماز

1493۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَنْبَأَنِي قَالَ ....

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ وَلَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. ❶

ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ام ہانی کے علاوہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا اس نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ام ہانی نے بیان کیا: ''آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کر کے آٹھ رکعات پڑھیں۔'' ام ہانی کہتی ہیں: ''اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا، صرف رکوع و سجود پورے کرتے تھے۔''

فوائد:..... (۱) ام ہانی رضی اللہ عنہا، علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (۲) معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحی کی آٹھ رکعتیں بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح بارہ کا ذکر بھی آتا ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے۔

1494۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ .....

سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ ضُحًى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام ہانی بنت ابو طالب بیان کرتی ہیں: ''وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں تو آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ غسل کر رہے تھے۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے آپ پر پردہ کئے ہوئے تھیں۔ ام ہانی کہتی ہیں: وہ چاشت کا وقت تھا میں نے آپ کو سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے

❶ متفق علیہ: بخاری (کتاب تقصیر الصلاۃ، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات وقبلها: 1103)، مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی ... (1664)

مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ، قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ، فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ. [1]

فرمایا: "یہ کون ہے؟" تو میں نے کہا: "میں ام ہانی ہوں۔" جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور آپ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بھائی کا ارادہ ہے کہ وہ ہبیرہ کے فلاں لڑکے کو قتل کرے گا جسے میں نے پناہ دی ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔"

1495۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: الْوِتْرِ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ، وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَمِنَ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ. [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب نے تین باتوں کی وصیت کی جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا: "سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔"

فوائد:...... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کا ثبوت ملا (۱) اگر بیداری کا خدشہ ہو تو وتر ادا کر کے سونا بہتر ہے (۲) ہر مہینے میں تین روزے یعنی ایام بیض کے عربی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کا، یہ راتیں چاند کی وجہ سے چونکہ روشن ہوتی ہیں اس لیے انہیں ایام بیض سے تعبیر کیا جاتا ہے نیز نیکی کا ثواب چونکہ 10 گنا تک ملتا ہے تو گویا تین روزوں کا ثواب تیس روزوں کی صورت میں ملتا ہے لہٰذا ان کا پابند صوم الدہر یعنی زمانے بھر کا روزے دار ٹھہرتا ہے۔ (۳) چاشت کی کم از کم دو رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ (۴) کوئی شخص دلی دوست اپنے دوست کو عظیم المنفعت والاہمیت کام کی ہی وصیت کرے گا لہٰذا ان فلاح دارین کا سبب بننے والے کام کو اپنانے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے (واللہ المستعان)

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس (280) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی (1666)

[2] صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب صلاۃ الضحی فی الحضر (1178) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب الحث علی الوتر قبل النوم (1676)

[152] باب ما جاء في الكراهية فيه

چاشت کی نماز کی ممانعت

1496۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت ما صلى رسول الله ﷺ سبحة الضحى في سفر ولا حضر. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز سفر و حضر میں کبھی نہیں پڑھی۔"

1497۔ حدثنا صدقة بن الفضل حدثنا معاذ بن معاذ حدثنا شعبة عن الفضيل بن فضالة...... عن عبد الرحمن بن أبي بكرة أن أباه رأى أناسا يصلون صلاة الضحى فقال أما إنهم ليصلون صلاة ما صلاها رسول الله ﷺ ولا عامة أصحابه. ❷

عبدالرحمن بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے چند لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: "یاد رکھو یہ لوگ وہ نماز پڑھ رہے ہیں جو نہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی اور نہ آپ کے عام صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔"

فوائد: ...... مگر صریح ادلہ سے معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ آپ ﷺ کا معمول اور وصیت تھی البتہ کسی کام سے عدم واقفیت اس کے ثبوت پر اثر انداز نہیں ہوسکتی اور شریعت میں مثبت، نافی پر مقدم ہوتا ہے لہذا اہل اثبات کو ترجیح دی جائے گی نافی کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[153] باب في صلاة الأوابين

چاشت کی نماز کا بیان

1498۔ أخبرنا وهب بن جرير حدثنا هشام الدستوائي عن القاسم بن عوف ... عن زيد بن أرقم أن رسول الله ﷺ خرج عليهم وهم يصلون بعد طلوع

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب التهجد، باب من لم يتطوع في السفر دبر الصلوات وقبلها (1128) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى (660)

❷ صحيح: أحمد 5/45، والمستدرك [illegible] (478)

الشَّمْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتْ الْفِصَالُ . ❶

نماز پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اوابین کی نماز کا وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا چاشت کی نماز کا ایک نام صلاۃ الاوبین بھی ہے''اوبین'' کہتے ہیں بہت زیادہ رجوع کرنے والے کو تو 10۔11 بجے کے قریب جب دھوپ میں شدت آنا شروع ہوتی اور اونٹنی کے بچے کے پاؤں جلنے لگتے ہیں یہ وقت چونکہ غفلت کا ہوتا ہے لوگ اپنے معمولات میں مشغول ہو چکے ہوتے۔اس لیے اس وقت نماز ادا کرنا انتہائی ہمت کا کام ہوتا ہے اسی لیے اس وقت کو ترجیح دی گئی ہے۔

[154] بَاب صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہیے

1499۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَقَالَ أَحَدُهُمَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کی نفل نماز دو دو رکعتیں پڑھنا چاہیے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا نوافل کو دو، دو کر کے پڑھنا افضل ہے سوائے ظہر کی پہلی چار رکعتوں کے کہ ان کو اکٹھا ادا کرنا مستحب ہے جیسا کہ ترمذی میں اس کی صراحت مذکور ہے۔

[155] بَاب فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کے متعلق

1500۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص صبح ہونے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الأوابین حین ترمض الفصال (1744)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی (1326)

فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ مَا قَدْ صَلَّى ❶

ڈرے تو وہ ایک رکعت پڑھ لے وہ ایک رکعت پچھلی نماز کو طاق کر دے گی۔"

فوائد:......(۱) تہجد کی نماز بھی دو دو رکعتیں کر کے ادا کی جائے گی (۲) ایک وتر ادا کرنا بھی درست ہے۔

[156]... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کی فضیلت

1501- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ❷

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں آئے تو لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے آنے لگے۔ لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ جو لوگ گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں۔ اور جو پہلی بات میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی " اے لوگو! سلام کو عام کرو کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

[157]... بَابُ فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً

اس شخص کی فضیلت جو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے

1502- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ......

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا رَجُلٌ يُكْثِرُ

احنف بن قیس کہتے ہیں۔ میں دمشق کی مسجد میں گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کثرت سے رکوع سجود کر رہا ہے

---

❶ متفق علیہ، البخاری، کتاب الوتر، باب ما جاء فی الوتر (990) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی (1745)

❷ صحیح، احمد 5/ 451، والترمذی، کتاب الزہد، باب 42، (2485)

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قُلْتُ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَنْظُرَ أَعَلَى شَفْعٍ يَدْرِي هَذَا يَنْصَرِفُ أَمْ عَلَى وِتْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعَلَى شَفْعٍ تَدْرِي انْصَرَفْتَ أَمْ عَلَى وِتْرٍ فَقَالَ إِنْ لَا أَدْرِي فَإِنَّ اللَّهَ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ خَلِيلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قُلْتُ مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَتَقَاصَرَتْ إِلَيَّ نَفْسِي. ❶

میں نے کہا: میں باہر نہیں جاؤں گا حتی کہ یہ دیکھ لوں کہ آیا یہ شخص جانتا ہے کہ جفت پر ختم کرتا ہے یا طاق پر؟ جب وہ فارغ ہوا تو میں نے کہا: "اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ تو نے جفت پر ختم کیا ہے یا طاق پر؟ اس نے کہا: اگر میں نہیں جانتا تو اللہ تو جانتا ہے، پھر اس نے کہا: میں نے اپنے خلیل ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا اللہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔" میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے تو کون؟ اس نے کہا "میں ابو ذر رضی اللہ عنہ ہوں۔" احنف بن قیس کہتے ہیں: "پھر میں نے اپنے آپ کو کمزور سمجھنے لگا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا بلا حصر رکعات کی ادائیگی درست ہے۔

[158]..... بَاب فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ
سجدۂ شکر کے متعلق

1503۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ.........

حَدَّثَتْنَا شَعْثَاءُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالْفَتْحِ أَوْ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ. ❷

شعثاء کہتی ہیں: میں نے ابن ابی اوفی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور انھوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ کے فتح ہو جانے یا ابوجہل کو قتل کیے جانے کی خوشخبری ملی تو آپ نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں۔"

فوائد:...... کسی بڑی کامیابی یا فتح پر جشن، اظہار تکبر کی بجائے ہمیں اسلام کی تعلیمات سے مزید عاجز بن جانے اللہ کا شکر بجالانے اور اس کی نعمتوں کے اقرار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ لہذا خوشی کے موقع پر اس عظیم رب کے سامنے عجز وانکساری کی حدوں کو چھوتے ہوئے سربسجود ہو جانا سنت نبوی ﷺ ہے۔

---

❶ صحیح: احمد 5/162، وعبدالرزاق (3561)

❷ حسن ان شاء اللہ: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی الصلاۃ والسجدۃ عند الشکر (1391)

[159] ..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

غیر کے لیے سجدہ کرنے کی ممانعت

1504۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ......

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْجُدُ لَكَ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقِّهِمْ. ❶

قیس بن سعد کہتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو لوگوں کو دیکھا وہ اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ اللہ نے عورتوں پر ان کے شوہروں کے بہت حقوق مقرر کئے ہیں۔“

فوائد:...... (۱) کسی کے سامنے جھکنا، سجدہ ریز ہونا خلاف اسلام ہے (۲) شوہر کو بیوی پر اجمالی حقوق حاصل ہیں اور اس کے ذمے شوہر کی اطاعت لازم ہے۔

1505۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ......

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَلْأَسْجُدْ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ تَسْجُدُ لِزَوْجِهَا. ❷

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو سجدہ کروں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

[160] ..... بَاب السُّجُودِ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدہ کرنا

1506۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ

---

❶ حسن: ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ (2140)۔

❷ حسن: تقدم تخریجہ سابقاً۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا شَيْخٌ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا۔ ❶

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا تمام لوگوں نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے نے کنکریوں کی مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگا لیا اور کہا: ”مجھے یہی کافی ہے۔“

فوائد:...... (۱) سورۂ نجم میں سجدہ ثابت ہوا (۲) سجدہ تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ لامحالہ مجلس میں سبھی کا باوضو ہونا ضروری نہیں ۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی بلاوضو سجدہ کرلیا کرتے تھے (۳) عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کنکریاں اٹھا کر پیشانی سے لگانے والا شیخ بعد میں کفر کی حالت میں مقتول ہوا۔

[161]..... بَابُ السُّجُودِ فِي ص

سورۂ ص میں سجدہ کرنا

1507۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُودِ فَلَمَّا رَآنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا۔ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”ایک دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں خطبہ دیا تو سورۂ ص پڑھی جب سجدہ پر آئے تو اتر کر سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ نے اس کو دوسری بار پڑھا جب سجدہ پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک نبی کی توبہ ہے مگر میں تمہیں سجدہ کے لئے تیار دیکھتا ہوں تو آپ نے اتر کر سجدہ کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔“

فوائد:...... یہ سجدہ کے استحباب پر دلیل ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ لازم نہیں۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب ما جاء في سجود القرآن وسنتها (1067) ومسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوة (1297)

❷ صحیح: سنن أبوداود، کتاب سجود القرآن: باب السجود في (ص) (1410)

1508۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي السُّجُودِ فِي ص لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا. ❶

عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ ص کے سجدے کے متعلق فرمایا: "یہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ میں کرتے ہوئے دیکھا۔"

[162]..... بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۃ اذالسّمآء انشقت میں سجدہ کرنا

1509۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي سُورَةٍ مَا يُسْجَدُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. ❷

ابو سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابوہریرۃ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے کہا: آپ اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہیں جس میں سجدہ نہیں کیا جاتا؟ تو انہوں نے کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔"

1510۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرَاكَ تَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا لَمْ أَسْجُدْ. ❸

ابوسلمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھ تو میں نے کہا: ابو ہریرہ! میں آپ کو ﴿ اذا السماء انشقت ﴾ میں سجدہ کرتے دیکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: "اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔"

---

❶ صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (ص) (1069) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی (ص) (1409)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1298)

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (اذا السماء انشقت) (1074) ومسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1300)

1511۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ . ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''نبی ﷺ نے ''اذا السماء انشقت'' میں سجدہ کیا تھا۔

[163]... بَابُ السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

سورۃ اقراء باسم ربک میں سجدہ کرنا

1512۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ . ❷

ابو ہریرہ کہتے ہیں: ''ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ سورۃ انشقاق اور سورۃ علق میں سجدہ کیا۔''

[164]... بَابٌ فِي الَّذِي يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ

اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا

1513۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا . ❸

زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

فوائد: ...... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت مستحب ہے جیسا کہ جمہور نے کہا ہے نیز عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری میں آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ میں سورۃ نحل پڑھی اور منبر سے اتر کر سجدہ کیا جمعہ اگلے جمعے

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوة (301) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی (اذا السماء انشقت) و (اقرا) (1407)

❸ صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرا السجدة ولم یسجد (1073) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم یر السجود فی المفصل (1404)

پڑھی تو سجدہ نہ کیا اور فرمایا لوگو! ہمیں ان سجدوں کا حکم نہیں ملا لہٰذا جو کرے گا اس کے لیے ثواب جب کہ نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

[165]....بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ

1514۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِي سُبْحَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجَ مَعَهُ.❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی نفلی نماز میں اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ تم لوگ سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیات پڑھ لو پھر جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو آپ ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا آپ اس کے ساتھ جاتے تھے۔"

فوائد:...... (۱) تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر فجر تک ہے جبکہ افضل رات کا آخری وقت ہی ہے۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے "فَاِنَّ صلاۃ آخر اللیل مَشْهُوْدَۃٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ" آخر رات کی نماز کو حاضر ہوا گیا ہے اور یہ افضل ہے (مسلم) (۲) یہ دو، دو رکعتیں کر کے پڑھی جائے گی (۳) ایک وتر ادا کرنا درست ورواہ ہے (۴) تہجد کی نماز گیارہ رکعت آپ ﷺ کا معمول تھی اگر تیرہ کا بھی ذکر آتا ہے لیکن اکثر معمول گیارہ کا ہی تھا۔ (۵) تہجد میں لمبے قیام کے ساتھ ساتھ لمبا سجدہ بھی مستحب ہے۔

1515۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول

---

❶ متفق علیہ: (1487) میں یہ گزر چکی ہے۔

صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔ ❶

اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ’’نبی ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں دو، دو کر کے پڑھتے پھر ایک وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ اور نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔‘‘

فوائد:...... ثابت ہوا تہجد میں تیرہ رکعات بھی ادا کی جاسکتی ہیں اس طرح کہ دو رکعتیں وتر کے بعد ہوں فجر کی سنتوں کے علاوہ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ تیرہ رکعتیں صبح کی سنتوں سمیت ہوں (مسلم و بخاری)

1516۔حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَتَى الْمَدِينَةَ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ فَلَقِيَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَرَادَ ذَلِكَ سِتَّةٌ مِنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنَعَهُمْ وَقَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ إِنَّهُ قَدِمَ الْبَصْرَةَ فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضي الله عنها فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَحَدِّثْنِي بِمَا تُحَدِّثُكَ

زرارہ بن اوفی کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام اپنی بیوی کو طلاق دے کر مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین بیچ کر گھوڑوں اور ہتھیاروں کے لئے دے دیں۔ تو وہ انصار کی ایک جماعت سے ملے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم میں سے چھ آدمیوں نے اس بات کا ارادہ کیا تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا: ’’کیا میری پیروی تمہارے لیے بہترین نمونہ نہیں ہے؟ پھر وہ بصرہ میں آئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ عبداللہ بن عباس سے ملے اور ان سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ کے وتر کو سب سے زیادہ جانتا ہے میں نے کہا: ’’کیوں نہیں۔‘‘ انہوں نے کہا: وہ ام المومنین عائشہ ہیں تم ان کے پاس جا کر ان سے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل (1721) و ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل (1340)

فَأَتَيْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَقُلْتُ لَهُ انْطَلِقْ مَعِي إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ إِنِّي لَا آتِيهَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ هَذِهِ الشِّيعَتَيْنِ فَأَبَتْ إِلَّا مُضِيًّا قُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا انْطَلَقْتَ فَانْطَلَقْنَا فَسَلَّمْنَا فَعَرَفَتْ صَوْتَ حَكِيمٍ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهُ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْقِيَامُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهَا كَانَتْ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ أُنْزِلَ أَوَّلُ السُّورَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ آخِرُهَا فِي السَّمَاءِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أُنْزِلَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْوِتْرُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا

پوچھو پھر میرے پاس لوٹ کر آنا اور وہ بیان کرنا جو وہ تیرے پاس بیان کریں۔ میں حکیم بن افلح کے پاس گیا میں نے اس سے کہا: میرے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں ان کے پاس نہیں جاتا، میں نے دو گروہوں (معاویہ وعلی رضی اللہ عنہما) میں سے کسی کے بھی تعاون سے ان کو (منع کیا تھا لیکن وہ نہیں رکیں۔ میں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تم ضرور چلو۔ ہم دونوں نے جا کر سلام کیا۔ انہوں نے حکیم کی آواز پہچان لی اور انہوں نے کہا یہ کون ہے؟ میں نے کہا "سعد بن ہشام" انہوں نے کہا: "کون ہشام؟" میں نے کہا: "ہشام بن عامر" انہوں نے کہا: "اچھا آدمی تھا احد کے دن شہید ہو گیا" میں نے کہا: "ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق خبر دیں" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا: "وہی رسول اللہ ﷺ کا اخلاق ہے۔" میں نے چاہا کہ اٹھ کر چلا جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کوئی بات نہ پوچھوں پھر مجھے تہجد یاد آ گئی تو میں نے کہا: "ہمیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے قیام کے متعلق بتائیے انہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں "یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا تو یہ قیام رسول اللہ ﷺ کا تھا سورت کا اول حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتنا قیام کیا کہ ان کے قدم پھول گئے۔ اور سورۃ کا آخری حصہ سولہ ماہ تک آسمان میں رکا رہا

عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَامَ وَضَعَ سِوَاكَهُ عِنْدِي فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي التَّاسِعَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَمَلَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي السَّابِعَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ خُلُقًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ وَمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ صَدَقَتْكَ أَمَا إِنِّي لَوْ

پھر نازل ہوا تو تہجد فرض ہونے کے بعد نفل ہوگئی۔" پھر میں نے چاہا کہ اٹھ جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں پھر مجھے وتر یاد آگئے تو میں نے ان سے کہا: "رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق کچھ بتایئے تو انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ جب سوتے تھے تو اپنی مسواک میرے پاس رکھ دیتے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھنے کی توفیق دیتا۔ آپ نو رکعت پڑھتے تھے۔ آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر آپ اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ حتیٰ کہ نویں رکعت میں بیٹھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا مانگتے۔ اور اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ ہم سنتے تھے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعات ہوئیں۔ جب آپ بوڑھے ہو گئے اور فربہ ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھتے چھٹی میں اٹھ جاتے اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر ساتویں میں بیٹھتے تو اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اے میرے بیٹے! یہ نو رکعتیں ہوئیں اور جب نبی ﷺ پر مرض یا نیند غالب آ جاتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی عبادت کو اختیار کرتے تو اس پر ہمیشگی کرنا پسند کرتے۔ اور نبی ﷺ نے کبھی رات بھر آرام نہیں کیا اور نہ ہی ایک رات میں قرآن مکمل کیا اور

كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهْتُهَا مُشَافَهَةً قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ. ❶

نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے رکھے۔" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: "انہوں نے آپ کو سچ بیان کیا اگر میں ان کے پاس جاتا تو میں خود ان سے مسائل پوچھتا۔" سعد کہتے ہیں: میں نے کہا: "اگر میں جانتا ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ سے بیان نہ کرتا۔"

فوائد:...... یہ دلیل ہے کہ قیام اللیل کی رکعات اکٹھی بھی ادا کی جاسکتی ہیں وہ اس طرح کہ صرف آخری سے قبل رکعت میں تشہد بیٹھا جائے پھر آخری رکعت میں (واللہ الموفق)

[166] بَابُ أَيُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟

1517۔أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز وہ ہوتی ہے جو رات کے حصوں میں پڑھی جائے یا ادا کی جائے۔"

فوائد:...... نوافل میں سے سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو تہجد کے نوافل ہیں کیونکہ مخلص و مقربین کے علاوہ کسی اور کے لیے ان کی ادائیگی ناممکن ہے اس لیے اللہ رات کے آخری پہر ان سے رابطے کے وقت خود آسمان دنیا پر آ جاتا ہے اور محب و محبوب میں راز و نیاز شروع ہو جاتے ہیں۔ (اللھم اجعلنا منھم)

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل (1736) و ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل (1342)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم (2748) و ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صوم المحرم (2429)

[167] ... بَاب إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے

1520۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ صَاحِبَا أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ حَتَّى الْفَجْرِ. ❶

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابوعبد اللہ اغر دونوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں دونوں کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب جس کا نام بابرکت ہے ہر رات کو جب رات کے آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ ”کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔“

فوائد:...... (۱) آخری رات تہجد کی ادائیگی افضل ہے (۲) اللہ تعالیٰ بذات خود عرش سے آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اسے ماننا ضروری جبکہ تاویل، انکار یا تمثیل حرام ہے (۳) رب بزرگ و برتر اس قدر عظیم ہونے کے باوجود کس قدر رحیم ہے کہ خود آوازیں لگاتا ہے جبکہ حضرت انسان کتنا غافل و بدقسمت ہے کہ قاضی الحاجات کے خود آنے پر بھی اپنی حاجت پیش و حل نہیں کروا سکتا (واللہ الموفق)

1521۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ .....

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ

نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر نازل ہو کر فرماتا ہے: ”ہے کوئی مانگنے والا ہے میں اسے دوں؟ ہے کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا میں اسے بخش

---

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (یریدون أن یبدلوا کلام اللہ) (7494) و مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل والإجابۃ فیہ (1729)

فَأَغْفِرَ لَهُ. ❶ دوں؟“

1522۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهُ أَوْ ثُلُثَاهُ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. ❷

رفاعہ بن عرابہ جہنی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گذر جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر فرماتا ہے: ”میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اسے بخش دوں۔“ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“

1523۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

أَنَّ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❸

رفاعہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

1524۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ فَذَكَرَ النُّزُولَ. ❹

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تہائی رات یا آدھی رات ہوتی ہے“ تو اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں۔“

1525۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي

---

❶ صحیح: الشریعة للآجری (ص277) وأخرجه ابن خزیمة فی التوحید 1/315 (197)

❷ صحیح: احمد 4/16 و ابن ماجه فی اقامة الصلاة (باب ما جاء فی أی ساعات اللیل أفضل) (1367)

❸ صحیح: احمد 4/16 والشریعة للآجری (ص275)

❹ صحیح: دیکھئے آئندہ (1516) آخر حدیث۔

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ يَقُولُ قَائِلٌ أَلَا سَائِلٌ يُعْطَى أَلَا دَاعٍ يُجَابُ أَلَا سَقِيمٌ يَسْتَشْفِي فَيُشْفَى أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَ لَهُ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرتا کیونکہ جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہیں رہتا ہے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ کہنے والا کہتا ہے: ''کیا کوئی مانگنے والا نہیں ہے جسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا نہیں ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بیمار شفاء مانگنے والا نہیں ہے جسے شفا دی جائے؟ کیا کوئی گناہوں کی بخشش طلب کرنے والا نہیں جس کو بخش دیا جائے۔''

فوائد:...... (۱) ''العِشَاءَ الْآخِرَةَ'' صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ مغرب کے لیے بھی عشاء کا لفظ بولتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے عشاء کے ساتھ آخرۃ کی صفت بولی تاکہ عشاء کی وضاحت ہو جائے (۲) معلوم ہوا عشاء کا مستحب وقت ثلث یعنی تہائی رات کے قریب ہے یعنی عشاء جتنی مؤخر ہو اتنی ہی بہتر ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس فضیلت کے حصول کے لیے جماعت کو چھوڑ دیا جائے (۳) تہجد کا بہترین وقت داؤد علیہ السلام ہے جیسا کہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ مروی ہے (كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ) کہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے تو پھر چھٹا حصہ آرام کر لیتے۔

1526۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ❷

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بھی رسول اللہ ﷺ سے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

❶ صحیح دیکھئے سابقہ حدیث (1516) تا (1519)

❷ صحیح

[168].... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت دعا کرنا

1527 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: "اے اللہ تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کا نور ہے اور تیرے لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کو قائم کرنے والا ہے۔ اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے۔ تو برحق ہے اور تیری بات برحق ہے۔ اور تیرا وعدہ برحق ہے۔ اور تیری ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے۔ اور دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ اور سب نبی برحق ہیں۔ اور نبی ﷺ برحق ہیں۔ اے اللہ تیرے لئے میں فرمانبردار ہوا۔ اور تجھ پر میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیری طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی حاکم بنایا میرے پچھلے اور اگلے گناہوں کو بخش دے اور جو میں نے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ کئے انہیں بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرے علاوہ کسی کی طاقت اور توفیق نہیں۔"

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب التهجد، باب التهجد بالليل وقول الله (ومن الليل فتهجد به نافلة لك) (1120) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل (769)

[169]...... بَاب مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے

1528۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. ❶

ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیت پڑھ لے وہ اسے کفایت کریں گی۔"

فوائد:...... (۱) یہ آیات رات کو پڑھ لینے سے بندہ شر کی حفاظت میں آجاتا ہے (۲) یہ آیات عرش کے نیچے خزانے سے ہیں (احمد وغیرہ) اور آپ ﷺ کو معراج میں حاصل ہوئی (مسلم) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی بابرکت ہیں اور ان کی تلاوت باعث بچاؤ ہے۔

[170]...... بَاب التَّغَنِّي بِالْقُرْآنِ
اچھی آواز سے قرآن پڑھنا

1529۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَأَذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسے نہیں سنتا جس طرح کسی نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جب اچھی اور اونچی آواز سے قرآن پڑھے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا قرآن کو حتی الوسع خوبصورت اور اونچی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن اس کے لیے بیجا تکلفات سے بھی احتراز کرنا چاہیے کہ کہیں آواز کو خوبصورت کرتے کرتے قرآن کا جو اصل مقصود ہے خشیت کا حصول اور اس کا مفہوم اسے ہی پس پشت ڈال دے۔

1530۔أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أُرَاهُ ......

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة (5008)؛ مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة (1875)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن (5024)؛ ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (1842)

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا مُوسَى وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوموسیٰ کو پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: "ابوموسیٰ کو آل داؤد کی اچھی آواز دی گئی ہے۔"

1531۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ....

عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. ❷

سعدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔"

فوائد:...... اس سے قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تلاوت قرآن میں بھی سنت نبوی کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جس طرح آپ ﷺ ترتیل کے ساتھ ہر ہر آیت پر وقف کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے ہمارے لیے بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1532۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ الِاسْتِغْنَاءَ. ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح وہ اس نبی کی بات سنتا ہے جو قرآن کے ساتھ غنا حاصل کرتا ہے ابومحمد کہتے ہیں کہ یتغنّی کا معنی غنا حاصل کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں سورۃ نہ سکھاؤں؟ جب آپ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: "وہ" الحمد لله رب العالمين " ہے اور وہی سبع مثانی ہے، اور قرآن عظیم ہے تو تمہیں دیا گیا۔"

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ تعلیم میں نفسیات کا خیال رکھتے تھے ایسے انداز میں بات از بر کرواتے کہ سننے والے کے ذہن نشین ہو جائے۔ (۲) سورۃ فاتحہ کو بار بار پڑھے جانے والی اور قرآن عظیم سے تعبیر کرنا

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن (1848)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ (1470)

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ الماهر فی القرآن مع سفرۃ الکرام البررۃ ..... (7544) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن (1844)

اس کی علوشان کی دلیل ہے (۳) استاذ کا طلبہ کو ترغیب دینا انہیں شوق دلانا سنت نبوی ہے۔

[171]..... بَاب أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

سورۃ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے

1533۔أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ .....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةً أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ. ❶

ابوسعید بن معلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ: اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو اس کا جواب دو (ان کی اطاعت کرو)۔" پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں ایک سورۃ نہ سکھاؤں؟ پھر جب آپ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: "وہ" الحمد لله رب العالمين " ہے اور وہی سبع مثانی ہے، اور قرآن عظیم ہے جو تمہیں دیا گیا۔"

[172]..... بَاب فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ

کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟

1543۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ. ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تین دن سے پہلے قرآن ختم کرے وہ قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھتا۔"

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التفسير باب ما جاء في فاتحة الكتاب (4474)، ابو داؤد: كتاب الصلاة باب فاتحة الكتاب (1458)

❷ صحيح: احمد 195/2، ابو داؤد، كتاب الصلاة باب تحزيب القرآن (1394)

فوائد:...... (۱) قرآن پڑھنے سے اصل مقصود اس کی سمجھ ہے جب تک قرآن سمجھا نہیں جائے گا تب تک اس کے حقیقی فوائد سے بہرہ ور ہونا ناممکن ہے۔(۲) لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے قرآن کا ترجمہ سیکھنا ناگزیر ہے اور اسی طرح کم از کم تین دنوں میں پڑھنا بھی۔

[173]...... بَاب الرَّجُلُ لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا

جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟

1535۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَعْنِي يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے حتی کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ دوڑتا ہے اور جب اقامت پوری کی جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔حتی کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر حتی کہ آدمی بھول جاتا ہے اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی اور جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ دو سجدے کرے جب کہ وہ بیٹھا ہوا ہو۔“

فوائد:...... (۱) شیاطین جنوں وغیرہ کی حاضر گاہوں پر اذان دینا ان کو بھگانے کا باعث ہے (۲) شیطان دوران نماز وساوس کے ذریعے بندے کی نماز کو خراب کرتا ہے حدیث کے مطابق اس شیطان کا نام خزب ہے (۳) نماز میں بھول چوک ہونے پر سجدہ سہو کیا جائے گا تفصیل آگے ملاحظہ کیجیے۔

1536۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز تین

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

أَثْلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد آخُذُ بِهِ . ❶

رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھے پھر دو سجدے کرے اگر اس نے نماز پانچ رکعتیں پڑھی ہوئی تو اس کی نماز جفت ہو جائے گی اور اگر چار پڑھی ہوئیں تو وہ شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "میں بھی اس کا قائل ہوں۔"

[174]..... بَاب فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مِنَ الزِّيَادَةِ
زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا

1537 أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مُعْتَرِضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَزِيدُ وَأَرَانَا ابْنُ عَوْنٍ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ الْعُلْيَا فِي السُّفْلَى وَاضِعًا وَقَامَ كَأَنَّهُ غَضْبَانُ قَالَ فَخَرَجَ السَّرَعَانُ مِنَ النَّاسِ وَجَعَلُوا يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کی ڈھلنے کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ اور مسجد کے صحن میں ایک لکڑی کے پاس اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ یزید کہتے ہیں ابن عون نے مجھے اس طرح کہا: اور اس نے اپنی ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی کی پشت پر رکھا۔ اور اپنے اوپر کی انگلیوں کو نیچے والی انگلیوں میں داخل کیا۔ آپ کھڑے ہو گئے گویا کہ بہت غصہ کی حالت میں ہیں۔ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جلد باز لوگ نکلنے لگے اور کہنے لگے: "نماز کم ہو گئی نماز کم ہو گئی۔" لوگوں میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہوں نے کوئی بات نہ کی لوگوں میں ایک آدمی لمبے ہاتھوں والا تھا جس کا نام 'ذوالیدین' تھا اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھی بھول گئے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له (1272) والنسائي، كتاب السهو، باب اتمام المصلي علی ماذكر اذا شك (1237)

الصَّلَاةُ أَوْ قُصِرَتْ فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَوَ كَذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ فَسَجَدَ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ مَا سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْصَرَفَ . ❶

ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اسی طرح ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''پھر آپ واپس گئے اور جو دو رکعت رہتی تھیں انہیں پورا کیا۔ پھر سلام پھیرا اور اللہ اکبر کہا پھر لمبا سجدہ کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اٹھ گئے۔''

فوائد:...... (۱) ''تشبیک'' ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا روا و درست ہے۔ البتہ نماز میں اور انتظارِ نماز کے دوران منع ہے (۲) ابوبکر و عمر علیہما السلام جیسے بھی ہیبت نبی کے سامنے گنگ ہو جاتے تھے۔ (۳) کسی کو صفاتی نام دینا درست ہے بشرطیکہ اس میں اس کی تذلیل نہ ہو اور نہ ہی وہ اس سے برا مناتا ہو (۴) کسی کی ہیبت سے مرعوب ہو کر چپ رہنے کی بجائے دریافت کر لینا پسندیدہ ہے (۵) اس سے علم الغیب کے مسئلے کی وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ غیب دان نہ تھے ورنہ آپ ﷺ کبھی نہ بھولتے بلکہ اگر بھول بھی گئے تھے تو بھی اس کا انکار نہ کرتے قرآن میں ہے: ﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ﴾ (انعام:50) ''کہہ دو! میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں'' یہ آیت علم غیب کی نفی پر صریح دلیل ہے۔ بہرحال اس کی عجز و انکساری پر محمول کرنے والوں کے خلاف یہ حدیث نصف النہار کی طرح روشن دلیل ہے۔ (۶) اگر نسیان کی بنا پر آدھی نماز میں ہی سلام پھیر دیا گیا ہے تو یاد آنے پر اسی پر بنیاد رکھتے ہوئے بقیہ نماز ادا کرکے تو آخر میں سجود سہو کیے جائیں گے اگرچہ درمیان میں کلام ہی کر لیا گیا ہو۔

1537۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ..

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (1288)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ أَقُصِرَتْ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِيمَا يُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقَّنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى اسْتَيْقَنَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا۔ تو ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ خزاعی نے آپ سے کہا جو بنی زہرہ کے حلیف تھے: "اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی۔ تو ذوالشمالین نے کہا: "اے اللہ کے رسول! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟" لوگوں نے کہا: "جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ۔" پھر آپ نے نماز کو پورا کیا ان میں سے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے بیٹھ کر دو سجدہ سہو کئے۔ اور اللہ کو زیادہ علم ہے میرا خیال ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یقین دلایا اور آپ کو یقین آ گیا۔"

فوائد:...... (۱) ذوالیدین یہ ابن عمرو بن نضلہ خزاعی ہیں (۲) پچھلی حدیث میں شام کی نمازوں کا ذکر ہے جبکہ اس میں ظہر و عصر میں سے ایک بتائی گئی ہے تو ان میں جمع کی آسان صورت یہی ہے کہ انہیں (پچھلے پہر کی نمازیں ہیں) دو واقعات پر محمول کر لیا جائے۔

1539- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى

عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں

❶ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ❶ — پڑھیں آپ سے کہا گیا تو آپ نے دو سجدے کئے۔

[175]..... بَابُ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ

جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے

1540۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ وَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ نَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ❷

ابن بحینہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب نماز پوری ہو گئی تو ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا، آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

1541۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ ❸

مالک ابن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی دو رکعتوں (دوسری رکعت) سے اٹھ گئے پھر لوٹ کر بیٹھے نہیں حتی کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر اور سلام پھیرا۔

فوائد:..... مذکورہ بالا احادیث پر غور سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے قبل از سلام بھی سجدے کئے

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی القبلۃ (404)، ومسلم، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاۃ والسجود لہ (1281)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب التشہد فی الأولی (829)، وأبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب من قام من ثنتین ولم یتشہد (1034)۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب التشہد فی الأولی (830)، ومسلم، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاۃ (1269)۔

ہیں اور بعد از سلام بھی جہاں پر زیادتی ہوئی وہاں بعد از سلام اور کمی ہوئی وہاں قبل از سلام (واللہ اعلم) نیز رکعتوں کی تعداد کے بارے شک کی صورت میں یقین پر بنا رکھی جائے گی سوکمی والی جانب یقین پرمبنی ہوتی ہے اسی حساب سے رکعتیں ادا کر کے سجود سہوادا کیے جائیں گے (دیکھیے سابقہ 1536)

1542۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ......

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب دو رکعتیں پڑھائیں تو کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں۔ جو ان کے پیچھے تھے انہوں نے سبحان اللہ کہا' انہوں نے ان کو کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔ جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدہ سہو کیے۔ اورکہا: ''اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کیا۔''

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ سنداً ضعیف ہے لیکن امام کے بھولنے پر مقتدیوں کا سبحان اللہ پکارنا یہ ثابت و درست ہے۔

[176]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت

1543۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَاهُ مَا لَكُمْ

معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکم سلمی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ تو لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماری میں نے کہا: ''(اللہ تجھ پر رحم کرے)۔'' لوگوں نے مجھے تیز نظروں سے دیکھا میں نے کہا: ''تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم میری طرف کیسے

---

❶ إسناده ضعيف ولكن له شواهد، أبو داود، كتاب الصلاة، باب من نسي أن يتشهد وهو جالس (1037) والترمذي، كتاب أبواب الصلاة، باب ما جاء في الإمام ينهض في الركعتين ناسيا (365)

تَنظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونَنِي قُلْتُ مَا لَكُمْ تُسَكِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ. ❶

دیکھ رہے ہو۔" معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا میں نے ان کو دیکھا تو وہ مجھے خاموش کرا رہے تھے۔ میں نے کہا: تم مجھے خاموش کیوں کرا رہے ہو؟ میں خاموش ہو گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے۔ میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد اتنا اچھا معلم کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا اور نہ ڈانٹا نہ ہی گالی دی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ہماری نماز ہے۔ اس میں لوگوں سے بات چیت کرنا درست نہیں ہے۔ یہ صرف تسبیح اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کے لئے اور تلاوت کے لئے ہوتی ہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا نماز میں خطاب کے صیغے سے کلام کرنا منع ہے اگر چہ وہ سلام کا جواب ہو یا چھینکنے والے کا البتہ خطاب کے بغیر تسبیح و تکبیر وغیرہ جائز و روا ہے جیسا کہ قومہ میں (حمداً کثیراً......) والی دعا کا ذکر آ چکا ہے۔

1544۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالٍ ....

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِنَحْوِهِ. ❷

عطاء کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[177] ... بَاب قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

1545۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمْضَمٍ ....

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ ونسخ ما کان فی إباحته (1199) و ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب تشمیت العاطس فی الصلاۃ (930)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَحْيَى وَالْأَسْوَدَيْنِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دو دو سیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا۔ یحییٰ کہتے ہیں: ”وہ دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو ہیں۔“

فوائد:...... ثابت ہوا سانپ بچھو وغیرہ کو مارنا جائز ہے اگر چہ اس کے لیے حرکت کثیرہ کرنی پڑے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لیے ہے۔

[178]...... بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنا

1546۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ ......

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوهَا. ❷

یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم خوف میں ہو تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔“ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے بھی اس چیز سے تعجب کیا جس سے تو نے تعجب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے اسے قبول کرو۔“

فوائد:...... (۱) سفر میں قصر کرنا رحمٰن کی طرف سے اپنے بندوں پر صدقہ و شفقت ہے قرآن میں جو خوف کی شرط آئی ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے وقت درپیش حالات کی بنا پر اس لفظ کو بولا گیا ہے ورنہ قصر کے لیے صرف سفر شرط ہے۔ (۲) مسلم میں مذکور حدیث کے مطابق تین میل یا فرسخ اگر سفر درپیش ہو تو قصر کی جا سکتی ہے۔ احتیاطاً تین فرسخ تقریباً اکیس کلومیٹر کو ہی ترجیح حاصل ہے اسی طرح مدت سفر بارے بھی اختلاف ہے جس میں راجح یہی ہے کہ 3 دن تک اگر قیام کرنا ہو تو نماز قصر کی جائے گی ورنہ اول دن سے پوری ادا کی جائے گی البتہ تردد یعنی آج جاتا ہوں کل جاتا ہوں ایسی صورت چاہے سال گزر جائے تو قصر درست ہے۔ واللہ اعلم۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب العمل فی الصلاة (921)، والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ما جاء فی قتل الحیة والعقرب (390)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة المسافرین وقصرها (1571)، وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (1199)

1547۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ . ❶

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے شروع میں دو رکعتیں پڑھیں پھر ان کو پورا کیا۔"

فوائد:...... دوران حج ایام منیٰ میں دو رکعتیں پڑھنا ہی سنت ہے جبکہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں چونکہ نئے نئے لوگ حج کے لیے آ رہے تھے جو کہ نومسلم تھے لہٰذا ان کی تربیت کے لیے انھوں نے پوری نماز ادا کی۔ (واللہ اعلم)

1548۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم نے ظہر کی نماز نبی ﷺ مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں ہم نے آپ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

فوائد:...... (1) اس سے معلوم ہوا کہ جب سفر درپیش ہو تو اپنی بستی میں پوری نماز ادا کی جائے گی البتہ بستی سے باہر نکل کر قصر شروع کی جائے گی (۲) ذوالحلیفہ یہ مدینہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جو کہ تقریباً چھ میل دوری پر ہے۔

1549۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❸

ابراہیم بن میسرۃ اور ابن منکدر دونوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (1082) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى (1588)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب يقصر إذا خرج من موضعه (1089) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (1580)

❸ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

550۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ فَقُلْتُ مَا لَهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ . ❶

عائشہؓ کہتی ہیں: ''شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی۔ تو وہ سفر کی قرار دی گئی اور حضر کی نماز پوری ہوگئی۔'' میں نے کہا: ''اسے کیا ہے جو سفر میں پوری نماز پڑھ لے۔ اس نے کہا: اس نے بھی اسی طرح تاویل کی تھی جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے تاویل کی۔

فوائد: ...... جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے نومسلموں کی بنا پر نماز قصر کی تاویل کرلی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی استطاعت کی بنا پر تاویل کر کے پوری نماز ادا کرتی تھیں۔ لیکن اللہ کی تخفیف کو قبول کرنا ہی اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ اس کے حکم کی تعظیم کے مترادف ہے۔

[179] ...... بَاب فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلْدَةٍ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے

1551۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقْصُرُ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ . ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے ساتھ گئے تو آپ قصر کرنے لگے حتی کہ مکہ میں آ گئے۔ آپ ﷺ نے اس وقت دس دن قصر کرتے ہوئے قیام کیا۔ حتی کہ واپس آ گئے۔ اور یہ حجۃ الوداع میں تھا۔''

فوائد: ...... آپ ﷺ نے تکمیل حج کے دوران کل دس دن جبکہ خاص مکہ میں 4 دن قیام کیا ہے۔ بنابریں امام شافعی رحمہ اللہ مدت قصر 4 دن قرار دیتے ہیں اور تین دن کے قائلین بھی اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے دخول وخروج مکہ کا دن نکال کر تین دن مدت قصر قرار دیتے ہیں۔ بہرحال دونوں مسلک ہی اقرب الی الصواب ہیں۔

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء (350) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (1568)

❷ متفق علیه: البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب ما جاء في التقصير وكم يقيم حتى يقصر (1081) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين (1584)

1552۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ . ❶

علاء بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین اپنے حج سے فارغ ہونے کے بعد تین دن ٹھہریں۔''

1553۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ أَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ . ❷

علاء بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو حج کے بعد تین دن مکہ میں قیام کرنے کی اجازت دی۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''میں بھی اس کا قائل ہوں۔''

فوائد:...... آپ ﷺ نے جو مہاجرین کو مکہ میں زیادہ سے زیادہ تین دن قیام کی اجازت دی اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ قیام کی صورت میں ان کا حکم مقیم والا ہوجاتا جبکہ مہاجر کو اپنی ہجرت گاہ میں اقامت اختیار کرنا روا نہیں لہذا تین دن سے زیادہ قیام کی صورت میں مقیم کی طرح پوری نماز ادا کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

[180] ... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنا

1554۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو اتر کر قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الاقامہ بمکۃ للمهاجر (1352)

❷ متفق علیہ: سابقہ تخریج کی گئی ہے۔

الْقِبْلَةَ. ❶

فوائد:...... (١) سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے (٢) آپ ﷺ ایک دفعہ سواری کو قبلہ رخ کر لیتے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے پھر سواری کے قبلہ سے پھر جانے کی کوئی پرواہ نہ کرتے، بنا بریں مسافر کو ضروری ہے کہ ٹرین یا بس میں ایک مرتبہ قبلہ کے رخ ہو جائے پھر جدھر رخ ہو نماز ادا کرتا رہے۔ (٣) فرائض کو زمین پر ادا کرنا ضروری ہے الا کہ کوئی مجبوری ہو۔

1555۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ......

أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَيُومِي بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. ❷

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر سنن نماز (نفلی نماز) پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا چہرہ جس طرف بھی ہوتا آپ اپنے سر سے اشارہ کرتے۔ اور رسول ﷺ فرضی نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔"

[181]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
دو نمازوں کو جمع کرنا

1556۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ......

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گئے اور آپ ﷺ نماز کو جمع کرتے تھے۔ آپ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرتے۔ پھر آپ غزوۂ تبوک میں گئے باہر آئے تو مغرب اور عشاء کی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من اباحته (1205) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب التطوع على الراحلة والوتر (1227)

❷ متفق عليه: البخاري، باب تقصير الصلاة، باب ينزل للمكتوبة (1098) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (1616)

ذٰلِكَ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ❶ — نماز کو جمع کیا۔

فوائد:...... ظہر کو آخر جبکہ عصر کو اول وقت میں پڑھتے ہوئے دونوں کو جمع کرنا یہ صورت سفر وحضر میں یکساں جائز ودرست ہے البتہ سفر میں یہ تخفیف مزید ہے کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں اکٹھا کیا جاسکتا ہے یعنی ظہر کے وقت ساتھ ہی عصر یا عصر کے وقت میں ساتھ ہی ظہر ادا کر لی جائے۔

1557۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ ......

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا. ❷ — ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کیا۔

1558۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. ❸ — عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب سفر کی جلدی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

[182]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

1559۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ — حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں کہتے ہیں: سعید بن جبیر نے ہمیں ایک اقامت سے مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (1629)

❷ متفق عليه: بخاري، كتاب الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (1674) ومسلم كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب... (3092)

❸ صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب الجمع في السفر بين المغرب و العشاء (1106) والترمذي كتاب الجمعة، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين (555)

بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذَلِكَ . ❶

جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھ لیں پھر انہوں نے بیان کیا: ''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی کے ساتھ اسی جگہ پر اسی طرح کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پر اسی طرح کیا تھا۔''

فوائد:...... (۱) مزدلفہ میں دوران حج مغرب وعشاء کو اکٹھے ادا کیا جائے گا (۲) ایک اقامت سے دو نمازیں پڑھنا درست ہے۔

1560۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ . ❷

سعید بن ربیع کہتے ہیں کہ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح ہمیں بیان کیا۔

[183] ... بَابٌ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ

اس نماز کے متعلق جب آدمی اپنے سفر سے واپس آئے

1561۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنَيْ كَعْبٍ ......

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا بِالنَّهَارِ ضُحًى ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ لِلنَّاسِ . ❸

کعب بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت سفر سے واپس آتے تھے۔ پھر مسجد میں ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کی عادت تھی اگر رات کو بھی سفر سے پلٹتے تو مدینہ سے باہر پڑاؤ کر لیتے تاکہ عورتیں صفائی ستھرائی کر لیں اور پھر صبح گھر میں وارد ہوتے بلکہ دن میں مدینہ داخل ہوتے اور آتے ہی مسجد

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الی مزدلفة واستحباب ...... (3103) ...... (1930)

❷ صحیح، سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

❸ متفق علیہ، صحیح البخاری ...... (3088) وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب الرکعتین فی المسجد ...... (1656)

سے ابتداء کرتے۔

[184]... بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

1562۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا مَعَهُ وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَكَعَ بِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ. ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کیا ہم دشمن کے سامنے ہوئے تو ہم نے صف بندی کی رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم میں سے ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ رکوع کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور دو سجدے کئے پھر فارغ ہوئے تو وہ اس جماعت کی جگہ پر چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ جماعت آ گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو مسلمانوں کے ہر آدمی نے کھڑے ہو کر اپنا اپنا ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔"

فوائد:...... نماز کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے اور یہ کتنا اہم فریضہ ہے۔ صلاۃ الخوف کے مطالعے سے اس کا جاننا چنداں مشکل نہیں رہتا کہ جب دشمن سر پر مسلط ہو اور دل میں دھڑکا لگا ہوا ہو کہ جان جانے کا خوف ہو ایسی حالت میں نماز کو معاف یا موخر کرنے کی بجائے اس میں تخفیف کر دی کہ ادا لازماً کرنی ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ارکان دیگی عمدگی سے ادا نہ کر سکو رکعتیں کم پڑھو لیکن وقت کے اندر نماز ضرور پڑھو۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ اس کے چھ طریقے ذکر کرتے ہیں اگرچہ بعض زیادہ بھی بیان کرتے ہیں بہرحال ابن حجر رحمہ اللہ بھی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع (4133)؛ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الخوف (1939)

اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں جن میں سے چند مذکورہ احادیث میں درج ہیں۔

1563۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ .

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِطَائِفَةٍ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً وَيَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَقْضُونَ رَكْعَةً لِأَنْفُسِهِمْ. ❶

سہل بن ابوحثمہ نماز خوف کے متعلق کہتے ہیں کہ امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے ہو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے جو اس کے ساتھ ہوں۔ اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی صف میں چلے جائیں۔ پھر وہ لوگ آ جائیں تو وہ ان کو ایک رکعت پڑھائے اور وہ اپنی اپنی ایک رکعت کو پورا کر لیں۔"

1564۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ...

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ❷

سہل بن حثمہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

[185]..... بَابُ الْحَبْسِ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز سے روکنا

1565۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ...

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى كُفِينَا وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ

عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ "ہمیں خندق کے دن روک دیا گیا حتی کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ حتی کہ ہمیں کفایت کر دی گئی۔ اور اللہ کا قول ہے "اور اللہ لڑائی میں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔" (احزاب: ۲۵) نبی ﷺ نے

---

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب المغازی باب غزوة ذات الرقاع (4129)، ومسلم کتاب صلاة المسافرین باب صلاة الخوف (1944)

❷ صحیح: سابقہ حدیث کی تخریج کے لیے ملاحظہ کیجئے۔

اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴾ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا. ❶

بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس کو اقامت کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ایسے اچھے طریقے سے پڑھائی جس طرح اس کے وقت پر پڑھ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے عصر کی اقامت کہی پھر آپ نے وہ نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے مغرب کی اقامت کہی اور آپ وہ نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے عشاء کی اقامت کہی اور آپ نے وہ نماز پڑھائی۔'' اور یہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔ ''اگر تم ڈرو تو پیدل یا سوار ہو کر۔'' (بقرۃ ۲۳۹)

فوائد:...... معلوم ہوا مذکورہ آیت کے نزول کے بعد اب نمازوں کو ان کے اصل اوقات میں ادا کرنا لازم وضروری ہے۔ ظہر کو عصر کے وقت میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ظہر وعصر کو مغرب سے پہلے ادا کرنا لازم ہے۔

[186] ... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا

1566۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا. ❷

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت پر بے نور نہیں ہوتے مگر وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔''

فوائد:...... نماز کسوف یہ سورج یا چاند گرہن کے وقت ادا کی جاتی ہے ''کسف'' عموماً سورج گرہن

---

❶ صحیح: أخرجه الترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة [illegible] (179)، والنسائي، كتاب الأذان، باب الأذان للفائتة [illegible] (663)

❷ متفق عليه: بخاري، كتاب الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس (1041)، ومسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف الصلاة جامعة (913)

''خسف'' چاند گرہن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (القاموس) جبکہ دونوں کو ایک دوسرے کے معنی پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس دوران 2 رکعتیں پڑھی جاتی ہیں ان کے حکم میں اگرچہ خلاف ہے بہرحال جمہور اس کے سنت مؤکدہ ہونے کو ہی زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ دو رکعتیں 4 رکوع 2 سجدوں یا 16 رکوع 4 سجدوں یا 8 رکوع 4 سجدوں کیساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

1567۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفٍ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ❶

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف میں چار رکعتوں میں آٹھ رکوع کیے۔

1568۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَتْهُ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَ عَائِذٌ بِاللَّهِ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ يَوْمًا مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَقَامِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی اور اس نے کہا: اللہ تجھے قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب نبی ﷺ آئے تو ان سے پوچھا: کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن سواری پر سوار ہوئے کہ سورج بے نور ہو گیا نبی ﷺ اترے پھر اس جگہ کا ارادہ کیا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا قیام کیا پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر دو سجدے کیے۔ پھر قیام کیا تو اسی طرح کیا۔ پھر سورج صاف ہو گیا تو آپ میرے پاس آئے آپ نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر من قال انہ رکع ثمان رکعات فی اربع سجدات (2108)

ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ـ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ❶

میں تمہیں دیکھتا ہوں تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش ہوتی ہے جیسے دجال کا فتنہ ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! بے شک میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

فوائد:...... ثابت ہوا عذاب قبر حق ہے اور اس کی سخت آزمائش ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

1569۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ الْبُوَيْطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ هُوَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سورج بے نور ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں ہر رکعت میں دو رکوع کئے پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت اور کسی کی پیدائش کے وقت بے نور نہیں ہوتے جب تم اسے دیکھو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔''

فوائد:...... معلوم ہوا صلاۃ کسوف کے بعد خطبہ سنت ہے اور گرہن کا کسی واقعے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ اہل زمین کے لیے ظاہر کرتا رہتا ہے۔

1570۔ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ ......

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الکسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی الکسوف (1049) ومسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر عذاب القبر فی صلاۃ الخسوف (2095)

❷ صحیح: بخاری، کتاب الکسوف، باب خطبۃ الامام فی الکسوف (1046) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من قال اربع رکعات (1181)

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح . ❶

ہشام بن عروۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا...

1571۔ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَحَكَتْ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج بے نور ہو گیا۔ تو نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: "آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کیے (تو سورج روشن ہو گیا)۔"

1572۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِعَتَاقَةٍ . ❸

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "سورج کے بے نور ہونے کے وقت نبی ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔"

فوائد:...... صدقہ رد بلا ہے لہٰذا اگر اس دوران کوئی نقصان ہونا ہو تو اللہ صدقے سے اسے دور فرما دیتا ہے (واللہ موفق)

1573۔ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ.........

عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . ❹

اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[187]...... بَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ — نماز استسقاء

1574۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب صلاة الكسوف، باب الصلاة في الكسوف (1044) ومسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الكسوف (903)

❷ متفق عليه: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس (1054) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب العتق فيها (1192)

❹ صحيح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ ......

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ. ❶

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں بارش کی دعا کے لئے گئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے چادر کو پلٹا۔

فوائد:...... قحط سالی، بارش کی بندش کے وقت حصول رحمت الٰہی کے لیے یہ صلوٰۃ الاستسقاء مسنون ومندوب ہے اس کے لیے آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو وقت دیتے سارے اس مقررہ وقت پر کھلی جگہ نکلتے دورکعت نماز کے بعد خطبہ اور آخر میں آپ ﷺ دعا فرماتے دعا میں ہاتھ خوب بلند کرتے اور ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی جانب بلند کرتے اسی طرح اپنی چادر کو پلٹ لیتے۔

1575۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَائَهُ فَأُسْقُوا. ❷

عباد رضی اللہ عنہ بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر عیدگاہ کی طرف بارش کی دعا کے لئے گئے تو کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو پلٹا تو لوگ بارش دیے گئے۔

[188]...... بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء میں ہاتھ اٹھانا

1576۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ. ❸

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے علاوہ کسی اور دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (1012) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی أی وقت یحول رداءہ إذا استسقی (1166) ❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستسقاء، باب رفع الامام یدہ فی الاستسقاء (1031) ومسلم، کتاب الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء (2074)

فوائد:...... استسقاء کے علاوہ کئی مواقع پر آپ ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے۔ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر استسقاء کے لیے ہاتھ بلند کرتے کسی اور غرض سے اتنے بلند نہ کرتے حتی کہ استسقاء میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی دیکھیے (ابوداؤد)

[189]...... بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن غسل کرنا

1577۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. ❶

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کو (نماز کے لیے) آئے تو وہ غسل کرے۔"

فوائد:...... جمعہ کے دن غسل کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے مذکورہ وآئندہ احادیث میں امر کی بنا پر کثیر علماء اس کے وجوب کی طرف ہی گئے ہیں۔ بہرحال آئندہ 1581 اور اس جیسی کئی احادیث اس کے ندب پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے عمدگی سے وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور توجہ سے سنتا رہا اور خاموش بھی رہا تو اس کے ایک ہفتے مزید تین ایام کے گناہ صاف کر دیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنے دلائل کی بنا پر ابوحنیفہ، مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ اور جمہور نے اس کے استحباب کو ہی ترجیح دی ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1578۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. ❷

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے۔"

1579۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الجمعة، باب كتاب الجمعة (1948)؛ وترمذي، كتاب ابواب الصلاة، باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة (492)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم (857)؛ ومسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال (1954)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

1580۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ أَنْ تَوَضَّأْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَقَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ. ❷

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اشارے سے (غسل کے متعلق) پوچھا؛ تو اس نے کہا: ''اے امیر المومنین جب میں نے اذان سنی تو میں نے وضو ہی کیا تھا۔'' حضرت عمرؓ نے کہا: ''وضو ہی؟ کیا تم نے حضور ﷺ سے نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (نماز کے لیے) آئے تو غسل کرے۔''

1581۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ لِلْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ. ❸

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی جمعہ کے لیے وضو کرے وہ بہتر اور اچھا ہے اور جو کوئی غسل کرے وہ تو غسل زیادہ فضیلت والا ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں ''حسن عن سمرۃ رضی اللہ عنہ'' کی سند اگرچہ مختلف فیہ ہے۔ بہرحال صاحب تخریج اور امام البانی رحمہ اللہ اس کے حسن ہونے کی طرف ہی گئے ہیں لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

❷ متفق علیہ: البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة (877)، مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال (1953)

❸ حسن لغیرہ: ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة (354)، والنسائي، كتاب الجمعة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة (1379)

[190]... بَاب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطِّيبِ فِيهَا

جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے کی فضیلت

1582۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. ❶

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ ﷺ نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کی پھر اپنا تیل لگایا یا اپنے گھر سے خوشبو لگائی پھر چلا گیا اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالی اور جو اس کے مقدر میں ہوئی نماز پڑھی اور جب امام آیا تو وہ خاموش رہا تو آئندہ جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیے گئے۔"

فوائد:...... (۱) "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ" سے یہ مراد نہیں کہ غسل جمعہ کے دن کے لیے ہے بلکہ غسل کا تعلق صلاۃ الجمعہ سے ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُم إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ" جب تم میں سے کوئی جمعہ کی طرف آئے تو غسل کرے۔ اس سے واضح ہے کہ جمعہ کو جانے سے پہلے غسل کیا جائے گا (۲) خوشبو، تیل اور آداب جمعہ کے اہتمام کے ساتھ جمعہ کی ادائیگی باعث غفران اور رحمت رحمٰن ہے (وفقنا اللہ لذلک)

[191]... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق

1583۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة (883) والنسائي، كتاب الجمعة، باب فضل الإنصات وترك اللغو يوم الجمعة (1402)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ سجدہ اور سورۃ الانسان پڑھتے تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا مذکورہ سورتیں جمعہ کی فجر میں پڑھنا مستحب و مسنون ہیں۔

[192]..... بَاب فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت

1584۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَعَجِّلُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي جَزُورًا ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي شَاةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طُوِيَتْ الصُّحُفُ وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے لئے جلدی گیا اور اسے اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ہوگا۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے بکری کی قربانی کی۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں اور فرشتے بیٹھ کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔''

1585۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازوں کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور جو جمعہ کے لئے آتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة (891)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة (881) ومسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة (1964)

إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا رَاحَ الْإِمَامُ طُوِيَتْ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْتَمِعُ الذِّكْرَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ. ❶

جب امام آتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور مسجد میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کے دن صبح سویرے آتا ہے گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ پھر گائے کی قربانی کی طرح ہے پھر بکری کی قربانی کی طرح۔ پھر بطخ کی قربانی کی طرح ہے پھر مرغی کی قربانی کی طرح ہے پھر انڈے کی قربانی کی طرح ہے[اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر کو غور سے سنتے ہیں]۔''

فوائد:...... (۱) جمعہ والے دن جمعہ کو جلد از جلد آنا انتہائی مستحب ہے۔ (۲) جمعہ کا زائد ثواب امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلے ملتا ہے۔ بعد میں فقط خطبہ جمعہ یا نماز کا ثواب باقی رہ جاتا ہے۔ اس لیے جلد از جلد آنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

[193]..... بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے وقت کے متعلق

1586۔أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ......

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَبَادَرُ الظِّلَّ فِي أُطُمِ بَنِي غَنْمٍ فَمَا هُوَ إِلَّا مَوَاضِعُ أَقْدَامِنَا. ❷

زبیر بن عوام کہتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم واپس آتے تو بنو غنم کے مکانوں میں سایہ تلاش کرنے لگتے وہ ہمارے قدموں کی جگہ پر ہوتا۔''

1587۔أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ......

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعة، باب خطبة (929) ومسلم، كتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (1981)
❷ منقطع، ضعيف: تجبراً آئندہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ. ❶

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر فارغ ہوتے اور دیواروں کا اتنا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس سے ہم سایہ حاصل کرتے۔"

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ جلد ادا کرنا سنت ہے۔

[194]..... بَابٌ فِي الْاِسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور خاموش رہنا

1588۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ هُوَ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ......

يَرُدُّهُ إِلَى أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ يَرُدُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ ثُمَّ جَلَسَ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَعَمَلِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. ❷

وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے جمعہ کے دن غسل کروایا اور غسل کیا پھر جمعہ کے لئے بہت صبح صبح گیا۔ پھر امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا، کوئی لغو بات نہ کرے حتی کہ امام فارغ ہو جائے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور تہجد جتنا ثواب ہوگا۔"

فوائد:...... جمعہ کا کامل ثواب حاصل کرنے کے لیے سکوت وسکون کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔ اس میں غفلت اپنا ثواب ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ حتی کہ بولتے کو خاموش کروانا بھی لغو حرکت ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس ہفتہ وار اصلاحی پریڈ میں مکمل توجہ انہماک انتہائی ضروری ہے۔ تاکہ ہفتہ بھر ذہنوں پر چھائی گرد توحیدی بوچھاڑ سے صاف ہوکر ذہن تر و تازہ ہو جائیں اور قبول حق حصول ہدایت پر پھر سے آمادہ وتیار ہو جائیں۔

1589۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ......

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ الحدیبیۃ (4168) و مسلم، کتاب الجمعۃ، باب صلاۃ الجمعۃ حین تزول الشمس (1990)

❷ اسنادہ صحیح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جاؤ! تو تو نے لغو بات کی۔"

1590۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی سے کہے: خاموش ہو جا! تو تو نے لغو بات کی۔"

1591۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

سعید بن مسیب نے کہا: ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پچھلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[195]... بَاب فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو

1592۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. ❹

جابر بن عبداللہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ دینے کے لئے آ رہا ہو اور تمہارا کوئی مسجد میں جائے تو وہ دو رکعتیں پڑھے۔"

فوائد:...... دوران خطبہ اگر کوئی مسجد آئے تو اس کے لیے دو رکعات پڑھنا ضروری ہیں البتہ اگر کوئی ابتدا خطبہ سے پہلے آجائے تو جتنی چاہے نماز ادا کر سکتا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة (1965)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الجمعة باب الانصات یوم الجمعة والامام یخطب (394) و مسلم، کتاب الجمعة باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة (1962)

❸ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❹ متفق علیه: البخاری، کتاب الجمعة باب من جاء والامام یخطب صلی رکعتین خفیفتین (931) و مسلم، کتاب الجمعة باب التحیة والإمام یخطب (2017)

1593۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ أَبُو سَعِيدٍ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَأَتَاهُ الْحَرَسُ يَمْنَعُونَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَتْرُكُهُمَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِهِمَا. ❶

عیاض بن عبداللہ کہتے ہیں: مروان خطبہ دے رہے تھے کہ ابو سعید آئے اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگے۔ سپاہی ان کے پاس آ کر انہیں روکنے لگے۔ تو انہوں نے کہا: ”میں ان کو نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا حکم دیتے ہوئے سنا۔“

1594۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنِ الرَّبِيعِ هُوَ ابْنُ صَبِيحٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ. ❷

ربیع بن صبیح بصری کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ حسن نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس امام خطبہ دے رہا ہو اور تمہارا کوئی آئے تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھے۔“ ابومحمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

[196]..... بَابٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے متعلق

1595۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَخْبَرَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ. ❸

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ میں آئے تو اتر کر سجدہ کیا۔

---

❶ حسن: الترمذي، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الركعتين اذا جاء (511)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح: (1507) کے تحت گزر چکی ہے۔

فوائد:...... (۱) یہ سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اس سے معلوم ہوا خطیب، جمعہ میں سورۃ "ص" کی تلاوت مسنون ہے (۲) دوران خطبہ اگر آیت سجدہ آ جائے تو منبر سے اتر کر سجدہ کرنا جائز ہے۔

[197]......بَاب الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ
خطبہ میں بات چیت کرنا

1596۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ......

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ . ❶

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: "نہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "دو رکعتیں نماز پڑھ۔" ابومحمد کہتے ہیں: "میں بھی اسی کا قائل ہوں۔"

[198]...... بَاب فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ
خطبہ مختصر کرنے کا بیان

1597۔ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُصَيْمٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ ......

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ فَقُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَوْ كُنْتَ نَفَّسْتَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا هَذِهِ الْخُطَبَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا . ❷

ابو وائل کہتے ہیں کہ: ہمیں عمارؓ بن یاسر نے خطبہ دیا تو بہت اچھا اور مختصر خطبہ دیا۔" ہم نے کہا: اے ابو الیقظان! کاش آپ خطبے کو کچھ لمبا کرتے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ مختصر ہونا اس کی عقلمندی کی دلیل ہے۔ تو اس نماز کو لمبا اور ان خطبوں کو مختصر کرو کیونکہ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔"

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعة، باب إذا رأى الامام رجلاً جاء وهو يخطب (930) ومسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والإمام يخطب (875)

❷ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (2006)

فوائد: ...... (۱) جمعہ کی نماز لمبی جبکہ خطبے کا چھوٹا ہونا مستحب ہے (۲) ایسا کرنا عقلمندی جب کہ اس کے برعکس کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ (۳) بیان کو جادو سے تشبیہ کی یہ وجہ ہے کہ جس طرح جادوگر لوگوں کے ذہن کنٹرول کر کے ان کے اپنی من چاہی چیزیں دکھاتا ہے۔ اسی طرح خطیب بھی اپنے زور بیان سے لوگوں کی عقلوں کو مبہوت کر دیتا ہے۔ حتی کہ عوام اس کے اشاروں پر چل پڑتی ہے۔

1598۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. ❶

جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ درمیانہ تھا۔

[199] ..... بَاب الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

1599۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں خطبے کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھ کر فرق (جدائی) کرتے تھے۔

1600۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ. ❸

جابرؓ بن سمرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔"

فوائد: ...... (۱) جمعہ میں دو خطبے ہوتے ہیں (۲) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کیا جائے گا

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (3000) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في قصد الخطبة (507)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعة، باب الخطبة قائما (920) ومسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة (1991)

❸ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة (1992) وأبو داود، كتاب الصلاة، باب الخطبة قائما (1094)

امام شافعی رحمہ اللہ اسے واجب جبکہ جمہور کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے۔ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔ دیکھیے سابقہ حدیث۔ نیز (۳) عربی کے چند مخصوص الفاظ کا نام ہی خطبہ نہیں بلکہ تذکیر و وعظ و نصیحت بھی خطبے میں شامل ہے۔

[200] .... بَابٌ كَيْفَ يُشِيرُ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں امام اشارہ کیسے کرے؟

1601۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَذِهِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يُشِيرُ إِلَّا بِأُصْبُعِهِ . ❶

حصین کہتے ہیں کہ عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: اللہ ان ہاتھوں کو تباہ کرے میں رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ صرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

فوائد:.... حدیث مذکورہ اشارے سے تجاوز اگرچہ ممنوع نہیں بہرحال فقط انگلی کا اشارے میں استعمال کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ لہذا یہی مندوب و مستحب ہے۔

1602۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَسَبَّهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ عِنْدَ الْخَاصِرَةِ . ❷

عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں: انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے اسے گالی دی اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا وہ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، اور اپنی سبابہ انگلی سے کوکھ کے پاس اشارہ کیا۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (2013)؛ وأبوداود، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين على المنبر (1104).

❷ صحیح: سابقہ تخریج ہے۔

[201] ... بَابُ مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ
خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق

1603۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا جَعَلَ الْمِنْبَرَ حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ. ❶

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا تو وہ تنا رو دیا حتیٰ کہ ہم نے اس کے رونے کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔"

فوائد: ...... (۱) آپ ﷺ صرف جن و انس میں ہی نہیں بلکہ جمادات و حیوانات سبھی میں یکساں مقبول تھے (۲) جمادات بھی حواس رکھتے ہیں (۳) دوران خطبہ منبر پر کھڑے ہونا سنت ہے۔

1604۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ...

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بننے سے پہلے تنے پر (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ منبر کے پاس گئے تو وہ تنا رونے لگا آپ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو یہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔"

1605۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ ......

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

1606۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ......

---

❶ صحیح۔ (33)، (37) میں گزر چکی ہے۔
❷ صحیح۔ (39) نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔
❸ صحیح۔ دیکھئے سابقہ (40)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِيئُونَ فَلَا يَكَادُونَ أَنْ يَسْمَعُوا كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَرْجِعُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَإِنَّ الْجَائِيَ يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ قَالَ فَمَا شِئْتُمْ فَأَرْسَلَ إِلَى غُلَامٍ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَجَّارٍ وَإِلَى طَرْفَاءِ الْغَابَةِ فَعَمِلُوا لَهُ مِرْقَاتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ ❶

سہل بن سعد کہتے ہیں جب مدینہ میں لوگ زیادہ ہو گئے تو آدمی آنے لگے اور لوگ آنے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن سکتے تھے حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے لوٹ جاتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے کہا ”اے اللہ کے رسول! لوگ زیادہ ہو گئے ہیں اور آنے والا آتا ہے مگر آپ ﷺ کی بات نہیں سن سکتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا چاہتے ہو؟“ پھر آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت کے غلام کے پاس جو بڑھئی تھا پیغام بھیجا کہ وہ جا کر جنگل سے جھاؤ لائے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے دو تین زینے کا منبر بنا دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔ جب لوگوں نے یہ کام کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس آپ ﷺ کھڑا ہوا کرتے تھے۔ رسول اللہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔

[202] بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا

1607۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ...

أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ”سورۃ غاشیہ۔“

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري كتاب الصلاة [illegible] (377) ومسلم كتاب [illegible] (1217)

الْغَاشِيَةِ. ❶

فوائد:...... نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ، الغاشیہ، الاعلیٰ اور منافقون یہ چار سورتیں سنت سے ثابت ہیں (دیکھیے: مسند احمد اور مسلم)

1608۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ..

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّورَةِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِيهَا الْجُمُعَةُ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ. ❷

ضحاک بن قیس فہری کہتے ہیں ہم نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کے ساتھ کس سورۃ کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: "آپ ﷺ اس سورت کے ساتھ "سورۂ غاشیہ" پڑھا کرتے تھے۔"

1609۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا. ❸

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں عیدوں اور جمعہ میں سورۂ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ اگر جمعہ اور عید دونوں اکٹھے ہوں تو آپ نے ان دونوں میں انہی (سورتوں) کو پڑھا۔

[203] بَاب السَّاعَةِ الَّتِي تُذْكَرُ فِي الْجُمُعَةِ

اس وقت کے متعلق جو جمعہ کے دن ذکر کیا جاتا ہے

1610۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ......

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (2027)، ابو داود، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ به فی الجمعة (1123)

❷ صحیح: جیسا کہ پچھلی روایت گزری ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (2025)، ابو داود، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ به فی الجمعة (1122)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْتَقَيْتُ أَنَا وَكَعْبٌ فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری کعب سے ملاقات ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنے لگا اور وہ مجھ سے تورات کی باتیں بیان کرنے لگے حتی کہ ہم جمعہ کے دن ذکر پر پہنچ گئے۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس دن میں ایک ایسا وقت ہے کہ جو مسلمان بندہ اس وقت میں کوئی اچھی چیز اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ وہ چیز اسے ضرور دیتا ہے۔“

فوائد:...... جمعہ کو ملنے والی مختلف فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن میں اللہ نے ایک گھڑی رکھی جس میں مانگی گئی دعا لازماً قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت کے بارے میں احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے اس کے تعین میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں چالیس اقوال ذکر کیے ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) لیکن اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو علماء نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھا شخص بھی چونکہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے تو لہذا یہ اعتراض زائل ہوا۔

[204]...... بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے

1611۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَا ......

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى

ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے: ”لوگ اپنے جمعہ کو چھوڑنے کی حرکت سے باز آ جائیں یا اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا وہ غافلین سے ہو جائیں گے۔

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ (935) ومسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ (1967)

قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ . ❶

فوائد:...... دلوں پر مہر کا لگ جانا، دلوں کے قبول حق سے دور ہونے کا باعث ہے جب دل قبول ہدایت کے معاملے میں ناکارہ ہوجائیں تو یہ دین ودنیا کے خسارے کا باعث ہے لہٰذا ترک جمعہ جیسے شنیع فعل سے حتی الوسع دور رہنا چاہیے (واللہ الموفق)

1612۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ ......

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ . ❷

ابوجعد ضمریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

[205]... بَابٌ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کی فضیلت کے متعلق

1613۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ......

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَعْنِي بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ

اوس بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدمؑ پیدا کئے گئے۔ اسی میں صور پھونکا جائے گا اسی میں لوگ بے ہوش ہوں گے۔ لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہوچکی ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:'' اللہ تعالیٰ نے زمین پر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغليظ في ترك الجمعة (1999) والنسائي، كتاب الجمعة، باب التشديد في التخلف عن الجمعة (1369)

❷ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة (1052) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في ترك الجمعة من غير عذر (500)

أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ . ❶
اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے ۔"

فوائد :...... (۱) یوم الجمعہ کو درج ذیل امور کی بنا پر دیگر ایام پر فضیلت حاصل ہے (۲) جمعہ والے دن کثرت سے درود کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) انبیاء علیہم السلام کے اجسام قبروں میں محفوظ رہتے ہیں (۴) صحابی کا آپ کی قبر میں آپ کے میت ہونے کی طرف اشارہ کرنا اس سے صحابہ کے عقائد کا پتہ چلتا ہے خصوصاً جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار بھی نہیں کیا۔

[206]...... بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا بیان

1614- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فوائد :...... جمعہ کے بعد رکعتیں پڑھنا افضل ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ بہر حال گھر میں دو رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

1615- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❸

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1616- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت

---

❶ صحيح: أبوداؤد، كتاب الجمعة، باب تفريع أبواب الجمعة (1047) والنسائي، كتاب الجمعة، باب اكثار الصلاة على النبي يوم الجمعة (1373)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (938) ومسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2037)

❸ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2038) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها (521)

بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا . ❶

پڑھے۔" ابو محمد کہتے ہیں "میں جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہوں۔"

[207] ....بَاب فِي الْوِتْرِ

وتر کا بیان

1617۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ ....

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ . ❷

خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسی نماز دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔اس کو تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان مقرر کیا۔"

فوائد:...... (۱) نماز وتر انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے۔ دیکھیے آئندہ (1621) اسی لیے آپ ﷺ سفر و حضر میں اس کا التزام فرماتے (۲) ان کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

1618۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ ....

أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ وَكَانَ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ الْمُخْدَجِيَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ

ابن محیریز قرشی پھر جمحی جو کہ شام کے رہائش پذیر تھے اور معاویہ کو پایا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ مخدجی کنانہ کا ایک فرد تھا۔ اس نے بیان کیا کہ شام کے ایک آدمی جو کہ صحابی تھے اور ان کی کنیت ابو محمد تھی اس نے ان سے بیان کیا کہ "وتر لازم ہے۔" مخدجی نے عبادہ بن صامت کے پاس

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2034) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة (1131)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1418) و ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی فضل الوتر (452)

أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَرَاحَ الْمُخْدَجِيُّ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. ❶

جا کر اس بات کا ذکر کیا تو عبادہ نے کہا ''ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص انہیں ادا کرے اور ان کے حق کو حقیر سمجھتے ہوئے اس میں سے کچھ بھی ضائع نہ کرے تو اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اور جو شخص یہ نہ ادا کرے۔ اس کے لئے اللہ کا ذمہ نہیں ہے۔ چاہے تو اسے عذاب دے دے چاہے تو اسے (آزاد کر دے) جنت میں داخل کر دے۔''

1619- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَالصِّيَامَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ. ❷

طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''اے اللہ کے رسول اللہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور روزے پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی باتیں بتائیں تو اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے نہ میں اس سے کچھ زیادہ پڑھوں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا جو اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔'' یا فرمایا: ''اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو جنت

❶ اسنادہ جید ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فیمن لم یوتر (1420) والنسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحافظة على الصلوات الخمس (460)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الإیمان، باب الزکاۃ من الإسلام (46) ومسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات التی هی أحد ... (100)

میں داخل ہو گیا۔"

1620- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ........

سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ فَلَا تَدَعُوهُ. ❶

عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے "وتر نماز کی طرح واجب نہیں ہے۔لیکن وہ سنت ہے اس کو مت چھوڑو۔"

فوائد:...... مذکورہ وسابقہ آثار وتروں کے سنت مؤکدہ ہونے پر دال ہیں ان سے ان کے وجوب کی نفی ہوتی ہے۔لہٰذا یہی بات راجح ہے۔

[208]...... بَاب الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ

وتروں کی ترغیب کا بیان

1621- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِقْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. ❷

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ ایک ہے۔اور طاق چیز کو پسند کرتا ہے۔"

[209]...... بَاب كَمِ الْوِتْرُ

وتر کی رکعات کا بیان

1622- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ. ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمَ. ❸

عائشہؓ سے روایت ہے کہ "نبی ﷺ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ان میں سے پانچ وتر ہوتے تھے۔پانچوں میں سے کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔حتیٰ کہ آخری رکعت میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔"

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1416) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء أن الوتر ليس بحتم (453)

❷ متفق علیه: أخرجه البخاري، كتاب الشروط، باب مايجوز من الاشتراط والثنيا في الاقرار (2736) ومسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في اسماء الله الحسنى وفضل من أحصاها (2677)

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد (1717) وابو داؤد، كتاب الصلاة باب في الصلاة الليل (1338)

فوائد :...... (۱) ثابت ہوا آپ ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعات تھی۔ کیونکہ اس سے زیادہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔ (۲) وتر میں نماز مغرب کی مشابہت سے بچا جائے گا یعنی دو رکعتوں میں تشہد نہیں بیٹھا جائے گا۔

1623۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ......

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِيمَاءً. ❶

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "پانچ وتر پڑھو! اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین پڑھو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک پڑھو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھ لو۔"

1624۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1625۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ مَا قَدْ صَلَّى قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ❸

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "دو دو کر کے پڑھو۔ اگر تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ اس کی نماز طاق ہو جائے گی۔" ابو محمد سے کہا گیا آپ بھی اسی کے قائل ہیں تو انھوں نے کہا: "جی ہاں۔"

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب کم الوتر (1422)، النسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر الاختلاف علی الزہری (1712)

❷ صحیح: ماقبل کی روایت۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر، باب ما جاء فی الوتر (990)، ومسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی (1745)

فوائد:...... (۱) رات کی نماز دو، دو رکعتیں کر کے پڑھنا افضل ہے۔ (۲) کم از کم ایک رکعت وتر بھی ادا کیا جا سکتا ہے یہ مسنون ثابت ورواہت ہے۔

1626۔ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ...

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. ❶

عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عموماً آپ ﷺ تہجد کی وتروں سمیت 11 رکعات ہی ادا کیا کرتے تھے۔ اور عائشہ ؓ سے ہی آتا ہے کہ آپ ﷺ رمضان وغیر رمضان میں اس سے زیادہ نہ کرتے۔

1627۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ❷

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ "نبی ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے ان میں سورت اعلیٰ، کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے۔"

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ سے (3، 5، 7، 9) بھی وتر ثابت ہیں۔ جبکہ اکثر آپ ﷺ تین ہی ادا کیا کرتے۔ جیسا کہ (کَانَ يُوتِرُ) سے واضح ہے (۲) وتروں میں سورۃ اخلاص، الکافرون، سورۃ الاعلیٰ پڑھنا مسنون ہے۔

(210) ..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

اوقات وتر کا بیان

1628۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات (1714) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل (1336)

❷ صحیح ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء ما یقرأ بہ فی الوتر (467) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب الاختلاف علی ابی اسحاق (1701)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي كُلِّ الْوَقْتِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا ہے۔ اور آپ کے وتر کی انتہا سحری کے وقت تک ہوئی۔

فوائد:...... وتر رات کے کسی بھی حصے میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ سحری تک طلوع فجر سے پہلے تک پڑھنا لازم ہے۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم سے نماز فجر سے قبل ادائیگی بھی ثابت ہے اگر نماز فجر بھی گزر جائے تو پھر طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضائی دی جائے گی۔ ایک روایت میں (من نام عن وتره فليصل إذا أصبح) جو اپنے وتر سے سویا رہ جائے وہ صبح کے بعد اسے پڑھے (ترمذی صحیح)

1629۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَضْرَةَ

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "فجر سے پہلے وتر پڑھو۔"

[211]۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قراءت کا بیان

1630۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں کافرون تیسری میں اخلاص پڑھتے تھے۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل (1734) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی وقت الوتر (1435)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی (1762) والترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی مبادرۃ الصبح بالوتر (468)

❸ صحیح: (1628) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

فوائد:...... سواری پر وتروں کی ادائیگی ان کے سنت ہونے پر دال ہے۔

[212]..... بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

1631۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔ ابو محمد سے کہا گیا کہ آپ بھی اس کے قائل ہیں؟" اس نے کہا: "جی ہاں۔"

[213]..... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ

دعائے قنوت کا بیان

1544۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ....

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَمَلَنِي عَلَى عَاتِقِهِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلْتُهَا فِي فِيَّ فَقَالَ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَكَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ

ابو حوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی سے کہا "تجھے رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے"؟ انہوں نے کہا "آپ نے مجھے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی۔ اور اسے اپنے منہ میں ڈال چکا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: "اس کو پھینک دو کیا تم جانتے نہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے؟" اور ابو حوراء کہتے ہیں حسنؓ یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں سے جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے عافیت دے ان میں سے جسے تو نے عافیت دی اور کارساز بن میرا ان میں سے جن کی آپ نے کارسازی کی اور اس چیز میں برکت دے جو آپ نے

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الوتر، باب الوتر علی الدابۃ (999)؛ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز صلاۃ النافلۃ علی الدابۃ (1613)

مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ . ❶

مجھے دے رکھا ہے۔ اور اس شر سے بچا جس کا آپ نے میرے لئے فیصلہ کیا ہے۔ بے شک آپ جو فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس سے آپ محبت کریں۔ آپ برکت والے اور بلند ہیں۔"

فوائد:...... (۱) قنوت وتر میں یہ دعا ثابت ہے۔ سنن بیہقی میں (لا یذل من والیت) کے بعد (ولا یعز من عادیت) کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ البتہ (تبارکت ربنا وتعالیت) کے بعد (وصلی اللہ علی النبی) کے الفاظ ثابت ہیں۔ (نسائی۔ ضعیف) (۲) آپ ﷺ کے گھر والوں پر صدقہ حلال نہیں۔

1633۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ......

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ . ❷

ابوحوراء سے روایت ہے کہ حسن بن علیؓ نے کہا "رسول ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی میں اسے قنوت میں پڑھتا ہوں۔" پھر اسی طرح بیان کیا۔

1634۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ......

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی جو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں "اے اللہ مجھے ہدایت دے۔ ان میں جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے عافیت دے ان میں

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب القنوت فی الوتر (1425)، والترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر (464)

❷ صحیح: سابقہ ملاحظہ کریں۔

فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ . ❶

جنہیں تو نے عافیت دی۔اور میرا کارساز بن ان میں جن کا تو کارساز بنا۔اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت دے۔اور مجھے اس شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو والی بن جائے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

[214]..... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ
وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

1635۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ وَيُقَالُ : هَذَا السَّفَرُ ، وَأَنَا أَقُولُ : السَّهَرُ . ❷

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک رات کا جاگنا (تہجد) محنت والا اور بوجھل کام ہے۔ تم میں سے جب کوئی وتر پڑھے تو (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے۔ پھر اس نے تہجد پڑھ لی تو ٹھیک ہے ورنہ وہی اس کی کفایت کر جائیں گی۔“ کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ السفر ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ ”السھر“ ہی ہے۔

فوائد:..... ثابت ہوا اگر کسی تہجد گزار کو جاگ نہ آنے کا اندیشہ ہو تو وہ وتروں کے بعد دو رکعات ادا کرے تو اللہ انہیں تہجد کے قائم مقام بنا دے گا۔ نیز یہ جو حدیث میں آتا (اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا (بخاری) یعنی وتر کو اپنی آخری نماز بناؤ تو یہ استحباب پر مبنی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے البتہ کسی کو رکعات کی ادائیگی کے بعد جاگ آ جاتی ہے تو تہجد پڑھنے کے بعد وتر نہیں دوہرائے گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (لا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔ ترمذی) (صحیح) ایک رات میں دو وتر نہیں

❶ صحیح: سابقہ دونوں روایتوں کا تکرار ہے۔
❷ صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 341/1

ہوتے۔ امام احمد، شافعی، مالک رحمہم اللہ وغیرہم کا بھی یہی موقف ہے۔

[215]..... بَاب فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

1636۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَيَجْهَرُ بِذَلِكَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِحَيَّيْنِ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ. ❶

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے دعا یا بد دعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ تو کبھی جب "سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد" کہہ لیتے تو پھر یوں دعا کرتے "اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم اور کمزور مومنوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت سزا دے۔ اور ان پر قحط ڈال دے جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا۔ اور اسے بلند آواز سے پڑھتے۔ بعض دفعہ اپنی فجر کی نماز میں یوں کہتے "اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر" اور یہ عرب کے قبیلوں میں سے دو قبیلے تھے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ کے لیے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔"

(آل عمران: ۱۲۸)

فوائد:..... (۱) کسی کے لیے دعا یا بد دعا کے موقع پر قنوت کرنا درست ہے (۲) یہ قنوت نماز میں رکوع کے بعد ہوگی (۳) یہ قنوت نازلہ کا بیان ہے اسی پر قنوت وتر کو قیاس کرتے ہوئے وہ بھی اسی طریق

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب تسمية الوليد (6200) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة (1538)

پر مانگی جا سکتی ہے مزید خلفاء اربعہؓ کے عمل سے بھی یہ بات ثابت ہے (نیل الاوطار) البتہ راجح سنت طریقہ یہی ہے کہ یہ قبل الرکوع کی جائے جیسا کہ ابن ماجہ میں صحیحاً مروی ہے (كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ) کہ آپ ﷺ وتر میں قبل از رکوع قنوت کیا کرتے تھے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قنوت میں ہاتھ اٹھانا بھی ثابت ہے (تحفۃ الاحوذی) (۴) (لیس لک من الامر شیء) یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ مختار کل اللہ ہے وہ چاہے تو آپ ﷺ کے اشارہ انگلی پر چاند کو دولخت کر دے اور نہ چاہے تو اپنے محبوب کی دعاؤں التجاؤں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نہ بخشے۔

1637۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ........

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا زَعَمَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ. ❶

عاصم کہتے ہیں میں نے انسؓ بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے میں نے کہا ”فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں: رکوع کے بعد ہے۔“ تو انہوں نے کہا ”اس نے جھوٹ کہا ہے۔“ پھر بیان کیا نبی ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔ اور بنوسلیم کے ایک قبیلے پر بددعا کرتے تھے۔“

فوائد:......اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قبل از رکوع قنوت کرتے تھے البتہ قنوت نازلہ یہ بعد الرکوع کرتے۔

1638۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ. ❷

براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

1639۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❸

ابونعیم شعبہ انہیں اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ (1002) ومسلم، کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ (1548)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ (1003) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب القنوت فی الصلوات (1441)

❸ صحیح: سابقہ ہی کرر ہے۔

1640۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ وَآخُذُ بِهِ وَلَا أَرَى أَنْ آخُذَ بِهِ إِلَّا فِي الْحَرْبِ. ❶

محمد ﷺ کہتے ہیں کہ انس بن مالک سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ''جی ہاں'' تو ان سے کہا گیا: ''رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا: ''تھوڑا رکوع کے بعد'' ابو محمد کہتے ہیں کہ میں اس کا قائل ہوں اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ صرف لڑائی میں اسے اختیار کیا جائے۔

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده (1001)، ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة (1544)

ابواب العیدین

[216]..... بَاب فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

1641۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِّ .....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَطْعَمْ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ ذَبِيحَتِهِ . ❶

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کھانا کھاتے تھے۔ قربانی کے دن نہیں کھاتے تھے۔ حتی کہ لوٹے اور اپنی قربانی کا گوشت کھاتے۔

فوائد:..... معلوم ہوا مسنون طریقہ یہی ہے کہ عیدالفطر کے لیے گھر سے کچھ کھا کر نکلا جائے اور عیدالاضحیٰ میں واپس پر کھایا جائے۔ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ عیدالفطر میں طاق کھجوریں کھا کر گھر سے نکلتے تھے۔

1642۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ..........

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . ❷

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

---

❶ صحیح : أخرجه البخاري، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج (953) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الأكل يوم الفطر (542)

❷ صحيح بخاري، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج (953) وابن ماجه كتاب الصيام، باب في الأكل يوم الفطر..... (1754)

[217] ... بَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا بیان

1643۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. ❶

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں عیدین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

فوائد:...... (۱) عید والے دن پہلا کام نماز عید ہے پھر خطبہ اور آخر میں دعا (۲) اس نماز کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اذان نہیں دینی تو آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جلدی پہنچیں اتنے منٹ رہ گئے ہیں اسی طرح نماز سے پہلے ہی لوگوں کو نصیحت شروع کر دینا اور سمجھنا کہ یہ خطبہ نہیں حالانکہ یہ خطبے کا حصہ ہے جیسا کہ جمعہ کے بیان میں گزر چکا ہے لہٰذا یہ کام غیر مسنون ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔

1644۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ ......

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ وَبِلَالٌ قَابِضٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَجِيءُ بِالْخُرْصِ وَالشَّيْءِ ثُمَّ تُلْقِيهِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. ❷

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی بعد میں خطبہ دیا۔ اور خیال کیا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا۔ آپ ان کے پاس آئے ان کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور بلال ؓ اپنے کپڑے کو پکڑے ہوئے تھے عورتیں اپنی بالیاں وغیرہ لا کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔"

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب المشی والرکوب الی العید بغیر ... (958) و مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب، کتاب صلاۃ العیدین (2045)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض فی الزکاۃ (1449) و مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب کتاب صلاۃ العیدین (2043)

فوائد:...... (۱) عید والے دن ایک ہی خطبہ دیا جائے گا ہاں اگر کسی جگہ آواز نہ پہنچ سکی ہو تو ایسی جگہ دوبارہ خطبہ دیا جا سکتا ہے۔ (۲) عورتیں بھی نماز عید میں اہتمام سے حاضر ہوں گی (۳) عیدین میں صدقہ کرنا جائز ہے۔

1645۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ ' ابو بکر رضی اللہ عنہ ' عمر رضی اللہ عنہ ' عثمان رضی اللہ عنہ ' کے پاس حاضر ہوا۔ وہ عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

[218]...... بَابِ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

1646۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ لِي وَأَوْمَأَ أَيْ نَعَمْ. ❷

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

فوائد:...... نماز عید سے قبل یا بعد کسی قسم کی رکعات درست نہیں۔ یہ تب ہے جب عید کو اس کے حکم کے مطابق باہر میدان میں ادا کیا جائے۔ واللہ اعلم

[219]...... بَابِ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین میں تکبیر کہنا

1647۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ

❶ متفق علیه: البخاری، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد (962) ومسلم، كتاب صلاة العيدين، باب كتاب صلاة العيدين (2041)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد (964) ومسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد (2054)

الْمُؤَذِّنِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❶

عبداللہ بن محمد بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے بیان کیا کہ ''نبی ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

فوائد:...... صلاۃ العیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس بارے ''نیل الاوطار'' میں دس اقوال ذکر کیے ہیں۔ جن میں سے راجح یہی ہے پہلی رکعت میں قراۃ سے قبل سات اور دوسری میں قبل از قراءت پانچ تکبیرات ہیں ''قبل القراءۃ'' کے لفظ ترمذی میں صحیح سند سے مروی ہیں۔

[220] ... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی قراءت کا بیان

1648۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا. ❷

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ ''نبی ﷺ عیدین اور جمعہ میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔''

فوائد:...... لہٰذا عیدین میں یہ دونوں سورتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

[221] ... بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر خطبہ دینا

1649۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ نُبَيْطٍ ......

---

❶ قوی بالشواہد: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی کم یکبر (1277)

❷ صحیح: دیکھئے سابق (1208)

حَدَّثَنِي أَبِي أَوْ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي قَالَ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي وَعَمِّي فَقَالَ لِي أَبِي تَرَى ذٰلِكَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ الَّذِي يَخْطُبُ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❶

نعیم بن ابی ہند کہتے ہیں کہ: میں نے چچے والد اور اپنے چچی کے ساتھ حج کیا تو میرے والد نے مجھے کہا: ''کیا تو اس سرخ اونٹ والے کو دیکھ رہا ہے جو خطبہ دے رہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

فوائد:...... ثابت ہوا کہ آواز اونچا کرنے کے لیے کسی بھی بلند چیز کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ چاہے وہ کوئی سواری ہو۔

[222]...... بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ
عورتوں کا عیدین کے لئے جانا

1650۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ......

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا بِأَبِي هُوَ أَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَإِنَّهُنَّ يَعْتَزِلْنَ الصَّفَّ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ جِلْبَابٌ قَالَ تُلْبِسُهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. ❷

ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد آپ پر قربان ہوں آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدالفطر اور عید قربانی کے دن (عید کی نماز کے لئے جائیں۔ اور) پردے والیوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں لیکن حیض والی صف سے الگ رہیں۔ اور نیکی کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں: میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی بہن اپنی چادر اس کو بھی اوڑھائے۔''

فوائد:...... عید کے لیے تمام افراد حتی کہ پردے والی عورتیں مزید حائضہ بھی اس میں شامل ہوں گی حائضہ عورت نماز تو نہیں پڑھے گی البتہ دعا وغیرہ میں شریک ہوں گی۔

---

❶ صحیح احمد 305/4 و سجارہ فی الکبیر 137/2,4

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین (890)

[223] ... بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ
عید کے دن صدقہ کی رغبت

1651۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاءَ وَاللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَأْخُذْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ وَأَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ يَطْرَحْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ . ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بلالؓ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے حتی کہ عورتیں آئیں آپؐ نے ان کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ کرو پھر آپؐ نے جہنم کا کچھ حال ذکر کیا تو ایک معمولی عورت نے جس کے رخسار سرخی مائل سیاہ تھے اس نے کھڑے ہو کر کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسے کیوں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیونکہ تم کثرت سے شکایات لعن طعن اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو؟ تو سب عورتیں اپنے زیورات بالیوں اور انگوٹھیوں سے صدقہ کے لیے اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

فوائد:...... (۱) عید کے روز صدقہ سنت ہے (۲) دوران خطبہ اگر کوئی خطیب سے مخاطب ہونا چاہے تو اس کی اجازت ہے (۳) انسانوں میں سے اکثر جہنمی عورتیں ہوں گی (۴) عورتیں عموماً بے صبری اور لعن طعن کرنے والی ہوتی ہیں (۵) صدقہ رد بلا کا باعث ہے۔ (واللہ الموفق)

1652۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین باب کتاب الصلاۃ العیدین (2045) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب الخطبۃ یوم العید 1141

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین باب الخطب بعد العید (964) ومسلم، کتاب صلاۃ العیدین، و ترک الصلاۃ قبل العید (2054)

[224] .... بَاب إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ

جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو جائیں

1653۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.......

عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ ❶

ایاس بن رملہ کہتے ہیں میں ابو معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ زیدؓ بن ارقم سے پوچھ رہے تھے۔کیا تم نبی ﷺ کے پاس کبھی ایسے دن میں حاضر ہوئے جس میں جمعہ اور عید اکٹھی ہوگئی ہو؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' معاویہؓ نے کہا: پھر آپؐ نے کیسے کیا؟ زیدؓ بن ارقم نے کہا: آپؐ نے عید کی نماز پڑھی پھر آپؐ نے جمعہ کی رخصت دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا جمعہ والے دن عید پڑھ لینے کے بعد جمعہ میں حاضر ہونا ضروری نہیں۔ مگر ظہر کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔

[225]..... بَاب الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ

جس راستہ سے عیدگاہ جائیں اس کے علاوہ اور راستے سے واپس آنا

1654۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ ❷

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب عیدگاہ کی طرف جاتے تو دوسرے راستے سے واپس آتے۔''

فوائد:...... نماز عید کو جاتے اور آتے ہوئے راستہ بدلنا مستحب و مسنون ہے۔

❀❀❀❀

---

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب اذا وافق یوم الجمعۃ یوم العید (1070) والنسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب الرخصۃ فی التخلف عن الجمعۃ (1590)

❷ حسن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی خروج النبی ﷺ (541)

۳...... من كتاب الزكاة

[1]... بَابٌ فِي فَرْضِ الزَّكَاةِ
زکوۃ کی فرضیت کا بیان

1655۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ حِجَابٌ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہٰذا انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر اس کے متعلق وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوۃ فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کے عمدہ مالوں سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔''

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ (1395) و مسلم، کتاب الإیمان، باب الدعاء إلی الشهادتین و شرائع الاسلام (112)

فوائد:...... (۱) دعوت میں حکمت عملی کو اپنانا پسندیدہ عمل ہے حکمت کا تقاضا ہے کہ اسلام کی دعوت بتدریج دی جائے نہ کہ ابتداء اسلام کے سبھی احکام ان پر واضح کر دیے جائیں لہٰذا اسلام کی طرف قلبی میلان رکھنے والا اس کے بعض احکام کو سخت سمجھتا ہوا متنفر ہو جائے جیسا کہ ایک بندہ آپ ﷺ کے پاس آ کر اسلام میں رغبت ظاہر کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے سامنے اسلام کی دعوت رکھتے ہیں تو وہ چوری وغیرہ ایسے گناہوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیتا آپ ﷺ اصرار کی بجائے مان جاتے ہیں فقط جھوٹ چھوڑنے پر اسے آمادہ کر لیتے ہیں لہٰذا یہی اس کے بقیہ گناہوں کو چھوڑنے کا سبب بن جاتا ہے۔ (۲) درج ذیل تین احکام کے علاوہ، حج، روزہ، ان پانچ احکام پر اسلام کی بنیاد ہے حج اور روزے کو چھوڑ کر ان تین احکام کی تخصیص اس لیے ہے کہ ان کا انسان کی ظاہری حالت سے تعلق ہے لہٰذا ان میں سے ایک کا بھی انکار بندے پر کفریہ احکام لاگو کرنے کا باعث ہے۔ جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں مانعین زکوۃ سے قتال کیا تھا (۳) زکوۃ میں درمیانہ مال لیا جائے گا (۴) مظلوم کی دعا اللہ براہ راست قبول ہو جاتی ہے۔ کسی روک کے بغیر۔

[2]......بَاب عَنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہیے

1656۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالْكِسْرَةُ وَالْكِسْرَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى يُغْنِيهِ يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ إِلْحَافًا أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک یا دو لقمے دیے جاتے ہیں۔ اور ایک دو ٹکڑے اور ایک دو کھجوریں دی جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے کفایت کرے اور وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنے سے شرماتا ہو یا فرمایا لپٹ کر لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو۔“

فوائد:...... مسکین ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کے پاس ضروریات کے حصول کے لیے وسائل نہ ہوں یعنی جس کے اخراجات آمدن سے زیادہ ہوں نیز یہ پیشہ ور فقیر اس زمرے میں نہیں آتے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، قول اللہ تعالیٰ (لا یسألون الناس إلحافا) (1476) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب المسکین الذی لا یجد غنی (3390)

[3]…… بَاب مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوۃ نہیں دیتا

1657۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ..

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں ہوں اور وہ ان سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جائے گا۔ کھر والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگ والا جانور اپنے سینگوں سے اسے مارے گا۔ اس دن ان میں کوئی جانور سینگ کے بغیر نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگ والا ہو گا۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ان کا کیا حق ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے سانڈ کو عاریۃً جفتی کے لیے دینا اور ان کا ڈول کا ادھار دینا اور بکری کا دودھ پینے کے لئے دینا اور پانی کے پاس دودھ نکال کر دینا اور انہیں اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔“

فوائد:…… (۱) جانوروں میں سے اونٹ، گائے اور بکری اور جوان کے حکم میں ہوان پر زکوۃ فرض ہے۔ (۲) ان کی زکوۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کو مسلسل اپنے جانوروں کی بدولت عذاب سے دوچار رہے گا (۳) زکوۃ کے علاوہ حدیث میں مذکورہ حقوق بھی اگر محتاج کے لیے کسی طور پر ان کا حصول ممکن نہ ہو تو صاحب وسعت پر ان کی ادائیگی لازم ہے۔ نیز پانی پر دھونے سے مراد جہاں کبھی لوگ جمع ہوں تو وہاں فقراء ومساکین کے لیے دودھ دھونا کہیں انہیں نہ دینا پڑے ممنوع ہے۔

1658۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ....

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ

جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ (2294) والنسائی کتاب الزکاۃ، باب مانع زکاۃ البقر (2453)

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ
إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا
بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا
وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ
فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا
كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ
بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ
غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا
لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا
وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا
جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ
يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ
خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ قَالَ فَأَنَا عَنْهُ
غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ
يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ
يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ
قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ
عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس کے پاس اونٹ ہوں اور وہ
ان کا حق ادا نہ کرتا ہو، تو قیامت کے دن وہ موٹے
تازے ہو کر آئیں گے اور وہ ایک صاف میدان میں بٹھایا
جائے گا وہ اونٹ اسے اپنے پیروں اور کھروں سے
روندتے ہوئے آئیں گے۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں
وہ ان میں سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن
موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور وہ ایک صاف میدان میں
بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے
پاؤں سے اسے روندیں گی جس کے پاس بکریاں ہوں وہ
ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن
موٹی تازی ہو کر آئیں گی اسے ایک صاف میدان میں
بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے
کھروں سے روندیں گی۔ ان میں سے کوئی سینگ کے بغیر
نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا۔ جس کے
پاس خزانہ ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے
دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا وہ اپنا منہ کھول کر
اس کے پیچھے دوڑے گا۔ جب وہ اس کے پاس آئے گا تو
آدمی اس کے خوف سے بھاگ جائے گا سانپ اس سے
کہے گا: اپنا خزانہ لے لو جو چھپا رکھا تھا۔ آدمی کہے گا: "مجھے
اس کی ضرورت نہیں۔" جب وہ آدمی دیکھے گا کہ مجھے اس
سے چھٹکارا نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا
وہ سانپ اسے اونٹ کی طرح چبائے گا۔ ابن جریج کہتے
ہیں: ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر سے یہ قول سنا
پھر ہم نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو انہوں نے

دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنْحُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . ❶

عبید بن عمیر کی طرح ہی کہا۔ابن جریج کہتے ہیں: ابوزبیر کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی کے پاس اس کا دودھ نکال کر صدقہ کر دینا اور اس کے ڈول کو ادھار دینا۔اور حمل کے لئے سانڈھ ادھار دینا۔اور دودھ پینے کے لیے (عاریۃً) دینا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا۔''

1659۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيثِ . ❷

معرور رضی اللہ عنہ بن سوید کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

[4]..... بَابٌ فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق

1660۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَكَانَ فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ سَائِمَةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ شَاةٌ لَمْ يَجِبْ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ فَإِذَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ کے متعلق اس طرح لکھا: ''چالیس سے لے کر ایک سو بیس چرنے والی بکریوں تک ہر چالیس میں ایک بکری دی جائے۔جب زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں دی جائیں اور جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو تک ہو جائیں تو تین بکریاں دی جائیں۔جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو چار سو سے کم تک تین بکریاں ہی ہیں۔جب وہ چار سو ہو جائیں

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ (2293) والنسائی کتاب الزکاۃ، باب مانع زکاۃ البقر (2453)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ البقر (1460) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ (2288)

بَلَغَتْ أَرْبَعَ مِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ . ❶

تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔اور زکوۃ میں سے بڈیاں نکلی ہوئی اور کانی اور عیب والی بکری نہ لی جائے۔"

فوائد:...... (۱) چرنے والی بکریوں میں زکوۃ ہوگی وہ بکریاں جنہیں خود مشقت کر کے چارہ ڈالا جاتا ہے یا گھر میں پالا جاتا ہے۔ان میں زکوۃ فرض نہیں (۲) بکریوں میں زکوۃ حسب ذیل 40 سے 120 تک ایک بکری 120 سے 200 تک دو 200 سے 300 تک تین پھر چار سو کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکوہ میں دینا فرض ہے۔لہٰذا بکریوں کا نصاب 40 بکریاں ہوئیں۔

1661۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ . ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس کے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف عمروؓ بن حزم کے ہاتھ یوں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم رسولؐ اللہ کی طرف سے شرجیل بن عبد کلال اور حارث بن عبدکلال اور نعیم بن عبدکلال کو معلوم ہو کہ چالیس بکریوں سے لے کر ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں۔جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔"

---

❶ صحيح سالنشو هذا: ابوداؤد،كتاب الزكاة،باب في زكاة السائمة(1068)والترمذي،كتاب الزكاة،باب ما جاء في زكاة الإبل والغنم(621)

❷ ضعيف: أخرجه النسائي،كتاب القسامة،باب المواضيح(4868)

1662۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ . ❶

عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وہ اس کے والد اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو خط لکھ کر دیا پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[5]..... بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ
گائے کی زکوٰۃ

1663۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا......

قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً . ❷

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ ”میں ہر چالیس گائے میں سے دو سال کا بچھڑا لوں اور ہر تیس میں ایک برس کا بچھڑا یا بچھیا لوں۔“

فوائد:..... (۱) گایوں کا نصاب تیس عدد گائیں ہیں (۲) تیس گائیں پر ایک سالہ بچھڑا چالیس پر دو سالہ سو پھر آگے اسی حساب سے ہر تیس پر ایک سالہ بچھڑا جبکہ 40 پر 2 سالہ۔

1664۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ......

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا حَوْلِيًّا وَمِنْ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً . ❸

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو یہ حکم دیا کہ ”ہر تیس گائے میں سے ایک سال کا بچھیا لوں اور چالیس میں سے دو دانتا لوں۔“

---

❶ صحیح: سابقہ ان کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ (1576)، والترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی زکاۃ البقر (623)

❸ حسن: سابقہ اس کی تخریج ہے۔

1665: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ بِنَحْوِهِ. ❶

احمد بن یونس' ابوبکر بن عیاش سے اسی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[6]... بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوۃ کا بیان

1666- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَلَمْ تَخْرُجْ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قُبِضَ أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ أَخَذَهَا عُمَرُ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَلَقَدْ قُتِلَ عُمَرُ وَإِنَّهَا لَمَقْرُونَةٌ بِسَيْفِهِ أَوْ بِوَصِيَّتِهِ وَكَانَ فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِلَى خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوۃ کے متعلق ایک تحریر لکھی تھی۔ تو وہ کسی حاکم کو نہیں دی گئی تھی کہ آپ وفات پا گئے۔ تو اسے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ اور آپ کے بعد اس پر عمل کیا۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے بعد اس پر عمل کرتے رہے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو وہ ان کی تلوار کے ساتھ یا وصیت کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اور اس میں اونٹ کی زکوۃ کے بارے میں اس طرح تھا۔ ہر پانچ سے لے کر پچیس تک میں ایک بکری ہے جب وہ پچیس تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک بنت مخاض ہے۔ اور اگر ایک بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔ اس سے زیادہ پینتالیس تک ایک بنت لبون ہے۔ جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ساٹھ تک میں ایک حقہ ہے جب زیادہ ہو جائیں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ ہے اور اس سے زیادہ نوے تک میں دو بنت لبون ہیں۔ جب زیادہ ہو جائیں ایک سو بیس تک میں دو حقے ہیں۔ جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں بنت لبون ہے۔"

❶ حسن۔ سابقہ تخریج ہے۔

إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ . ❶

فوائد:...... (۱) اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہیں (۲) ان کی زکوٰۃ حسب ذیل ہے پانچ سے چوبیس تک ایک بکری پھر پچیس سے پینتیس تک یک سالہ اونٹنی وہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ پھر چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی پھر چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی پھر اکسٹھ سے پچھتر تک چار سالہ پھر چھہتر سے نوے تک دو دو سالہ دو اونٹنیاں پھر اکانوے سے ایک سو بیس تک دو تین سالہ اونٹنیاں اگر اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ جبکہ چالیس پر دو سالہ اونٹنی ہے۔

1667۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.......

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . ❷

سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح نقل کیا۔

[7]..... بَابٌ فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ
چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق

1668۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرحبیل بن عبدکلال اور حارث بن عبدکلال اور نعیم بن عبدکلال کے طرف لکھا کہ چاندی کے ہر ۵ اوقیوں میں ۵ (پانچ) درہم ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور پانچ (۵) اوقیوں سے

❶ صحیح بالشواهد: دیکھئے سابقہ (1660)
❷ اسناده ضعیف: جب کہ یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ.

کم میں کچھ بھی نہیں۔"

1669۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأْتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ.

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کردی ہر چالیس درہم میں ایک درہم چاندی کی زکوٰۃ ہے اور ایک سو نوے میں کچھ نہیں ہے حتیٰ کہ ۲۰۰ تک پہنچ جائیں۔"

فوائد:...... (۱) گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں (۲) چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ 200 درہم ہے۔ (۳) چاندی میں چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ 200 درھموں میں سے 5 درہم موجودہ وزن کے اعتبار سے 200 درہم تقریباً 52/2¹ (ساڑھے باون) تولے بنتے ہیں اسی طرح سونے میں بھی چالیسواں حصہ ہے جو کہ 20 دیناروں میں سے نصف دینار ہے موجودہ وزن کے اعتبار سے 20 دیناروں کا وزن تقریباً 7/2¹ (ساڑھے سات) تولے بنتا ہے۔

[8]...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ

الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کرنے کی ممانعت

1670۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْكِنْدِيُّ ....

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی طرف سے ہمارے پاس زکوٰۃ لینے والا آیا۔ تو میں نے اس کے ہاتھ سے تحریر لے کر پڑھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ: "زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ نہ کیا جائے۔"

---

❶ ضعیف پیچھے (1661) میں گزر چکی ہے۔ ❷ اسنادہ جید ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ (1574)

❸ اسنادہ حسن: ابی سویدابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ (1579) وابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب ما یأخذ المصدق من الابل (1801)

فوائد:...... صدقے سے بچنے یا اس میں کمی کرنے کے لیے کسی قسم کا حیلہ جائز نہیں مثلاً اگر کسی کی بکریاں اکٹھی چرتی ہیں جو کہ 50 بنتی ہیں اب صدقہ لینے والے کے آنے پر اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں ایک اپنی 20 کر لے جبکہ دوسرا 30 تک اس طرح دونوں ہی زکوۃ سے بچ جائیں۔ حالانکہ اگر اکٹھے رہتے تو ان کے ذمے ایک بکری لازم آتی تھی۔ اسی طرح دو بندوں کی 40،40 بکریاں ہوں اب دونوں کو ایک ایک دینا پڑے گی لیکن یہ اکٹھی کر لیتے ہیں لہذا اب ان دونوں کے ذمے ایک بکری ہوگی جبکہ پہلے ان کو دو دینا پڑتی یہ صورتیں حیلے ناجائز خلاف شریعت ہیں۔

[9] .. بَاب النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ

زکوۃ میں لوگوں کے اچھے مال لینے کی ممانعت

1671- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”لوگوں کے عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا۔“

[10] .. بَاب مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ

ان حیوانوں کا بیان جن پر زکوۃ فرض نہیں ہے

1672- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى فَرَسِ الْمُسْلِمِ وَلَا عَلَى غُلَامِهِ صَدَقَةٌ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہ مسلمانوں کے گھوڑے میں زکوۃ ہے اور نہ ہی ان کے غلام میں۔“

---

❶ مخرج علیه (1655) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ متفق علیه: البخاري كتاب الزكاة باب ليس على المسلم في فرسه صدقة (1463) ومسلم كتاب الزكاة باب لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه (2270)

[11]..... بَاب مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

ان غلوں، سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے

1673۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَالصَّاعُ مَنَوَانِ وَنِصْفٌ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَرْبَعَةُ أَمْنَاءٍ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ ۔ ❶

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: وسق ۶۰ صاع کا ہوتا ہے اور صاع اہل حجاز کے نزدیک اڑھائی من کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک ۴ من کا ہوتا ہے۔ [منا ماپ یا تول کا قدیم پیمانہ ہے جو دو رطل کے مساوی ہوتا ہے]

فوائد:..... چاندی اور اونٹوں کے نصاب کی بات پیچھے گزر چکی ہے البتہ غلے کی اجناس میں پانچ وسق نصاب ہے۔ پانچ وسق موجودہ اوزان کے مطابق تقریباً 630 کلوگرام بنتا ہے۔

1674۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ مِنْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ۔ ❷

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچ وسق سے کم غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔"

فوائد:..... غلہ جات میں سے کھجور اور دانے کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے دانے سے مراد انکا

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز (1405) و مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ (2260)

❷ متفق علیہ: سابقہ ہی گزر ہے۔

اجناس جو ذخیرہ ہو سکتی ہوں۔ مثلاً گندم، جو، کشمش، زیتون وغیرہ ان اجناس کے نصاب تک پہنچنے پران سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی جو کہ مشقت سے حاصل ہونے والی یعنی جن کو ڈول لے کر یا محنت سے پانی لگایا گیا ہو سے بیسواں حصہ جبکہ بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی فصل سے 10واں حصہ ہوگا۔

(دیکھیے بخاری شریف)

1675۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ .

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ . ❶

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کی طرف لکھا: ''ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں اور جو زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیوں سے کم میں کچھ نہیں ہے۔''

[12]... بَابٌ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ
زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا

1676۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ ......

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد آخُذُ بِهِ وَلَا أَرَى فِي تَعْجِيلِ

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فرض ہونے سے پہلے زکوٰۃ میں جلدی کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں رخصت دی۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''میں بھی اسی کو اختیار کرتا ہوں اور میں زکوٰۃ

❶ [illegible] (1648) کے تحت گزر چکی ہے۔

الزَّكَاةِ بَأْسًا ۔ ❶ | جلدی ادا کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا قبل از وقت بھی زکوۃ ادا کی جا سکتی ہے۔

[13]... بَابُ مَا يَجِبُ فِي مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ
اس مال کے متعلق جو زکوۃ کے علاوہ واجب ہوتا ہے

1677۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ۔ ❷

فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "زکوۃ کے علاوہ تمہارے مالوں میں اور بھی حق ہے۔"

فوائد:...... احادیث کے مطابق صرف زکوۃ ہی مالوں کا حق ہے۔ جبکہ مذکورہ حدیث میں اس کے علاوہ بھی حق بتائے جا رہے ہیں تو ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ یہ حقوق عارضی ہیں۔ جبکہ زکوۃ مستقل جیسا کہ قرآن میں بھی آتا ہے۔ ﴿وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ﴾ اور وہ اس کی محبت میں مال خرچ کرتے ہیں۔

[14]... بَابٌ فِيمَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ
اس شخص کے متعلق جو امیر کو صدقہ دے

1678۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ

أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا

معن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے میرے والد اور دادا نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ نے میری منگنی کر کے میرا نکاح کر دیا۔ اور میں آپ کے پاس ایک جھگڑا لے کر گیا۔ میرے والد یزید نے صدقہ کے لئے کچھ دینار نکالے تھے ان کو مسجد میں کسی آدمی کے پاس رکھا۔ میں نے جا کر اس سے لے لئے اور (اپنے باپ

---

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی تعجیل الزکاۃ (1624) و الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی تعجیل الزکاۃ: 678۔

❷ سندہ ضعیف، شریک و ابو حمزہ ضعیفان، الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء ان فی المال حقا سوی الزکاۃ (659) و ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز (1789)

فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ بِهَا فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ يَا مَعْنُ مَا أَخَذْتَ . ❶

کے پاس) لے کر آیا تو انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! میرا ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ میں وہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: "یزید تجھے تیری نیت کا ثواب ملے گا اور اے معن جو تو نے لیا وہ تیرا ہی ہے۔"

فوائد:...... زکوۃ غنی کو دینا جائز ہے البتہ اگر کوشش کر کے کوئی کسی کو مستحق زکوۃ سمجھ کر دے دے تو دینے والے کی طرف سے ادا ہو جائے گی اگرچہ زکوۃ لینے والا اس کا حقیقی مستحق نہ بھی ہو کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

[15]..... بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں

1679۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي قَوِيٌّ . ❷

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دولت مند کے لئے زکوۃ حلال نہیں اور نہ ہی قوت والے آدمی کے لئے حلال ہے۔"

فوائد:...... (ذی مرۃ سوی) سے مراد ایسا شخص ہے جو محنت کر کے اپنے اخراجات پورے کر سکتا ہو۔

1680۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دولتمند ہونے کے باوجود سوال کرے گا وہ قیامت کے دن

❶ صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اذا تصدق علی ابنہ و ہو لا یشعر (1422)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی (1634)، والترمذی، کتاب الزکاۃ، باب من لا تحل لہ الصدقۃ (652)

وَفِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ أَوْ خُدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. ❶

لیے سوال کیا آئے گا کہ اس کے چہرے پر زخم ہوں گے یا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا یا اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔" کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کتنی دولت ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پچاس درہم یا اس کے برابر سونا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ گزران کے بقدر مال ہونے کے باوجود مانگنا قیامت میں رسوائی کا باعث ہوگا۔ (أعَاذَنَا اللهُ مِنْهُ)

1681۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❷

محمد بن عبدالرحمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

16۔ بَابُ الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ

نبی ﷺ اور اہل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے

1682۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِخْ كِخْ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اوہوں! اسے پھینک دو، کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے خاندان کے لیے صدقہ حلال نہیں اسی لیے آپ ﷺ ہدیہ تو قبول کر لیتے تھے البتہ صدقہ نہیں لیتے تھے۔

1683۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِيسَى ......

---

❶ حسن: سنن أبو داؤد، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى: 1626؛ سنن ترمذي، كتاب الزكاة، باب ما جاء من تحل له الزكاة (650)

❷ حسن: سابقہ کی تخریج۔

❸ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب ما يذكر في الصدقة للنبي ﷺ (1491)؛ وصحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ (2470)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. ❶

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ ابو لیلیٰ نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا اور آپ کے پاس حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ انہوں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی تو آپ ﷺ نے اس سے چھین لی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے نہیں ہو کہ صدقہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے؟“

[17]... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ

اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے

1684۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ......

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُلْحِفُوا بِي فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا فَأُعْطِيَهُ وَأَنَا كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهِ. ❷

معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سوال کرنے میں لپٹ نہ کرو، جو شخص مجھ سے کچھ مانگے گا میں اسے ناخوشی سے دوں گا تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔“

1685۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ. ❸

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی دولت مند ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے گا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔“

---

❶ صحیح: احمد 4/348، و شرح معانی الآثار للطحاوی 2/10 (2387)، و انظر [illegible] (التعلیقات الحسان) (2593)

❷ صحیح [illegible]

❸ [illegible] کتاب الزکاۃ [illegible] (1469)، و [illegible] کتاب الزکاۃ [illegible] (2471)

فوائد:...... (۱) دولتمند کا سوال کرنا اس کے لیے قیامت کو ذلت کا باعث ہوگا (۲) چمٹ کر مانگنا ناپسندیدہ ہے اگرچہ حقیقی ضرورت ہی کیوں نہ ہو۔

[18]..... بَابٌ فِي الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
سوال سے بچنے کے متعلق

1686۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپ نے ان کو دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے ان کو دیا۔ حتیٰ کہ جو آپ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جو کچھ مال ہوگا تم سے بچا کر ہرگز نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے اللہ اسے بچائے گا۔ اور جو کوئی آسودہ ہونا چاہے اللہ اسے آسودہ کرے گا۔ اور جو کوئی صبر کرے اللہ اسے صبر دے گا۔ اور صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔“

فوائد:...... یہ قانون الٰہی ہے ﴿وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ انسان کو اس کی کوشش کے مطابق ہی ملتا ہے اگر آپ بے صبرے ہیں اگر آپ محتاج ہیں تو بالتکلف صبر کا مظاہرہ کرتے رہیں بالآخر اللہ آپ کو اپنی جناب سے ضروری نوازے گا آپ کو آپ کے صبر و استقلال کا انعام ضرور مل کر رہے گا جب کہ اس کے برعکس سوال اور بے صبری آپ کی زندگی کی تلخیوں میں کمی کی بجائے انہیں مزید بڑھاوا دے گی (واللہ ولی التوفیق)

[19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَدِّ الْهَدِيَّةِ
ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت

1687۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ 1469، ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر (2421)

سَالِمٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ.......

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. ❶

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز دیتے تو میں کہتا: ''یہ آپ اسے دے دیں جو مجھ سے اس کا زیادہ محتاج ہے۔'' تو رسول اللہ فرماتے: ''اسے لے لو اور اللہ جو کچھ تمہیں دے اور تم نے اس کا لالچ نہ کیا ہو اور نہ ہی سوال کیا ہو تو اسے لے لو ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑو۔''

فوائد:...... بلا سوال اور عزت نفس کو ٹھیس پہنچے بغیر ملنے والا تحفہ اللہ کی دین سمجھ کر قبول کر لینا بہتر، لائق خوش بختی ہے جب کہ بلا وجہ دوسروں کے مال کو للچائی نگاہوں سے تکنا باعث شرمندگی عزت نفس کی بربادی کا سبب ہے نیز ذلالت وجہالت الگ ہے۔

1688۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ ......

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ. ❷

عبداللہ بن سعدی عمر رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1689۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْهُ. ❸

ابن سعدی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عامل بنایا پھر انہوں نے اسی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[20] ... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
سوال کرنے کی ممانعت

1690۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469)، ومسلم، كتاب الزكاة، باب الفقر بالتعفف، والصبر (2421)

❷ صحيح: تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

❸ صحيح: سابقہ ہی تخریج ہے۔

وعروة بن الزبير .....

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ . ❶

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا۔ پھر آپ سے میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا، پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے جو شخص نفس کے لالچ کے بغیر لے گا اس کے لئے اس میں برکت ڈالی جائے گی اور جو کوئی اسے نفس کے لالچ سے لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔"

فوائد:...... بقدر کفایت حاصل کردہ مال آدمی کے لیے حصول برکات کا سبب ہے جب کہ لالچی انسان کو موت تک بھی آسودگی حاصل نہیں ہوتی مال کی حرص اسے مسلسل بے سکونی میں مبتلا رکھتی ہے۔

[21]... بَابُ مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ

آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟

[1691]۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَلْيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کے پیچھے ہو اور تمہارا ایک اپنے عیال سے شروع کرے۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کیا جائے (۲) صدقہ کرتے وقت سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1472) ومسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى (1035)

❷ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى ومن تصدق ... (1426)

[22] ... بَابٌ فِي فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا

دینے والے ہاتھ کی فضیلت

1692۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ وَالْيَدُ الْعُلْيَا يَدُ الْمُعْطِي وَالْيَدُ السُّفْلَى يَدُ السَّائِلِ . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اوپر کا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنے والا ہاتھ ہے۔“

1693۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ . ❷

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کے پیچھے ہو اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور عیال سے شروع کرو۔“

فوائد:...... کائنات میں ہر ایک بہتر سے بہترین کی تلاش میں ہے کسی حالت میں آپ ﷺ کی بات کو نظر انداز کر دینا عقل و دانشمندی نہیں کہلا سکتی لہٰذا بہترین کی جستجو میں آپ ﷺ کے قول کو مدنظر رکھتے ہوئے ”معطی“ کے کردار کو اپنانا ہمارے فلاح دارین کا باعث ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: (مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ (مسلم) صدقے نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا۔

[23] ...... بَابٌ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

کون سا صدقہ افضل ہے؟

1694۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ......

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقۃ الا عن ظہر غنی (1429) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی (2382)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی (2383)

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فَوَافَقَتْ زَيْنَبَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ أَضَعُ صَدَقَتِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَوْ فِي قَرَابَتِي فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ. ❶

عبداللہ کی بیوی زینب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے کرو۔'' اور عبداللہ تنگدست تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے گئی۔ تو انصار کی ایک زینب نامی عورت کو میں نے پایا وہ بھی جو وہی بات پوچھنا چاہتی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا آپ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں اپنا صدقہ کسے دوں؟ عبداللہ کو یا اپنے اور رشتہ داروں کو؟ بلال نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی زینب ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عبداللہ کی بیوی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔''

فوائد:...... گھر کا خرچ یہ مرد کی ذمہ داری ہے اسی طرح بچوں کے اخراجات بھی۔ اگر بیوی اپنی ذاتی دولت سے اپنے شوہر، بچوں پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے صدقہ اور اس کے لیے دوہرے اجر کا باعث ہوگا۔

1695۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ..

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا نَخْلًا وَكَانَتْ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَدْخُلُ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصاری کے پاس تمام انصار سے زیادہ مال اور کھجوروں کے درخت تھے۔ اور ان کے تمام مالوں سے انہیں زیادہ پیارا ''بیرحاء'' تھا۔ اور وہ مسجد کے سامنے تھا۔ نبی ﷺ اس کے پاس جاتے اور اس کا صاف پانی پیتے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

❶ متفق علیہ۔ البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الزوج والأیتام فی الحجر (1466) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الأقربین... (2315)

طَيِّبٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَّمَهُ أَبُو طَلْحَةَ فِي قَرَابَةِ بَنِي عَمِّهِ. ❶

جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے حتی کہ تم وہ چیز خرچ کرو جو تم پسند کرتے ہو اور تم جو چیز خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے۔'' (بقرة: ۹۲) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مال 'بیرحاء' نے کہا: ''میرے مالوں میں میرے نزدیک عمدہ ہے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ اور وہ اللہ کے پاس جمع ہوگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاباش' یہی مال فائدہ مند ہے یا آپ نے فرمایا: راحت والا ہے۔ تم نے جو کہا میں نے سن لیا۔ اور میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں پر صرف کرو۔'' تو ابوطلحہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ایسا ہی کروں گا۔'' ابوطلحہؓ نے اسے اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

فوائد:...... (۱) اپنے محبوب مالوں کو راہ اللہ خرچ کرنا پسندیدہ عمل ہے (۲) صحابہ خیر کے اعمال میں جلدی کرتے تھے (۳) اقارب پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب ہے ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

[24]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقہ کی رغبت دینا

1697. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَمَرَنَا فِيهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کیا۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الأقارب (1411)، ومسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين... (2312)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب طيب الكلام (6023)، ومسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة... (2346)

فوائد: ...... "مُثلہ" اعضاء کے کاٹنے کو کہتے ہیں مثلاً میت کے ناک کان ہونٹ وغیرہ کاٹ دینا یہ ناجائز ہے۔

1698۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ ......

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔ ❶

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگو! آگ سے ڈرو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر (کھجور کا ٹکڑا بھی) نہ پاؤ تو اچھی بات ہی سہی۔"

فوائد: ...... معلوم ہوا کسی بھی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے حتیٰ کہ کچھ بھی صدقہ کرنے کو نہ ہو تو اچھی بات کہہ دینا ہی صدقہ ہے حتیٰ کہ مسکرا کر ملنا اس کو بھی آپ ﷺ نے صدقہ قرار دیا ہے ([illegible])

[25] .... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ

سارا مال صدقہ کر دینے کی ممانعت

1699۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا رَضِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي وَأُسَاكِنَكَ وَأَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن ابو لبابہ کہتے ہیں کہ ابو لبابہؓ نے اسے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ ان سے راضی ہوئے تو اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول! میں اپنی توبہ اس طرح پوری کرتا ہوں کہ میں اپنا خاندانی مکان چھوڑ دیتا ہوں اور آپ ﷺ اس میں قیام فرمائیں۔ اور میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ کے لیے تجھے تہائی مال کافی ہے۔"

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب فیمن نذر أن یتصدق بماله، ح: 331، والنسائي، کتاب الأیمان والنذور، باب إذا أهدى ماله على وجه النذر، ح: 3833

❷ ضعیف: ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب الرجل یخرج من ماله، ح: 1673

فوائد:...... واضح ہوا صدقہ کرتے ہوئے گھر والوں کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنے کے بعد صدقہ کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ جوش نیکی میں سبھی کچھ صدقہ کر دینے کے بعد بندہ ہاتھ پھیلاتا پھرے جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

1700۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا فِي بَعْضِ الْمَغَازِي قَالَ أَحْمَدُ فِي بَعْضِ الْمَعَادِنِ وَهُوَ الصَّوَابُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا مِنِّي صَدَقَةً فَوَاللَّهِ مَا لِيْ مَالٌ غَيْرُهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ عَنْ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاتِهَا مُغْضَبًا فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَأَوْجَعَهُ أَوْ عَقَرَهُ ثُمَّ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَالِهِ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهُ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى خُذِ الَّذِي لَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ مَالَهُ وَذَهَبَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ يَتَصَدَّقُ بِثُلُثِ مَالِهِ ❶

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا جو اسے کسی جہاد میں ملا تھا۔ اور احمد کہتے ہیں: کسی کان سے ملا تھا اور یہی درست ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے میری طرف سے صدقہ قبول کر لیں اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ اور مال نہیں ہے تو آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپؐ کی بائیں طرف آ کر ایسے کہا پھر اس نے آ کر آپؐ کے سامنے اسی طرح کہا پھر آپ ﷺ نے غصے سے فرمایا: ''لاؤ'' اور اس کو اس طرح پھینک دیا کہ اگر اسے لگ جاتا تو زخمی ہو جاتا'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بعض لوگ اپنا مال صدقہ کرنا چاہتے ہیں جس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ تو وہ صدقہ کر دیتے ہیں۔ پھر بیٹھ رہتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں صدقہ تو صرف وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد ہو۔ اپنی چیز لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' تو وہ آدمی اپنا مال لے کر چلا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: امام مالکؒ کہتے تھے: ''جب آدمی اپنا مال محتاجوں کے لیے مقرر کرے تو وہ اپنا تہائی مال صدقہ کرے۔''

❶ حسن: ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک (1678)، والترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر (3675)

[26] ..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ

اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے

1701۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ....

سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا ۔

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا اس وقت میرے پاس کچھ مال تھا میں نے کہا: اگر میں کسی دن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ سکتا ہوں تو آج ہی بڑھ سکتا ہوں میں نصف مال لایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اپنے اہل کے لئے کیا باقی رکھا ہے؟ میں نے کہا: ”اتنا ہی۔“ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! تو نے اپنے اہل کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑا ہے۔“ میں نے کہا: ”میں کسی چیز میں کبھی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔“

فوائد:...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جمیع مال صدقہ کرنے سے یہ بھی جانتی ہے کہ جمیع مال کا صدقہ ایسے شخص کے حق میں درست ہے جو کہ بعد میں محتاج نہ ہو اور محنت کر کے اپنے گھر والوں کی ضروریات کا فوری پوری کر سکتا ہو ورنہ اگر یہ کسی کے لیے آزمائش کا باعث ہے تو ایسے کے لیے جمیع مال کا صدقہ مکروہ ہے۔

[27]..... بَابٌ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کے متعلق

1702۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر آزاد و غلام مرد و عورت پر ایک

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على العبد (1504)، ومسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير (2275)

رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ مَالِكٌ كَانَ يَقُولُ بِهِ . ❶

صاع کھجور یا ایک صاع جو کا صدقہ فطر فرض کیا۔ابو محمد سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: امام مالکؒ اسی طرح کہتے تھے۔

فوائد:...... (۱) صدقہ فطر یہ رمضان کے آخر میں عید الفطر سے قبل ہر ایک فرد کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے چاہے اس کی پیدائش عید سے ایک دن قبل ہوئی ہو نیز یہ غلام آزاد سبھی کی طرف سے ادا کیا جائے گا (۲) اس کی مقدار سبھی اجناس سے ایک صاع ہوگی جو کہ موجودہ پیمانے کے مطابق تقریباً 2/1 2 کلو بنتا ہے (۳) فطرانہ مسلمانوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔عید الفطر ادا کرنے سے ایک دو روز قبل بھی دیا جا سکتا ہے۔

1703۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر دیا کریں۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اس کے برابر دو مد گندم کے مقرر کر دیے۔

1704۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ

ابو سعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں: "ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد کردہ غلام کی طرف سے ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر دیتے تھے یا ایک صاع کشمش صدقہ فطر دیتے تھے۔ پھر ہمیشہ اسی طرح جاری رہا حتی کہ ہمارے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کہا: "میں نے

❶ متفق علیہ: سابقہ ہی تحریر ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاري، كتاب الزكاة،باب صدقة الفطر صاعا من طعام (1509) ومسلم،كتاب الزكاة،باب زكاة الفطر من الطعام والأقط والزبيب (2280)

ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَقَالَ إِنِّي أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَرٰى صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. ❶

ملک شام میں دیکھا ان کے گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔" لوگوں نے اسی بات کو اختیار کر لیا۔ ابوسعید نے کہا: "میں تو اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح میں پہلے نکالا کرتا تھا۔" ابومحمد کہتے ہیں: "میری رائے ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع ہونا چاہیے۔"

فوائد:...... گندم سے نصف صاع فطرانہ دینا یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اسی لیے ابوسعید وابن عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم تمام اجناس سے ایک صاع فطرانے کے ہی قائل رہے ہیں اسی طرح مالک شافعی اور احمد رحمہ اللہ اور جمہور ائمہ ایک صاع کے ہی قائل وفاعل ہیں۔

1705۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. ❷

ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔ ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر نکالا کرتے تھے۔

1706۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُعْطِي عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❸

ابوسعید کہتے ہیں: کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

---

❶ متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیہ: سابقہ دونوں احادیث کا تکرار ہے۔

❸ ضعیف: ابو داؤد، کتاب الخراج، باب فی السعایة علی الصدقة (2937)

[28]..... بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَّارًا

آدمی کا ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت

1708۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ ....

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي عَشَّارًا . ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "صاحب ٹیکس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔" ابو محمد کہتے ہیں: "یعنی کہ ٹیکس وصول کرنے والا۔"

فوائد:...... عشار یہ عشر سے ہے یعنی آمدن کا دسواں حصہ جس کا اردو میں ترجمہ ٹیکس (Tax) کیا جاتا ہے جو کہ انگلش کے لفظ (Tentb) کی بگڑی ہوئی حالت ہے یعنی اس سے بھی مراد دسواں حصہ ہے لہٰذا کسی آدمی کی جانب سے دسواں حصہ بطور غنڈہ ٹیکس لینا حرام ہے۔

[29]..... بَاب الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ

ان درختوں اور پھلوں کی زکوۃ کے متعلق

جنہیں بارش کا پانی پہنچتا ہے اور کنویں سے سیراب کیا جاتا ہے

1709۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ .

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الثِّمَارِ مَا سُقِيَ بَعْلًا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ . ❷

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ان درختوں کے پھلوں میں سے دسواں حصہ لوں جو پانی کے قریب تر زمین میں تھے۔ اور ان درختوں کے پھلوں میں سے بیسواں حصہ لوں جن کو جانوروں کے ذریعے کھینچ کر پانی دیا جاتا ہے۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب المعدن جبار (6912) ومسلم، كتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار (4440)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأحكام، باب هدايا العمال (7174) ومسلم، كتاب الإمارة، باب تحريم هدايا العمال (5715)

فوائد:...... زکوۃ میں وہ فصل یا باغ جو بلا مشقت سیراب ہوتا ہے اس میں سے دسواں جب کہ بالمشقہ سیراب ہونے والے سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

[30]...... بَابٌ فِي الرِّكَازِ
دفینہ کے متعلق

1710۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. ❶

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "جانور کا زخم لگایا ہوا بے کار ہے۔اور کنویں کا تاوان نہیں۔اور کان کا تاوان نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔"

فوائد:...... (۱) جانور، کنواں اور کان سے لگنے والا زخم یا کسی بھی قسم کا نقصان رائیگاں ہے اس کا قصاص یا دیت نہیں ہوگی (۲) اگر کسی کو کوئی دفینہ کوئی مدفون خزانہ مل جائے تو اس کا پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروا کر بقیہ کا وہ خود مالک ہوگا۔

[31]...... بَابُ مَا يُهْدَى لِعُمَّالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ
زکوۃ کے ملازموں کو جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ کس کا ہے

1711۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ......

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلَّا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ

ابوحمیدؓ انصاری ساعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے ملازم رکھا۔تو وہ ملازم اپنے کام سے فارغ ہو کر آپ کے پاس آیا۔اس نے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو آپ کا ہے۔اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔"تو نبی ﷺ نے فرمایا:"تو اپنے والدین کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ تو دیکھتا کہ تجھے تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔" پھر نبی ﷺ شام کو نماز کے بعد منبر پر

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ایضاً، ۔۔۔ مسلم (2295) و ابو داؤد، کتاب الزکاۃ باب زکاۃ المعدن (589)

أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلُوهُ. ❶

کھڑے ہوئے تو اشہد الا الہ الا اللہ پڑھا اور اللہ کی تعریف میں وہ باتیں بیان کیں جو اس کے لائق ہیں۔ پھر فرمایا: ”اس کے بعد جاننا چاہیے کہ لوگوں کا عجیب حال ہے۔ ہم ان کو ملازم رکھتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتے ہیں۔ یہ تو آپ کی ملازمت کے متعلق ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ گئے۔ دیکھتے تو سہی کہ ان کو تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔ مجھے اس ذات کی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جو کوئی اس میں سے خیانت کرے گا وہ اس کا قیامت کے دن اپنی گردنوں پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو اس کو اس طرح لائے گا کہ وہ چلاتا ہوگا۔ اور اگر گائے ہوگی تو اس کو اس طرح لائے گا کہ وہ آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس طرح لائے گا کہ وہ بھی آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس طرح لائے گا کہ وہ بولتی ہوگی۔ تحقیق میں نے تم کو پہنچا دیا۔“ ابوحمیدؓ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا حتی کہ آپؐ کے بغلوں کی سفیدی ہمیں نظر آئی۔ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث کو میرے ساتھ نبی ﷺ سے زیدؓ بن ثابت نے بھی سنا لہٰذا ان سے بھی پوچھ لو۔“

فوائد:...... (۱) عمال کو ملنے والے ہدیے سرکاری خزانے میں جمع ہوں گے کیونکہ ان کو ان کی ذاتی حیثیت کی بجائے عہدے کے سبب ملے ہیں (۲) کوئی پیش آمدہ مسئلہ اگر عام عوام کے فائدے کا باعث ہے سبھی کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے نیز کسی خاص آدمی کو ہدف تنقید بنانے کی بجائے سبھی کو نصیحت کرنا مسنون ہے (۳) قیامت کو اعمال کی جنس سے سزا ہوگی (۴) خطاب کے دوران دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانا ثابت ہوا۔

❶ صحیح: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

[32]... بَاب لِيَرْجِعْ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ
زکوۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے خوش ہو کر آئے

1712۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ وَمُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ...

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْدُرَنَّ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ. ❶

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس زکوۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تم سے خوش ہو کر لوٹے۔''

فوائد:...... اسلام کس قدر معتدل اور باعث یسر دین ہے کہ ایک طرف عوام کو تاکید ہے صدقہ لینے والے کی پسند کا خیال رکھیں وہ جو کہے اس کے لیے حاضر کر دیں اسی طرح صدقہ لینے والے کو بھی حکم دیا کہ وہ کرائم، عمدہ اموال سے بچے اور درمیانہ مال بطور صدقہ کے لے لہٰذا یہ طریق طرفین کو افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کے راستے پر گامزن کر دیتا ہے۔

1713۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

جریر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[33]..... بَاب كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ
سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت

1714۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ يُقَالُ لَهَا ...

حَوَّاءُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقٌ. ❸

حضرت حواء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا جلا ہوا پایہ ہی ہو۔''

فوائد:...... ہمسائے کی ضروریات کا خیال کرنا اسلام میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

---

❶ اسنادہ جید: ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل (1667) والترمذی کتاب الزکاۃ باب ما جاء فی حق السائل (665)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الخراج، باب فی اقطاع الارض (3067)

❸ مکمل تخریج کے لیے سابقہ (681) ملاحظہ کیجئے۔

لہٰذا اگر آپ صاحب وسعت نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمسائے کی ضرورت کا پاس آپ کے ذمے نہیں بلکہ اگر تھوڑی سی چیز بھی ہو تو بلا جھجک بہت ہمسائے کو ہبہ کر دینی چاہیے ہو سکتا ہے وہ آپ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔

[34]..... بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ
مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی چیز ہو

1715۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ .....

عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَأَتَوْهُ ذَلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ فَدَفَعْتُهُ۔ ❶

صخرؓ بن عیلہ کہتے ہیں کہ میں مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔ تو انھوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے صخرؓ جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کے مال اور ان کی جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کا مال ان کو دے دو۔ اور بنو سلیم کا ایک تالاب تھا۔ جب لوگ مسلمان ہوئے تو انھوں نے اس تالاب کو آپ ﷺ سے مانگا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ کو بلا کر فرمایا: ''اے صخرؓ! جب لوگ مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے مال اور جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کا مال ان کو واپس کر دو۔'' تو میں نے وہ تالاب ان کو لوٹا دیا۔

فوائد:..... ثابت ہوا اسلام اہل اسلام کی اشیاء کی حفاظت کا ضامن ہے کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کی شئی اس کی اجازت کے بغیر لے۔

1716۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .....

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نُعَيْمٍ

عثمان بن ابو حازم رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا صخر سے ابو نعیم کی حدیث سے لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

---

❶ [illegible] (1410) [illegible] (2333)

نُعَيْم. ❶

[35] ... بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ
صدقہ کی فضیلت کا بیان

1717۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ امْرُؤٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا إِلَّا وَضَعَهَا حِينَ يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمْ التَّمْرَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ. ❷

ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنی پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ اس کو رکھتا ہے یہاں تک کہ اپنی ہتھیلی میں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور کی اس طرح پرورش کرتا ہے۔ جس طرح تم اپنے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کی کرتے ہو۔ یہاں تک کہ وہ احد کے برابر ہو جاتی ہے۔“

فوائد:...... صدق دل، خلوص نیت سے کیا گیا صدقہ اللہ کے ہاں لازماً قابل قبول ہوتا ہے اور صدقے کی قدر خلوص کے بقدر ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ﴿كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (البقرۃ: 261) یعنی اللہ ایک دانے سے سات سو دانے نکالتا ہے اور جس کے لیے چاہے مزید بڑھا دیتا ہے۔ معلوم ہوا اللہ کا اجر بے شمار ہے نیز مذکورہ حدیث میں ایک کھجور کو بڑھا کر احد کے برابر کر دینے سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ خلوص کے بقدر ایک نیکی لاکھوں کروڑوں گنا بڑھا دیتا ہے۔

1718۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ ..

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ

ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور معافی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع (6535) و ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی العفو

❷ اسنادہ جید: ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب ... (1575) و نسائی، کتاب الزکاۃ، باب عقوبۃ مانع الزکاۃ عن الابل ... صحیح لغیرہ (2448)

عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ ❶

عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ سے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔"

فوائد:...... (1) صدقے سے مال کم نہیں ہوتا (۲) اللہ کے لیے معاف کر دینے سے اللہ عزت وشرف میں اضافہ کرتا ہے (۳) جو حق پر ہونے کے باوجود اللہ کے لیے عاجزی اور پسپائی اختیار کرلے تو باری تعالیٰ کی طرف سے وہ رفعتوں سے ہمکنار ہوتا ہے (۴) دینی کاموں میں بظاہر جو نقصان نظر آتے کام حقیقت میں باعث عزت وافتخار ہوتے ہیں۔

[36]... بَاب لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ
کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں

1719- أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ......

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ اللَّهِ لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ ❷

بہز بن حکیم اپنے والد اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگل میں چرنے والے اونٹ میں ہر چالیس پر ایک بنت لبون ہے۔ ایک اونٹ بھی جدا نہیں کیا جائے گا جو شخص ثواب سمجھ کر دے گا تو ثواب پائے گا اور جو نہ دینا چاہے گا تو ہم وہ بھی لیں گے اور اس کا آدھا مال اور بھی لیں گے۔ اللہ کے فرضوں میں سے یہ بھی ایک فرض ہے۔ آل محمد ﷺ کے لئے اس میں سے کچھ بھی جائز نہیں۔"

فوائد:...... (۱) جانوروں میں زکوٰۃ چرنے والوں پر ہے (۲) مانعین زکوٰۃ سے زبردستی زکوٰۃ لی جائے گی (۳) کاروبار کے لیے رکھے گئے جانوروں میں زکوٰۃ ان کی قیمت پر ہوگی جب ان کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو اور ان پر سال گزر گیا ہو۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب من يحل له الصدقة (2401)، ابو داؤد، كتاب الزكاة، باب كم يعطى الرجل الواحد من الزكاة (1640)

❷ صحيح، أخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب من تحل له المسألة (1044)

[37]..... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کے لئے صدقہ جائز ہے

1720ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِبَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ ....

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحْتٌ يَا قَبِيصَةُ يَأْكُلُهَا

قبیصہؓ بن مخارق کہتے ہیں کہ میں ایک مال کا ضامن ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کے پاس اس کے متعلق کچھ مانگنے کے لئے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قبیصہ تم ٹھہرو حتیٰ کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آ جائے۔ تو ہم اس میں سے تم کو کچھ دلوا دیں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! صدقے کا مال صرف تین کے لئے ہے۔ وہ شخص جو کسی مال کا ضامن ہو گیا ہو تو اس کو سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اتنا ضمانت کا مال مل جائے تو وہ رک جائے۔ اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچی ہو۔ اس کی وجہ سے اس کا مال ہلاک ہو گیا ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ وہ سوال کرے حتیٰ کہ اس کو اس کی گزران کی ضرورت اور درستی کے مطابق مل جائے۔ اور وہ شخص جس کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہو حتیٰ کہ تین عقل مند آدمی اس کی قوم میں سے کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہے۔ ضرورت کے مطابق مل جائے پھر وہ رک جائے۔ اے قبیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام اور سوال کرنے والے حرام کھاتے ہیں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل لہ الصدقۃ (2401)، ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب کم یعطی الرجل الواحد من الزکاۃ (1640)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل له المسالة (1044)

صَاحِبُهَا سُحْتًا . ❶

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے (۲) کسی کے سوال کو رد کر کے اسے نصیحت کرنا اس کے لیے ذہنی کوفت کا سبب بنتا ہے لہٰذا آپ ﷺ کا اسوہ ہے کہ آنے والے کی ضرورت کو پورا کر کے اسے نصیحت کی جائے تاکہ یہ حکیمانہ فعل تذکیر کا بلیغ طریقہ ثابت ہو (۳) سوال فقط تین بندوں کے لیے ثابت ہے (۱) جس پر اچانک چٹی پڑ گئی ہو (۲) جس کا مال تباہ ہو گیا ہو (۳) جس کے فاقے کی گواہی اس کے تین اہل محلہ جو کہ سمجھدار ہوں دیں لہٰذا مضبوط قوی والے مستطیع لوگوں میں سے فقط ایسے تین بندے ہی اپنی ضرورت پوری ہونے تک دست سوال دراز کر سکتے ہیں۔

[38]...... بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

رشتہ دار کو صدقہ دینا

1721- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ ......

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ . ❷

حکیمؓ بن حزام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو چھپا دشمن ہے۔"

1722- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ ......

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنَّهَا عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ . ❸

سلمانؓ بن عامر ضبی ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "صدقہ محتاجوں کو دینا صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینے میں دو باتیں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔"

❶ ضعيف: ابو داؤد، كتاب الصوم، باب ما يفطر عليه (2355)، والترمذي، كتاب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة (658).

❷ اسناده جيد: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب قول النبي ﷺ اذا رأيتم الهلال فصوموا (معلقًا)، وابو داؤد، كتاب الصوم، باب كراهية صوم يوم الشك (2334).

1723۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ ....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. ❶

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ محتاجوں کو دینا صرف صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینے پر دو اجر ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔''

فوائد:...... صدقہ کرتے ہوئے اعزاء کو ترجیح دینا مقاصد شریعت ومصلحت کے عین مطابق ہے اسی لیے شارع علیہ السلام نے دوگنے اجر کی بشارت دی تاکہ یہ عوام کو ترغیب دلانے کا سبب بنے، نیز اگر کسی اصول سے صدقہ وخیرات کیا جائے تو مستحقین کو دردر کے دھکے نہیں کھانے پڑیں گے بلکہ ان کی ضرورت قریب سے عزت نفس کے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی۔

❀❀❀❀

---

❶ صحیح: أبو داؤد، کتاب الصوم، باب من قال فإن غم علیکم فصوموا ثلاثین (2327)، والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء أن الصوم لرؤیة الهلال (688)

٤..... من كتاب الصوم

یہ صام یصوم باب نَصَرَ سے مصدر ہے اور بعض نے اس کو صوم کی جمع سمجھا ہے جب کہ یہ درست نہیں اور اس کا معنی رک جانا ہے۔ کھانے پینے سے رک جانا گناہوں اور بداعمالیوں سے باز آ جانا۔ شریعت میں یہ وقت سحر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے گناہوں اور جماع وغیرہ سے رک جانے کا نام ہے یہ روزے دو ہجری میں فرض ہوئے۔

(١)..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ
شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1724۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ....

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ ❶

صلہ کہتے ہیں ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے تو ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ اس نے کہا: ''کھاؤ'' بعض لوگ الگ ہو گئے اور کہا: میں روزے دار ہوں' عمار بن یاسر نے کہا: ''جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

فوائد:...... شعبان کی تیس کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں بعض لوگ احتیاطاً نیکی سمجھتے ہوئے اس کا روزہ رکھ لیتے تھے تا کہ کہیں ہلال رمضان طلوع ہو جانے پر ایک روزہ ضائع نہ ہو۔ یہ نیک جذبہ اپنی جگہ مگر

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا (1906) ومسلم کتاب الصوم باب وجوب صوم لرؤیۃ الھلال (2495)

آپ ﷺ نے ثلاثین کے بعد رمضان کا پہلا روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔ بصورت دیگر جو آپ ﷺ کی راہنمائی کے مطابق نہیں چلے گا اس کے نیک اعمال بھی نافرمانی والے تصور کیے جائیں گے خوب سمجھ لیں۔

1725۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ أَصْبَحْتُ فِي يَوْمٍ قَدْ أُشْكِلَ عَلَيَّ مِنْ شَعْبَانَ أَوْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَتَيْتُ عِكْرِمَةَ فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ حَلَفَ وَلَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ فَعَذَّرْتُ وَإِنَّمَا تَسَحَّرْتُ قُبَيْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا ❶

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے ایک دن صبح کی تو مجھ پر مشکل ہوئی یہ شعبان کا مہینہ ہے یا رمضان کا میں نے صبح کو روزہ رکھا میں عکرمہ کے پاس آیا۔ وہ روٹی اور ساگ کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: "آؤ کھانا کھاؤ۔" میں نے کہا: "میں روزے دار ہوں۔" انہوں نے کہا: "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں تم ضرور افطار کرو۔" میں نے جب انہیں دیکھا وہ قسم کھا رہے ہیں اور ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں آگے بڑھا میں نے معذرت کی اور میں نے تھوڑی دیر پہلے ہی سحری کھائی تھی پھر میں نے کہا: "آپ جو کچھ جانتے ہیں بیان کریں تو انہوں نے کہا ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی افطار کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہوں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور مہینے سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو۔"

[2] ... بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا

1726۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا: "روزہ نہ رکھو حتی کہ تم چاند دیکھ لو اور نہ ہی

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب قول النبي ﷺ إذا رأيتم الهلال فصوموا (1900) ومسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان (2512)

الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ . ❶

افطار کرو۔حتی کہ چاند دیکھ لو اگر بادل ہو جائیں تو تمیں دن کا اندازہ کرلو۔"

1727۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ......

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ . ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر افطار کرو۔اگر بادل ہو جائیں تو مہینے کے تمیں دن کی گنتی پوری کرو۔"

فوائد: ...... رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے لیے اور عیدالفطر کے لیے معیار رؤیت ہلال کو قرار دیا ہے۔اس لیے چاند دیکھنے میں قطعاً کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔موسم کے ابر آلود ہونے کی صورت میں گنتی پوری کرنی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ جب شعبان کے تمیں دن مکمل ہوں اگلے دن روزہ رکھا جائے اور جس دن رمضان المبارک کا تیسواں روزہ ہوا گلے دن عیدالفطر کی نماز پڑھی جائے۔آپ ﷺ کا یہ ارشاد حد درجہ مبنی بر حکمت اور امت کے لیے آسانی کا باعث ہے۔

1728۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَجِبَ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ . ❸

محمد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر تعجب کرتے تھے جو مہینے سے پہلے روزہ رکھتا تھا اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔اگر بادل ہو جائیں تو تمیں دن کی گنتی کو پورا کرو۔"

[3]..... بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ
چاند کو دیکھنے کی دعا

1729۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

❶ صحیح : دیکھئے سابقہ (1725)

❷ اسنادہ صحیح و یکفی لہ شواھد

❸ اسنادہ ضعیف و یکفی لہ شواھد الکامل لابن عدی 121/3 والترمذی : کتاب الدعوات باب ما یقول عند رؤیة الہلال (3451)

أَبِيهِ وَعَمِّهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ''اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہو میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ چاند بھی دیگر مخلوقات کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس پر بھی امر الٰہی ہی غالب آتا ہے۔ آپ ﷺ چاند کو دیکھ کر اپنے جامع کلمات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اور ساتھ فرماتے اے مولا مالک! اس کو امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اور مزید اس کے ذریعہ ہر وہ خیر ہمیں نصیب فرما جس کو تو پسند فرماتا ہے۔ چونکہ بعض لوگ پوجا کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

1730۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ . ❷

طلحہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ''اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

[4]...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ

چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

1731۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ..

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (1914)، ومسلم، کتاب الصوم، باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين (2514)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب إذا رأيتم الهلال فصوموا (1907)، ومسلم، کتاب الصيام، باب وجوب الصوم لرؤية الهلال (2499)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھو اگر کوئی آدمی پہلے سے روزے رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے۔''

فوائد:...... رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور اس میں حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ فرضی عبادت ہے اور اس سے قبل روزہ رکھنا یہ فرضی عبادت میں اضافے یا کم از کم اس کے مشابہ ہونے کا باعث ہے اور فرض ونفل کو ملا دینا بھی درست نہیں۔ آپ ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) صرف ایک صورت میں رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی شخص معمول سے سوموار اور جمعرات سے ایک دن پہلے آجائے تو ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت ہے تاکہ اس کے معمول اور دوام میں نقص نہ ہو، ایسے روزہ کو استقبال رمضان کا روزہ نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اس کا شمار معمول کے روزوں میں ہوگا۔

[5]..... بَابُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

انتیس دن کا مہینہ

1732۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ تو انتیس دن کا ہوتا ہے لہٰذا جب تک تم چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک تم چاند نہ دیکھو افطار نہ کرو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کا اندازہ کرلو۔''

[6]..... بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان

1733۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی شهادة الواحد علی رؤیة هلال رمضان (2342)

❷ اسنادہ ضعیف: بہرحال سابقہ حدیث اس کی تقویت کا باعث ہے۔ ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی شهادة الواحد علی رؤیة هلال رمضان (2340) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الصوم بالشهادة (691)

نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ ...

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

1734۔ حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: "میں نے چاند دیکھا ہے۔" آپ نے فرمایا: "کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔" اس نے کہا: "جی ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اے بلال رضی اللہ عنہ! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ صبح کو روزے رکھیں۔"

فوائد:...... روزہ رکھنے کے لیے رویت ہلال میں ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ حدیث طیبہ کی روشنی میں محدثین کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے۔ امام احمدؒ، امام ابن مبارکؒ ایک روایت کے مطابق امام شافعیؒ، امام نوویؒ، امام شوکانی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ خبر واحد حجت ہے۔ اسی طرح سیدنا ابن عباس علیہ السلام کی روایت اور ماہرین فلکیات کے اتفاق کے مطابق ہلال کے طلوع ہونے کی جگہیں مختلف ہیں اس لیے ہر ملک میں اپنی رویت اور اپنے ماہرین کے متفقہ فیصلے کے مطابق روزہ رکھنے یہی موقف درست اور راجح ہے۔

---

❶ صحیح: بخاری، كتاب الصوم، باب قوله تعالى أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم (1915)، ابو داؤد، كتاب الصوم، باب مبدأ فرض الصيام (2314)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الصيام، باب قول الله تعالى (وكلوا و شربوا حتى يتبين لكم الخيط ...) (1916) ومسلم، كتاب الصيام، باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر (2528)

[7]... بَاب مَتَى يُمْسِكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے

1735 . أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ......

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ . ❶

براء کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ جب کسی کا روزہ ہوتا اور افطار کا وقت آتا تھا وہ افطار سے پہلے سو جاتا تھا نہ رات کو کھاتا تھا نہ دن کو حتی کہ شام ہو جاتی قیس بن صرمہ انصاری کا روزہ تھا کہ افطار کا وقت ہو گیا اس نے اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا "نہیں لیکن میں تمہارے لئے تلاش کرتی ہوں۔" وہ دن کو کام کرتا تھا۔ اس پر نیند غالب آ گئی اس کی بیوی آئی اس نے اسے دیکھا تو کہا: "تمہاری ناکامی پر افسوس ہے۔" جب دوپہر ہوئی تو وہ بے ہوش ہو گئے اس بات کا نبی ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: "تمہارے لئے رمضان کی رات میں بیویوں کی طرف رغبت کرنا جائز کر دیا گیا ہے۔" (بقرہ:۱۸۷) لوگ بہت خوش ہوئے اور کھاتے پیتے گئے حتی کہ ان کے لئے سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو گیا۔

1736 . أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ......

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَمَا تَبَيَّنَ لِي شَيْءٌ

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: "میں نے اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید دھاگے رکھے ہوئے ہیں میرے لئے کچھ ظاہر نہیں ہوا۔" آپ ﷺ

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الفجر (2528)

قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْوِسَادِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ فِي قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ. ❶

نے فرمایا: "تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔ وہ تو صرف رات اور دن ہے جو اللہ نے فرمایا ہے "کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لئے فجر کو سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو جائے۔" (البقرہ: ۱۸۷)

فوائد:...... ان احادیث میں آسانی کا بیان ہے۔ ابتدائے اسلام میں حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے کے بعد عشاء کی نماز یا سونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت تھی سونے کے بعد ان امور میں سے کچھ بھی حلال نہ تھا اور یہ پابندی اس قدر گراں تھی کہ اس پر عمل کرنا حد درجہ مشکل تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسانی فرماتے ہوئے افطار سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک کھانے پینے اور مباشرت کرنے کی اجازت دے دی۔ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ "اَلْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ" سے مراد کالا اور سفید دھاگہ سمجھے اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا جبکہ "الخیط الابیض" سے مراد سفید دھاری بوقت طلوع فجر آسمان پر پھیلتی ہے یعنی صبح صادق مراد ہے اور "اَلْخَيْطُ الْأَسْوَدُ" سے سیاہ دھاری یعنی رات مراد ہے۔

[8]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السُّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

1737۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ .....

عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسُّحُورِ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے انس کہتے ہیں: میں نے کہا: "اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟" زید بن ثابت نے کہا: "پچاس آیت کی تلاوت کی مقدار۔"

فوائد:...... سحری کا کھانا طلوع فجر سے زیادہ پہلے کھا لینا بھی جائز ہے لیکن مسنون اور بہتر عمل یہی ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑی دیر قبل کھانا کھایا جائے اس میں ایک حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے روزے کا دورانیہ نہیں بڑھتا۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الصوم باب قول اللہ تعالیٰ وکلوا واشربوا (1916) ومسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر (1090)

❷ صحیح: البخاری کتاب الصوم باب قدر کم بین السحور وصلاۃ الفجر (575) ومسلم کتاب الصیام باب فضل السحور (2544)

❷ صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور (2535) ابوداؤد کتاب الصوم باب من سمی السحور الغداء (2343)

[9]..... بَاب فِي فَضْلِ السُّحُورِ
سحری کی فضیلت کے متعلق

1738۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“

1739۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى ....

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ لَهُ الطَّعَامَ يَتَسَحَّرُ بِهِ فَلَا يُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا فَقُلْنَا لَهُ تَأْمُرُنَا بِهِ وَلَا تُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا قَالَ إِنِّي لَا آمُرُكُمْ بِهِ أَنِّي أَشْتَهِيهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ. ❷

عمرو بن عاص کے غلام ابوقیس کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص ہمیں کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے تاکہ وہ اس سے سحری کریں۔ وہ اس میں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے ہم نے کہا: آپ ہمیں اس کی تاکید کرتے ہیں اور خود زیادہ نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا: میں اس لئے اس کی تاکید نہیں کرتا کہ مجھے اس کی خواہش ہوتی ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔“

فوائد:..... سحری کھانا باعث برکت ہے یہ رزق، خیر اور اجر وثواب میں اضافے کا باعث ہے، سحری کھانے سے جہاں سنت رسول ﷺ پر عمل ہوتا ہے وہاں اہل کتاب سے مشابہت بھی نہیں ہوتی۔ سحری کھانے کا مبارک اور مسنون عمل اس قدر محبوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ.)) (صحیح الترغیب والترھیب: 1066، صحیح الجامع الصغیر: 1844.........) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود نازل کرتے ہیں۔ سیر ہونے کی صورت میں ایک دو

❶ اسنادہ قوی ابو داؤد، کتاب الصوم، باب النیۃ فی الصیام (2454) والنسائی، کتاب الصوم، باب ذکر اختلاف الناقلین لخبر حفصۃ فی ذلک (2330)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب تعجیل الإفطار (1957) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النھار (2549)

سے یا چند گھونٹ پانی لینے سے سحری کی سعادتیں، برکتیں، رحمتیں اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

[10]..... بَابُ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ
جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے

1740- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ......

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي فَرْضِ الْوَاجِبِ أَقُولُ بِهِ. ❶

حفصہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔'' عبداللہؒ کہتے ہیں: ''فرضی روزے کے متعلق میں اس کا قائل ہوں۔''

فوائد:...... فرض روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا لازمی ہے۔ سنن ابن ماجہ کی صحیح روایت: 1700 میں مزید واضح الفاظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ'' اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے رات سے اسے (نیت کرکے) پختہ نہ کیا۔

یاد رہے! صبح صادق سے قبل کسی حصہ میں بھی روزہ کی نیت کرلی جائے درست ہے۔ اور جملہ عبادات میں محل نیت دل ہے ہمارے ہاں اکثر کیلنڈروں میں روزہ رکھنے کی نیت کے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جاتے ہیں (وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ خود ساختہ من گھڑت ہیں دین میں اس طرح کی بدعات شامل کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو ہی اپنے لیے کافی سمجھنا عین ایمان اور آپ ﷺ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز نفلی روزہ کی نیت دن کو کھانا نہ ملنے کی صورت میں بھی کی جاسکتی ہے۔

[11]..... بَابٌ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
افطاری میں جلدی کرنا

1741- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

---

❶ متفق علیہ: البخاري، كتاب الصيام، باب متى يحل فطر الصائم (1954) ومسلم، كتاب الصيام، باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار (2553)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. ❶

سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔''

فوائد:...... یہودی روزہ کھولنے میں تاخیر کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے افطاری میں تعجیل کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کو خیر سے متعلق کر دیا کہ جب تک مسلمان افطار میں تعجیل کریں گے غلبہ و کامیابی خیر و برکت اور عافیت ان کا مقدر ہوگی اور جلدی کا مطلب یہی ہے کہ سورج کی ٹکیہ غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر دیا جائے۔ صحیح ابن خزیمہ 275/3 میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے "لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَالَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ" میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک افطاری کے لیے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔ نیز موطا امام مالک میں سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ وہ تاخیر سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اس اثر کی سند صحیح نہیں ہے۔

1742۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ......

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ. ❷

عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تحقیق افطاری کا وقت ہو گیا۔''

[12]...... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ

کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے

1743۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ الضَّبِّيَّةِ......

عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ

سلمان بن عامر اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب آپ میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرتا

❶ صحیح: ابو داود، کتاب الصیام، باب ما یفطر علیہ (2355)؛ الترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما یستحب علیہ الإفطار (695)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل من فطر صائما (806)؛ ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی ثواب من فطر صائما (1746)

عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ. ❶ — چاہئے کیونکہ پانی پاکیزہ چیز ہے۔“

فوائد:..... کھجور مکمل غذا، بابرکت اور مقوی پھل ہے اور عرب میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اسی سے روزہ افطار کرتے تھے اور اب بھی اسی سے روزہ افطار کرنا مسنون و باعث اجر و ثواب ہے۔ ”تمر“ عربی میں خشک کھجور کو کہتے ہیں۔ کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی سے روزہ افطار کرنا چاہیے طبی نقطۂ نظر سے بھی افطاری کے موقع پر کھجور کا کھانا اور پانی کا پینا صد درجہ مفید ہے۔

[13]..... بَابُ الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کروائے

1744. أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ. ❷

زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو روزہ دار کی افطاری کروائے اس کے لئے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب سے کچھ بھی نہیں کی جائے گی۔“

فوائد:..... اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلانا یا پانی پلانا بہت بڑا نیک عمل ہے اور اگر یہی کھانا کسی روزے دار کو کھلایا جائے یا پانی روزہ دار کو پلایا جائے تو یقیناً اجر و ثواب کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس حدیث میں افطاری کروانے کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے کہ جتنا اجر و ثواب دن بھر بھوک پیاس برداشت کرنے کا روزہ دار کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ثواب ہی اس کی خدمت کرنے والے یعنی افطاری کروانے والے کو دیتے ہیں۔ افطاری کروانے کے لیے تکلفات ضروری نہیں چند کھجوروں یا پانی کے چند قطرات سے بھی یہ عظیم نیکی حاصل کی جا سکتی ہے۔ عرب میں آج بھی بڑے اہتمام اور شوق سے افطاری کروائی جاتی ہے۔

[14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزہ میں وصال کی ممانعت

1745. أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ .....

---

❶ [illegible] 696 [illegible] 2563

❷ صحيح: [illegible] 1961 [illegible] 770

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ۔ ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ”وصال کرنے سے بچو۔“ لوگوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) ”وِصَال“ فِعال کے وزن پر اسم مصدر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ (أَنْ لَا يُفْطِرَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَيَّامًا قَصْدًا) کہ آدمی دو یا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور بغیر کھائے پیے مسلسل روزہ رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور مسند احمد 225/5 کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ النَّصَارىٰ ” یہ عیسائیوں کا فعل ہے، ویسے بھی اجر وثواب کا تعلق محنت ومشقت سے نہیں بلکہ احکام شریعت کی پابندی سے ہے جو شخص شریعت کی مقرر کردہ حد سے تجاوز نہ کرے اس کے لیے کئی گناہ اجر اور اعلیٰ مراتب ہیں اور جو شخص اپنی طرف سے شریعت کی حد کو تجاوز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے اس کو سوائے تھکاوٹ اور بھوک پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جہاں تک آپ ﷺ کی ذات کا معاملہ ہے اس میں عام امتی اور آپ ﷺ کے درمیان فرق ہے۔ (۱) (يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي) میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، جمہور اہل علم نے اس کو مجازاً قوت وطاقت اور عالی ہمت پر محمول کیا ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے رب تعالیٰ مجھے وہ عطا فرماتے ہیں۔ اس کو حقیقت پر بھی محمول کیا جائے تو اس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، البتہ مجازی معنی مراد لینا زیادہ بہتر ہے۔ (۲) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کی ایسی ٹھنڈک حاصل تھی جس کی موجودگی میں ظاہری اکل وشرب کی حاجت بہت کم محسوس ہوتی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ آپ ﷺ اکثر لمبا عرصہ دنیوی غذا سے بے نیاز رہتے (۳) أَيُّكُمْ مِثْلِي تم میں سے میرے جیسا کون ہے! یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے روحانی غذا اور قوت وطاقت عطا فرمائی ہے یا جس طرح میں شوق ورغبت سے عبادت کرتا ہوں میری برابری کون کرسکتا ہے؟ یقیناً آپ ﷺ کی برابری کوئی نہیں کرسکتا۔

یاد رہے! بعض اہل بدعت اس حدیث سے آپ ﷺ کے بشر ہونے کی نفی یا نور ہونے کا ثبوت پیش

❶ صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب الوصال (1963) وابو داؤد كتاب الصوم، باب في الوصال (2361)

کرتے ہیں جو کئی وجوہ سے باطل ہے: (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ میں سے کسی نے اس حدیث سے ایسا استدلال نہیں کیا، لہٰذا جو مومنوں کی راہ چھوڑ کر اپنے خودساختہ عقیدہ کی طرف کسی آیت یا حدیث کا مفہوم بگاڑ کر بیان کرے اس کی گمراہی کے لیے یہی کافی ہے۔ (۲) ایسا مفہوم کئی صریح آیات قرآنی کے خلاف ہے (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہونا، باپ ہونا، بیمار ہونا، ہنسنا، روزہ وغیرہ سینکڑوں اعمال و خصائل ایسے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنس کے اعتبار سے بشر تھے۔ لیکن مقام ومرتبہ کے لحاظ سے افضل البشر، امام الانبیاء اور سید المرسلین ہیں۔

1746۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ……

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُوَاصِلُوا قِيلَ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وصال نہ کرو۔“ کہا گیا: آپ تو کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔“

1747۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ ……

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ يُرِيدُ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ إِلَى السَّحَرِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”وصال نہ کرو۔“ اگر تمہارا کوئی وصال کرنا چاہے تو سحری تک وصال کرے۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے رات کو وہ کھلانے والا کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

1748۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ……

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب التنكيل لمن أكثر الصيام (1925) ومسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال الصيام (2561)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب الصوم في السفر والإفطار (1942) ومسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم والفطر في السفر (2621)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع کیا تو مسلمانوں کے ایک آدمی نے آپ سے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔“ جب لوگوں نے وصال سے رکنے کا انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا، پھر ایک دن کیا، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاند میں تاخیر ہوتی تو میں تمہارے ساتھ اور بھی وصال کرتا۔“ اور یہ بات آپ نے ان کے ساتھ اس کی سزا کے لیے کی تھی جب وہ وصال سے باز نہ آئے۔

فوائد: ...... امام نسائی رحمہ اللہ نے اس باب میں اور دوسرے باب میں سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق اہم احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کا ماحاصل یہی ہے کہ علی الاطلاق مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت مرحمت فرمائی ہے خواہ بھوک پیاس یا تھکاوٹ محسوس ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرۃ 2:184) ”جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔“ البتہ اگر کوئی رخصت پر عمل نہیں کرتا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ تمام دلائل کی رو سے زیادہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ تبھی رکھے اگر اس میں نبھانے کی طاقت ہے ورنہ وہ دوران سفر دوسرے ساتھیوں کے لیے آزمائش نہ بنے بلکہ رخصت پر عمل کرے۔

(15) بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا

1748- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ ...... عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، آپ

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الصوم، باب اذا صام ایاما من رمضان ثم سافر (1944) ومسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر (2599)

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ السَّفَرَ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ .	مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو چاہے تو روزہ رکھ اگر چاہے تو افطار کر۔"

1749۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ❶	ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال چلے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا حتی کہ آپ کدید جگہ پر پہنچے پھر آپ نے افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا اور رسول اللہ ﷺ کے کاموں سے لوگ سب سے پچھلی بات کو اختیار کرتے تھے۔

1750۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ . ❷	جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ سفر میں تھے آپ نے ایک جگہ رش دیکھا ایک آدمی پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کیا ہے؟" لوگوں نے کہا: یہ روزے دار ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔"

1751۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ......

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ	کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔"

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ لمن ظلل عليه واشتد الحر: ليس من البر الصوم في السفر (1946) ومسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في رمضان (2607)

❷ صحيح: النسائي، كتاب الصيام، باب ما يكره من الصيام في السفر (2254) وابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في الإفطار في السفر (1664)

الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ . ❶

1752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.........

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ . ❷

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

[16]..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ

مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت

1753۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ ....

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرُكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . ❸

ابوامیہ ضمری کہتے ہیں: میں سفر سے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا جب میں باہر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوامیہ! کھانے کا انتظار کرو۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! میں روزہ دار ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ میں تمہیں مسافر کے متعلق بتاتا ہوں' بے شک اللہ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز ساقط کر دی ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو افطار کر دے۔''

[17]..... بَابُ مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ

جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟

1754۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ ....

---

❶ صحیح: یہ سابقہ کی مکرر ہے۔

❷ صحیح: كتاب الصوم، باب اختيار الفطر [2408]، والترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في الرخصة في الإفطار للحبلى والمرضع (715)

❸ صحیح: یہ سابقہ کی مکرر ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْـرَةَ الْغِفَارِيِّ سَفِينَةً مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَدَفَعَ فَقَرَّبَ غَدَائَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتَرِبْ فَقُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ فَقَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❶

عبید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں رمضان میں فسطاط سے ابوبصرۃ غفاری کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا کشتی چلنے لگی تو کھانا لایا گیا انہوں نے کہا: "قریب آ جاؤ۔" میں نے کہا: "آپ گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ ابوبصرۃ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کرتا ہے؟

فوائد:...... اور معلوم ہوا کہ سفر کے آغاز میں ہی کھانا کھا لینا معیوب نہیں۔ رمضان میں مسافر شروع سفر میں ہی کھا پی سکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ پہلے لمبا سفر کیا جائے اور اس کے بعد اکل وشرب ہو۔

[18]..... بَاب مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہیں رکھتا

1755۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُـرَيْـرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَنْ يَقْضِيَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ. ❷

ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی رخصت اور مرض کے بغیر ماہ رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اس کی قضا نہیں دے سکتا (اس کے اجر تک نہیں پہنچ سکتا)۔"

فوائد:...... بلاوجہ شرعی عمداً رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے اور رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑنے والا نماز مانند نفلی روزے رکھتا رہے وہ ایک فرضی روزے کے مقام اور اجر وثواب کو نہیں پہنچ

---

❶ صحيح: كتاب الصوم،باب اختيار الفطر(2408) والترمذي،كتاب الصوم،باب ماجاء في الرخصة في الإفطار للحبلى والمرضع(715)

❷ إسناده جيد: ابوداؤد،كتاب الصوم،باب متى يفطر المسافر إذا خرج(2412)

حتیٰ کہ جیسا کہ اس حدیث مبارک سے واضح طور سے معلوم ہوتا ہے۔

1756۔ أخبرنا أبو الوليد حدثنا شعبة أخبرني حبيب بن أبي ثابت قال سمعت عمارة بن عمير يحدث عن أبي المطوس عن أبيه

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال من أفطر يوما من رمضان من غير رخصة رخصها الله له لم يقض عنه صيام الدهر۔ ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے بغیر کسی رخصت کے جو اللہ نے اسے دی ہو روزہ چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اسے پورا نہیں کر سکے گا۔"

[19] ۔۔ باب في الذي يقع على امرأته في شهر رمضان نهارا

اس شخص کے متعلق جو رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے

1757۔ حدثنا سليمان بن داود الهاشمي حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن ۔۔۔۔

عن أبي هريرة قال أتى رسول الله ﷺ رجل فقال هلكت فقال وما أهلكك قال واقعت امرأتي في شهر رمضان قال فأعتق رقبة قال ليس عندي قال فصم شهرين متتابعين قال لا أستطيع قال فأطعم ستين مسكينا قال لا أجد قال فأتي رسول الله ﷺ بعرق فيه تمر فقال أين السائل تصدق بهذا فقال أعلى أفقر من أهلي يا رسول الله فوالله ما بين لابتيها

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: "میں ہلاک ہو گیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: "میں نے ماہ رمضان (روزے کے دوران میں) اپنی بیوی سے صحبت کی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک غلام آزاد کر۔" اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ۔" اس نے کہا: "اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔" اس نے کہا میرے پاس طاقت نہیں۔ اس نے کہا: "نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ٹوکری

---

❶ أخرجه البخاري، معلقا، كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان، وأبو داود، كتاب الصوم، باب التغليظ في من أفطر عمدا (2396)

أَهْلُبَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْتُمْ إِذًا وَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ . ❶

لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”سائل کہاں ہے؟ یہ کھجوریں صدقہ کردو۔“ اس آدمی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس پر صدقہ کروں جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو؟ اللہ کی قسم! مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھر محتاج نہیں ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب تم ہی کھالو۔“ آپ ﷺ ہنسے حتی کہ آپ ﷺ کے سامنے والے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

فوائد:..... مُتَتَابِعَيْنِ ای مُتَتَالِيَيْنِ لگاتار، پے در پے، عَرَقٍ زِنْبِيْلٌ عَظِيْمٌ بڑا ٹوکرا، لَا بَتَيْهَا، تَثْنِيَةُ لَابَةٍ وَهِيَ أَرْضٌ ذَاتُ حِجَارَةٍ سُوْدٍ يه، لَابَةٌ کا تثنیہ ہے اور سیاہ پتھروں والی زمین کو کہتے ہیں اور اس سے مدینہ منورہ کے شرقی اور غربی جانب سیاہ پتھروں والی زمین مراد ہے۔ جیسے حَرَّةُ الْوَاقِمِ اور حَرَّةُ الْوَبَرَةِ کہتے ہیں۔

أَنْيَابُهُ: مادہ ن ی ب۔ ناب کی جمع ہے کچلی (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت (القاموس الوحید) اس حدیث سے مسئلہ معلوم ہوا کہ جو شخص رمضان المبارک میں بحالت روزہ اپنی بیوی سے مباشرت کرے اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہیے۔ اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، نیز آنے والے آدمی کا نام سلمان یا سلمہ بن صخر بیاضی تھا اور موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق اس ٹوکرے میں 15 یا 20 صاع کھجوریں تھیں جو تقریباً من بھر ہیں۔ اس طرح اگر کفارہ دینے والا مفلس ہو تو اس کا بھرپور تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ کفارہ ادا کرے چونکہ کفارہ دینا لازمی ہے۔

1758۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ توڑ دیا اور وہی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

---

❶ ضعیف: المحلی 6/183، واحمد 2/386، وابوداؤد (2396)

❷ صحیح البخاری: كتاب الصوم، باب اذا جامع فى رمضان ولم يكن له شيء... (1936)، وابوداؤد: كتاب الصوم، باب كفارة من أتى أهله في رمضان (2390)

1759۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ......

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ مَا لَهُ فَقَالَ أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا اور کہا: "بے شک وہ جل گیا۔" آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ اس نے کہا: اس نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کی تو آپ کے پاس ایک پیمانہ لایا گیا جسے 'عرق' کہتے ہیں اس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: "جلنے والا کہاں ہے؟" وہ آدمی کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے صدقہ کرو۔

[20]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ کی ممانعت

1760۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ لَا تَصُومِي إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❷

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا: "شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا۔"

1761۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا تَطَوُّعًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے علاوہ کوئی عورت شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔"

1762۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

---

❶ صحیح: سابقہ کی گئی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا جامع فی رمضان (1935)؛ ومسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان (2596)

❸ حسن: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجها (2559)؛ ... المرأة تصوم بغیر اذن زوجها (1762)

أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ مَعْنَاهُ قَالَ فِي النُّذُورِ تَفِي بِهِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شوہر کی موجودگی میں کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ فرماتے ہیں کہ نذر میں اسے پورا کرے۔''

فوائد:...... صحیح البخاری میں ''لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ'' عورت کے لیے حلال نہیں کے الفاظ ہیں (النکاح:5195) اور بعض روایات میں لَا تَصُومَنَّ نون تاکید کی زیادتی مروی ہے۔ جن کا واضح مفہوم یہی ہے کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''وَدَلَّتْ رِوَايَةُ الْبَابِ عَلَى تَحْرِيمِ الصَّوْمِ الْمَذْكُورِ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُورِ'' (فتح الباری 9/367) باب کی حدیث عورت پر نفلی روزہ (خاوند کی اجازت کے بغیر) رکھنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور یہی جمہور کا قول ہے مزید فرماتے ہیں کہ اگر شوہر سفر پر ہو، یا وہ مریض ہو اس میں مباشرت کی ہمت نہ ہو تو ایسی صورت میں جَوَازُ التَّطَوُّعِ لَهَا اس کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث کے صریح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ یاد رہے! جب نفلی روزہ کے لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے تو دروس، دینی پروگراموں میں شرکت کے لیے بھی خاوند سے اجازت لینا لازمی ہے۔

[21]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت

1763ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّهَا لَا تَدْعُوْ إِلَى خَيْرٍ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ عروہ نے کہا: ''یہ بیشک اچھی بات ہی بتاتی ہیں۔''

1764ـ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُرْوَةَ ......

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأۃ بإذن زوجھا تطوعا (5192) مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ما أنفق العبد من مال مولاہ (2367)

❷ متفق علیہ: سابقہ کی مکرر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

1765۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ هَشِشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ إِذًا لَا يَضِيرُ قَالَ فَفِيمَ. ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے خوشی سے بے اختیار ہو کر روزے کی حالت میں بوسہ لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا: ”میں نے آج روزے کی حالت میں ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور (اپنی عورت کا) بوسہ لے لیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تم (اس دوران میں) کلی کرو تو کوئی حرج ہے؟ میں نے کہا: ”اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔“ آپ نے فرمایا پھر حرج کس میں ہے۔

فوائد:...... ان احادیث کی رو سے معلوم ہوا کہ بحالت روزہ اپنی بیوی کو بوسہ دینا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں ایک اہم فرق کیا جاتا ہے کہ یہ اجازت ایسے شخص کے لیے جو اپنے جذبات پر مکمل قابو رکھ سکتا ہو۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے قدرے تفصیل سے اس اختلاف کو نقل فرمایا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم، في القبلة للصائم: 723) بعض جوان اور بوڑھے کا فرق بھی کرتے ہیں لیکن امام عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ اس موضوع پر مفصل گفتگو کرنے کے بعد ہماری رائے سے موافق فرماتے ہیں (أَعْدَلُ الْأَقْوَالِ عِنْدِي مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ مِنْ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ جَازَ لَهُ التَّقْبِيلُ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ تَرَكَهُ وَبِهِ يَحْصُلُ الْجَمْعُ وَالتَّوْفِيقُ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ) ”سب سے زیادہ انصاف والا قول میرے نزدیک جس کو امام سفیان ثوری اور امام شافعی نے اختیار کیا ہے کہ اگر روزہ رکھنے والا اپنے نفس کو قابو رکھ سکتا ہے (چاہے جوان ہو یا بوڑھا) اس کے (بیوی کو) بوسہ دینا

---

❶ [illegible] (1928) [illegible] (2568)

❷ [illegible]

جائز ہے ورنہ درست نہیں۔ تمام احادیث میں اس بات سے جمع وتوفیق ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی فرمان ہے۔" (تحفة الاحوذی ۔ 349/3)

[22]..... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے

1766۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ .....

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَصُومُ. ❶

ام سلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی بیوی سے صبح کے وقت جنابت کی حالت میں اٹھتے پھر روزہ رکھتے۔

فوائد:..... کسی وجہ سے حالت جنابت میں طلوع فجر ہو جائے تو بعد میں غسل کر لینا چاہیے اس میں روزے کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ جان بوجھ کر وقت ہونے کے باوجود طلوع فجر سے قبل غسل نہ کرنا مستحسن امر نہیں ہے۔ جنبی کو اول فرصت میں غسل کرنا چاہیے۔ نیز سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو وہ روزہ چھوڑ دے یہ روایت منسوخ ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ (صحیح المسلم:1109، سنن ابن ماجہ:1702)

[23]..... بَاب فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے

1767۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے اسے چاہیے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔"

1768۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ

---

❶ صحيح: أبو داود، كتاب الصوم، باب في الصائم يصبح جنبا (2385)؛ والترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في الجنب يدركه الفجر (727)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصوم، باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا (1925)؛ ومسلم، كتاب الصيام، باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر (2587)

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ يَقْضِي وَأَنَا أَقُولُ لَا يَقْضِي. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے کوئی روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے پھر سے یاد آئے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔“ ابومحمد کہتے ہیں: ”اہل حجاز کا قول ہے: وہ اس روزے کی قضا کرے اور میں کہتا ہوں: وہ اس کی قضا نہ کرے۔“

فوائد:...... دوسری صحیح میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے (رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي النِّسْيَانُ) میری امت سے بھولنے کا گناہ اٹھا لیا گیا ہے۔ اور یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم پر بہت بڑی شفقت ہے۔ بے خبری اور بھول کے عالم میں کچھ کھا پی لینے سے روزہ میں نقص نہیں آتا نہ ہی اجر وثواب میں کمی واقع ہوتی ہے بلکہ اکثر ائمہ واہل علم کہتے ہیں وَإِنْ جَامَعَ نَاسِيًا وَلَا يُفْطِرُ اگر بھول میں جماع بھی کر بیٹھے تو وہ روزہ افطار نہ کرے۔ لیکن چونکہ ایسی بھول نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے شریعت نے اس کا ذکر نہیں کیا، لیکن نیند کی غفلت یا بھول چوک سے آدمی مباشرت بھی کر بیٹھے تو وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ بشرطیکہ فریب اور جھوٹ سے کام نہ لے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کیونکہ اللہ دلوں کے ارادوں کا خوب جانتا ہے۔ ابومحمد سے مراد امام دارمی رحمہ اللہ ہیں اور آپ کا بھی یہی موقف تھا کہ بھول چوک کر کھا پی لینے سے روزہ کی قضا نہیں دی جائے گی۔ بخلاف اہل حجاز کے۔ اہل حجاز شاید احتیاط کے طور پر یا نص شرعی سے بے خبری کی بنیاد پر قضا کے قائل تھے۔ بہرصورت راجح اور صحیح یہی ہے کہ روزہ مکمل کیا جائے اور قضائی کی کوئی ضرورت نہیں۔

[24]..... بَابُ الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے قے کرنا

1769۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاءَ

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قے کی تو روزہ

---

❶ تخریج: البخاري، كتاب الصيام، باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا (1933) ومسلم، كتاب الصيام، باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر (2729)

فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ بِمَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوَضُوءَ قَالَ عَبْد اللَّهِ إِذَا اسْتَقَاءَ ❶

افطار کر دیا۔ معدان کہتے ہیں: میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ”ابو درداء نے سچ کہا، میں نے ہی آپ کے وضوء کا پانی ڈالا تھا۔“ عبداللہ نے کہا: جب وہ خود قے کرے۔

[25]... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ
قے کے متعلق رخصت

1770 أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَهُوَ لَا يُرِيدُهُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ عِيسَى زَعَمَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنَّ هِشَامًا أَوْهَمَ فِيهِ فَمَوْضِعُ الْخِلَافِ هَاهُنَا ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب روزے دار پر قے غالب آجائے اور وہ قے کرنا نہ چاہتا ہو تو اس پر قضا نہیں ہے۔ جب خود قے کرے اس پر قضا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں: اہل بصرہ کا قول ہے: اس حدیث میں ہشام کو شک ہوا ہے لہذا اس جگہ اختلاف ہے۔

فوائد: ...... یہی روایت اس مسئلہ میں راجح ہے کہ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ) ”اہل علم کے ہاں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر ہے جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جب روزہ دار کو خود بخود قے آئے تو اس پر قضا نہیں اور اگر عمداً قے کرے تو اس پر قضا ہے یہی قول امام شافعی، سفیان ثوری، امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم: 720) بلکہ اس مسئلہ پر تقریباً تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو عمداً قے کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

❶ صحیح: ما قبل میں گزر چکا ہے۔
❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب الصائم یستقیء عامداً (2381) والترمذی، کتاب ابواب الطہارۃ، باب ما جاء فی الوضوء من القیء والرعاف۔

[26] ... باب الْحِجَامَةِ تُفَطِّرُ الصَّائِمَ

سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1772۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ...

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَأَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ❶

شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رمضان کی آٹھویں تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گذر ہوا، آپ نے کسی آدمی کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔“

فوائد:...... سینگی یا پچھنے لگوانا یہ ہے کہ مخصوص آلہ کو جسم میں چبھو کر خون چوستا، اس خاص طریقہ سے خون نکال کر مریض کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔ اور عرب کے لوگ سینگی لگوا کر اپنی صحت کو بحال رکھتے تھے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں فرض روزہ رکھا ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا باقی رہے گا، امام دارمی رحمہ اللہ نے جو روایت نقل کی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن دیگر احادیث، اکثر اہل علم کی آراء اور ہماری تحقیق سے یہی واضح ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جن روایات میں ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں اور آپ ﷺ نے بعد میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ (۱) اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ”نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ ﷺ روزہ کی حالت میں تھے (صحیح البخاری، الصوم 1939، سنن ابوداؤد: 2372، جامع الترمذی: 775) (۲) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (أَرْخَصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ) آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 51-53/3) امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں رخصت ہمیشہ عزیمت کے بعد ہوتی ہے اس لیے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ (ناسخ الحدیث ابن شاہین 334/338، نیل الاوطار للشوکانی 17/3) نیز جمہور اہل علم، شیخ الاسلام علامہ البانی رحمہ اللہ، الشیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ان دونوں بھی منسوخیت کے قائل

---

❶ [illegible] كتاب الصوم، باب [illegible] الصائم [illegible] رقم (2380) [illegible] مسند [illegible] (720)

ہیں (حاشیہ جامع الاصول 6/295) مختصر صحیح البخاری للالبانی: 1/455)

بعض قریب کے ممتاز عالم دین الشیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسئلہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (وَالْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي نَسْخِ مَنْعِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ) یہ حدیث روزہ دار کے لیے سینگی کے ممنوع ہونے کی منسوخیت پر واضح دلیل ہے (اتحاف الکرام: 188) (۳) ابو متوکل تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (لَا بَأْسَ بِهِ) روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں (ارواء الغلیل للالبانی 4/74) اسی طرح اکثر علماء وفقہاء کے اس کو مباحات روزہ میں ذکر کیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا قوی دلائل سے یہی راجح اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نیز جدید دور میں انجکشن وغیرہ سے جسم سے خون نکالنا بھی اسی کے حکم میں شامل ہے۔ واللہ اعلم۔

1772۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ ....

حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي بِالْبَقِيعِ فَإِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَا أَتَّقِي الْحِجَامَةَ فِي الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ۔ ❶

ثوبان کہتے ہیں کہ ایک وقت رسول اللہ ﷺ بقیع جا رہے تھے کہ ایک آدمی سینگی لگوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میں رمضان میں روزے کی حالت میں سینگی لگوانے سے پرہیز کرتا ہوں۔''

[27] ... بَاب الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ

روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1773۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ....

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''روزہ ڈھال ہے جب

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب في الصائم يحتجم (2369) وابن ماجه، کتاب الصيام، باب ما جاء في الحجامة للصائم (1681)

جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي بِالْغِيبَةِ ۔ ❶

تک روزہ دار اسے پھاڑ نہ دے۔" ابو محمد کہتے ہیں: "یعنی کہ غیبت سے۔"

فوائد:...... روزہ صرف فاقہ کشی اور بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد اور ہر فاقہ کش کامل مومن ہوتا۔ روزہ سے اصل مقصود ذہن وقلب اور زبان کی طہارت، شہوتوں کا حبس، ناپاک جذبات کا احتساب غرض کہ اخلاقی رذائل سے بچ کر ایثار وقربانی بصبر وتحمل اور روحانی فضائل وخصائل پیدا کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روزہ کی فلاسفی ایک مختصر جامع جملہ میں بیان فرمائی ہے: (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) تاکہ تم گناہوں سے مکمل پرہیز کرنے والے بن جاؤ۔ اس حدیث طیبہ کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ، غیبت، لغو، رفث اور گالی گلوچ سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا بصورت دیگر ایسے اشخاص کو سخت وعید سنائی جو باوجود روزہ کے ان حرام امور سے اجتناب نہیں کرتا۔ سنن دارمی میں دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: (كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءُ) کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ رکھنے سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (سنن ابن ماجہ: 1680، مسند احمد: 9308) مزید فرمایا: (مَنْ لَمْ يَدَعِ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ) جس شخص نے بدزبانی اور جھوٹ نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(صحيح الترغيب للالباني 1080/1)

ان نصوص کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ حقیقت میں روزہ اس کا ہے جو بھوک وپیاس سے رک کر ساری زندگی گناہوں سے رکنے کی تربیت حاصل کر لے وگرنہ صرف بھوک پیاس فائدہ مند نہیں ہے۔

[28]...... بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا سرمہ لگانا

1774۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ......

أَبُو النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي وَكَانَ جَدِّي قَدْ أُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَا

ابو نعمان انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد اور دادا نے بیان کیا کہ ان کو نبی ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: "دن کو

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصيام، باب في الصائم يحتجم (2367) وابن ماجه، كتاب الصيام، باب ماجاء في الحجامة للصائم (1681)

تكتحل بالنهار وأنت صائم اكتحل ليلا بالإثمد فإنه يجلو البصر وينبت الشعر قال أبو محمد لا أرى بالكحل بأسا. ❶

روزے کی حالت میں سرمہ نہ لگاؤ اور رات کو اثمد لگایا کرو کیونکہ اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور یہ بالوں کو اگاتا ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: "میں سرمہ لگانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔"

فوائد:...... روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا تقریباً بالاتفاق جائز ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ایک روایت ہے جس کو بعض محققین نے صحیح قرار دیا ہے کہ (اكتحل رسول الله ﷺ وهو صائم) رسول اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ ڈالا۔ (الصیام، 1687)

حضرت امام سلیمان بن مہران الاعمش الکوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (ما رأيت أحدا من أصحابنا يكره الكحل للصائم وكان إبراهيم يرخص أن يكتحل الصائم بالصبر) "میں نے اپنے ساتھیوں (ائمہ ومحدثین) میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ روزہ دار کے لیے سرمہ ناپسند کرتا ہو اور امام ابراہیم النخعی صبر (بوٹی) کا سرمہ ڈالنے کی رخصت دیا کرتے تھے۔" متقدمین ومتاخرین کی کثیر تعداد جواز ہی کی قائل ہے امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی، حسن البصری، امام بخاری، امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ سمیت سب کا یہی موقف ہے کہ سرمہ سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ ہی اس سے اجر وثواب میں کمی ہوتی ہے۔

[29] بَاب فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

اللہ تعالیٰ کے فرمان "فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ" کی تفسیر

1775۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا. ❷

سلمہ بن اکوع کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور ان لوگوں میں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کو کھانا فدیہ میں دیں۔" (البقرۃ: ۱۸۴) تو جو چاہتا تھا کہ روزہ نہ رکھے وہ یہی کیا کرتا تھا حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی تو اس نے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

❶ [illegible] (2232)

❷ [illegible] كتاب الصوم، باب في الكحل [illegible] (2377)

فوائد :...... ابتدائے اسلام میں روزہ کی عادت نہ ہونے پر طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت تھی کہ اگر روزہ نہ رکھیں تو اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں لیکن بعد میں (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) کے ذریعہ پہلے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے ہر صاحب طاقت پر بھی روزہ کو فرض کر دیا گیا البتہ زیادہ ضعیف اور دائمی بیمار کے لیے اب بھی اجازت ہے۔

[30]..... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ
اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے

1776۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ ابْنَةِ ....

أُمِّ هَانِئٍ أَوِ ابْنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا آخَرَ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ.

ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت روزہ دار تھی تو آپؐ کے پاس پانی لایا گیا آپ ﷺ نے پیا پھر آپؐ نے مجھے پکڑایا تو میں نے پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر رمضان کی قضا کا روزہ تھا تو قضا میں روزہ رکھنا اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو قضا کرو چاہو تو نہ کرو''

1777۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ

ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کا دن تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے دائیں طرف تھی ایک لونڈی برتن لے کر آئی اس میں پانی تھا اس نے آپؐ کو پکڑایا اور آپؐ نے پیا پھر آپ نے وہ ام ہانی کو دیا اس نے بھی اس سے پیا

● متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب قولہ تعالی (وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ) تعلیقا وایضا فی کتاب تفسیر قرآن (4507) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان النسخ قولہ تعالی (وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ ...) (2680)

فَشَرِبَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ إِنْ شَاءَ قَضَى وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقْضِ. ❶

پھر اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا روزہ تھا میں نے افطار کر لیا ہے۔" آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "کیا قضا کا روزہ تھا؟" تو ام ہانیؓ نے کہا: "نہیں۔" آپ نے فرمایا: "پھر تو اس میں تمہیں کوئی نقصان نہیں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "میں بھی اس کا قائل ہوں۔"

فوائد:...... ان احادیث سمیت دیگر احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نفلی روزہ آدمی جب چاہے افطار کر سکتا ہے۔ اس پر کوئی قضا نہیں۔ کیونکہ نفلی روزہ فرض نہیں اس لیے اس کی قضاء نہیں۔

[31]...... بَاب مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں

1778۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ کہے: "میرا روزہ ہے۔"

فوائد:...... اگر روزہ توڑنا بھی پڑے تو شریعت کی طرف سے اجازت ہے لیکن اجازت پر عمل ضروری نہیں ہے۔ اگر روزہ پورا کیا جائے تو یقیناً زیادہ مستحسن ہے۔

[32]...... بَاب فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے

1779۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا

---

❶ اسنادہ ضعیف ابو داؤد، کتاب الصوم، باب ... رقم (2456)، والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی إفطار الصائم المتطوع (731)

❷ اسنادہ صحیح ، ابو داؤد، کتاب الصوم، باب النیة فی ... رقم (2456)، ... 211/2 ... 348-346/4 ... 212/4

يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا ....

أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَقْضُوا أَكْلَهُمْ. ❶

ام عمارہؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ ان کے پاس نبی ﷺ تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی آپ نے ان سے کہا: "تم بھی کھاؤ۔" انہوں نے کہا: "میں روزہ دار ہوں۔" تو نبی ﷺ نے فرمایا: "جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے روزہ دار کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حتی کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ اور بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: "حتی کہ لوگ اپنے کھانے سے فارغ ہو جائیں۔"

فوائد:...... "صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ" فرشتے ایسے خوش نصیب روزہ دار پر درود نازل کرتے ہیں فرشتوں کے درود سے مراد دعا اور طلب مغفرت ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ایسے نیک بخت کے لیے گناہوں کی معافی کا سوال کرتے ہیں اور یہ یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ الشیخ امام احمد عبدالرحمن البنا رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ کھانا حاضر ہونے کے باوجود بھوک پیاس پر صبر کرنے کی وجہ فرشتے ایسے شخص کے لیے خیر و برکت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں (بلوغ الامانی: 217/9)

[33] .... بَابٌ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان

1780۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ لِيَكُونَا شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَكَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى

ام سلمہؓ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔ تاکہ دو مہینے برابر ہو جائیں۔ اور آپؐ مہینہ بھر روزے

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب الصائم یدعی لطعام فلیقل إني صائم (2696) وابو داؤد، کتاب الصوم، باب مایقول الصائم اذا دعی إلی الطعام (2461)

❷ الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء في فضل الصائم اذا أکل عنده (785) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب في الصائم اذا أکل عنده (1748)

نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ.

رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپؐ افطار نہیں کریں گے اور جب آپؐ افطار کرتے تو ہم کہتے: اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔"

[34]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ

نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت

1781۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَنَفِيُّ يُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّوْمِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ رکھنے سے رک جاؤ۔"

فوائد:..... رسول اللہ ﷺ ماہِ شعبان میں بڑے شوق اور اہتمام سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ اس ضمن میں تمام احادیث کا احاطہ کرنے کے بعد جو راجح مفہوم ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ ﷺ ماہِ شعبان میں دیگر مہینوں کی بنسبت زیادہ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں (وكان صيامه في شعبان تطوعًا اكثر من صيامه فيما سواه) آپ ﷺ دیگر مہینوں کی بنسبت ماہِ شعبان میں زیادہ نفلی روزے رکھا کرتے تھے، حدیث میں وارد لفظ تمام اور کل سے مراد بھی کثرت ہی ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں (جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يَقُولَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ) کہ کلام عرب میں جب کسی مہینہ میں کثرت سے روزے رکھے جائیں تو یہ کہنا درست ہے کہ اس نے سارے مہینے کے روزے رکھے وَالْمُرَادُ مِنْهُ الاكثر "مراد کثرت ہی ہوتی ہے۔" (فتح الباری: 272/4) سنن النسائی کے تحت التعلیقات السلفیۃ میں بھی یہی ہے کہ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملاتے یعنی عَامَّةَ شَعْبَانَ وَغَالِبَهُ کثرت سے شعبان کے ایام میں روزہ رکھتے۔ واللہ اعلم

1782۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.........

---

❶ ابو داؤد، كتاب الصوم،باب فيمن يصل شعبان برمضان (2336) والنسائي' الكبرى، كتاب الصيام،باب ذكر حديث ابي في ذالك (2174)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هٰذَا. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

[35] بَابُ الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ
مہینے کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق

1783- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَرَرُهُ آخِرُهُ. ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ”کیا تو نے اس مہینے کے سرر میں روزہ رکھا؟“ اس نے کہا: ”نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو رمضان سے فارغ ہو تو دو روزے رکھنا۔“ ابومحمد کہتے ہیں: ”مہینے کے ”سرر“ سے مراد اس کا آخر ہے۔“

[36] بَابٌ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کے روزوں کا بیان

1784- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ لَيَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے اور جب آپ روزہ رکھتے تو مسلسل رکھتے حتی کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ افطار کرتے تو مسلسل کرتے حتی کہ کہنے والا کہتا: ”اللہ کی قسم! آپ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔“

فوائد:...... یعنی آپ ﷺ کی عبادت میں اعتدال تھا آپ ﷺ غلو نہیں کیا کرتے تھے جیسا کہ

---

❶ صحیح؛ [illegible] (2397)؛ [illegible] کتاب الصوم (728)

❷ صحیح [illegible]

❸ متفق علیہ: بخاری، [illegible] (1983)؛ [illegible] (2743)

نبی میں میانہ روی پسند فرماتے تھے اسی طرح روزوں میں بھی اعتدال کا خیال رکھتے۔

[37] .... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

1785۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ ....

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ. ❶

عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔“

[38] .... بَاب فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان

1786 أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَأَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ لَا أَدَعَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دوست نے تین باتوں کی وصیت کی جن کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا ایک یہ کہ وتر کے بغیر مت سو اور یہ کہ ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو اور تیسرا یہ کہ چاشت کی دو رکعات نہ چھوڑو۔“

1787۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ........

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ. ❸

ابوعثمان رحمہ اللہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب ما یذکر من الصوم النبی ﷺ و افطارہ (1971)، و مسلم، کتاب الصیام، صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان (2717)

❷ صحیح: النسائی، کتاب الصیام، باب النہی عن الصیام الدھر (2379)، و ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الدھر (1705)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب صلاۃ الضحیٰ فی الحضر (1178)، و مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الضحیٰ و ان اقلھا رکعتان (1669)

1788۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ......

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صِيَامُ الْبِيضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ. ❶

معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایام بیض میں روزہ رکھنا ایسا ہے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور ہمیشہ افطار کیا۔''

[39] ... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1789۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ. ❷

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں: میں نے جابرؓ سے کہا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا اس نے کہا: جی ہاں! ''اس خانہ کعبہ کے رب کی قسم۔''

[40] ... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

1790۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ......

يُقَالُ لَهَا الصَّمَّاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا كَذَا أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ. ❸

صماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرضی روزے کے علاوہ ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو اس طرح کی چیز یا درخت کی چھال کے علاوہ کوئی چیز نہ ملے تو اسے ہی چبالینا چاہیے۔''

[41] ... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان

1791۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى

❶ صحیح: سابقہ ہی کررہے۔ ❸ صحیح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة (1984) ومسلم، کتاب الصيام، باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً (2676)

قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ .

كَانَ أُسَامَةُ يَرْكَبُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي الطَّرِيقِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرْتَ وَضَعُفْتَ أَوْ رَقَقْتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ❶

اسامہ رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے مال کے پاس جایا کرتے تھے جو کہ وادی قریٰ میں تھا تو وہ پیر اور جمعرات کا روزہ راستے میں رکھ لیتے تھے۔ میں نے انھیں پوچھا کہ آپ سفر میں پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ حالانکہ آپ بوڑھے اور ضعیف و کمزور ہو گئے ہیں۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: "جمعرات اور پیر کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔"

1792۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔"

[42] بَابٌ فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

داود علیہ السلام کے روزوں کا بیان

1793۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک داود کے روزے پسندیدہ تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے

❶ صحیح: أحمد 6/368، وأبو داود: كتاب الصوم، باب النهي أن يخص يوم السبت بصوم (2421)

❷ حسن: أخرجه أحمد 5/201، أبو داود: كتاب الصوم، باب في صوم الاثنين والخميس (2436)

وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُصَلِّي نِصْفًا وَيَنَامُ ثُلُثًا وَيُسَبِّحُ سُدُسًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا اللَّفْظُ الْأَخِيرُ غَلَطٌ أَوْ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهُ وَيُسَبِّحُ تَسْبِيحَةً. ❶

تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو داؤد کی نماز بھی پسند تھی۔ وہ آدھی رات تک نماز پڑھتے تھے اور ایک تہائی رات سوتے تھے۔ اور چھٹے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔" ابومحمد کہتے ہیں: "یہ آخری فقرہ غلطی یا خطاء ہے۔ اور صحیح اس طرح ہے: وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی حصہ نماز پڑھتے تھے اور چھٹے حصے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔"

[43]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1794۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ نہیں ہوتا۔"

[44]..... بَاب فِي صِيَامِ السِّتَّةِ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزوں کا بیان

1795۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ. ❸

ابوایوب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے پوری زندگی کے روزے رکھے۔"

---

❶ حسن: الترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس (747)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب التهجد، باب من نام عند السحر (1131) ومسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به (2731)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الصوم، باب صوم يوم الفطر (1991) ومسلم، كتاب الصوم، باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى (2666)

1796۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ....

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صِيَامُ شَهْرٍ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَهُنَّ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ تَمَامُ سَنَةٍ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ. ❶

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مہینے کا روزہ دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہے اور ان کے بعد چھ دن کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہیں تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے یعنی رمضان اور اس کے بعد کے چھ روزے۔“

[45] ... بَاب فِي صِيَامِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کا بیان

1797۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ.........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ عَنْ شَهْرٍ يَصُومُهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ عَنْ هَذَا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيَّ شَهْرٍ يَصُومُهُ مِنَ السَّنَةِ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَقَالَ إِنَّ فِيهِ يَوْمًا تَابَ اللَّهُ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ. ❷

نعمان بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے ان سے رمضان کے بعد والے مہینہ میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے ایک آدمی کو نبی ﷺ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: اس کے بعد مجھ سے اس بارے میں کسی نے سوال نہیں کیا ”اس نے کہا رمضان کے بعد سال کے کس مہینہ میں روزے رکھے؟“ تو آپ ﷺ نے اسے محرم میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے اس میں ایک قوم پر رجوع کیا تھا اور ایک قوم پر کرتا ہے۔“

1798۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال (1164)

❷ صحیح: ابن ماجه، کتاب الصیام، باب صیام ستة ایام من شوال (1715)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینہ کا روزہ ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔"

1799۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے بعد محرم کے مہینہ کا روزہ افضل ہے۔"

[46]..... بَابٌ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے روزوں کا بیان

1800۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَوْلٰى بِمُوسٰى فَصُومُوهُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے اور یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: "یہ وہ دن ہے جب موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کو) فرمایا: "تمہارا تعلق موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان سے زیادہ ہے لہٰذا تم اس دن کا روزہ رکھو۔"

1801۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُنَا بِصِيَامِهِ. ❹

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور ہمیں بھی اس کا حکم دیتے تھے۔"

---

❶ صحیح: الترمذي، كتاب الصوم، باب في صوم المحرم (740)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأيام، باب فضل صوم المحرم (2747)، وابو داؤد، كتاب الصيام، باب في صوم المحرم (3429)

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ حدیث۔

❹ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء (2004) ومسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (2651)

1802۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ كَانَ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَصُمْهُ. ❶

سلمہؓ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو اسلم کے آدمی کو عاشوراء کے دن یہ کہلوا بھیجا کہ: "آج کا دن عاشورا کا دن ہے جس نے کھایا پیا ہے اسے چاہئے کہ باقی دن کو روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔"

1803۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ. ❷

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ عاشوراء کا دن ہے اور قریش جاہلیت میں اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔" اور ابن عمرؓ تب روزہ رکھتے تھے جب یہ دن ان کے روزوں کے دنوں میں آجاتا۔

1804۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى إِذَا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. ❸

عائشہؓ کہتی ہیں کہ عاشوراء کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو روزہ رکھا اور لوگوں کو روزے کا حکم دیا حتی کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو وہی فرض رہے اور عاشوراء کا روزہ چھوٹ گیا۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء (2001) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (1733)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب اذا نوی بالنهار صوما (1924) ومسلم، کتاب الصیام، باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه (2663)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (1892) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم يوم عاشوراء (2638)

فوائد:..... یوم عاشوراء کے روزہ کی اہمیت اور پس منظر احادیث میں بیان ہو چکا ہے۔ جامع ترمذی میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ "میں امید کرتا ہوں کہ یوم عاشوراء کے دن کے روزے سے اللہ تعالیٰ اس سے پہلے سال کے گناہ معاف کر دے گا۔" بعض اہل علم کا موقف ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا آئندہ سال تک اگر میں باقی رہا تو 9 تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔ لہٰذا اب دس کو نہیں بلکہ 9 تاریخ کا ہی روزہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے دس کو نو میں تبدیل فرما دیا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق یہ موقف جہاں فی الحقیقت غیر صحیح ہے وہاں متاخرین اور متقدمین جمہور اہل علم کی فہم کے بھی خلاف ہے بہتر، راجح اور صحیح یہی ہے کہ 9، 10 کا روزہ رکھنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں آئندہ سال 9 کا روزہ رکھوں گا اور 10 کا چھوڑ دوں گا۔ 9 کے اثبات سے 10 کی نفی کس طرح لازم آئی؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے السیل الجرار میں اس موقف کو راجح قرار دیا ہے۔ سعودی مجلس افتاء کے مطابق بھی اگر کوئی شخص صرف عاشوراء کا روزہ رکھ لے تب بھی درست ہے۔ لیکن ایک دن پہلے بھی رکھنا افضل ہے۔ (فِيهِ خَيْرٌ إِنْشَاءَ اللَّهُ)

[47]..... بَابٌ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے روزوں کا بیان

1805۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ.......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عرفہ اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔"

1806۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

ابونجیح اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان (1893) ومسلم کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء (2632)

فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ . ❷

نے کہا: "میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہیں رکھا' میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہ رکھا' میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور نہ ہی میں رکھتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔"

[48]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت

1807۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَوْ أَمَرَ رَجُلًا يُنَادِيْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أُكُلٍ وَشُرْبٍ . ❶

بشر بن سحیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یا کسی اور آدمی کو حکم دیا کہ ایام تشریق میں اعلان کر کہ: "مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔"

1807۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.........

عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَلِكَ الْغَدَاةَ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو أَفْطِرْ فَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا

عقیل کے آزاد کردہ غلام ابو مرۃ کہتے ہیں کہ وہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص کے پاس گئے اور یہ بقر عید کے ایک یا دو دن بعد کی بات ہے عمرو نے کھانا ان کے قریب کیا تو عبداللہ نے کہا: "میں روزہ دار ہوں" عمرو نے ان سے کہا: "افطار کر دو یہ وہ دن ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا اور اس کے روزوں سے منع کیا۔" پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے افطار کر دیا اور

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق (2419)، والترمذي، كتاب الصوم، باب ماجاء في كراهية الصوم في أيام التشريق (773)

❷ صحيح: الترمذي، كتاب الصوم، باب ماجاء في كراهية صوم يوم عرفة بعرفة (751)

عَنْ صِيَامِهِمَا فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ. ❶

میں نے اور انھوں نے عمرو بن عاص کے ساتھ کھانا کھایا۔

[49] ... بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں

1809۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَامَ عَنْهَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے روزوں کی نذر مانی اور وہ مر گئی تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کے متعلق سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو تم ادا کرتے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس کے قرض کو ادا کیا جائے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”پھر اس نے اپنی بہن کی طرف سے روزے رکھے۔“

[50] ... بَابٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ

روزوں کی فضیلت

1810۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت اور ایک قیامت کے دن ہوگی۔“

---

❶ صحيح: النسائي، كتاب الإيمان وشرائعه، باب تأويل قوله تعالى: قالت الأعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا أسلمنا (5009)

❷ صحيح: ابوداود، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق (2418)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الصوم، باب من مات وعليه الصوم (1953) ومسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام (2688)

1811۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ وہ کھانا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے اور پینا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے لہٰذا وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔''

1812۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔''

فوائد: ...... رسول اللہ ﷺ حکمت و دانائی کے عظیم پیکر تھے۔ بات سمجھانا اور مسئلہ کی حقیقت کو مثالوں سے آشکار کرنا آپ ﷺ پر بس تھا۔ اس حدیث میں روزہ کو ڈھال کہا گیا ہے یعنی جس طرح چمڑے یا لوہے کی ڈھال، زرہ انسان کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ ازلی و ابدی دشمن کے وسوسات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر کوئی غلط خیال پیدا بھی ہو تو روزہ کی برکت سے وہ برا خیال ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

[51]...... بَابُ دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عِنْدَهُ

روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے پاس وہ افطار کرے

1813۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أُنَاسٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس افطار کرتے تو کہتے: ''روزے دار

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب هل یقول إني صائم إذا شتم (1904)، ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2700)

❷ البخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم (1894)، ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2700)

الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ. ❶

تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر نازل ہوں۔"

[52]... بَابٌ فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ

عشرۂ (ذی الحجہ) کی فضیلت کا بیان

1814۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت سے کسی اور دن کی عبادت افضل نہیں ہے۔" کسی نے کہا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہ جہاد اللہ کے راستہ میں مگر وہ آدمی جو اپنا مال و جان لے کر نکلے اور پھر کچھ لے کر واپس نہ آئے۔"

1815۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خَيْرٍ تَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ قَالَ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا دَخَلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهَادًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل اس عمل سے زیادہ پاکیزہ اور بڑا نہیں ہے جو عشرہ ذی الحجہ میں کیا جائے۔" کہا گیا: اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی مال و جان کو لے کر نکلے اور پھر کسی شے کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔" قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں: سعید بن جبیر جب اس عشرہ میں داخل ہوتے تو اس قدر کوشش کرتے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر عمل کرتے۔"

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (1894) و مسلم، کتاب الصوم، باب فضل الصوم (2700)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبی شیبة 3/100 باب فی الصائم إذا أفطر

شَدِيدًا حَتَّى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ ❶

[53] .... بَابٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
ماہ رمضان کی فضیلت

1816- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“

[54] .... بَابٌ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت

1817- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ایمان کی حالت اور ثواب کی امید میں رمضان میں قیام کرے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں قیام کرے اس کے بھی پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

1818- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ....

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ... الامام ومن خلفه ... رفع ... (795)، ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم العشر (2438)

❷ صحیح: مشکل الآثار للطحاوی 4/113، شعب البیہقی (3702)

❸ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا (1898)، الترمذی، کتاب الصوم، باب فضل شهر رمضان (282)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْنَا وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. ❶

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ ابوذر کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مہینہ سے کچھ بھی قیام نہ کروایا حتی کہ سات دن باقی رہ گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام کیا حتی کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب چھبیسویں رات تھی آپ نے ہمیں قیام نہیں کروایا جب پچیسویں رات تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی حتی کہ رات کا آخر نصف گزرنے لگا تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کاش آپ رات کے باقی حصہ میں بھی ایسا کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی جب امام کے ساتھ ہوتا ہے حتی کہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لئے تمام رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔" جب چوبیسویں رات ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا جب تیئسویں رات ہوئی تو آپ کے گھر والے اور عورتیں اور لوگ جمع ہوئے آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے لگے حتی کہ ہم ڈر گئے کہ ہماری فلاح رہ جائے گا۔ ہم نے کہا: فلاح کیا ہے؟ کہا: سحری کے کھانے کو کہتے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر باقی نماز نہیں پڑھائی۔"

فوائد: ...... قیام رمضان کے متعلق چند مفید اور اہم نکات کا مطالعہ فرمائیں:

( ) قیام اللیل، صلاۃ اللیل، صلاۃ التہجد، صلوۃ الوتر ایک ہی نماز کے کئی نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں قیام شہر رمضان، قیام رمضان، صلوۃ رمضان اور صلاۃ التراویح کہا جاتا ہے۔ بعض اصحاب نماز تراویح اور نماز تہجد کو علیحدہ علیحدہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں جبکہ اہل علم کے

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب من صام رمضان ايمانا واحتسابا رقم (1901)، والترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في قيام شهر رمضان (283)

ہاں احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔مسلک احناف کے عظیم ائمہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(۲) تقریباً حدیث کی تمام کتابوں میں رات کی نماز کا ذکر موجود ہے۔اور رات کی نماز کو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔بہر صورت رات کی نماز کوئی ایسا پیچیدہ مسئلہ نہیں جس پر شریعت نے مکمل راہ نمائی نہ کی ہو۔بعض روایات میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے اور بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ وتر کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔لیکن تمام صحیح روایات کو اکٹھا کرنے سے راجح یہی ہے کہ آپ ﷺ بالعموم رمضان اور غیر رمضان میں رات کو گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔رات کو بیس رکعات یا اس سے زیادہ رکعات پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت نہیں۔بیس رکعات یا اس سے زائد رکعات کے ثبوت کے لیے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ محدثین اور کبار ائمہ احناف کے ہاں بھی سخت ضعیف اور مردود ہے۔اور مشاہیر احناف نے بھی گیارہ رکعات کو مسنون قرار دیا ہے۔لیکن نامعلوم کہ آج کل بعض سنت دشمن لوگ بڑی ڈھٹائی سے بیس رکعات تراویح کو سنت بلکہ سنت مؤکدہ قرار دیتے ہیں اور جو مسنون تعداد صحیح احادیث سے ثابت ہے ان کو رد کرنے کے لیے طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں جو کہ خوف خدا رکھنے والے عالم دین کی شان کے منافی ہے۔

1819۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ.........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ نَحْوَهُ. ❶

جبیر بن نفیر حضرمی ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[55]..... بَابُ اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اعتکاف کا بیان

1820۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَلَمَّا كَانَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے جب وہ سال آیا جس میں آپ

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب فی قیام شهر رمضان (1375)، الترمذی، کتاب الصوم باب ما جاء فی قیام رمضان (806)

الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا ۔ ❶

فوت ہوئے آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

1821 حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ .....

أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ ❷

صفیہ بنت حیی ؓ کہتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد حرام میں آپ کے اعتکاف کے دوران ملاقات کے لئے آئیں، کچھ دیر آپ ﷺ سے باتیں کیں اور پھر کھڑی ہوگئیں۔

فوائد: ...... اعتکاف باب افتعال سے مصدر ہے اور اس کا معنی روک لینا اور بند رکھنا کے ہیں اور سنت اعتکاف یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عبادت کی نیت سے خاص شرائط کو ملحوظ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنا۔ مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے لیے دس دن اس کے گھر میں مصروف عبادت رہے اور اس کی بخشش و مغفرت اور رحمت کو حاصل کرتے ہوئے نماز عید الفطر میں شریک ہو۔ اعتکاف کی خیر و برکات حاصل کرنے والے ہی صحیح معنوں میں عید کی خوشیاں اپنے دامن میں سمیٹتے ہیں۔

چند مسائل اعتکاف: (۱) فضول باتوں اور مسجد کے تقدس کو پامال کرنے والی حرکات سے بچنا بہت ضروری ہے ورنہ ساری محنت رائیگاں جائے گی۔ (۲) اشد ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا ہرگز جائز نہیں، مریض کی عیادت، سحری و افطاری کے لیے سامان کی خریداری اور مسجد سے باہر نکل کر جنازہ میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ (۳) معتکف غسل جنابت فوراً کرلے، البتہ غسل نظافت وغیرہ سے پرہیز بہتر ہے۔ کیونکہ زیادہ دیر مسجد کو چھوڑ کر غسل خانہ میں ٹھہرنا مستحسن نہیں۔ علاوہ ازیں ناخن کاٹنا، کنگھی کرنا، چارپائی بچھانا جائز امور ہیں۔ نیز اختتام اعتکاف پر دود و نمائش و تکلفات سے گریز نہ کیا جائے تو اعتکاف کا اجر باطل ہونے کا خدشہ ہے۔

❶ صحیح: سابقہ تعلیق دیکھئے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان، 2044؛ وابو داؤد، کتاب الصوم، باب أین یکون الاعتکاف (2466)

[56]... بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

1822- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَكَانَ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لِحَاءٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْخَامِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ. ❶

عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ ہمیں شب قدر کا وقت بتانا چاہتے تھے۔ تو مسلمانوں کے دو شخص لڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرف آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کا وقت بتاؤں پھر فلاں اور فلاں میں جھگڑا ہوگیا اور میں وقت بھول گیا شاید اسی میں بہتری ہو لہذا تم آخری عشرے کی پانچویں ساتویں اور نویں رات میں اسے تلاش کرو۔''

1823- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ. ❷

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا پھر مجھے میری کسی بیوی نے جگا دیا تو میں اسے بھول گیا لہذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔''

1824- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

---

❶ متفق عليه، البخاري، كتاب الاعتكاف، باب هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد؟ (2035) ومسلم، كتاب السلام، باب بيان أنه يستحب لمن رؤي خاليا بامرأة (5643)

❷ صحيح البخاري، كتاب فضل ليلة القدر، باب رفع معرفة ليلة القدر لتلاحي الناس (2023)

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔“

❁❁❁❁

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، (286[illegible]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا . ❷

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو حج کے لئے ظاہری حاجت یا جابر بادشاہ یا روکنے والی بیماری کی رکاوٹ نہ ہو اور وہ حج کے بغیر مر جائے تو چاہے وہ یہودی مرے چاہے عیسائی مرے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے بہر حال فریضے کی ادائیگی میں بلاوجہ کوتاہی کسی بھی طور پر پسند کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی بلکہ یہ صاحب تاخیر کے لیے شقاوت ورذالت کا باعث ہے۔

[3]...... بَاب فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً

نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا

1827- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ....

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ هِجْرَتِهِ حَجَّةً قَالَ وَقَالَ أَبُو إِسْحٰقَ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهِ حَجَّةً . ❶

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے سنا وہ کہتے تھے: ''نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا تھا۔'' زہیر کہتے ہیں: ابو اسحاق نے کہا: ''آپ نے ایک حج ہجرت سے پہلے کیا تھا۔''

فوائد:...... آپ ﷺ سے صرف ایک حج حجۃ الوداع ہی ثابت ہے جیسا کہ قتادہ رحمہ اللہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں (كَمْ حَجَّ ؟ قَالَ وَاحِدَةً .) (بخاری) آپ ﷺ نے کتنے حج کیے وہ جواب دیتے ہیں ایک ۔(واللہ اعلم) مزید آئندہ حدیث میں ملاحظہ کیجیے۔

البتہ قبل از ہجرت آپ ﷺ کے حج بارے مختلف اقوال ہیں جیسا کہ مستدرک میں صحیح روایت ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ہجرت سے قبل کئی حج کیے امام ابن جوزی رحمہ اللہ وابن کثیر رحمہ اللہ سے بھی اس بارے اقوال مروی ہیں (مرقاۃ)

1828- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ....

---

❶ صحیح: ابوداؤد، كتاب الحج،باب من اراد الحج فليتعجل(1732) وابن ماجه، كتاب المناسك،باب الخروج إلى الحج(2883)

❷ ضعيف: الحلية9/251 و الآلي للسيوطي2/118 والموضوعات لابن جوزى2/210

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمْرَتَهُ الْأُولَى الَّتِي صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْبَيْتِ وَعُمْرَتَهُ الثَّانِيَةَ حِينَ صَالَحُوهُ فَرَجَعَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَتَهُ مَعَ حَجَّتِهِ ❶

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ انھوں نے کہا: ”آپ حج اور چار عمرے کیے تھے۔ پہلا عمرہ وہ جب آپ کو مشرکین نے خانہ کعبہ سے روکا تھا۔ دوسرا عمرہ وہ تھا جب انھوں نے آپ سے صلح کی تھی اور آپ اگلے سال لوٹے تھے۔ اور پھر ایک عمرہ جعرانہ سے تھا جب آپ نے ذیقعدہ میں غزوۂ حنین کا مال تقسیم کیا تھا۔ اور ایک آپ کا عمرہ حج کے ساتھ تھا۔“

فوائد:...... نبی ﷺ سے یہ چار عمرے ثابت ہیں (۱) جس سال مشرکین نے آپ ﷺ کو روکا (۲) اس سے اگلے سال (۳) غزوۂ حنین سے واپسی پر (۴) حج کے ساتھ۔ نیز حج کے علاوہ تمام عمرے آپ ﷺ نے ذی القعدہ میں ادا کیے۔ (دیکھیے مصنف عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رجب میں ایک عمرے کا ذکر آتا ہے۔ جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا رد کیا۔ اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال میں عمرے کا ذکر آتا ہے۔ اس میں محدثین نے یہ تطبیق دی ہے کہ وہ شوال کے آخر اور ذیقعدہ کے شروع میں ہونے کی وجہ سے یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[4] بَابُ كَيْفَ وُجُوبُ الْحَجِّ — حج کیسے فرض ہے؟

1829- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ الْحَجُّ مَرَّةً فَمَا زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں اور اگر میں کہہ دیتا تو فرض ہو جاتا۔ حج فرض ایک ہی دفعہ ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے۔“

---

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاري في كتاب المغازي ... (4404)، ومسلم ... (1254)

❷ ... (1778)، ... (3024)

فوائد:...... (۱) حج فرض ہے (۲) صحابی ؓ کے سوال کرنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ نماز روزے کی طرح اس کو بھی بار بار ادا کرنا ضروری خیال کیا تو وہ سوال پر مجبور ہو گیا (۳) مسلم میں یہ حدیث ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ جواب میں کچھ دیر خاموش رہے پھر جب دیکھا کہ وہ باز نہیں آ رہا تو تب آپ ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے (۴) (لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ) جیسے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ ان کے بارے میں فیصلہ کر سکتے تھے جبکہ ظاہر یہی ہے کہ آپ ﷺ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى﴾ کے تحت وحی الٰہی سے ہی کلام کرتے اور ایسے امور میں بھی آپ ﷺ کا فیصلہ حکم الٰہی کے تابع ہی ہوتا تھا۔ (واللہ اعلم) (۵) حج زندگی میں ایک دفعہ ہی فرض ہے جبکہ بقیہ نفل ہوں گے ہاں البتہ اگر بلوغت سے قبل یا حالت غلامی میں حج کیا ہو تو دوبارہ حج کرنا لازم ہے۔

1830۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ .....

عَنْ عِكْرِمَةَ ❶

عکرمہ ؒ بھی ابن عباس ؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

[5] بَاب الْمَوَاقِيتِ فِي الْحَجِّ
حج کے مواقیت کا بیان

1831۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَّا هَذِهِ الثَّلَاثُ فَإِنِّي سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ❷

ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لئے جحفہ کو مقرر کیا۔ اور اہل نجد کے لئے قرن کو مقرر کیا۔ ابن عمر ؓ کہتے ہیں ان تینوں کو تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور مجھے پتہ چلا کہ اہل یمن کے لئے آپ ﷺ نے یلملم کو مقرر کیا۔

---

❶ صحيح بالشواهد : ابوداؤد، كتاب المناسك باب فرض الحج (1721) والنسائي، كتاب المناسك وجوب الحج (2619)

❷ صحیح : سابقہ تخریج گزر چکی ہے۔

فوائد:...... (۱) باہر سے آنے والوں کے لیے حج کے میقات مقرر کیے گئے ہیں جہاں سے حاجی یا معتمر احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں جو کہ اہل مدینہ یا اس جانب سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ جسے آج کل بئر علیؓ کے نام سے پکارا جاتا ہے (۲) شام، مصر، یورپ وغیرہ سے آنے والوں کے لیے الجحفہ یہ رابغ نامی بستی کے قریب ایک جگہ ہے (۳) اہل نجف اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات قرن منازل ہے جسے آج کل السیل کہتے ہیں (۴) عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذات عرق جو کہ الضریبہ نامی بستی کے قریب مقام ہے کا نام ہے اس کا ذکر نسائی میں آتا ہے (۵) اہل یمن، پاکستان وغیرہ کی طرف سے جانے والوں کے لیے یلملم جسے آج کل السعدیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

1832۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ ❶

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

1833۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے "قرن منازل" کو مقرر کیا اور اہل یمن کے لئے یلملم کو مقرر کیا۔ یہ میقات ان مقامات والوں کے لئے ہے۔ اور ان کے علاوہ حج یا عمرے کے ارادہ سے یہاں سے گزرنے والوں کے لیے ہیں اور جو لوگ ان مقامات کے اندر ہیں وہ وہاں سے احرام باندھیں جہاں سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں حتی کہ مکہ والے مکہ سے شروع کریں۔"

فوائد:...... میقات کے اندر رہنے والے لوگ اپنے مقام سے ہی احرام باندھ کر روانہ ہوں گے البتہ حدود حرم میں عارضی رہائش والے حدود حرم سے باہر جا کر تنعیم، جعرانہ وغیرہ مقام سے احرام باندھ کر مکہ میں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب میقات اهل المدینة (1525) ومسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج والعمرة (2797)

❷ متفق علیہ: سابقہ تعلیق دیکھیے۔

داخل ہوں گے نیز مکہ میں رہنے والے اپنے گھر سے ہی احرام باندھیں گے۔

[6]..... بَابٌ فِي الِاغْتِسَالِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں غسل کرنے کا بیان

1834۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ امْتَرَى الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَتَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ وَهُوَ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَقَدْ سُتِرَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَضَمَّ الثَّوْبَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَمَرَّ يَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا ❶

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ اور ابن عباسؓ کا محرم کے سر دھونے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھے ابوایوبؓ انصاری کی طرف پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں کیسے غسل کرتے دیکھا میں ابوایوبؓ کے پاس گیا تو وہ کنویں کے دو ستونوں کے درمیان تھے اور ان پر کپڑے کا پردہ تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کپڑا سمیٹ لیا۔ میں نے کہا: مجھے آپ کی طرف آپ کے بھائی ابن عباسؓ نے بھیجا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح اپنا سر دھوتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے سر کے آگے اور پیچھے پھیرے۔

فوائد:..... (۱) محرم کے لیے سر دھونا اور غسل کرنا جائز ہے (۲) اہل علم کا کسی بات میں اختلاف ہونا کوئی اچھی بات نہیں بلکہ مذموم یہ ہے کہ غلطی کا علم ہو جانے کے بعد غلطی پر اصرار کیا جائے (۳) باہمی اختلاف کے وقت زیادہ علم والے کی طرف رجوع کیا جانے کا (۴) ستر ڈھانپنے کے باوجود غسل کے لیے پردہ کرنا اچھی عادت ہے۔

1835۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب [illegible] (1524)؛ مسلم، کتاب الحج، باب [illegible] (2796)

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِ وَاغْتَسَلَ. ❶

زید بن ثابتؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام کے لئے کپڑے اتار کر غسل کیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ جمہور اسے مستحب بتاتے ہیں (بدایۃ المجتہد) لہٰذا بلا غسل بھی احرام باندھا جا سکتا ہے۔

[7] ... بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کی فضیلت

1836۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَعُمْرَتَانِ تُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ. ❷

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے اور ”دو عمرے اپنے درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔“

فوائد:...... (۱) حج مبرور سے مراد حج مقبول ہے یا وہ حج ہے جس میں بُرائی جھگڑے اور نافرمانی سے مکمل پرہیز کیا گیا ہے۔ نیز اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنے پاکیزہ مال کو اس سعادت کے حصول کا ذریعہ بنائے ورنہ اتنی مشقت کا را ئیگاں جانے کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔ (۲) عمروں کا درمیانی وقت گناہوں سے معافی والا ہوتا ہے اس سے عمرے پے در پے کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

1837۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❸

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور عورت کی طرف مائل نہ ہوا نہ کوئی برائی کی اور نہ ہی جھگڑا کیا، وہ اس طرح واپس آئے گویا کہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب الاغتسال للمحرم (1840)؛ ومسلم، كتاب الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه (2881)

❷ إسناده [illegible] (830) [illegible] تلخيص الحبير 2/275؛ نصب الراية 3/17-18

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب العمرة، باب العمرة وجوب العمرة وفضلها (1773)؛ ومسلم، كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة (3276)

فوائد:...... (۱) "رفث" سے مراد فحش حرکات وکلمات ہیں دوران حج میں بیوی سے کسی قسم کی بے تکلفی قطعاً ناروا ہے چہ جائیکہ بیگانی عورت سے ایسی حرکت کی جائے یا اس کو بغور دیکھا جائے (۲) بچہ پیدائش کے وقت بالکل پاک صاف اور گناہوں سے مبرا ہوتا ہے یہود ونصاریٰ کے برعکس کیونکہ ان کے نزدیک نومولود گنہگار پیدا ہوتا ہے۔

[8]..... بَاب أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ
کون سا حج افضل ہے؟

1838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ الْعَجُّ يَعْنِي التَّلْبِيَةَ وَالثَّجُّ يَعْنِي إِهْرَاقَةَ الدَّمِ. ❶

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عج اور ثج" عج یعنی تلبیہ اور ثج یعنی قربانی۔

فوائد:...... عجّ باب نصر اس کا معنی اونچی آواز سے پکارنا اور "ثج" سے یہ بھی نصر باب سے ہے اس کا معنی خون بہانا ہے اس میں یعنی حج کی ابتدا اور مراد تلبیہ پکارنا اور انتہا قربانی کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے ابتدا وانتہاء میں اچھائی کا ذکر فرما کے گویا سبھی حج کو اچھی طرح ادا کرنے کو افضل حج قرار دیا ہے۔ بہرحال اس کی سند صحت کے معیار تک نہیں پہنچتی لیکن افعال حج کی عمدگی سے ادائیگی اس کے افضل ہونے پر بذات خود دال ہے۔

[9]..... بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ
محرم کیسے کپڑے پہنے؟

1839- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کس طرح کپڑے

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المحصر، باب قوله الله تعالى (فلا رفث) (1819)، ومسلم، کتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة (3378)

تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَجْعَلْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ. ❶

پہنیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کرتے اور شلواریں اور پگڑیاں اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے انہیں ٹخنوں تک کاٹ لے۔ اور اس طرح کا کپڑا نہ پہنو جسے ورس اور زعفران لگا ہوا ہو۔''

فوائد:...... (۱) مرد کے لیے دوران حج سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانپنا اور ٹخنے ڈھانپنے والا جوتا پہننا منع ہے۔ (۲) اگر ایسا جوتا میسر نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لیا جائے گا (۳) ورس اور زعفران یہ رنگدار بوٹیاں ہیں ان کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑوں میں مخصوص خوشبو بھی پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا ان کا استعمال بھی منع ہے۔

1840۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ...

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قِيلَ أَيَقْطَعُهُمَا قَالَ لَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''کیا ان کو کاٹ لے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

فوائد:...... (۱) بوجہ اضطرار پاجامہ یا شلوار پہنی جا سکتی ہے (۲) ابوشعثاء کے دریافت کرنے پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے موزوں کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا اس بناء پر البانی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینے میں کاٹنے کا حکم دیا تھا جبکہ دوران سفر اس کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس وقت بہت سے افراد ایسے بھی تھے جو کہ کاٹنے کے حکم سے ناواقف تھے لہٰذا موزے کاٹ کر پہننا ضروری نہیں (فتاویٰ اسلامیہ) بہر حال سابقہ وآئندہ حدیث کے مطابق وہ کاٹ لیے جائیں یہی محتاط عمل ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ اسنادہ منقطع ولکن لہ شواھد الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیة و النحر (827) و ابن ماجہ کتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبیة (2924)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب مالایلبس المحرم من الثیاب (1542) و مسلم، کتاب الحج، باب مایباح للمحرم بحج أو عمرة (2783)

1841۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قمیض، پگڑیاں، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔“

فوائد: ...... (۱) احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی جا سکتی ہے اگرچہ اس کا اثر بعد میں بھی ہو، البتہ حالت احرام میں یہ منع ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک معتمر سے خوشبو محسوس کر کے تو اسے تین دفعہ دھونے کا حکم دیا (بخاری) اور حالت احرام میں فوت ہونے والے کے لیے (لَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ) (صحیح النسائی) اسے خوشبو نہ لگانا۔ (۲) 10 ذوالحجہ کو رمی جمار اور بال منڈوانے کے بعد آدمی کے لیے سوائے جماع کے سبھی کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگانا درست ہے۔

[10]..... بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت خوشبو لگانا

1842۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ لَنَا تَطَيَّبُوا قَبْلَ أَنْ تُحْرِمُوا وَقَبْلَ أَنْ تُفِيضُوا يَوْمَ النَّحْرِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔ ہشام کہتے ہیں: عروہ ہمیں کہتے تھے کہ احرام باندھنے سے پہلے اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگایا کرو۔“

1843۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ......

---

❶ متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين (1841)، مسلم، کتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة (2786)

❷ متفق علیہ: یہ (1839) حدیث گزر چکی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُهُ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت اپنی خوشبو سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔

1844۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ....

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. ❷

عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔ اور منیٰ میں جانے سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔"

فوائد:...... پیچھے مذکورہ عروۃ کا قول اسی مرفوع اثر کی بنا پر ہی ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

11..... بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَغَتَا الْمِيقَاتَ

حیض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں

1845۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماء کو محمد بن ابوبکر کی پیدائش کے وقت شجرہ کے مقام پر نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو حکم دیا کہ اسے کہیں وہ غسل کرے اور تلبیہ کہے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام (1539)، ومسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام (2821)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام (1539)، ومسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام (2822)

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء (2913)، [illegible] (1743)

فوائد:...... (۱) حیض و نفاس والی عورت بھی میقات سے غسل کر کے احرام باندھے گی (۲) "الشجرة" سے مراد ذوالحلیفہ ہے جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس وقت چونکہ وہاں درخت تھا لہٰذا اسے "الشجرة" کے نام سے موسوم کر دیا گیا (۳) اسماء رضی اللہ عنہا پہلے جعفرؓ بن ابو طالب کے نکاح میں تھیں جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آگئیں اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما انہی کے زیر پرورش رہے۔

1846 أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ. ❶

جابرؓ، اسماء بنت عمیسؓ کی حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ جب انہیں ذی الحلیفہ میں نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ وہ اسے کہے: کہ غسل کر کے تلبیہ کہے۔

[12]..... بَابٌ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْإِحْرَامُ
کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟

1847۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْرَمَ دُبُرَ الصَّلَاةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کے بعد احرام باندھا تھا۔

فوائد:...... فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے جیسے کہ مسلم میں ہے آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر ادا کر کے اپنی ہدی کا اشعار کیا اور پھر اونٹنی پر سوار ہو کر بیداء مقام سے تلبیہ پکارا۔

1848۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ هُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ....

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء واستحباب اغتسالها للاحرام وكذا الحائض (2900) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الحائض تهل للحج (1743)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء (1210) و نسائی، کتاب الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (214)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْرَمَ أَوْ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ. ❶

انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام باندھ کر نماز کے بعد تلبیہ کہا۔

[13]..... بَابٌ فِي التَّلْبِيَةِ
تلبیہ کے متعلق

1849۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَبَّى قَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ يَحْيَى وَذَكَرَ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَزِيدُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ. ❶

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ کہتے تو کہتے: "میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔" یحییٰ کہتے ہیں کہ نافع نے ذکر کیا ابن عمر ان کلمات کو زیادہ کرتے تھے۔ "میں حاضر ہوں، رغبت اور عمل تیری طرف ہے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔"

فوائد:..... (۱) تلبیہ میں مختلف الفاظ ثابت ہیں جیسا کہ مذکورہ اور ابن ماجہ وغیرہ کی دوسری روایت میں ثابت ہیں لہٰذا ان میں سے جو بھی الفاظ پکارے جائیں وہ درست ہیں (۲) تلبیہ میں بار بار توحید کا اقرار اور نفی کو تسلیم کرنے کا مقصد ان کو اپنے ذہن میں راسخ کر لینا ہے (۳) توحید کا یہ ترانہ سواری پر سوار ہوتے ہوئے اور ہر اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے اونچی آواز سے پڑھنا مستحب ہے (۴) آواز و لباس کی یہ یکسانیت فیوض و برکات رب کے حصول کا عظیم ذریعہ اپنی عاجزی و انکساری و تذلل کا اظہار اور اسلام کی اجتماعیت کا مظہر ہے۔

[14]..... بَابٌ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
تلبیہ کے وقت آواز کو بلند کرنا

1850۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ....

---

❶ حسن: الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء متی أحرم النبی ﷺ (819) والنسائی، کتاب المناسک، باب العمل فی الإهلال (2753)

❶ اسنادہ صحیح: حسن کا انس سے سماع ثابت ہے مصنف نقصان رہ نہیں۔ واللہ اعلم

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَكَ أَوْ مَنْ مَعَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ أَوْ بِالْإِهْلَالِ. ❶

خلاد بن سائب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل نے میرے پاس آ کر کہا: اپنے صحابہ کو یا ان کو جو آپ کے ساتھ ہیں حکم دو کہ وہ تلبیہ کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا تلبیہ کو اونچا پکارنا سنت ہے (۲) اونچی آواز سے تلبیہ پکارنا ایک تو آپس میں ہم آہنگی اور اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے دوسرا یہ مسلمانوں کی باہمی یگانگت کے فروغ کا باعث بھی ہوتا ہے۔

[1851] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❷

عبداللہ بن ابوبکر ؓ اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[15]..... بَابُ الْاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
حج میں شرط لگانا

1852۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَحُجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ ضباعہؓ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں میں کس طرح کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تیری

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الحج، باب من أهل ملبدا (1540)، ومسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها (2806)

❷ صحيح: ابو داؤد، كتاب المناسك، باب كيف التلبية (1814) والترمذي، كتاب الحج، باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (829)

لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ. ❶ ...طرف سے رکاوٹ ہوگی۔" کیونکہ تو جس چیز کی شرط لگائے گی اس کی تیرے رب کی طرف سے تجھے رخصت ہوگی۔

فوائد:...... (۱) ضباعہ رضی اللہ عنہا بیمار و بوجھل ہونے کی بنا پر حج پر نہ جا رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنا عذر بیان کیا (بخاری و مسلم) (۲) اگر سفر حج میں کسی رکاوٹ کا خدشہ ہو تو حج میں شرط لگائی جا سکتی ہے اس سے حج کے ثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ (۳) اگر حج وعمرہ کا قصد کر کے احرام باندھ لینے کے بعد احرام کھولنا پڑ گیا کسی تکلیف یا رکاوٹ کی بنا پر تو کسی قسم کا کوئی جرمانہ یا فدیہ نہیں دینا پڑے گا جبکہ شرط لگائی گئی ہو بصورت دیگر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام کھولنے کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوگا (دیکھیے بخاری، کتاب المغازی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

[16]...... بَاب فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان

1853۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

فوائد:...... (۱) راجح مذہب کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا ہے، مذکورہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی معنی کی جو حدیث آئی ہے تو ان کا یہ فرمان اس بنا پر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے حج مفرد کی نیت سے چلے تھے۔ پھر وادی عقیق ذوالحلیفہ کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کی نیت کر کے اس کا تلبیہ پکارا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً۔ ابن ماجہ) پکارا تھا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانیاں چونکہ پیچھے سے لے کر آئے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا کیونکہ تمتع میں قربانی مکہ سے ہی لینی ہوتی ہے (۲) "حج مفرد" حج کی تین اقسام میں سے ایک ہے اس کا مختصر طریقہ کار یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر اگر وقت ہو تو مکہ پہنچ کر طواف تحیہ کرنا ورنہ سیدھے منیٰ چلے جانا منیٰ میں آٹھ تاریخ

---

❶ صحیح: مرتخریجہ قریبا۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز افراد المحرم فی الحج (2699) وابو داؤد، کتاب المناسک، باب فی الافراد فی الحج (1776)

کی صبح سے لے کر 9 تاریخ کی فجر تک وہیں رہنا ہے۔ پھر عرفات روانہ ہو جانا ہے۔ وہاں سے ظہر و عصر اکٹھی ادا کر کے غروب تک ٹھہرنا اور بعد از غروب آفتاب مزدلفہ چلے آنا ہے اور وہاں مغرب عشاء اکٹھی ادا کر کے آرام کرنا اور پھر فجر ادا کر کے 10 تاریخ کو منیٰ واپس چلے آنا ہے اور ان دنوں کے مسنون افعال ادا کرنے ہیں جن کا تذکرہ مفصل طور پر حج تمتع کے بیان میں آ رہا ہے۔ (ان شاء اللہ)

نیز حج مفرد میں حاجی کے ذمے دو طواف واجب ہیں (۱) طواف افاضہ (۲) طواف وداع۔ اور حج مفرد دونوں پر ایک سعی واجب ہے جو کہ قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی جبکہ سہولت کے لیے سعی 8 ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے قبل کرنا بھی جائز ہے۔ (واللہ الموفق)

[17] ..... بَابٌ فِي الْقِرَانِ

قران کا بیان

1854۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ...

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَهُ إِنَّهُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ وَإِنَّ ابْنَ زِيَادٍ أَمَرَنِي فَاكْتَوَيْتُ فَاحْتُبِسَ عَنِّي حَتَّى ذَهَبَ أَثَرُ الْمَكَاوِي وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُتْعَةَ حَلَالٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيٌّ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا بَدَا لَهُ. ❶

مطرف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں تم سے ایک بات کہتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ بعد میں تجھے اس سے نفع دے مجھ کو فرشتے سلام کیا کرتے تھے۔ ابن زیاد نے مجھے رائے دی تو میں نے داغ لگوائے اور داغوں کے نشان جانے تک سلام مجھ سے روک دیا گیا اور یاد رکھو تمتع قرآن میں حلال ہے نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔ اور نہ ہی ممانعت کے متعلق کوئی آیت اتری۔ ایک شخص نے جو کہا اپنی رائے سے کہا۔"

فوائد: ...... (۱) داغ کے ذریعے علاج اگرچہ جائز ہے بہر حال اس سے بچنا اولیٰ ہے۔ زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۲) "متعہ" مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ (۳) تحقیق و تفتیش کے بعد دین میں اپنی رائے کا اظہار معیوب نہیں (۴) حج قران بھی حج کی دوسری قسم ہے اس کا طریقہ کار تمتع ہی کی طرح ہے البتہ اس میں حاجی قربانی کا جانور میقات سے ساتھ لے کر آتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد حج تک احرام

---

❶ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ... 2013 ... ترمذی، کتاب ... صحیح (820)

جائے پھر طلوع شمس سے قبل روانہ ہو کر منیٰ آ جاتا ہے اور راستے میں وادی محسر کو تیزی سے عبور کرنا ہے پھر منیٰ پہنچ کر تلبیہ ختم کر دینا ہے اور باترتیب یہ کام کرنے ہیں:

جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق یا تقصیر کروانا، طواف افاضہ کرنا، ان میں اگر ترتیب برقرار نہ بھی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر صفا و مروہ کی سعی کر کے منیٰ واپس آنا ہے۔ پھر ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنی ہیں اور روزانہ باترتیب جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی زوال شمس کے بعد رمی کرنا ہے۔ پھر اگر تیرہ ذوالحجہ کو نہیں کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکلنا ہوگا۔ واپسی پر مکہ سے رخصتی پر طواف وداع کرنا ہے نیز حج تمتع و قران میں قربانی لازم ہے یا تین روزے حج اور 7 گھر میں رکھنے ہوں گے۔ (واللہ الموفق)

1856- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ ...

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَجَّ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْسَنْتَ اذْهَبْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسِي فَجَعَلْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدًا بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ

ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جس وقت آپ ؐ حج کو گئے۔ وہ آپ بطحاء کے پاس اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا تم حج کو جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے تلبیہ کیسے کہا؟“ ابوموسیٰ نے کہا: میں نے کہا: ”نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح تلبیہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اچھا کیا جاؤ اور بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر احرام کھول دینا۔“ ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں بنی قیس کی عورتوں میں سے ایک عورت کے پاس گیا وہ میرے سر سے جوئیں نکالنے لگی میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا ایک آدمی نے کہا: ”اے عبداللہ بن قیس! اپنے فتویٰ سے دست بردار ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد امیر المومنین نے حج میں کیا فتویٰ جاری کیا ہے۔“ میں نے کہا: ”اے لوگو! میں

الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. ❶

نے جس کو فتویٰ دیا ہے وہ ابھی ٹھہر جائے کیونکہ امیر المومنین حج کے لیے تمہارے پاس آ رہے ہیں ان کے قول پر عمل کرنا۔ ''اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب لیں تو اللہ کی کتاب پورا کام کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اختیار کریں تو جب تک قربانی اپنی جگہ کو نہ پہنچی آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔''

[19]..... بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي إِحْرَامِهِ

محرم کے لیے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟

1857۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَنْ قَتَلَ مِنْهُنَّ الْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پانچ چیزیں قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کوا، چوہا، چیل اور بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

فوائد:..... معلوم ہوا حالت احرام میں درج ذیل چیزوں کو مارا جا سکتا ہے۔ نیز مسلم میں سانپ کا ذکر بھی آتا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الحج عن عائشہ رضی اللہ عنہا) اسی طرح مکھی، مچھر، جوں وغیرہ کو بھی مارا جا سکتا ہے۔ ان میں علت چونکہ اذیت کی ہے لہٰذا جس میں یہ علت ہو وہ اس حکم میں آ جائے گی مثلاً چھپکلی زہریلے کیڑے مکوڑے۔

1858۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةِ وَالْغُرَابِ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پانچ خبیث چیزوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حرم اور غیر حرم میں جہاں کہیں بھی ہوں مار دی جائیں۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور باؤلا

---

❶ إسناده صحيح

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من أهل فی زمن النبی ﷺ کإهلال النبی ﷺ (1559)، والنسائی، کتاب [illegible] (2737)

وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْأَسْوَدُ. ❶

کتا۔" عبداللہ کہتے ہیں: "باؤلے کتے کی جگہ بعض نے سیاہ کتا کہا ہے۔"

1859. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُرْوَةَ ...

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتی ہیں۔

|20| بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا سینگی لگوانا

1860. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

فوائد: ...... (۱) سینگی جسم سے فاسد خون نکالنے کے لیے یہ طریقہ علاج استعمال کیا جاتا ہے جس میں متاثرہ حصے پر پچھنے لگا کر سینگی نما آلے سے خون کھینچا جاتا ہے۔ جونکیں وغیرہ استعمال میں لائی جاتی ہیں اور یہ انتہائی مجرب طریق علاج ہے (۲) بالغرض علاج جسم سے خون نکلوانا اور مرہم پٹی وغیرہ کرنا جائز ہے۔

1861. حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ

عبداللہ بن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے سینگی لگوائی۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المناسک باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم (2864)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب بدء الخلق باب إذا وقع الذباب فی شراب أحدکم (3314)، مسلم، کتاب الحج باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب (2858)

❸ صحیح: سابقہ حدیث دیکھیے۔

مُحْرِمٌ. ❶

1862۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ عَطَاءٍ وَمَرَّةً عَنْ طَاوُسٍ وَجَمَعَهُمَا مَرَّةً. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کبھی عطاء سے، اور کبھی طاؤس سے اور کبھی ان دونوں سے روایت کیا۔

[21] ..... بَاب فِي تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں نکاح کرنا

1863۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

فوائد: ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول غلط فہمی پر مبنی ہے جبکہ صحیح و درست بات وہی ہے جو میمونہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ ان کا نکاح حلت کی حالت میں ہوا تھا اور یہی بات صحیح ہے جیسا کہ آئندہ احادیث آ رہی ہیں۔

1864۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ خَطَبَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَبَانُ لَا أُرَاهُ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ابان بن عثمان سے منگنی کی اور وہ موسم حج کے امیر تھے۔ ابان نے کہا: میرا خیال ہے یہ آدمی عراقی اور اجڈ ہے کیونکہ محرم نہ تو نکاح کر سکتا ہے اور نہ نکاح کر کے دے سکتا ہے۔ یہ بات عثمان نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے ہمیں بتائی ہے۔ ابومحمد سے پوچھا گیا کیا آپ اس

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم (1835) [illegible] (2677).

❷ متفق عليه: [illegible] (1836) [illegible] (2678).

❸ صحيح: [illegible]

قَالَ نَعَمْ. ❶
کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد:...... حالت احرام میں چونکہ ”رفث“ کہ جس کی وضاحت ہو چکی ہے ایسے امور منع ہیں حتی کہ بیوی سے بے تکلفی کی بھی اجازت نہیں ایسے موقع نکاح کرنا، کروانا، منگنی کا پیغام بھیجنا بھی غیر مشروع ہے تاکہ انسان زندگی کے ایک اہم فریضے کو جو کہ فقط ایک دفعہ ہی فرض ہے مکمل یکسوئی کامل انہماک کے ساتھ سرانجام دے سکے اور اس دوران سے فقط تعلق باللہ کی فکر ہو اور بس۔

1865۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ......

أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بَعْدَمَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ بِسَرِفَ. ❷

میمونہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے لوٹنے کے بعد ”سرف“ میں مجھ سے نکاح کیا۔ اور ہم دونوں احرام کھولے ہوئے تھے۔

1866۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا. ❸

ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کھول کر میمونہؓ سے نکاح کیا۔ اور احرام کھول کر ان سے صحبت کی اور میں ہی ان کے درمیان پیغام دینے والا تھا۔

فوائد:...... میمونہ رضی اللہ عنہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں ان کی شادی متعلق انہیں غلط فہمی ہوئی کہ ان کی شادی حالت احرام میں ہوئی ہے جبکہ سابقہ روایت کے مطابق خود میمونہ رضی اللہ عنہا اور ابو رافع رضی اللہ عنہ اس کے شاہد ہیں کہ ان کی شادی حالت حلت میں ہی ہوئی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے کئی ایک اجوبہ ہو سکتے ہیں (۱) آپ رضی اللہ عنہا کی شادی بحالت حلت ہوئی ہو (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما فعل بیان کرتے ہیں تو قول وفعل کے تعارض کے وقت ترجیح قول کو ہی ہوگی (۳) یہ آپ کا خاصہ تھا جبکہ بعض محدثین کے مطابق آپ کی شادی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عمرة القضاء (4258)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم (3432) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب المحرم یتزوج (1841)

❸ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم و کراهة خطبته (3439) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب المحرم یتزوج (1843)

اور تفتیش کا قیام بحالت حلال ہی ہوا تھا۔ البتہ یہ معاملہ ظاہراً احرام کی حالت میں ہوا۔ (تحفۃ الاحوذی واللہ اعلم)

[22]..... بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَصِدْ هُوَ

محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو

1867۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَأَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ فَطَعَنَهُ وَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ . ❶

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ساتھ گئے آپ ﷺ کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں کو ایک وحشی گدھا ملا انہوں نے اس کا شکار کیا اور گوشت کھایا میں نے کہا: کھاؤ اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

1869۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ.......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ حَلَالٌ إِذْ رَأَيْتُ حِمَارًا فَرَكِبْتُ فَرَسًا فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَلَمْ آكُلْ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ أَشَرْتُمْ قَتَلْتُمْ أَوْ قَالَ ضَرَبْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا . ❷

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جا رہے تھے اور لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام باندھے ہوئے نہیں تھا۔ میں نے ایک گدھا دیکھا میں گھوڑے پر سوار ہوا اور اس کا شکار کیا تو لوگوں نے احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھایا۔ اور میں نے نہیں کھایا۔ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے انہوں نے اس سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا تھا تم نے مار ڈالا تھا؟ یا آپ نے فرمایا: تم نے مارا تھا؟ لوگوں نے کہا: "نہیں" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر کھاؤ۔"

---

❶ حسن : أخرجه الترمذي، كتاب الحج، باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم (841)

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب لا يشير المحرم إلى الصيد لكي يصطاده الحلال (1824)، ومسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2847)

فوائد: ...... حالت احرام میں نہ صرف شکار و ذبح حتیٰ کہ شکار کی جانب اشارہ تک کرنا شکار میں معاونت کرنا بھی ممنوع ہیں۔ البتہ محرم کے لیے سمندر کا شکار حلال ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (5/96) تمہارے لیے سمندر کا شکار اور کھانا حلال ہے، وہ تمہارے اور قافلے کے لیے سامان ہے اور محرم ہونے تک بری شکار تمہارے لیے حرام ہے۔

1870۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمِ حِمَارٍ وَحْشٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ لَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ. ❶

صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جنگلی گدھے کا گوشت لایا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔ اور فرمایا: ”ہم محرم ہیں ہم شکار نہیں کھاتے۔“

1871۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ......

عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَأُهْدِيَ لَهُ صَيْدٌ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَأَخْبَرُوهُ فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

عثمان بن عبد الرحمن تیمی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کو پرندے کا تحفہ دیا گیا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور وہ سوئے ہوئے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے پرہیز کیا۔ جب طلحہ بیدار ہوئے تو لوگوں نے ان سے بیان کیا تو انہوں نے اس کے کھانے سے موافقت کی اور انہوں نے کہا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔“

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب جزاء الصید، باب إذا أهدى للمحرم حمارا وحشيا حيا لم يقبل (1825)؛ ومسلم، کتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2537)

❷ صحیح: مسلم، کتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2852)؛ ونسائی، کتاب المناسک، باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد (2816)

1872۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ......

حَدَّثَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِي الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ ❶

صعبؓ بن جثامہ کہتے ہیں کہ میں ’ابواء یا ’ودان‘ مقام پر تھا تو رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے آپ کو جنگلی گدھے کے گوشت کا تحفہ دیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ناخوشی دیکھی تو فرمایا: ”ہم تمہیں واپس نہ کرتے مگر اب ہم احرام کی حالت میں ہیں۔“

فوائد:...... محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا جائز و درست ہے جیسا کہ وضاحت سے بیان گزر چکا ہے۔ بہرحال بعض اہل علم مذکورہ حدیث کی بناء پر اس کی کراہت کے قائل جب کہ امام شافعی کے مطابق آپ ﷺ کے چھوڑنے کا سبب یہ تھا کہ ”اَنَّهُ صِيْدَ مِنْ اَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنَزُّهِ“ (ترمذی) آپ ﷺ نے سمجھا کہ یہ شکار آپ کے لیے کیا گیا ہے لہٰذا اس سے بچتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا سو جو شکار محرم کی معاونت یا اس کی وجہ سے کیا گیا ہو اس کا کھانا اس کے لیے حلال نہیں۔

[23] ... بَابٌ فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ
زندہ کی طرف سے حج کرنا

1873۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

فضل ؓ بن عباس کہتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے قبیلہ ’خثعم‘ کی ایک عورت نے آ کر کہا: حج اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر فرض ہے میرے والد پر فرض ہو گیا ہے جو بہت بوڑھے ہیں وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے اور نہ ہی وہ حج کر سکتے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی

❶ صحیح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (1197)

سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ. ❶

ہاں۔'' ابو محمد سے پوچھا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انھوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... (۱) استطاعت سبیل یعنی فرض حج کا تعلق صحت وجسمانی طاقت سے نہیں بلکہ زادِ راہ اور سفری اخراجات وغیرہ سے ہے۔ (۲) زندہ کی طرف سے حج میں اس کی نیابت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ نیابت کرنے والا اپنا حج ادا کر چکا ہو۔ حدیث میں ہے آپ ﷺ نے کسی آدمی کو کہا (حج عن نفسک ثم احج عن شبرمۃ۔ صحیح ابن خزیمہ) پہلے اپنا حج کر پھر شبرمہ کی جانب سے کرنا۔ لہٰذا جمہور کا یہی موقف ہے دیکھیے۔ الفتح)

1874۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ لَا يَسْتَوِي عَلَى الْبَعِيرِ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجِّي عَنْهُ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میرے والد بوڑھے ہیں وہ اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتے۔ حج جو اللہ کا فریضہ ہے وہ ان پر فرض ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے حج کرو۔''

1875۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج جو بندوں پر لازم ہے وہ میرے باپ پر بھی لازم ہو گیا ہے مگر وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب وجوب الحج وفضلہ (1513) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانۃ وهرم ونحوهما أو للموت (3238)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلۃ (1853) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز... (3239)

أَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ . ❶ فریضہ ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

1876۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اوزاعی کی حدیث کی طرح قریباً نقل کرتے ہیں۔

1877۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَوْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوْ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرٌ إِنْ أَنَا حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ الْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ قَالَ إِذَا تَرَمَّنَهُ قِيلَ لَهُ تَقُولُ بِحَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ نَعَمْ . ❸

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما یا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرے والد یا اس نے کہا: میری والدہ بہت بوڑھی ہے اگر میں اس کو سوار کروں تو وہ سواری پر جم کر نہیں سکتی اگر میں اسے باندھوں تو خطرہ ہے کہ کہیں میں اسے مار نہ ڈالوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے والد یا تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تمہارا کیا خیال ہے تم اسے ادا کرتے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد یا اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا قریبی وارث جس کے ذمے میت کا قرض ادا کرنا ہو وہی حج میں اس کی نیابت بھی کرے گا (۲) ترمذی میں (واعتمر) کے الفاظ بھی آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمرے میں بھی نیابت درست ہے۔

[24]...... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ
مردہ کی طرف سے حج کرنا

1878۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة (1853) ومسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة ... (1335)

❷ صحيح: سابقہ دونوں احادیث ملاحظہ کیجئے۔ ❸ صحيح: سابقہ ہی کرر ہے۔

مَوْلًى لِآلِ الزُّبَيْرِ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ رُكُوبَ الرَّحْلِ وَالْحَجُّ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَكَانَ ذٰلِكَ يُجْزِءُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْجُجْ عَنْهُ . ❶

عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ خثعم قبیلہ سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ''میرے والد مسلمان ہیں اور وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے۔ اور حج ان پر فرض ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اپنے والد کے بڑے بیٹے ہو؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تم ان کی طرف سے ادا کرتے تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو جاتا؟ اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔''

فوائد:...... مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی جانب سے حج کرنا جائز ہے، اگرچہ وہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ ترمذی میں فوت شدہ کی جانب سے ادائیگی حج کے بارے میں صریح حدیث آتی ہے۔ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آ کر دریافت کرتی ہے "إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟" میری ماں فوت ہو گئی ہے کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ جواب میں (نعم) فرماتے ہیں کہ ہاں کرو۔ نیز اس کو مسلم نے بھی نکالا ہے (دیکھیے تحفۃ الاحوذی)

1879۔ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ يُوسُفُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَوِ الزُّبَيْرُ بْنُ يُوسُفَ...... ......

عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ قُبِلَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ حُجَّ عَنْ

سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ''میرے والد بوڑھے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تم اس کی طرف سے ادا کرتے تو تمہارا کیا خیال ہے وہ قبول کر لیا جاتا؟ اس نے کہا: ''جی ہاں۔''

❶ مسند عبید اللہ بن عباس صحیح، احمد 1/212، مشکل الآثار للطحاوی 3/220

أَبِيكَ. ❷ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

[25]..... بَاب فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو چھونا

1880۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.......

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکنوں کو چھوتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان کو چھونا نہ تنگی میں چھوڑا اور نہ نرمی۔“ میں نے نافع سے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں کے درمیان نرمی سے چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”ہاں وہ نرمی سے چلتے تھے تا کہ ان کو چھونے میں آسانی ہو۔“

فوائد:...... (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت سے انتہائی محبت کرنے والے تھے یہ نبی ﷺ کا کوئی بھی فعل دیکھ لیتے تو بالتکلف اسے سرانجام دیتے۔ اگرچہ اس کی حاجت وضرورت نہ بھی ہوتی (۲) کعبہ کے چار کونے ہیں (۱) حجر اسود والا (۲) رکن یمانی (۳) رکن شامی (۴) رکن عراقی۔ ان میں سے حجر اسود والا کونا اور رکن یمانی والا یہ ابراہیمی بنیادوں پر ہیں جبکہ رکن شامی وعراقی یہ قریش مکہ کے پاس تعمیر کعبہ کے موقع پر فنڈز کی کمی کی بنا پر ادھورے رہ گئے یہ اپنی اصل بنیادوں پر تعمیر نہ ہو سکے اس لیے یہ حصے بلا تعمیر ہی چھوڑ دیے گئے اور یہ آج بھی اسی طرح باقی ہیں جسے حطیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہٰذا دوران طواف حجر اسود اور رکن یمانی والے کونے کا استلام کرنا ضروری ہے (۳) استلام کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے گا اگر ممکن ہو تو ورنہ چھڑی لگا کر اسے بوسہ دے لیا جائے گا (ابن ماجہ) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دیا جائے گا۔ اور رکن یمانی کو فقط چھوا جائے گا اگر ممکن نہ ہو تو ویسے ہی گزر جائیں۔ ان کے علاوہ ملتزم، مقام ابراہیم وغیرہ کو بوسہ دینا، چھونا وغیرہ غیر شرعی خلاف سنت ہے۔

---

❶ صحيح: أخرجه النسائي، كتاب المناسك، باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين (2637)

❷ إسناده جيد: مشكل الآثار، للطحاوي 3/221

[26] ... باب الفضل في استلام الحجر
حجر اسود کو چھونے کی فضیلت

1881۔ حدثنا حجاج بن منهال وسليمان بن حرب قالا حدثنا حماد بن سلمة حدثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير

عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال ليبعثن الله الحجر يوم القيامة وله عينان يبصر بهما ولسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق قال سليمان لمن استلمه. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور وہ اپنے چھونے والوں پر گواہی دے گا۔“

فوائد: ...... (۱) حجر اسود کی مذکورہ فضیلت اس کے استلام کے ثبوت و تحسین پر مبنی ہے (۲) اللہ کریم زبان جیسے گوشت کے لوتھڑے سے کلمات گویائی ادا کروا سکتا ہے تو یہی صفت کسی دوسری شے کے اندر پیدا کرنا اس قدیر ہستی کے لیے قطعی ممکن ہے۔

[27] ... باب من رمل ثلاثا ومشى أربعا
اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور چار بار چلتا ہے

1882۔ أخبرنا أحمد بن عبد الله حدثنا مالك بن أنس عن جعفر بن محمد عن أبيه

عن جابر قال رمل رسول الله ﷺ من الحجر إلى الحجر ثلاثة أشواط. ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حجر سے دوسرے حجر تک تین چکروں میں رمل کیا۔

فوائد: ...... (۱) ”رمل“ کہتے ہیں اکڑتے ہوئے کندھے ہلا کر چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنا۔ (۲) عمرۃ القضاء کے موقع پر مسلمان چونکہ مدینہ کے بخار کی وجہ سے لاغر ہوگئے تھے لہٰذا مشرکین مسلمانوں کو دیکھنے کے لیے کعبہ کے پاس آ بیٹھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کفار پر رعب طاری کرنے کے لیے ان کو رمل کا حکم دیا۔ مشرکین چونکہ کعبے کے شمال کی جانب قعیقعان پر بیٹھے تھے اس لیے ان کی نظریں کعبے کی تین اطراف

❶ [illegible] (1806) [illegible]
[illegible] (3053)

پڑی تھیں جبکہ رکن یمانی سے حجر اسود تک کا حصہ ان سے اوجھل تھا۔ لہٰذا ان تین طواف میں رمل مشروع قرار پایا اور بعد میں اسی طرح جاری رہا۔ دیکھیے (بخاری: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۲) "الحجر سے الحجر تک" سے مراد طواف کا چکر ہے کہ طواف حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے نہ کہ یہ مراد کہ پورے مطاف میں رمل کیا جائے گا۔ (۳) رمل پہلے تین چکروں میں ہوگا اگر رہ جائے تو کوئی کفارہ نہیں نیز رمل صرف طواف قدوم یا طواف عمرہ میں ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

883۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیت اللہ کا پہلا طواف کیا تو تین بار تیز چلے اور چار بار آہستہ چلے۔ جب صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے تو نشیبی بطن المسیل پر دوڑتے تھے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا عبداللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تھے تو معمول طور پر چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں مگر جب رکن پر ہجوم ہوتا تھا کیونکہ وہ جب تک اسے چھو نہیں لیتے تھے اسے چھوڑتے نہیں تھے۔"

فوائد:...... (۱) پہلے طواف میں رمل ہوگا تین چکر دوڑ کر جبکہ چار چلتے ہوئے ادا کیے جائیں گے (۲) اگر حجر پر رش ہو تو استلام یعنی تقبیل یا چھونا ضروری نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ عمل سنت کی حرص کی بنا پر تھا (۳) صفا و مروہ کی سعی کے دوران درمیان میں ہموار زمین میں دوڑا جائے گا۔

884۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے رکن یمانی تک تین بار رمل کیا اور چار بار چلے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف والعمرۃ... (150) و بخاری، کتاب الحج، باب ... فی الطواف (1656)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروۃ (1644) و مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف ... (1261)

[28]..... بَابُ الِاضْطِبَاعِ فِي الرَّمَلِ
رمل میں اضطباع کرنا

1885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ طَافَ مُضْطَبِعًا ❶

ابن یعلی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اضطباع کر کے طواف کیا۔

فوائد:..... مذکورہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے بہرحال اس معنی کی صحیح روایات بھی مروی ہیں اضطباع یہ ہوتا ہے کہ اوپر کی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے لاتے ہوئے بائیں پر ڈال دی جائے تاکہ دایاں کندھا ننگا رہے۔ یہ بھی ولیں طواف کے ساتھ خاص ہے پہلے طواف کے بعد نفلی طواف کندھا ڈھانپ کر ہی کرتے ہیں اگر احرام کی حالت میں ہوں۔ (واللہ اعلم)

[29]..... بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ
قارن کا طواف

1886۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اسے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔ جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے۔"

فوائد:..... (۱) حج قران کرنے والا حج وعمرہ کا ایک طواف ہی کرے گا اسی طرح دونوں کی سعی بھی ایک ہی ہوگی۔ یہی حکم حج تمتع کا بھی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے (یعنی عائشہ کو مخاطب کرکے۔ مسلم) تیرے حج اور عمرے کے ایک ہی طواف کافی ہے۔ (۲) قارن عمرے کے بعد حلال نہیں ہوگا حتی کہ وہ حج بھی کر لے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف والعمرۃ (1262)

❷ صحیح بالشواہد: ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء ان النبی طاف مضطبعا (859) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الاضطباع (2954) مزید دیکھئے ارواء الغلیل (5/110-111)

[30] ... بَابُ الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
سواری پر طواف کرنا

1887- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. ❶

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب رکن کے پاس آتے تو جو چیز آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی اس سے اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔

فوائد:...... (۱) ایسے معذور افراد جو چلنے پھرنے کی سکت نہ رکھتے ہوں تو ان کے لیے دوران طواف سواری کا استعمال جائز درست ہے۔ آج کل اس کے متبادل کے طور پر مزدور کام کرتے ہیں جو کہ بچے کندھوں پر لوگوں کو طواف کرواتے ہیں (۲) سوار کے لیے حجر اسود کا بوسہ چونکہ مشکل ہے اس لیے وہ اشارہ ہی پر اکتفا کرے گا اور تکبیر بھی پکارے گا۔

[31] ... بَابُ مَا تَصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا
حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آ جائے تو کیا کرے؟

1888- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ. ❷

عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو میں حائضہ تھی اور میں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو کچھ حاجی کرتا ہے وہ کرو۔"

فوائد:...... کعبہ چونکہ مسجد حرام کے اندر ہے اور طواف بھی نماز ہی کی طرح ہے اس لیے نماز کی شرائط ہی لاگو ہوتی ہیں۔ حدیث میں ہے (الطواف حول البيت مثل الصلاة ... ترمذی) بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی

❶ [illegible]

❷ [illegible]

کی مانند ہے۔ اسی بنا پر حائضہ عورت کو طواف سے روک دیا گیا۔ بقیہ ارکان چونکہ بلا طہارت بھی ممکن ہیں مثلاً عرفات ومزدلفہ جانا، ذکر واذکار کرنا وغیرہ تو ان کی حائضہ کو اجازت دے دی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

[32]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں بات چیت کرنا

1889۔ أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فِيهِ فَلَا يَنْطِقْ إِلَّا بِخَيْرٍ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیت اللہ کا طواف نماز ہی ہے۔ مگر اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز قرار دیا ہے جو کوئی طواف کے دوران بات کرے وہ اچھی بات کرے۔"

فوائد:..... (۱) یہ حدیث واضح ہے کہ طواف پر نماز کی شرائط لاگو ہوں گی سوائے ان کے جن کا استثناء کر دیا گیا یعنی کلام کرنا ادھر ادھر دیکھنا، حرکت کرنا وغیرہ نیز جس طرح حائضہ نماز کے قریب نہیں آ سکتی اسی طرح طواف بھی نہیں کرے گی (۲) دوران طواف کلام کیا جا سکتا ہے

1890۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[33]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ

مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا

1891۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: "مجھے میرے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافقت ہو گئی میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش آپ مقام

---

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الحج باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم کتاب الحج باب وجوه الإحرام (1211)

❷ اسنادہ ضعیف ولکن الحدیث صحیح

مُصَلًّى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ❶

ابراہیم کو نماز کے لیے مقرر کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرنے" (سورۃ البقرۃ: ۱۲۵)

فوائد:...... (۱) طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا اس کا حکم مختلف فیہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسے واجب جبکہ مالک رحمہ اللہ و شافعی رحمہ اللہ اسے سنت قرار دیتے ہیں۔ اور امام ابن حجر رحمہ اللہ بھی (الفتح) میں اسے سنت ہونے کو ہی جمہور کا مذہب قرار دیتے ہیں (۲) یہ رکعات مقام ابراہیم علیہ السلام جو کہ اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے کعبہ کی تعمیر کی تھی کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔ اگر چہ میسر نہ ہو تو مسجد حرام میں کہیں بھی ادا کی جا سکتی ہیں (۳) عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت رب کے تین مقام ہیں ایک مذکورہ حدیث میں مذکور ہے دوسرا آیت حجاب تیسرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی گھر والیوں کو مخاطب کیا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تنگ نہ کریں ورنہ اللہ ان کی جگہ دوسری بیویاں آپ کو عطا کر دے گا۔

[34]..... بَابٌ فِي سُنَّةِ الْحَجِّ

حج کا طریقہ

1892- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ.........

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى زِرِّيَ الْأَعْلَى وَزِرِّيَ الْأَسْفَلِ ثُمَّ وَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي سَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس آئے انہوں نے ہمارے متعلق تعارف حاصل کیا حتی کہ وہ مجھ تک پہنچے میں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین بن علی ہوں انہوں نے میرے اوپر اور نیچے کے تکمے پر ہاتھ ڈالا اور میرے سینہ کو بوسہ دیا میں ان دنوں نو جوان تھا۔ پھر انہوں نے کہا: خوش آمدید اے میرے بھتیجے جو پوچھنا چاہو پوچھو میں نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں اور وہ نابینا تھے۔ نماز کا وقت آیا تو وہ کمبل لپیٹ کر اٹھ کھڑے ہوئے جب اسے اپنے کندھے پر ڈالتے تھے تو چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا کنارہ گر پڑتا تھا اور ان کی چادر ان کے پہلو میں کھونٹی پر تھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی

❶ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الکلام فی الطواف (960)

مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفُهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ فَنَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَخَلْفَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے نو (۹) کی گرہ لگا کر کہا: رسول اللہ ﷺ نو برس تک ٹھہرے رہے اور حج نہ کیا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنا چاہتے ہیں تو مدینہ میں بہت زیادہ لوگ آ گئے سب یہی چاہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر وہی کام کریں جو آپ کریں۔ ہم لوگ آپ کے ساتھ نکل کر ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماءؓ بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں کس طرح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کرو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھو۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصواء پر سوار ہوئے حتیٰ کہ آپؐ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء مقام پر کھڑی ہوگئی حتیٰ کہ میں نے اپنی نظر کی حد تک آپؐ کے آگے اور آپؐ کے دائیں آپؐ کے بائیں اور آپؐ کے پیچھے پیدل اور سوار لوگ ہی لوگ دیکھے۔ اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ ہم سب کے درمیان میں تھے۔ اور آپ ﷺ قرآن کے مطلب کو خوب جانتے تھے پھر آپ ﷺ نے توحید کے کلمات کے ساتھ تلبیہ کہا: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تعریف اور بادشاہی تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ لوگ بھی اس کو بلند آواز سے کہنے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ نہ کہا۔ اور رسول

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا أَتَى الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ

اکرم ﷺ تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے۔ جابر کہتے ہیں: ہماری صرف حج کی نیت تھی۔ ہم عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ نے رکن کو چھوا، تین بار رمل کیا اور چار بار معمولی چال سے چلے پھر مقام ابراہیم کی طرف گئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ آیت پڑھی: "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔" (البقرۃ: ۱۲۵) انہوں نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا میرے والد کہتے تھے: آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں قل ھو اللہ احد اور قل یاایہا الکفرون پڑھی۔ پھر رکن کی طرف واپس آئے تو اسے چھوا پھر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی: "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔" (البقرۃ: ۱۵۸) میں بھی اس چیز سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا۔ پھر اس پر چڑھے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ دیکھا تو اللہ کی توحید بیان کی اور اس کے لئے تکبیر پڑھی۔ اور کہا: "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اس اکیلے نے کئی گروہوں کو شکست دی۔" پھر آپ ﷺ نے اس کے درمیان دعا کی تین بار اسی طرح کیا۔ پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ آپ کے قدم وادی کے

ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ
قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ يَعْنِي فَرَمَلَ حَتَّى
إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْمَرْوَةَ
فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى
الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى
الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي
مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا
عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ
فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ
مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَلِعَامِنَا هٰذَا أَوْ لِأَبَدِ أَبَدٍ فَشَبَّكَ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى
فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا
مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدًا لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدًا
وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنٍ مِنَ الْيَمَنِ لِلنَّبِيِّ ﷺ
فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا
صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ
عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَبِي أَمَرَنِي فَكَانَ عَلِيٌّ
يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْ
مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ
فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ

درمیان میں پہنچ گئے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کہتے
ہیں یعنی آپ نے رمل کیا۔ حتی کہ جب اوپر چڑھے تو چلنے
لگے۔ جب ہم مروہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے مروہ پر اسی
طرح کیا جس طرح صفا پر کیا۔ حتی کہ جب مروہ کا آخری
چکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو بات مجھے بعد میں
معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور نہ
لاتا۔ اور میں اس کو عمرہ بنا دیتا۔ لہذا تم میں سے جس کے
کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اسے چاہیے کہ وہ احرام کھول
دے اور اسے عمرہ بنا لے۔" پھر سراقہ بن مالک بن جعشم
کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ!
اس سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے؟" تو رسول اللہ ﷺ
نے اپنی انگلیوں کو تشبیک دی پھر فرمایا: "عمرہ حج میں داخل
ہو گیا۔ اس سال کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔"
آپ ﷺ نے ایسے دو بار فرمایا۔ اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے
نبی ﷺ کے لئے قربانی کے اونٹ لے کر آئے تو
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں میں پایا جنہوں نے احرام نہیں
باندھا تھا اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ اور سرمہ
لگائے ہوئے تھیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق اس بات کا
انکار کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "میرے والد نے مجھے یہ حکم
دیا ہے۔" علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں رسول اللہ ﷺ سے
پوچھنے گیا تو میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا اور اس کا
انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے سچ کہا ہے
جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو تم نے کیا کہا تھا؟" علی نے
کہا: "میں نے کہا تھا: اے اللہ! میرا وہی تلبیہ ہے جو

مَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ
قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ
رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا
تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي
قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ
النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ
وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهَ إِلَى
مِنًى فَأَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ
قَلِيلًا حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ
بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ ثُمَّ
رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَارَ وَلَا
تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ
تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُزْدَلِفَةِ
فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ
فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَهَا
حَتَّى إِذَا زَاغَتْ يَعْنِي الشَّمْسَ أَمَرَ
بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ
الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ
يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي

تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: "میرے پاس تو قربانی ہے تم احرام نہ کھولو۔"
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قربانی کے جو جانور علی رضی اللہ عنہ یمن سے
لائے تھے اور جو نبی ﷺ لائے تھے۔ وہ کل سو جانور
تھے۔ نبی ﷺ اور ان لوگوں کے علاوہ جن کے پاس
قربانی نہیں تھی سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال
کتروائے۔ جب تلبیہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ منیٰ کی
طرف آئے ہم نے حج کا تلبیہ کہا۔ اور رسول اللہ ﷺ
سوار ہوئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز منیٰ
میں پڑھی۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا اور
آپ ﷺ نے حکم دیا: "نمرہ میں آپ کے لئے چمڑے
کا خیمہ بنایا جائے۔" پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر چلے تو
قریش کو اس بات پر شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام شہر کے
پاس ٹھہریں گے جس طرح قریش جاہلیت میں مزدلفہ میں
کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ چلے حتیٰ کہ سورج
جب ڈھل گیا آپ ﷺ نے "قصواء" کے لیے حکم دیا تو
اس پر پالان رکھی گئی آپ وادی کے درمیان آئے اور
لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: "تمہارے خون اور تمہارے مال
اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن میں
تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں۔ خبردار!
جاہلیت کے زمانہ کی ہر چیز میرے قدموں میں رکھی گئی
ہے۔ اور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے اور پہلا
خون جو معاف کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث کا خون ہے
جو بنو سعد کے قبیلہ میں دودھ پیتا تھا۔ اسے قبیلہ بنو ہذیل نے

بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ وَضَعُ دِمَائِنَا دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِنِدَاءٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى وَقَفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَقَالَ إِسْمَعِيلُ إِلَى

قتل کر ڈالا اور جاہلیت کا سود ساقط کر دیا گیا اور پہلا سود جسے میں معاف کرتا ہوں وہ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ تمام معاف کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ذریعے سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ اور تمہارا بھی ان پر حق ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو جسے تم برا سمجھتے ہو تمہارے بستروں پر آنے کی اجازت نہ دیں اگر ایسا کریں تو انہیں مارو مگر سختی کے ساتھ نہیں۔ اور تمہارے ذمہ ان کو کھلانا اور انہیں اچھے طریقہ سے پلانا ہے اور تم لوگوں سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا: "ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے پہنچا دیا اور پہنچانے کا حق ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔" پھر آپؐ نے اپنی سبابہ انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر پھر اسے لوگوں کی طرف جھکایا۔ اور کہا: "اے اللہ گواہ ہو جا! اے اللہ! گواہ ہو جا۔" پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک ہی اذان اور اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے عصر کی نماز پڑھی۔ دونوں نمازوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے سوار ہو کر وقوف کیا۔ اور اپنی اونٹنی "قصواء" کا پیٹ پہاڑی کی طرف کیا اور اسماعیل نے کہا: درختوں کی طرف کیا۔ اور "حبل المشاة" کو اپنے آگے کیا۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر برابر کھڑے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ آفتاب کے کنارے بھی غروب ہو گئے۔ اور آپ ﷺ اپنے پیچھے اسامہؓ کو بٹھا کر

الشَّجَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ فَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ ثُمَّ دَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُصِيبُ رَأْسُهَا مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الْفَجْرَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّ بِالظُّعُنِ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ رَأْسَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ حَتَّى إِذَا أَتَى مُحَسِّرَ

چلے اور قصواء کی لگام کھینچے ہوئے تھے اس کا سر پالان سے لگا ہوا تھا اور اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ ٹھہرو اور جب کسی پہاڑ کے پیچھے پہنچتے تھے۔ تو اس کی لگام کس قدر ڈھیلی کر دیتے۔ حتیٰ کہ وہ چڑھ جاتی حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی پھر آپ ﷺ لیٹ گئے۔ حتیٰ کہ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے فجر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کی پھر آپ ﷺ قصواء پر سوار ہوئے اور مشعر حرام میں وقوف کیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ سے دعا کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور اس کی تہلیل کی اور اس کی توحید بیان کی حتیٰ کہ خوب روشنی ہو گئی۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی چل دیے۔ اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ خوبصورت بالوں والے آدمی تھے۔ اور سفید اور چوڑے چہرے والے تھے۔ جب نبی ﷺ کا گزر عورتوں کے پاس سے ہوا تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فضل کا ہاتھ پکڑ کر ان کے منہ پر رکھ دیا۔ حتیٰ کہ جب آپ محسر پر پہنچے تو سواری کو ذرا تیز چلایا پھر آپ ﷺ درمیانے راستے کو چلے جس سے تم جمرۂ کبریٰ کو جاتے ہو حتیٰ کہ آپ اس جمرہ تک پہنچے جس کے پاس درخت ہے تو سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر بطن وادی سے کنکری ماری پھر قربانی کی جگہ پر گئے تو تریسٹھ قربانیاں انہوں نے ذبح کیں اور جو باقی رہ گئے وہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو دے دیے تو ان کی قربانی

حَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى إِذَا أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ حَصَاةٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي بُدْنِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لُحُومِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَتَى الْبَيْتَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَكَّةَ وَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْتَقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا يَغْلِبُكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ. ❶

انھوں نے کی اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تمام قربانیوں سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں پکایا جائے۔ پھر دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف واپس گئے۔ بیت اللہ پہنچے اور مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی۔ اور بنو عبداللہ کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہ زمزم پر پانی کھینچ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو عبدالمطلب! پانی نکالو اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ پانی نکالنے میں لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا انھوں نے آپ ﷺ کو ڈول دیا اور آپ نے پانی پیا۔

فوائد:...... (۱) اہل منزلت سے برکت کا حصول جائز ہے (۲) اہل علم کے پاس حصول علم کے لیے خود حاضر ہونا چاہیے (۳) کپڑا ہونے کے باوجود فقط ستر ڈھانپ کر نماز پڑھنا درست ہے (۴) کھلے سر نماز پڑھنا بلا حرج جائز و درست ہے البتہ ننگے سر رہنے کو معمول بنانا اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف ہے (۵) آپ ﷺ کے دس ہجری کو حج کرنے کو دلیل بناتے ہوئے بعض ائمہ و محدثین حج کو مؤخر کرنا جائز خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک حج ۶ ہجری کو فرض ہوا جب کہ یہ اتنی پکی دلیل نہیں کیونکہ فرضیت حج بارے

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القبلة (402) ومسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه (6156)

اختلاف ہے بعض نے ۹ ہجری قرار دیا ہے لہذا حج کے فرض ہو جانے کے بعد اسے جلد ادا کر لینا ہی بہتر ہے کیونکہ حج کو مؤخر کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن بلا حج فوت ہو جانا گناہ کا باعث ہے موت کا چونکہ پتہ نہیں اس لیے اس کی جلد ادائیگی ہی بہتر ہے (۶) حیض و نفاس والی عورت حج کے جمیع افعال سرانجام دے گی سوائے طواف کے (۷) فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے (۸) طواف حجر اسود کے استلام سے شروع کیا جائے گا (۹) مقام ابراہیم کو اپنے اور قبلے کے درمیان رکھتے ہوئے (۲) رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے (۱۰) طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ اخلاص و الکافرون پڑھنا مسنون ہے (۱۱) صفا مروہ کی سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جائے گی (۱۲) (لو استقبلت امری ما استدبرت لم اسق الھدی) یہ الفاظ صریح الدلالۃ ہیں کہ آپ ﷺ آخر عمر تک غیب نہیں جانتے تھے نہ ہی کوئی ایسی دلیل ملتی ہے کہ وفات ہو جانے کے بعد آپ ﷺ اس صفت کے حامل ہو گئے تھے (واللہ یھدی) (۱۳) حج کی نیت بدل کر عمرے کی نیت کرنا جائز و درست ہے (۱۴) حج وعمرہ یہ قیامت تک کے لیے اکٹھے ہو چکے ہیں لہذا عمر رضی اللہ عنہ کا اس سے منع کرنا انتظامی امور کی بنا پر تھا (۱۵) حج تمتع افضل ہے آپ ﷺ کا خواہش کرنا اس کی دلیل ہے (۱۶) اگر ھدی ساتھ لے کر آیا ہو تو ایسا حاجی حج قران کرے گا (۱۷) داعی کو دعوت میں اپنے عمل کی دعوت کو بھی شامل کرنا چاہیے (۱۸) حج کے اس اہم خطبے میں اہم باتوں میں سے ایک عورتوں کے حقوق سے لوگوں کو آگاہ کرنا جس سے اسلام میں عورت کے شرف ومنزلت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے (۱۹) زمزم کا پانی پلانا انتہائی فضیلت کا باعث ہے (۲۰) قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا لازم نہیں البتہ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔

1893۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ....

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا. ❶ جعفر اپنے والد سے جابرؓ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[35] بَابِ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ

جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے

1894۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ (1218) و سنن ابو داؤد، کتاب المناسک، باب صفۃ حجۃ النبی ﷺ (1905)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی عرفہ میں نبی ﷺ کے ساتھ وقوف میں تھا۔ تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ یا انہوں نے کہا: اس کی سواری نے اسے مار ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا۔"

فوائد:...... (۱) ارکان حج کی ادائیگی میں سواری کا استعمال جائز ہے (۲) بیری کے پتوں سے غسل دینا مستحب ہے کیونکہ یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ (۳) محرم اگر فوت ہو جائے تو اس پر احرام کے احکام لاگو رہیں گے۔ (۴) آدمی جس حال میں فوت ہوگا قیامت کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

1895۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ..... إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ كَانَ يَرْفَعُهُ ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرنا اور جمرہ کو کنکری مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کے لئے مقرر کر لیا گیا ہے۔" ابو عاصم کہتے ہیں: عبداللہ اسے مرفوع بیان کرتے تھے۔

فوائد:...... طواف رمی و سعی جیسے افعال و مناسک اگرچہ بطور عبادت یا ذکر کے انکا وقوع نہ ہوا تھا لیکن ان افعال میں چونکہ اللہ کی یاد پنہاں تھی اس لیے انکو مناسک کے طور پر مقرر کر کے ذکر اللہ کو دوام بخش دیا گیا۔

1896۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ .....

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ (2941)، ابو داؤد، کتاب المناسک، باب صفۃ حجۃ النبی ﷺ (1905)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم (1268)، مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل بالمحرم اذا مات (3883)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . ❶

قاسم کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[37]..... بَاب فِي فَسْخِ الْحَجِّ
حج توڑنے کے متعلق

1897۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً . ❷

حارث بن بلال بن حارث اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج توڑنا صرف ہمارے لئے جائز ہے یا ہم سے بعد والے لوگوں کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ خاص ہمارے لئے۔“

فوائد:..... نیت حج کو منسوخ کر کے عمرے کی نیت بنانا جائز و درست ہے جیسا کہ حدیث (1893) کے تحت گزر چکا ہے یہ سبھی کے لیے عام ہے اس کو خاص بتانے والی مذکورۃ حدیث چونکہ منکر ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔

[38]..... بَاب مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ
اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرے

1898۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ ہے جس سے ہم لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ جس کے پاس قربانی نہ ہو اسے چاہئے کہ وہ بالکل احرام کھول دے۔ کیونکہ قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔“

❶ حسن: ابوداؤد، کتاب المناسك، باب في الرمل (1888)، ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء کیف ترمی الجمار (902)

❷ حسن: احمد 6/64، سابقہ تحقیق ملاحظہ کریں۔

❸ منکر ضعیف: احمد 3/469، ابوداؤد، کتاب المناسك، باب الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمرة (1808)

فوائد:...... اشہرِ حج میں عمرے کی ادائیگی بلا اختلاف جائز و درست ہے۔ حج تمتع کی صورت میں افضل ہے۔

1899۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ......

عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى بَلَغُوا عُسْفَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ سُرَاقَةَ أَوْ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ وُلِدُوا الْيَوْمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا أَنْتُمْ قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. ❶

ربیع بن سبرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔حتی کہ وہ عسفان میں پہنچے۔تو قبیلہ بنو مدلج کے ایک آدمی نے آپ سے کہا جس کو مالک بن سراقہ کہتے ہیں۔یا سراقہ بن مالک کہتے ہیں: آپ ہمارے حق میں ان لوگوں جیسا فیصلہ کریں جو آج ہی پیدا ہوئے ہوں (بالکل جاہل اور بے علم ہوں) تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس حج میں عمرہ کو داخل کر دیا۔جب تم آؤ تو جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو بے شک اس کا احرام پورا ہو گیا۔اس شخص کے علاوہ جس کے پاس قربانی ہو۔“

[39]...... بَابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

1900۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ أَوْ قَالَ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ شَكَّ شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ مِنْ قِبَلِهِ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ. ❷

ابن عباس ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے۔ایک عمرہ حدیبیہ اور ایک عمرہ قضا یا قصاص کے طور پر کیا تھا۔شہاب بن عباد کو شک ہوا ہے۔اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ جو آپ کے حج کے ساتھ تھا۔“

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج باب جواز العمرة في أشهر الحج (3004) والنسائي، كتاب المناسك باب اباحة فسخ الحج بعمرة من لم يسق الهدي (2814)

❷ صحيح: احمد 404/3 ابو داؤد، كتاب الحج باب في الإقران (1801)

فوائد:...... آپ ﷺ سے مذکورہ چار عمرے ہی ثابت ہیں پہلا حدیبیہ والا یہ عمرہ اگرچہ کفار کے روکنے کی وجہ سے انجام تک نہ پہنچ سکا لیکن قربانی بھیجنے، بال منڈوانے احرام کھولنے جیسے افعال سرانجام دینے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم وائمہ نے اسے عمرہ ہی شمار کیا ہے دوسرا آئندہ سال جو کہ قضاء یا قصاص کہلاتا ہے کیونکہ وہ حدیبیہ کے عمرے کے بدلے میں تھا۔ تیسرا جنگ حنین سے واپسی پر عمرہ جعرانہ تھا جو کہ آپ ﷺ نے جعرانہ مقام سے احرام باندھ کر ادا کیا تھا یہ تینوں عمرے صحیح قول کے مطابق ذی القعدہ میں ادا ہوئے اور ایک حجۃ الوداع کے ساتھ۔

[40]... بَاب فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرۃ کی فضیلت

1901- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی عورت سے فرمایا: "رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔"

فوائد:...... رمضان جیسے بابرکت مہینے میں جہاں ایک نفل ایک فرض کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے وہیں اللہ کی بیکراں رحمت سے وہ ذات باری تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے عمرے کا ثواب بھی حج جتنا بڑھا دیتی ہے (وفقنا الله لذلك)

1902- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ.........

أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. ❷

ام معقل کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔"

[41]..... بَاب الْمِيقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرۃ کے لئے میقات

1903- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُزَاحِمُ

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الحج، باب کم اعتمر النبی ﷺ (1993) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کم اعتمر النبی (816)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرۃ، باب عمرۃ فی رمضان (1782) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل العمرۃ فی رمضان (3028)

بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ أَنْشَأَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ. ❶

محرش کعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے نکل کر رات کو مکہ میں داخل ہو کر اپنا عمرہ پورا کیا۔ پھر اسی رات نکل پڑے اور صبح کو جعرانہ میں موجود تھے، گویا کہ رات وہیں گذاری۔

فوائد:...... مکہ میں رہنے والے مستقل رہائشی اور غیر ملکی ملازمین وغیرہ اپنے گھروں سے ہی احرام باندھیں گے البتہ میقات کے اندر آنے والے یا حرم میں عارضی رہائش اختیار کیے ہوؤں میں سے اگر کوئی احرام باندھنا چاہے تو اسے حرم سے باہر کسی حل کے مقام پر جا کر احرام باندھنا پڑے گا جیسے کہ آپ ﷺ نے جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا۔

1904۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يَقُولُ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ فَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ شُعْبَةُ يُعْجِبُهُ مِثْلُ هَذَا الْإِسْنَادِ ❷

عبدالرحمن بن ابی بکر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور تنعیم سے عمرہ کرواؤں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شعبہ اس حدیث کی اسناد کو بہت پسند کرتے تھے۔

1905۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا:

---

❶ صحیح: احمد 5/406، ابو داؤد: کتاب المناسک: باب المہل بالعمرۃ (1996)

❷ صحیح: ابو داؤد: کتاب المناسک [illegible] (1995)، [illegible] (2863)

فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَرْدِفْ أُخْتَكَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ مِنَ الْأَكَمَةِ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ. ❶

"اپنی بہن یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرواؤ۔ جب ٹیلے سے اترو تو اس سے کہنا کہ احرام باندھے یہ عمرہ قبول ہو جائے گا۔"

فوائد:...... (۱) یہ حرم میں عورتوں کی رہائش کی مثال ہے کہ وہ عمل میں جو کہ احرام باندھنے کا تنعیم ہے یہ جدہ کی سمت ہے۔ .... طائف کی جانب مقام حل ہیں (۲) حج یا کسی بنا پر عمرہ رہ جائے تو وہ حج کے بعد دوبارہ کیا جا سکتا ہے جو حج سے فراغت کے بعد بار بار ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

[42] ..... بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

1906۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔"

1907۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ:

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ رَأَيْتُ خَالَكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَفْعَلُهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ فَعَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ هَذَا. ❸

جعفر بن عبداللہ بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کو بوسہ دیتے اور اس پر سجدہ کرتے۔ تو میں نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تیرے ماموں عبداللہ بن عباس کو دیکھا وہ اس طرح کرتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے بھی اسی طرح کیا پھر انہوں نے کہا: "میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے مگر میں نے

---

❶ [illegible] 1784 [illegible] (2928)

❷ [illegible]

❸ [illegible] (3057)

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اس طرح کرتے تھے۔

فوائد :..... (۱) حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے (۲) سجدہ سے مراد اس کے ساتھ ماتھا لگانا ہے (۳) قول عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی متبرک، معزز شی وہستی کو نافع وضار شمار نہیں کرتے تھے اُنکے نزدیک کسی کی شرف ومنزلت کا معیار ثبوت از سنت رسول تھا۔

[43] ... بَاب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

1908۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاخَ فِي أَصْلِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَعَى النَّاسُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے پیچھے اسامہ بن زید بیٹھے تھے آپ ﷺ نے بنی (اونٹنی) کعبہ کی جڑ میں بٹھائی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگوں نے سعی کی تو نبی ﷺ، بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کعبہ میں داخل ہوئے میں نے پردے کے پیچھے سے بلال رضی اللہ عنہ کو کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: ”دو ستونوں کے درمیان۔“

فوائد :..... (۱) کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے (۲) کعبہ ان دنوں 6 ستونوں پر تھا جن کی دو سطریں تھیں تین اگلی اور تین پچھلی طرف میں آپ ﷺ نے دروازے سے داخل ہو کر اگلی صف کے ستونوں کے درمیان دو دائیں اور ایک بائیں وہاں نماز پڑھی (۳) دخول کعبہ چونکہ ہر کسی کے بس میں نہیں اس لیے اللہ نے اپنی خاص رحمت سے عوام کے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ جو کوئی بیت اللہ میں نماز کی ادائیگی کا شائق ہو وہ حطیم میں نماز ادا کر لے کیونکہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جو کہ قریش کے تعمیر کعبہ کے وقت فنڈ کی کمی کی بنا پر تعمیر ہونے سے رہ گیا۔

1909۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ بھی بیت اللہ

❶ صحيح: أخرجه مسلم (2714) والدارمي (400/1)

وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ　　میں داخل ہوئے پھر پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

فَذَكَرَ نَحْوَهُ .❶

[44]..... بَابُ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

حجر بیت اللہ میں داخل ہے

1910۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهَا عَلَى أُسِّ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتْ اسْتَقْصَرَتْ ثُمَّ جَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا .❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کی بنیاد کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا اور میں اس کی پچھلی طرف ایک دروازہ بھی بناتا کیونکہ قریش نے جب بنایا تھا تو خرچ کم ہو گیا تھا۔“

1911۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَعَمَدْتُ إِلَى الْحِجْرِ فَجَعَلْتُهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے دیوار کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ بیت اللہ سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: پھر لوگوں نے اس کو بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔“ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ اس کا دروازہ اونچا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ بات تمہاری قوم نے ارادہ سے کی ہے۔ تاکہ جس کو چاہیں جانے دیں جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی اور مجھے ان کے دل بدل

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب دخول النبی ﷺ الکعبة [illegible] (3317)

❷ متفق علیہ: سابقہ ہی گزر چکی ہے

فِي الْبَيْتِ وَأَلْزَقْتُ بَابَهُ بِالْأَرْضِ. ❶

جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا۔ اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔"

فوائد:...... (۱) حطیم یا حجر یہ بیت اللہ کا حصہ ہے (۲) دروازے کا اونچا رکھنا یہ قریش کا فعل تھا اس کا مقصد ان کی چودھراہٹ کا قیام تھا (۳) فقہ کا مذکورہ اصول ثابت ہوتا ہے (دفع الضرر اولی من جلب النفع) فائدے کے حصول کی بجائے نقصان کو دور کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔

[45]..... بَابٌ فِي التَّحْصِيبِ

محصب میں اترنا

1912۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو .....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ التَّحْصِيبُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّد التَّحْصِيبُ مَوْضِعٌ بِمَكَّةَ وَهُوَ مَوْضِعٌ بِبَطْحَاءَ. ❷

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تحصیب میں اترنا کچھ نہیں ہے وہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اترے تھے۔ ابو محمد کہتے ہیں: "تحصیب مکہ میں نشیبی زمین میں ایک مقام ہے۔"

فوائد:...... تحصیب یعنی محصب میں قیام کرنا (یہ مکہ ومنیٰ کا درمیانی میدان ہے) یہ آپ ﷺ سے ثابت ہے اور آپ کے بعد ابو بکر و عمر علیہما السلام بھی مکہ سے نکلتے ہوئے یہاں قیام کرتے تھے آپ ﷺ نے یہاں ظہر سے لیکر آئندہ فجر تک نمازیں ادا کیں اور یہیں طواف وداع کر کے لوٹے۔ لیکن یہ قیام مناسک حج میں سے نہیں تھا بلکہ ادھر سے نکلنا چونکہ آسان تھا اس لیے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے جیسا کہ حدیث میں (لیکون اسمح لخروجه۔ ابن ماجہ: صحیح) کیونکہ اس میں نکلنے میں آسانی تھی۔

[46]..... بَاب كَمْ صَلَاةً يُصَلَّى بِمِنًى حَتَّى يُغْدَى إِلَى عَرَفَاتٍ

منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں پڑھی جائیں؟

1913۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب فضل مكة وبنيانها (1585)، ومسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها (3667).

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب فضل مكة وبنيانها (1584)، ومسلم، كتاب الحج، باب جدر الكعبة وبابها (3236).

الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى خَمْسَ صَلَوَاتٍ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھیں۔

فوائد:...... (۱) آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی نماز ظہر منیٰ میں ادا کی جائے گی (۲) نبی ﷺ نے یوم النفر یعنی مکہ سے نکلنے والے دن عصر ابطح میں ادا کی "ابطح" یہ لفظ ہموار اور وسیع زمین پر بولتے ہیں یہ وادی محصب کا نام ہے نیز ابطح میں ضروری نہیں اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امراء کی پیروی کرنی ہے اگر وہ یہاں ٹھہریں تو ٹھہر جاؤ۔

1914۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ......

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اصْنَعْ مَا يَصْنَعُ أُمَرَاؤُكَ. ❷

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے کہا: مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد رکھا۔ ترویہ کے دن آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے کہا: "منیٰ میں۔" میں نے کہا: "نفر کے دن آپ ﷺ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟" انہوں نے کہا: "ابطح میں۔" پھر انہوں نے کہا: "تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔"

1915۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور منیٰ میں کچھ دیر سو گئے پھر

❶ متفق علیہ: البخاری، [illegible] الحج، باب [illegible] 1756 و مسلم، کتاب الحج، باب استحباب [illegible] (312)

❷ صحیح [illegible] (1911) [illegible] کتاب [illegible] (650)

وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِمِنًى ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ ❶

بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور اس کا طواف کیا۔

[47]..... بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز قصر کرنا

1916۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَصَلَّى مَعَ عُثْمَانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ❷

عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں چار رکعتیں پڑھ کر کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس مقام میں دو دو رکعت ادا کیں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تم لوگوں کے طریقے متفرق ہو گئے۔ کاش چار رکعتوں میں سے میرا حصہ دو ہی مقبول رکعتیں ہوتیں۔''

1917۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدُ ❸

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو رکعت پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی شروع خلافت میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر پوری پڑھنے لگے۔

فوائد:---- ثابت ہوا منیٰ میں قصر نماز ہی ادا کی جائے گی جیسا کہ نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ متفق علیه: البخاری، كتاب الحج، باب أين يصلي الظهر يوم التروية (1653) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر (3153)

❷ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب طواف الوداع (1756)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (1083) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى (1596)

اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں کرتے رہے ہیں پھر بعد میں انہوں نے تو مسلم حجاج کرام کی تربیت کے لیے پوری نماز پڑھانی شروع کر دی۔ واللہ اعلم بالصواب

[48]..... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ فِي الْقُدُومِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہیے؟

1918۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ .لَمَاجِشُونِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يُلَبِّي . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کو چلے تو ہم میں سے بعض تکبیر کہتے اور بعض تلبیہ کہتے۔

فوائد:..... تو ذوالحجہ کو منیٰ سے عرفات روانگی کے دوران ذکر اللہ کا التزام کیا جائے گا چاہے تو تلبیہ کی صورت میں ہو یا تکبیر وغیرہ کی صورت میں۔

1919۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..........

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ . ❷

محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ثقفی کہتے ہیں کہ ہم لوگ منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے میں نے انس بن مالک سے تلبیہ کے متعلق پوچھا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس طرح کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔''

[49]..... بَاب الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفہ میں ٹھہرنا

1920۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ..........

---

❶ صحیح، مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب قصر الصلاة بمنى (1589)

❷ صحیح: النسائي، كتاب المناسك باب العدو من منى إلى عرفة (2998) واحمد 3/2

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا. ❶

جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا میں اسے تلاش کرنے گیا تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ شخص تو قریش سے ہے اس کا یہاں کیا کام؟

فوائد:...... (۱) نو ذوالحجہ کو عرفات میں وقوف اختیار کیا جائے گا نہ کہ اور کہیں (۲) قریشی لوگ جو کہ اپنے آپ کو حمس کہلاتے تھے وہ عام حاجیوں کے ساتھ عرفات میں قیام نہیں کرتے کیونکہ عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے تو ان کا کہنا کہ ہم حدود حرم سے نہیں نکلیں گے جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرة: 199) "پھر تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں" یعنی میدان عرفات جایا کرو۔ لہٰذا جبیر رضی اللہ عنہ عدم واقفیت اور پرانے رواج کے مطابق اظہار تعجب کر رہے ہیں۔

[50] بَابُ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

1921۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنکری مار کر لوگوں کے پاس بیٹھے تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں۔" پھر دوسرا آیا اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے حلق کرا لیا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں۔" جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو بات بھی آپ سے پوچھی گئی آپ ﷺ نے فرمایا "کوئی حرج نہیں۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور تمام

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب [illegible] (970)، مسلم، كتاب [illegible] (3085)

طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ . ❶ — مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔اور تمام منیٰ قربانی کی جگہ اور مکہ کی تمام گلیاں اور راستے قربانی کی جگہ ہیں۔"

فوائد:...... (۱) دس ذوالحجہ کے مناسک کی ادائیگی میں اگر ترتیب خراب ہو جائے تو کوئی حرج نہیں (۲) میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے کہیں بھی قیام کیا جاسکتا ہے اسی طرف مزدلفہ بھی (۳) منیٰ کا سارا میدان اور مکے کے سارے راستے کہیں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

[51]..... بَاب كَيْفَ السَّيْرُ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہیے؟

1922۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا أَتَى عَلَى فَجْوَةٍ نَصَّ . ❷

اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے۔آپ عرفہ سے واپس چلے اور درمیانی چال چلتے تھے۔اور جب کھلی جگہ میں آتے تو تیز چلتے تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا عرفہ سے واپسی پر تیز چال کو اپنا نا جائے گا لیکن بھیڑ وغیرہ میں درمیانی چال چلی جائے گی۔

[52]..... بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

1923۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ....

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَخْبِرْنِي عَشِيَّةَ رَدِفْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ

کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: "مجھے اس شام کا حال بتایئے جب آپ حضور ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔آپ نے کیا کیا تھا یا کونسا کام کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگوں کے اونٹ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج،باب الوقوف بعرفۃ(1664) ومسلم،کتاب الحج،باب فی الوقوف وقولہ تعالی(ثم افیضوا من حیث افاض الناس)(2947)

❷ صحیح: ابوداؤد،کتاب الحج،باب الصلاۃ بجمع(1937) وابن ماجہ کتاب المناسک،باب الذبح(3048)

فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالسَّابِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ وَالنَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ. ❶

رہتے ہیں یعنی معرس میں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھائی پھر پیشاب کیا اور پانی نہ مانگا پھر پانی منگوا کر معمولی سا وضو کیا۔ میں نے کہا: "یا رسول اللہ نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز آگے پڑھیں گے۔" اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اونٹنی بٹھائی اور لوگ اپنی اپنی جگہ پر تھے۔ انہوں نے احرام نہیں کھولے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی پھر لوگوں نے احرام کھولے۔ کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتایئے کہ آپ لوگوں نے صبح کے وقت کیا کیا؟ انہوں نے کہا: "آپ ﷺ کے پیچھے فضل بن عباس سوار ہوئے۔ اور میں پیدل قریش کے لوگوں کے ساتھ چلا گیا جو آگے گئے تھے۔"

فوائد:...... نو ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک عرفہ میں وقوف کرنا ہے پھر بغیر نماز ادا کیے وہاں سے چل پڑنا ہے اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مسلم میں "فصلى بها المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين ولم يسبح بينهما شيئا" آپ ﷺ نے انہیں مغرب وعشاء ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائی اور ان کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس کے بعد یعنی مغرب اور عشا کی نماز جمعاً وقصراً ادا کرنے کے بعد سو جانا ہے اور صبح فجر پڑھ کر مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرنا ہے اور طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر منیٰ کی طرف چل پڑنا ہے (دیکھیے مسلم کتاب الحج عن جابر رضی اللہ عنہ)

1924۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ......

عَنْ كُرَيْبٍ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أُسَامَةَ نَحْوَهُ. ❷

کریب رحمہ اللہ ابو مسلم اسامہ رضی اللہ عنہ سے پچھلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الحج باب السیر اذا دفع من عرفة (1666) ومسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة ... (3094)

❷ متفق علیہ: البخاری کتاب الوضوء باب اسباغ الوضوء (139) ومسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلاتی ... (3087)

1925۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ ......

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَعْنِي بِجَمْعٍ. ❶

ابوایوب ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی اکٹھی نماز پڑھی یعنی مزدلفہ میں۔

1926۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ......

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِالْإِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا. ❷

سالم ؒ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔ دونوں میں ایک اقامت کہی نہ دونوں کے درمیان میں نفلی نماز پڑھی اور نہ دونوں کے بعد۔

53۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی رخصت

1927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ ......

أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. ❸

ام حبیبہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی چلے جائیں۔

1928۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ

عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ سودہ ؓ بنت زمعہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ واپس جانے سے پہلے

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینهما ولم یتطوع (1674)، ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات .... (3096)

❸ صحیح: بخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینهما ولم یتطوع (1673)، ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الصلاة بجمع (1927)

لها أن تدفع قبل أن يدفع فأذن لها قال القاسم وكانت امرأة ثبطة قال القاسم الثبطة الثقيلة فدفعت وحبسنا معه حتى دفعنا بدفعه قالت عائشة فلأن أكون استأذنت رسول الله ﷺ كما استأذنت سودة فأدفع قبل الناس أحب إلي من مفروح به.❶

واپس چلی جائیں تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ قاسم کہتے ہیں: وہ "ثبطہ" عورت تھی قاسم کہتے ہیں: ثبطہ کا معنی بھاری ہے۔ وہ واپس چلی گئیں اور ہم آپ کے ساتھ ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے ساتھ ہم بھی چلے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "اگر میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہتی جس طرح سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی تھی اور لوگوں سے پہلے واپس آ جاتی تو یہ بات میرے نزدیک بہت خوشی کی ہوتی۔"

فوائد:..... "ثبطہ" کمزور کو کہتے ہیں۔ لہٰذا کمزور افراد بچے بوڑھے اور عورتیں مزدلفہ سے روانہ کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے پہنچنے سے پہلے رمی وغیرہ کر لیں اور رش سے بچ جائیں۔

[54]..... باب بما يتم الحج

کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟

1929۔ أخبرنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة حدثنا بكير بن عطاء قال:

سمعت عبد الرحمن بن يعمر الديلي يقول سئل النبي ﷺ عن الحج فقال الحج عرفات أو يوم عرفة ومن أدرك ليلة جمع قبل صلاة الصبح فقد أدرك وقال أيام منى ثلاثة أيام فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه.❷

عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے حج کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "حج عرفات یا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ ہے۔ اور جس نے صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات پا لی تو اس نے حج کو پا لیا اور فرمایا: "منیٰ کے تین دن ہیں۔ "جو کوئی دو دن میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں ہے۔" (البقرۃ ۲۰۳)

فوائد:..... (۱) جو بندہ عرفہ میں پہنچ جائے تو اس کا حج ہو جائے گا اگرچہ اس نے طواف قدوم وغیرہ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء... ([illegible])

❷ ... البخاري، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة أهله بليل (1681) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة (3106)

اور آٹھ ذوالحجہ کا دن منیٰ میں نہ ہی گزارا ہو (۲) دس ذوالحجہ کے بعد تین دن منیٰ میں قیام کرنا ہے اگر کوئی صرف گیارہ اور بارہ تاریخ کا ہی قیام کرے تو اس کے لیے جائز ہے بشرطیکہ وہ مغرب سے قبل مکہ سے نکل جائے ورنہ تیرہ تاریخ کی رمی کر کے اس کو جانے کی اجازت ہوگی۔

1930۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَوْقِفِ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ إِنْ بَقِيَ جَبَلٌ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ قَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ ❶

عروہ بن مضرس کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے لوگوں کے سامنے موقف میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں ٹھہرا نہ ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میرے ساتھ اس نماز میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے رات یا دن کو عرفات پر جا چکا ہو تو اس کا احرام اور حج پورا ہو گیا۔''

1931۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ❷

عروہ بن مضرس بن حارثہ بن لام کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[55] ... بَاب وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت

1932۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ....

---

❶ صحيح: أبو داؤد، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة (1949) والترمذي، كتاب الحج، باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع .... (889)

❷ صحيح: أبو داؤد، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة (1950) والنسائي، كتاب المناسك، باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة (3039)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ لَعَلَّنَا نُغِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالَفَهُمْ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلَاةِ الْمُسْفِرِينَ أَوْ قَالَ الْمُشْرِقِينَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ. ❶

عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں کہ جاہلیت والے سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے چلتے تھے اور وہ کہتے تھے: اے ثبیر! روشن ہو جا شاید ہم سواریاں ہانک دیں۔" اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے اس وقت کے بعد چلے جب لوگ صبح کی نماز روشنی میں پڑھتے' یا انہوں نے کہا: آپ دن چڑھے صبح کی نماز کے بعد چلے۔"

فوائد:...... (۱) مزدلفہ میں قیام کرنے والے طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر چل پڑیں گے (۲) اہل کفر کی حتی الوسع مخالفت پسندیدہ ہے۔

[56]..... بَابُ الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

وادی محسر میں تیز چلنا

1933۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ......

عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا أَوْضَعَ. ❷

فضل ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عرفہ کے دن شام کو اور مزدلفہ کے دن صبح کو جب لوگ چلے آپ نے فرمایا: "آہستہ چلو" اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے۔ حتی کہ جب آپ وادی محسر میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی سواری کو تیز کر دیا۔"

فوائد:...... (۱) تفول مزدلفہ یعنی واپسی کے وقت پرسکون باوقار چال سے چلا جائے گا (۲) وادی محسر کو تیزی سے عبور کیا جائے گا وادی محسر وہ وادی ہے جہاں ابرہہ یمن کے بادشاہ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں سے تباہ کروایا تھا یہ جگہ چونکہ عذاب والی ہے اس لیے آپ ﷺ نے یہاں سے تیزی سے گزرنے کی ہدایت فرمائی۔

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب متی یدفع من جمع (1684) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الصلاة بجمع (1938)

1934۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ...

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْإِيضَاعُ لِلْإِبِلِ وَالْإِيجَافُ لِلْخَيْلِ۔ ❶

لیث رحمہ اللہ' ابو زبیر رحمہ اللہ سے اپنی سند سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔عبداللہ کہتے ہیں: ایضاع کے معنی 'اونٹ کو تیز چلانا' ہے اور 'ایجاف' کے معنی 'گھوڑے کو تیز چلانا' ہے۔

[57]..... بَاب فِي الْمُحْصَرِ بِعَدُوٍّ

اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو

1935۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ......

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ لَيَالِيَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ قَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا كَانَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا

نافع کہتے ہیں جن دنوں حجاج' ابن زبیرؓ پر چڑھ کر آیا تھا......تو عبداللہ بن عبداللہ اور سالم جو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں دونوں نے قتل ہو جانے سے پہلے ان سے کہا: آپ کا اس سال حج نہ کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روکا جائے گا۔" تو انہوں نے کہا: "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لئے نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روک دیا' رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کو ذبح کیا اور سر منڈوایا پھر واپس آ گئے۔میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے اگر میرے لئے بیت اللہ کا راستہ چھوڑ دیا گیا تو بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب میں آپ کے ساتھ تھا۔" تو آپ ذوالحلیفہ سے عمرے کا تلبیہ کہہ کر چلے

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي ... (3078)؛ و نسائي، كتاب المناسك، باب الأمر بالسكينة في الإفاضة من عرفة (3020)

وَاحِدَةٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي قَالَ نَافِعٌ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى جَاءَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَهْدَى وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَأَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ. ❶

پھر کہا: "حج اور عمرے کی ایک ہی حالت ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے۔" نافع کہتے ہیں: "انہوں نے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔ اور دونوں کے لئے ایک ہی سعی کی۔ پھر احرام نہیں کھولا حتی کہ قربانی کا دن آ یا تو قربانی کی اور وہ عمرۃ اور حج کے لئے اکٹھا آنے کا قائل تھے۔ تو انہوں نے ان دونوں کا اکٹھا ہی تلبیہ کہا۔ انہوں نے احرام نہیں کھولا حتی کہ قربانی کے دن اکٹھا ہی دونوں کا احرام کھولا۔

فوائد:...... (۱) جو کوئی شخص حج یا عمرے کا احرام باندھ لینے سے روک دیا جائے تو وہ اپنی قربانی وہیں ذبح کر دے اور سر منڈا دے جس طرح آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا البتہ اگر کوئی پہلے شرط لگا لے (محلي حيث حبستني ۔ابن ماجہ) کہ میری حلال گاہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے ۔ یہی صورت میں معتمر یا حاجی پر کوئی فدیہ نہیں ہوگا اور حج پورا ہونے کی صورت میں اجر میں بھی کسی قسم کی نہیں ہوتی (۲) حج وعمرے کا اکٹھا احرام باندھا ہو تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا جائے گا اور سعی بھی ایک۔ (۳) حج قران کرنے والا عمرہ کر کے حلال نہیں ہوگا حتی کہ دس ذوالحجہ یوم النحر کو قربانی کر لے۔

1930۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى قَالَ أَبُو مُحَمَّد رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❷

حجاج ؓ بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص زخمی ہو گیا یا لنگڑا ہو گیا۔ اس کا احرام اتر گیا۔ اس کے ذمہ دوسرا حج ہے۔" حجاج بن عمرو نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية (4184)، ومسلم، كتاب الحج، باب بيان جواز التحلل بالإحصار وجواز القران (2980)

فوائد:...... جو شخص حج فرض ہونے کے بعد حج کے لیے چل پڑتا ہے تو کسی رکاوٹ کی بنا پر اگر وہ رہ جائے تو اس کا حج نہیں ہوگا بلکہ آئندہ دوبارہ حج ادا کرنا پڑے گا۔

[58]...... بَابٌ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ أَيَّ سَاعَةٍ تُرْمَى
جمرہ عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟

1937۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ الضُّحَى وَبَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔ ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن صبح کے وقت جمرۃ کو کنکری ماری اور اس کے بعد سورج ڈھلے وقت کنکری ماری۔

فوائد:...... (۱) دس ذوالحجہ یوم النحر والے دن رمی چاشت کے وقت رمی کرنا افضل ہے لیکن اگر کسی عذر کی بناء پر مؤخر ہو جائے تو گیارہ ذوالحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں ماری جا سکتی ہیں نسائی میں ہے (فقال رجل رميت بعد ما امسيت؟ قال لا حرج۔ (صحیح) کسی آدمی نے کہا کہ میں نے شام کے بعد رمی کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (۲) ایام تشریق میں یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو زوال شمس سے غروب شمس تک کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

1938۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ......

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْخَصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوا يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ۔ ❷

بداح بن عاصم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ قربانی کے دن کنکری ماریں پھر دوسرے یا تیسرے دن دو دن کنکری ماریں پھر نفر کے دن کنکری ماریں۔ ابو محمد کہتے ہیں: بعض لوگ ایسے سند نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ ابو بداح سے۔

---

❶ ابو داؤد: كتاب المناسك، باب الإحصار (1862)، وقد صححه الألباني في صحيح أبي داؤد ... (940)

❷ صحيح مسلم ... (3128)، ابو داؤد ... (1971)

فوائد:...... معلوم ہوا چرواہے یا کوئی حاجتمند گیارہ ذوالحجہ یا بارہ کو دو دن اکٹھی رمی کرے تو اسے رخصت ہے لیکن ایسے کو یوم النفر تیرہ کو پھر آ کر رمی کرنا پڑے گی۔ تین دن رمی کر کے پھر یہ پلٹ سکتا ہے۔

[59]... بَاب فِي الرَّمْيِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

کنکری ایسے مارنی چاہئے جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے

1939۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَنْ نَرْمِيَ الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. ❶

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں حکم دیا۔ "کہ ہم جمرۃ کو ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے ماری جاتی ہے۔"

فوائد:...... "خذف" کہتے ہیں انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے پورے سے کنکری پھینکنے کو جیسا کہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں (مرقاۃ) لہٰذا رمی کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکروں کا اہتمام ہی درست ہے اس میں غلو کرنا بڑے پتھر یا جوتے رمی میں استعمال کرنا یہ خلاف سنت ہے اسی طرح جمروں کو رمی کرتے ہوئے شیطان کا تصور کر کے رمی کرنا یہ بھی خلاف سنت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کے کہنے پر آپ کے لیے انگلیوں پر رکھ کر مارنے جتنی کنکریاں اکٹھی کر کے دیں تو آپ ﷺ نے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا "بأمثال هؤلاء و إياكم والغلو في الدين." (نسائی: صحیح) اس جیسی کنکریاں ہونی چاہئیں دین میں غلو سے بچو۔

1940۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَمَوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَقَالَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ. ❷

جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے اور آپ ﷺ وادی محسر میں تیز چلے اور فرمایا: "تم اطمینان سے چلو۔"

1941۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ....

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب المناسك، باب في رمي الجمار (1985) والنسائي، كتاب المناسك، باب رمي الجمار (3069)

❷ اسناده صحيح: آئندہ حدیث دیکھئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهُمْ أَنْ نَرْمِيَ الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ نَعَمْ ❶

عبدالرحمٰن بن معاذ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ”ہم ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے۔“ ابو محمد ؒ سے کہا گیا کہ عبدالرحمٰن بن معاذ صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

[60] بَابٌ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ يَرْمِيهَا رَاكِبًا
سوار ہو کر کنکری مارنے سے متعلق

1942۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَالْمُؤَمَّلُ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ......

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ثَمَّ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ ❷

قدامہ بن عبداللہ بن عمار کلابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمروں کی رمی کر رہے تھے وہاں نہ دھکم پیل تھی، نہ ڈانٹ اور نہ ہٹو بچو تھی۔

فوائد: ...... (۱) نبی کریم ﷺ عاجزی و انکساری کے پیکر تھے کبھی بھی آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے ممیز رہنا پسند نہ کرتے بلکہ ہمیشہ ان میں گھل مل کر رہتے آپ ﷺ عام مومنین کی ذیشان کام پر ایک عام فرد کی حیثیت سے تن من سے آتے لہٰذا ہمیں لیڈری کے زعم میں ایسی متکبرانہ حرکات سے پرہیز و اجتناب کرنا چاہیے۔ (۲) سوار شخص رمی کر سکتا ہے۔

1943۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ......

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى

فضل کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھا آپ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرے کو

---

❶ صحیح مسلم [illegible] (1299)

❷ صحیح [illegible] (1357) [illegible] (2996)

الْجَمْرَةَ ❶ کنکری ماری۔

فوائد: …… تلبیہ کو ختم کرنے کا وقت جمرہ عقبہ پر رمی کا وقت ہے جب دس ذوالحجہ کو حاجی مزدلفہ سے واپسی پر طلوع شمس کے بعد مذکورہ جمرے پر رمی کرتا ہے۔

[61] … بَابُ الرَّمْيِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَالتَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

1944۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ …

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ مِنْ ذَاتِ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ❷

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کو کنکری مارتے تھے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر اس کے سامنے سے آگے بڑھتے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے وقوف کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور لمبا وقوف کرتے۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس جاتے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر فارغ ہو جاتے تو بائیں طرف مڑتے جو نہر کے قریب ہے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کی طرف جاتے جو عقبہ کے پاس ہے وہاں پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ پھر فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے۔ زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہ وہ اس حدیث کو اپنے والد کے واسطے سے نبی ﷺ سے نقل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

---

❶ [illegible] 1603؛ [illegible] (3735)

❷ [illegible] 1685؛ [illegible] 3077

فوائد:...... جمرات پر رمی کا طریقہ کار یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد جمرہ اولی جو کہ منیٰ کے قریب ہے اس کے پاس آیا جائے وہاں قبلہ کو اپنے بائیں اور منیٰ کو دائیں رکھتے ہوئے (بخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) سات کنکریاں ماری جائیں کہ ہر کنکر پر تکبیر پکاری جائے گی پھر آگے جا کر قبلہ رخ ہو کر لمبا وقوف کرنا ہے اور دعا کرنی ہے۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ پر آنا ہے اور تکبیر پکارتے ہوئے سات کنکریاں مارنی ہیں اس کے بعد بائیں ہٹ کر قبلہ رخ کافی دیر دعا کرنی ہے اور آخر میں جمرہ عقبہ پر رمی کر کے بغیر رکے واپس آنا ہے۔ واللہ الموفق

[62]..... بَابُ الْبَقَرَةِ تُجْزِءُ عَنِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے

1945۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ ..

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَضْتُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے۔ جب ہم 'سرف' پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ اور قربانی کے دن میں پاک ہو گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا میں نے طواف 'افاضہ' کر لیا۔ میرے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہا: "یہ کیا ہے؟" تو لوگوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کے لئے گائے کی قربانی کی ہے۔"

فوائد:...... (۱) حج میں گائے کی قربانی کی جا سکتی ہے (۲) آدمی کا اپنی بیویوں کی جانب سے الگ قربانی کرنا جائز ہے۔

[63]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ

اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہئے

1946۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب إذا رمی الجمرتین یقوم مستقبل القبلة ویسہل (1751) و النسائی، کتاب المناسک، باب الدعاء عند رمی الجمار (3083)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ❶

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ کے پاس دیکھا اور آپ ﷺ سے پوچھا جا رہا تھا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔“ دوسرے نے کہا ”میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں۔“ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”اب کر لو کوئی حرج نہیں۔“

فوائد:..... یوم نحر دس ذوالحجہ کو چار کام کرنے ہوتے ہیں جو کہ بالترتیب یہ ہیں (۱) جمرات کو کنکریاں مارنا (۲) قربانی کرنا (۳) بال منڈوانا (۴) طواف افاضہ کرنا (مسلم) لیکن اگر یہ ترتیب برقرار نہ رہے تو کوئی حرج نہیں۔

1949۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّاسِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ لَمْ أَشْعُرْ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يُسْأَلْ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کر لو کوئی حرج نہیں۔“ اس نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا میں نے کنکری چھینکنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ حرج نہیں ہے۔“ اس دن آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق

❶ [illegible] 1727 [illegible]
[illegible] (3131) [illegible]

اب صاحب ہدی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس میں سے کھائے کیونکہ اگر اسے کھانے کی اجازت ہو تو ممکن ہے وہ زاد کی قلت کو مجبوری بنا کر حالانکہ مجبوری نہ ہو اسے کھانے کے لیے ذبح کرے اس لیے اسے روک دیا گیا البتہ آس پاس کے مسافر لوگوں کو کھانے اس میں سے گوشت لینے کی اجازت ہے (واللہ اعلم)

[1951]۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ نَحْوَهُ. ❶

ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ ناجیہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[67]..... بَاب مَنْ قَالَ الشَّاةُ تُجْزِءُ فِي الْهَدْيِ

اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے: قربانی کے لئے بکری کافی ہے

[1952]۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قربانی کے لئے بکری بھیجی تھی۔

فوائد:..... (۱) حدود حرم میں قربان کیے جانے والے جانور کو ہدی کہتے ہیں (۲) غیر حاجی و معتمر اپنی قربانی مکہ بھیج سکتا ہے (۳) عمرہ و حج میں بکری کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔

[68]..... بَاب فِي الْإِشْعَارِ كَيْفَ يُشْعَرُ

اشعار کیسے کیا جائے؟

1953۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ يُحَدِّثُ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی۔ پھر قربانی کے اونٹ منگوائے۔ اور ان کی کوہان کی دائیں جانب اشعار کیا۔ پھر اس سے خون صاف کیا اور ان کے گلے میں دو جوتیاں باندھ

---

❶ صحیح: ابو داود، کتاب المناسک، باب الہدی اذا عطب قبل ان یبلغ 1762؛ الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء اذا عطب الہدی ما یصنع بہ (910)

❷ صحیح: سابقہ کرر ہے۔

نَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ. ❶

دیے۔ پھر آپ کی سواری لائی گئی جب آپ ﷺ اس پر بیٹھے اور وہ بیداء میں کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ کہا۔

فوائد:...... (۱) اشعار کے معنی اعلام یعنی نشان زد کرنا ہے شرعی طور پر اشعار کہتے ہیں اونٹ کی کوہان پر زخم کر کے اس سے نکلنے والے خون کو اس پر مل دیا جائے یہ ہدی کی نشانی ہوتی ہے (۲) قربانی کے جانوروں کو جوتے کا ہار پہنانا یہ سنت ہے (۳) ذوالحلیفہ چونکہ اہل مدینہ کا میقات ہے وہاں تمام ظہر ادا کر کے احرام باندھ کر تلبیہ پکارا جائے گا۔

[69]... بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ
قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق

1954ـ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ الْخَبَرِيِّ قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَتَهُ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: ”یہ قربانی کا اونٹ ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: ”یہ قربانی کا اونٹ ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔“

فوائد:...... قربانی کے لیے مخصوص جانور چونکہ اللہ کے لیے وقف ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا اس کو ذاتی استعمال میں لانے سے احتراز برتنا چاہیے لیکن مجبوری کی بنا پر اس پر سوار ہونا اسے استعمال کرنا بھی درست ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الحج، باب تقلید النعل (1703)، ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب بعث الهدی الی الحرم... (1321)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تقلید الهدی وإشعاره عند الإحرام (3002)

[70]..... بَاب فِي نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا
قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا

1955۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ.......

عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا قَدْ أَنَاخَ بَدَنَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. ❶

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھا۔ تو انہوں نے کہا: ''اسے اٹھا کر کھڑا کر کے باندھ دے' محمد ﷺ کی سنت اسی طرح ہے۔''

فوائد:...... ''بَدَنَة'' یہ قربانی کے اونٹ یا گائے کو کہتے ہیں (المنجد) مذکورہ حدیث کے مطابق اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کیا جائے گا جس کا طریقہ (1950) کے تحت گزر چکا ہے گائے کے بارے بھی نحر کا لفظ آتا ہے لیکن اسے ذبح کرنا افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿فَاذْبَحُوا بَقَرَةً﴾ (البقرۃ) لہٰذا مذکورہ حدیث کا اونٹ کے بارے میں ہونا واضح ہے۔ (واللہ اعلم)

[71]..... بَاب فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ
موسم حج کے خطبہ کے متعلق

1956۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ هُوَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جس وقت 'عمرہ جعرانہ' سے واپس آئے تو (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو حج کے لئے بھیجا۔ ہم بھی ان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم لوگ 'عرج' میں تھے تو صبح کی اذان کہی' جب تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے پیچھے اونٹ کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ''یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی 'جدعاء' کی آواز ہے۔ لگتا

❶ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب رکوب البدن (1690) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی رکوب البدنہ

رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ
بَدَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ
أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ
فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ
رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَرَاءَةٌ أَقْرَؤُهَا عَلَى
النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ
فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو
بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ
مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ
عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةٌ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ
خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ
قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ
عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ
فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةٌ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ
كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ
أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ
إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ
فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ
بَرَاءَةٌ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ
الْأَوَّلُ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ
فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ
يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ
قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةٌ عَلَى النَّاسِ حَتَّى

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حج کے متعلق کوئی اور رائے
قائم ہو گئی شاید کہ رسول اللہ ﷺ ہی ہوں۔ تو ہم آپ
کے ساتھ ہی نماز پڑھیں گے اچانک اسی وقت اس پر
علی رضی اللہ عنہ سوار سامنے آ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ امیر
بن کر آئے ہیں یا قاصد؟ انہوں نے کہا: ”نہیں بلکہ قاصد
بن کے آیا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ میں
حج کے مقامات میں لوگوں کو سورہ براءت پڑھ کر سناؤں۔“
پھر ہم مکہ پہنچے تو ’ترویہ‘ کے ایک دن پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور لوگوں کو ان کے حج کے طریقے
سکھائے حتیٰ کہ جب فارغ ہو گئے تو علی کھڑے ہوئے۔
سورۃ براءت پڑھ کر لوگوں کو سنائی۔ حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ پھر
’یوم النحر‘ ہوا تو ہم واپس آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو
خطبہ دے کر ان کی واپسی ان کی قربانی اور ان کے حج کے
طریقوں کے متعلق بتا کر واپس آئے جب فارغ ہوئے تو
حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورۃ براءت
سنائی حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ جب پہلے نفر کا دن ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ اور ان کو بتایا کہ وہ منیٰ
سے کس طرح روانہ ہوں گے اور کس طرح کنکری ماریں
گے اور ان کو حج کے مناسک سکھلائے جب فارغ ہوئے
تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مکمل سورہ براءت پڑھ کر سنائی۔

خُمُسَهَا. ❶

فوائد:...... مذکورۃ حدیث کو امام البانی رحمہ اللہ نے نسائی میں ضعیف قرار دیا ہے جب کہ ہمارے فاضل محقق رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اس کی سند میں ابن خثیم راوی مختلف فیہ ہے چونکہ بعض نے اسے منکر الحدیث کہا۔ جب کہ امام ابن حجر رحمہ اللہ اس بارے میں مختلف وارد احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہونے والے الفاظ جنہیں اسحاق نے اپنی مسند میں جب کہ نسائی و دارمی نے اسی کی سند سے جو الفاظ بیان کیے ہیں ابن خزیمہؒ و ابن حبانؒ نے انہیں "ابن صریح حدثنی عبداللہ عثمان بن خشیم" کے طریق سے صحیح قرار دیا ہے۔ ان روایات میں جمع کی یہ صورت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آیۃ براءۃ تین جگہوں پر تلاوت کی جب کہ بقیہ جگہوں پر صرف ان امور کے اعلان پر ہی اکتفا کیا کہ اس سال بعد کوئی مشرک حج نہ کرے وغیرہ۔ واللہ اعلم

[72]..... بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
قربانی کے دن خطبہ کے متعلق

1957- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ........ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ لَا أَدْرِي جَمَلٌ أَوْ نَاقَةٌ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ قَالَ بِزِمَامِهِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالَ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب وہ دن ہوا تو نبی ﷺ اونٹ پر بیٹھے مجھے یاد نہیں کہ وہ اونٹ تھا یا اونٹنی اور ایک آدمی نے اس کی لگام پکڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون دن ہے؟ ابوبکرۃؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے۔ حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ اب آپؐ اس دن کے اصل نام کے علاوہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ابوبکرۃؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپؐ اس کے اصل

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب نحر الإبل مقیدۃ (1713) ومسلم، کتاب الحج، باب نحر البدن قیامًا مقیدۃ (3180)

قَالَ فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى مِنْهُ. ❶

نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ابوبکرہؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے جب ہمیں گمان ہوا کہ آپ اس کے اصل نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتوں سے آپس میں تعرض کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس دن، اس مہینے میں اور اس شہر میں تمہاری مال و جان سے تعرض کرنا حرام ہے۔ خبردار! یہاں موجود لوگوں کو چاہیے کہ غائب کو پہنچا دے کیونکہ شاید حاضر ہونے والا جسے بتائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔''

فوائد:...... (۱) یوم النحر کو خطبہ دینا سنت ہے (۲) عالم کے سوال کے جواب میں علم کے باوجود خاموش رہنا جائز ہے خصوصاً جب حصول علم کی توقع ہو (۳) کسی مسلمان کا مال وخون کسی بھی طور پر دوسرے کے لیے حلال نہیں سوائے اسلام کے حق یا اجازت کے ساتھ (۴) علم کو آگے پہنچانا: آپ ﷺ کی وصیت ہے۔

[73]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے بعد حیض آئے

1957۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ أَيْ حَلْقَى أَيْ عَقْرَى بِلُغَةٍ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَسْتِ قَدْ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى

عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ صفیہؓ حائضہ ہوگئیں، جب منیٰ سے روانہ ہونے کی رات آئی تو انہوں نے اسے انہی کی زبان میں کہا: اے سرمنڈی، نکوڑی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا؟ اس نے کہا:

❶ صحیح: النسائی، کتاب المناسک، باب الخطبة قبل یوم التروية (2993)

قَالَ فَارْكَبِي. ❶

"کیوں نہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر سوار ہو جا۔"

فوائد:...... ( ) طواف زیارۃ کو طواف الصدر اور طواف الرکن بھی کہا جاتا ہے (الفتح) ایسی عورت جو طواف زیارۃ کے بعد حائضہ ہو جائے اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں اگرچہ عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ ایسی عورت کو رکنے کا حکم دیتے ہیں اور طواف وداع اس کے لیے ضروری خیال کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع حدیث اس کے برعکس صحیح و صریح ہے (۲) کسی رنج کے موقع پر کسی کو تنبیہ کرنا جائز ہے، اگرچہ بد دعا مقصود نہ ہو۔

1959۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ...... عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ. ❷

اسود رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

74 ...... بَاب لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہیے

1960۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ...... عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فِي الْحَجِّ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَهِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يَقُولُ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ أَجَلُهُمْ عِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

زید بن یثیع کہتے ہیں ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس بات کے لیے بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا: "میں چار باتوں کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ ایک یہ کہ مومن کے علاوہ جنت میں کوئی نہیں جائے گا۔ اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور یہ کہ اس سال کے بعد مسلم اور کافر حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور یہ کہ جس شخص اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے اس کا معاہدہ اس کی مدت تک رہے گا اور جس کا معاہدہ نہیں ہے اس کے لیے چار مہینہ کی مہلت ہے یعنی قربانی کے دن کے بعد ذوالحجہ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى (1741) ومسلم، كتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال (3460)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3209)

فَاقْتُلُوهُمْ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ . ❶

کی تیسری تاریخ کو ان کے لئے مدت مقرر کی۔ پھر چار ماہ کے بعد ان سے لڑو۔‘‘

فوائد:...... (۱) یہ نو ہجری کا واقعہ جب آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کر کے روانہ کیا تھا پھر مذکورۃ اعلانات کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا اس سے پہلے تک مشرکین حج سے روکے نہیں گئے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ اگر کسی کے پاس حلال مال کا لباس نہ ہوتا اور اہل مکہ بھی فراہم نہ کر سکتے تو وہ ننگے ہی طواف کرنے لگتے تو اس موقع پر علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ایلچی کی حیثیت سے مذکورۃ اعلانات کر کے مشرکین کو طواف سے روکتے ہوئے بیت اللہ سے ہمیشہ کے لیے دفع کر دیا (۲) اسلام میں اہل کفر سے بھی عہدوں کی پاسداری مطلوب ہے۔

[75] ... بَاب إِذَا وَدَّعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے ہاتھ نہ اٹھائے

1961- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ قَالَ ...... سَمِعْتُ مُهَاجِرًا يَقُولُ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ الْيَهُودُ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفَصَنَعْنَا ذَلِكَ . ❷

مہاجر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے بیت اللہ کے پاس ہاتھ اٹھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: اس طرح تو یہودی کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو اس طرح نہیں کیا۔

فوائد:...... کعبہ کے ہاں یا اس کے دیکھنے پر جیسا کہ ترمذی میں الفاظ ہیں (إذا رأى البيت) ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اس کا استحباب یا منع صحیح سند سے ثابت نہیں کیونکہ مذکورۃ روایت میں ’’مہاجر‘‘ راوی مختلف فیہ بعض اسے مجہول اور بعض نے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ ابن حبان وغیرہ امام خطابی رحمہ اللہ اس حدیث کی (معالم السنن) میں تعلیق پر فرماتے ہیں ’’لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانے والوں میں سے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ رحمہم اللہ ہیں اور انہوں نے مہاجر کی حدیث کو اس کے مجہول ہونے کی بناء پر ضعیف قرار دیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ اپنی مسند میں نبی ﷺ سے اس

❶ صحیح: سابقہ ہی گزرے۔

❷ صحیح: (1470) کے تحت گزر چکی ہے۔

کے اثبات میں حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں "لیس فی رفع الیدین عندرؤیة البیت شیئی فلا اکرهه ولا استحبه" (تحفۃ الاحوذی) بیت اللہ کی رؤیت کے وقت ہاتھ اٹھانے کو نہ میں پسند کرتا ہوں اور نہ ناپسند، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کرنے یا چھوڑنے پر کوئی صحیح صریح دلیل وارد نہیں لہذا یہ عمل آدمی کی اپنی ذات پر محمول ہے سنت سے اس کا تعلق نہیں (واللہ اعلم)

[76] ... بَابٌ فِيْ حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ
مسلمان کی حرمت کے متعلق

1962۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ ......

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. ❶

جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کروایا پھر فرمایا: "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو"

فوائد:...... اسلام نے ایک آدمی کی جان کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو مکہ بلد حرام، شہر الحرام کی طرح قرار دیا ہے یہیں تک نہیں بلکہ اس کا ارتکاب مسلمان سے اس کی سلامتی تک چھین لیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میرے بعد کافر نہ ہو جانا" اور اس کفر کی وجہ اس قتل و غارت کو قرار دیا ہے جو کہ کوئی مسلمان ناحق کسی کا خون بہاتا ہے لہذا اسلام اپنے مادے "سلم" سلامتی کے مطابق ہر ایک کے لیے سلامتی کا ضامن ہے۔

[77] ... بَابٌ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق

1963۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يَقُوْلُ سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور ہم آپ کو اہل مکہ سے اس خوف کی

---

❶ صحیح البخاری ... 855 ... تحفۃ ...
30071 ... 5/168-190

وَنَحْنُ نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يُصِيبَهُ أَحَدٌ بِحَجَرٍ أَوْ بِرَمْيَةٍ. ❶

ہم سے چھپائے ہوئے تھے کہ کوئی آپ ﷺ کو پتھر نہ مار دے۔

فوائد: ...... (۱) صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے (۲) اپنی حفاظت یا پہرے کا انتظام توکل کے منافی نہیں (۳) آپ ﷺ بشر تھے اور برے تصرفات سے پہلے آگاہ نہیں ہوتے تھے۔

78 ـ بَابٌ فِي الْقِرَانِ
قران کے متعلق

1964ـ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ...

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ تَرَانِي أَنْهَى عَنْهُ وَتَفْعَلُهُ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ❷

مروان رضی اللہ عنہ بن حکم کہتے ہیں کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے منع کرتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات دیکھی تو دونوں کا تلبیہ کہا اور کہا: ”حج و عمرہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“ عثمان نے کہا تم مجھے دیکھتے ہو میں اس سے منع کرتا ہوں اور تم پھر بھی کام کرتے ہو تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑوں گا۔

فوائد: ...... (۱) ”متعہ“ سے مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے چاہے وہ تمتع کی صورت میں ہو یا قران کی صورت میں (۲) حج و عمرہ اکٹھا کرنا درست ہے اور سنت رسول ﷺ ہے (۳) سنت رسول کے مقابلے میں بڑے سے بڑے امام کا قول و فعل مردود و ناقابل عمل ہے اس سے معلوم ہوا کہ ”حق و درست بات امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے جب کہ ہم مقلد ہیں اور ہم پر اپنے امام کی تقلید واجب ہے“ جیسے اقوال غیر شرعی اور منہج سلف کے خلاف ہیں (اللهم اهدنا الى سواء السبيل)

1965ـ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ...

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العمرة، باب ... 121 [illegible] ... مسلم ... [illegible] ... 1220 [illegible]

❷ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب التمتع والإقران ... 1600 [illegible]

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں حج اور عمرہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“

1966۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ أَنَسٍ فَقَالَ إِنَّمَا أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ مَا يَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا ❷

بکر رحمہ اللہ بن عبداللہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا تو انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا۔“ میں انس رضی اللہ عنہ کی طرف واپس آیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا انہوں نے کہا: ”وہ ہمیں بچے سمجھتے ہیں۔“

فوائد:...... انس رضی اللہ عنہ کی بات ہی راجح ہے کہ آپ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا اور تلبیہ پکارا تھا جیسا کہ اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[79]... بَابُ الطَّوَافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف کرنا

1867۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ......

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وَلِيتُمْ هَذَا الْأَمْرَ فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ أَوْ صَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ❸

جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو کسی کو منع نہ کرنا کہ وہ رات یا دن میں جس وقت چاہے طواف کرے یا نماز پڑھے۔“

فوائد:...... مکروہ اوقات میں طواف کے بعد والی دو رکعتوں کی ادائیگی میں اگرچہ کچھ اختلاف ہے بہرحال مذکورہ حدیث اور دیگر دلائل کی بنا پر راجح یہی ہے کہ طواف کی رکعتیں کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہیں۔

---

❶ [illegible] (1563)

❷ صحیح۔ پیچھے گزر چکی ہے۔

❸ [illegible] (1795)

ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طواف کے بعد کسی بھی وقت 2 رکعتوں کی ادائیگی کی جمہور صحابہ اور ان کے بعد کثیر ائمہ نے اس کی اجازت دی ہے (الفتح) جب کہ امام ثوری رحمہ اللہ، مالک و ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو ناپسند خیال کرتے ہیں ان کی دلیل فجر و عصر کے بعد نماز سے روکنے کا عموم ہے جب کہ صحیح بات یہی ہے کہ ان اوقات میں بھی کبھی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد یا سنن کی قضائی دی جاسکتی ہے تو ان رکعات کی ادائیگی میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

[80]..... بَاب فِي دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا
دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا

1968۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی طویٰ میں رات گزاری حتی کہ صبح ہوگئی پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فوائد:..... نبی کریم ﷺ سے صرف عمرہ جعرانہ کے موقع پر ہی مکہ میں رات کو داخل ہونا ثابت ہے اسکے علاوہ آپ ﷺ دن کو ہی مکہ داخل ہوتے۔ انکے اس فعل کی وجہ بیان کرتے ہوئے عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چونکہ امام تھے لہٰذا لوگوں کو (طریقہ دخول) بتانے کے لیے دن کو داخل ہوتے لہٰذا آپ رات کو بھی داخل ہوسکتے ہو کیونکہ تم اللہ کے رسول کی طرح نہیں ہو (فتح الباری)

[81] ..... بَاب فِي أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ
کس راستے سے مکہ میں داخل ہونا چاہیے؟

1969۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اونچے ٹیلے سے مکہ میں داخل ہوتے تھے اور نیچے والے ٹیلے سے نکلتے تھے۔

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب السنن، باب الطواف بعد العصر (1894)، و سنن نسائی، کتاب مناسک، باب اباحۃ الطواف فی کل الاوقات (2924)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب دخول مکۃ نهاراً او لیلاً (1574)، و مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طوی (3034)

فوائد:..... الثنية العليا و الثنيه السفل کے لیے کداء کا لفظ بھی روایات میں آیا ہے ثنية العليا وہ مقام ہے جدھر سے اہل مکہ اپنے قبرستان المعلی کی جانب اترتے ہیں اسے حجون بھی کہا جاتا ہے جب کہ ثنیہ لفظی طور پر پہاڑ گھاٹی یا اس میں پائے جانے والے بلند راستے کو کہتے ہیں۔ اور ثنیہ سفلی یہ شعب شامیین کے قریب تعیقعان کی جانب ہے (فتح الباری)

لہٰذا دخول مکہ اور خروج میں ان راستوں کو اپنانا سنت ہے حتمی نہیں کیونکہ آپ ﷺ اسے تیسیر آسانی کے لیے اپناتے تھے۔ (واللہ اعلم)

[82]..... بَاب مَتَى يُهِلُّ الرَّجُلُ
آدمی کب تلبیہ کہے؟

1970۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں اپنا پاؤں رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوتی تھی تو آپ مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہتے۔

فوائد:..... معلوم ہوا میقات سے احرام باندھ لینے کے بعد سواری پر سوار کر مکہ کی جانب نکلتے ہوئے تلبیہ پکارنا شروع کیا جائے گا۔

[83]..... بَاب مَا يَصْنَعُ الْمُحْرِمُ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ
جب محرم کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ کیا کرے؟

1971۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ....

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ يَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ. ❷

ابان بن عثمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے محرم کے متعلق فرمایا: "جب اس کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ ان پر ایلوے کا لیپ کرے۔"

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من أین یخرج من مکة (1576) و مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مکة من ثنیة العلیا (3030)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الاهلال من حیث تنبعث الراحلة (1187) و ابن ماجه، کتاب المناسک، باب ذات حرام (2916)

فوائد:...... حالت احرام میں سرمہ یا کوئی دوا وغیرہ ڈالی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کی خوشبو نہ ہو۔

[84]..... بَاب أَيْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ بَعْدَ الطَّوَافِ
آدمی طواف کے بعد کہاں نماز پڑھے؟

1972۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ .... سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم میں دو رکعت ادا کیں پھر صفا کی طرف گئے۔

فوائد:...... طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر دو رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے قرآن میں ہے ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرۃ: 120) مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ جب کہ یہ ضروری نہیں اگر جگہ میسر نہ ہو تو طواف کے بعد والی رکعات حرم میں کہیں بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔

1973۔ قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ. ❷

شعبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایوب نے عمرو بن دینار کے واسطے سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: "یہی سنت ہے"

[85]..... بَاب فِي طَوَافِ الْوَدَاعِ
الوداعی طواف کے متعلق

1974۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ .... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ لوگ حج سے فارغ ہو کر ہر طرف کو چلے جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی نہ جائے حتیٰ کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس گذرے۔"

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الحج باب جواز مداواۃ المحرم عینیہ (2879) و ابو داؤد: کتاب المناسک باب یکتحل المحرم (1836)

❷ متفق علیہ: البخاری: کتاب الصلاۃ باب قول اللہ تعالیٰ (واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا) (395-396) و مسلم: کتاب الحج باب ما یلزم من أحرم بالحج (1234)

❸ صحیح: سابقہ سند کی بنا پر یہی ۲ حصول ہے۔ احمد 85/2

فوائد:..... مکہ سے نکلتے ہوئے یوم النحر والے دن سب سے آخری کام طواف وداع ہے یہ ہر ایک کے حق میں لازم ہے۔ اس کے بعد فوراً مکہ سے نکل جانا چاہیے البتہ ایسی عورت جسے حیض یا نفاس آ رہا ہو اور وہ طواف زیارت کر چکی ہو تو وہ طواف وداع کے بغیر نکل سکتی ہے دیکھیے: گذشتہ حدیث۔

1975۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. ❶

ابن عباس کہتے ہیں کہ حیض والی عورت کو رخصت دی گئی کہ جب وہ طواف افاضہ کر لے تو چلی جائے۔

1976۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَامَ أَوَّلَ أَنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ. ❷

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے سال سنا کہ وہ نہ جائے۔ پھر میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ''وہ چلی جائے نبی ﷺ نے اسے رخصت دی ہے۔''

فوائد:..... اہل علم کی یہی شان ہے کہ حق معلوم ہوتے ہی فوراً اپنی رائے سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کو قبول حق کی راہ میں رکاوٹ نہیں بناتے جیسے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اگلے سال حق معلوم ہونے پر اپنے سابقہ قول کو چھوڑ دیتے ہیں۔

1977۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفَضْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِعَامٍ. ❸

طاوس یمانی کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا جا رہا تھا کہ اگر عورتوں کو کوچ ہونے سے پہلے حیض آ جائے اور قربانی کے دن انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہو تو کیا وہ بیت اللہ کے طواف سے رکی رہیں؟ تو انہوں نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے رخصت کا ذکر کیا تھا اور یہ عبداللہ بن عمر کی وفات سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

---

❶ صحیح [illegible] (3296) [illegible] (2002) [illegible]

❷ صحیح [illegible]

❸ صحیح [illegible]

[86]..... بَاب فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي بَلَدِهِ

اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے

1978۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ .....

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رِجَالًا يَبْعَثُ أَحَدُهُمْ بِالْهَدْيِ مَعَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ إِذَا بَلَغَتْ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَلِّدْهُ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ لَمْ يَزَلْ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ صَفْقَتَهَا بِيَدِهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ . ❶

مسروق کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: "اے ام المومنین! بعض لوگ قربانی کا جانور کسی کے ساتھ بھیج دیتے اور کہتے ہیں کہ جب فلاں مقام پر پہنچو تو اسے قلادہ باندھ دینا پھر جب تک وہ آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے یہ آدمی محرم ہی رہتا ہے حتی کہ لوگ احرام کھول دیں۔ مسروق کہتے ہیں: میں نے پردے کی اوٹ سے ان کی تالی کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: "میں رسول اللہ ﷺ کے لئے قلادے بنا کرتی تھی۔ اور کعبہ کی طرف قربانی کا جانور بھیجا کرتے تھے۔ آپ پر ان باتوں میں سے کوئی بات حرام نہیں ہوتی تھی جو آدمی کو اپنی بیوی سے حلال ہوتی ہے۔ حتی کہ لوگ واپس آ جاتے تھے۔"

فوائد:...... جو شخص مکہ ھدی روانہ کرے صحیح بات یہی ہے کہ وہ حلال ہی رہے گا اسے محرم شمار نہیں کیا جائے گا امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "من بعث هديه لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيئ مما يحرم على المحرم وهذا مذهبنا و مذهب العلماء كافة." (تحفۃ الاحوذی) جس نے اپنی ہدی روانہ کی وہ محرم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی محرم والی شئی حرام ہوگی یہ ہمارا اور تمام علماء کا مذہب ہے جیسے کہ موقف عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا راجح ہونا واضح جب کہ اس کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتوی اور دیگر صحابہ کا موقف مرجوح ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (فتح الباری)

1979۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

---

❶ صحیح: أخرجه النسائي في الكبرى (4198) مزید دیکھئے حدیث (1955)

أَنَّ عَـائِشَةَ قَـالَـتْ كُـنْـتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مُقَلَّدَةً وَيُقِيمُ بِالْمَدِينَةِ وَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لئے قلادے بنا کرتی تھی۔اور وہ اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ باندھ کر بھیجا کرتے تھے۔اور خود مدینہ میں مقیم ہوتے تھے۔اور کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے حتی کہ آپ ﷺ کے جانوروں کی قربانی کی جاتی تھی۔

[87]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمِنًى
منی میں عمارت بنانے کی کراہت

1980۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ وَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا ....

عَنْ عَـائِشَةَ قَـالَـتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بِنَاءً يُظِلُّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: "اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپؐ کے لئے منی میں مکان نہ بنا دیں جو آپؐ کو سایہ دے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، منی اس شخص کے اونٹ باندھنے کی جگہ ہے جو پہلے آ جائے۔"

فوائد:..... مذکورۃ حدیث سے واضح ہو کہ ایسی جگہیں جو مسلمانوں کی مشترکہ عبادت گاہیں ہیں وہاں پر اپنے لیے ایک جگہ کو خاص کر لینا خلاف شریعت ہے اسی طرح مساجد وغیرہ میں جو بعض لوگوں نے وطیرہ بنایا ہوا ہے کہ پہلی صف میں اپنی جگہ روک لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے وضوء بھی نہیں بنایا ہوتا ایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔

[88]..... بَاب فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ
حج اور عمرۃ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا

1981۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب فتل القلائد والبقر (1698) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب بعث الهدی إلی الحرم ..... (3181)
❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ وَقُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا. ❶

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ عبداللہ بن خالد کہتے ہیں: مالک کے پاس پڑھا گیا کہ ابن شہاب نے کہا: ”اس دن رسول اللہ ﷺ محرم نہیں تھے۔“

فوائد: ...... (۱) دفاع کے لیے حفاظتی لباس پہننا جائز و درست ہے (۲) فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے لیے حرم کچھ دیر کے لیے حلال ہوا تھا اس کے بعد اس کی حرمت پھر پلٹ آئی اسی دوران آپ ﷺ نے ابن خطل کو کعبہ کے اندر قتل کی سزا سنائی (۳) مکہ میں بلا احرام یعنی حج و عمرہ کی نیت کے بغیر داخل ہونا درست ہے۔

1982۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ...

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ حِينَ افْتَتَحَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ كَانَ مَعَ أَبِيهِ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اس میں داخل ہوئے آپ کے سر پر احرام کے بغیر سیاہ پگڑی تھی۔

فوائد: ...... (۱) مذکورہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا یہ آپ کے حلال ہونے کی علامت ہے کیونکہ احرام میں سر نہیں ڈھانپا جاتا (۲) کالی پگڑی پہننا سنت رسول ہے جب کہ اس کو علامت بنا لینا خلاف سنت ہے اسی طرح کسی اور رنگ کو اپنا لینا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

❶ حسن: ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب قتل الاسیر...، (2685)؛ ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب دخول مکۃ (3006)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصید، باب دخول الحرم ومکۃ بغیر احرام (1846)؛ ومسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام (3295)

[89]..... بَابٌ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا

قربانی کے اونٹ جانوروں میں سے قصاب کو کچھ نہ دینا چاہیے

1983۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ ......

أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا. ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے قربانی کے جانوروں پر کھڑا ہو اور ان کا گوشت ان کے چمڑے اور ان کے جل تقسیم کریں۔ اور گوشت بنانے والے قصاب اُجرت میں قربانی کا گوشت نہ لیں۔

فوائد:...... قربانی کو تین حصوں میں تقسیم بھی کیا جا سکتا ہے (۱) آدمی خود کھا لے (۲) دوست احباب کو تحفہ کے طور پر دے دے (۳) غربا و مساکین میں اس کو تقسیم کر دیا جائے۔ لہٰذا قربانی کے جمیع اجزا کا یہی حکم ہے۔ چاہے وہ گوشت ہو یا اس کے متعلقات مثلاً چربی، چمڑا وغیرہ۔ ان اشیاء کو بھی مذکورہ تین مدوں میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ اس کی کھال وغیرہ قصائی کو بطور اجرت دینا ممنوع وغیر مشروع ہے۔

[90]..... بَابٌ فِي جَزَاءِ الضَّبُعِ

گوہ کے بدلے کے متعلق

1984۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَفِيهِ كَبْشٌ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ شکار ہے اور جب محرم اس کا شکار کرے تو اس کے بدلہ میں ایک مینڈھا دینا ہوگا۔''

فوائد:...... (۱) محرم کے لیے شکار حرام ہے قرآن میں ہے: ''اے ایمان والو! شکار کو قتل نہ کرو جب تم حالتِ احرام میں ہو جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کے ذمے اسی کی مثل جانور ہے۔ جس کا دو عدل

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکة بغیر احرام (3296) والنسائی، کتاب مناسك الحج، باب دخول مکة بغیر احرام (2869)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب الجلال للبدن (1707) ومسلم، کتاب الحج، باب فی صدقة لحوم الهدی وجلودها وجلالها (3167)

والے فیصلہ کریں گے یا تو کعبہ میں کی جانے والی قربانی یا کفارے کے طور پر مساکین کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے" (المائدہ:95) (۲) گوہ کے بدلے مینڈھا ذبح کیا جائے گا۔

1985۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ آكُلُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هُوَ صَيْدٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي الضَّبُعِ تَأْكُلُهُ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَكْلَهُ. ❶

عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعمار کہتے ہیں کہ میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے پوچھا: میں گوہ کھا لوں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" میں نے کہا "وہ شکار ہے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" میں نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" ابومحمد سے کہا گیا: آپ گوہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ اسے کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "میں اسے کھانا ناپسند کرتا ہوں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حلال چیز کھائی جاسکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بندہ اسے پسند کرے اور کھائے کیونکہ حلت وحرمت، پسند وناپسند سے الگ چیز ہے ضروری نہیں کہ ہر حلال چیز کھائی جائے۔

[91].... بَابٌ فِيمَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ عِلَّةٍ
اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارے

1986۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ. ❷

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عباسؓ کہتے ہیں کہ عباسؓ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ زمزم کا پانی نکالنے کی وجہ سے وہ منیٰ کی راتوں میں مکہ رہے تو آپؐ نے اسے اجازت دے دی۔

فوائد:...... گیارہ، بارہ اور تیرہ یہ تین دن رمی کے لیے منیٰ میں قیام کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی مجبوری کی بنا پر منیٰ میں قیام نہ کرسکتا ہو تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ مکہ میں کہیں بھی قیام کرلے۔ جبکہ بلاعذر ایسا کرنے

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی أكل الضبع (3801) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع یصیبها المحرم (851)

❷ الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع یصیبها المحرم (851) وابن ماجه کتاب الصید، باب الضبع (3236)

والے پر دم، قربانی لازم ہے۔

1987. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❶

عیسیٰ بن یونس عبیداللہ بن عمر سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب سقاية الحاج (1634) ومسلم، كتاب الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيام التشريق (3164) وابن ماجه، كتاب المناسك، باب البيتوتة بمكة ليالي منى (3065)

٦..... من كتاب الأضاحي

قربانیوں کا بیان

[1] باب السُّنَّةِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کا شرعی طریقہ

۱۹۸۸۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ .....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُنَّ بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو خاکستری رنگ کے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کی، آپ بسم اللہ اللہ اکبر کہتے تھے۔ میں نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے انہیں ذبح کر رہے تھے۔ اور آپ ان کے پہلو پر اپنے قدم رکھے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ نے ان سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد:...... گھروں میں ہونے والی قربانی کے لیے عربی زبان اور حدیث نبویہ میں متعدد الفاظ استعمال ہیں۔ (۱) اُضْحِيَّةٌ اس کی جمع اضاحی، امام دارمی رحمہ اللہ نے یہی لفظ ترجمۃ الباب میں ذکر کیا ہے (۲) ضَحِيَّةٌ اس کی جمع ضحایا (۳) أَضْحَاةٌ جمع أَضْحَى، اسی مناسبت سے بڑی عید کو عیدالاضحیٰ کہتے ہیں کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ یاد رہے! حاجی اور عمرہ کرنے والے جو مکہ مکرمہ میں قربانی کرتے ہیں ان کے لیے یہ الفاظ نہیں آتے بلکہ ان قربانیوں کے لیے ہدی، بُدن وغیرہ بولے جاتے ہیں۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بڑے اہتمام و شوق سے دو خوبصورت مینڈھے تکبیر پڑھ کر خود ذبح کیا کرتے تھے۔

❶ تخریج: اسناده صحيح وأخرجه البخاري في الأضاحي باب التكبير عند الذبح (5565) ومسلم في كتاب الأضاحي باب استحباب الأضحية وذبحها (5090)

1989۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ ...

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ ثُمَّ سَمَّى اللَّهَ وَكَبَّرَ وَذَبَحَ. ❶

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب ان کو قبلہ رو کیا تو یہ دعا پڑھی: "میں نے اپنے چہرے کو یکسو ہو کر اس ذات کے لئے متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! یہ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے محمد ﷺ اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا۔"

فوائد:...... امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ، امام حاکم رحمہ اللہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ بصورت اس دعا کا پڑھنا لازمی نہیں مستحب ہے، البتہ ذبح کرتے مسنون مشہور تکبیر پڑھنا فرض ہے۔

[2] ... بَابُ مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأُضْحِيَةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے

1990۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ ...

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں نہ

---

❶ صحیح بشواہد۔ ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا (2795) والترمذی، کتاب الأضاحی، باب حدثنا قتیبة (2521)

فَلَا يُقَلِّمْ أَظْفَارَهُ وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. ❶

اپنے ناخن کاٹے اور نہ بال کٹوائے۔"

1991۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ شَيْئًا. ❷

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب ذو الحجہ کا عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو نہ اپنے بال منڈوائے اور نہ ناخن کاٹے۔"

فوائد:...... امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث سے استدلال فرماتے ہیں کہ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ناخن وغیرہ نہ تراشے یعنی جس کا قربانی کا ارادہ نہیں ہے اس پر یہ پابندی عائد نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ کے الفاظ کا مزاج بتلاتا ہے کہ قربانی ہر ایک پر فرض نہیں اور فی الحقیقت بھی راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ قربانی فرض نہیں بعض اہل علم جن نصوص سے اس کی فرضیت پر استدلال کرتے ہیں وہ استدلات باطل و مردود ہیں۔ مثلاً بعض اہل علم گھروں میں کی جانے والی قربانی کی فرضیت پر قرآن پاک کی یہ آیت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اللہ نے حکم دیا ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

چونکہ وَانْحَرْ امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لیے آتا ہے لہٰذا قربانی فرض ہے جب کہ اس آیت سے گھریلو قربانی کی فرضیت پر استدلال کرنا درست نہیں۔

(۱) یہاں آپ ﷺ کو مطلق فرمایا جا رہا ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں مگر آپ نے نماز بھی اللہ کے لیے پڑھنی ہے اور جانور بھی اپنے رب کے نام پر نحر کرنا ہے یعنی جانور اور بالخصوص اونٹ اپنے رب کے لیے نحر کریں۔ (۲) جو مخصوص قربانی گھروں میں کی جاتی ہے اس کے لیے شروع کے مخصوص الفاظ کیے ہیں جب کہ اس آیت میں ایسا اشارہ تک نہیں۔ اور

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو مرید التضحیة ...... (5089) والنسائی، کتاب الضحایا، باب أخبرنا سلیمان بن سلم (4373)

❷ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو مرید التضحیة ...... (5089) والنسائی، کتاب الضحایا، باب أخبرنا سلیمان بن سلم (4373)

اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب تک دلالت قطعی نہ ہو کسی حکم کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ (۴) نحر صرف اونٹ کے لیے خاص ہے، جب کہ گھریلو قربانی میں اونٹ کی قربانی بہت قلیل تعداد میں ہوتی ہے۔" دوسری دلیل "بعض اہل علم قربانی کی فرضیت پر صحیح بخاری کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے قربانی کا جانور عید کی نماز سے پہلے ذبح کر دیا وہ اس کی جگہ اور جانور ذبح کرے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں لہٰذا کوئی گنجائش نہیں، قربانی کرنا فرض ہے یہ استدلال بھی باطل ہے، کیونکہ سنت عمل بھی جب متعین وقت اور مخصوص طریقہ کے مطابق نہ ہوگا وہ قابل قبول نہیں ہوگا مسنون قربانی کے لیے جہاں وقت تعین ہے وہاں طریقہ بھی واضح کیا گیا لہٰذا جو اس کے خلاف کرے گا اس کو دوبارہ صحیح کرنے کا کہا جائے۔ دوبارہ صحیح کرنے کا حکم یہ معنی ہرگز نہیں رکھتا کہ اب یہ عمل اس کے ذمہ فرض ہو گیا ہے۔ یاد رہے! سنت یا نفل کی ادائیگی جب مسنون طریقہ سے نہ ہوگی تو اس کے اعادہ کے حکم پر وہ سنت یا نفل فرض نہیں ہوتے (بات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں) تیسری دلیل: سیدنا ابو ہریرہ کا قول ہے "مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا" جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ معلوم ہوا قربانی کی بڑی اہمیت ہے لہٰذا یہ فرض ہے لازمی ہے حیرت کی بات ہے کہ حافظ عبد المنان نوری صاحب حفظہ اللہ ایک طرف تو قول صحابی کو ذرا اہمیت نہیں دیتے بلکہ قول صحابی اور قول عامی کو برابر سمجھتے ہیں مگر حافظ صاحب حفظہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید یعنی قربانی کی فرضیت ثابت کرنے کے لیے قول ابو ہریرہ کو اپنی کتاب میں نقل فرما دیا ہے اور بڑی شرح و بسط سے قول صحابی سے حکم شرعی بلکہ فرضیت ثابت فرما رہے ہیں۔ حالانکہ قول صحابی وعید پر مشتمل ہے اس وعید سے فرضیت ثابت کرنا حقائق کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد (شیخین) کریمین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ہے اور ان دونوں بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ اس خدشہ کے پیش نظر قربانی چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس کو واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ (دیکھیں: مصنف عبد الرزاق 4/381، السنن الکبری 9/259۔ المحلی 7/357) مفسر قرآن حضرت عباس رضی اللہ عنہ قربانی کے فرض ہونے کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق حدیث 8146 السنن الکبری 9/265، المحلی 7/358) مؤذن رسول سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی فرضیت کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق: 8156، المحلی 7/357) مزید برآں حضرت ابو سعید بدری انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدَعَ الْأُضْحِيَةَ وَ إِنِّي لَمِنْ أَيْسَرِكُمْ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يُحْسَبَ أَنَّهَا حَتْمٌ

وَاجِبٌ" میں باوجود استطاعت و آسانی کے قربانی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ کہیں لوگ اس کو حتمی واجب نہ سمجھ لیں۔ (مصنف عبدالرزاق 4/ 383، السنن الکبریٰ 9/ 295، المحلی 7/ 358) اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد محترم امام عطاء رحمہ اللہ مفتی مکہ سے سوال کیا گیا کہ کیا قربانی لوگوں پر واجب ہے؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں لیکن نبی اکرم نے قربانی کی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق 8134) علماء احناف بھی قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ صحیح سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں کہ آپ رحمہ اللہ قربانی کے وجوب کے قائل تھے۔ کیونکہ احناف کے ہاں دین صرف قول امام ہے جب تک امام صاحب نہ فرمادیں ان کے ہاں کوئی چیز بھی دین نہیں بنتی۔ جس طرح کہ حنفی ائمہ کے اقوال سے واضح ہوتا ہے۔ محض اپنی طرف سے مسائل بنا بنا کر امام صاحب کی طرف منسوب کرتے رہنا کہاں کی دیانت داری ہے۔

[3] ... بَابُ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ

ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں

1992- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا قَالَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي. ❶

براء رضی اللہ عنہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، دبلا جس میں گوشت نہ ہو۔"

فوائد:..... صدقہ میں یہ اصول ہے ﴿لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون﴾ جب تک اللہ کی راہ میں پسندیدہ وعمدہ چیز نہ دی جائے مکمل نیکی حاصل نہیں ہوتی ہے تو قربانی میں بھی اسوہ رسول سامنے رکھتے ہوئے، خوبصورت، صحت مند اور ہر قسم کے عیب سے پاک جانور کی قربانی کرنا چاہیے۔

1993- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ...

---

❶ صحیح: موطا امام مالک، کتاب الضحایا، باب ما ینہی عنہ من الضحایا (1)؛ ابو داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (2803)

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ عَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِئْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ وَفِي الْأُذُنِ نَقْصٌ وَفِي الْقَرْنِ نَقْصٌ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ. ❶

عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے براء سے ان جانوروں کے متعلق پوچھا جن کی قربانی سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انہوں نے کہا: "وہ چار قسم کے جانور ہیں۔ جو کفایت نہیں کرتے۔ بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو۔ اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور مریض جس کا مرض ظاہر ہو۔ اور بوڑھا انتہائی لاغر۔" عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے براء سے کہا: میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ دانت کان اور سینگ میں کوئی نقص ہو۔ انہوں نے کہا: "جسے تم برا سمجھو اسے چھوڑ دو اور کسی کے لئے اسے حرام مت کرو۔"

1994۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ....

سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَقَرَةُ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ الْقَرْنُ قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ الْعَرَجُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ ثُمَّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ. ❷

حجیہ بن عدی کہتے ہیں۔ میں نے سنا علی رضی اللہ عنہ سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا۔ گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟ انہوں نے کہا: سات آدمیوں کی طرف سے۔ میں نے کہا: اگر سینگ میں کوئی نقص ہو؟ انہوں نے کہا: اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔ حجیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اگر لنگڑا پن ہو؟ انہوں نے کہا: قربانی کی جگہ تک پہنچ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ کان آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔"

1995۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيِّ . . .

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج۔

❷ صحیح: الترمذي، كتاب الأضاحي، باب [illegible] والنسائي، كتاب الأضاحي، باب [illegible] مشقوقة الأذن: 4388

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ فَالْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کان آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور مقابلہ، مدابرۃ، خرقاء اور شرقاء کی قربانی نہ کریں۔ مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔ اور مدابرہ وہ ہے جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو۔ اور خرقاء وہ ہے جس کا کان چرا ہوا ہو۔ ورشرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو۔

[4].... بَابُ مَا يُجْزِءُ مِنَ الضَّحَايَا

قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کر جاتے ہیں

1996۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا. ❷

عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقسیم کیے مجھے ایک جذعہ دیا۔ میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جذعہ ملا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی قربانی کرو۔"

1997۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَمًا أَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَسَمْتُهَا وَبَقِيَ مِنْهَا عَتُودٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْعَتُودُ الْجَذَعُ مِنَ

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ کے صحابہ میں تقسیم کر دوں میں نے ان کو تقسیم کیا تو ایک عتود باقی رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی قربانی تم کر لو۔" ابو محمد کہتے ہیں: عتود بکری کے ایک

---

❶ رجالہ ثقات: کہا گیا ہے کہ ابو اسحاق نے شریح سے کچھ نہیں سنا۔ أبو داؤد، كتاب الضحايا، باب ما يكره من الضحايا (2804) والترمذي، كتاب الأضاحي، باب ما يكره من الأضاحي (1498)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأضاحي، باب قسمة الأضاحي بين الناس (5547) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب سن الأضحية (5056) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب سن الأضحية (5058)

الْمَعْزِ ۔ ❶ بکری کے بچے کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... یاد رہے یہ عام نہیں ہے کہ ہر شخص بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کرے بلکہ یہ اجازت سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے اور ایک حدیث میں خصوصیت کے واضح الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ضَحِّ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُرَخِّصُهُ لِأَحَدٍ فِيهَا بَعْدُ" تو اس کی قربانی دے تیرے بعد دوسرا اس میں کسی کے لیے میں رخصت نہیں دیتا ہوں (السنن الکبری 9/270) شارح صحیح البخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الْمَعْزِ لَا يُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُورِ (فتح الباری 15/70) حدیث اور جمہور اہل علم کے قول کے مطابق بکری کا (کھیرا) قربانی کے لیے کفایت نہیں کرتا۔ نیز صحیح مسلم میں تنگی کے وقت بھیڑ کا کھیرا کرنے کی اجازت موجود ہے البتہ مطلق اجازت درست نہیں۔

[5] ..... بَابُ الْبُدْنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ
اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے

1998۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ .....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَرِكُوا فِي الْهَدْيِ ۔ ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹوں کی قربانی کی اور ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ لوگ قربانی میں شریک ہو گئے۔"

فوائد:...... احادیث مبارکہ کی واضح دلالت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حالت اقامت میں اونٹ، گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور سفر میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد کی شراکت درست ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 3131 میں ہے۔ بعض اہل علم مطلق طور پر سفر و حضر کا فرق کیے بغیر اونٹ میں دس افراد کی شراکت کے قائل ہیں اور وہ دلیل میں مذکورہ حدیث ہی پیش کرتے ہیں ہمارے علم کے مطابق یہ موقف راجح نہیں ہے، احتیاط اسی میں ہے کہ حضر میں سات حصوں پر ہی اکتفا کیا جائے یاد رہے! دس والی روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں شاذ قرار دیا ہے... واللہ اعلم۔

---

❶ صحیح: سابقہ حوالہ دیکھیے۔
❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراک فی الھدی، (3172)

1999۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ .....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ . ❶

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں۔ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ابو محمد سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

[6] ... بَابٌ فِي لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
قربانی کے گوشت کے متعلق

2000۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَوْ قَالَ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے گوشت سے منع کیا۔یا انہوں نے کہا: آپ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا۔

2001۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ......

عَنْ نُبَيْشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ اتَّجِرُوا اطْلُبُوا فِيهِ الْأَجْرَ . ❸

نبیشہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہم تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں تاکہ تمہارے لئے کافی ہو جائیں۔اب تمہیں اللہ نے کشادگی دے دی ہے۔لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو اور اتجار کرو۔ابو محمد کہتے ہیں: یعنی اس میں اجر تلاش کرو۔

2002۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ

---

❶ صحيح: موطا امام مالك، كتاب الضحايا، باب الشركة في الضحايا (9) ومسلم، كتاب الحج، باب الاشتراك في الهدي (1318)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأضاحي، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي (5574) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي ... (5073)

❸ صحيح: ابو داؤد، كتاب الضحايا، باب في حبس لحوم الأضاحي (2813) واحمد 5/75_76

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ وَضَحَّى النَّاسُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ لَتَرْفُقُ بِالنَّاسِ كَانُوا يَدَّخِرُونَ مِنْ لُحُومِهَا وَوَدَكِهَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَلَمْ تَنْهَهُمْ عَامَ أَوَّلَ عَنْ أَنْ يَأْكُلُوا لُحُومَهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ ذَلِكَ لِلْحَاضِرَةِ الَّتِي حَضَرَتْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لِيَبُثُّوا لُحُومَهَا فِيهِمْ فَأَمَّا الْآنَ فَلْيَأْكُلُوا وَلْيَدَّخِرُوا ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ جب اگلا سال آیا لوگوں نے قربانی کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! ان قربانیوں سے لوگ فائدہ اٹھاتے تھے ان کے گوشت اور چربیوں کو ذخیرہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "آج ان کو اس بات سے کیا چیز منع کر رہی ہے؟" میں نے کہا: "اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ ﷺ نے ان کو پچھلے سال تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے ان کو اس لیے منع کیا تھا کہ جو لوگ ان کے پاس گاؤں سے آئے تھے یہ لوگ انہیں قربانی کا گوشت کھلائیں۔ لیکن اب وہ کھائیں اور ذخیرہ بھی کر لیں۔"

2003۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى أَصْلِحْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ فَأَصْلَحْتُ لَهُ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ ❷

ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہا اور ہم منیٰ میں تھے "میرے لئے اس گوشت کو بناؤ۔" میں نے آپ کے لئے اسے بنایا آپ ﷺ مدینہ پہنچنے تک اسے کھاتے رہے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزود منها (557)
❷ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی (5083) [illegible]
[illegible] (2724)

2004۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ.........

سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنْ كُنَّا لَنَتَزَوَّدُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ تک رکھ لیتے تھے ابو محمد کہتے ہیں یعنی قربانی کے گوشت کو۔

فوائد:...... بہرصورت افضل واعلیٰ یہی ہے کہ فقراء ومساکین میں زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے اور اچھا گوشت تقسیم کیا جائے۔ گو زیادہ دنوں تک گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت ہے مگر اولیٰ یہی ہے یوم النحر اور ایام التشریق میں ہی مستحقین تک ان کا حصہ پہنچا دیا جائے۔

[7]..... بَاب فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ

امام سے پہلے قربانی کرنا

2005۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَزُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ضَحَّى قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ دَعَاهُ فَذَكَرَ لَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقٌ لِي جَذَعَةٌ مِنَ الْمَعْزِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تُجْزِءُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد قُرِءَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ

براء بن عازب کہتے ہیں کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز سے پہلے قربانی کر لی۔ نماز پڑھنے کے بعد نبی ﷺ نے انہیں بلایا۔ اور انہوں نے آپ کو اس کام کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: "بے شک تیری تو صرف گوشت کی بکری ہے۔" انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک برس کا بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی قربانی کر لو۔ مگر تیرے بعد یہ قربانی کسی کو کفایت نہیں کرے گی۔" ابو محمد کہتے ہیں کہ محمد کے پاس سفیان کی طرف سے

❶ متفق عليه: البخاري: كتاب الأضاحي، باب مايؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها (5567) ومسلم، كتاب الأضاحي باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم..... 5080

الصَّلَاةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَجْزَأَهُ. ❶

بیان کیا گیا کہ جو نماز پڑھنے کے بعد ذبح کرے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔

2006۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ.......

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ. ❷

ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کی نماز سے واپس آنے سے پہلے ایک شخص نے قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

فوائد:...... اعلیٰ سے اعلیٰ عمل چاہے مرضی عظیم جذبہ سے کیا جائے جب تک وہ سنت مطہرہ کے مطابق نہ ہوگا نیک عمل بن کر شرف قبولیت حاصل نہیں کرے گا۔ آپ غور فرمائیں کہ صحابی رسول ہیں، جذبہ نیک تھا کہ فقراء مساکین تک گوشت جلد پہنچ جائے لیکن سب کچھ کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا اس پر کوئی اجر و ثواب نہیں صرف یہ بکری کا گوشت ہے۔ اجر وثواب اور قربانی کے لیے دوبارہ جانور ذبح کرو۔ اہل بدعت کو اپنے بدعتی اعمال پر غور کرنا چاہیے کہ دین میں صرف ثواب کی نیت اور صرف نیک جذبہ نہیں چلتا۔ بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ عمل حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ رسم ختم قل، چالیسواں سمیت دیگر بدعات کو فروغ دینے کے لیے قرآن وحدیث کی نصوص کا حلیہ نہ بگاڑیں بلکہ ان خرافات و بدعات سے توبہ کریں یہ تمام اعمال طریقہ نبوی کے مطابق ہیں نہ ہی ان پر کوئی اجر وثواب ہے۔ واللہ اعلم۔

[8]..... بَابٌ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا بیان

2007۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہیں۔

فوائد:...... فرع اور عتیرہ کے متعلق صحیح البخاری میں حدیث نمبر 5474 کے تحت ہے کہ "وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ" فرع سب سے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العيدين، باب النحر والذبح يوم النحر بالمصلى (983) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب وقتها (5046)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العيدين، باب الأكل يوم النحر (955) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب وقتها (1961)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب العقيقة، باب العتيرة (5474) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب الفرع والعتيرة (5088)

پہلے بچہ کو کہتے تھے جو ان کے یہاں (اونٹنی سے) پیدا ہوتا، وہ اس کو اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں قربانی کرتے تھے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو نقل کر کے اپنے معروف استاذ محترم جلیل امام ہشام بن عمار رحمہ اللہ سے ان کا معنی ومفہوم یوں تحریر فرماتے ہیں: "وَالْفَرَعَةُ أَوَّلُ النِّتَاجِ وَالْعَتِيرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ" فرعہ جانور کا پہلا بچہ تھا (جس کو اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے) اور عتیرہ اس کو بکری کو کہتے ہیں جس کو گھر والے رجب میں ذبح کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ 3168) یعنی فرع جانور کے پہلے بچہ، اور عتیرہ ماہ رجب میں قربانی کرنے کو کہتے ہیں فتح الباری، نیل الاوطار اور دیگر کتب احادیث اور شروحات میں اس سے متعلق تمام روایات واقوال پڑھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو فرع وعتیرہ کے متعلق نفی وارد ہوئی ہے اس کا تعلق دو باتوں سے ہے (۱) غیر اللہ کے لیے فرع وعتیرہ ہرگز جائز نہیں حرام ہے۔ (۲) اور مسلمانوں کے لیے اللہ کی راہ میں فرع وعتیرہ واجب نہیں۔ یعنی جانور کے پہلے بچہ کو، اور رجب میں جانور کو ذبح کرنا واجب نہیں۔ البتہ یہ عمل مستحسن ومستحب ہے اگر کوئی اپنی اونٹنی، گائے، بھینس یا دیگر حلال جانوروں کے پہلے بچہ کو اللہ کے لیے وقف کر دے اور اس کو اللہ کی راہ میں قربان کر دے تو یقیناً اس پر اجر وثواب ہوگا۔ اسی طرح رجب میں جانور ذبح کرنا واجب نہیں رجب یا غیر رجب میں جب اللہ کی راہ میں جانور ذبح کیا جائے تو یہ عمل صد درجہ اجر وثواب کا باعث ہے، کئی تابعین کرام سے ماہ رجب میں جانور ذبح کرنا ثابت ہے بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "إِنَّ الْفَرَعَ وَالْعَتِيرَةَ مُسْتَحَبَّانِ" بلا شبہ فرع وعتیرہ مستحب ہیں۔ نیز اس سے متعلق کئی روایات امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری کتاب العقیقہ باب العتیرہ کے تحت نقل فرمائی ہیں اسی طرح محشی شرح السنۃ، امام شوکانی رحمہ اللہ اور امام البانی رحمہ اللہ سمیت کئی اہل علم اس کے قائل ہیں، بالخصوص رجب میں جانور ذبح کرنا قطعاً درست ہے بعض علماء نے اس کو منسوخ قرار دیا ہے جب کہ ان کے پاس نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

2008- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ ......

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ فِي رَجَبٍ فَمَا تَرَى قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَالَ وَكِيعٌ لَا أَدَعُهُ أَبَدًا. ❶

ابو رزین عقیلی لقیط بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! ہم رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں۔" وکیع کہتے ہیں کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"

❶ اسنادہ جید: سعدی، کتاب الفرع باب تفسیر الفرع (4244)

[9] بَابُ السُّنَّةِ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا شرعی طریقہ

2009۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ أَبِي خُثَيْمٍ ..... عَنْ أُمِّ كُرْزٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. ❶

ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔''

فوائد:...... دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ولادت سے لے کر وفات تک تمام شعبہ ہائے زندگی پر مکمل راہنمائی موجود ہے ولادت کے موقعہ پر بچے کے کان میں اذان کہنا حضرت محمد ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور آج تک اہل اسلام کا اس حد تک تواتر سے اس پر عمل ہے کہ یہ شعار اسلام میں شامل ہے اسی طرح ساتویں دن نام رکھنا، سر منڈوانا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا جہاں باعث برکت ہے وہاں اسی روز لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا آنجناب ﷺ کی پاکیزہ و مبارک سنت ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں کئی روایات ماضی میں فقہ حنفی کا عقیقہ کو مکروہ کہنا اور جدید مفکرین کا اس کی مشروعیت سے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ عقیقہ کی مشروعیت پر وارد احادیث طیبہ تواتر کی حد تک ہیں جن کا انکار کوئی درست نہیں۔ سچے محب رسول کی یہ شان نہیں ہو سکتی۔ احادیث طیبہ کی روشنی میں سنت عقیقہ کے متعلق چند اہم مسائل ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) صرف بھیڑ یا بکری ذبح کرنا مسنون ہے عقیقہ میں گائے، اونٹ وغیرہ ذبح کرنا خلاف سنت ہے اس ضمن میں پیش کی جانے والی روایت نا قابل عمل ہے بلکہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس متعلق دریافت کیا گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہا سخت ناراض ہوئیں۔ (مسند احمد) (۲) عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون اور زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ والی روایت ضعیف یا ناقابل عمل ہے (۳) عقیقہ کے جانور کے لیے مسنہ ''دو دانتا'' ہونا کوئی ضروری نہیں اسی طرح دیگر شروط و قیود جو قربانی کے جانور کے لیے شریعت نے مقرر فرمائی ہیں وہ عقیقہ کے جانور کے لیے ضروری نہیں ہیں البتہ حق تو یہ ہے کہ موٹا تازہ نفیس جانور ہی اللہ کی راہ میں ذبح کرنا

❶ صحیح: ابو داؤد، كتاب الأضاحي، باب في العقيقة (2834) والترمذي، كتاب الأضاحي، باب الأذان في أذن المولود (1516)

چاہیے۔ (۴) کوئی دوسرا بچے کے والد کی طرف سے عقیقہ کر سکتا ہے۔ (۵) ساتویں دن اگر استطاعت نہ ہو تو بعد میں بھی کسی دن کیا جا سکتا ہے (۶) عقیقہ کا گوشت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا درست ہے اگرچہ وہ صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہوں، البتہ غرباء مساکین کا خیال رکھنا خیر کثیر کا باعث ہے

2010۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ......

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى . ❶

سلمان بن عامر ضبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے کے عقیقہ پر جانور ذبح کرو اور اس کی ناپاکی دور کرو۔“

2011۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ....

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ . ❷

ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہونی چاہیے۔“

2012۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُدَمَّى وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِفُ الدَّمَ فَيَقُولُ إِذَا ذُبِحَتِ الْعَقِيقَةُ تُؤْخَذُ صُوفَةٌ فَيُسْتَقْبَلُ بِهَا أَوْدَاجُ الذَّبِيحَةِ ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى إِذَا سَالَ شِبْهُ الْخَيْطِ غُسِلَ رَأْسُهُ ثُمَّ حُلِقَ بَعْدُ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ

سمرہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر لڑکا عقیقہ کے بدلے میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈوا یا جائے۔ اور اسے خون آلودہ کیا جائے۔ اور قتادۃ خون آلودہ کرنے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے تو جانور سے تھوڑے سے بال لے کر ذبیحہ کی رگوں میں لگا کر بچے کے سر پر رکھ دینا چاہیے حتی کہ جب دھاگے کی طرح خون بہہ جائے تو اس کے سر کو دھو دینا چاہیے پھر اس کا سر

❶ صحیح البخاری، کتاب العقیقۃ، باب اماطۃ الاذی عن الصبی (2/ 84)
❷ صحیح: (2009) میں گزر چکی ہے۔

بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَيُسَمَّى قَالَ عَبْد اللّٰهِ وَلَا أُرَاهُ وَاجِبًا ❶

منڈوا دینا چاہیے۔عفان کہتے ہیں کہ ہم سے ابان نے یہ حدیث بیان کی اور خون آلودہ کرنے کی بجائے) کہا اور اس کا نام رکھا جائے۔عبداللہ کہتے ہیں: "بچے کا سر خون آلودہ کرنا میرے نزدیک ضروری نہیں ہے۔"

[10]..... بَابٌ فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ
ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

2013۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ......

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اثْنَتَيْنِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ❷

شداد بن اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں۔آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔اور اپنی چھری کو تیز کر کے ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔"

فوائد:...... دین اسلام پیار ومحبت اور نرمی کا دین ہے اس میں کسی کو دکھ دینا اور تکلیف پہنچانا ہرگز جائز نہیں، انسان کی عظمت تو بہت بلند ہے دین میں جانور کو اذیت پہنچانا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے نہایت بلیغ انداز میں حکم رشاد فرمایا کہ جانور ذبح کرتے وقت اپنے اوزار کو تیز رکھو، جانور سے چھپا کر رکھو اور بغیر تکلیف دیے اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔مگر افسوس کہ آج ہم اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا خون اس قدر بے دردی سے کرتے ہیں کہ اس سے زندگی کی ساری راحتیں چھن جاتی ہیں۔

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الأضاحی، باب فی العقیقة (2838) و ترمذی، کتاب الأضاحی، باب من العقیقة (1522)
❷ صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح و القتل (5028) و ابوداؤد، کتاب الأضاحی، باب فی النهي أن تصبر البهائم (2815)

[11]..... بَابُ مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ

جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

2014۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَرْعَى لِآلِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ غَنَمًا بِسَلْعٍ فَخَافَتْ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا أَنْ تَمُوتَ فَأَخَذَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ وَإِنَّ ذَلِكَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت 'سلع' پر کعب بن مالک کے خاندان کی بکریاں چرایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک بکری کے متعلق اسے مر جانے کا خوف ہوا اس نے ایک پتھر لے کر اسے ذبح کر دیا۔ اس بات کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔

فوائد:..... جہاں تیز دار پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے وہاں عورت کا ذبیحہ حلال ہے۔ اسی طرح مال نگران شخص حتی الوسع مال کی نگہبانی کرے، زیادہ نقصان سے بچنے کے لیے مالک کی اجازت کے بغیر فی الفور کوئی تدبیر کرنا پڑے تو تاخیر نہ کرے۔

[12]..... بَابٌ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّي فِي الْبِئْرِ

کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا

2015۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَعَفَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ حَمَّادٌ حَمَلْنَاهُ عَلَى الْمُتَرَدِّي. ❷

ابوالعشراء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ذبح حلق اور سینے کے اوپر والے حصے میں ہی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس کی ران میں نیزہ مارو تو پھر بھی تمہارے لئے کافی ہو گا۔'' حماد کہتے ہیں: ہم نے اس حدیث کو گرے ہوئے جانور پر محمول کیا۔

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الذبائح، باب ذبیحة المرأة والأمة (5505)

❷ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الأضاحی، باب ما جاء فی ذبیحة المتردية (2825) والترمذی، کتاب الأطعمة باب ما جاء في الذكاة في الحلق واللبة (1481)

[13]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُثْلَةِ الْحَيَوَانِ
جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا بیان

2016۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ.........

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا غِلْمَةٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْحَيَوَانِ. ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں ابن عمرؓ کے ساتھ مدینہ کے کسی راستے میں جا رہا تھا۔ ہم نے دیکھا چند لڑکے مرغی کو تیر مار رہے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایسا کس نے کیا ہے؟ وہ لڑکے الگ الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے والے پر لعنت کی ہے۔''

فوائد:..... ایذاء رسانی کبیرہ گناہ ہے انسان ہو یا حیوان باندھ کر نشانہ بازی کرنا یا بعد میں مثلہ کرنا، جسم کے اجزاء کاٹنا حرام ہے، دین اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر ایک سے نرمی سے پیش آنے کا درس دیتا ہے۔

2017۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةً مَا صَبَرْتُهَا. ❷

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے سے منع کیا۔ ابوایوبؓ نے کہا: میں مرغی کو بھی نشانہ نہیں بناؤں گا۔

فوائد:..... بلاوجہ کسی جان کو ضائع کرنا درست نہیں، موذی حشرات کو مارنے کی اجازت ہے اس کے علاوہ کسی پرندے وغیرہ کو ناجائز مارنا جائز نہیں۔

2018۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْمُجَثَّمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے 'مجثمہ' سے منع فرمایا ابومحمد کہتے ہیں: 'مجثمہ' وہ جانور ہے جسے نشانہ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب مايكره من المثلة والمصبورة (5515) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح باب النهي عن صبر البهائم (5034)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب من قتل الأسير بالنبل

الْمَصْبُورَةِ . ❶ بنایا گیا ہو۔

[14] ... بَابُ اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا

اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے جانے کا علم نہ ہو

2019۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ . . .

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا وَكَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ . ❷

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ'' وہ لوگ نئے مسلمان تھے۔

[15] ... بَابٌ فِي الْبَهِيمَةِ إِذَا نَدَّتْ

اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے

2020۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ . . .

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا . ❸

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ایک اونٹ بھاگ گیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''جانوروں سے ایسے جانور بھی ہوتے ہیں جو وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں۔ لہٰذا جب کوئی جانور تم پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة (5515) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم (1957)

❷ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب ذبيحة الأعراب (5507) والنسائي، كتاب الضحايا، باب ذبيحة من لم يعرف (4448)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الشركة، باب قسمة الغنم (2488) ومسلم، كتاب الأضاحي، باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم (5065)

[16]..... بَاب مَنْ قَتَلَ شَيْئًا مِنَ الدَّوَابِّ عَبَثًا

اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ مار دے

2021- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهِ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ وَمَا حَقُّهُ قَالَ أَنْ تَذْبَحَهُ فَتَأْكُلَهُ. ❶

ابن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص چڑیا کو ناحق مار ڈالے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے متعلق پوچھے گا۔" کہا گیا: اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: "اسے ذبح کر کے کھایا جائے۔"

[17]..... بَاب فِي ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے

2022- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ يُؤْكَلُ قَالَ نَعَمْ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے۔" ابومحمد سے کہا گیا: وہ کھالیا جائے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

فوائد:..... "اَلْجَنِينُ" هُوَ الْوَلَدُ مَا دَامَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ. جنین وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو، یعنی ولادت کے بعد اس کو جنین نہیں کہا جائے گا (تحفۃ الاحوذی ابواب الصید 40/5/1503) ماں کو ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے کافی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ یہی حدیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِي وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَأَبُو الوَدَّاكِ. اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ، امام سفیان، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق امام ابوالوداک رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی موقف درست ہے۔

---

❶ مسند احمد: النسائی، کتاب الصید، باب اباحة اكل العصافير (4360)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الاضاحی، باب ما جاء فی ذکاة الجنین (2828)

فقہ حنفی جیسی کو مکروہ قرار دیتی ہے وقال أبو حنیفۃ لا یؤکل مطلقا وبہ قال زفر والحسن بن زیاد، امام ابوحنیفہ، زفر، حسن بن زیاد مطلق طور پر اس کے کھانے کے قائل نہیں۔ جب کہ یہ موقف صریح صحیح حدیث کے خلاف ہے اور حنفی محقق صاحب التعلیق الممجد لکھتے ہیں کہ یہ موقف محض ایک رائے ہے صحیح نص کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے بلاواسطہ شاگرد امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ بھی امام صاحب سے متفق نہیں۔ عافیت صرف اسی میں ہے کہ صحیح حدیث پڑھ کر اس کو ہدایت کے لیے کافی سمجھا جائے اور اندھی تقلید سے توبہ کی جائے۔

[18]..... بَابُ مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ السِّبَاعِ
ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں

2023۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ .....

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ. ❶

ابو ثعلبہ خشنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ناخن والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

2024۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ابْنُ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ .

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَطْفَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ وَالنُّهْبَةِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. ❷

ابو ثعلبہ خشنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطفہ، مجثمہ اور نہبہ اور ہر کچلیوں والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

فوائد:..... ''خطفہ'' کا لغوی معنی ہے چھینا، وہ گوشت کا ٹکڑا جو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے۔ آپ ﷺ نے ایسے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا ہے جو کسی زندہ حلال جانور سے کاٹ کر نکالا جائے

---

❶ متفق علیہ، البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب أکل کل ذی ناب من السباع (5530) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم أکل کل ذی ناب (4988)
❷ حسن: الطبرانی 22/209، نیز سابقہ حدیث دیکھیے۔

"مجثمہ" ہی کُلُّ حَیَوَانٍ یُنْصَبُ وَ یُرْمٰی لِیُقْتَلَ۔ وہ جانور جس کو باندھ کر قتل کرنے کے لیے مارا جائے۔ایسا فعل بھی ملعون ہے اور اس مر جانے والا پرندہ یا جانور حرام ہے۔"نُہبہ" لوٹ مار کو کہتے ہیں اس میں ہر وہ جانور وغیرہ آجاتا ہے جو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا ہو۔۔اس کا کھانا حرام ہے۔

2025۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام کچلی والے درندے اور پنجوں کے ساتھ شکار کرنے والے پرندے کھانے سے منع کیا۔

[19]۔۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھال پہننے کی ممانعت

2026۔ أَخْبَرَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ. ❷

ابوملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندے کی کھال بچھانے سے منع کیا۔

2027۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❸

ابوملیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[20]۔۔۔ بَاب الِاسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا

2028۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ......

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصید و الذبائح، باب تحریم أکل کل ذی ناب (4970) وابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب النهي عن أكل السباع (3803)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع (4132) والترمذي، كتاب اللباس، باب ما جاء في النهي عن جلود السباع (1770)

❸ صحیح سندہ: حوالہ سابقہ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَسْقِيَةِ فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا أَقُوْلُ لَكَ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ. ❶

عبدالرحمٰن بن وعلہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مشکیزوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ہر کھال جسے دباغت دی گئی وہ پاک ہے۔"

2029۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ تَقُوْلُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ. ❷

عبدالرحمٰن بن وعلہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مردار کے چمڑے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چمڑے کو رنگ دینا ہی سے پاک کرتا ہے۔" ابو محمد عبداللہ سے کہا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، جب اس کا گوشت حلال ہو۔

2030۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ.......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب وہ رنگ دیا گیا ہو۔

2031۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوِ اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھا لیتے (تو درست تھا)۔" لوگوں نے کہا: یا رسول

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب طہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ (610) وابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی أهب المیتۃ (4133)

❷ صحیح: سابقہ ای کرا ہے۔

❸ حسن: مالک، کتاب الصید، باب ماجاء فی جلد المیتۃ 8 و ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی أهب المیتۃ (4124)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُكِلَتِ الْحُمُرُ أَوْ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ أَوْ أُكِلَتْ الْحُمُرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ. ❶

"انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر کے دن کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے یا گدھے فنا کیے گئے، پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ گدھے فنا کیے گئے یا کھائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم کیا، اس نے اعلان کیا:" اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔"

[22]..... بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ
گھوڑے کا گوشت کھانا

2035- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ......

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَكَلْنَا لَحْمَ فَرَسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ. ❷

اسماءؓ بنت ابوبکر کہتی ہیں ہم لوگوں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑے کا گوشت کھایا۔

2036- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. ❸

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔

فوائد:...... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گھوڑے کے گوشت کی حلت کی بجائے کراہت کے قائل ہیں، اور

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر (4199) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم اکل لحم الحمر الإنسیة (4936)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب النحر والذبح (5510) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب فی اکل لحوم الخیل (4999)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر (4210) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب فی اکل لحوم الخیل (4997)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ و امام زفر رحمہ اللہ نے بھی امام صاحب کی اس رائے کو رد کر دیا ہے کیونکہ بے شمار روایات اس کی حلت پر دال ہیں۔۔امام عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی میں طحاوی حنفی سے نقل کیا ہے۔کہ "الأمْرُ كَمَا قَالَ الطَّحَاوِيْ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْقَوْلَ بِحِلِّ كُلِّ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مِنْ دُوْنِ كَرَاهَةٍ هُوَ الْحَقُّ لِأَحَادِيْثِ الْبَابِ الَّتِيْ هِيَ صَحِيْحَةٌ صَرِيْحَةٌ فِي الْحِلِّ وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُوْرِ أَهْلِ الْعِلْمِ" معاملہ ایسے ہی ہے جس طرح طحاوی نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت بلا کراہت حلال ہے یہی موقف برحق ہے اور اسی پر باب کی صریح صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں اور جمہور اہل علم کا قول بھی کہا ہے۔ اللہ ہم سب کو حدیث کا احترام نصیب فرمائے۔

[23]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ النُّهْبَةِ

لوٹ کی ممانعت

2037- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ. ❶

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی بڑی چیز لوٹے گا اور مومن اس کی طرف دیکھ رہے ہوں گے تو وہ اس لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوگا"

2038- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النُّهْبَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا فِي الْغَزْوِ إِذَا غَنِمُوا قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ. ❷

عبدالرحمٰن بن سمرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوٹ سے منع کیا۔ابو محمد کہتے ہیں: یہ جہاد کے متعلق ہے جب مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لوگ لوٹتے ہیں۔

---

❶ متفق علیہ: کتاب المظالم، باب النهی بغیر إذن صاحبه (2475) و مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی (200)

❷ متفق علیہ: کتاب المظالم، باب النهی بغیر إذن صاحبه (2474)

[24]..... بَاب فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ لِلْمُضْطَرِّ
بے بس کا مردار کھانا

2039۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ تَكُونُ بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِئُوا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا قَالَ النَّاسُ يَقُولُونَ بِالْحَاءِ وَهَذَا قَالَ بِالْخَاءِ . ❶

ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسے علاقہ میں ہیں جس میں بھوک ہے کیا ہمارے لئے مردار حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں صبح و شام کا کھانا اور ساگ کھانے کو نہ ملے تو تمہیں اختیار ہے۔“ راوی کہتا ہے: تَحْتَفِئُوا کولوگ ”حا“ سے نقل کرتے ہیں حالانکہ یہ ”خا“ ہے۔

[25]..... بَاب فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلْبَ
دودھ دوہنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ لے

2040۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَحِيرٍ .....

عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْأَزْوَرِ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقْحَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلُبَهَا فَحَلَبْتُهَا فَجَهَدْتُ فِي حَلْبِهَا فَقَالَ دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ . ❷

ضرار بن ازور کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ایک گابھن اونٹنی تحفہ دی گئی۔ آپ نے مجھے اس کا دودھ دوہنے کا حکم دیا میں نے اس کا سارا دودھ دوہ لیا آپ نے فرمایا: ”کچھ دودھ چھوڑ دیا کرو تا کہ دودھ جلدی نکل آئے۔“

[26]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ وَالنَّحْلَةِ
مینڈک اور شہد کی مکھی مارنے کی ممانعت

2041۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ . ❸

عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مینڈک مارنے سے منع کیا۔

---

❶ منقطع ضعیف: مسند 5/217، والطبرانی فی الکبیر 3/251 (3315، 3316)

❷ حسن: معجم الصحابہ لابن قانع الترجمة (470)

❸ صحیح: مسند احمد 5/499، ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الأدوية المكروهة (3871)

2042۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانور مارنے سے منع کیا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔

27۔ بَابٌ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ
چھپکلی مارنا

2043۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ......

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. ❷

ام شریک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیا۔

فوائد:...... بعض نے اس کا معنی گرگٹ کیا ہے لیکن اس کا صحیح چھپکلی ہی ہے چھپکلی انتہائی موذی ہے سکا زہر حد درجہ تیز اور جان لیوا ہوتا ہے آئے دن اس کی وجہ سے ہلاکتوں کا سنتے رہتے ہیں آپ ﷺ نے س کو مارنے کا حکم دیا اور ترغیب بھی دلائی صحیح مسلم 2240 میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ" جس نے پہلی ضرب میں چھپکلی کا مارا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں اس کو مارا اس کے لیے بھی کافی نیکیاں ہیں لیکن پہلی ضرب میں مرنے سے کم اس طرح جس نے تیسری ضرب میں مارا اس کے لیے بھی نیکیاں ہیں مگر دوسری ضرب میں مرنے سے کم۔ پہلی ضرب میں مارنے پر زیادہ نیکیاں اس لیے ہیں کہ یہ قتل کرنے کا بہتر طریقہ ہے کیونکہ اس سے تکلیف بھی کم ہوتی ہے یاد رہے بعض صحیح روایات کے مطابق اس موذی چھپکلی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آگ بجھانے کی بجائے پھونکیں مار کر اس کو تیز کیا تھا یعنی یہ طبعاً شریر اور خبیث ہے (نوٹ: جس کمرے میں مور کے پر گلاس وغیرہ میں رکھ دیے جائیں اس کمرہ میں چھپکلی نہیں رہتی۔

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الأدب، باب في قتل الذر (5267) و ابن ماجه، کتاب الصید، باب ما ینهی عن قتله (3224)

❷ متفق علیه: البخاري، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم (3307) و مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ (5503)

[28]..... بَابٌ فِي الْجَلَّالَةِ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ النَّهْيِ

گندگی کھانے والے جانور اور اس کی ممانعت

2044۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَأَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے باندھ کر قتل کیے ہوئے، اور گندگی کھانے والے جانور کے دودھ اور مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو گندگی کھانے کا عادی ہو اور اس کی نجس خوراک کی وجہ سے اس کا گوشت یا دودھ متاثر ہو، یاد رہے بعض احباب اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے برائلر مرغی کو حرام قرار دیتے ہیں جب کہ یہ موقف پر اعتبار سے مردود ہے۔ (۱) کسی حدیث سے جلالہ کی حتمی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک اثر ہے جس کو امیر المومنین فی الحدیث الشیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ "أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلَّالَةَ ثَلَاثًا" آپ رضی اللہ عنہ جلالہ مرغی کو تین دن روک کے رکھتے تھے کہ اس کا پیٹ صاف ہو اور گوشت وغیرہ میں بو نہ آئے۔ معلوم ہوا اگرچہ مرغی نے پرورش گندی یا حرام غذا سے پائی ہے سارا گوشت غلاظت سے نشوونما پایا مگر وہ مطلق حرام نہیں زیادہ سے زیادہ گوشت سے بو زائل کرنے کے لیے اس کو ایک دو دن بند رکھ لینا چاہیے۔ (۲) برائلر مرغی کی خوراک میں جو مردار، خون یا دوسری حرام اشیاء ڈالی جاتی ہیں کیا وہ انسانوں کے لیے حرام ہیں؟ یا برائلر مرغی کے لیے۔ (غور فرمائیں) (۳) بعض زیادہ نفیس مزاج افراد نے شریعت کو اپنی عقل کے تابع کر رکھا ہے جب کہ حلت وحرمت کا مسئلہ شریعت کے تابع ہے (۴) حلت وحرمت میں اصل اعتبار شریعت کے حکم کا ہے کئی جانور پاکیزہ غذائیں کھاتے ہیں پھل، سبزیاں اور حلال کے باوجود وہ حرام ہیں مثلاً گیدڑ، بندر وغیرہ۔ مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا خلاف ادب ہے اور ساتھ اس بات کا خدشہ بھی موجود ہے کہ پانی میں موجود کیڑا مکوڑا کہیں پیٹ میں نہ چلا جائے۔

❁❁❁❁

[1] صحیح، ابوداود، كتاب الاشربة، باب فى الشراب من فى السقاء (3719)؛ ترمذی، كتاب الاطعمة، باب ما جاء فى اكل لحوم الجلالة وألبانها (1825)

یادداشت

(انسان ہونے کی وجہ سے کتاب میں اگر کوئی غلطی باقی ہو تو براہ مہربانی ہمیں اطلاع کریں)

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج وفوائد: ابو الحسن عبدالمنان راسخ

جلد دوم

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی

اردو ترجمہ

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن التمیمی الدارمی متوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج و فوائد: ابو الحسن عبدالمنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری محمد حمید کلیمی حفظہ اللہ

جلد دوم

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

نام کتاب: سنن دارمی (اردو)
ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ
ترجمہ: پروفیسر شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد، تخریج و فوائد: ابو الحسن عبدالمنان راسخ
نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی، حافظ مطیع اللہ
اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم بلالی
ناشر: ابو الحسن منصور احمد
سلفی اکادمی - الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

٩....كتاب الأشربة — پینے پلانے کا بیان

۱۰.....كتاب الرؤيا — خوابوں کے بیان میں

۱۱ ــ كتاب النكاح — نکاح کے بیان میں

۱۲.....كتاب الطلاق — طلاق کے بیان میں

۱۳..... كتاب الحدود — حدود اللہ کے بیان میں

۱۴۔۔۔کتاب النذور والایمان — نذروں کا بیان

۱۵ .....كتاب الديات

دیت کے بیان میں

١٦ — كتاب الجهاد		جہاد کے بیان میں	

١٧— كتاب السير — سیر کا بیان

١٨.....كتاب البيوع — خرید وفروخت کے بیان میں

۱۹.....كتاب الاستئذان

اجازت کے بیان میں

۲۰....کتاب الرقاق | نرمی (رحم دلی، ترس) کے متعلق

٢١..... كتاب الفرائض | علم میراث کے بیان میں

۲۲..... کتاب الوصایا — وصیتوں کا بیان

۲۲.....کتاب فضائل القرآن	قرآن کے فضائل

❁❁❁❁

ہو تو ایسے کتے کے شکار کو ذبح کرنا ضروری ہے۔ حدیث میں ہے: "وما صدت بكلبك المعلم فذكرت اسم الله فكل وما صدت بكلبك غير معلم فادركت ذكاته فكل." (بخاری)
اور جو تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا ہو اور اس پر (چھوڑتے ہوئے) اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھالو اور جو شکار تو نے غیر سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے کیا ہے اسے ذبح کر لو تو کھالو (۲) سدھائے ہوئے کتے کا تمہارے لیے روک لینا ہی اس کو ذبح کرنا ہے لہٰذا اگر اس کی جان نکل چکی ہو تب بھی وہ حلال ہے (۳) آپ کے کتے کے ساتھ اگر دوسرا کتا شکار کے قریب ہے تو اگر شکار ذبح کرنے سے قبل مر جائے تو حرام ہے (۴) ذبح یا شکار کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

2046۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ❶

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کے متعلق پوچھا پھر انہوں نے پچھلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

فوائد:...... "معراض" کہتے ہیں ایسے شکار کو جو چوڑائی کے رخ کسی شے کے لگنے سے مرا ہو۔ اس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے دیکھیے (2052)

[2]... بَابٌ فِي اقْتِنَاءِ كَلْبِ الصَّيْدِ أَوِ الْمَاشِيَةِ
شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لئے کتا پالنا

2047۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے کتا پالتا ہے روزانہ اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔"

فوائد:...... (۱) شکار اور مویشی کی حفاظت کرنے والے کے علاوہ کسی قسم کا کتا کسی بھی مقصد کے لیے رکھنا اور اس کا پالنا حرام ہے (۲) اس حرام کے مرتکب کے اجر سے روزانہ دو قیراط نیکیاں کم ہوتی ہیں قیراط پہاڑ...

---

❶ [illegible] سابقہ حدیث دیکھیے
❷ [illegible] (5480) [illegible] (4026)

کے قریب وزن ہے لیکن جنازے کے اجر کے بارے میں بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے احد پہاڑ کے برابر ایک قیراط کو قرار دیا۔ اِدھر بھی یہی مدنظر رکھا جائے گا جو کہ وعید بلیغ کا سبب ہے (واللہ اعلم) (۳) بعض حرام کام اس قدر منحوس ہیں کہ سابقہ نیکیوں کے زوال کا باعث بن جاتے ہیں (العیاذ باللہ)

2048۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ....

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالُوا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ ❶

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ انہوں نے سفیان بن ابو زہیر سے سنا کہ وہ مسجد کے دروازے کے پاس اپنے ساتھ والے لوگوں سے کہہ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کرے اور نہ چوپاؤں کی تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔“ لوگوں نے کہا: آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”اس مسجد کے رب کی قسم! جی ہاں۔“

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں ایک قیراط کی کمی کا ذکر ہے سابقہ کے برعکس لہٰذا اس کی علماء نے مختلف توجیہات کی ہیں کہ مکہ مدینہ میں دو جبکہ دوسرے شہروں میں ایک قیراط یا عام کتا پالنے سے ایک قیراط اور کوئی خطرناک کتا پالنے کی صورت میں دو قیراط یا عام کتا پالنے کی صورت میں ایک جبکہ سیاہ کتا پالنے کی صورت میں دو قیراط اجر کم ہوتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے آخر الذکر زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2049۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ ...

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالِي وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الصَّيْدِ ❷

عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے کتوں سے کوئی تعلق نہیں۔“ پھر آپ نے چراگاہ کی حفاظت کرنے والے کتے اور شکاری کتے کے پالنے کی اجازت دی۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب اقتناء الکلب للحرث (2323)، ومسلم، کتاب المساقاۃ، باب الأمر بقتل الکلاب وبیان نسخہ (3012)

❷ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم ولوغ الکلب (651)، وأبو داود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء بسؤر الکلب (73)

[3]..... بَاب فِي قَتْلِ الْكِلَابِ
کتوں کو قتل کرنا

2050۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

2051۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا وَلَكِنِ اقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ الْبَهِيمُ الْأَسْوَدُ كُلُّهُ . ❷

عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کتے گروہ نہ ہوتے تو میں ان سب کو مارنے کا حکم دیتا۔ البتہ ہر سیاہ بھیم کو مار دو۔“ سعید بن عامر کہتے ہیں: کہ بھیم مکمل سیاہ کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... (۱) کتے کو قتل کرنا مستحب جبکہ کالے کتے کو مارنا لازم ہے (۲) اللہ کی پیدا کردہ کوئی بھی مخلوق حکمت سے خالی نہیں۔ اس لیے کسی بھی مخلوق کو کلی طور پر ختم کرنا خلاف مصلحت ہے۔

[4]..... بَاب فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ
معراض کا شکار

2052۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ....

سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ . ❸

عدی بن حاتم کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے بغیر پر کے تیر (چوڑائی والی جانب) کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: ”اگر وہ تیز دھار سے گوشت کو پھاڑ دے تو کھاؤ، اور جب چوڑائی سے لگے اور مار ڈالے پس وہ (ایسے ہے جیسے) لاٹھی سے ماری ہوئی چیز ہوتی ہے، اسے نہ کھاؤ۔“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم (3323) ومسلم، كتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه (3997)

❷ صحيح: أبو داود، كتاب الصيد، باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره (2845) والترمذي، كتاب الأحكام والفوائد، باب ما جاء في قتل الكلاب (1486) ❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الذبائح والصيد (5465) ومسلم، كتاب الذبائح والصيد (1929)

فوائد: ...... ''معراض'' کہتے ہیں بغیر پھل والے تیر یا ایسی لکڑی کو جس کی اطراف دھار والی ہوں۔ لہٰذا ایسی لکڑی سے شکار کیا گیا جانور اگر تو دھار لگنے سے خون نکل کر مرا ہو تو جائز ورنہ چوڑائی رخ لگنے یعنی چوٹ سے مرا ہو تو یہ ''موقوذة'' چوٹ سے مرا ہوا جانور ہوگا کہ جس کا کھانا حرام ہے۔ بخاری میں ہے "كل ما خزق وما أصاب بعرضه فلا تأكل" معراض کے متعلق سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا جو پھاڑ ڈالے یعنی زخم کر کے خون نکال دے وہ کھالے اور جو چوڑائی رخ لگے اسے نہ کھا۔

[5] .... بَابٌ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

2053۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. ❶

عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے کیے۔ اور ہم ٹڈی کھاتے تھے۔

فوائد: ...... ٹڈی کھانا حلال ہے یہ حشرات الارض کی ایک قسم ہے یہ گروہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں اور جس فصل یا کھیت پر سے گزر جائیں تو انہیں چٹ کر جاتی ہیں یہ مری ہوئی بھی مل جائے تو حلال ہے حدیث میں آتا ہے "أحلت لنا ميتتان الحوت والجراد." (ابن ماجہ) ہمارے دو مردار حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔

[6] .... بَابٌ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ

دریا کا شکار

2054۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ ......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا ہم دریا میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں اگر اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائے

---

❶ أخرجه البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب أكل الجراد (5495) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة الجراد (5019)

تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. ❶

ہیں کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

فوائد:...... (۱) یہ عنبر نامی مچھلی تھی جو کہ مسلمانوں کے ایک غزوہ سے بھوک کے ہاتھوں تنگ آ جانے کے بعد انعام الٰہی کے طور پر ملی مذکورہ حدیث سے اس کی ضخامت کا اندازہ کرنا قطعی مشکل نہیں ۔ جو کہ اللہ کی عظمت کی دلیل ہے۔ (۲) سمندر سے باہر نکل کر اگر مچھلی مر جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔

2055۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ وَقَدْ قَذَفَ دَابَّةً فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهَا فَوَضَعَهُ ثُمَّ حَمَلَ أَطْوَلَ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ عَلَى أَعْظَمِ بَعِيرٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ هَذَا مَعْنَاهُ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تین سو آدمیوں کے ساتھ بھیجا ہمیں بہت بھوک لگی حتی کہ ہم دریا کے پاس پہنچے تو ایک جانور کو دریا نے باہر پھینک دیا تھا۔ تو ہم نے اس سے کھایا حتی کہ ہمارے جسم (حسب سابق قوت والی حالت میں) لوٹ آئے پھر ابو عبیدہ نے اس کے پہلو کی ایک ہڈی لے کر رکھی اور لشکر کے لمبے آدمی کو لشکر کے بڑے اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ یہ اس کا معنی ہے۔

7 |..... بَابٌ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کھانا

2056۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ

ہشام رضی اللہ عنہ بن زید بن انس کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش بھگایا لوگ دوڑے اور اسے تھکا دیا، تو میں نے

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بماء البحر (83)۔ نیز دیکھیے سابقہ (755، 756)

❷ متفق علیہ: کتاب المغازی، باب غزوۃ سیف البحر (4361) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب اباحۃ میتات البحر (4975)

فوائد:...... (1) "ضب" کا ترجمہ گوہ اور سانڈہ دو طرح کا کیا گیا ہے۔ ضب یہ گرہ دار دم والا جانور ہوتا ہے (شرح ابن ماجہ محمد فواد) یہ پانی نہیں پیتا بلکہ ہوا کی نمی پر ہی گزارا کرتا ہے۔ لہٰذا عرب ناممکن کام کے لیے محاورتاً استعمال کرتے ہیں "لا افعل کذا حتی یرد الضب" ضب کے پانی پینے تک میں یہ نہیں کروں گا۔ (الفتح) لہٰذا یہ علامات سانڈے پر زیادہ صادق آتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2059۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِخَتْ وَاللهُ أَعْلَمُ. ❶

ثابت بن ودیعہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی آپ نے فرمایا: "یہ ایک امت ہے جو مسخ کردی گئی اور اللہ زیادہ جانتا ہے۔"

فوائد:...... ابن ماجہ میں ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے لوگ تھے جن میں سانڈے کی شکل میں مسخ کیا گیا۔ لیکن موجودہ سانڈے ان کی نسل میں سے نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں چلائی۔ (مسلم، القدر)

2060۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ........

أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

خالدؓ بن ولید جنہیں "سیف اللہ" کہا جاتا ہے کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی بیوی میمونہؓ کے پاس گئے وہ ان کی اور ابن عباس ؓ کی خالہ تھی انہوں نے اس کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ پائی جو ان کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھی۔ انہوں نے گوہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی آپ ﷺ کھانے کی حالت اور نام جانے بغیر اسے نہ کھاتے تھے اس لئے جب رسول اللہ ﷺ نے اسے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو

❶ صحیح: ابوداود، کتاب الأطعمة، باب فی أکل الضب (3795) و سنائی، کتاب الصید، باب الضب

يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هٰذَا الضَّبُّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَتُحَرِّمُ الضَّبَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي.❶

بتاؤ یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ گوہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا خالدؓ بن ولید نے کہا: ”یا رسول اللہ! کیا آپ گوہ کو حرام قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں یہ میرے علاقے میں نہیں ہوتی اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔“ خالدؓ کہتے ہیں: ”میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے انہوں نے مجھے منع نہیں کیا۔“

[9] ... بَاب فِي الصَّيْدِ يَبِينُ مِنْهُ الْعُضْوُ

وہ عضو جو شکار سے الگ ہو جائے

2061- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَحْسَبُهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ...

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَأَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قُطِعَ مِنْ بَهِيمَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.❷

ابو واقد لیثیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ گئے۔ لوگ اونٹوں کی کوہانیں اور دنبوں کی چکیاں کاٹا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عضو زندہ جانور سے کاٹا جائے وہ مردار ہے۔“

فوائد:...... زندہ جانور سے کاٹا جانے والا گوشت کا ٹکڑا مردار ہے۔ اس کا کھانا حلال نہیں۔ یہ چونکہ جانوروں کے لیے تکلیف کا باعث ہے اور شریعت میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی تکلیف کا بھی خیال رکھا گیا لہٰذا ضرر رساں کام سے روک دیا گیا (واللہ اعلم)

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ لا يأكل حتى ... (5391) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة الضب في أكل (5009)

❷ صحيح: أبو داؤد، كتاب الصيد، باب في صيد قطع منه قطعة (2858) وابن ماجه، كتاب الصيد، باب ما قطع من البهيمة وهي حية (3219)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ لَكَفَاكُمْ فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا تو اسے دو لقموں میں کھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا، لہٰذا جب کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہے۔ اگر وہ بسم کہنا بھول جائے تو "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ"۔

فوائد:...... (۱) مل جل کر کھانا کھانا سنت نبوی اور باعث برکت ہے (۲) "بسم اللہ" حصول برکت کا باعث ہے اس لیے اس کا پڑھنا لازم ہے (۳) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنی یاد نہ رہے تو درمیان میں یا کھانا ختم کرنے سے پہلے جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہیے جو کہ بسم اللّٰہ اوله وآخره کے اضافے سے پڑھی جائے گی۔

2064۔ أَخْبَرَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ❷

ام کلثوم عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث نقل کرتی ہیں۔

[2]..... بَابُ الدُّعَاءِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ إِذَا أَطْعَمَ
جب کوئی کھانا کھلائے تو اس کے لئے دعا کرنی چاہئے

2065۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَسِيرَةٌ قَالَ قَالَ أَبِي لِأُمِّي لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فَصَنَعَتْ

عبداللہ بن بسر جو تھوڑا سا آپ کی صحبت میں رہے، کہتے ہیں میرے والد نے میری والدہ سے کہا، کاش تم رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو تو انہوں نے تھوڑا سا تیار

---

❶ صحیح: ابو داؤد کتاب الأطعمة باب التسمية على الطعام (3767) و ترمذی کتاب الأطعمة باب ما جاء في التسمية على الطعام (1858)

❷ صحیح: سابقہ کی طرح ہے۔

ثَرِيدَةٌ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُ فَانْطَلَقَ أَبِي فَدَعَاهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى ذِرْوَتِهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَخَذُوا مِنْ نَوَاحِيهَا فَلَمَّا طَعِمُوا دَعَا لَهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي رِزْقِهِمْ. ❶

کیا، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ سے کہا کہ تھوڑا سا تھا۔ میرے والد گئے اور آپ کو بلا لائے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا پھر فرمایا: "بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ" لوگ اس کے کناروں سے کھانے لگے جب انہوں نے کھا لیا تو آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی: "اے اللہ! انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما اور ان کے لیے ان کے رزق میں برکت ڈال دے۔"

فوائد:..... (۱) "ثرید" یہ روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں خصوصاً گوشت کے شوربے میں بھگو کر تیار کی جاتی ہے۔ یہ کھانے کو لذیذ اور ہضم میں بہترین ہوتی ہے۔ اور یہ عرب کی پسندیدہ غذا تھی۔ حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "ان فضل عائشه على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام." (ابن ماجہ وصحیح بخاری) "عائشہ کو باقی خواتین پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو بقیہ کھانوں پر۔" مذکورہ حدیث ثرید کے عمدہ کھانا ہونے پر شاہد ہے (۲) دعوت کرنا اور دعوت قبول کرنا (۳) دعوت میں حتی الوسع تکلف پسندیدہ ہے (۴) کسی بھی نیکی کرنے والے کو دعا دینا مسنون ہے اگر ممکن ہو تو اس کا بدلہ بھی دینا چاہیے جیسا کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اس کی شاہد ہے۔

[3] ... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ
کھانے سے فراغت کی دعا

2066- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفُورٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا. ❷

ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے یا پینے سے فارغ ہوتے تو کہتے: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی نہ ناشکری والی اور نہ چھوڑی جانے والی اور نہ ہی اس سے اے ہمارے رب! بے پرواہ ہوا جا سکتا ہے۔"

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوی خارج التمر (5296)، سنن ابو داؤد، کتاب الأشربة، باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فیه (3729)

❷ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه (5458)، سنن ابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب ما یقول الرجل إذا طعم (3849)

فوائد:...... کھانا پینا انسانی حاجات ہیں ان کو پورا کرنا رحمت خداوندی کے بغیر ناممکن ہے لہذا اس کی رحمت کے فیضان کے فوری بعد اس کی حمد کے ترانے گانا اور برکت کی دعا اور اپنی عاجزی کا اظہار جو کہ مذکورہ دعا سے مترشح ان سبھی امور کی جامع دعا کو پڑھنا ان فوائد کے حصول کا باعث ہے (واللہ الموفق)

[4]..... بَابٌ فِي الشُّكْرِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانا کھا کر شکر کرنا

2067۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ عَمِّهِ ......

عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ. ❶

سنان بن سنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کھانا کھا کر شکر کرے وہ صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔“

فوائد:...... روزہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے مذکورہ خبر سے اس کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ روزے جیسے عظیم عمل کا اجر جزیل لکھنے کی ذمہ داری اللہ نے کرام الکاتبین کے سپرد نہیں کی بلکہ اس کا اجر اللہ خود بندے کو دیں گے۔ حدیث قدسی ہے اللہ روزے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ۔“ متفق علیہ) (روزہ) یقیناً وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ لہذا کھانا کھا کر اس کھلانے والی ہستی کا شکر ادا کرنا ایسے اجر جزیل کا باعث ہے جس کا تصور بھی ناممکن ہے چنانچہ اسے قطعی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے (اللھم اجعلنا من الشاکرین)

[5]..... بَابٌ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کو چاٹنا

2068۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ. ❷

انس ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی کھانا کھائے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لے۔“

---

❶ حسن: سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب فيمن قال الطاعم الشاكر كالصائم الصابر (3849)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع (5274)، وسنن أبو داود، كتاب الأطعمة، باب في اللعقة
(3845)

[6]..... بَابٌ فِي الْمِنْدِيلِ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد رومال استعمال کرنا

2069۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ أَوْ يُلْعِقَهَا. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹنے یا چٹوانے سے پہلے اپنا ہاتھ نہ پونچھے۔''

فوائد:..... (۱) کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کی بجائے انہیں چاٹ لینا مستحب ہے۔ (۲) کھانا ہاتھ سے کھانا سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ ہاتھ کی تین انگلیوں (دیکھیے سابقہ حدیث) سے کھانا کھاتے تھے۔ حدیث میں ہے: (فانہ لا یدری فی ای طعامہ برکتہ۔ مسلم) (بندے) کو معلوم نہیں کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔ لہٰذا ہاتھوں کو لگنے والا حصہ بھی چونکہ کھانے کا جزء ہوتا ہے اس لیے برکت کے متلاشی کے لیے اسے ضائع کرنا قطعی مناسب نہیں۔ لہٰذا اگر خود نہ بھی چاٹنا چاہے تو کسی اور مثلاً غلام، بچے، بیوی وغیرہ کو چٹوا دے جو اسے ناپسند نہ کرتا ہو۔

[7]..... بَابٌ فِي لَعْقِ الصَّحْفَةِ

برتن کو صاف کرنا

2070۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَرَّاءُ هُوَ مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ....

حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَأْكُلُ طَعَامًا فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ. ❷

ام عاصم کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے غلام نبیشہ آئے اور ہم کھانا کھا رہے تھے۔ ہم نے اسے بلایا اس نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا: ''جس نے پیالے میں کھانا کھایا پھر اسے چاٹ لیا تو پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے۔''

---

❶ متفق علیہ: البخاري، كتاب الأطعمة، باب لعق الأصابع ومصها قبل ... (5456) ومسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع (5262)

❷ رجالہ ثقات: الترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في القصعة نسخط (1804) تیز ام عاصم ابن حبان کی شرط پر صحیح ہے۔

فوائد: ...... جدیدیت کے نام پر مغربیت نے کچھ اس طرح سے ہمارے ذہنوں کو متاثر کیا ہے کہ ہم اپنی اصل تہذیب وشناخت کھو بیٹھے ہیں اور ایسی مفید سنتوں کو کہ جس کے فوائد کا جدید سائنس بھی اقرار کر رہی ہے اپنی اس بیمار ذہنیت کی بناء پر چھوڑ دیتے ہیں لہذا پھر سے ایسی سنتوں کو اپنا کر ان کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ (واللہ الموفق)

[8] بَاب فِي اللُّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ
گرے ہوئے لقمے کے متعلق

2071۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ عَنْهَا التُّرَابَ وَلْيُسَمِّ اللَّهَ وَلْيَأْكُلْهَا ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کی مٹی صاف کرکے بسم اللہ پڑھ کر کھا لے۔“

فوائد: ...... کھانا کھاتے اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اسے کھا لینا مسنون ہی نہیں بلکہ یہ غرور وتکبر جیسی بری عادت سے چھٹکارے کا باعث بھی ہے، نیز گرا پڑا لقمہ شیطان کی خوراک بنتا ہے لہذا اسے بالکل نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جیسا کہ مسلم، کتاب الاشربہ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

2072۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ يَتَغَدَّى فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَأَخَذَهَا فَأَمَاطَ مَا بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ أَكَلَهَا فَجَعَلَ أُولَئِكَ الدَّهَاقِينُ يَتَغَامَزُونَ بِهِ فَقَالُوا لَهُ مَا تَرَى مَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ الْأَعَاجِمُ يَقُولُونَ انْظُرُوا إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الطَّعَامِ وَإِلَى مَا يَصْنَعُ بِهَذِهِ اللُّقْمَةِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَدَعُ مَا سَمِعْتُ لِقَوْلِ هَؤُلَاءِ الْأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا

حسن کہتے ہیں کہ معقل بن یسار کھانا کھا رہے تھے کہ ان کا لقمہ گر گیا، انہوں نے اسے پکڑ کر اس کی مٹی صاف کی اور اسے کھا لیا۔ تو یہ کسان لوگ اس پر اشارے کرنے لگے، لوگوں نے معقل بن یسار سے کہا: آپ دیکھتے نہیں کہ یہ عجمی کیا کہہ رہے ہیں کہ دیکھو ان کے سامنے کتنا کھانا ہے پھر بھی یہ لقمہ نیچے سے اٹھا رہے ہیں؟ تو معقل بن یسار نے کہا: میں ان عجمیوں کے کہنے سے وہ بات نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، ہم حکم دیئے جاتے تھے کہ جب کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اسے صاف کر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ (2034)، و مسند 3/ 290

سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِنَا لُقْمَةٌ أَنْ يُمِيطَ مَا بِهَا مِنَ الْأَذَى وَأَنْ يَأْكُلَهَا. ❶ — کے کھالے۔"

[9]..... بَاب الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ
دائیں ہاتھ سے کھانا

2073۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی کھانا کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

فوائد:..... شیطان اور اس کے پیروکاروں کی مخالفت اسلام کا مطلوب ہے جیسا کہ کئی مقامات پر آپ ﷺ نے اہل اسلام کو یہود ونصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا مثلاً ٹخنوں کو صاف رکھنے اور جوتوں میں نماز پڑھنے کا حکم وغیرہ جب شیطان کے حیلوں کی مخالفت کی تاکید ہے تو شیطان کی کس قدر ہوگی۔ نیز آپ ﷺ کے حکم سے واضح ہو کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا لازم ہے۔

2074۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2075۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ....

حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُسْرَ بْنَ رَاعِي الْعِيرِ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ

ایاس رضی اللہ عنہ بن سلمہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بسر بن راعی العیر کو اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

---

❶ صحیح علی شرط مسلم: ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب اللقمة اذا سقطت (3278)

❷ صحیح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5233) وأبو داؤد، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين (3776)

❸ صحیح: سابقہ ہی کرر ہے۔

بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ قَالَ فَمَا وَصَلَتْ يَمِينُهُ إِلَى فِيهِ ❶

"اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔" اس نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: "تو نہ کر سکے۔" سلمہ کہتے ہیں! پھر اس کا دایاں ہاتھ (ہمیشہ کے لیے مفلوج ہو گیا جو کہ) اس کے منہ تک نہ پہنچ سکا۔

فوائد: ...... سستی و کاہلی کی بنا پر اگر شریعت سے سرتابی ہو جائے تو یہ قابل معافی اور درگزر کے قابل ہے لیکن تکبر کی وجہ سے شارع کے حکم کو پس پشت ڈال دینا ناقابل معافی جرم اور فوری مؤاخذے کا باعث ہے (العیاذ باللہ)

[10] .... بَابُ الْأَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ
تین انگلیوں سے کھانے کا بیان

2076۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَعْدٍ الْمَدَنِيِّ

عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا ❷

کعب بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھ چاٹنے سے پہلے صاف نہیں کرتے تھے۔

فوائد: ...... (۱) تین انگلیوں سے کھانا کھانا مسنون ہے تین انگلیوں میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ نوالہ چھوٹا لیا جائے کیونکہ بڑا نوالہ کئی مفاسد کا ذریعہ بنتا ہے ایک تو اسے چبانا پھر نگلنا مشکل ہوتا ہے (واللہ اعلم) (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کی بجائے انگلیاں چاٹ لینا ہی بہتر ہے۔ ایک تو یہ مسنون دوسرا کھانے کے ضیاع سے بچت ہے تیسرا اس سے حصول برکت کی امید ہے۔

2077۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ الْمَدَنِيِّ

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَوْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

عبداللہ بن کعب یا عبدالرحمن بن کعب ؓ ہشام کو

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5235)

❷ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع (5265) و أبو داود، کتاب الأطعمة، باب في المنديل (3849)

بْنُ كَعْبٍ شَكَّ هِشَامٌ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا وَأَشَارَ هِشَامٌ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ ❶

شک ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے۔ اور فارغ ہو کر انہیں چاٹتے تھے۔ ہشام نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔

11..... بَابٌ فِي الضِّيَافَةِ
مہمان نوازی کے متعلق

2075۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ صَدَقَةٌ ❷

ابوشریح خزاعی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے، اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کرے یا خاموش رہے، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، ایک دن رات اس کا تحفہ (جو خوب اچھی مہمان نوازی کرنا) ہے اور مہمان نوازی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔"

فوائد:..... (۱) چھ چیزوں پر ایمان لانا لازم ہے، اللہ اور اس کے رسولوں، اس کی کتابوں، اس کے فرشتوں، اچھی بری تقدیر اور آخرت پر۔ ان سب میں پہلے اللہ اور آخرت کا تذکرہ آخری ہے گویا پہلی اور آخری چیز درمیان کی تمام اشیاء کا احاطہ کیے ہوئے ہے چنانچہ گویا ان پر ایمان لانا تمام پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ (۲) مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی تین دن تک مہمان نوازی کرے پہلے دن خصوصی اہتمام کرے باقی دو دنوں میں چاہے تو کچھ اہتمام کیا جائے اس کے بعد مہمان کو اپنے عمومی کھانے میں شریک کر لیا جائے۔ (۳) جائزۃ یہ جائز کی مؤنث ہے اور اس کا معنی عطیہ و انعام ہے (المنجد) (۴) اسی طرح

❶ صحیح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع (5765)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر (5673) ومسلم، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف (173)

مومن کے لیے اچھی بات کہنا اور ہمسائے کا اکرام کرنا لازم ہے۔

2079۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ ...

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ. ❶

ابوشریح خزاعی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسارے سے اچھا سلوک کرے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"

2080۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ....

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرَهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ. ❷

مقدام بن معدیکرب ابو کریمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور محرومی کی حالت میں صبح کرے تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا لازم ہے حتی کہ اس کی کھیتی اور مال سے اس کی مہمانی کے بقدر لے لے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں مہمان نوازی کی کس قدر تاکید ہے کہ اسے ایمان کی علامت کے ساتھ ساتھ مہمان کا حق بنا دیا گیا تاکہ اگر کوئی شخص مہمان کے حق کی ادائیگی سے پہلو تہی اختیار کرتا ہے تو اسے مہمانی کے بقدر مالی جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ مہمان میں طاقت ہو وہ خود لے لے یا دوسرے مسلمان اسے اس کا حق دلا دیں۔

[12]... بَابُ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ
کھانے میں مکھی کا گر جانا

2081۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ

❶ صحیح: سابقہ تخریج۔
❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب ما جاء في الضيافة (3751)۔

حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ ....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَقَطَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً . ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے مشروب (پینے والی چیز) میں مکھی گر جائے وہ اسے ساری کو ڈبو دے پھر اسے نکال دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔''

فوائد:...... مکھی حکیم ذات کی حقیری مخلوق ہے اس کے ایک پر میں بیماری جبکہ دوسرے میں شفا ہے اسی حکیم ذات کی کاری گری ہے۔ لہٰذا مکھی کھانے یا پینے کی کسی شئے میں واقع ہوجائے تو اسے ڈبو کر پھر پھینکنا چاہیے۔ بلکہ ایک حدیث میں "یتقی بجناحہ الذی فیه داء" اور کما قال علیه السلام وہ اپنے اس پر سے دفاع کرتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے یعنی وہ گرتے ہوئے اپنے بیماری والے پر کو آگے رکھتی ہے لہٰذا صحت کے طالب پر دوسرے تریاق والے پر کو ڈبونا لازم ہے۔

2082۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَالَ غَيْرُ حَمَّادٍ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ مَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَوْمٌ يَقُولُونَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَصَحُّ . ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور ایک میں شفا ہوتی ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''حماد کے سوا اور لوگ ابوہریرۃؓ کی جگہ ثمامہ عن انس کہتے ہیں اور کچھ عن القعقاع عن ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں اور عبید بن حنین کی بات ہی زیادہ صحیح ہے۔''

---

❶ صحيح البخاري ، كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم (3320) وأبو داؤد، كتاب الأطعمة، باب في الذباب يقع في الطعام (3844)

❷ منقطع ضعيف : مسند احمد 63/2

[13]...... بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

2083۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

فوائد:...... یہ مومن کی شان ہے کہ بسم اللہ پڑھنے اور دیگر سنن کی محافظت کی بنا پر اللہ اس کے تھوڑے رزق میں برکت عطا فرما دیتا ہے اور وہ جلد سیر ہو جاتا جبکہ کافر کے کھانے میں ایسی بے برکتی ہوتی ہے کہ وہ سیر ہونے پر نہیں آتا اور کھائے جاتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کا مہمان بنا جبکہ وہ کافر تھا آپ ﷺ نے اسے سات بکریوں دھو کر پلا ڈالیں اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا تو ایک بکری کا دودھ بمشکل ختم کر سکا۔ دیکھیے مسلم۔ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق مذکورہ شخص جہجاہ غفاری رضی اللہ عنہ ممکن ہے (الفتح)

2084۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

2085۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

ابوسعید نبی ﷺ سے پچھلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2086۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. ❹

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الأشربة، باب المؤمن يأكل في معى واحد (5344)

❷ متفق عليه. البخاري، كتاب الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد (5394) ومسلم كتاب الأشربة، باب المؤمن يأكل في معى واحد (5340)

❸ صحیح: (2084) ملاحظہ کیجیے۔

❹ صحیح: (2084) ملاحظہ کیجیے۔

[14] .... بَاب طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ
ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے

2087- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي ثَمَانِيَةً .❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔"

فوائد:...... ایک آدمی جتنا کھانا سیر ہو کر کھا سکتا ہے اگر مسنون طریقے سے پیٹ کے تین حصے کر کے مثلاً ایک حصہ کھانے دوسرا پانی تیسرا ہوا کے لیے ہو تو لازماً ایسا کھانا جہاں صحت کا ضامن ہو گا وہاں مذکورہ حدیث کے مطابق دگنا تعداد کے لیے کافی ہو گا۔

[15] .... بَاب فِي الَّذِي يَأْكُلُ مِمَّا يَلِيهِ
اس شخص کے متعلق جو اپنے سامنے سے کھائے

2089- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ .❷

عمر رضی اللہ عنہ بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے نبی ﷺ نے فرمایا: "بسم اللہ پڑھو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔"

فوائد:...... (۱) کھانا شروع کرتے وقت حصول برکت کے لیے بسم اللہ پڑھنا لازم ہے (۲) کھانا کھانے کا یہ ادب ہے کہ کھانا صرف اپنے آگے سے ہی کھایا جائے البتہ اگر برتن میں مختلف انواع کے کھانے ہیں تو پھر اجازت ہے کہ کسی دوسرے کے آگے سے کوئی شے لے لی جائے۔

[16] .... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ وَسَطِ الثَّرِيدِ حَتَّى يَأْكُلَ جَوَانِبَهُ
ثرید کو کناروں سے کھانے سے پہلے درمیان سے کھانے کی ممانعت

2090- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب فضیلة المواساة فی الطعام، (5336) وابن ماجہ، کتاب الأطعمة، باب طعام الواحد یکفی الاثنین (3254)

❷ متفق علیہ: (2062) کے تحت گزر چکی ہے۔

أُتِيَ بِجَفْنَةٍ أَوْ قَالَ قَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَقَالَ كُلُوا مِنْ حَافَاتِهَا أَوْ قَالَ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهَا .❶

ثرید کا ایک برتن یا انہوں نے کہا: پیالہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں اترتی ہے۔''

فوائد:..... (۱) کھانا اکٹھے ہو کر کھانا مستحب ومفید ہے (۲) کھانا درمیان سے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ درمیان میں برکت کا نزول ہوتا ہے۔

[17]... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الطَّعَامِ الْحَارِّ
گرم کھانا کھانے کی ممانعت

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتَّى يَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ .❷

عروہ کہتے ہیں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب ثرید لایا جاتا تو وہ حکم کرتیں کہ اسے ڈھانک دو تا کہ اس کی گرمی اور نقصان زائل ہو جائے اور وہ کہتیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے: ''اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔''

فوائد:..... گرم کھانا جہاں برکت سے محرومی کا سبب بنتا ہے وہیں معدے اور منہ کے لیے زحمت پیدا ہوتی ہے اسی لیے حکماء کا قول ہے کہ ٹھنڈا کھانا اور گرم پانی پیو صحت، چستی ونشاط کا باعث ہے۔

[18]... بَابُ أَيُّ الْإِدَامِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
کون سا سالن نبی ﷺ کو محبوب تھا

2092- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو سُفْيَانَ .....

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الاطعمة، باب ما جاء في الأكل من أعلى الصحفة (3772) وابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب النهي عن الأكل من ذروة الثريد (3277)

❷ حسن: دارمی اس میں منفرد ہیں۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ أَوْ مِنْ عَشَاءٍ شَكَّ طَلْحَةُ قَالَ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ أَمَا مِنْ أُدُمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ فَقَالَ هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ. ❶

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے مکان کی طرف لے گئے پھر آپ نے فرمایا: "کیا صبح یا شام کا کھانا ہے؟" طلحہ کو شک ہوا جابر کہتے ہیں: پھر آپ کے پاس روٹی کے ٹکڑے لائے گئے۔ تو آپ نے فرمایا: کوئی سالن نہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسے لے آؤ، تو بہت اچھا سالن ہے۔" جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہمیشہ سرکے کو پسند کرتا رہا۔" ابوسفیان کہتے ہیں: جب سے میں نے یہ بات جابر سے سنی ہمیشہ اسے پسند کرتا رہا۔

فوائد:...... (۱) روٹی کے ساتھ سالن کا استعمال آپ ﷺ کی سنت ہے۔ بلاوجہ سالن چھوڑ دینا اور سوکھی روٹی کو اپنی خوراک بنالینا آپ ﷺ کا طریقہ نہیں۔ (۲) ہر وہ چیز جس کے ساتھ روٹی کھائی جاسکے وہ سالن ہے (۳) سرکہ لذت اور فوائد کے اعتبار سے ایک بہترین چیز ہے اسے اپنانا چاہیے۔

2093۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوْ نِعْمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔"

[19]..... بَابُ فِي الْقَرْعِ
کدو کے متعلق

2094۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ

انس کہتے ہیں میں نے دیکھا نبی ﷺ کے پاس شوربا لایا گیا اس میں کدو اور خشک گوشت تھا آپ اس میں سے کدو

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به (5321) وأبو داود، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الخل (3821)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به (5318) والترمذي، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الخل (1840)

الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهُ. ❶ تلاش کر کے کھاتے تھے۔

فوائد:...... (۱) ''قدید'' یہ عربوں کا طریقہ تھا کہ گوشت کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر انہیں سکھا لیتے اور بطور سالن کے پکا کر کھاتے (بخاری) (۲) کدو ایک مفید سبزی ہے اس کو گوشت کے ساتھ پکا کر کھانا مسنون و مصلح ہے۔

2095۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ وَأَجْعَلُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کدو کو بہت پسند کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: آپ کے پاس کدو لایا گیا تو میں شروع ہوا سے (برتن میں کدو کے ٹکڑوں کو) پکڑ کر آپ کے سامنے رکھنے لگا۔

[20]..... بَابٌ فِي فَضْلِ الزَّيْتِ

زیتون کے تیل کی فضیلت کا بیان

2096۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَطَاءٍ وَلَيْسَ بِابْنِ أَبِي رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا الزَّيْتَ وَائْتَدِمُوا بِهِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ. ❸

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھاؤ کیونکہ وہ مبارک چیز ہے اس کا سالن بناؤ اور اسے تیل کی جگہ استعمال کرو۔ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔''

فوائد:...... زیتون کو مبارک درخت قرار دیا گیا ہے جیسے کہ ''سورۃ النور'' کی آیت میں مذکورہ ہے۔ نیز سورۃ التین میں اللہ کا ان درختوں کی قسم کھانا ان کے عظیم الفائدہ ہونے پر دال ہے۔ لہٰذا اسکے تیل کو بطور گھی، یا تیل مالش وغیرہ کے لیے استعمال کرنا انتہائی مفید و کارگر ہے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب الخیاط (2092) مسلم، کتاب الأطعمة، باب جواز أکل المرق واستحباب أکل الیقطین (5293)

❷ صحیح: سابق حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ حسن: الترمذی، کتاب الأطعمة، باب ما جاء فی أکل الزیت (1852)

[21]..... بَاب فِي أَكْلِ الثُّومِ

لہسن کھانا

2097ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا: "جو شخص لہسن کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔"

فوائد:..... (۱) لہسن اور پیاز (دیکھیے ابن ماجہ) کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے (۲) اگر کوئی بھولا بھٹکا آجائے تو اسے مسجد سے نکالنا درست ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "لَقَدْ كنت ارى الرجل على عهد رسول الله ﷺ يوجد ريحه منه فيؤخذ بيده حتى يُخْرَج به الى البقيع فمن كان اكلهما لابُدَّ فليمتهما طبخًا." (ابن ماجه: صحيح) میں نے دور رسول ﷺ میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے منہ سے اس کی اگر بو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی جانب نکال دیا جاتا لہذا جو کوئی انہیں ضروری استعمال کرنا چاہے تو پکا کر ان کی بو مارے۔ چنانچہ پکے ہوئے لہسن پیاز کھا کر مسجد آنا جائز ہے۔

2098ـ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ..........

أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ بِهِ كَرِهَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِذَا لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ ❷

ام ایوب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے۔ ہم نے آپ کے لئے تکلف والا کھانا تیار کیا جس میں ان سبزیوں سے بھی کچھ تھا، جب ہم آپ کے پاس کھانا لے کر گئے تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "کھاؤ" کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ اس سے میرے ساتھی کو تکلیف ہوگی۔" ابو محمد کہتے ہیں۔ "جب کسی کو تکلیف نہ ہو تو لہسن کھانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔"

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب ما جاء في الثوم النيء والبصل والكراث (853) ومسلم، كتاب المساجد، باب نهي من أكل ثوما أو بصلا (1748)

❷ صحيح: الترمذي، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الرخصة في الثوم مطبوخا (1810)

فوائد:...... (۱) لہسن، پیاز کو پکا کر اس کا استعمال درست ہے اگر پھر بھی بو اچھی طرح ختم نہ ہوئی ہو تو بچنا بہتر ہے۔ (۲) اگر کوئی دعوت قبول کر لینے کے بعد کسی مجبوری پر کھانا نہ کھائے تو اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔

[22]..... بَابٌ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ
مرغی کھانے کے متعلق

2099- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ .....

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقُدِّمَ طَعَامُهُ فَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ. ❶

زہدم جرمی کہتے ہیں ہم ابوموسیٰ کے پاس تھے وہ کھانا لائے تو اس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں بنو تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا آدمی بھی تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو ابوموسیٰ نے اس سے کہا: "قریب آ جاؤ" میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔"

فوائد:...... (۱) مرغ کا کھانا آپ ﷺ سے ثابت ہے (۲) عرب میں مرغ اور اس کا گوشت اتنا عام نہ تھا۔

2100- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ...

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَاجَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُهُ. ❷

زہدم جرمی ابوموسیٰ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے مرغی کا ذکر کیا تو کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔"

[23]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطْعِمَ طَعَامَهُ إِلَّا الْأَتْقِيَاءَ
اس کے متعلق جو اپنا کھانا پرہیزگاروں کے علاوہ کسی اور کو کھلانا ناپسند کرتا ہے

2101- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ

---

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الذبائح والصید، باب لحم الدجاج (5518)؛ ومسلم، کتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينا (4221)

❷ متفق علیہ: سابقہ تخریج دیکھئے۔

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَصْحَبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ. ❶

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کے ساتھی بنو اور تمہارا کھانا پرہیز گاروں کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے۔''

فوائد:...... آدمی کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا مال کسی پرہیز گار پیٹ کا ایندھن بنے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی گنہگار نافرمان کو کھانا نہیں دینا کیونکہ اس کا ثبوت ہمیں نبی ﷺ کے فعل سے ملتا ہے کہ جب انھوں نے ایک کافر کی مہمان نوازی کی۔ دیکھیے (2083) لہٰذا دعوت میں مومنین کو ترجیح دینی چاہیے البتہ ضرورت کے مطابق فاسقین وکافرین اور گنہگار لوگوں کو بھی مدعو کیا جا سکتا ہے۔

[24]...... بَاب مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ

جو شخص دو چیزیں اکٹھی کھانے میں حرج نہیں سمجھتا

2102۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ. ❷

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ ککڑی کھجور کے ساتھ کھا رہے تھے۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث کے مطابق مختلف الزاج اشیاء کو اکٹھے کھانا درست ہے۔ کھجور گرم جبکہ ککڑی سرد مزاج ہوتی ہے۔ لہٰذا دونوں ایک دوسرے کو معتدل کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہ فرحت بخش اور جسمانی صحت کا باعث ہے اور کمزور جسم کو فربہ کرنے کے لیے مؤثر چیز ہے۔ جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ انہیں رخصتی سے قبل فربہ کرنے کے لیے انہیں یہ کھلاتی رہی ہیں۔ (ابن ماجہ) (۲) ''قثاء'' ککڑی (ج) اور کھیرے دونوں کو کہتے ہیں۔

[25]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ

(دو چھوارے) ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان

2103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

❶ صحيح: أبو داود: كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس (4832) والترمذي: كتاب الزهد، باب ما جاء في صحبة المؤمن (2395)

❷ متفق عليه: البخاري: كتاب الأطعمة، باب القثاء بالرطب (5440) ومسلم: كتاب الأطعمة، باب أكل القثاء بالرطب (5298)

حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُ التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. [1]

جبلہ بن سحیم کہتے ہیں ہم مدینہ میں تھے۔ کہ ہم پر قحط پڑا پس ابن زبیرؓ ہمیں کھجوریں دیتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے: "دو کھجوریں اکٹھی نہ کھاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دو خرما اکٹھے کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر یہ کہ وہ اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔"

فوائد:...... (۱) شارع نے ہر کام میں انصاف کو مدنظر رکھنے کی تاکید کی ہے حتیٰ کہ اگر لوگ مل کر کھانا بھی کھا رہے ہیں تو ہر ایک کو برابر کھانے کا حکم ہے کہ کوئی تیزی دکھائے اور دوسروں کا حق بھی کھا جائے (۲) میوہ جات وغیرہ کھاتے ہوئے سبھی کو برابر برابر کھانے کی اجازت ہے البتہ زیادہ لینے کے لیے ساتھیوں سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے (۳) مشترک چیز کا معروف طریقے سے استعمال جائز ہے۔ البتہ خصوصی استعمال کے لیے شرکاء سے اجازت لینا ضروری ہے۔

[26]...... بَابٌ فِي التَّمْرِ
خشک کھجور سے متعلق

2104۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [2]

زوجہ النبی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! جس گھر میں خشک کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں" دو بار یا تین بار فرمایا۔"

فوائد:...... (۱) کھجور غذائیت سے بھرپور توانائی کا خزانہ ہے۔ حتیٰ کہ انسان کھانا نہ ملنے پر کئی دن تک چند کھجوروں پر گزارا کرتا ہے تو یہ اس کو ضعف سے محفوظ رکھتی ہیں۔ (۲) کھجور بھی غلے کے زمرے میں

---

[1] متفق علیه: البخاري، كتاب الأطعمة، باب القران في التمر (5446) ومسلم، كتاب الأطعمة، باب نهي الأكل مع جماعة (5301)

[2] صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب في ادخار التمر ونحوه (3505)

آتی ہے لہٰذا جس گھر میں کھجور ہو اسے فاقہ زدہ یا بھوکا شمار نہیں کیا جائے گا (۳) غلے کو گھر میں جمع کیا جا سکتا ہے (۴) کھجور صرف ایک پھل ہی نہیں بلکہ بھوک سے کفایت کرنے والی خوراک بھی ہے۔

2105۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جس گھر میں خشک کھجوریں ہوں، وہ کبھی بھوکے نہیں ہوں گے۔"

2106۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ....

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَمْرٌ فَأَخَذَ يُهْدِيهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ تَمْرًا مُقْعِيًا مِنَ الْجُوعِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُهْدِيهِ يَعْنِي يُهْدِي هَاهُنَا وَهَاهُنَا ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خشک کھجوروں کا تحفہ دیا گیا۔ آپ اسے ہدیہ کرنے لگے اور انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ بھوک کی (سختی کی) وجہ سے خشک کھجوریں غیر متمکن طریقے سے بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ ابومحمد کہتے ہیں: يُهْدِيهِ کا معنی ہے انہیں ادھر ادھر بھیجنے لگے۔

[27]..... بَابٌ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

2107۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو، تو اس کو کوئی (موذی چیز) پہنچے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔"

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب في ادخار التمر ونحوه (5304) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب في التمر (3830)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب تواضع الآكل وصفة قعوده (5299) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الأكل متكئاً (3771)

❸ صحيح: ابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب في غسل اليد عن الطعام (3852) والترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في كراهية البيتوتة وفي يده ريح غمر (1860)

فوائد: ...(۱) "غمر" یہ گوشت کی چکنائی کو کہتے ہیں (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا مسنون ہے (۳) چکنائی کی بو سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے (۴) نقصان دہ چیز کے خطرے سے آگاہی کے بعد مالک کی بجائے نقصان اٹھانے والا خود ذمہ دار ہوگا۔

[28] ... بَابٌ فِي الْوَلِيمَةِ
ولیمہ کے متعلق

2108۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ...

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَرَأَى عَلَيْهِ وَضَرًا مِنْ صُفْرَةٍ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ❶

انس کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا تو فرمایا: "یہ کیا ہے؟" اس نے کہا: میں نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا: "ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو۔"

فوائد: ...... (۱) شادی کرنے والے کے لیے آپ ﷺ کا حکم ہے کہ وہ ولیمہ کرے (۲) "ولو بشاۃ" سے بعض نے تکثیر مراد لی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک بکری ذبح کرو۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس معنی کو تقویت ملتی ہے کہتے ہیں نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہ کیا جتنا زینب پر کیا (اس میں) آپ ﷺ نے ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا تھا (متفق علیہ) لیکن صحیح بات یہی ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بیان کی ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ولیمہ میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں (نیل الاوطار) (۲) شادی میں سادگی کو اپنانا چاہیے زیادہ تکلف اور تجہیز سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ عبدالرحمن کی سادگی ملاحظہ کیجیے کہ نبی رحمت ﷺ تک کو خبر نہ ہو پائی اور نہ ہی آپ ﷺ کو دعوت دی گئی۔

2109۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَعْوَرَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفٌ أَيْ يُثْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ زُهَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي

عبداللہ بن عثمان ثقفی کہتے ہیں کہ ثقیف کے ایک کانے شخص نے کہا جسے لوگ معروف کہتے تھے یعنی اس کی تعریف کرتے تھے اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہیں تو میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا نام ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ [illegible] (5155) [illegible]
[illegible] (3475)

عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ... أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَحَصَبَ الرَّسُولَ وَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ ❶

''پہلے دن ولیمہ حق ہے، دوسرے دن مروج ہے اور تیسرے دن سنانے اور ریاکاری کے لئے ہے۔'' قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ سے ایک آدمی سعید بن مسیب سے بیان کیا وہ پہلے دن بلائے گئے تو قبول کیا دوسرے دن بلائے گئے تو قبول کیا تیسرے دن بلائے گئے تو پیغام دینے والے کو کنکری ماری اور قبول نہ کیا اور کہا: ''یہ سنانے اور دکھانے کے لئے ہے۔''

2110۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ❷

اعرج کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں امراء بلائے جائیں اور مسکین چھوڑ دیئے جائیں۔ جس نے دعوت کو چھوڑ دیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

فوائد:...... (۱) اسلام نے ظاہری شان و شوکت کی بجائے انسان کی ذات اس کی نیکی و طہارت کو مقدم رکھا ہے اور اسے شرف و منزلت کی بنیاد قرار دیا ہے درآمیت کا احترام سکھایا ہے اسی لیے مال و حشمت کے پجاریوں کی ایسی دعوت جس میں فقط اغنیاء و امراء کو ہی مدعو کیا گیا ایسی دعوت کو بدترین قرار دیا گیا ہے (۲) ولیمے کی دعوت قبول کرنا لازم ہے ''عصٰی'' کا لفظ اس پر دال ہے۔ البتہ کھانے کی رخصت ہے کھائے یا نہ کھائے۔ حدیث میں ہے ''فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔'' (مسلم) چاہے تو (ولیمے کا کھانا) کھا لے چاہے تو چھوڑ دے۔ تاہم ہم منکرات والی دعوتوں سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

2111۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

---

❶ ضعیف: ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی کم تستحب الولیمة؟ (3745) ۔۔۔۔۔۔۔

❷ متفق علیہ: بخاری، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوة فقد عصی اللّٰہ ورسولہ (5177) ومسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابة الداعی الی دعوة (3507)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ صَنَعَ طَعَامًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فَدَعَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ قَالَ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا وَأَشَارَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ لَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَذِهِ قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَائِشَةُ فَأَكَلَا مِنْ طَعَامِهِ ❶

انس ؓ کہتے ہیں ایک آدمی نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ کو دعوت دی اور اس نے کہا ”یا رسول اللہ! اس طرح“ آپ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔“ انس ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اس طرح (تو اس نے کہا نہیں تو آپ نے) عائشہ ؓ کی طرف اشارہ کیا اس نے کہا نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپ کی طرف دوبارہ اشارہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے تیسری بار آپ کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا ”یہ بھی“ اس نے کہا: ہاں تو رسول اللہ ﷺ اور عائشہ ؓ اس کے ساتھ گئے اور اس کے کھانے سے کھایا۔

2112۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنِي فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ

ابو مسعود ؓ کہتے ہیں ایک آدمی آیا جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا اس کا ایک غلام قصاب تھا۔ اس نے کہا میرے لیے کھانا تیار کرو، میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو بلاؤں گا۔ ابو مسعود ؓ کہتے ہیں اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی تو ان کے پیچھے ایک اور آدمی آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی اور یہ آدمی میرے پیچھے آیا ہے اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو، اگر چاہو

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأطعمة [illegible] (5260) [illegible]
(3436)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ زَوَّجَنِي أَبِي فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ فَدَعَا رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَنْ دَعَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَشْهَى وَأَمْرَأُ. ❶

عبدالکریم ابو امیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا: میرے والد نے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں میرا نکاح کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت (گروہ) کو بلایا۔ان میں صفوان بن امیہ تھے وہ بہت بوڑھے تھے۔انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گوشت دانتوں سے کھاؤ کیونکہ اس طرح اس کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور ہضم بھی زیادہ ہوتا ہے۔“

فوائد:...... (۱) گوشت کو نوچ کر کھانا مسنون و مستحب ہے اس سے جہاں کھانے کی لذت بڑھتی ہے وہیں ہضم میں بھی خوشگوار ہوتا ہے۔ (۲) ہاتھ یا چھری سے چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنا کر کھانے سے آدمی مذکورہ فوائد سے محروم رہتا ہے۔ (۳) مذکورہ حدیث اگرچہ ضعیف بہرحال نوچ کر کھانے کی مسنونیت مرفوع حدیث سے ثابت ہے۔ابن ماجہ میں ہے "فرُفِع واليه الذراع وكانت تعجبه ، فنهس منها ." آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پکڑایا گیا جو کہ آپ کو پسند تھا تو آپ ﷺ نے اس سے نوچ کر کھایا۔

[31]..... بَاب فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا
تکیہ لگا کر کھانا

2115۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ....

حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا. ❷

ابو جحیفہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔“

فوائد:...... تکیہ لگا کر کھانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ایک اعرابی کے اعتراض پر آپ ﷺ نے فرمایا "إنَّ اللّٰه جعلني عبداً كريما ولم يجعلني جبّاراً عنيداً" (کتاب الاطعمہ) اللہ نے یقیناً مجھے معزز بندہ بنایا ہے متکبر

---

❶ اسنادہ ضعیف: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب الأكل متكئا (5398) وابوداود، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الأكل متكئا (3769)

وہ کوشش نہیں بتایا۔ لہٰذا بقدر حق کر کھانے میں بھی عاجزی کا اپنانا مستحب ہے۔

32۔ باب فِي الْبَاكُورَةِ
نئے پھل کے متعلق

2116۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالْبَاكُورَةِ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَرَتِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب نیا پھل لایا جاتا تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے مدینے ہمارے پھل، ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت دے' پھر سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل کھلاتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) باغ کا پہلا پھل کسی بزرگ کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے (۲) بزرگ کو چاہیے کہ پھل چکھ کر دعا کرے تاکہ اس کی دعا ان کے لیے باعث برکت ہو۔ (۳) بزرگوں پر لازم ہے کہ بچوں سے مشفقانہ سلوک کریں جیسا کہ اسوۂ رسول ﷺ سے ثابت ہے ورنہ ان کی بدتمیزی، بداخلاقی کے قصور وار ان سے زیادہ وہ بزرگ خود ہوں گے۔

[33]۔ باب فِي إِكْرَامِ الْخَادِمِ عِنْدَ الطَّعَامِ
کھانے کے وقت خادم کی توقیر کرنا

2117۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ بِالطَّعَامِ فَلْيُجْلِسْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُنَاوِلْهُ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لے کر آئے تو اسے ساتھ بٹھائے۔ اگر وہ انکار کرے تو اسے کچھ کھانا دے دے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج [illegible] (3322) [illegible] (3329)

❷ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب الأکل مع الخادم (5460) [illegible] (1653)

2118۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهُ وَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ۔ ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارا خادم کھانا لے کر آئے تو اسے اپنے ساتھ بٹھاؤ یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔''

فوائد:...... خادموں کو اپنے ساتھ کھلانا ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہے۔ یہ مالکوں کا حق ہے۔ اسی طرح اہل صنعت حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کی خوشی کا سامان کرتے رہیں جو کہ ان کے وظیفے سے ہٹ کر ہو بلکہ غلاموں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ "جعل الله تحت ایدیکم" او کما قال انہیں اللہ نے تمہارا ماتحت کر دیا۔ لہٰذا اپنے غلاموں، خادموں کو اچھا کھلانا پلانا اور پہنانا یہ مالک کی ذمہ داری ہے۔

[34]..... بَاب فِي الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ
مٹھائی اور شہد کے متعلق

2119۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو مٹھائی اور شہد پسند تھا۔''

فوائد:...... (۱) "حلواء" سے مراد صرف سوجی کا ہی حلوہ نہیں جیسا کہ جاہلوں میں مشہور ہے بلکہ یہ سبھی میٹھی اشیاء پر بولا جاتا ہے چاہے وہ پھل ہی کیوں نہ ہوں (۲) شہد یہ انتہائی مفید چیز ہے اور کئی بیماریوں کے لیے تریاق کا کام کرتا ہے۔ اسے خوراک کا حصہ بنانا بہترین صحت کا ضامن ہے۔

---

❶ صحیح: مابقہ ہی کرر ہے۔

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأطعمة، باب الحلواء والعسل (5431) ومسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته (3664)

[35] بَاب فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو کے کھانا پینا

2120- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُوَيْرِثِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْبَرَازِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ قَالَ فَقَالَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنَّمَا هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ . ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلے، آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ کہا گیا: کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں تو وضو کرتا ہوں؟ ابو محمد کہتے ہیں: ”راوی سعید بن حویرث ہے ابوحویرث نہیں ہے۔“

فوائد:...... کھانے کے لیے وضو ضروری نہیں، وضو فقط ایسی حالت میں مستحب ہوتا ہے جب بندہ جنبی ہو جنبی کے لیے ہے کہ وہ غسل سے پہلے اگر کھانا کھانا یا دوسرے کام سرانجام دینا چاہتا ہے تو وضو کرے جیسا کہ اگلی حدیث سے واضح ہے۔

2121- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . ❷

ایک اور سند میں دیگر راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

2122- قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادِهِ . ❸

مزید ایک سند میں راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

[36]... بَاب فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ

جنابت کی حالت میں کھانا

2123- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز اکل المحدث الطعام وانہ (825)

❷ صحیح: سابقہ ہی تکرار ہے۔

❸ صحیح: سابقہ دونوں حدیثوں کا تکرار ہے۔

الأسود ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَجْنَبَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔

[37]... بَابٌ فِي إِكْثَارِ الْمَاءِ فِي الْقِدْرِ

ہنڈیا میں (شوربے کے لئے) پانی زیادہ ڈالنا

2124۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ فَقَالَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاغْرِفْ لَهُمْ مِنْهَا. ❷

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت کی فرمایا: "جب شوربا پکاؤ اس میں پانی زیادہ ڈال لو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کوئی (ضرورت مند) گھر والے دیکھو تو انہیں اس میں سے دو۔"

فوائد: ...... (۱) شارع نے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا خیال رکھنے کی ترغیب دی ہے یہاں تک کہ کسی کو دینے کو کچھ نہیں تو کہا کہ کشادہ چہرے سے ہی کسی کو مل لو یہی صدقہ ہو جائے گا، چنانچہ ہنڈیا میں شوربہ زیادہ کر لیں کسی بھوکے ہمسائے کو دے دیں گے بظاہر یہ حقیر و معمولی چیز ہے لیکن اپنے اندر غمخواری و غمگساری کا ایک باب لیے ہوئے ہے (۲) ہمسائے کا خیال رکھنے کی اسلام میں انتہائی اہمیت ہے حتی کہ پڑوسی کے ساتھ احسان کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن الى جاره." (بخاری) جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہمسائے سے احسان کرے۔

[38]... بَابٌ فِي خَلْعِ النِّعَالِ عِنْدَ الْأَكْلِ

کھانے کے وقت جوتی اتارنا

2125۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي ....

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء (699)، ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب من قال یتوضأ الجنب (224)

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب الوصیۃ بالجار والاحسان الیہ (6631)، والترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اکثار ماء المرقۃ (1833)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنی جوتیاں اتار دو کیونکہ اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ہوگی۔"

[39]..... بَابٌ فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ
کھانا کھلانا

2126۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ. ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رحمن کی عبادت کرو، سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔"

فوائد:..... (۱) "جنات" یہ جنت کی جمع ہے جنت کلی طور پر تو ایک ہی ہے لیکن آدمی کو حاصل ہونے والی جنت میں چونکہ مختلف اقسام باغات ہوں گے اس اعتبار سے اس پہ جنات کا صیغہ بول دیا گیا (واللہ اعلم) (۲) عبادت وافشاء سلام کے بعد تیسرے نمبر پہ دخول جنت کے لیے کھانا کھلانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت عیاں ہے جبکہ بہت سے لوگ کھانے کو ہی ترجیح دیتے ہیں جو کہ آخرت کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے (العیاذ باللہ)

[40]..... بَابٌ فِي الدَّعْوَةِ
دعوت قبول کرنا

2127۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَجِيبُوا الدَّاعِيَ إِذَا دُعِيتُمْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَفِي

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہیں کوئی دعوت دے تو اسے قبول کرو۔" نافع کہتے ہیں: "عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شادی اور غیر شادی کی (عام)

---

❶ ضعیف جدا: أخرجه الطبراني في الاوسط (3226) والحاكم 4/119

❷ صحیح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

غَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ❶

دعوت میں جاتے تھے اور روزہ رکھا ہوتا تو پھر بھی جاتے تھے۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ دعوت کا قبول کرنا واجب ہے بلکہ اسے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق میں سے قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے "حق المسلم على المسلم ستٌّ" مسلمان کے مسلمان کے ذمے چھ حق ہیں، آگے بیان ہے (واذا دعاک فاجبہ) (مسلم) اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اسے قبول کرو (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے ثبوت ملتا ہے کھانا کھانے یا نہ کھانے کی رخصت ہے، جیسا کہ (2110) کے تحت بھی گزر چکا ہے۔

[41]..... بَاب فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ

چوہیا کے متعلق جو گھی میں گر کر مر جائے

2128۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .....

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا. ❷

میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی ہو؟ آپ نے فرمایا: "اسے اور آس پاس کے گھی کو (کھرچ) کر پھینک دو اور (باقی) کھا لو"

فوائد:...... (۱) چوہیا ان پانچ فاسق جانوروں میں سے ہے جنہیں آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا ہے (بخاری) (۲) چوہیا چونکہ خبیث جانور ہے اس لیے اگر یہ گھی وغیرہ میں داخل ہو جائے تو اسے پھینک دینا چاہیے البتہ اگر وہ جما ہو تو اس کے ارد گرد کو نکال کر بقیہ گھی کو استعمال کرنا درست ہے جیسا کہ "ما حولها" کا لفظ اس کے جامد ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ امام ابن العربی بھی اسی کے قائل ہیں (تحفہ) البتہ خراب گھی کو کھانے کے علاوہ دیگر استعمال کے بارے اختلاف ہے جبکہ راجح جواز ہی معلوم ہوتا ہے یہی قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب اجابۃ الداعی فی العرس وغیرہ (5179) ومسلم، کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی إلی دعوۃ (3502)

❷ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب مایقع من النجاسات فی السمن والماء (235) وابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی الفأرۃ تقع فی السمن (3841)

2129. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِإِسْنَادِهِ. ❶

محمد بن یوسف ابن عیینہ سے اسی سند سے بیان کرتے ہیں۔

2130۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر کر مر جائے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اسے اور ارد گرد کے گھی کو لے کر پھینک دو۔''

2131۔ وحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ...... ..

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ ذَائِبًا أُهْرِيقَ. ❸

ابن عباس میمونہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتی ہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''جب گھی پگھلا ہوا ہو تو سارا گرا دیا جائے گا۔''

[42]..... بَابٌ فِي التَّخْلِيلِ

خلال کرنا

2132۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْدٍ الْخَيْرُ........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَخَلَّلْ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْهُ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ. ❹

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھانا کھائے وہ خلال کرے۔ (ور جو چیز خلال سے نکلے) اسے پھینک دے اور جو زبان کے ساتھ نکلے، اسے نگل لے۔''

فوائد:...... کھانے کے بعد اگر کھانے کے کچھ ذرات زبان یا دانتوں سے چمٹ جائیں تو انہیں صاف کرنا لازم ہے۔ دانتوں میں پھنسے رہ جانے والے ذرات بعد میں منہ کے تعفن اور جسمانی امراض کا باعث بنتے ہیں اسی لیے انہیں پھینک دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

❀❀❀❀

---

❶ صحیح: سابقہ ہی کی طرح ہے۔
❷ متفق علیہ: دیکھئے سابقہ (765)
❸ متفق علیہ: سابقہ ہی کی طرح ہے۔
❹ حسن: (689) میں مطولاً گزر چکی ہے۔

٩...... ومن كتاب الاشربة

پینے پلانے کا بیان

[1] بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ
شراب کی مذمت کے متعلق

2133۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس معراج کی رات بیت المقدس میں دو پیالے شراب اور دودھ کے لائے گئے۔ آپ نے انہیں دیکھا پھر دودھ لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: "اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو فطرت کی رہنمائی کی' اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔"

فوائد:...... (۱) "ایلیا" بیت المقدس کے شہر کا نام ہے (۲) فطرۃ سے مراد امام ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دین حق پر استقامت ہے (الفتح) (۳) شراب نوشی غیر فطرتی عمل ہے اور انسان کی گمراہی کا سبب ہے۔ اس سے آدمی تمیز کرنے کی ساری صلاحیتیں کھو دیتا ہے اسی لیے اس کو ام الخبائث کہا جاتا ہے۔ (۴) دودھ بھوک و پیاس سے کفایت کرنے والا عظیم عطیہ خداوندی ہے اور اس کا فطرت کے قریب ہونا اس کے اسلام سے گہرے تعلق کی غمازی کرتا ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب جواز شرب اللبن (5208) والبخاري، كتاب الأشربة، باب قوله تعالى (إنما الخمر والميسر ...) (5576).

21- بَاب فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ كَيْفَ كَانَ
شراب کی حرمت کیسے ہوئی؟

2134- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هَذَا قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا الْآيَةَ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں قوم کا ساقی تھا، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو حکم دیا، تو اس نے اعلان کر دیا۔ ابوطلحہ نے کہا: جا کر دیکھو کیا ہے؟ میں نکلا، پھر میں نے کہا: یہ ایک اعلان کرنے والا ہے وہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھے کہا: جاؤ اور اسے بہا دو، کہتے ہیں: مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ ان دنوں لوگ کھجور کی شراب بناتے تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا: وہ لوگ تو ہلاک ہو گئے جن کے پیٹوں میں شراب تھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے جو انہوں نے کھا لیا بشرطیکہ ایمان کے بعد پرہیز گاری اختیار کریں۔'' (سورہ مائدہ: ۹۳)

فوائد:...... (۱) ''الفضیخ'' سے کچی کھجور مراد ہے جسے ڈوکا کہا جاتا ہے (۲) خبر واحد حجت ہے اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا شاہد ہے۔ مگر بعض حدیث دشمن لوگوں نے خبر واحد کو جہاں ظنی کیا وہاں عقائد میں بھی حجت تسلیم نہ کیا ایسا رویہ انکار حدیث کا چور دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرز عمل یہ تھا کہ وہ قرآن و حدیث سے دلیل واضح ہوتے ہی فوری عمل کرتے تھے (۴) شراب وغیرہ کو گلی میں بہایا جا سکتا ہے۔ (۵) مسئلہ واضح نہ ہونے پر اگر کوئی شخص سنت سے ہٹ کر بھی عمل کرتا ہوا فوت ہو جائے تو اس کے اعمال اس کے لیے نافع ہوں گے اور مذکورہ فعل بھی اس کی شقاوت کا باعث نہیں بنے گا۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب ما قيل في الصواغ (2089) ومسلم، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون (5133)

[3]... بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ
شراب پینے پر سختی کرنا

2135۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دنیا میں شراب پیئے گا پھر توبہ نہیں کرے گا تو آخرت میں وہ اس سے محروم کر دیا جائے گا اسے نہیں پلائی جائے گی۔“

فوائد:...... (۱) کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر اس پر مصر ہو تو یہ اس کی شرمندگی کا باعث ہوگا۔ خصوصاً شرابی بخشش کے باوجود جنتی شراب کی دستیابی سے محروم ہوگا۔ (۲) کبیرہ گناہ بھی معافی سے معاف ہو جاتے ہیں۔ معتزلہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار کہتے ہیں ان کا یہ موقف صریح قرآنی آیات اور صحیح احادیث مبارکہ کے خلاف ہے۔

2136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَائِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ فَإِذَا هُوَ مُخَاصِرٌ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ يُزَنُّ ذَلِكَ الْفَتَى بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقُلْتُ خِصَالٌ بَلَغَتْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَهُ الْفَتَى يَذْكُرُ الْخَمْرَ اخْتَلَجَ يَدَهُ مِنْ يَدِ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ وَلَّى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي

عبداللہ بن دیلمی کہتے کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس ان کے ایک باغ میں گیا، جو طائف میں تھا، جسے وحط کہا جاتا تھا۔ تو وہ قریش کے ایک جوان کا ہاتھ کمر کے پاس سے پکڑے ہوئے تھے، جس پر شراب پینے کی تہمت لگائی گئی تھی۔ میں نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص ایک مرتبہ شراب پیئے گا، چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“ جب اس نوجوان نے شراب کا ذکر سنا، تو عبداللہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ عبداللہ نے کہا! اے اللہ میں اس چیز کو جائز نہیں کرتا کہ وہ میرے ذمہ وہ بات لگائے، جو میں نے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأشربة، باب قول الله تعالىٰ (إنما الخمر والميسر......) (5575) ومسلم، كتاب الاشربة باب عقوبة من شرب الخمر إذا (5191)

لَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

کہی۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص ایک دفعہ شراب پیے گا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ پھر میں نہیں جانتا تیسری یا چوتھی مرتبہ پینے سے ہی۔ اللہ کے ذمے حق ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو جہنمیوں کا نچوڑ پلائے۔''

فوائد: ...... (۱) ''الرھط'' ہموار جگہ کو کہتے ہیں اور ''متناصرۃ'' سے چلتے ہوئے دو آدمیوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ تھامنا اس طرح کہ ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے پہلو پر ہو اور ''ردغۃ الخبال'' سے مراد جہنمیوں کی پیپ ہے۔ واللہ اعلم (۲) شرابی کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ نماز چھوڑ دے بلکہ اسے چاہیے کہ شراب نوشی سے توبہ کرے اور نماز کی دائیگی کرے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت کے دو اعتبار ہوتے ہیں (۱) ادائیگی کرنے والے سے ثقہ۔ (۳) تیسری یا چوتھی دفعہ شراب پینے سے اللہ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جہنمی عذاب چکھائیں جو کہ پیپ پینے کی صورت میں ہوگا۔ (اعاذنا اللہ)

14۔ بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقُعُودِ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

شراب والے دسترخوان پر بیٹھنے کی ممانعت

5713۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدْ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ. ❷

جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اس دسترخوان پر مت بیٹھے جس پر شراب ہو۔''

فوائد: ...... ایمان کا تقاضا ہے کہ آدمی شراب کی محفل اور دسترخوان سے پرہیز کرے کیونکہ حق کی

---

❶ صحیح۔ مسند احمد ... (5650) ... (3377)

❷ صحیح۔ ترمذی ... (2801)

[6]..... بَاب لَيْسَ فِي الْخَمْرِ شِفَاءٌ

شراب میں شفا نہیں ہے

2140۔ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ.........

عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّهَا دَوَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ دَوَاءً وَلَكِنَّهَا دَاءٌ. ❶

وائل سے منقول ہے کہ سوید بن طارق نے رسول اللہ ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا۔تو آپ ﷺ نے اس کے بنانے سے منع کیا۔اس نے کہا یہ تو دوا ہے۔رسول ﷺ نے فرمایا"وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔"

فوائد:...... شراب یا کسی بھی نشیلی چیز کو بطور دوا استعمال کرنا ممنوع ہے۔شراب اگرچہ فوائد بھی ہیں بہرحال اس کے مفاسد فوائد سے بڑھ کر ہیں۔جیسا کہ قرآن میں ﴿إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا﴾ان کا گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ان کو گناہ قرار دینا ان کے حرام ہونے کی دلیل ہے اور ظاہری بات ہے شریعت میں حرام کردہ چیزیں ان کے مفاسد کے باعث ہی ہیں۔لہذا سامنے نظر آتے فائدے کی بجائے خفیہ نقصانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے استفادہ حرام ہے۔

[7]..... بَاب مِمَّا يَكُونُ الْخَمْرُ

شراب کے مخرج کا بیان

2141۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ ......

يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْخَمْرُ فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سنا وہ فرماتے تھے شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے"کھجور اور انگور"

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں ان دو درختوں کا ذکر بطور حصر ذکر نہیں ہوا کہ فقط انہی کی شراب بنتی

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب تحریم التداوی بالخمر (5112) ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی کراهیة التداوی بالمسکر (2046)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب بیان ان جمیع ما ینبذ مما یتخذ ... (5114) وابو داؤد، کتاب الاشربة، باب الخمر مما هی (3678)

ہے۔باقی کی نہیں۔امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق رقم طراز ہیں"لیس المراد الحصر فیهما لانه ثبت ان الخمر تتخذ من غیرهما فی حدیث عمرو وغیره." (تحفۃ الاحوذی)اس حدیث میں فقط ان دو درختوں کی قید نہیں بلکہ یہ بات عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ شراب ان دو درختوں کے علاوہ سے بھی بنتی ہے۔اورابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث اغلبیت پر محمول ہے۔یعنی اکثر شراب ان سے بنتی ہے۔اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول جس کے متعلق بیہقی نے اشارہ کیا اس کے مطابق تحریم الخمر کی آیت کے نزول کے وقت ان چیزوں سے شراب بنتی تھی۔انگور، کھجور، گندم، جواور شہد۔(تحفہ)

لہٰذا مذکورہ دلائل کی بناپر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے جسے امام راغب نے مفردات القرآن میں ذکر کیا ہے کہتے ہیں" شراب کو خمراس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے۔بعض لوگوں کے نزدیک یہ ہرنشہ آور چیز پر بولی جاتی ہے۔اور بعض کے نزدیک فقط انگور سے بنی اور بعض کے نزدیک کھجور وانگور دونوں سے بنی پر اور بعض کے نزدیک جو پکائی نہ گئی ہو اس پر خمر کا لفظ بولا جاتا ہے۔جبکہ راجح یہی ہے۔ہر چیز جو عقل کو ڈھانپ لے وہ حقیقی طور پر"خمر" شراب ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیے (تحفۃ الاحوذی)

[8]..... بَاب مَا قِيلَ فِي الْمُسْكِرِ

نشہ آور چیزوں کا بیان

2142۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:"ہر پینے والی چیز جس میں نشہ ہے حرام ہے۔"

فوائد:...... (۱)" البتع" یہ شہد سے بنی شراب پر بولا جاتا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ باب باندھتے ہیں (الخمر من العسل وهو البتع) شہد سے تیار کردہ شراب اور وہ تبع ہے۔(۲) ہرنشہ آور چیز مشروب حرام ہے چاہے یہ ٹیکے سے ہو کسی قسم کے سلوشن کے سونگھنے سے ہو غرض کوئی صورت ہو۔

2143۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ.......

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب لایجوز الوضوء بالنبیذ ولا المسکر (242) ومسلم، کتاب الأشربة، باب بیان أن کل مسکر خمر وأن کل خمر حرام (5180)

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اشْرَبُوا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا فَإِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. ❶

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: "(ہر چیز) پیو، مگر نشہ آور چیز نہ پیو۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

2144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. ❷

سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی روکتا ہوں جس کی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہے۔"

فوائد:...... کوئی شخص نشے یا شراب جیسی کسی چیز کا عادی ہو جائے تو لازماً تھوڑی بہت مقدار سے وہ نشے میں نہیں آئے گا لہٰذا وہ یہ نہ سمجھے سابقہ حدیث کے مطابق کہ مجھ پر شراب وغیرہ حرام نہیں یہ سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے لہٰذا جس چیز کی کثرت نشہ آور ہو قلیل مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ فقہ حنفی میں شراب نوشی کے کئی حیلے بہانے تراشے گئے ہیں۔ بلکہ بنیادی شرعی اصطلاحات کو تبدیل کر کے جدید نام متعارف کروائے گئے ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں۔

2145۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْكَلَاعِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ كَفْيَ الْخَمْرِ فَقِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ رَسُولُ

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: اسلام میں شراب وہ پہلی چیز ہوگی جس کو اس طرح الٹ دیا جائے گا جس طرح برتن اوندھا کر دیا جاتا ہے کہا گیا! یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس کے متعلق ہر چیز بیان کر دی گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب المغازي، باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع (4343) ومسلم، كتاب الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام (5182)

❷ حسن: أخرجه النسائي، كتاب الأشربة، باب تحريم كل شراب أسكر كثيره (5624)

اللّٰهِ ﷺ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا. ❶

نے فرمایا لوگ اس کا اور نام رکھ لیں گے اور اسے حلال سمجھ لیں گے۔"

فوائد:...... آخر زمانے میں مسلمانوں میں ارتکاب کبائر کا عام رواج ہوگا وہ بجائے خفت محسوس کرنے کے وہ ان معاصی کا نام بدل کر دوسرے ناموں سے انہیں حرام کردہ اشیاء کو فروغ دیں گے۔ آج مغرب اس محاذ کو بھی گرم کیے ہوئے ہے کہ وہ گندے، ناپاک وناجائز افعال کو اہل اسلام میں رواج دینے کے لیے ان کے اصل نام کی بجائے دوسری اصطلاحیں متعارف کروا دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان ذہنی مرعوبیت کی بنا پر بلا سوچے سمجھے ان کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جیسے ذمیوں کے لیے اقلیت کا لفظ اور کافر کی بجائے غیر مسلم جیسے الفاظ اگر چہ معنی کے اعتبار سے یہ وہی مراد ہوتے ہیں۔ بہرحال لفظ کی تبدیلی سے ذہن میں موجود شناعت دور ہو جاتی ہے۔

2146۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو وَهْبٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلُ دِينِكُمْ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ أَعْفَرُ ثُمَّ مُلْكٌ وَجَبَرُوتٌ يُسْتَحَلُّ فِيهَا الْخَمْرُ وَالْحَرِيرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد سُئِلَ عَنِ الْأَعْفَرِ فَقَالَ يُشْبِهُهُ بِالتُّرَابِ وَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ طَمَعٌ. ❷

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے دین کا پہلا حصہ نبوت اور رحمت ہے پھر بادشاہت اور رحمت ہے۔ اور پھر خاک آلود بادشاہت ہے۔ پھر بادشاہت اور ظلم ہے۔ جس میں شراب اور ریشم حلال کیا جائے گا۔" ابومحمد کہتے ہیں "عفر کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا وہ بادشاہت مٹی کی طرح ہو گی۔ اور اس میں بھلائی نہیں ہوگی۔"

[9] ... بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا
شراب کی خرید وفروخت کی ممانعت

2147۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَيَانٍ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ ......

---

❶ حسن: الحاکم: 147/4، سنن بیہقی، کتاب الشہادات، 194/8

❷ ضعیف: مکحول نے ابوثعلبہ کو نہیں پایا۔

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ بَيَانٍ. ❶

مغیرہ بن شعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شراب بیچے اسے چاہیے کہ خنزیر کا گوشت بیچے۔" ابو محمد کہتے ہیں وہ عمرو بن بیان ہیں۔

فوائد:...... (۱) "شقص" کا معنی قطع کرنا، کاٹنا ہے لہذا قصاب کو مشقص کہا جاتا ہے۔ (۲) اس کا مطلب ہے کہ جو شخص شراب بیچے وہ خنازیر کا قصائی بن جائے یعنی جو شراب کی خرید وفروخت حلال سمجھتا ہے وہ خنزیر کی خرید وفروخت کو حلال سمجھے کیونکہ دونوں تحریم میں ہم مثل ہیں۔

2148۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ فَقَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدِيقٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ مِنْ دَوْسٍ فَلَقِيَهُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ بِرَاوِيَةٍ مِنْ خَمْرٍ يُهْدِيهَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا فُلَانُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ عَلَى غُلَامِهِ فَقَالَ اذْهَبْ فَبِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاذَا أَمَرْتَهُ يَا فُلَانُ قَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فِي الْبَطْحَاءِ. ❷

عبدالرحمن بن وعلہ کہتے ہیں میں ابن عباس ؓ سے شراب بیچنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا قبیلہ ثقیف یا دوس کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کا دوست تھا وہ فتح مکہ کے سال شراب کی ایک مشک لئے آپ ﷺ سے ملا جو آپ کو ہدیہ کرنا چاہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے فلاں! کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے۔" اس نے اپنے غلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا اسے لے جاؤ اور بیچ دو۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "اے فلاں تو نے اسے کیا حکم دیا ہے"؟ اس نے کہا میں نے اسے بیچنے کا حکم دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے، اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے پس آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ نالے میں بہا دی گئی۔"

2150۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ عمر ؓ کو یہ خبر پہنچی کہ سمرہ

❶ صحيح: ابو داود، كتاب الاجارة، باب في ثمن الخمر والميتة (3489)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر (4020) والنسائي، كتاب البيوع، باب بيع الخمر (4678)

بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَمَا عَلِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَحَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا قَالَ سُفْيَانُ جَمَلُوهَا أَذَابُوهَا . ❶

نے شراب بیچی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ سمرہ کو ہلاک کرے۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ ڈالا۔" سفیان نے "جملوها" کی جگہ "اذا بوها" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

فوائد:...... (۱) حرام چیز کی خرید وفروخت بھی حرام ہے (۲) حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے کے لیے کسی بھی قسم کا حیلہ ناجائز ہے اور ایسے حیلے لعنت کا باعث ہیں۔ احناف کو فقہ حنفی کے ایسے سینکڑوں مسائل سے براءت کرنا چاہیے (۳) سابقہ امم پر پاک اشیاء بطور امتحان بھی ناجائز تھیں۔ جبکہ امت محمدیہ پر اس کے برعکس صرف پلید ومضر اشیاء کو ہی حرام کیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[10] .... بَابُ الْعُقُوبَةِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

شراب پینے کی سزا

2151۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ يَعْنِي فِي الرَّابِعَةِ . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی نشہ کرے اسے کوڑے لگاؤ، پھر نشہ کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر نشہ کرے تو کوڑے لگاؤ، اس کے بعد کرے تو اس کی گردن اڑا دو یعنی چوتھی دفعہ۔"

فوائد:...... (۱) شرابی کی سزا اسّی کوڑے ہیں زانی کی سزا سے کم جس سے اس کی شناعت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں (۲) تین دفعہ تک تو اسے حد لگائی جائے گی البتہ چوتھی دفعہ امام کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسے قید کرے یا تعزیراً قتل کروا دے تاکہ یہ دوسروں کے لیے فساد کا باعث نہ بنے۔ دیکھیے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه (2223) ومسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام (4026)

❷ صحيح: ابو داود، كتاب الحدود، باب اذا تتابع في شرب الخمر (4484) والنسائي، كتاب الأشربة، باب ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر (5678)

(مختصر الفقه الاسلامی)

[11]..... بَابٌ فِي التَّغْلِيظِ لِمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
شراب پینے والے کے لئے سختی

2152۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں رہتا اور نہ چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ شرابی شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا ان کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے وقت ایمان بندے کے دل سے نکل جاتا ہے حتی کہ بندہ جب گناہ سے فارغ ہوتا ہے تو وہ پھر اس میں پلٹتا ہے لہذا ایسے ایمان شکن گناہ کو سرانجام دیتے ہوئے اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ آخری گناہ ہی نہ ہو۔

[12]..... بَابٌ فِيمَا يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ
اس برتن کے متعلق جس میں نبی ﷺ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی

2153۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي السِّقَاءِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ بِرَامٍ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اگر مشک نہ ملتی تو ہنڈیا میں بنائی جاتی۔

فوائد:...... (۱) ''نبیذ'' کھجور وغیرہ کو ایک دن کے لیے پانی میں بھگو دیتے ہیں حاصل ہونے والے میٹھے شربت کو نبیذ کہا جاتا ہے جو کہ انتہائی مفرح و مقوی ہوتا ہے اور عرب میں عام استعمال ہوتا تھا اور ''برام'' یہ بُرمۃ کی جمع ہے یہ مطلقا ہنڈیا کو کہتے ہیں جبکہ یہاں اس سے مراد حجاز و یمن میں استعمال ہونے والی پتھر کی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المحاربین، باب اثم الزناۃ (4885) ومسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی ونفیہ عن المتلبس بالمعصیۃ (205)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان النهی عن الانتباذ فی المزفت ... (5173) وابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب فی الاوعیۃ (3702)

"نهى رسول الله ﷺ عن الظروف فشكت اليه الانصار فقالوا ليس لنا وعاء، قال فلا اذا." (ترمذی: صحیح) آپ ﷺ نے برتنوں میں سے روکا تو انصار نے آپ سے شکایت کی کہ ہمارے پاس تو اور برتن ہی نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اجازت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی اسی معنی کی حدیث مذکور ہے جو کہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی حرمت کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کے نسخ کا قول ہی بہترین قول ہے۔ (تحفۃ الاحوذی)

[14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَمَا يُنْبَذُ فِيهِ

مٹکے اور شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت

2155۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مٹکے کی نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام کر دیا ہے۔" پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی تو انہوں نے کہا: "ابوعبدالرحمن نے سچ کہا ہے۔"

2156۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ .....

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کدو کے برتن اور روغنی برتن میں نبیذ مت بناؤ۔"

فوائد:..... (۱) "الدباء" یہ پکے ہوئے کدو کو درمیان سے کاٹ کر تو کھوکھلا کر لیا جاتا ہے جیسا کہ مانگنے والے لوگوں کے پاس کشکول ہوتا ہے اور "مزفت" تارکول ملا ہوا برتن ہوتا ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ کے مطابق ان میں منع کی علت یا تو ان کی عادت کی بنا پر ہے کہ وہ ان برتنوں میں شراب پیتے تھے تو اس سے مشابہت کی بنا پر ان سے روک دیا گیا یا ان برتنوں کے کثیف ہونے کی بنا پر ان میں پڑے نبیذ میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ان سے روک دیا گیا لیکن بعد میں نشے سے بچنے والی عادت کے پختہ ہو جانے کے بعد

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم (5156)، وابوداود، كتاب الأشربة، باب في الأوعية (3691)

❷ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب الخمر من العسل (5587)، ومسلم، كتاب الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت (1992)

ان کی اجازت دی گئی (ہے)۔

2157۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ ......

أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ سَمِعْتُهُ سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحَرِّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ مَنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيذَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ. ❶

ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مٹکے کی نبیذ کے متعلق پوچھا یا ان سے کسی اور نے سوال کیا میں نے سنا انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے کدو اور مٹکے کی نبیذ سے منع کیا ہے۔" پھر میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرح کہا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: "جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام کرنا چاہتا ہے وہ جان لے کہ نبیذ حرام ہے اور یہ بھی کہا: "مجھے میرے بھائی نے ابوسعید خدری سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹکے، کدو، روغنی برتن اور پکی اور پکی کھجور کی ملی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔"

2158۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ......

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا يَحْرُمُ عَلَيْنَا مِنَ الشَّرَابِ فَقَالَ الْخَمْرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ مَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ بَدَأَ بِالِاسْمِ أَوْ قَالَ بِالرِّسَالَةِ قَالَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ. ❷

فضیل بن زید رقاشی بیان کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن مغفل کے پاس گئے۔ اور کہا: مجھے حرام کردہ پینے کی چیزوں کے متعلق بتایئے۔ انہوں نے کہا: "شراب حرام ہے۔" میں نے کہا: یہ قرآن میں ہے؟ انہوں نے کہا: "میں نے تم سے وہ بات بیان کی ہے جو میں نے "محمد ﷺ سے" سنی یا انہوں نے "رسول اللہ ﷺ سے" کہا۔ پھر کہا: "آپ نے کدو، سبز روغنی مٹکے اور کھجور کی جڑ کے کھدے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

❶ صحیح: احمد 229/1، والطبرانی فی الکبیر 12/152۔153 (12738)
❷ صحیح: احمد 57/5، والطبرانی فی الاوسط (5276)

[15]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ
دو چیزوں کی نبیذ بنانے کی ممانعت

2159۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ قَالَا أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ .....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ. ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پکی اور تازہ کھجور کی اور کشمش اور کھجور کی اکٹھی نبیذ نہ بناؤ بلکہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بناؤ۔''

فوائد:..... ''خلیطین'' سے مراد یہ ہے کہ دو الگ چیزوں کو مثلاً ڈوکا اور تر کھجور یا کھجور و منقی کو ملا کر نبیذ بنائی کیونکہ مسلم میں زبیب، منقی اور کھجور کو ملانے کی نہی بھی وارد ہے۔ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کے قول کے مطابق ان میں کراہت کی وجہ ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کا ذائقہ بھی ابھی نہیں بدلا ہوتا پینے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ نشہ آور نہیں حالانکہ وہ نشہ آور ہوتا ہے۔ نیز جمہور علماء اس کے مکروہ تنزیہی کے قائل ہیں جب تک نشہ پیدا نہ ہو۔ (تحفہ)

[16]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يُسَمَّى الْعِنَبُ الْكَرْمَ
انگور کو 'کرم' کہنے کی ممانعت

2160۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ ..

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَقُولُوا الْعِنَبَ أَوِ الْحَبَلَةَ. ❷

علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگور کو 'کرم' نہ کہو بلکہ عنب اور حبلہ کہو۔''

فوائد:..... ''الحَبَلَة'' یہ انگور کی جڑ یا اس کے سرکنڈے جیسی چیز کو کہتے ہیں۔

---

❶ صحیح متفق علیہ: البخاري، كتاب الأشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان (5602) ومسلم، كتاب الأشربة، باب تحريم التداوي بالخمر (5215)

❷ صحيح مسلم، كتاب الألفاظ، باب كراهة تسمية العنب كرما (5833)

[17]... باب في النهي أن يجعل الخمر خلا

شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت

2161۔ حدثنا عبد الله بن موسى عن إسرائيل عن السدي عن يحيى بن عباد

عن أنس بن مالك قال كان في حجر أبي طلحة يتامى فاشترى لهم خمرا فلما نزل تحريم الخمر أتى النبي ﷺ فذكر ذلك له فقال أجعله خلا قال لا فأهراقه. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ کی گود میں چند یتیم تھے۔ انہوں نے ان کے لئے شراب خریدی۔ تو جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس کا ذکر کیا اور کہا کیا میں اس کو سرکہ بنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“۔ انہوں نے اسے بہا دیا۔

فوائد:...... (۱) اگر کوئی بچہ یتیم ہو تو اسے دوسروں کی نگرانی میں دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس کے مال کی حفاظت کرنے والے ایماندار ہوں (۲) شراب کو سرکہ بنانا جائز نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے سرکہ بنا لینے کے قائل ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اکثر مسائل میں سنت رسول ﷺ کی مخالفت ہی کرتے ہیں اسی طرح فقہ حنفی کے سینکڑوں مسائل صحیح صریح احادیث کے خلاف ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے ”الظفر المبین“ کا مطالعہ کریں۔ امام قرطبی رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں ”اگر سرکہ بنانا جائز تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یتیموں کا مال ضائع کر دیا۔ کیونکہ سرکہ کی اجازت نہ دینا ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ (نعوذ باللہ)“ (بحوالہ تحفہ)

[18]... باب في سنة الشراب كيف هي

پینے کے شرعی طریقہ کے متعلق

2162۔ أخبرنا أبو المغيرة حدثنا الأوزاعي حدثنا الزهري

عن أنس بن مالك أنه رأى رسول الله ﷺ شرب لبنا وعن يساره أبو بكر وعن يمينه رجل أعرابي فأعطى

انس بن مالک کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دودھ پیا اور آپ کے بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا۔ آپ ﷺ

---

❶ [illegible] 2029 [illegible] 5102.

الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ . ❶

نے اپنا بچا ہوا دودھ دیہاتی کو دیا۔ اور فرمایا: "دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔"

فوائد:...... (۱) اصول وضوابط میں شرف ومنزلت کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا (۲) مجلس میں کسی بھی کام کی ابتداء دائیں جانب سے کی جائے گی۔ (۳) اپنا باقی ماندہ سامانِ خوراک دوسرے کو دینا جائز ودرست ہے۔

[19]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ
مشک کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت

2163۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... مشکیزے یا ایسے برتن جس میں پانی کا ذخیرہ کیا جاتا ہو مثلاً صراحی وغیرہ ان سے براہِ راست پانی پینا منع ہے چونکہ یہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے مثلاً پانی میں اگر کوئی کیڑا وغیرہ ہو یا پانی میں گندگی واقع ہوئی ہو تو دیکھے بغیر پینے سے اس کے منہ میں جانے کا احتمال ہے جو کہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ پانی کسی برتن میں یا ہاتھ میں ڈال کر پیا جائے۔ (واللہ الموفق)

2164۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ . ❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

2165۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ . ❹

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مشک کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأشربة، باب الأيمن فالأيمن في الشرب (5619) ومسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب ادارة الماء او اللبن (5257)

❷ صحيح البخاري، كتاب الاشربة، باب الشرب من فم السقاء (5629) وابو داؤد، كتاب الأشربة، باب في الشرب من في السقاء (3719)

❸ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب الشرب من فم السقاء (5628)

❹ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب اختناث الأسقية (5625) ومسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامها (5239)

فوائد:...... "اختناث" کہتے ہیں مشکیزے کے منہ کو الٹ کر اس کا اندرونی حصہ باہر نکال کر پانی پینے کو۔ امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا اختناث الاسقیہ کیا ہے تو فرمانے لگے مشکیزوں کے منہوں سے پینا (منحة المعبود) لہٰذا مذکورہ طریقے سے بھی سابقہ علت کی بنا پر پینا ممنوع ہے۔

[20] .... بَابٌ فِي الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

تین سانسوں میں پینا

2166۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ

عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❶

ثمامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ پانی پیتے وقت دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

فوائد:...... پیتے وقت تین سانس لے کر پینا سنت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی یہ حدیث مروی ہے جس سے اس کی صراحت ہوتی ہے۔ ان میں ہے "کان یتنفس فی الاناء ثلاثا" آپ ﷺ برتن میں تین سانس لیتے تھے اس لیے تین سانس ہی زیادہ اولیٰ ہیں۔

[21] .... بَابُ مَنْ شَرِبَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ

اس کے متعلق جو ایک سانس میں پیئے

2167۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ...

عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْإِنَاءَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ إِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ قَالَ أَهْرِقْهُ. ❷

ابوالمثنیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں مروان کے پاس تھا کہ ابوسعید آئے اور بتایا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: برتن کو اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے۔" اس نے کہا مجھے اس میں تنکا نظر آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے بہا دو۔"

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب الشرب بنفسين أو ثلاثة، 5631؛ ومسلم، كتاب الأشربة، باب كراهة التنفس في نفس الإناء، 5254.

❷ صحيح: مسند أحمد 3/57؛ ترمذي، كتاب الأشربة، باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب، 1887.

فوائد :...... (۱) دوران پینے کے سانس لیتے ہوئے برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا جائے گا (۲) سانس لے کر پانی پینا زیادہ سیرابی کا باعث ہے (۳) اگر پانی میں تنکا وغیرہ نظر آ جائے تو اسے گرا دینا چاہیے یہ اسراف میں داخل نہیں۔

2168- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ......

أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ. ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔اور نہ (پانی پیتے) وقت برتن میں سانس لے۔''

[22]... بَابٌ فِي الَّذِي يَكْرَعُ فِي النَّهْرِ
نہر سے پانی پینے والے کے متعلق

2169- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَعُودُهُ وَجَدْوَلٌ يَجْرِي فَقَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ مَاءٌ بَاتَ فِي الشَّنِّ وَإِلَّا كَرَعْنَا. ❷

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ انصار کے ایک آدمی کی عیادت کو گئے۔اور ایک نالی بہہ رہی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے (تو لے آؤ)۔ورنہ ہم نہر سے پانی پی لیں گے۔''

فوائد :...... ''الكرع'' سے مراد(۱)''الشن'' پرانے مشکیزے کو کہتے ہیں یہ نئے کی نسبت پانی زیادہ ٹھنڈا کرتا ہے (۲)''الکرع'' یہ ہتھیلی و برتن کے بغیر منہ سے پانی پینے کو کہتے ہیں اور ایک قول کے مطابق دونوں ہتھیلیوں سے اکٹھا چلو بھرنا اس معنی میں بھی یہ استعمال ہوتا ہے (۳) جاری پانی پاک ہوتا ہے اگر اس میں بظاہر گندگی نظر نہ آ رہی ہو تو اس کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔(واللہ اعلم)

---

❶ متفق عليه : صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (153) ومسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (612)

❷ صحيح بخاري، كتاب الأشربة، باب شرب اللبن بالماء (5613)

[23] .... بَاب فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینا

2170۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ ابْنَةِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ فَمِ قِرْبَةٍ قَائِمًا. ❶

ام سلیمؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر مشک سے پانی پیا تھا۔

فوائد:..... شریعت آداب کا نام ہے کھانے میں اہم ادب یہی ہے کہ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کا معمول تھا۔ طبی نکتہ نظر سے بھی بیٹھ کر کھانا ہی زیادہ فوائد کا حامل ہے اس لیے کھانا کھاتے ہوئے بیٹھ جانا چاہیے۔ البتہ دین میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کی اجازت موجود ہے، اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر کھا پی لے آپ اس کو گنہگار نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ عمل رسول ﷺ اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے واضح ہوتا ہے۔ اور یہی رائے معتدل فقہا محدثین کی ہے۔

2171۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ يَزِيدَ بْنِ عُطَارِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں کھڑے ہو کر پیتے تھے۔ اور چلتے ہوئے کھانا کھا لیتے تھے۔

2172۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❸

نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[24] .... بَاب مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے والے کو ناپسند کرنے والے کے متعلق

2173۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

---

❶ حسن ۔ احمد 376/6۔ الترمذی فی الشمائل (215)

❷ صحیح : ابن ابی شیبہ 205/8 (4167) نیز آگے دیکھئے

❸ صحیح : سابقہ دیکھئے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَكْلِ فَقَالَ ذَاكَ أَخْبَثُ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا۔ کہتے ہیں اور میں نے آپ ﷺ سے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس سے بھی برا کام ہے۔“

فوائد:...... آپ ﷺ سے فقط کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں نہی وارد ہے جبکہ کھانے کے بارے ”اخبث“ کے لفظ کا استعمال یہ انس رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے جبکہ سابقہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تقریری حدیث کے مقابلے میں یہ اجتہاد مرجوع ہے بہرحال بیٹھ کر کھانا پینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے اور یہی مستحب ہے۔ (واللہ اعلم)

2174۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي زِيَادٍ الطَّحَّانِ قَالَ ......

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ رَآهُ يَشْرَبُ قَائِمًا قِهْ قَالَ لِمَ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ الْهِرِّ قَالَ لَا قَالَ فَقَدْ شَرِبَ مَعَكَ شَرٌّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کھڑا ہو کر پی رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قے کر دو۔“ اس نے کہا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو پسند کرتا ہے کہ بلی کے ساتھ پیے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی برے شخص نے تیرے ساتھ پیا ہے یعنی شیطان نے۔

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا بوجہ کھڑے ہو کر پینے سے شیطان ساتھ حصہ ڈالتا ہے سوان متعارض احادیث کے درمیان ابن حجر رحمہ اللہ نے یہی تطبیق دی ہے کہ اگر مجبوری ہو تو کھڑے ہو کر پینے کی اجازت ہے اور بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (الفتح)

[25]... بَابُ الشُّرْبِ فِي الْمُفَضَّضِ

چاندی کے برتن میں پانی پینا

2175۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب کراهیة الشرب قائما، (5243)؛ والترمذی، کتاب الأشربة، باب ما جاء فی النہی عن الشرب [illegible] (3474)

❷ صحیح ابن حبان، کتاب الأشربة، [illegible] (5634)؛ [illegible] (5363)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔ ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔''

فوائد :...... قیمتی دھاتوں سے بنے برتن یا انسان کے اندر احساس تفاخر جگاتے ہیں اور کبر پیدا کرتے ہیں جو کہ انتہائی معیوب صفات ہیں اور آخرت کی تباہی کا باعث ہیں اسی لیے کافروں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: '' ھی لھم فی الدنیا وھی لکم فی الآخرۃ۔'' (ابن ماجہ: صحیح) یہ ان کے لیے دنیا میں تمہارے لیے آخرت میں ہیں (دیکھیے آئندہ حدیث)

2176۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَى بِهِ وَجْهَهُ فَقُلْنَا اسْكُتُوا فَإِنَّا إِنْ سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُهُ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هُمَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔ ❷

عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حذیفہؓ کے ساتھ مدائن گئے۔ راستے میں انہوں نے پانی مانگا۔ تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ تو انہوں نے اس کے چہرے پر پھینک دیا۔ ہم نے کہا خاموش رہو۔ اگر ہم نے اب پوچھا تو وہ اب نہیں بتائیں گے۔ بعد میں انہوں نے خود ہی کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے اسے کیوں پھینکا؟ ہم نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے منع کیا تھا، اور انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور باریک اور موٹے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ وہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأطعمة، باب الأکل فی إناء مفضض (5426) ومسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال إناء الذهب ... (5361)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأطعمة، باب الأکل فی إناء مفضض (5426) ومسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال إناء الذهب والفضة (5361)

[26]..... بَاب فِيْ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

برتنوں کے ڈھانپنے کا بیان

2177۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ ....

حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ فَقَالَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُوْدًا. ❶

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ لے کر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں۔ اگر چہ ایک ترچھی لکڑی ہی رکھ لیتے۔

فوائد:..... برتن کو ڈھانپ کر رکھنا یہ کئی قسم کے مصائب و آلام سے حفاظت کا باعث ہے مسلم و ابن ماجہ میں اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے "لا یکشف انـــاء" (شیطان) ایسے برتن کو ننگا نہیں کر سکتا اور ایک حدیث کے مطابق آسمان سے اترنے والی مصیبتیں ننگے برتن کو بھی متاثر کرتی ہیں جبکہ ڈھکے برتن محفوظ رہتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ برتن ڈھانپتے ہوئے بسم اللہ کہنا چاہیے۔

2178۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْوَضُوءِ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ وضو کا پانی ڈھانپ کر رکھیں اور مشکیزوں کے منہ باندھ کر رکھیں اور برتن الٹا کر کے رکھیں۔

[27]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت

2179۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ.......

عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ. ❸

ابوالمثنیٰ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مروان نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ وہ پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: "ہاں"۔

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الأشربة، باب جواز شرب الحمر (5210)
❷ صحیح: ابن ماجه، كتاب الأشربة، باب تخمير الاناء (3411)
❸ صحیح: دیکھئے گزشتہ (2167)

فوائد:...... (۱) پانی میں پھونک مارنے سے پرہیز کرنا چاہیے یہی حکم دوسری مادی اشیاء کا ہے مثلاً چائے وغیرہ کہ ان کو ٹھنڈا کرنے کی غرض سے پھونک مارنے کی بجائے کسی دوسرے ذریعے سے ٹھنڈا کرلیا جائے یا تنکا وغیرہ ہٹانے کے لیے چمچ وغیرہ استعمال کرلیا جائے (۲) بعض علماء اس سبب پانی پردم کرنے سے بھی منع کرتے ہیں جبکہ مخالفین اسے خاص حالت قرار دے کر اس کی اباحت کے قائل ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے ۔الدین الخالص)

2180۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع کیا۔

[28]..... بَاب فِي سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو پانی پلانے والا خود آخر میں پیئے

2181۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا. ❷

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے۔''

فوائد:...... پانی پلانے والا سب سے آخر میں پانی پیئے گا یہی حکم ہر اس خدمتگار کے لیے ہے جو عوام الناس کی خدمت پر مامور ہے اسی اعتبار سے امراء اور رؤسا کو چاہیے عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اپنی ضروریات پر توجہ دیں ۔یقیناً یہ سوچ اگر معاشروں بلکوں کی سطح پر پھیل جائے تو یہ عافیت کے گہوارے بن جائیں اور رعایا جذبہ خدمت سے سرشار ہو جائے ۔(واللہ الموفق)

❁❁❁❁

---

❶ صحیح : ابوداؤد، کتاب الأشربة، باب في النفخ في الشراب (3728) و ترمذی، کتاب الأشربة، باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب (1888)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجیلها (681) و ابن ماجه، کتاب الأشربة، باب ساقي القوم آخرهم شربا (3434)

۱۰...... ومن کتاب الرؤیا

خوابوں کے بیان میں

"الــرُّؤية " اس کی جمع رُؤیاٰتی ہے اس کا معنی خواب ہے خواب کو سمجھنے سمجھانے کے لیے مختلف دانشور وں وعقلاء نے اپنے نظریات پیش کیے مگر اس کی حقیقت صحیح طور پر آشکار نہیں ہو سکی ،علامہ ابن خلدون اس بارے لکھتے ہیں نفس ناطقہ اپنی روحانیت کی بدولت آنے والے واقعات کی بخوبی مطالعہ کر لیتا ہے اور اپنی قوت ادراک سے کام لیتا ہے کبھی یہ علم کمزور ہوتا ہے یعنی خیالی تمثیل ومحاکات کے باعث زیادہ صاف نہیں ہوتا تب اس کی تعبیر کی ضرورت پیش آتی ہے اور کبھی یہ علم قوی ہوتا ہے محاکات کی بندشوں سے مبرا ایسی صورت میں اس کی تعبیر کی حاجت نہیں ہوتی ۔بہر صورت ہماری تحقیق کے مطابق خوابوں کا الگ جہان ہے جس کو عالم رؤیا کہتے ہیں اور خواب بھی انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔

[1]..... بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر

2182۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ.❶

عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم! لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا:"تم نے ایسی بات پوچھی ہے کہ تم سے پہلے کسی نے یا فرمایا کہ میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھی۔پھر فرمایا:"یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔"

❶صحیح : احمد، 315/5، والترمذی، کتاب الرؤیا، باب قوله (لهم البشری فی الحیاة الدنیا)

فوائد:...... مومنوں کو دنیا میں ملنے والی خوشخبری کا طریقہ کار نیک خواب ہیں کیونکہ وحی کا سلسلہ تو انبیاء کے ساتھ خاص ہے لہٰذا عام مؤمن بندے تک اللہ کے پیغام پہنچانے کا طریقہ یا تو الہام ہے کہ اچانک دل میں القاء کر دیا جائے یا اسے سوتے میں حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔

[2]..... بَاب فِي رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ

مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے

2183۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ ●

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب علم نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

فوائد:...... (۱) آپ کے تیئس سالہ دور نبوت میں پہلے چھ ماہ آپ کو خوابوں کے ذریعے آگاہی ہوتی رہی ہے ہوتا یہ ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ کو خواب میں نظر آتا وہ دن کو روشنی کی طرح واضح ہو جاتا لہٰذا تیئس سالوں کو چھ مہینے کی صورت میں تقسیم کیا جائے تو یہ چھیالیس حصے نبوت کے بنتے ہیں ان میں سے ایک پہلا حصہ فقط خوابوں پر مشتمل ہے اس اعتبار سے یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار پایا (۲) نبوت کا حصہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس میں نبوی وصف پیدا ہو گیا اس سے فقط تشبیہ مراد ہے کہ جس طرح اونچی آواز اشهد ان لا اله الا الله کہنے والا مؤذن نہیں ہوتا اگرچہ یہ اذان کا ہی کلمہ ہے اسی طرح خواب دیکھنے والے کو حامل جزء النبوة نہیں کہا جا سکتا (الفتح)

[3]..... بَاب ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت ختم ہو گئی ہے اور بشارتیں باقی ہیں

2184۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ....

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ

ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”نبوت ختم ہو گئی اور خوش خبریاں

● متفق عليه: البخاري، كتاب التعبير، باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة (6988) ومسلم، كتاب الرؤيا، باب كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة

وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ . ❶ باقی رہ گئی ہیں۔"

فوائد:...... (1) ثابت ہوا آپ ﷺ آخری پیغمبر تھے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں (۲) نبوت کے اختتام کے بعد اب رحمن کا اپنے بندوں کو آگاہی کا طریق کار انہیں خوشخبریاں عطا کرتا ہے جو کہ صالح خوابوں کے ذریعے ہوگی البتہ صالح خواب وہی ہوگا جو دین وشریعت کے تابع ہو ورنہ وہ شیطان کو حرکت ہو سکتا ہے رحمن کی رہنمائی ہرگز نہیں۔ نیز غیر نبی کا خواب دین میں دلیل نہیں ہے۔

[4] ... بَابٌ فِي رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنا

2185۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ مِثْلِي ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔"

فوائد:...... (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں تو یہ حدیث صریح امداد الٰہی تھی جب کہ ہمیں پہچان تفصیلی آگاہی کی ضرورت ہے یعنی اگر تو آپ ﷺ کی شکل ایسی ہی نظر آتی ہے جو کہ قرآن سنت سے ملنے والی معلومات کے مطابق ہے اور خواب میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوتی جو کہ شریعت کے برعکس ہو تو پھر ممکن ہے آج آپ ﷺ کی زیارت کرنے والا واقعی آپ ﷺ ہی کی زیارت کر رہا ہو ورنہ شیطان تو جھوٹ بول ہی سکتا ہے کہ کسی اور کی صورت اپنا کر آ کر کہہ دے کہ میں رسول اللہ ہوں "فافهم يهديك الله" (۲) اگر آپ ﷺ اچھی صورت میں نظر آئیں تو یہ دیکھنے والے کے اچھے ہونے کی علامت ہے اگر کوئی کمی وغیرہ نظر آئے تو یہ اصل میں دیکھنے والے کے دین میں موجود ہے (الخ) لہٰذا خواب دیکھنے والے کو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

2186۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

---

❶ صحيح: ... (3436)

❷ صحيح: الترمذي، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي ﷺ من رآني في المنام فقد رآني، (2279) ...
ابن ماجه، باب رؤية النبي ﷺ، (3900)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ. ❶

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا۔“

[5]... بَاب فِيمَنْ يَرَى رُؤْيَا يَكْرَهُهُ
بُرا خواب دیکھنے والے شخص کے متعلق

2187۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. ❷

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کوئی برا خواب دیکھے جس سے ڈرتا ہو تو اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگے اس سے اسے تکلیف نہیں پہنچے گی۔“

فوائد:...... (۱) ”الحلم“ خواب میں نظر آنے والے فاسد خیالات کا نام ہے (۲) برے خیالات وخواب شیاطین کے سبب ہوتے ہیں لہٰذا ایسی صورت میں ان کی تحقیر و تذلیل کے لیے تین دفعہ تھوکا جائے گا (۳) بائیں طرف کو خاص کرنے کی وجہ ہے کہ دائیں کے برعکس یہ گندگی اور ناپسندیدہ چیزوں کا مقام ہے (۴) خوابوں کے نقصان دہ اثرات ہوتے ہیں خواب دیکھنے کے بعد درج بالا امور سرانجام دینے سے بندہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔

2188۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ وَأَنَا

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ”میں خواب دیکھتا تھا اور بیمار ہو جاتا تھا میں نے اس کا ذکر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا: ”میں بھی خواب دیکھتا تھا جس سے بیمار

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب التعبیر، باب من رأی النبی فی المنام (6996)، ومسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی ﷺ (5880)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیۃ (5747) ومسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من الله (5863)

إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ❶

ہو جاتا تھا، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے تم میں سے جو اپنی پسند کا خواب دیکھے تو اللہ کی تعریف کرے اور اچھے آدمی کے علاوہ اور کسی سے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں جانب تین دفعہ تھوکے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی سے بیان نہ کرے اس طرح اسے ضرر نہیں پہنچے گا۔“

فوائد:...... ”لا یحدث به احدا“ سے معلوم ہوا کہ برا خواب کسی کو بیان کرنے سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ بیان کرنے کا یہ نقصان ہے کہ اگر کوئی بری تعبیر منہ سے نکال دے تو وہ پوری ہو جاتی ہے حدیث میں ہے کہ خواب پرندے کی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتا ہے تعبیر بیان کرنے پر وہ واقع ہو جاتا (ترمذی) لہذا جیسی کوئی منہ سے بات نکالے گا ویسی ہی ہو جائے گا اسی لیے اگر بیان کرنا بھی پڑے تو ایسے آدمی کا انتخاب کیا جائے جو سمجھدار ہو اور علم التعبیر سے آگاہ ہو، ورنہ حدیث میں ہے ”لا تحدث الا حبيبا او لبيبا.“ (ترمذی) (خواب) فقط دوست یا سمجھدار آدمی کو بیان کرو۔

[6] .... بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں

2189۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُهُ فَلَا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اچھا خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لئے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ ہے کہ انسان اس میں اپنے دل کی خواہشات دیکھا کرتا ہے لہذا

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

يُحَدِّثْ بِهِ وَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ. ❶

جب کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اٹھ جائے اور دعا کرے۔"

[7] بَابُ أَصْدَقِ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

لوگوں میں سے زیادہ سچا خواب زیادہ سچے انسان کا ہوتا ہے

2190۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب قیامت قریب ہوگی تو ایسے بہت کم ہوگا کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو اور ان میں زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو ان سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا۔

فوائد:...... (۱) اخیر دور میں زمانہ قریب آجائے گا وقت انتہائی تیزی سے گزرے گا (۲) ایسے دور میں اہل ایمان کے خواب حقیقتوں پر مبنی ہوں گے اور سب سے سچا خواب سب سے سچے بندے کا ہوگا امام مہلب رحمہ اللہ لوگوں کو تین درجات میں تقسیم کرتے ہیں (ا) انبیاء: ان کے خواب فقط سچائی پر مبنی ہوتے ہیں بسا اوقات یہ تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں (ب) نیک لوگ: انکے اکثر خواب تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں (ج) ان کے علاوہ بقیہ لوگوں کے خوابوں میں سچے، جھوٹے ملے جلے ہوتے ہیں (تنقیح الرواۃ)

[8]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَحْتَلِمَ الرَّجُلُ رُؤْيَا لَمْ يَرَهَا

ان دیکھا خواب بیان کرنے کی ممانعت

2191۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عَلِيٍّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ كُلِّفَ عَقْدَ شَعِيرَتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❸

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے خواب میں جھوٹ ملائے گا قیامت کے دن اسے ایک جو گرہ لگانے کے لئے دیا جائے گا۔"

فوائد:...... (۱) جھوٹا خواب بیان کرنا انتہائی قبیح حرکت ہے (۲) ایسے شخص کو ناممکن کام کا مکلف

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام (7017) ومسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ (5865)

❷ صحیح. سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ صحیح بالشواھد: تاریخ بغداد للخطیب 11/93 الترمذی، کتاب الرؤیا، باب فی الذی یکذب فی حلمہ (2281)

ٹھہرایا جائے گا نہ یہ کام فتوح پذیر ہوا اور نہ ہی اس کی بخشش کی کوئی سبیل نکلے۔

[9]..... بَابُ أَصْدَقِ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ

سحری کے وقت خواب سچا ہوتا ہے

2192۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ .....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کے وقت کا خواب بہت سچا ہوتا ہے۔''

فوائد:..... مذکورہ حدیث کی سند گرچہ ضعیف ہے بہر حال حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک جب کہ ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس کی صحت کی جانب اشارہ کیا ہے (تنقیح الرواۃ) کے اوقات میں سچے خواب آنے کی وجہ یہی ہے کیونکہ اس وقت خیالات منتشر نہیں ہوتے ذہن یکسو ہوتا ہے اور معدہ خالی ہونے کی وجہ سے بخارات بھی ذہن کی طرف نہیں چڑھتے کہ جس سے ذہن میں فاسد خیالات پیدا ہوں اور کیونکہ فرشتوں کے نزول کا وقت ہوتا ہے واللہ اعلم (فتح الباری)

[10]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُعَبِّرَ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ

عالم یا ناصح کے علاوہ کسی اور سے خواب بیان کرنے کی کراہت

2193۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: خواب کو عالم یا خیر خواہ کے علاوہ کسی اور سے بیان نہ کرو۔''

فوائد:..... ابوداود کے الفاظ ہیں "لا تقصها الا على واد او ذى راي." خواب صرف چاہنے والے اور صاحب رائے شخص کو بیان کرو ترمذی میں ہے " لا تحدث الا حبيبا او لبيبا." صرف

---

❶ ضعيف : الترمذي، كتاب الرؤيا، باب (بهم المنشرت في الصحبة الدنيا)

❷ صحيح : الترمذي، كتاب الرؤيا، باب في تأويل مايستحب منها ومايكره (2280)

پیارے دوست، عقلمند کے سامنے (خواب) بیان کرو۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب ایسے بندے کے سامنے بیان کیا جائے جو سنتے ہی الٹی سیدھی منہ سے نکالنے کی بجائے سوچ سمجھ کر اچھی بات ہی منہ سے نکالے کیونکہ تعبیر کرنے والے کے مطابق ہی خواب واقع ہو کر رہتا ہے (دیکھئے آئندہ اثر)

[11]..... بَابُ الرُّؤْيَا لَا تَقَعُ مَا لَمْ تُعَبَّرْ

خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے اس کا اثر واقع نہیں ہوتا

2194۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ....

أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا هِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ. ❶

ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”خواب جب تک بیان نہ کیا جائے موقوف رہتا ہے، اور جب اسے بیان کر دیا جائے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔“

فوائد:..... گویا کہ خواب کو پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے جیسے کہ ایک سریع الحرکۃ پرندہ ہوا اس کی ٹانگ کے ساتھ معلق شئے ہلکی سی جنبش سے گر پڑتی ہے اسی طرح گویا تقدیر کے وقوع کے لیے معبر کے ہونٹوں کی حرکت ہی کافی ہوتی ہے جیسا کہ الطیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

[12]..... بَابٌ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَعَالَى فِي النَّوْمِ

خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھنا

2195۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ وَسَأَلَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يُحَدِّثَهُ قَالَ ....

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى فَقُلْتُ أَنْتَ

عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”میں نے اپنے رب کو بہت اچھی صورت میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: "تمہیں علم ہے کہ فرشتے کس کے متعلق بات کر رہے ہیں؟“ میں نے

---

❶ صحيح : أبو داؤد، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، (5020) و الترمذي، كتاب الرؤيا، باب إذا رأى في المنام ما يكره (2278)

أَعْلَمُ يَا رَبِّ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتَلَا وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ. ❶

کہا: ''تو ہی بہتر جانتا ہے اے میرے پروردگار، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی، پس میں نے آسمان وزمین کی ہر چیز کو جان لیا، اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: '' اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو زمین وآسمان کی بادشاہت دکھائی تا کہ وہ یقین کرنے والوں سے ہو جائے'' (سورۃ انعام: ۷۵)

فوائد:...... (۱) احمد کے ہاں معاذ رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے (قلت لا ادری یا رب) سوال اس کا یہ جواب (أنت یا اعلم یا رب) 2 دفعہ تکرار کے ساتھ ہوا جب کہ ترمذی کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 3 مرتبہ (لا ادری) کہا تھا (۲) ان صفات والی احادیث پر ایمان لانا لازم ہے بغیر کسی تاویل تمثیل وتشبیہ وتعطیل کے امام جوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان ظواہر کے بارے علماء کے مختلف مسالک ہیں کچھ ان کی تاویل کے قائل ہیں وہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث میں اس کا احترام کرتے ہیں جب کہ ائمہ سلف تاویل سے رک جانے کے قائل ہیں ان کے نزدیک ان ظاہری دلائل کو اسی طرح مانا جائے گا اور ان کی تشریح ومعنی رب تعالیٰ کے سپرد ہوں گے (۳) لہٰذا سلف وخلف کا یہی عقیدۃ ہے جیسا کہ استواء کے متعلق سوال جواب میں سلف سے منقول ہے "الاستواء معلوم و کیفیة مجهول والایمان به واجب والسؤال عنه بدعة." اللہ عرش پر مستوی ہونے کا ہمیں علم ہے جب کہ کیفیت سے ہم ناواقف ہیں اس پر ایمان لانا فرض جب کہ اس بارے سوال بدعت ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان صفات کو جیسے سنا ویسے ہی مان لیا کسی نے کیفیت بارے دریافت نہیں کیا (واللہ اعلم) (۴) بعض لوگ اس حدیث کی بنا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشریت سے نکال دیتے ہیں اور کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبھی کچھ جان گئے تھے جو ہوا اور جو ہونے والا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم کبھی کا علم تھا۔ حالاں یہ لوگ قرآن کو پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں (۱) ﴿قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾ (الاحقاف:9) کہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں مجھے یہ نہیں پتہ میرے ساتھ (آخرت میں) کیا ہونا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو صرف اپنی طرف ہونے والی وحی کی پیروی کرتا ہوں اور میں صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔

---

❶ حسن بالشواهد: السنة لابن ابي عاصم (465) واحمد 243/5، والترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة (ص) 3233

(ب)﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:188)

''کہہ دو میں اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب دان ہوتا تو میں بہت سی خیر کو اکٹھا کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ڈرانے والا خوشخبری دینے والا ہوں۔'' چنانچہ یہ اور اس جیسے بہت سے دلائل ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ ﷺ بشر ہی تھے اور آپ کو انسانوں کی طرح ہی فقر وغنی، صحت ومرض لاحق ہوتی تھی لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور مبلغ امین تھے اور ان صفات کی بناء پر ساری کائنات کے امام تھے جب کہ مذکورہ دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا سوال فرشتوں کے جھگڑنے کے بارے تھا جو کہ آپ ﷺ کو معلوم کروایا گیا اور آپ ﷺ فقط انہیں امور سے آگاہی حاصل کر سکے۔ (واللہ اعلم)

2196۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قُطْبَةَ..........

عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَنْ رَأَى رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❶

یوسف کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ''جس نے خواب میں اپنے رب کو دیکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[13]..... بَاب فِي الْقُمُصِ وَالْبِئْرِ وَاللَّبَنِ وَالْعَسَلِ وَالسَّمْنِ وَالتَّمْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فِي النَّوْمِ

قمیص، کنواں، دودھ، شہد، گھی اور کھجور وغیرہ کا خواب میں دیکھنا

2197۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ فَقَالَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے پاس پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے قمیض پہنی ہوئی تھیں جن میں سے کچھ قمیضیں سینے تک پہنچی تھیں اور کچھ اس سے نیچے تھیں۔ میرے سامنے عمر بن خطاب بھی پیش کئے گئے۔ انہوں نے ایسا

---

❶ ضعیف: الکامل لابن عدی (2622/7)

مِنْ حَوْلَهُ فَمَاذَا تَأَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ ❶

کرتا چلا جا رہا تھا جو زمین پر گھسٹ رہا تھا۔" آپ ﷺ کے آس پاس کے لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: "دین۔"

فوائد:...... (۱) تعبیر کے لیے قرآن و سنت کا عالم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ قرآن و سنت میں غور کر کے اس کی تعبیر کر سکے (۲) خواب میں قمیض کا نظر آنا یہ بندے کی دینداری کی علامت (۳) فضیلت عمر رضی اللہ عنہ سے آگاہی ہوتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ دین کے معاملے میں سب سے آگے تھے۔

2198۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا لِي مَبِيْتٌ إِلَّا فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ يَأْتُوْنَهُ فَيَقُصُّوْنَ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا قَالَ فَقُلْتُ مَا لِيَ لَا أَرَى شَيْئًا فَرَأَيْتُ كَأَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ فَيُرْمَى بِهِمْ عَلَى أَرْجُلِهِمْ فِي رَكِيٍّ فَأُخِذْتُ فَلَمَّا دَنَا إِلَى الْبِئْرِ قَالَ رَجُلٌ خُذُوْا بِهِ ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ هَمَّتْنِي رُؤْيَايَ وَأَشْفَقْتُ مِنْهَا فَسَأَلْتُ حَفْصَةَ عَنْهَا فَقَالَتْ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ فَقُلْتُ لَهَا سَلِي النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے زمانے میں مسجد نبوی میں سویا کرتا تھا اور صبح کے وقت لوگ نبی ﷺ سے اپنے خواب بیان کرتے۔ میں نے کہا: مجھے کیا ہے؟ میں خواب نہیں دیکھتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہوئے ہیں اور ایک کنویں میں پاؤں کے بل ڈالے جا رہے ہیں۔ اور میں بھی پکڑ لیا گیا۔ جب میں کنویں کے قریب گیا تو ایک آدمی نے کہا اس کو دائیں سے پکڑو۔ جب میں جاگا تو اپنے خواب کی وجہ سے غمگین تھا۔ میں اس سے ڈر گیا۔ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ انھوں نے کہا: تو نے بہت اچھا دیکھا ہے۔ میں نے درخواست کی کہ نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیجیے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "عبداللہ بہت اچھا آدمی اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔"

فوائد:...... (۱) بالغ آدمی مسجد میں سو سکتا ہے (۲) مجبوری کی حالت میں حالت جنابت میں مسجد

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الإیمان، باب تفاضل أهل الإیمان في الأعمال (23)، مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ (2369)

❷ متفق علیہ: بخاری، کتاب التهجد، باب فضل قیام اللیل (1131)، مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (6370)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّبَنُ الْفِطْرَةُ وَالسَّفِينَةُ نَجَاةٌ وَالْجَمَلُ حُزْنٌ وَالْخُضْرَةُ الْجَنَّةُ وَالْمَرْأَةُ خَيْرٌ. ❶

محمد بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہ مجھ سے نبی ﷺ کے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ دودھ کا دیکھنا اسلام ہے۔ اور کشتی کا دیکھنا نجات ہے۔ اور اونٹ غم، اور سبزہ جنت اور عورت کا دیکھنا بھلائی ہے۔

2202۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ ....

عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا عَلَيَّ فَأَعْبُرَهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطِفُ عَسَلًا وَسَمْنًا وَرَأَيْتُ أُنَاسًا يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَمُسْتَكْثِرٌ وَمُسْتَقِلٌّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ فَأَعْلَاكَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الَّذِي بَعْدَكَ فَعَلَا فَأَعْلَاهُ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهُ الَّذِي بَعْدَهُ فَعَلَا فَأَعْلَاهُ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهُ الَّذِي بَعْدَهُ فَقُطِعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ فَاتَّصَلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا وَكَانَ أَعْبَرَ النَّاسِ لِلرُّؤْيَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الْعَسَلُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابیوں سے فرماتے تھے: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ مجھے بتائے میں اس کی تعبیر بتاؤں گا۔" کہتے ہیں: ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سائبان دیکھا جس سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا اس میں سے ہتھیلی بھر بھر کر لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لیتا ہے اور کوئی تھوڑا۔ تو آپ ﷺ رسی پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اوپر چڑھایا۔ پھر آپ کے بعد والا شخص اُسے پکڑ کر اوپر چڑھا یا۔ تو اس کو بھی اللہ نے اوپر چڑھا دیا۔ پھر اس کے بعد والا شخص اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا۔ اسے بھی اللہ نے اوپر چڑھا دیا۔ پھر اس بعد کے والے شخص نے اس کو پکڑا تو وہ کاٹ دی گئی۔ پھر اسے جوڑ دیا گیا۔ پس وہ جڑ گئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی تعبیر بیان کرو۔"

---

❶ اسنادہ ضعیف

وَالسَّمْنُ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَةُ الْعَسَلِ وَلِينُ السَّمْنِ وَأَمَّا الَّذِينَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَمُسْتَكْثِرٌ وَمُسْتَقِلٌّ فَهُمْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ ﴿ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ لِيَعْلُوَ بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ ﴾ فَقَالَ ﷺ أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتَ فَقَالَ فَمَا الَّذِي أَصَبْتُ وَمَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ ❶

اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکرؓ اچھی تعبیر کرتے تھے، انہوں نے کہا: کہ وہ سائبان اسلام ہے۔ اور شہد کی مٹھاس اور گھی کی چکنائی سے مراد قرآن ہے۔ اور وہ لوگ جو ہتھیلیاں بھر بھر کر لے رہے تھے کوئی زیادہ لیتا تھا اور کوئی کم تو وہ لوگ قرآن حاصل کرنے والے ہیں۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے کہ اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کو پکڑا پس اللہ نے آپ کو اس کے ذریعے بلند کیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد اسے کوئی آدمی پکڑے گا۔ تو وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہو گا پھر وہ آدمی اسے پکڑے گا اور وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہو گا۔ پھر اسے ایک اور آدمی پکڑے گا تو وہ کاٹ دی جائے گی۔ پھر اسے ملا دیا جائے گا تو وہ اس کے ذریعے بلند ہو جائے گا، میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیں میں نے صحیح کہا یا غلط؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے صحیح بھی کہا ہے اور غلط بھی“۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے صحیح کیا کہا اور غلط کیا کہا؟ آپ ﷺ نے انہیں یہ بتانے سے انکار کر دیا۔

فوائد...... (۱) عَبَرَ (نصر) اس کا معنی ہے تاویل وتفسیر کرنا۔ عابر کہتے ہیں کسی خاص شئے میں غور وفکر کرنے والے کو اور اسی طرح ”معبر“ ایک شے سے دوسری شئے پر استدلال کرنے والے کو کہتے ہیں۔ نَطَفَ (نصر) کا معنی قطرہ قطرہ کر کے تھوڑا تھوڑا ٹپکنا۔ (۲) کسی مسئلے کا حل در پیش ہو تو استاذ اپنے کسی لائق شاگرد کو وضاحت کی اجازت دے سکتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ پیدا ہوگی بہر حال بعد میں معاملہ سلجھ جائے گا۔

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب التعبیر، باب من لم یر الرؤیا لأول عابر اذا لم یصب (7046) و مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی تأویل الرؤیا (5887)

2203۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ الْحَرَّانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ .....

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ شَمْسًا أَوْ قَمَرًا شَكَّ أَبُوْ جَعْفَرٍ فِي الْأَرْضِ تَرْفَعُ إِلَى السَّمَاءِ بِأَشْطَانٍ شِدَادٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ذَاكَ ابْنُ أَخِيكَ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَفْسَهُ . ❶

عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا سورج یا چاند زمین پر ہیں۔ اور مضبوط رسیوں کے ذریعے آسمان پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اس بات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارا بھتیجا ہے یعنی خود رسول اللہ ﷺ۔''

فوائد:...... (۱) اس سے معلوم ہوا سورج یا چاند کے اٹھائے جانے سے مراد کسی عظیم ہستی کے اٹھائے جانے کا اشارہ ہوتا ہے (۲) خواب ضروری نہیں کہ اپنے متعلق ہی دیکھا جائے بلکہ اپنے متعلقین کے متعلق بھی خواب نظر آسکتا ہے۔

2204۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ .....

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ كَأَحْسَنِ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُوَ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ ❷

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا سر ٹوٹ گیا۔ یہ وہ مصیبت تھی جو احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی۔ میں نے دوسری دفعہ اسے حرکت دی تو وہ پہلے جیسی اچھی ہوگئی۔ تو یہ فتح اور مسلمانوں کی جمعیت تھی۔ جو اللہ نے دی۔ میں نے اس میں ایک گائے بھی دیکھی اور اللہ بہتر ہے۔ وہ گائے احد کے دن مسلمانوں کی جماعت تھی (جو شہید ہوئی اور بھلائی) وہ اس بھلائی اور سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ نے ہمیں یوم بدر کے بعد دیا۔''

---

❶ إسناده صحيح: أخرجه أحمد 1/397 (844) مزید دیکھئے مجمع الزوائد 9/23-24

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام (3622) ومسلم، كتاب الرؤيا، باب رؤيا النبي ﷺ (5893)

فوائد:...... خواب میں تلوار کے ٹوٹنے کو دیکھنا یہ نقصان پہنچنے کی جانب اشارہ ہے اور تلوار صحیح سلامت لہرانا یہ فتح وکامرانی کی نشانی ہے۔

2205۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ وَرَأَيْتُ بَقَرًا يُنْحَرُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الدِّرْعَ الْمَدِينَةُ وَأَنَّ الْبَقَرَ نَفَرٌ وَاللَّهِ خَيْرٌ وَلَوْ أَقَمْنَا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا دَخَلُوا عَلَيْنَا قَاتَلْنَاهُمْ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا دَخَلَتْ عَلَيْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَتُدْخَلُ عَلَيْنَا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَشَأْنَكُمْ إِذًا وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لِبَعْضٍ رَدَدْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَأْيَهُ فَجَاءُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنَكَ فَقَالَ الْآنَ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ إِذَا لَبِسَ لَأْمَتَهُ أَنْ يَضَعَهَا حَتَّى يُقَاتِلَ .❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں مضبوط زرہ پہنے ہوئے ہوں۔ اور ایک بیل (البقرہ کا اطلاق گائے اور بیل ہر دو پر ہوتا ہے) دیکھا جو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں نے تعبیر کی کہ زرہ تو مدینہ ہے اور وہ بیل کچھ لوگوں کی جماعت ہے اور اللہ ہی بہتر ہے اگر ہم مدینہ میں ہی رہتے، اگر وہ ہم پر داخل ہوتے تو ہم ان سے لڑتے۔ مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ لوگ کفر میں (دور جاہلیت میں) تو ہم پر داخل نہیں ہوئے کیا اب حالت اسلام میں ہم ان کو اپنے اوپر داخل کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تم جو چاہو کرو۔'' انصار نے آپس میں کہا: ہم نے نبی ﷺ کی رائے نہیں مانی' پھر وہ آئے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو اختیار ہے آپ نے فرمایا: ''اب؟ نبی جب اپنی زرہ پہن لیتا ہے تو اسے لائق نہیں کہ وہ لڑائی کے بغیر اسے اتارے۔''

فوائد:...... (۱) مدینہ مسلمانوں کے لیے محفوظ قلعہ ہے یہاں اسلام دشمن قوتیں یورش نہیں کرسکتیں (۲) جنگ احد میں آپ ﷺ کا ارادہ مدینہ میں ٹھہر کر ہی لڑنے کا تھا (۳) ساتھیوں کا مشورہ اگر چہ حکم نہیں ہوتا۔ بہرحال اگر زیادہ لوگ مصر ہوں تو ان کی مان لینا اسوۂ رسول ہے (۵) نبی کے ہتھیار پہن لینے پر بغیر جنگ یا کافروں کو ذلیل کیے بغیر انہیں اتارنا جائز نہیں۔

2206۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

❶ صحيح على شرط مسلم : احمد 351/3 و طبقات لابن سعد 32/1/2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَكْرَهُ الْغُلَّ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ”میں خواب میں طوق دیکھنے کو برا جانتا ہوں اور قید (بیڑیوں) کو پسند کرتا ہوں قید دین کی مضبوطی ہے۔“

فوائد:...... خواب میں بیڑیوں کا نظر آنا کہ بندہ ان میں جکڑا ہو یہ دین ثابت قدمی کی علامت ہے۔

2207۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الشَّعْرِ تَفِلَةً أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأُسْكِنَتْ مَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يَنْقُلُهَا اللَّهُ إِلَى مَهْيَعَةَ. ❷

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”میں نے خواب میں ایک کالی اور پریشان بالوں والی میلی کچیلی عورت دیکھی۔ جو مدینہ سے نکل کر ’مہیعہ‘ میں ٹھہرائی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ وہ مدینے کی وبا ہے جسے اللہ نے مہیعہ میں بھیج دیا۔“

فوائد:...... (۱) تفلہ گندی بدبودار کو کہتے ہیں (۲) جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ آئے تو یہاں وبا پھیلی تھی جس کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم بیمار ہوگئے اور بلال مکہ کو یاد کرکے شعروں کی صورت میں پریشانی کا اظہار کرتے۔ آپ ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جب یہ پریشانی معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں مکہ کی طرح مدینہ محبوب کردے اور اس کی بیماری کو جحفہ منتقل کردے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور بطور علامت آپ ﷺ کو خواب میں ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا گیا۔

2208۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ...

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَجُلًا أَتَانِي بِكُتْلَةٍ مِنْ تَمْرٍ فَأَكَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً فَآذَتْنِي حِينَ مَضَغْتُهَا ثُمَّ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کھجور سے بھرا ہوا پیالہ دیا۔ میں نے اسے کھایا۔ اس میں ایک گٹھلی تھی جب میں نے اسے چبایا تو اس نے مجھے تکلیف دی۔ پھر

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب التعبير، باب القيد في المنام (7017) ومسلم في الرؤيا (2253)

❷ صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب إذا رأى أنه أخرج الشيء من كورة ... (7038)، وأحمد (2/137)

أَعْطَانِيْ كُتْلَةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ الَّذِي أَعْطَيْتَنِيْ وَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً آذَتْنِيْ فَأَكَلْتُهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ نَامَتْ عَيْنُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ السَّرِيَّةُ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا غَنِمُوْا مَرَّتَيْنِ كِلْتَاهُمَا وَجَدُوْا رَجُلًا يَنْشُدُ ذِمَّتَكَ فَقُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَا يَنْشُدُ ذِمَّتَكَ قَالَ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ـ ❶

اس نے مجھے دوسرا پیالہ دیا تو میں نے کہا: "جو پیالہ تم نے مجھے پہلے دیا تھا۔ اس میں ایک گٹھلی تھی جس سے مجھے تکلیف ہوئی پھر میں نے اسے کھا لیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یا رسول اللہ آپ کو سکون کی نیند نصیب ہوا یہ وہی لشکر ہے جو آپ نے بھیجا ان کو دو دفعہ مال غنیمت ملا۔ دونوں دفعہ انھوں نے ایک آدمی پایا جو آپ کا ذمہ یاد دلاتا تھا۔" میں نے مجاہد سے کہا: آپ کا ذمہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: لا الہ الا اللہ کہتا تھا۔

فوائد:...... (۱) "کُتْلَة" یہ متفرق رائے رکھنے والی جماعت کو کہتے ہیں اور اسی طرح کسی بھی چیز کے اکٹھے ٹکڑے کو بھی (۲) سریہ کو حاصل ہونے والا بھی بہترین و عمدہ تھا کیونکہ وہ کفار سے حاصل کیا گیا تھا البتہ کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت کے بغیر لیا گیا ہو وہ ناپاک و ناپسندیدہ اور تکلیف کا باعث ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

2209۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ هُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَهَا زَوْجٌ تَاجِرٌ يَخْتَلِفُ فَكَانَتْ تَرَى رُؤْيَا كُلَّمَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَلَّمَا يَغِيْبُ إِلَّا تَرَكَهَا حَامِلًا فَتَأْتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَتَقُوْلُ إِنَّ زَوْجِي خَرَجَ تَاجِرًا فَتَرَكَنِي حَامِلًا فَرَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّ سَارِيَةَ بَيْتِي انْكَسَرَتْ وَأَنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا أَعْوَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ

زوجہ نبی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اہل مدینہ میں ایک عورت تھی۔ جس کا شوہر تاجر تھا۔ (سفر پہ) آتا جاتا رہتا تھا۔ جب اس کا شوہر باہر ہوتا تھا تو وہ خواب دیکھا کرتی تھی۔ اور وہ اسے حاملہ چھوڑ کر باہر جاتا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہتی میرا خاوند تجارت کے لئے باہر گیا تھا اور مجھے حاملہ چھوڑ گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ایک ستون ٹوٹ گیا ہے۔ اور میں نے ایک کانا بچہ جنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب ہے تمہارا شوہر تمہارے پاس ان شاء اللہ خیریت سے لوٹے گا۔ اور

❶ ضعیف: مجالد بن سعید ضعیف ہے۔ مسند 399/3

يَرْجِعُ زَوْجُكِ عَلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالَى صَالِحًا وَتَلِدِينَ غُلَامًا بَرًّا
فَكَانَتْ تَرَاهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ
ذٰلِكَ تَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُ
ذٰلِكَ لَهَا فَيَرْجِعُ زَوْجُهَا وَتَلِدُ غُلَامًا
فَجَاءَتْ يَوْمًا كَمَا كَانَتْ تَأْتِيهِ
وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَائِبٌ وَقَدْ رَأَتْ
تِلْكَ الرُّؤْيَا فَقُلْتُ لَهَا عَمَّ تَسْأَلِينَ
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَا أَمَةَ اللّٰهِ فَقَالَتْ رُؤْيَا
كُنْتُ أَرَاهَا فَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ
فَأَسْأَلُهُ عَنْهَا فَيَقُولُ خَيْرًا فَيَكُونُ كَمَا
قَالَ فَقُلْتُ فَأَخْبِرِينِي مَا هِيَ قَالَتْ
حَتّٰى يَأْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْرِضَهَا
عَلَيْهِ كَمَا كُنْتُ أَعْرِضُ فَوَاللّٰهِ مَا
تَرَكْتُهَا حَتّٰى أَخْبَرَتْنِي فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ
صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ لَيَمُوتَنَّ زَوْجُكِ
وَتَلِدِينَ غُلَامًا فَاجِرًا فَقَعَدَتْ تَبْكِي
وَقَالَتْ مَا لِي حِينَ عَرَضْتُ عَلَيْكِ
رُؤْيَايَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ
تَبْكِي فَقَالَ لَهَا مَا لَهَا يَا عَائِشَةُ
فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَمَا تَأَوَّلْتُ لَهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ إِذَا عَبَرْتُمْ
لِلْمُسْلِمِ الرُّؤْيَا فَاعْبُرُوهَا عَلَى الْخَيْرِ
فَإِنَّ الرُّؤْيَا تَكُونُ عَلَى مَا يَعْبُرُهَا

تمہارے ہاں نیک بچہ پیدا ہوگا۔ یہی خواب وہ دو یا تین
مرتبہ دیکھتی۔ ہر مرتبہ وہ رسول ﷺ کے پاس آتی تھی۔
آپ ﷺ اسے اسی طرح کہتے۔ اس کا شوہر لوٹتا اور اس
کے بچہ پیدا ہوتا۔ ایک دن وہ اس طرح آئی جیسے پہلے آیا
کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے۔ اس نے
وہی خواب دیکھا تھا میں نے اس سے کہا۔ اے اللہ کی
بندی تو رسول اللہ ﷺ سے کیا پوچھنا چاہتی ہے؟ اس
نے کہا میں خواب دیکھا کرتی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ
کے پاس آ کر اس کے متعلق پوچھا کرتی تھی آپ ﷺ
فرماتے ”بہتر ہے“ تو اسی طرح ہو جاتا جس طرح وہ
فرماتے۔ میں نے کہا: مجھ سے اپنا خواب بیان کرو۔ اس
نے کہا رسول اللہ ﷺ آئیں تو میں انہی کو بتاؤں۔ جس
طرح میں پہلے بتاتی تھی۔ اللہ کی قسم! جب تک اس نے
مجھے نہ بتایا میں نے اسے نہ چھوڑا۔ میں نے اسے کہا: اللہ
کی قسم! اگر تیرا خواب سچا ہے تو تیرا شوہر مر جائے گا۔ اور
تیرے ہاں برا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بیٹھ کر رونے لگی۔ اور اس
نے کہا مجھے اس وقت کیا ہوگیا تھا جب میں نے اپنا خواب
تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آئے
اور وہ رو رہی تھی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ”اے عائشہ!
اسے کیا ہوا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو آ کے خواب
اور تعبیر کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے
عائشہ رضی اللہ عنہا! چھوڑو جب مسلمان کے خواب کی تعبیر کرو تو
اچھی تعبیر کرو۔ کیونکہ خواب اسی طرح واقع ہو جاتا جس
طرح اس کی تعبیر کیجاتی ہے۔“ چنانچہ اللہ کی قسم اس کا شوہر

صَاحِبُهَا فَمَاتَ وَاللّٰهِ زَوْجُهَا وَلَا أُرَاهَا إِلَّا وَلَدَتْ غُلَامًا فَاجِرًا.❶ مر گیا اور میرا خیال ہے کہ اس کے ہاں بچہ بھی برا پیدا ہوا۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث میں اگر چہ محمد ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مدلس عن سے بیان کرتے ہیں لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دارمی کے حوالے سے فتح الباری میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔(واللہ اعلم) (۲) خواب کی تعبیر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط پیش نظر رہنی چاہیے (۳) معبر کو چاہیے کہ وہ کوشش کر کے اچھا استدلال کر کے اچھی تعبیر کرے اور یہ ذہن میں رکھے یہ میرے بیان کردہ طریقہ پر واقع ہو جائے گا (۴) اگر باوجود کوشش کے کوئی اچھی تعبیر نہ بن سکے تو بری تعبیر سے بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے دو ساتھیوں کو ان کے خوابوں کی تعبیر بتائی تھی۔(واللہ اعلم)

❁❁❁❁

❶ رجالہ ثقات: لیکن ابن اسحاق مدلس عن سے بیان کرتے ہیں اس کے باوجود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے الفتح (12/432)

١١...... ومن کتاب النکاح
نکاح کے بیان میں

نکاح...... یہ باب نکح (ضَرَبَ) سے مصدر ہے اس کا معنی شادی کرنا، جماع کرنا دونوں ہی مستعمل ہیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ نکاح لغت میں ''ملانا اور ایک دوسرے میں داخل ہونا'' کے معنی میں ہے اور شرعی طور پر اس کا حقیقی معنی شادی کرنا اور مجازی طور پر جماع کرنا ہے (فتح الباری) امام الزجاجی جزماً بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں کے لیے مشترک ہے۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی ترجیح دی ہے۔ (واللہ اعلم)

[1]...... بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّزْوِيجِ
نکاح کی ترغیب دینا

2210۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الْمُغَلِّسِ ......

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَدَرَ عَلَى أَنْ يَنْكِحَ فَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا. ❶

ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو نکاح کرنے کی طاقت ہو پھر وہ نکاح نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فوائد:...... (۱) شادی پر قدرت ہونے کے بعد بلاوجہ تاخیر یہ دین ودنیا کے خسارے کا باعث ہے۔ خصوصاً موجودہ ماحول میں اس سے سستی عظیم کوتاہی ہے۔ لہٰذا انسان جب بالغ ہو جائے اور نکاح کے اخراجات کے قابل ہو تو فوری نکاح ہی باعث خیر ہے (۲) (فلیس منا) کا معنی ہے۔ لیس علی طریقتنا یعنی وہ ہمارے طریقے پر نہیں نہ کہ وہ ملت سے ہی خارج ہے البتہ اگر وہ اس سنت سے اعراض

---

❶ مرسل ضعیف: اس کی مکمل تخریج ''مجمع الزوائد'' میں 7396 کے تحت مذکور ہے۔ نیز مراسیل لابی داؤد: 202

کرے یا اس کے برعکس کو راجح سمجھے تو ایسی صورت میں وہ ملت سے خارج مقصود ہوگا۔ واللہ اعلم۔

(دیکھیے۔ ہماری کتاب "فلیس منا")

[2]...... بَابُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَوْلٌ فَلْيَتَزَوَّجْ

جس کے پاس نکاح کی طاقت ہو کہ وہ نکاح کرے

2211۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ.........

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَبَابًا لَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ. ❶

عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان رسول ﷺ کے پاس تھے۔ ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے نکاح کرے۔ کیونکہ اس سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دینے والا ہے۔"

فوائد:...... (۱) "الباءۃ" سے مراد نکاح وشادی ہے۔ باءۃ یا الباءۃ سے ہے اور الباءۃ یہ منزل کو کہتے ہیں چونکہ شادی کرنے والا اپنی بیوی کو جگہ فراہم کرتا ہے اس لیے شادی پر باءۃ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ (دیکھیے تحفہ) (۲) باءۃ سے مراد شادی کے اخراجات ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ کے مطابق یہی بات قابل ترجیح ہے۔ کیونکہ اگر بعض اہل علم کے مطابق اس سے مراد شہوت سے عاجزی ہو تو ایسے بندے کو شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کا حکم دینا کوئی معنی نہیں رکھتا (۳) روزے نوجوان غیر شادی شدہ حضرات کے لیے انتہائی تقویٰ و طہارت کا باعث ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے دیگر فضائل ان کی اہمیت کو دو چند کر دیتے ہیں۔ (وفقنا اللہ)

2212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَهُ عُثْمَانُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

---

❶ أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم (الحديث 5066) وأخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت إليه نفسه ووجد مؤنه (الحديث 3386)

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هَلْ لَكَ فِي جَارِيَةٍ بِكْرٍ تُذَكِّرُكَ فَقَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ. ❶

نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ کیا آپ کو ایسی لڑکی کی خواہش ہے جو آپ کو جوانی یاد دلائے؟ تو عبداللہ نے کہا: آپ نے یہ بات کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے نکاح کرے۔ کیونکہ اس سے نگاہ نیچی اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ اور جو طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے۔

فوائد:...... (۱) "اَلتَّبَتُّلُ" کہتے ہیں نکاح نہ کرنے عورتوں سے الگ رہنے کو اسی سے بتول ہے جو کہ ایسی عورت کے لیے بولا جاتا ہے جو کہ مردوں سے الگ تھلگ رہے اس میں حاجت نہ رہے۔ (۲) اسلام میں رہبانیت اختیار کرنا نکاح چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ آپ ﷺ کی سنت سے ایک سے زیادہ نکاحوں کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔

[3]...... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ
عورتوں سے علیحدہ ہونے کی ممانعت

2213۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ ......

سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا. ❷

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے علیحدگی کی اجازت نہیں دی۔ اگر آپ ﷺ علیحدہ ہونے کی اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

2214۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ

---

❶ أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب قول النبي ﷺ من استطاع منكم الباءة فليتزوج (الحديث 5065)، وأخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤنه (الحديث 3384).

❷ أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب ما يكره من التبتل والخصاء (الحديث 5073)، وأخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤنه واشتغال من عجز عن المؤن بالصوم (الحديث 3390).

عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّبَتُّلِ. ❶

سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے لاتعلق ہو جانے سے منع کیا۔

2215۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ...

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ الَّذِي كَانَ مِنْ تَرْكِ النِّسَاءِ بَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِنِّي لَمْ أُومَرْ بِالرَّهْبَانِيَّةِ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ أُصَلِّيَ وَأَنَامَ وَأَصُومَ وَأَطْعَمَ وَأَنْكِحَ وَأُطَلِّقَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي يَا عُثْمَانُ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ سَعْدٌ فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ أَجْمَعَ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْ هُوَ أَقَرَّ عُثْمَانَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ أَنْ نَخْتَصِيَ فَنَتَبَتَّلَ. ❷

سیدنا سعد بن ابو وقاص ؓ کہتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون اس حالت میں تھے کہ وہ عورتوں کو ترک کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں بلایا۔ اور فرمایا ''اے عثمان! مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا۔ کیا تم میری سنت سے منہ پھیرتے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت یہ ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور کھاتا بھی ہوں۔ اور نکاح کرتا ہوں اور طلاق بھی دیتا ہوں جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔ اے عثمان! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔'' سعد کہتے ہیں اللہ کی قسم! مسلمانوں میں سے کچھ مرد اس بات پر آمادہ تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو ان کی حالت پر قائم رکھا تو ہم خصی ہو کر عورتوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

فوائد:...... (۱) اسلام میں رہبانیت ممنوع اور سنت سے بے رغبتی ہے (۲) راتوں کو مسلسل قیام بلا آرام کیے اور دن مسلسل روزے با چھوڑے، یہ ولایت کی نہیں بلکہ سنت سے انحراف کی علامت ہے جو کہ

❶ اسنادہ صحیح : حسن کا ... سے ... ان کے شیخ سعید ... ہے ... والحدیث اخرجه الترمذي في النكاح باب النهي عن التبتل (الحديث 1082) والنسائي في كتاب النكاح باب النهي عن التبتل (الحديث 3216) وابن ماجه في كتاب النكاح باب النهي عن التبتل (الحديث 1849)

❷ اسنادہ صحیح : یہ حدیث متفق علیہ ہے اس کی تخریج حدیث 2213 کے تحت گزر چکی ہے۔

جیسے کسی خوبی کے دینی پسماندگی کی نشانی ہے اور طریقہ اسلام سے راہ انحراف ہے۔

[4]... بَاب تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى أَرْبَعٍ

عورت سے چار چیزوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے

2216۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِلدِّينِ وَالْجَمَالِ وَالْمَالِ وَالْحَسَبِ فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "عورتوں سے چار باتوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: دین، خوبصورتی، مال، حسب ونسب۔ تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہو، دینداری کو اختیار کر۔"

فوائد:...... (۱) "الحسب" یہ آباؤ اجداد اور عزیزوں کے شرف کا نام ہے یہ لفظ حساب سے ماخوذ ہے کیونکہ عرب کی یہ عادت تھی کہ جب ایک دوسرے پر فخر کرتے تو اپنے آباء کے کارناموں کو شمار کرتے جس کے کارنامے زیادہ ہوتے اسے سب میں فوقیت حاصل ہو جاتی (دیکھیے فتح الباری) (۲) اصل میں آپ ﷺ ان چار خصلتوں کی خبر دے رہے ہیں کہ لوگ ان خصائل کی بنا پر شادی رچاتے ہیں جبکہ مسلمان کو تنبیہ ہے کہ دین والی کو ترجیح دے اسی میں سعادت دارین ہے کیونکہ مال و دولت اور حسن مل جانے اور سکون نہ ملے تو یہ سبھی چیز بیکار و فضول معلوم ہوتی ہیں لہٰذا ایک مسلم کی یہی ترجیح ہونی چاہیے۔ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چار خصلتیں شادی کی ترغیب کا سبب بنتی ہیں یہ ان کے وجود کی خبر ہے نہ کہ امر واقعی بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر قصد کی بنا پر شادی جائز ہے لیکن دین کا مقصد اولیٰ ہے۔

2217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

---

❶ أخرجه البخاري في كتاب النكاح باب الأكفاء في الدين (الحديث 5090) ومسلم في كتاب الرضاع باب استحباب نكاح ذات الدين (الحديث 3620)

❷ اسنادہ صحیح: اس کی تخریج بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

[5]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخِطْبَةِ
منگنی کے وقت عورت کو دیکھنے کی اجازت

2218۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا ۔ ❶

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ انہوں نے انصار کی ایک عورت سے منگنی کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جاؤ ''اور اسے ایک نظر دیکھ لو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہوگی۔''

فوائد:..... شارع علیہ السلام نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ جن دو نفسوں کی شادی ہو انہیں ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت دی جائے نہ کہ اسے غیرت کا مسئلہ بنایا جائے کیونکہ اس کا حکم دینے والی ہستی کائنات کی سب سے بڑی غیرت والی تھی۔ نکاح سے قبل عدم موافقت کی بنا پر راستے الگ کر لینا آسان ہے بجائے اس کے بعد میں کوئی تفریق کا سبب بنے۔ مگر جاہل لوگوں کو یہ حقیقت سمجھ نہیں آتی۔

[6]..... بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ مَا يُقَالُ لَهُ
جب آدمی نکاح کرے تو اسے کیا کہا جائے

2219۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ قَالَ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَدِمَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَصْرَةَ فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقَالُوا لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ فَقَالَ لَا تَقُولُوا ذَلِكَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نَقُولَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ ۔ ❷

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عقیل رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بصرہ آئے اور بنو جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ لوگوں نے ان سے کہا: "بالرفاء والبنین"۔ تو انہوں نے کہا: ''اس طرح نہ کہو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے اور ہمیں یہ کہنے کا حکم دیا: "بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ"۔ اللہ تعالیٰ تیرے لیے مبارک کرے اور تجھ پر برکت فرمائے۔

---

❶ اسنادہ صحیح: اس کی مکمل تخریج مجمع الزوائد (حدیث 7418) کے تحت مذکور ہے۔ اخرجہ الترمذی، کتاب النکاح باب ما جاء فی النظر الی المخطوبۃ (الحدیث 1087) والنسائی فی المجتبی، کتاب النکاح باب اباحۃ النظر قبل التزویج (الحدیث 3235) ❷ صحیح: أخرجہ النسائی، کتاب النکاح باب کیف یدعی للرجل اذا تزوج (الحدیث 3371) وابن ماجہ فی کتاب النکاح باب تہنئۃ النکاح (الحدیث 1906)

فوائد:...... (۱) "الرفاء" یہ رفو سے جو کہ اردو میں کپڑے پھٹا وغیرہ کو دھاگے سے پر کرنے کے لیے ہوتا ہے اسی طرح اس کا معنی ملاپ و اتفاق ہے (۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الحسن سے سماع کے بارے میں بے یقینی کا اظہار کیا ہے۔ دیکھیے الفتح 9/222 جلد (سیر اعلام النبلاء) میں ابن علیہ کا قول ہے کہ عقیل کی وفات کی وقت حسن بصری رحمہ اللہ چالیس سال کے اوپر تھے۔ عقیل کی بصرہ آمد پر ان سے سماع بعید نہیں۔ واللہ اعلم (۳) لہٰذا مذکورہ حدیث کی صحت کے راجح ہونے پر معلوم ہو کہ مسنون ادعیہ کا اہتمام اولیٰ بنسبت دوسرے دعاؤں کے۔

2220۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَّأَ لِإِنْسَانٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو نکاح کرنے پر دعا دیتے تو یوں فرماتے تھے: "بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ اللہ تیرے لئے اور تجھ پر برکت فرمائے اور دونوں میں بھلائی پیدا فرمائے۔"

فوائد:...... (۱) کسی مسلم کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھیجنا ممنوع ہے کیونکہ یہ دلوں میں بغض و حسد کا باعث بنتا ہے اور مسلمانوں کے آپس میں معاملات کے بگاڑ کا سبب ہے (۲) اسی طرح کسی ایک کے ہوئے سودے پر جا کر سودا کرنا ممنوع ہے البتہ بولی والی بیع اس سے مستثنیٰ ہے

[7]... بَابُ النَّهْيِ عَنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

2221۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا۔

---

❶ حدیث نعیم بن حماد کے سبب ضعیف ہے لیکن دوسرے راویوں سے اس کی متابعت کی موجود ہے۔ أخرجه أبو داؤد في كتاب النكاح، باب ما يقال للمتزوج الحديث 2130 والترمذي في كتاب النكاح، باب ما جاء فيما يقال للمتزوج الحديث 1091 وصححه ابن حبان (الحديث 4052)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري في كتاب البيوع، باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك (الحديث 2140) ومسلم في كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك (الحديث 2444)

2222۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور نہ اس کی بیع پر بیع کرے حتیٰ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔“

2223۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ وَكَتَبَهُ مِنْهَا كِتَابًا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَهْلِهِ تَبْتَغِي مِنْهُمُ النَّفَقَةَ فَقَالُوا لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ وَانْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ وَلَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَانُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَلٰكِنْ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى إِنْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ لَمْ يَرَ شَيْئًا وَلَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَلَمَّا حَلَّتْ ذَكَرَتْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَاهَا فَقَالَ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے ان سے بیان کیا اور انہوں نے ابوسلمہ کو فاطمہ کی طرف سے خط لکھا کہ وہ قریش کے قبیلہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ اس نے انہیں تین طلاقیں دیں۔ انہوں نے اس کے خاندان کے پاس خرچ لینے کے لیے آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا: ”(ہمارے ذمہ) تمہارا خرچ نہیں ہے۔“ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے خرچ نہیں ہے اور تم پر عدت ہے، تم ام شریک کے گھر چلی جاؤ پھر ہم سے ملنا۔“ پھر فرمایا: ”ام شریک کے پاس اس کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر رہو کیونکہ وہ اندھے آدمی ہیں اگر اگر تو نے کپڑے اتار بھی دیے تو اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اس کے بعد ہم سے ملنا۔ وہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی گئیں۔ جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو بتایا کہ معاویہ اور ابوجہم نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ غریب آدمی تھے، اور ابوجہم اپنی لاٹھی اپنے

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب النكاح باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع (الحديث 5142) ومسلم في كتاب النكاح باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك (الحديث 3441)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْ أُسَامَةَ فَكَأَنَّ أَهْلَهَا كَرِهُوا ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَنْكِحُ إِلَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَكَحَتْ أُسَامَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَا فَاطِمَةُ اتَّقِي اللّٰهَ فَقَدْ عَلِمْتِ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَالْفَاحِشَةُ أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا فَإِذَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوهَا. ❶

کندھے سے نہیں اتارتا، پس تم اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہاں ہو؟ پس گویا کہ اس کے خاندان والوں نے اسے ناپسند کیا، تو اس نے کہا: میں تو اسی سے نکاح کروں گی جس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے کہا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس مسئلہ کے بارے میں تھا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرمان باری ہے: اے نبی ﷺ! جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو اور ”تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو نکال دو۔“ (سورۃ الطلاق: ۱) فاحشہ یہ ہے کہ عورت اپنے گھر والوں سے بدزبانی کرے اور جب وہ ایسا کرے تو ان کے لئے جائز ہے کہ اسے نکال دیں۔“

فوائد:...... (۱) طلاق بتہ یعنی تین طلاقوں کے بعد عورت کا رہائش وخرچہ دینا مرد کی ذمہ داری نہیں (۲) ”ان وضعت ثيابك لم يرشيئا“ کے بارے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے بعض اہل علم نے عورت کے لیے غیر مرد کو دیکھنا جائز ٹھہرایا ہے یہ ضعیف ہے جبکہ صحیح بات جمہور کی ہے کہ مرد کی طرح عورت پر بھی اجنبی مرد کو دیکھنا حرام ہے قرآن میں ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ﴾ ”مومن عورتوں سے کہو کہ اپنی نظر نیچی رکھیں۔“ (شرح نووی) مذکورہ حدیث میں ہے کہ معاویہ و ابوجہم رضی اللہ عنہما نے اکٹھے پیغام بھیج دیا اس کے متعلق امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تب ہے جب وہ عورت پہلے پیغام والے پر راضی ہو (فرضيت به) تو ایسے وقت میں کسی دوسرے کے لیے پیغام بھیجنا جائز نہیں۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں (فرضيت

---

❶ صحیح، تخریجہ مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لها، الحديث 3681، وابوداؤد فی کتاب الطلاق، باب فی نفقة المبتوتة، الحديث 2284

به، ور كَنَتْ اليه) وہ عورت راضی ہو جائے اور مائل ہو جائے جو ایسی حالت میں کسی دوسرے کے لیے منگنی کا پیغام بھیجنا ممنوع و ناجائز ہے۔ (تحفۃ الاحوذی) (۴) اگر کوئی مشورہ مانگے تو اسے پوری دیانتداری سے مشورہ دینا لازم ہے۔ حدیث میں المستشار امین "جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے" ایسی حالت میں کسی کو ضرر سے بچانے کے لیے دوسرے کی برائی بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ چغلی میں شمار نہیں ہوگا۔

[8]..... بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْطُبَ فِيهَا

کس حال میں آدمی کو منگنی کرنا جائز ہے

2224۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ ....

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ أَخِيهَا أَوِ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوِ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ عورت سے اس کی پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔ اور پھوپھی سے اس کی بھتیجی کے ہوتے ہوئے۔ اور عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے اور خالہ سے اس کی بھانجی کے ہوتے ہوئے۔ نہ بڑی کے ہوتے ہوئے چھوٹی سے نکاح کیا جائے اور نہ چھوٹی کے ہوتے ہوئے بڑی سے نکاح کیا جائے۔

فوائد:..... (۱) مذکورہ رشتوں یعنی پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو کوئی بندہ ایک ہی وقت میں اپنے نکاح میں نہیں لے سکتا (۲) قرآن میں حرام رشتوں کا ذکر ہے جس سے نکاح کرنا جائز نہیں ان رشتوں میں یہ رشتے مذکور نہیں اگر صرف قرآن کو حجت مانا جائے تو ان رشتوں کو حلال سمجھا جائے گا اور یہ حرام میں مبتلا ہونے کا باعث ہوگا۔ لہٰذا سمجھ آگئی کہ قرآن کی طرح حدیث بھی حجت و پختہ دلیل ہے ورنہ ہمیں حرام کے ارتکاب سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ العیاذ باللہ (۳) مذکورہ حدیث قرآن کریم کے عموم کو خاص کرتی ہے جس سے ثابت ہوا کہ سنت قرآن کی تخصیص کر سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2225۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

❶ متفق علیہ: اخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب لا تنكح المرأة على عمتها (الحديث 5109) و (الحديث 5110) ومسلم في كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها وخالتها في النكاح (الحديث 3429)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.[1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھتیجی اور پھوپھی، خالہ اور بھانجی نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا۔

[9] بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ
شغار کی ممانعت

2226۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ...

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ. قَالَ مَالِكٌ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الْآخَرَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَرَى بَيْنَهُمَا نِكَاحًا قَالَ لَا يُعْجِبُنِي.[2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "شغار یہ ہے کہ آدمی بغیر مہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کسی سے اس طرح پر کرے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کر دے۔" ابو محمد سے کہا گیا: "اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟" انہوں نے فرمایا: "مجھے پسند نہیں ہے۔"

فوائد:..... "الشغار" کہا جاتا ہے "شغر الکلب" جب کتا پیشاب کے لیے اپنا پاؤں اٹھاتا ہے جبکہ یہاں اس سے عورت کا دوسری عورت کے بدلے نکاح ہے۔ اس شرط پر کہ دونوں کے درمیان حق مہر نہ ہو۔ البتہ مہر ہو بھی تب بھی یہ ناپسندیدہ ہے جیسا کہ ابومحمد کا قول ہے۔ اور اس کے ناجائز ہونے کی حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ تعلقات کے وقت ایک گھر کا معاملہ بگڑتا ہے مگر عناد و سرکشی کرتے ہوئے ضد سے دوسرے کے گھر کو بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرہ میں بہ تجربہ ایسے رشتوں میں خیر کم نظر آتی ہے۔

[10] بَابٌ فِي نِكَاحِ الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ
نیک مردوں اور عورتوں کے نکاح کے متعلق

2227۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ ...

---

[1] متفق عليه: أخرجه البخاري في كتاب النكاح، باب لا تنكح المرأة على عمتها (حديث 5109) ومسلم في كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح (حديث 3422)

[2] متفق عليه: أخرجه البخاري في كتاب النكاح، باب الشغار (حديث 5112)، ومسلم في كتاب النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه (حديث 3450)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنْكِحُوا الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَسَقَطَ عَلَيَّ مِنَ الْحَدِيثِ فَمَا تَبِعَهُمْ بَعْدُ فَحَسَنٌ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک مردوں اور عورتوں سے نکاح کرو۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''اس حدیث کا یہ حصہ مجھ سے ساقط ہو گیا ہے تو جو کچھ بعد میں لوگوں کو ملا وہ اچھا ہے۔''

فوائد:...... نیک بچے یا بچی کے لیے اس کے ہم پلہ کوئی نیک رشتہ ہی تلاش کرنا چاہیے یہ شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بہترین اور نکاح کے دوام کے لیے اچھا ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النور: 3) زانی مرد سے صرف زانیہ عورت یا مشرکہ ہی شادی کرتی ہے۔ اسی طرح زانیہ عورت سے زانی مرد یا مشرک مرد ہی شادی کرتا ہے اور مومنوں پر یہ حرام ہیں۔ معلوم ہوا دینداروں کے لیے دیندار رشتے ہی شریعت کے مطلوب ومقصود ہیں۔ ہمارے ہاں عموماً والدین رشتہ کرتے وقت فریق ثانی کے عقائد ونظریات کا خیال نہیں رکھتے، اور بڑے بڑے سلفی الفکر لوگ اہل شرک وبدعت سے تعلقات قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعد میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ (واللہ الموفق)

[11]...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ
بغیر ولی کے نکاح کی ممانعت

2228۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ......

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ. ❷

ابوبردہ رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں۔''

فوائد:...... اس روایت کو 30 کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے جن میں سے کچھ سندیں صحیح اور کچھ ضعیف ہیں۔ جمہور کے نزدیک شادی کے لیے ولی اور دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے ورنہ نکاح نہیں ہوگا۔ ولی باپ یا باپ کی عدم موجودگی میں دادا یا بھائی وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ فقہ حنفی میں ولایت صحت نکاح کے لیے شرط نہیں، جبکہ یہ موقف سراسر کتاب وسنت کے اور عقل ودانش کے خلاف ہے اور عملاً آپ اس کی خرابیاں

❶ اسنادہ حسن: اس کی سند میں عمر بن کیسان راوی ہے جس کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر "189/6" اور ابن ابی حاتم نے "الجرح والتعدیل" 24/9" میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ان پر جرح یا تعدیل نہیں کی جب کہ ابن حبان نے الثقات 182,7 میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

❷ صحیح: اخرجه ابوداود، كتاب النكاح، باب في الولي (الحديث 5085) والترمذي في كتاب النكاح باب ما جاء لا نكاح الا بولي (الحديث 1101)

دن بدن دیکھ رہے ہیں کہ لڑکیاں لڑکے والدین سے بغاوت کرتے ہوئے بغیر ولی کے عدالت میں نکاح کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نکاح باطل ہے اور والدین کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے دین ایسے رشتوں ناطوں کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتا، فقہ حنفی جس قدر پشت پناہی کرتی رہے یہ دین سے بھاگنے کے چور دروازے ہی ہیں جن سے خیر و بھلائی قطعاً نہیں آسکتی۔

2229۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ..........

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ. ❶

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بغیر ولی کے نکاح نہیں ہے۔“

2230۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنِ اشْتَجَرُوا قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَقَالَ مَرَّةً فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا قَالَ أَبُو عَاصِمٍ أَمْلَاهُ عَلَيَّ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے۔ اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا کوئی ولی نہیں اس کا بادشاہ ولی ہے۔ اگر مرد نے اس سے صحبت کی تو اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کی وجہ سے اس (عورت) کے لیے حق مہر ہے۔“ ابو عاصم کہتے ہیں: ”ابن جریج نے یہ حدیث مجھے 146ھ ہجری میں لکھوائی تھی۔“

فوائد:...... (۱) عورت کا ولی کے بغیر نکاح حرام ہے۔ (۲) جمہور کے مطابق عصبہ میں سے قریبی رشتہ دار ولی ہوگا۔ چنانچہ اگر ایک مرتبے میں کئی افراد ہوں جو کہ بھی ولی بننے کے اہل ہوں تو ان کے جھگڑے کی صورت میں یہ اختیار سلطان کو منتقل ہو جائے گا اور ان کی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ (۳) اگر بغیر ولی کے

---

❶ إسناده ضعيف: لیکن سابقہ حدیث کے شاہد کی بنا پر معنی صحیح ہے۔

❷ إسناده حسن: سليمان بن موسى كلام بسيط، أخرجه أبو داؤد، كتاب النكاح باب في الولي (الحديث 2083) والترمذي في الكتاب النكاح باب ما جاء لا نكاح إلا بولي (الحديث 1102)

نکاح ہو گیا ہو تو دخول ہونے کی صورت میں عورت کو حق مہر دے کر علیحدہ کر دیا جائے گا اور ان کا نکاح ختم کر دیا جائے گا۔

[12]..... بَاب فِي الْيَتِيمَةِ تَزَوَّجُ
یتیم لڑکی جو خود نکاح کرے

2231۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى ....

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ وَإِنْ أَبَتْ لَمْ تُكْرَهْ . ❶

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی اگر وہ خاموش رہی تو اجازت ہو گی۔ اگر انکار کرے تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔''

فوائد:..... معلوم ہوا کہ یتیم بچی سے پوچھ کر اس کی شادی کی جائے گی اگر وہ موجودہ رشتے پر رضامند نہ ہو تو اسے مجبور کرنا خلافِ شریعت ہے۔ عموماً معاشرہ میں یتیم بچیوں کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے جو سراسر ظلم کے زمرہ میں آتا ہے۔

[13]..... بَاب اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ
کنواری اور بیوہ سے اجازت لینا

2232۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ . ❷

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور نہ کنواری عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا جائے ان کی اجازت یہ ہے کہ وہ خاموش رہیں۔''

فوائد:..... (۱) شوہر دیدہ اور کنواری کی اجازت میں تھوڑا فرق ہے شوہر دیدہ کے لیے اپنی رائے کا اظہار لازم اور جبکہ کنواری کی خاموشی کو اس کی رضامندی پر محمول کیا جائے گا۔ مطلقہ، بیوہ یا خلع عورت

---

❶ اسنادہ صحیح: ابن حبان (الحدیث 4085) موارد الظمآن (الحدیث 1298)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب لا ینکح الأب وغیرہ البکر والثیب إلا برضاہما (الحدیث 5136) ومسلم، کتاب النکاح باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت (الحدیث 3458)

ازدواجی تجربات سے بخوبی آگاہ ہوتی ہے وہ کھل کر اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہے جبکہ کنواری بچی پہ شرم وحیا کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ (۳) ان سے مشورے یا اجازت کا مطلب یہی ہے کہ ولی ان کی اجازت کا پابند ہے اسے زبردستی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ایسی صورت میں نکاح غیر صحیح ہوگا اور اسے فسخ کر دیا جائے گا اور جمہور کے نزدیک اگر اولیاء لڑکی کو اس کی منشاء کے خلاف مجبور کرتے ہیں ان کی ولایت ختم ہو جائے گی یہ حق قاضی کو منتقل ہو جائے گا (واللہ اعلم)

2233۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کو دوسری سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

2234۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیوہ عورت کو ولی سے زیادہ اپنے نفس کا اختیار ہے۔ اور کنواری سے اس کے متعلق اجازت لی جائے۔ اس کی اجازت یہ ہے کہ چپ رہے۔"

فوائد:...... (۱) "الأیم" یہ الثیب کے ہم معنی ہے یعنی شوہر دیدہ (۲) یہاں احناف "احق" کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں کہ اس کے لیے ولایت کی شرط نہیں جو کہ ضعیف ہے کیونکہ احق کا لفظ شراکت کا متقاضی ہے کہ دو شریکوں میں سے ایک کو فضیلت حاصل ہو نہ کہ دوسرا بالکل معدوم کر دیا جائے (واللہ اعلم) لہٰذا شوہر دیدہ عورت کی شادی میں اس کی رائے کو ترجیح دی جائے گی۔

2235۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَوَّلُ شَيْءٍ سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

---

❶ متفق علیہ یہی سابقہ حدیث والی تخریج ہی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق (الحدیث 3461) وابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الثیب (الحدیث 2098) و (الحدیث 2100)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُسْتَأْذَنُ الْبِكْرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری عورت سے نکاح کے متعلق اجازت لی جائے اس کی اجازت یہ ہے کہ خاموش رہے۔''

2236- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْأَيِّمُ أَمْلَكُ بِأَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کو اپنے معاملہ میں اپنے ولی سے زیادہ اختیار ہے اور کنواری عورت کے متعلق اس اجازت لی جائے۔ اس کی اجازت یہ ہے کہ وہ اقرار کر لے۔''

[14] ... بَابُ الثَّيِّبِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

وہ بیوہ جس کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا ہو اور اسے ناپسند ہو

2237- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ......

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ وَمُجَمِّعُ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ بِنْتًا لَهُ فَكَرِهَتْ نِكَاحَ أَبِيهَا فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَرَدَّ عَنْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا فَنَكَحَتْ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَذَكَرَ يَحْيَى أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا. ❸

عبدالرحمن بن یزید اور مجمع یزید انصاری بیان کرتے ہیں انصار کے ایک آدمی جنہیں خدام کہا جاتا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا۔ اور وہ اپنے والد کے کیے ہوئے نکاح کو پسند نہیں کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو اور آپ سے لیے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے نکاح فسخ کر دیا پھر اس نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے نکاح کیا۔ یحییٰ نے ذکر کیا انہیں خبر ملی کہ وہ بیوہ تھی۔

---

❶ اسنادہ صحیح: (2231) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ حسن: عبداللہ بن عبدالرحمن بن موہب کے سبب (2231) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة فنكاحه مردود (الحدیث 5138) و ابو داؤد، کتاب النکاح، باب في الثيب (الحدیث 2101) ابن ماجه، کتاب النکاح، باب من زوج ابنته وهي كارهة (الحدیث 1873)

فوائد:...... شوہر دیدہ عورت کا نکاح اگر اس کی مرضی کے برخلاف کر دیا جائے تو یہ نکاح نہ قابل قبول ہوگا اور قاضی اس نکاح کو فسخ کر دے گا۔

2238۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ أَنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا ❶

سیدنا یزید بن جاریہ کے بیٹے عبدالرحمٰن اور مجمع سے منقول ہے کہ خنساء بنت خدام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا۔ اور وہ بیوہ تھی تو اس نے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا۔

[15] ... بَابُ الْمَرْأَةِ يُزَوِّجُهَا الْوَلِيَّانِ

وہ عورت جس کا دو ولی نکاح کریں

2239۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَوْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ لَهَا فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا نکاح دو ولی کریں تو وہ پہلے کے لئے ہوگی اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو مال دونوں میں سے پہلے کے لئے ہوگا۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث ضعیف ہے لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے (ترمذی۔ باب ما جاء فی الولیین یزوجان) اور کہتے ہیں کہ اہل علم کا اسی پر عمل ہے (لا نعلم بینهم فی ذلك اختلافا) ہمیں کسی کے اختلاف کرنے کا علم نہیں۔ لیکن اگر دو ولی اکٹھے نکاح کر دیں تو بھی کا نکاح شمار ہوگا یہ ثوری، احمد، اسحاق رحمہ اللہ کا قول ہے (ترمذی)

2240۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ...

---

❶ اسنادہ قوی: البخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج ابنتہ وھی کارھۃ، الحدیث (5138)، مالک، کتاب النکاح، باب جامع ما لا یجوز من النکاح، الحدیث (25)

❷ اسنادہ ضعیف: حسن کا سمرۃ سے سماع ثابت نہیں۔ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب اذا انکح الولیان، الحدیث (2283)، الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی الولیین یزوجان، الحدیث (1110)

عَنْ سَبْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ ❶ — سیدنا سبرہ رسول ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[16] .... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے متعہ کی ممانعت

2241۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ .....

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اسْتَمْتِعُوا مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ وَالِاسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا التَّزْوِيجُ فَعَرَضْنَا ذٰلِكَ عَلَى النِّسَاءِ فَأَبَيْنَ أَنْ لَا نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلُوا فَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي مَعَهُ بُرْدٌ وَمَعِي بُرْدٌ وَبُرْدُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ فَأَتَيْنَا عَلَى امْرَأَةٍ فَأَعْجَبَهَا شَبَابِي وَأَعْجَبَهَا بُرْدُهُ فَقَالَتْ بُرْدٌ كَبُرْدٍ وَكَانَ الْأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا فَبِتُّ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ غَدَوْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ أَلَا وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلَا

سیدنا ربیع بن سبرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ نے فرمایا: "تم ان سے متعہ کر لو اور متعہ کرنا ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نکاح کیا جائے۔ لیکن ہم نے یہ بات عورتوں سے کہی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی مدت مقرر کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسا ہی کر دو" چنانچہ میں اور میرا چچا زاد باہر نکلے اس کے پاس ایک چادر تھی اور میرے پاس بھی ایک چادر تھی۔ اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا ہم ایک عورت کے پاس گئے اسے میری جوانی پسند آئی اور اس کی چادر اچھی لگی۔ پھر کہا: چادر، چادر کی طرح ہے میرے اور اس کے درمیان دس روز کی مدت مقرر ہوئی تھی۔ وہ رات میں اس کے پاس رہا، پھر میں نے صبح کی تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ رکن اور باب کے درمیان کھڑے یہ فرما رہے ہیں: "لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی لیکن خبردار! اب اللہ نے قیامت تک کے لئے اسے حرام کر دیا۔ جس کے پاس ان میں سے کوئی عورت ہو۔ تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو

❶ منقطع ... 2088، الطبرانی الکبیر 7/203، رقم: 6533؛ البیہقی، کتاب النکاح، باب ... 13977

تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا . ❶ کچھ تم نے انہیں دیا ہے وہ ان سے کچھ واپس نہ لو۔"

فوائد:...... نکاح متعہ ہوتا ہے کسی عورت سے مقررہ مدت تک نکاح کر لینا۔ ہفتہ، 10 دن یا مہینہ یا جتنی دیر آدمی سفر میں کسی مقام پر ٹھہرنا چاہے۔ اس کی اجازت مسافروں کے لیے ہوتی تھی۔ لہٰذا متعدد اسفار میں اس سے روکا گیا۔ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں چھ مختلف مقامات پر نکاح متعہ کا منسوخ ہو جانا مروی ہے (ا) خیبر میں (ب) عمرۃ القضاء میں (ج) فتح مکہ کے سال (د) اوطاس کے سال (ھ) غزوہ تبوک میں (و) حجۃ الوداع میں (فتح الباری) عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں متعہ کی اجازت سفر میں ہوتی تھی گھر میں اس کی اجازت کے بارے میں کوئی بات نہیں ملتی لہٰذا آپ ﷺ نے کئی دفعہ اس سے اسفار میں منع کیا حتی کہ آخری دفعہ حجۃ الوداع میں ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا (تحفۃ الاحوذی 4/226) نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اگرچہ حلت متعہ کے قائل تھے مگر صحیح سند سے ثابت ہے کہ انہوں نے بعد میں اس موقف سے رجوع کر لیا تھا اور حرمت کے قائل ہو گئے تھے۔

2242۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ . ❷

سیدنا ربیع بن سبرۃ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال متعہ کے نکاح سے منع فرمایا۔

2243۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَامَ خَيْبَرَ . ❸

سیدنا حسن اور عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہہ رہے تھے: "رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے سال عورتوں کے متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرما دیا۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ (الحدیث 2406) و ابوداود، کتاب النکاح، باب فی نکاح المتعۃ (الحدیث 2072) و سنن نسائی، کتاب النکاح، باب تحریم المتعۃ (الحدیث 3368)

❷ صحیح: اخرجہ الحمیدی فی المسند (الحدیث 869) و مسلم (الحدیث 1406)

❸ متفق علیہ: (2033) نمبر حدیث کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

[17]..... بَاب فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ
محرم کا نکاح کا بیان

2244۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ......

عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی کا کروائے۔“

فوائد:...... حج میں فقط مناسک کی ادائیگی اور مکمل توجہ اللہ کی جانب مرکوز کرنا مطلوب ومقصود ہوتا ہے تبھی تو اس کی ادائیگی کے بعد انسان کی جمیع خطائیں مٹادی جاتیں ہیں۔حتی کہ وہ ایسے ہوتا ہے جیسے ابھی بطن مادر سے خارج ہوا ہو۔ لہٰذا اسی بناء پر ایسے تمام امور جو کہ عام حالات میں جائز ہوتے ممنوع ہو جاتے ہیں۔حتی کہ بیوی سے تعلقات تو رہے ایک طرف اس سے ایسے موضوع پر گفتگو بھی نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ نکاح بھی فقط چونکہ اسی قبیل سے تعلق رکھتا ہے اس لیے اس سے بھی منع فرمادیا گیا۔

[18]..... بَاب كَمْ كَانَتْ مُهُورُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتِهِ
نبی ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کا حق مہر کتنا تھا؟

2245۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا وَقَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ. ❷

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا کیا مہر تھا؟ انہوں نے کہا: آپ کی بیویوں کا مہر بارہ اوقیے اور ایک نش تھا اور کہنے لگیں جانتے ہو نش کتنا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: ”نصف اوقیہ، یہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا مہر تھا۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح المحرم (الحدیث 3433) وابو داؤد، کتاب المناسک، باب المحرم یتزوج (الحدیث 1841)، ابن ماجه، کتاب النکاح، باب المحرم یتزوج (الحدیث 1966)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونه تعلیم قرآن (الحدیث 3474) ابو داؤد، کتاب النکاح، باب الصداق (الحدیث 2105) ابن ماجه، کتاب النکاح، باب صداق النساء (الحدیث 1886)

مہر دینا چاہے وہ دے سکتا ہے البتہ حق مہر دیتے ہوئے شوہر کو اپنی وسعت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ بعد میں پریشانی نہ بنے۔ (نیز عوام میں مشہور ہے کہ شرعی حق مہر سوا بتیس روپے ہیں یہ بناوٹی بات ہے دین میں کہیں سوا بتیس روپے کا ذکر نہیں ہے۔

[19]..... بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَهْرًا

وہ چیزیں جن کا مہر دینا جائز ہے

2247 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ .....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا فَقَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ . ❶

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا اس نے اپنا آپ اللہ اور اس کے رسول کو ہبہ کر دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے عورتوں کی ضرورت نہیں۔“ ایک آدمی نے کہا: آپ اس سے میرا نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے ایک کپڑا دے دو۔“ اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کچھ دو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔“ اس نے معذوری کا اظہار کیا آپ نے فرمایا: ”تمہیں قرآن کی کونسی سورت یاد ہے؟ انہوں نے کہا: ”فلاں اور فلاں۔“ آپ نے فرمایا: ”قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو تمہیں یاد ہیں تمہارا نکاح اس سے کر دیا ہے۔“

فوائد:..... (۱) شریعت نے جہاں بدکاری کو نا قابل معافی جرم ٹھہرایا اور اس کی انتہائی سنگین سزا مقرر کی وہیں نکاح کو انتہائی آسان کر دیا تاکہ معاشرے سے بدکاری وزنا کاری کی جڑ ہی کٹ جائے جب کہ اس کے برعکس نظام جہاں بھی ہوے کا رہ وہیں بدکاری کی تخم ریزی شروع ہو جاتی ہیں۔ جس کا ہم اپنے اردگرد جائزہ لے سکتے ہیں (۲) معلوم ہوا شریعت میں کم از کم حق مہر کی کوئی قید نہیں۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب النكاح، باب تزويج المعسر، الحديث 5087؛ ومسلم، كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد (الحديث 3472)

[20] بَاب فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

نکاح کے خطبے کے متعلق

2248 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ. ❶

سیدنا عبداللہ ڈلٹنڈ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حاجت اس طرح سکھایا: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس سے بخشش مانگتے ہیں اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر تین آیات پڑھتے: "اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔ تمہیں اسلام ہی کی حالت میں موت آئے۔" (آل عمران: ۱۰۲) "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی نفس سے پیدا کیا اور اس سے جوڑے بنائے۔" (نساء: ۱) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی پالی۔" (احزاب: ۷۰) پھر آپ اپنی حاجت کا ذکر کرتے۔

---

❶ اسنادہ متصل: یہی حدیث گزر چکی ہے۔ ابو داؤد، کتاب النکاح باب في خطبة النكاح (الحديث 2118) و نسائی، كتاب الجمعة باب كيفية الخطبة (الحديث 1403)

فوائد:...... مذکورہ خطبہ کو خطبۃ الحاجۃ کہا جاتا ہے آپ ﷺ کو کسی قسم کی حاجت ہوتی تو خطبے کے لیے آپ ﷺ انہی الفاظ کا چناؤ کرتے جو کہ انتہائی جامع، مانع اور خشیت الٰہی کا مرقع ہیں۔ لہٰذا نکاح خطبہ لازم تو نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔ جو کہ نکاح میں برکت کا باعث ہے۔ نیز خطبہ سے قبل لڑکی لڑکے کو کلمہ پڑھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ یہ بدعتی مولویوں کی شریعت سازیاں ہیں کہ نکاح سے پہلے کلمے سنانا شروع کر دیتے ہیں۔

[21]... بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں شرط لگانا

2249۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ مِنَ الْفُرُوجِ. [1]

سیدنا عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "پورا کیے جانے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کی وجہ سے تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی۔"

فوائد:...... نکاح کے موقع پر طے ہونے والی شرائط کا خیال رکھنا نہیں پورا کرنا زوجین کی ذمہ داری ہے۔ البتہ ایسی شرائط جو شریعت سے ہٹ کر ہوں ایسی شرائط لگانا یا انھیں پورا کرنا درست نہیں۔

[22]...... بَابُ فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے متعلق

2250۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ صُفْرَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ الصُّفْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ. [2]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی دیکھی تو آپ نے فرمایا: "یہ زردی (رنگ) کیسا ہے؟" اس نے کہا میں نے ایک عورت سے سونے کے پانچ درہم حق مہر کے عوض نکاح کیا ہے۔" آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔"

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المهر عند عقدة النكاح (الحديث 2721)؛ ومسلم، كتاب النكاح، باب الوفاء بالشروط فی النكاح (الحديث 3457)

[2] متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب کیف یدعی للمتزوج (الحدیث 5155)؛ ومسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونه تعليم قرآن وخاتم حديد (الحديث 3475)

فوائد:...... (۱) "النواۃ" لفظی معنی گٹھلی ہے۔ البتہ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں النواۃ یہاں میں ایک معروف مقدار کا نام ہے۔ جو کہ سونے کے پانچ درھموں کے برابر ہوتی ہے جیسا کہ وہ اس کی تفسیر کرتے ہیں: "الولیمہ" یہ شادی پر تیار ہونے والے کھانے کو کہتے ہیں یہ لفظ الولم بمعنی جمع سے مشتق ہے۔ چونکہ اس موقع پر زوجین میں اکٹھ ہوا ہوتا ہے لہٰذا ولیمہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ (۲) سادگی سے شادی کرنا مسنون ومندوب ہے شادی کی بجائے ولیمے میں اعزا کو بلانا انہیں اطلاع کرنا مستحب ہے۔ (۳) ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ولیمے میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں بلکہ حسب ضرورت ووسعت کا ولیمے کا کھانا پکایا جاسکتا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اسی طرح ولیمہ میں جانور ذبح کرنا یا گوشت پکانا یہ بھی ضروری نہیں۔ ولیمہ میں خشک میوہ جات، پھل فروٹ یا مٹھائی وغیرہ پر اکتفا کرنا بھی بالکل درست ہے قرضے اٹھا کر تکلفات نہیں کرنے چاہئیں۔

[23]..... بَاب مَاجَاءَ فِي إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا

2251۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ فَلْيُجِبْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَنْبَغِي أَنْ يُجِيبَ وَلَيْسَ الْأَكْلُ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے، ابو محمد کہتے ہیں: "قبول کرنا بہتر ہے اور کھانا ضروری نہیں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا ولیمے کی دعوت قبول کرنا لازم ہے۔ کیونکہ ایسی خوشی کے موقعہ پر نہ آنا کئی شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے البتہ مسلم میں الفاظ ہیں "ان شاء طعم وان شاء ترك" دعوت میں جانے کے بعد اگر چاہے تو کھالے یا چھوڑ دے۔ لہٰذا کھانا کھانا ضروری نہیں۔ لیکن ایسی محافل جن میں منکرات کا دور دورا ہو ایسی محافل سے بچنا ہی اولیٰ ہے۔

[24]..... بَاب فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

عورتوں کے درمیان عدل کرنا

2252۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب النکاح، باب حق اجابة الولیمة والدعوة (الحدیث 5173) ومسلم، کتاب النکاح، باب الأمر باجابة الداعی إلى دعوة (الحدیث 2495) ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی اجابة الدعوة (الحدیث 3736)

بْنِ نَهِيكٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ. ❶

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف رغبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا زیادہ بیویوں سے نکاح اس صورت میں درست ہے جب بندہ عدل قائم کرسکتا ہو۔ ورنہ یہ وعید انسان کو متنبہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ البتہ یہ عدل معاملات کی حد تک مطلوب ہے اگر کوئی ایک بیوی زیادہ محبوب ہو دل اس کی جانب زیادہ مائل ہو تو یہ انسانی وسعت سے باہر ہے اور اسلام میں ''تکلیف مالا یطاق'' درست نہیں۔ اور آپ ﷺ بھی عدل قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ دلی طور پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف زیادہ مائل تھے لہٰذا دل کا میلان قابل گرفت نہیں۔ ہمارے ملک کے حالات اس قدر ابتر ہیں کہ یہاں دوسری شادی کو صد درجہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور پہلی بیوی طلاق لیے بغیر ایک دن نہیں گزارتی۔ دوسری شادی کو وہ اپنے لیے نہ جانے کیا سمجھتی ہے؟ حالانکہ ایسی سوچ دین دشمن لوگوں کو تو ہو سکتی ہے مخلص دیندار لوگوں کی نہیں ہوسکتی۔ ہماری خواتین اس سلسلہ میں فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں تو کتنے گھر آباد ہوسکتے ہیں۔ اللہ ہمیں خواہشات کی پیروی سے بچائے اور دین کے تابع رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (واللہ یھدی)

[25]...... بَابٌ فِي الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ

عورتوں میں باریوں کی تقسیم

2253۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باریاں تقسیم کرتے تو عدل کرتے اور فرماتے: ''اے اللہ! میری یہ تقسیم اختیاری چیزوں میں ہے، مجھے ان چیزوں میں مؤاخذہ نہ

❶ صحیح کتاب النکاح باب في القسم بين النساء (الحديث 3133) الترمذي، كتاب النكاح باب ماجاء في التسوية بين الضرائر (الحديث 1141) صحيح ابن حبان (الحديث 4207)

تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ . ❶ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں ہے۔“

فوائد:...... (۱) بندے کے ذمے تقسیم میں عدل لازم ہے (۲) جس چیز کا بندہ مالک نہیں ہے یعنی دل کا اس بارے میں مذکورہ کلمات کے ذریعے دعا کرتے رہے۔ان شاء اللہ اس بارے اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ (۳) مذکورہ روایت مرسلاً مروی جبکہ موصول بیان کرنے والے فقط حماد بن سلمہ ہیں لہٰذا امام نسائی، ترمذی، دارقطنی وابوزرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں حماد کے وصل پر متابعت کا علم نہیں ۔نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں اس کے تعاقب میں کہتے ہیں کہ جب راویوں میں وصل وارسال کا اختلاف ہو تو فقہاء، اصولیوں اور محققین محدثین کا یہی موقف ہے کہ موصول کو ترجیح حاصل ہوگی۔

[26]..... بَاب الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ النِّسْوَةُ

اس آدمی کے متعلق جس کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں

2254۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر (کا ارادہ) کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے تو جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

فوائد:...... سفر کا عارضہ چونکہ کبھی کبھی پیش آتا اس لیے باری مقرر کرنے کی بجائے آپ ﷺ اس میں قرعہ اندازی کر لیتے۔

[27]..... بَاب الْإِقَامَةِ عِنْدَ الثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ إِذَا بَنَى بِهَا

ابتدائی ملاقات میں بیوہ اور کنواری عورت کے پاس قیام

2255۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری کے لئے سات دن اور بیوہ کے لئے

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب في القسم بين النساء (الحديث 2134) النسائی في عشرة النساء (تحفة 5) وصحیح ابن حبان (تحفة 4205)

❷ متفق علیه: البخاري، کتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفرا (الحديث 5211) ومسلم في فضائل الصحابة باب في فضل عائشة (الحديث 2770)

ثَلَاثٌ . ❶ تین دن ہیں۔“

فوائد:...... (۱) شادی کرنے والے کی اگر پہلے بھی بیویاں ہوں تو نئی بیوی اگر تو کنواری ہے تو اس کے پاس 7 راتیں اور اگر شوہر دیدہ ہے تو اس کے پاس تین راتیں قیام کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر شوہر دیدہ بھی اپنے خاوند کو سات راتوں تک روکنا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جیسا کہ آئندہ حدیث میں مذکور ہے۔ (۲) جتنی راتیں اس نئی بیوی کے پاس قیام کیا جائے اسی بقدر پھر باقی بیویوں کو وقت دیا جائے گا (دیکھیے آئندہ اثر)

2256۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ . . .

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِسَائِرِ نِسَائِي . ❷

سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن قیام کیا اور فرمایا: ”تمہاری وجہ سے تمہارے اہل پر کوئی ذلت نہیں ہے اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن رہوں۔ اگر تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو اپنی باقی عورتوں کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔“

[28]..... بَابُ بِنَاءِ الرَّجُلِ بِأَهْلِهِ فِي شَوَّالٍ
شوال کے مہینہ میں بیوی سے پہلی ملاقات کرنا

2257۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال میں ہی میں آپ کے پاس داخل کی گئی۔ مجھ سے بڑھ کر آپ کے پاس کون سی بیوی مجھ

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري كتاب النكاح باب إذا تزوج البكر على الثيب (الحديث 5213) ومسلم كتاب الرضاع باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف (الحديث 1461)

❷ صحيح مسلم كتاب الرضاع باب قدر ما تستحقه البكر والثيب (الحديث 3606) وابن ماجه كتاب النكاح باب الإقامة على البكر والثيب (الحديث 1917)

مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ عَلَى النِّسَاءِ فِي شَوَّالٍ . ❶	سے زیادہ خوش نصیب تھی عروہ کہتے ہیں: ”وہ اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ مرد عورت کے پاس شوال میں جائے۔“

فوائد:...... شوال ماہ میں نحوست کے معنی پائے جاتے ہیں لہٰذا اہل عرب شوال میں شادی وغیرہ سے اجتناب کرتے تو آپ ﷺ نے اس بدشگونی کو توڑنے کے لیے جان بوجھ کر ایسا کیا۔ چنانچہ اسلام میں بدفالی، بدشگونی بے بنیاد چیزیں ہیں۔ اہل جاہلیت کا طریقہ ہے۔ ہمارے ایک قاری صاحب تھے وہ اپنے بچی کی شادی کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے دس محرم کو شادی کی تاکہ اس دن شادی کرنے کی جاہلی رسم کو توڑا جاسکے۔ کیونکہ اسلام میں اگر تاریخ کی موت وحیات کو ذہن میں رکھا جائے تو پھر تو بہت تھوڑے دن بچتے ہیں جن میں کسی کی موت یا حیات نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ خدا نے انہیں چاند سی بیٹی دی اور وہ خوش وخرم زندگی بسر کررہے ہیں۔ آپ ﷺ کی شادی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ماہ شوال میں ہوئی اور آپ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ازدواجی تعلق امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

[29] بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

صحبت کے وقت دعا

2258۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ حِينَ يُجَامِعُ أَهْلَهُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ ❷	سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو اس بات سے کیا چیز روکتی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے تو یہ دعا پڑھ لے ”اللہ کے نام سے اے اللہ! ہم شیطان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں دے۔“ اگر اللہ نے اولاد کبھی دی تو اسے شیطان ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فوائد:...... اسلام میں ہر ذی شان کام سے پہلے اللہ کے ذکر کو انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ جماع جیسے نازک موقع پر اللہ کو یاد کرنا انتہائی خیر وبرکت کا باعث ہے۔ مذکورہ دعا کی برکت سے

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج والتزویج فی شوال (الحدیث 3456) ۔۔۔۔ سنن نسائی، کتاب النکاح، باب التزویج فی شوال (الحدیث 3236)

❷ متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده (الحدیث 3271) ، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ما یستحب ان یقول عند الجماع (الحدیث 3501)

اللہ بچے کو شیطان کے شر سے محفوظ کر دیتے ہیں اور بندے کی یہ حاجت براری بھی عبادت کے زمرے میں آجاتی ہے۔ نیز وظیفہ زوجیت سے قبل دعا پابندی سے اہتمام کرنے سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ شیطانی اثرات وسوسات سے پاک ہوگی۔ ان شاء اللہ

[30]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ

عورتوں کے دبر میں صحبت کرنے کی ممانعت

2259۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ....

سَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ. ❶

سیدنا خزیمہ ابن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ حق (کہنے) سے نہیں شرماتا“ تم اپنی بیویوں کی دبر سے صحبت نہ کرو۔“

فوائد:..... (۱) اسلام کے احکام سمجھنے میں کسی قسم کی شرم کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیے۔ جیسا کہ مقولہ ”شرع میں شرم نہیں“ (۲) جماع کے لیے عورت کی دبر کا استعمال حرام اور باعث لعنت ہے حدیث میں ہے: ”ملعونٌ من اتی امراۃ دبرھا .“ (ابوداؤد، حسن) ”ایسا شخص لعنتی ہے جو عورت کی دبر میں جماع کرے۔“

2260۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا: ”جو شخص اپنی بیوی سے پشت کی جانب سے صحبت کرے گا تو اس کی اولاد بھینگی ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔“ (بقرۃ: ۲۲۳)

---

❶ اسنادہ جید: صحیح ابن حبان (الحدیث 4198-4200) ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب النھی عن اتیان النساء فی ادبارھن (الحدیث 1934)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التفسیر، باب (نساء کم حرث لکم ...) (الحدیث 4528) ومسلم، کتاب النکاح، باب جواز جماعہ امراتہ فی قبلھا (الحدیث 3421)

فوائد: ...... (۱) یہود کا نظریہ کہ پشت کی جانب سے عورت سے جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا ہوتا ہے غلط تھا۔ (۲) ایسے نظریات جوکہ نہ تو کوئی شرعی دلیل رکھتے ہوں اور نہ ہی سائنسی طور پر ان کا کوئی ثبوت ہو ایسے نظریات عموماً توہمات اور اندازوں پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ غلط ہوتے ہیں (۳) مذکورہ آیت کے مطابق عورت سے کسی بھی جانب سے جماع کیا جا سکتا ہے لیکن ہو وہ قبل یعنی عورت کی اگلی شرمگاہ میں ہی۔

[31] ..... بَابُ الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ

اس آدمی کے متعلق جو عورت کو دیکھے اور اپنے نفس کے متعلق خوف محسوس کرے

2261۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَلَّامٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا وہ آپ کو اچھی لگی آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خوشبو بنا رہی تھی۔ اس کے پاس چند عورتیں تھیں وہ ان سے علیحدہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ''جو کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ دونوں کے پاس ایک ہی طرح کی چیز ہے۔''

فوائد: ...... (۱) رسول اللہ ﷺ کی بشری صفات عام انسانوں کی طرح ہی تھے۔ اگرچہ پیغمبری صفات کے اعتبار سے وہ عام انسانیت سے انتہائی اعلیٰ اور کائنات میں اللہ بزرگ و برتر کے بعد سب سے عظیم ہستی تھے۔ (۲) عورتوں کا ایک دوسرے سے ملنے جلنے چلے جانا کٹھے بیٹھنا معیوب نہیں۔ (۳) جیسے ہی آدمی کے دل میں کسی عورت کے دیکھنے سے شہوت ابھر آئے تو اپنی بیوی سے حاجت پوری کر لینی چاہیے یہ اس شیطانی وسوسے کو بھگانے کا باعث ہے یہ تبھی ممکن ہے جب بیوی کی تربیت اسلامی طرز پر ہوئی ہو اور وہ شوہر کے مقام سے شناسا ہو اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والی ہو یہ نہ ہو کہ وہ وقت کے تقاضے کو سمجھنے کی بجائے ناک بھوں چڑھائے اور لیکچر شروع کر دے۔

---

❶ سندہ حسن: عبداللہ بن حلام کو بخاری نے ''تاریخ کبیر'' 5/ 69 میں اور ابن ابی حاتم نے ''الجرح والتعدیل'' 5/ 40 میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی جبکہ ابن حبان نے اسے ''الثقات'' 5/ 27 میں ذکر کیا ہے۔

[32]..... بَاب فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

کنواری عورتوں سے نکاح کرنا

2262- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي مَا أَعْجَلَكَ يَا جَابِرُ قَالَ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ .قَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا .قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ .قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ .قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا نَدْخُلُ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ .❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں نے جلدی کی مجھے ایک سوار ملا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جابر! تو نے جلدی کیوں کی؟ میں نے کہا: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ جابر کہتے ہیں: میں نے کہا: ''بیوہ سے۔'' آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی وہ تم سے اور تم اس سے کھیلتے؟'' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''جب واپس جاؤ تو ہوشیاری سے جانا۔'' الکیس کا معنی جماع اور عقل دونوں ہے، یہاں اس سے مراد جابر رضی اللہ عنہ کو طلب ولد پر ترغیب دینا ہے، مطلب یہ کہ جماع سے مقصود صرف حصول لذت نہ ہو بلکہ اولاد کی بھی تلاش ہو۔ جب ہم پہنچے ہم گھروں میں جانے لگے تو آپ نے فرمایا: ''رات ہونے تک ٹھہر جاؤ تا کہ بکھرے بالوں والی کنگھی کر لے اور شوہر کو غائب پانے والی لوہا استعمال کرے (صفائی کر لے)۔''

فوائد:..... (۱) "بکرۃ" کنواری عورت سے شادی زیادہ چاہئے اور تلذذ کا باعث ہوتی ہے اس لیے باکرہ کو تلاش کرنا چاہیے (۲) سفر سے لوٹنے والا اپنے اہل کو اطلاع دے کر گھر آئے تا کہ وہ اس کے آنے پر بن سنور کر تیار ہو جو کہ دونوں کی محبت کے دوام کا باعث بنے (۳) عورت بھی استرا یا کنگھی وغیرہ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب استحباب نكاح ذات الدين (الحديث 3621) و البخاري، كتاب المغازي، باب (اذا همت طائفتان منكم ان تفشلا.....) (الحديث 4052)

بالوں کی صفائی کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

[33]... بَاب فِي الْغِيلَةِ
غیلہ کے متعلق

2263۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ......

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْغِيلَةُ أَنْ يُجَامِعَهَا وَهِيَ تُرْضِعُ. ❶

سیدنا جدامہؓ بنت وہب اسدیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ فارس و روم والے غیلہ کرتے ہیں ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے دودھ پلانے کی حالت میں صحبت کرے۔''

[34]... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ
عورتوں کو مارنے کی ممانعت

2264۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی اور چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے۔''

فوائد:...... ایک کامل اور سمجھدار معلم کی یہ علامت ہے کہ وہ مارے سزا دیے بغیر اپنے مقتدین، خادمین و طلاب کی راہنمائی کرے اور وہ ان کی ایسی تربیت کرے کہ وہ اس کی سزا کی بجائے اشارہ ابرو پر ہر عمل سرانجام دینے کے لیے تیار رہتے ہوں۔ بہر حال سزا کا تصور اسلام میں موجود ہے جسے ماننے والوں کے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب جواز الغیلة وهی وطء المرضع و کراهة العزل (الحدیث 3549) ومالك فی موطئه، باب ما جاء فی الرضاعة (16)

❷ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدته ﷺ للآثام واختیاره من المباح أسهله (الحدیث 6004)

لیے جنت اور نافرمانوں کے لیے جہنم کی سزا اسی طرح بچے کی نماز پر تربیت کرتے ہوئے اسے مارنے کی اجازت کا ہونا وغیرہ

2265۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .....

عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ ذَئِرْنَ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ. ❶

سیدنا ایاس بن عبداللہ بن ابوذباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی بندیوں کو مت مارو۔" عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: "عورتیں اپنے شوہروں پر نافرمان ہو گئی ہیں۔" تو آپ نے لوگوں کو انہیں مارنے کی اجازت دے دی پھر بہت سی عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس بہت سی عورتوں نے آ کر اپنے شوہروں کی شکایت کی ہے تمہارے یہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔"

فوائد:...... (۱) اعتدال و میانہ روی یہ اسلام کا شعار ہے کسی بھی معاملے میں افراط و تفریط اس کے بگاڑ کا باعث ہے (۲) بیویوں کو مارنے کی اجازت ہے بشرطیکہ زخمی کرنے والی نہ ہو (مسلم) اور نہ ہی بہت زیادہ ہو (دیکھیے سابقہ) (۳) مرد کو عورت پر فوقیت حاصل ہے یہی فطرت اور قانون قدرت ہے۔

2266۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا وَعَظَهُمْ فِي النِّسَاءِ فَقَالَ مَا بَالُ الرَّجُلِ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زمعہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو انہیں عورتوں کے متعلق نصیحت کی اور فرمایا: "اس آدمی کا کیا حال ہے جو اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے۔ شاید کہ رات کو اس کے ساتھ سوئے۔"

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، الحدیث: 2146، صحیح ابن حبان (4189)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التفسیر، باب (والشمس وضحاها)، الحدیث: 4942، ومسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء، الحدیث: 7130

[35]... بَابُ مُدَارَاةِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ

بیوی کی خدمت کرنے کا بیان

2267۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ فَإِنْ تُقِمْهَا كَسَرْتَهَا فَدَارِهَا فَإِنَّ فِيهَا أَوَدًا وَبُلْغَةً ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ لہٰذا اس سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ۔ کیونکہ اس میں تکلیف و مشقت ہے تو گزریت بھی ہے۔“

فوائد:...... (۱) عورت بحیثیت مجموعی یہ نقص رکھتی ہے تو عورت سے ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت کسی مرد کے مقابلے میں زیادہ باصلاحیت اور کامل ہو لیکن جنس عورت کو جنس مرد کے مقابلے میں ایسے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (۲) عورت کی پیدائش مرد کی پسلی سے ہوئی ہے یعنی اماں حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا اس لیے اصل مرد ہی ہوا۔ (۳) عورت کو پھسلا کر جو کام نکالنا چاہیے وہ جتنا کام کر دے اسی پر قناعت کرتے ہوئے اس کی خوبیوں سے قدر دانی چاہیے نہ کہ بندہ اسے تیر کی طرح سیدھی کرنے پر لگ جائے نتیجے میں وہ اس سے ہاتھ ہی دھو بیٹھے۔

2268۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ تُقِمْهَا تَكْسِرْهَا وَإِنْ تَسْتَمْتِعْ تَسْتَمْتِعْ وَفِيهَا عِوَجٌ ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھاؤ گے تو ایسے ہی فائدہ اٹھاؤ گے کہ اس میں کجی ہوگی۔“

فوائد:...... (۱) ”عزل“ یہ ہے کہ بندہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال کے وقت اپنے عضو

---

❶ ...... اسنادہ صحیح، أخرجہ أحمد 5/151، والنسائي في عشرة النساء (270)

❷ ...... [illegible] البخاري [illegible] حدیث 5186، و مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، حدیث 3631)

عورت کی شرمگاہ سے نکال لے اور مادہ باہر خارج کرے (۲) عزل کرنا جائز ہے لیکن اس پر قیاس کرتے ہوئے ایسے طریقے استعمال کرنا جن سے حمل کا اندیشہ بالکل جاتا رہے مثلاً کنڈوم وغیرہ استعمال کرنا یہ ممنوع ہیں۔ کیونکہ عزل میں بہرحال حمل کا احتمال ہوتا ہے جبکہ مذکورہ طریقوں سے وہ معدوم ہو جاتا ہے جو کہ مطلوب شریعت کے برعکس ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا "تزوجوا الولود الودود" زیادہ بچے جننے والی اور چاہنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ لہٰذا کثرت اولاد شریعت میں مطلوب ہے۔ (واللہ اعلم)

[36] ... بَابٌ فِي الْعَزْلِ

عزل کرنے کا بیان

2269۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ قَضَى اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَكُونَ إِلَّا كَائِنَةٌ. ❶

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: "تم عزل کرتے ہو؟ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ نے جو اولاد لکھ دی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔"

2270۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ يَرُدُّ الْحَدِيثَ إِلَى ......

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ أَفَيَعْزِلُ عَنْهَا وَتَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَيَعْزِلُ عَنْهَا قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کوئی آدمی اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو کیا اس سے عزل کر سکتا ہے؟ اور کوئی اپنی دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو کیا اس سے عزل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر نہ کرو تو کوئی

---

❶ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (ہو اللہ الخالق البارئ المصور) (الحدیث 7409) ومسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (الحدیث 3538)

الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرًا وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرًا. ❶

حرج نہیں؛ کیونکہ یہ تقدیر کی بات ہے۔" ابن عون کہتے ہیں میں نے حسن سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! یہ بات ڈانٹ کے لیے تھی۔ اللہ کی قسم یہ بات ڈانٹ کے لیے تھی۔"

[37]..... بَاب فِي الْغَيْرَةِ
غیرت کے متعلق

2271۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ لِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں؛ اس لیے اس نے برائیوں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں۔"

فوائد:..... (۱) "الغیرۃ" کہتے ہیں بندے کا اپنی بیوی یا بیوی کا اپنے خاوند پر دل متغیر ہو جائے بیوی کا کسی دوسرے مرد اپنی زینت ظاہر کرنے پر بندے کا بھڑک اٹھنا اسی طرح بیوی کا بھڑک اٹھنا۔ (۲) اسلام کے سبھی احکام ہر ایک سے بڑھ کر غیرت والے اللہ کی طرف سے منزل ہیں جو کہ انتہائی غیرت کے حامل ہیں لہٰذا ایسے غیرت والے احکام پر اپنی اضافی غیرت کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

2272۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.........

حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ الْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ

سیدنا ابن جابر بن عتیک کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بعض غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور بعض کو ناپسند کرتا ہے۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ غیرت ہے جو تہمت کے موقع پر ہوتی ہے

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (الحدیث 3535) النسائی، کتاب النکاح، باب العزل (الحدیث 3327)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ (الحدیث 5220) ومسلم، کتاب التوبۃ، باب غیرۃ اللہ تعالیٰ وتحریم الفواحش (الحدیث 6926)

وَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ. ❶

اور جو غیرت ناپسند ہے وہ جو تہمت کے علاوہ کسی اور موقع پر ہوتی ہے۔"

2273۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهَا بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ أَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْمَعَاذِرِ وَلِذَلِكَ بَعَثَ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ. ❷

سیدنا مغیرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی کہ سیدنا سعد بن عبادہ ؓ کہتے ہیں اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے قتل کر دوں اور درگزر نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں سعدؓ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔ اسی لئے اس نے ظاہری و باطنی بے حیائی کو حرام کر دیا ہے۔ کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اور اس سے زیادہ کسی کو عذر پسند نہیں ہے۔ اس لئے اس نے نبیوں کو خوشخبری دینے کے لئے اور ڈرانے کے لئے بھیجا۔ اور کسی شخص کو اللہ سے بڑھ کر مدح پسند نہیں ہے۔ اسی لئے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔"

[38]..... بَابٌ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

بیوی پر خاوند کے حقوق کا بیان

2274۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى الْعَامِرِيِّ......

---

❶ حسن: صحیح ابن حبان (الحدیث 295) وأبو داود، کتاب الجهاد، باب فی الخیلاء فی الحرب (الحدیث 2659)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ لا شخص أغیر من الله (الحدیث 7416) ومسلم فی اللعان (الحدیث 1499) وأحمد 4/248

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً لِفِرَاشِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گزارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے۔“

فوائد:...... نکاح کا مقصد نسل انسانی کے دوام کے ساتھ ساتھ معاشرے کی طہارت بھی ہے جو کہ اسی سے ہی ممکن ہے نکاح انسان کے حیوانی جذبے کو تسکین پہنچانے کا جائز ذریعہ ہے اگر کسی کو یہ جائز ذریعہ میسر نہ ہو تو وہ مذکورہ جذبے کی تسکین کے لیے غلط راہ اختیار کرتا ہو کہ اس کی آخرت کے ساتھ معاشرے کی تباہی کا سبب بنتی ہے اسی لیے آپ ﷺ نے صاحب استطاعت کو شادی کرنے کا حکم دیا جیسا کہ شروع میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ چنانچہ شادی کے بعد بھی اگر آدمی کے لیے مذکورہ طریقے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو وہ خطرات دوبارہ سر اٹھانے لگتے ہیں اور ان خطرات کا باعث بننے والی عورت یقیناً لعنت کی مستحق ہے۔

[39]...... بَابٌ فِي اللِّعَانِ

لعان کا بیان

2279۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ...

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بن سعد کہتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ تو لوگ اسے بھی قتل کر دیں۔ یا پھر وہ کیا کرے؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل کیا ہے جاؤ اسے لے آؤ۔“ سہل کہتے ہیں۔ ان دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: ”یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس رکھا تو میں نے اس پر تہمت لگائی تھی

❶ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها (حدیث 5194) ... [illegible] ... (حدیث 3524)

اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ . ❶

اور رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں: ''لعان کرنے والوں کے لئے بعد میں یہی طریقہ سنت بن گیا۔''

فوائد:...... (1) ''لعان'' یہ ہے کہ مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس چار گواہ نہیں ہوتے اور بیوی انکار کر دیتی ہے لہٰذا اب یہ صورت ہے کہ مرد حاکم وقاضی کے سامنے چار قسمیں اٹھائے گا کہ اللہ کی قسم میں سچا ہوں پانچویں مرتبہ کہے گا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسی طرح بیوی چار قسمیں اٹھانے کے بعد پانچویں مرتبہ کہے گی مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میں جھوٹی ہوں۔ لعان کے بعد ان میں جدائی واقع ہو جائے گی طلاق دینے کی ضرورت نہیں اور یہ جدائی عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہمیشہ کے لیے ہوگی (بیہقی: صحیح) (۲) عویمر رضی اللہ عنہ کا لعان کے بعد طلاق دینے کو ان کے عدم علم پر محمول کیا جائے گا۔

2276۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا . ❷

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بن سعد کہتے ہیں کہ عویمر، عاصم بن عدی کے پاس گئے جو عجلان کے سردار تھے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا مگر تین طلاقوں کا ذکر نہیں کیا۔

2277۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ......

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ قَالَ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَنْزِلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ لَا تَسْتَطِيعُ

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے مصعب بن زبیر کی خلافت میں مجھ سے لعان کے متعلق پوچھا گیا کیا دونوں میں جدائی ڈال دی جائے؟ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں، میں کھڑا ہوا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا میں نے بچے (یا غلام) سے کہا: میرے لئے ان سے اجازت لو۔ اس نے کہا: وہ سو رہے ہیں آپ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأحکام، باب من قضی فی المسجد، الحدیث (7165)، ومسلم، کتاب اللعان، فی فاتحته (الحدیث 3723)، وابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی اللعان، الحدیث (2245)

❷ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

أَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ قَالَ فَسَمِعَ ابْنُ عُمَرَ صَوْتِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ فَمَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلِهِ مُتَوَسِّدٌ مِرْفَقَةً أَوْ قَالَ نُمْرُقَةً شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ حَشْوُهَا لِيفٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ تَكَلَّمَ فَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ o وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ o وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ

ان کے پاس نہیں جا سکتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی۔ انہوں نے کہا: ابن جبیر ہے؟ میں نے کہا: "جی ہاں۔" انہوں نے کہا: آ جاؤ اس وقت تم کسی ضرورت سے ہی آئے ہو گے۔ ابن جبیر کہتے ہیں: میں ان کے پاس گیا میں نے انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ پالان کا کمبل بچھائے ہوئے تھے۔ اور مرفقہ یا کہا نمرقہ عبداللہ کو شک ہوا ہے۔ یعنی تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں میں جدائی ڈال دی جائے؟ انہوں نے کہا: "سبحان اللہ جی ہاں پہلے پہل اس کے متعلق فلاں آدمی نے پوچھا تھا اس نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ بتائیں اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بدکاری کرتا ہوا پائے تو کیا کرے؟ اگر خاموش رہے تو بڑی بات پر خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اگر بیان کرتا ہے تو بڑی بات بیان کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اپنی ضرورت کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد اس نے پھر نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: "یا رسول اللہ! جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی میں خود اس میں مبتلا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق سورہ نور میں آیات نازل کی وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ اور ان کو کوئی گواہ بجز خود ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ﴾ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَذَكَّرَهُ بِاللَّهِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ . فَقَالَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا . ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ . فَدَعَا الرَّجُلَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ . ثُمَّ أُتِيَ بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا . ❶

اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو، اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً وہ (اس کا خاوند) جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے، اور پانچویں دفعہ کہے کہ ''اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو (سورہ نور: ۶) حتیٰ کہ تمام آیات کی تلاوت کی پھر آدمی کو بلا کر یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور اسے اللہ کی یاد دلائی اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اس نے کہا: ''میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔'' پھر عورت کو بلایا اسے وعظ و نصیحت کی اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے۔ اس نے کہا: ''مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً یہ جھوٹا ہے۔'' پھر آپ نے آدمی کو بلایا۔ اس نے چار دفعہ اسی طرح گواہیاں دیں ''کہ اللہ کی قسم! وہ سچا ہے۔'' اور پانچویں بار یہ کہا: ''اگر وہ سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب ہو۔'' پھر آپ نے دونوں کو جدا کر دیا۔

فوائد:...... (۱) علمی بات اگر معلوم نہ ہو تو اسے پوچھ لینا چاہیے اگرچہ عالم آپ کا ہم عصر و منصب ہی کیوں نہ ہو۔ (۲) قیلولے کے وقت کسی کو تنگ کرنا جائز نہیں الا یہ اشد ضرورت ہو (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور یہی ان کی ترجیح ہوتی تھی (۴) لعان کرنے والوں کو جدا کر دیا جائے گا اتنے بڑے واقع کے بعد ان کے اکٹھے رہنے کی کوئی صورت نہیں بنتی۔

2278۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ صحیح : أخرجه مسلم كتاب اللعان، کے شروع میں (الحديث 3726) والترمذي، كتاب الطلاق باب ماجاء في اللعان (الحديث 1202)

اللّٰه ﷺ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ ❶
لعان کرنے والوں کو جدا کیا اور بچہ ماں کو دیا۔

فوائد: ...... لعان کرنے والوں کی اولاد یعنی لعان کے بعد پیدا ہونے والا بچہ ماں کی طرف ہی منسوب ہوگا۔ کیونکہ باپ تو اس کی ماں پر زنا کی تہمت لگا کر اس بچے سے برأت کا اظہار کر چکا ہے اس لیے یہ فقط ماں کے ساتھ منسوب ہوگا یعنی دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

[40]...... بَابٌ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنْ سَيِّدِهِ
اس غلام کے متعلق جو مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے

2279۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ.........

سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ أَوْ أَهْلِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ. ❷
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو غلام اپنے مالک یا اہل کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔"

فوائد: ...... (۱) مالک اگر دیکھے کہ غلام جوان ہے اور اس کی شادی سے خدمت میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا تو وہ اپنے غلام کی شادی کر سکتا ہے البتہ غلام کو ہرگز یہ اجازت نہیں کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے کیونکہ غلام اپنے نفس پر قادر نہیں (۲) غلام کا نکاح آقا کی اجازت کے بغیر منعقد نہیں ہوتا (۳) ایسا کرنے پر غلام سزا کا مستحق ہوگا۔ واللہ اعلم

2280۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ زَانٍ ❸
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔"

---

❶ متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب الطلاق، باب یلحق الولد بالملاعنۃ (الحدیث: 5315) و مسلم، کتاب اللعان کے شروع میں ہی (الحدیث: 1831) و ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب اللعان (الحدیث: 2069)

❷ حسن: ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ (الحدیث: 2078) و ابن ابی شیبہ 4/261 باب من کرہ للعبد ان ینکح بغیر اذن سیدہ

❸ ضعیف: ابوداؤد میں اسی کی حدیث ہے جسے ابوداؤد نے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ یہ موقوف ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے بھی ابوداؤد کی سند سے ہے۔ دیکھئے کتاب النکاح، باب نکاح العبد بغیر اذن مالکہ 2/1277 و مصنف عبدالرزاق (12982) میں بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف یہ روایت مروی ہے۔

[41]۔۔ بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

اس بات کا بیان کہ بچہ بستر والے کے لئے ہے

2281۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

فوائد:...... لونڈی یا آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کی وہ اس وقت لونڈی یا بیوی ہو اگرچہ وہ حرام کا نطفہ ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر خاوند بیوی کے درمیان لعان جیسی صورتحال پیش آجائے تو ایسی صورت میں صاحب فراموش سے اس کا تعلق ختم ہو جائے گا اور وہ فقط اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگا۔

2282۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ...

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. ❷

زوجہ نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بچہ بستر والے کیلئے ہے۔"

2283۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ .

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ

زوجہ نبی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (نبی ﷺ کے زمانہ میں) عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابو وقاص کو نصیحت کی تھی کہ وہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے پر قبضہ کرے۔ عتبہ نے کہا: وہ میرا بیٹا ہے۔ جب نبی ﷺ فتح مکہ کے زمانہ میں تشریف لائے تو سعد بن ابو وقاص نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو لے لیا۔ اور وہ عتبہ بن ابو وقاص کے ساتھ بہت مشابہ تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا "اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تمہیں ملنا چاہئے۔ اس لئے کہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الولد للفراش، الحدیث: 3600

❷ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبہات [illegible] الحدیث: 2218 [illegible] الطلاق، باب [illegible] الحدیث: 3484

زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ . ❶

جو اس کے باپ کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کیا کرو۔ اس لئے کہ آپ نے اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا تھا۔ اور سودہ زمعہ کی بیٹی تھیں۔

فوائد:...... (۱) اسلام میں جاہلی جرائم کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ بلکہ اسلام قبول کرتے ہی وہ بھی معاف ہو جائیں گے (۲) ظاہر کچھ بھی ہو فیصلہ قانون و شریعت کے مطابق ہی ہوگا۔ (واللہ علم)

|42| ... بَابُ مَنْ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَعْرِفُهُ

اس شخص کا بیان جو اپنی اولاد کو پہچاننے کے باوجود انکار کرتا ہے

2284۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ نَسَبًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ وَسَعِيدٌ يُحَدِّثُهُ بِهِ هَذَا وَقَدْ بَلَغَنِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا جس وقت لعان کی آیت نازل ہوئی: ''جو عورت کسی قوم میں ایسی نسل کو داخل کرے جو اس قوم سے نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو آدمی اپنی اولاد کو دیکھنے کے بعد اس کا انکار کرے۔ اللہ اس سے پردے میں رہے گا۔ اسے چھپے اور بعد والے تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ''یہ حدیث مجھے رسول اللہ ﷺ سے پہنچی۔''

---

❶ صحیح: [illegible] 1179، حدیث کی تحقیق [illegible]
❷ [illegible] 4108 [illegible]
(الصحیحة: 34[illegible])

فوائد: ...... (۱) اسلام اصلاح کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑتا بلکہ ہر ایک حقوق تقرر کرنے کے بعد ان میں اصلاح کا ایسا طریقہ کار اختیار کرتا ہے کہ افراط و تفریط سے پاک اعتدال کا نمونہ بن جاتا ہے (۲) پیچھے بچے کو صاحب فراش کی طرف منسوب کیا تو یہاں عورت کو بھی تنبیہ کر دی کہ اگر اس نے حرام کاری کے ذریعے بچے کو اپنے خاوند کے خاندان میں داخل کیا تو یہ اس کے لیے جنت سے محرومی کا سبب ہوگا۔ اور ساتھ ہی خاوند کو بھی تنبیہ کر دی کہ اس کا بلا وجہ کا انکار اس کی رسوائی کا باعث ہے جس طرح وہ ایک پاک دامن کی رسوائی کا سبب بنا ہے (۳) آخرت کو سزا جرم کی جنس سے ہوگی اور کہیں زیادہ شدید ہوگی۔

[43] ..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ أَبِيهِ

اس شخص کا بیان جو آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

2285۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ ❶

سیدنا یزید بن براء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ میں اپنے چچا سے ملا اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا ہے اور آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال لے لوں۔“

فوائد: ...... (۱) جھنڈا ان کے ایلچی ہونے کی علامت تھی کسی ادارے کے لیے اپنے نمائندے کو بھیجتے ہوئے کوئی نہ کوئی علامت فراہم کرنا مسنون ہے اور پریشانی سے بچنے کا ذریعہ ہے (۲) سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے (۳) اس کی سزا گردن زنی ہے اور مال کی قرقی۔

[44] ..... بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى : ﴿ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ ﴾

اللہ کے فرمان ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر

2286۔ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

---

❶ حسن: اس کی سند قوی ہے۔ صحیح ابن حبان (محقق 12/ 4) [illegible] کتاب النکاح [illegible] (الترمذی 1332)

مُوسَى ....

عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَمَّى زِيَادًا قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ مُتْنَ كَانَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ ضَرْبًا مِنَ النِّسَاءِ وَوَصَفَ لَهُ صِفَةً فَقَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ مِنْ بَعْدِ هَذِهِ الصِّفَةِ . ❶

انصار کا زیاد نامی آدمی کہتا ہے میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے بتایئے اگر نبی ﷺ کی بیویاں انتقال کر جاتیں تو آپؐ کو نکاح کرنا جائز ہوتا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے خاص قسم کی عورتیں حلال کیں اور ان کی صفت بیان کی اور فرمایا: ”ان عورتوں کے علاوہ کوئی عورت آپؐ کے لئے حلال نہیں ہے۔“

فوائد: ...... (۱) یہ رسول اللہ کا خاصہ تھا کہ آپ ﷺ جتنی چاہیں عورتوں سے شادی کریں جبکہ مومنین کو فقط چار تک کی اجازت ہے (۲) مذکورہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو مزید شادی سے منع کے بعد دوبارہ اجازت مل گئی تھی البتہ آپ ﷺ نے کوئی نکاح نہیں کیا۔ (ابن کثیر: احزاب:52)

2287۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں فرمایا حتیٰ کہ اللہ نے آپ کے لئے یہ بات حلال کر دی کہ آپؐ جس قدر چاہیں نکاح کریں۔“

[45]..... بَابٌ فِي الْأَمَةِ يُجْعَلُ عِتْقُهَا صَدَاقُهَا
اس لونڈی کے متعلق جس کی آزادی کو اس کا حق مہر مقرر کیا جائے

2288۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا . ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

---

❶ ضعیف: عبداللہ بن احمد نے اسے مسند کی زوائد میں 5/133 اور بخاری نے تاریخ الکبیر میں 3/359-360 میں سے روایت کیا ہے۔

❷ صحیح: ابن جریج سے صراحت سماع بھی طبری کے ہاں موجود ہے۔ ابن حبان (6366) و موارد الظمآن (2126)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب من جعل عتق الامة صداقها (الحدیث 5086) و مسلم، کتاب النکاح، باب فضیلة اعتاقه امة ثم یتزوجها (الحدیث 1365)، ابن ماجه، کتاب النکاح، باب الرجل یعتق امته ثم یتزوجها (الحدیث 1957)

فوائد: ...... (۱) آزادی چونکہ ایک مالی حق ہے لہٰذا اس کی قیمت کو حق مہر قرار دیا جا سکتا ہے (۲) مہر کا مال ہونا ضروری نہیں کوئی معنوی چیز بھی مہر قرار دی جا سکتی ہے۔

2289۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا پھر ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

[46] ...... بَابُ فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ أَمَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو کسی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے

2290۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ......

عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ ثُمَّ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا وَأَدَّبَهَا

سیدنا صالح بن صالح بن حی ہمدانی کہتے ہیں کہ میں شعبی کے پاس تھا، ان کے پاس خراسان کے ایک آدمی نے آ کر کہا: اے ابوعمرو! ہمارے علاقے میں خراسان کے لوگ اس شخص کے متعلق جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے اس طرح کہتے ہیں کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ قربانی کے اونٹ پر سوار ہو۔ شعبی کہتے ہیں: مجھ سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں جن کو دوہرا اجر ملے گا: ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر (آخری) نبی ﷺ کو پایا تو آپ پر ایمان لایا اور آپ کی پیروی کی، دوسرا وہ غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو، اللہ کا اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا رہا اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ تیسرا وہ شخص جس کے پاس لونڈی تھی، اس کی پرورش کی اور اچھی پرورش کی، اسے ادب

---

❶ اسناده صحیح: تخریج اثر زرکلی ہے

فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ يُرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هُشَيْمٌ أَفْ دُونِي بِالْبَصْرَةِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ. ❶

سکھایا اور اچھا ادب سکھایا۔ پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کیا۔ اس کے لئے دہرا اجر ہے۔" پھر اس شخص سے فرمایا: "اس حدیث کو بغیر کسی شے کے لے لو پہلے زمانہ میں اس سے چھوٹی حدیث کے لئے مدینہ کا سفر کیا جاتا تھا۔" ہشیم کہتے ہیں: "مجھے لوگوں نے بصرہ میں خبر دی تو میں نے صالح کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھا۔"

فوائد:...... (۱) جاہلی معروف باتوں کی اہل علم سے بھی توجیہ معلوم کر لینی چاہیے تاکہ حقیقت حال سے واضح ہو جائے (۲) دوسری محنت پر ائمہ کے ہاں اجر بھی دوہرا ملے گا۔ شعر کا مصرعہ ہے "بقدر الکد تکتسب المعالی" محنت کے بقدر ہی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں (۳) اسلام میں غلامی کی حوصلہ افزائی تو بے شک نہیں غلاموں کی فلاح و بہبود پر بھی انتہائی زیادہ توجہ دی گئی ہے جس کی بدولت عموماً غلام اسلام کے حق ہو رہے۔ بلکہ تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ اسلام اور خدمت حدیث میں غلام محدثین وفقہا کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

2291۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ. ❷

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس حدیث کی طرح فرمایا۔

[47]... بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا

اس شخص کے متعلق جو عورت سے نکاح کر کے مہر مقرر کرنے سے پہلے مر جاتا ہے

2292۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَكُنْ فَرَضَ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَمَاتَ عَنْهَا قَالَ فِيهَا:

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے اس آدمی کے متعلق جس نے کسی عورت سے نکاح کیا پھر مہر مقرر کرنے اور صحبت کرنے سے پہلے اسے چھوڑ کر مر گیا یوں کہا: "اس

---

❶ متفق علیہ، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واہلہ (الحدیث: 97)؛ ومسلم، کتاب الایمان ... (الحدیث: 38)؛ وترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الفضل فی ذلک، الحدیث: 1116)

❷ سابقہ حدیث کے مطابق تخریج ہے۔

لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ قَالَ مَعْقِلُ الْأَشْجَعِيُّ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي رُوَاسٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ . قَالَ فَفَرِحَ بِذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَسُفْيَانُ نَأْخُذُ بِهٰذَا . ❶

صورت میں عورت کو اس کے خاندان کی کسی عورت جتنا مہر ملے گا۔ اور اس پر عدت بھی ہوگی۔ اسے میراث ملے گی۔ معقل اشجعی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے بارے میں جو بنو رواس کی عورت تھی ایسا ہی فیصلہ کیا جیسا آپ نے فرمایا، عبداللہ یہ سن کر خوش ہوئے۔ محمد اور سفیان کہتے ہیں: ''ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) نکاح کے موقع پر حق مہر مقرر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں البتہ یہ عورت کا حق ہے جو بعد میں ہی ادا کرنا لازم ہے الا یہ کہ وہ معاف کر دے (۲) اسلامی احکام بالمقابل عقل کی کوئی حیثیت نہیں۔ (۳) جس عورت کا مہر مقرر نہ ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اسے مہر مثل ملے گا یعنی جتنا ان کے (مرد) خاندان کی دوسری عورتوں کو ملتا ہے نیز وہ میراث کی بھی مستحق ہوگی۔

[48]..... بَابُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

کن کن رضاعی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے

2293۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ.......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتَ إِنْسَانٍ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں انہوں نے کسی آدمی کی آواز سنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے گھر میں کسی آدمی کی آواز سنی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے فلاں آدمی ہوگا یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رضاعی چچا کے بارے میں کہا: یا رسول اللہ! اگر وہ زندہ ہوتے تو میرے پاس آ سکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں! جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی

❶ صحیح: ابن حبان (1498-4099) و نسائی، کتاب النکاح، باب اباحة التزویج بغیر صداق، حدیث 3354۔

مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔ ❶ ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) اگر کوئی بچہ شریعت کے مقرر کردہ ضابطہ کے مطابق کسی عورت کا دودھ پی لے تو یہ عورت اس کی رضائی ماں کہلائے گی اور اس کے حقیقی بچے کے لیے حرام رشتے اس دودھ پینے والے کے لیے بھی حرام ہوں گے جو کہ سورۃ النساء:23 میں مذکور ہیں (۲) پردے کے احکام بھی رضائی و حقیقی اولاد کے لیے برابر ہوں گے۔

2294۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ عَمَّهَا أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْتَأْذِنَهُ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ فَرَدَدْتُهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَ أَوَ لَيْسَ بِعَمِّكِ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔ ❷

سیدنا عروۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے چچا ابو القعیس کے بھائی پردہ مقرر ہونے کے بعد آئے اور اجازت چاہی انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ آئیں تو ان سے اجازت لوں گی جب نبی ﷺ آئے تو انہوں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور کہا: ''میرے چچا ابو القعیس کے بھائی آئے تھے۔ میں نے انہیں واپس کر دیا ہے تا کہ آپ سے اجازت لے لوں۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا وہ تیرا چچا نہیں ہے؟ ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''مجھے دودھ تو عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارے چچا ہیں اس لیے تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔'' عروۃ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: ''جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہی رضائی رشتے بھی حرمت والے ہوتے ہیں۔''

فوائد:...... متفق علیہ روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضائی چچا کا نام افلح آیا ہے یہ آپ ﷺ یا

---

❶ متفق علیہ: البخاری، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض والموت القديم (الحديث 2646) ومسلم، كتاب الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة (الحديث 3553)

❷ متفق علیہ: البخاری، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض ... (الحديث 2346) ومسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل (الحديث 3560)

ایک قول کے مطابق ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اصل میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے دو رضاعی چچا تھے ایک نبی ﷺ کی زندگی میں خالق حقیقی سے جاملا جبکہ دوسرا آپ کی مرضعہ کا دیور یا جیٹھ تھا۔

2295۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے ان رضاعی رشتوں سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے۔''

2296۔ قَالَ مَالِكٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[49]..... بَاب كَمْ رَضْعَةً تُحَرِّمُ

کتنی دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

2297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

فوائد..... (۱) ''المصّة'' کہتے ہیں چوسنے کو یہ ''مَصَّ'' سے مصدر ہے (۲) اگر بچے نے دودھ پینا شروع کیا پھر چھاتی کو چھوڑ دیا تو یہ ایک دفعہ ہے دوبارہ پیے گا تو یہ دوسری دفعہ شمار ہوگا۔ (۳) رضاعت کے حکم میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک تھوڑا یا زیادہ دودھ پینے سے یہ ثابت ہو جاتی ہے داؤد ظاہری، اسحاق، ابوعبید و بعض کے مطابق مذکورہ حدیث کی بنا پر تین دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ امام شافعی پانچ

---

❶ صحیح: موطا امام مالک، کتاب الرضاع، باب جامع ما جاء فی الرضاعة (15) و مسلم، کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة (الحدیث 3554)

❷ صحیح، (2293) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❸ اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے۔ اخرجہ مسلم فی کتاب الرضاع، باب فی المصة والمصتان (الحدیث: 3575) وابن ماجہ، کتاب النکاح، باب لا تحرم المصة والمصتان (الحدیث 1941)

دفعہ دودھ پینے کو لازم ٹھہراتے ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔ جمہور کی دلیل ہے ﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ (النساء: 23) تمہاری مائیں وہ ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ احادیث کو نظر انداز کر کے مطلق ہی آیت کو لے لینا غلطی کا سبب ہے احادیث سے واضح ہے کہ مائیں وہ شمار ہوں گی جو مذکورہ اوصاف پر دودھ پلائیں گی یعنی دو دفعہ سے زیادہ اور دو سال سے کم۔ یہ اہل ظاہر داؤد ظاہری رحمہ اللہ کا مؤقف ہے حدیث میں ایک، دو دفعہ کا ذکر ہے لہٰذا تین دفعہ سے رضاعت ثابت ہو جائے گی یہ بھی ضعیف ہے کیونکہ عرف میں ایک، دو دفعہ سے ثابت نہیں ہوتا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہاں کثرت مطلوب ہے۔ لہٰذا دلائل پر غور کرنے سے امام شافعی رحمہ اللہ کا مؤقف ہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ رضاعت پانچ دفعہ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے مختلف احادیث پر غور کرنے سے سمجھ آتی ہے کہ رضاعت تب ثابت ہوتی ہے جب یہ بچے کی انتڑیاں پھاڑنے، ہڈیاں اگانے یعنی خوراک بننے کا باعث بنے چنانچہ یہ مقصد ایک، دو دفعہ دودھ پینے سے حاصل نہیں ہوتے۔ چنانچہ حاصل کلام یہ ہے کہ بچے کی رضاعت تب ثابت ہوگی جب وہ بچپنے میں دودھ پیے اور کم از کم پانچ دفعہ پیے۔ (واللہ اعلم)

2298۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً وَعِنْدِي أُخْرَى فَزَعَمَتِ الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ الْحُدْثَى فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ. ❶

سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور میرے پاس ایک دوسری عورت بھی ہے۔ پہلی کہتی ہے کہ اس نے دوسری کو دودھ پلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔"

2299۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ...

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پہلے قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس بار دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پھر اسے منسوخ کر کے پانچ بار دودھ پینے کا حکم ملا۔ پھر رسول

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب فی المصة والمصتان، حدیث (2576)، مسند ابی یعلیٰ، کتاب من الرضاعة، بحرم من الرضاعة، حدیث (3308)

اللہ ﷺ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ .❶ | اللہ ﷺ نے وفات پائی تو قرآن سے وہ پڑھا جاتا تھا۔

فوائد:...... مطلب یہ کہ پانچ دفعہ چوسنے سے حرمت ثابت ہونے والے حکم کی تلاوت کی جاتی تھی (اس آیت کا حکم تو تا قیامت موجود اور برقرار ہے لیکن اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے) جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی اسے تلاوت کرتے تھے ان کو ابھی اس کا نسخ معلوم نہیں ہوا تھا۔ امام نووی رحمہ اللہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ پانچ کی تعداد کا نسخ اتنی تاخیر سے ہوا کہ نبی ﷺ کی وفات کا واقعہ پیش آ گیا اور بعض لوگ آپ ﷺ کے بعد بھی بطور قرآن ان کی تلاوت کرتے رہے کیونکہ ان کا نسخ آپ ﷺ کی وفات سے متصل ہی ہوا تھا۔ اس لیے لوگوں کو خبر نہ ہوئی آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب لوگوں کو علم ہوا تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا اور سبھی متفق ہو گئے۔ لہذا یہ آیت تو منسوخ ہو چکی ہیں بہرحال ان کا حکم باقی رہا ہے جیسے کہ یہ نسخ کی ایک صورت ہے کہ آیت کے الفاظ منسوخ ہو جائیں جبکہ اس کا حکم باقی رہے۔

[50] بَابُ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ
کس چیز سے رضاعت کا حق ادا ہوتا ہے؟

2300۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ .❷

سیدنا حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میری طرف سے رضاعت کا حق کس چیز سے ادا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غلام یا لونڈی سے۔“

فوائد:...... (۱) رضاعت ایک بہت بڑا احسان ہوتا ہے اس کے بدلے کی فقط یہ صورت ہے کہ رضاعی ماں یا باپ غلامی کی حالت میں ہیں تو انہیں خرید کر آزاد کر دے (۲) اس سے آزادی کی قدر معلوم ہوتی ہے کہ یہ کس قدر بڑی نعمت ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث: 3582؛ وسنن ابی داود، کتاب النکاح، باب ہل یحرم ما دون خمس رضعات، حدیث: 2062؛ ... (1944)

❷ صحیح: ابن حبان (4230-4231)؛ سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی الرضخ عند الفصال، حدیث: 2064؛ والنسائی، کتاب النکاح، باب حق الرضاع وحرمته، حدیث: 3329

[51] باب شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ عَلَى الرَّضَاعِ

رضاعت پر ایک عورت کی گواہی

[2301] حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ لَمْ يُحَدِّثْنِيهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَنَهَاهُ عَنْهَا. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَلَمْ يَقُلْ نَهَاهُ عَنْهَا. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَذَا عِنْدَنَا. ❶

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں مجھ سے سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے کہا: بیان نہیں کیا میں نے ان سے سنا وہ لوگوں سے بیان کر رہے تھے کہا: کہ میں نے ابواہاب کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک سیاہ لونڈی نے آ کر کہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور اس کا ذکر کیا آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ ابوعاصم کہتے ہیں: عقبہ نے کہا: تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا: "یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس نے ایسا کہہ دیا ہے۔ اور آپ نے ان کو عورت کے ساتھ رہنے سے منع کیا۔ ابوعاصم کہتے ہیں: عمرو بن سعید بن ابوحسین نے ابن ابی ملیکہ سے صرف اتنا ہی نقل کیا ہے: "یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ اس کے متعلق ایسا کہہ دیا گیا ہے۔" یہ نہیں کہا کہ آپ نے اسے اس عورت کے تعلق سے منع کیا۔" ابومحمد کہتے ہیں: "ہمارے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔"

فوائد:...... (1) رضاعت کے مسئلہ میں ایک عورت کی گواہی قابل قبول ہوگی یہی قول امام احمد رحمہ اللہ کا ہے جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ چار عورتوں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی کو حجت سمجھتے ہیں ان کی دلیل ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾ (البقرة: 282) مردوں میں سے دو گواہ بنا لو۔ مذکورہ آیت ہے یہ حکم عام ہے جبکہ رضاعت کا مسئلہ اس سے خاص ہے اور مذکورہ حدیث اس کی خصوصیت پر دلالت

---

❶ تخریج: [illegible] ابن جریج کے [illegible] [illegible] 88 [illegible] الشهادة على الرضاع [illegible] 3603 [illegible] [illegible] 3330

ہے لہٰذا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا موقف ہی اقرب الی الصواب ہے۔ (۲) حصول علم کے لیے سفر کرنا مسنون ہے (۳) اگر طالب علم کا سوال بے سروپا ہو تو استاذ اس سے اعراض کر سکتا ہے۔

[52]..... بَابٌ فِيْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ
بڑے آدمی کی رضاعت کے لئے

2302۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور وہاں ایک آدمی تھا۔ آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ گویا کہ آپ نے اس بات کو برا سمجھا میں نے کہا: ”میرا رضائی بھائی ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”دیکھا کرو کہ کون لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ کیونکہ رضاعت بھوک مٹنے سے ثابت ہوتی ہے۔“

فوائد:..... رضاعت صرف چند گھونٹ دودھ چوسنے سے نہیں بلکہ سیر ہو کر پینے سے ثابت ہوگی جو کہ جسم کی نشوونما کا سبب بنے اور یہ تبھی ممکن ہے جب بچے نے بچپنے میں سیر ہو کر پیا ہو کیونکہ بڑے کا اس سے سیر ہونا ممکن نہیں اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب باندھا ہے "لا رضاع بعد حولين" دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

2303۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَأَنَا فُضُلٌ وَإِنَّمَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو جو ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی اہلیہ تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: ”سالم جو ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام ہے ہمارے پاس آتا ہے اور میں چھوٹے پرانے کپڑوں میں ہوتی ہوں ہم اسے بیٹا ہی سمجھتے ہیں۔ ابوحذیفہ نے اسے

---

❶ متفق علیہ: البخاري، كتاب النكاح، باب من قال لا رضاع بعد حولين (الحديث 5102)، ومسلم، كتاب الرضاع، باب انما الرضاعة من المجاعة (الحديث 3591)

تَرَاهُ وَلَدًا وَكَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ تَبَنَّاهُ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا لِسَالِمٍ خَاصَّةً. ❶

لے پالک بنایا تھا۔ جس طرح نبی ﷺ نے زید کو لے پالک بنایا، تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''منہ بولے بیٹوں کی نسبت ان کے باپوں کے کرو یہی اللہ کے نزدیک انصاف ہے۔'' (سورۃ الأحزاب: ۵) ''پھر نبی ﷺ نے سہلہ کو حکم دیا کہ سالم کو دودھ پلائے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''یہ سالم کے لئے خاص تھا۔''

فوائد:...... (۱) ''فُضُل'' کہتے ہیں کام کاج کے کپڑے پہنے ہونے کو (۲) منہ بولے بیٹے کو بھی ان کے اصل نسب کے ساتھ ہی پکارا جائے گا (۳) جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ رضاعت فقط دو سال سے قبل ثابت ہوگی۔ جبکہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اڑھائی سال کی مدت بتاتے ہیں جبکہ سالم کی حدیث کو یہ خاص قرار دیتے ہیں دوسرا موقف عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے جو کہتی ہیں بالغ کی رضاعت بھی اسی طرح ثابت ہوگی جس طرح بچے کی ہوتی ہے ان کی دلیل مذکورہ حدیث ہے اور تیسرا موقف جو کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ کا ہے اور یہی درست بھی ہے۔ تیسرا مسلک یہ ہے کہ حدیث سہلہ رضی اللہ عنہا منسوخ نہیں اور نہ ہی مخصوص ہے اور نہ ہی ہر ایک کے لیے عام ہے یہ ضرورت کی بنا پر رخصت ہے کہ ایسا شخص جس کا عورت پر داخل ہونا لازم ہے اور بار بار پردہ مشقت کا سبب بنتا ہے جس طرح سالم کا مسئلہ تھا ایسی حالت میں رضاعت کبیر بھی مؤثر ہوگی اس سے ہٹ کر صرف رضاعت صغیر ہی اثر انداز ہوگی (زاد المعاد)

[53]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّحْلِيلِ

حلالہ کرنے کی ممانعت

2304۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْهُزَيْلِ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلال کرنے اور کروانے والے پر لعنت کی۔

فوائد:...... (۱) بعض نسخوں میں ''المحلِّل'' کا لفظ آیا ہے دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے (۲) معلوم

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب النكاح، باب الأكفاء (الحديث 5088)؛ ومسلم، كتاب الرضاع، باب رضاعة الكبير (3585)۔ رضاعت کبیر کے مسئلہ میں امام ابن تیمیہ کا مسلک قابل توجہ محسوس ہوتا ہے کہ ضرورت اشد ہو تو یہ حدیث قابل عمل ورنہ نہیں۔

❷ إسناده صحيح۔ الترمذي، كتاب النكاح، باب ما جاء في المحل والمحلل له (الحديث 1120)؛ والنسائي، كتاب الطلاق، باب إحلال المطلقة ثلاثا وما فيه من التغليظ (3416)

ہو اطلاق کرنے والا اور کرانے والا دونوں لعنتی ہیں۔ صاحب سبل السلام کہتے ہیں: "الحديث دليل على تحريم التحليل لانه لا يكون اللعن الا على فاعل المحرم." حدیث حلالے کے حرام ہونے پر دلیل ہے۔ کیونکہ لعنت حرام کے مرتکب پر ہی ہو سکتی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس اگر محلل اور محلل لہ کو لایا جائے تو میں ان دونوں کو رجم کر دوں (ابن ابی شیبہ) امام مالک، احمد، وکیع، سفیان رحمہم اللہ سبھی کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہوگا اگر محلل کی نیت بدل جائے اور وہ عورت کو رکھنے کا ارادہ کر لے تو اسے دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا جبکہ اصحاب رائے احناف کے نزدیک نکاح ہو جائے گا اگرچہ وہ مکروہ ہوگا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے بہر حال مذکورہ حدیث اور ائمہ ومحدثین کے موقف کو مدنظر رکھ کر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا اور ایسا کرنے والے ملعون ہوں گے اور یہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم۔ کتب فقہ حنفی ماضی قریب کے حنفی عالم اور لاہور جامعہ قاسمیہ حنفیہ کے رئیس علامہ عبدالحلیم قاسمی رحمہ اللہ اور بریلویت کے پیشوا وامام پیر کرم شاہ ازہری رحمہ اللہ حلالہ کو بے غیرتی قرار دیتے ہیں اور ایک مجلس کی تین طلاقیں صرف ایک ہی واقع ہونے کے قائل ہیں۔

[54] ... بَاب فِي وُجُوبِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

آدمی پر اپنے اہل کا نفقہ فرض ہے

2305۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ امْرَأَةَ أَبِي سُفْيَانَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ جُنَاحٌ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ .❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں معاویہؓ کی ماں ابو سفیانؓ کی بیوی ہند رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: "یا رسول اللہ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کافی ہو البتہ میں لاعلمی میں اس کی جیب سے نکال لیتی ہوں کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: "دستور کے مطابق اتنا لو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔"

---

❶ متفق عليه، البخاري، كتاب النفقات، باب اذا لم ينفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف، حديث 5334؛ مسلم، كتاب الأقضية، باب قضية هند، 4457.

فوائد:...... گھر کا خرچہ خاوند کے ذمے ہے کہ وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کے کھانے پینے کا ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اگر وہ اپنے اس فریضے میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے تو بیوی کو اجازت ہے کہ وہ بقدرِ ضرورت اس کے مال سے چپکے سے لے سکتی ہے مگر صرف بقدرِ ضرورت۔

[55]...... بَابٌ فِي حُسْنِ مُعَاشَرَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے اچھا سلوک کرنا

2306۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو۔ اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (یعنی اس کی برائی نہ کرو)۔''

فوائد:...... (۱) عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھنے والے نہ صرف غلطی پر ہیں بلکہ انتہائی خسارے میں ہیں کہ وہ خیریت جیسے بہترین وصف سے محروم ہیں بیوی سے بہترین سلوک جہاں گھر کی خوشیاں لوٹا سکتا ہے وہیں آخرت کی خوشبوؤں کے حصول کا بھی آسان ذریعہ ہے (۲) فوت ہو جانے والے کے عیب ٹٹولنے سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ بطورِ عبرت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[56]...... بَابٌ فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ آبَاؤُهُنَّ

صغر سنی میں والدین کا لڑکیوں کا نکاح کر دینا

2307۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ رَأْسِي فَأَوْفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبَاتٌ لِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اور میری عمر چھ برس تھی۔ اور ہم مدینہ میں آئے ہم بنو حارث بن خزرج میں اترے۔ مجھے بخار ہو گیا اور میرے سر کے بال اتر گئے۔ پھر کندھوں تک پہنچ گئے۔ ام رومانؓ میرے پاس آئیں میں جھولے میں تھی میری سہیلیاں میرے پاس تھیں۔ انہوں نے مجھے بلایا تو میں

❶ صحیح : ابن حبان (4188) والترمذی: کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی ﷺ (الحدیث 3895)

فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ . ❶

ان کے پاس گئی میں نہیں جانتی تھی ان کا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی۔ پھر میری طبیعت کچھ سنبھلی تو انہوں نے پانی سے میرا چہرہ اور میرا سر صاف کیا۔ پھر مجھے گھر لے گئیں میں نے دیکھا کہ ایک گھر میں انصار کی چند عورتیں ہیں انہوں نے کہا: ”بھلائی عزت اور برکت نصیب ہو۔“ ام رومانؓ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا۔ میں چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ سے گھبرا گئی، ام رومانؓ نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔ اور میں اس دن نو برس کی تھی۔“

فوائد: ...... عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ سے چھ سال کی عمر میں نکاح ہوا تھا اور رخصتی نویں سال کو ہوئی (بخاری) مذکورہ حدیث اور قرآن میں ﴿وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ﴾ (الطلاق: 4) اور وہ جنہیں حیض نہیں آیا۔ مراد بالغ نہیں ہوئیں ان کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ آیت میں مذکور ہے ان ادلہ سے واضح ہوتا ہے کہ والد اپنی نابالغ اولاد کا نکاح کر سکتا ہے۔ مہلب رحمہ اللہ اس پر اجماع بیان کرتے ہیں۔ (فتح الباری)

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب تزويج النبي ﷺ عائشة وقدومها المدينة (الحديث 3896) ومسلم، كتاب النكاح، باب تزويج الأب البكر الصغيرة (الحديث 3464)

۱۲...... ومن كتاب الطلاق

طلاق کے بیان میں

"طلاق" یہ اطلاق سے مشتق ہے جس کا مطلب چھوڑ دینا ہے۔ اصطلاحی طور پر طلاق نکاح کی گرہ کھول دینے کو کہتے ہیں امام الحرمین کے مطابق جاہلیت میں بھی اس کے لیے لفظ طلاق مستعمل تھا جسے شریعت نے باقی رکھا۔ (ابن)

شریعت میں طلاق وہی معتبر ہے جو ہوش وحواس کے قیام کے ساتھ برضا دی جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "طلاق السكران والمستكره ليس بجائز." (بخاری) نشہ والے اور مجبور کی طلاق جائز نہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

[1] بَابُ السُّنَّةِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق کا شرعی طریقہ

2308۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ...

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا وَيُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

سیدنا نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے حکم دو وہ اس سے رجوع کرے اور اسے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہے تو روک لے اگر چاہے تو صحبت سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔"

فوائد:...... (۱) حالت حیض میں طلاق ممنوع ہے اور اسے طلاق بدعی کہا جاتا ہے (۲) ایسی حالت میں دی گئی طلاق سے رجوع کرنا لازم ہے (۳) طلاق بدعی واقع ہو جائے گی جیسا کہ "مُرْهُ أن يُراجِعْهَا" کے الفاظ سے واضح ہے کیونکہ مراجعت اور رجوع طلاق کے وقوع کے بعد ہی ہوتا ہے۔ جمہور اور ائمہ اربعہ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "حسبت علي بتطليقة." (بخاری) یہ میری ایک طلاق شمار کی گئی ہے (۴) حیض میں دی گئی طلاق سے رجوع کے بعد آئندہ کی بجائے اس سے اگلے طہر میں طلاق دی جائے گی۔

2309۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حِينَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعٌ أَوْ حَامِلٌ. ❶

سیدنا سالم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس سے کہو: "اس سے رجوع کرے پھر اسے طلاق دے جب کہ وہ پاک ہو۔" ابومحمد کہتے ہیں: "ابن مبارک اور وکیع نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا ہے: "یا حاملہ ہو۔"

فوائد:...... (۱) اس روایت میں ایک طہر چھوڑ کر اگلے طہر کی قید نہیں بلکہ عموم ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے "ثم يطلقها طاهرا او حاملا" پھر اسے طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دے دے۔ اس سے بعض علماء لیتے ہیں کہ حیض سے اگلے طہر میں ہی طلاق دی جا سکتی ہے بہر حال اول الذکر بات کہ ایک طہر چھوڑ کر اگلے میں طلاق دی جائے یہ صحیحین کی روایت میں زیادہ ہے اور (زیادہ ثقہ مقبولہ) کے تحت اسے قبول کیا جائے گا اور اسے ہی ترجیح حاصل ہوگی نیز اگر ثانی الذکر پر بھی عمل کیا جائے تو درست ہے۔ (واللہ اعلم)
(۲) "حامل" کے لفظ سے معلوم ہوا کہ حالت حمل میں دی گئی طلاق طلاق سنی ہے لہذا یہ جائز و درست ہے۔

[2]..... بَاب فِي الرَّجْعَةِ   رجوع کرنا

2310۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الطلاق، باب قول الله تعالى: ﴿يا أيها النبي إذا طلقتم﴾، حدیث (5251)؛ ومسلم، کتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، (حدیث 3637)

وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ إِمْلَاكٍ وَلَا عَتَاقَ حَتَّى يَبْتَاعَ. سُئِلَ أَبُومُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَحْسَبُهُ كَاتِبًا مِنْ كُتَّابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ. ❶

طلاق نہیں اور خریداری سے پہلے آزاد کرنا نہیں ہے۔ ابومحمد سے سلیمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: "میرا خیال ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کی کتاب سے لکھنے والا ہے۔"

فـوائـد:...... یہ حدیث اگر چہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی بہر حال صحیح حدیث یہ بات ثابت شدہ ہے کہ شادی سے پہلے طلاق معتبر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انـمـا الـطـلاق لـمن أخذ بالساق." حسن (ارواء الغلیل) طلاق صرف ایسے بندے کا حق ہے جس نے پنڈلی کو پکڑ رکھا ہے۔ مراد نکاح کیا ہوا ہو۔

[4] ... بَابُ مَا يُحِلُّ الْمَرْأَةَ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فَبَتَّ طَلَاقَهَا

تین طلاقیں دینے والے شوہر کے لئے بیوی کیسے حلال ہوتی ہے؟

2313۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى الْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي. قَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَنَادَى خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرَى مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور خالد بن سعید بن عاص کے دروازے پر انتظار کر رہے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کی اجازت دی جائے۔ اس عورت نے کہا: "یارسول اللہ! میں رفاعہؓ کے پاس تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا تو رفاعہؓ سے رجوع کرنا چاہتی ہے؟ یہ نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ وہ تجھ سے صحبت کرے اور تو اس سے صحبت کرے۔ تو خالدؓ بن سعید نے ابوبکرؓ کو آواز دی کہ آپ دیکھتے نہیں کہ یہ عورت رسول اللہ کے پاس کیسی باتیں کر رہی ہے؟

---

❶ ضعيف: صحيح ابن حبان (6559)، موارد الظمآن (793)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الشهادات، باب شهادة المختبي (الحديث 2639)، ومسلم، كتاب النكاح، باب لا تحل لمطلقة ثلاثا لمطلقها حتى تنكح زوجا غيره (الحديث 3512)

فوائد: ..... تین طلاقوں یعنی طلاق بتہ کے بعد رجوع کا حق ختم ہو گیا اب اس خاوند سے دوبارہ ملاپ کے لیے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت کسی دوسرے شخص سے شادی کرے، یہ نکاح صحیح شرعی اصولوں کے مطابق ہو پھر ان کی آپس کی نا چاقی یا کسی وجہ سے طلاق ہو جائے یا یہ دوسرا شوہر فوت ہو جائے تب اس عورت کو جائز ہے کہ پہلے خاوند کی طرف لوٹ جائے بشرطیکہ دوسرے خاوند نے اس سے تعلقات قائم کیے ہوں جیسے کہ حدیث میں "لا حتى يذوق عسيلتك" "حتی کہ وہ تیرا شہد چکھ لے۔" نیز بعض حنفی و بریلوی حضرات نے اپنے اداروں میں حلالہ سنٹر بنا رکھے ہیں۔ جو بے غیرتی کا نادر نمونہ ہیں۔

2314۔ حدثنا فروة بن أبي المغراء حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه

عن عائشة قالت طلق رفاعة رجل من بني قريظة امرأته فتزوجها عبد الرحمن بن الزبير فدخلت على رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله والله إن معه إلا مثل هدبتي هذه. فقال لها رسول الله ﷺ لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك أو قال تذوقي عسيلته. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رفاعہ نے جو بنو قریظہ کا آدمی ہے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس سے عبدالرحمن بن زبیر نے نکاح کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم وہ تو میرے اس کپڑے کی جھالر کی مانند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "شاید تو رفاعہ سے رجوع کرنا چاہتی ہے؟ اگر یہ نہیں ہو سکتا حتی کہ وہ اس سے صحبت کرے۔"

[3] باب في الخيار

عورت کو اختیار دینے کا بیان

2315۔ أخبرنا يعلى حدثنا إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي

عن مسروق قال سألت عائشة عن الخيرة فقالت قد خيرنا رسول الله ﷺ أفكان طلاقا. ❷

سیدنا مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تخییر کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیا تو کیا وہ طلاق کا اختیار تھا؟

---

❶ سند علیہ [illegible] متفق علیہ ہے۔

❷ [illegible] (3623)

فوائد:...... اگر شوہر بیوی کو ساتھ رہنے یا علیحدہ ہونے کا اختیار دے دے تو اس کو طلاق نہیں سمجھا جائے گا الا یہ کہ اس کی نیت ہو۔ جیسا کہ مسلم اس کے لیے باب باندھتے ہیں "بیان ان تخییر امراته لا یکون طلاقا الا بالنیة" اس چیز کا بیان کہ اپنی بیوی کو اختیار دینا طلاق نہیں ہوتی الا کہ مرد نیت کرے۔

[6]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا

عورت کا اپنے شوہر سے طلاق مانگنے کی ممانعت

2316۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ . ❶

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو عورت کسی تکلیف کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔"

فوائد:...... (۱) خاندان اسلام کی ایک بنیادی اکائی ہے اس کی تخریب اسلام کی عمارت پر ایک کاری ضرب ہے اسی لیے خاندانی نظام کو تباہی سے بچانے کے لیے اسلام نے انتہائی سخت قوانین وضع کیے ہیں جو کہ اس کی اہمیت پر دال ہیں (۲) بلاوجہ عورت کا اپنے خاوند سے طلاق مانگنا حرام ہے کیوں کہ جہنم کی وعید کسی صغیرہ گناہ پر نہیں دی جاتی (۳) اگر کوئی سبب ہو اور گزران مشکل ہو جائے تو عورت کے لیے طلاق کا مطالبہ جائز و درست ہے۔

[7]..... بَابٌ فِي الْخُلْعِ

خلع کا بیان

2317۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ ....

أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ تَزَوَّجَهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ هَمَّ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَتْ جَارَةً لَهُ وَأَنَّ ثَابِتًا

سیدنا عمرۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس نے حبیبہ بنت سہل سے نکاح کیا اس (حبیبہ) نے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تھا اور وہ آپ کی ہمسائی تھی۔ ایک بار ثابت نے اسے مارا وہ صبح

❶ صحيح ابن حبان (4184) وابوداؤد، كتاب الطلاق، باب الخلع (الحديث 2226) وابن ماجه، كتاب الطلاق، باب كراهية الخلع للمرأة (الحديث 2055)

ضربها فأصبحت على باب رسول الله ﷺ في الغلس وأن رسول الله ﷺ خرج فرأى إنسانا فقال من هذا فقالت أنا حبيبة بنت سهل فقال ما شأنك قالت لا أنا ولا ثابت فأتى ثابت إلى رسول الله ﷺ فقال له رسول الله خذ منها وخل سبيلها فقالت يا رسول الله عندي كل شيء أعطانيه فأخذ منه وقعدت عند أهلها. ❶

کے وقت اندھیرے ہی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئی۔ اور رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور ایک آدمی کو دیکھا آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں، آپ نے فرمایا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: نہ میں ثابت کے پاس رہ سکتی ہوں اور نہ وہ میرے پاس رہ سکتے ہیں۔ ثابت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: "اس سے کچھ لے لو اور اسے چھوڑ دو۔" حبیبہ نے کہا: یا رسول اللہ! جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا وہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے، ثابت نے اس سے لے لیا اور وہ اپنے گھر چلی گئی۔

فوائد:..... (۱) اسلام ایک معتدل نظام حیات ہے جو ہر ایک کے لیے اعتدال پر مبنی حقوق مقرر کرتا ہے جہاں باہم نا اتفاقی کی صورت میں مرد کو یہ حق ہے کہ وہ عورت کو طلاق دے کر اپنی جان چھڑا سکتا ہے وہیں عورت کو بھی خلع کا اختیار دیا گیا ہے (۲) خلع لینے کے لیے عورت کو شوہر سے حاصل کردہ مال لوٹانا ہوگا (۳) خلع حاصل کرنے کے لیے عورت حاکم، قاضی کے پاس جا سکتی ہے البتہ یہ ضروری نہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خلع کے لیے سلطان یا قاضی کو غیر ضروری قرار دیا ہے (بخاری) جبکہ ائمہ اربعہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(المغنی لابن قدامہ)

[8] باب في طلاق البتة
تین طلاقوں کا بیان

2318۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا جرير بن حازم عن الزبير بن سعيد رجل من بني عبد المطلب قال بلغني حديث عن عبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة وهو في قرية له فأتيته فسألته فقال حدثني أبي عن جدي

زبیر بن سعید جو بنو عبدالمطلب کے آدمی ہیں نے کہا: مجھے ایک حدیث عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ سے پہنچی، وہ اپنے ایک گاؤں میں تھے میں نے ان کے پاس جا کر ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میرے والد نے میرے

❶ صحیح لغیرہ ... (280)، وموارد الظمآن (1326)

أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ فَقَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ هُوَ مَا نَوَيْتَ. ❶

دادا سے نقل کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر نبی ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: تیرا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا: ایک طلاق کا' آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم؟ اس نے کہا: ''اللہ کی قسم'' آپ نے فرمایا: ''وہی ہے جو تم نے نیت کی۔''

فوائد:...... (۱) مذکورہ روایت کی سند اگر چہ ضعیف ہے بہرحال ابورکانہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث شیخ صبحی حلاق نے حسن قرار دیا ہے۔(بلوغ المرام(1009) کی شرح سبل السلام پر تعلیق ملاحظہ کیجیے)(۲) ثابت ہوا ایک مجلس میں اکٹھی دی گئیں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوگئیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کان الطلاق علی عهد رسول اللّٰه ﷺ وابی ابکر و سنتین من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة." (مسلم)رسول اللہ ﷺ ،ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں ابتدائی دو سال تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی رہیں ہیں۔ یہ صریح ادلہ اس بارے واضح ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ ایک ہی مقصود ہوگی۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ کا تین طلاقوں کو تین ہی قرار دینا وہ وقتی مصلحت کی بنا پر لوگوں کی زجر و توبیخ کے لیے تھا۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین گردان کر میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے جدائی کروا دینا یہ نقل وعقل اور دین کے سراسر خلاف ہے۔حلالہ کی لعنت کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔(علینا البلاغ وعلیکم الحساب)

[9].... بَابٌ فِي الظِّهَارِ
ظہار کے متعلق

2319۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ فِي لَيْلِي

سیدنا سلمہ بن صخر بن بیاضی کہتے ہیں میں عورتوں سے اس قدر صحبت کرتا تھا میرے علاوہ کوئی اور نہ کرتا تھا۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے خوف ہوا کہ میں رات کو کچھ کر نہ لوں جس کی وجہ سے صبح تک برائی میں پڑا رہوں۔ میں

❶ ضعیف: صحیح ابن حبان(4274)،ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی البتة(الحدیث 2206) و شرح الآثار 7:11-20

شَيْئًا فَيَتَتَابَعَ بِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ أُصْبِحَ قَالَ فَتَظَاهَرْتُ إِلَى أَنْ يَنْسَلِخَ فَبَيْنَا هِيَ لَيْلَةً تَخْدُمُنِي إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَمَا لَبِثْتُ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَمْشِي مَعَكَ مَا نَأْمَنُ أَنْ يَنْزِلَ فِيكَ الْقُرْآنُ أَوْ أَنْ يَكُونَ فِيكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقَالَةٌ يَلْزَمُنَا عَارُهَا وَلَنُسْلِمَنَّكَ بِجَرِيرَتِكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ خَبَرِي فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ يَا سَلَمَةُ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ يَا سَلَمَةُ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَا صَابِرٌ نَفْسِي فَاحْكُمْ فِيَّ مَا أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا وَحْشَى مَا لَنَا

سے پورے مہینے کے لئے ظہار کر لیا۔ ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی۔ تو مجھے اس کے بدن کا کچھ حصہ نظر آیا۔ میں نے بے قرار ہو کر اس سے صحبت کر لی۔ جب صبح ہوئی میں اپنی قوم کے پاس گیا انہیں بتایا اور کہا: میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ لوگوں نے کہا: "اللہ کی قسم! ہم تیرے ساتھ نہیں چلیں گے۔ ہمیں خوف ہے کہ تمہارے بارے میں قرآن کی کوئی ایسی آیت نازل ہو جائے یا تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی بات فرمائیں جس کا عیب ہمیں لازم ہو جائے۔ ورنہ ہم تمہیں تمہارے گناہ سمیت رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور ان سے اپنا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: "اے سلمہ! تو نے اس طرح کیا ہے؟" میں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمہ تو نے اس طرح کیا ہے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے ہی کیا ہے آپ نے پھر فرمایا: اے سلمہ تو نے یہ کام کیا؟ میں نے کہا جی ہاں! میں نے یہ کام کیا ہے اور میں حاضر ہوں میرا نفس حاضر ہے اللہ کی طرف سے آپ میرے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ایک غلام آزاد کرو۔" میں نے ہاتھ اپنی گردن پر مار کر کہا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میری ملکیت میں اس وقت اس گردن کے علاوہ اور کوئی گردن نہیں۔ آپ نے فرمایا: "دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔" میں نے کہا: یہ مصیبت مجھے روزے کی وجہ سے ہی آئی ہے؟ آپ نے فرمایا: "کھجور کا ایک وسق ساٹھ

طَعَامٌ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ وَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ بَقِيَّتَهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ قَالَ فَأَتَيْتُ قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ. ❶

مسکینوں کو کھلاؤ۔" میں نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔" آپ نے فرمایا: "بنوزریق کے صدقہ کرنے والے کے پاس جاؤ' وہ تمہیں دے گا۔ اور کھجور کا ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور باقی تم اور تمہارے اہل وعیال کھا لو۔" کہتے ہیں میں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا: مجھے تمہارے پاس سے تنگی اور بری رائے ملی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فراخی اور اچھی رائے ملی ہے تمہیں صدقہ کرنے کا مجھے حکم ملا۔

فوائد:...... (۱) "ظہار" یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح (حرام) ہے اس قول کی چاہے جس سے مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو۔ اب اس مرد پر بیوی کو چھونے سے پہلے کفارہ لازم ہے۔ جیسے کہ قرآن میں اللہ نے اس کو جھوٹی اور ناگوار بات کہہ کر اس کے کفارے کا ذکر کیا ہے۔ (سورۃ مجادلہ آیت 1,4) اور مذکورہ حدیث بھی اس کی وضاحت ہے پہلے نمبر پر ایک غلام آزاد کرنا اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے ہیں بغیر کوئی چھوڑے۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو تیسرے نمبر پر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے ایک وسق جو کہ تقریباً ایک سو پچیس کلوگرام ہوتا ہے۔ (۲) اگر کفارے سے پہلے کوئی ہم بستری کرے تو ایسے شخص کے لیے بھی ایک ہی کفارہ ہے (۳) صدقہ کے مال آگے صدقہ کیا جا سکتا ہے (۴) صدقے سے اگر کچھ بچ جائے تو اسے گھر والوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

[10] .... بَابٌ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَلَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ أَمْ لَا

تین طلاق والی عورت کے لئے مکان ونفقہ ہے یا نہیں؟

2320۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

❶ سندہ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الطلاق باب فی الظهار (حدیث 2213) وابن ماجہ، کتاب الطلاق باب الظہار (الحدیث 2062) لیکن اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جو کہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ میں صحیح سند سے مروی ہے اس کی شاہد ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى قَالَ سَلَمَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ فَجَعَلَ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ. ❶

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر نے تین طلاقیں دیں تو نبی ﷺ نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہ کیا۔ سلمہ نے کہا: میں نے اس کا ابراہیم سے ذکر کیا انہوں نے کہا عمر بن خطاب نے کہا: ہم ایک عورت کے کہنے سے اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور انہوں نے ایسی عورت کے لئے مکان اور خرچ مقرر کیا۔

فوائد:...... عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ﴿وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرہ: 241) طلاق یافتہ عورتوں کو معروف طریقے سے فائدہ پہنچانا ہے۔ جس آیت کے عموم سے ہے کہ تمام طلاق شدہ عورتوں کو رہائش و خرچ شوہر کی طرف سے ملے گا۔ جبکہ یہ آیت طلاق رجعی والی عورت کے لیے خاص ہے حدیث میں ہے کہ "انما النفقة والسكنى للمرأة اذا كان لزوجها عليها الرجعة." (احمد، الصحیحہ للالبانی) عورت کا خرچہ و رہائش فقط ایسی عورت کے لیے ہے جس پر خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہو۔ نیز آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے روایت پر فرمایا "لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا." (مسلم) تجھے صرف حمل کی حالت میں خرچہ مل سکتا ہے اور قرآن میں بھی (الطلاق: 6) سے واضح ہے کہ حاملہ عورت ہی خرچے کی مستحق ہے اگرچہ اسے طلاق بائنہ ہوئی ہو یا اس کا خاوند فوت ہوا ہو۔ لہذا فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی بات قابل ترجیح ہے عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

2321۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ عِنْدَ ابْنِ عَمِّهَا ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. ❷

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں۔ تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے چچا زاد ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزاریں۔

2322۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لها 1680 و سنن النسائی، کتاب الطلاق [illegible] [illegible] الحدیث 2403 [illegible] [illegible] 2024

❷ صحیحہ۔ یہ پچھلی حدیث کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ. ❶

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی عورت کے کہنے سے اپنے رب کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑیں گے۔ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لئے رہائش اور خرچ ہے۔"

2323۔ أَخْبَرَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❷

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے پچھلے قول کی طرح روایت کرتے ہیں۔

2324۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نُجِيزُ قَوْلَ امْرَأَةٍ فِي دِينِ اللَّهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد لَا أَرَى السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ. ❸

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "ہم اللہ کے دین میں ایک عورت کے قول کو جاری نہیں کریں گے۔ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ اس کے لئے مکان و نفقہ ہے۔" ابومحمد کہتے ہیں: "میرے خیال میں مطلقہ کے لئے رہائش اور خرچہ نہیں ہے۔"

[11]..... بَاب فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةِ

حاملہ عورت کی عدت جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور مطلقہ کی عدت

2325۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ ......

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرُوا الرَّجُلَ يُتَوَفَّى عَنِ الْمَرْأَةِ فَتَلِدُ بَعْدَهُ بِلَيَالٍ قَلَائِلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابن عباس ابوہریرۃ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اور انہوں نے اس آدمی کا ذکر کیا جو بیوی کو چھوڑ کر فوت ہو گیا تھا اور کچھ دنوں بعد بچہ پیدا ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: عدت میں پوری

---

❶ صحیح، لیکن یہ حدیث سنداً ضعیف ہے جبکہ امام مسلم نے اسے ... (1480) سے نکالا ہے۔

❷ صحیح: تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔

حِلُّهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَتَرَاجَعَا فِي ذَلِكَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَنُفِسَتْ بَعْدَهُ بِلَيَالٍ وَأَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكْنَى أَبَا السَّنَابِلِ خَطَبَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ فَإِنَّكِ لَمْ تَحِلِّينَ فَذَكَرَتْ سُبَيْعَةُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ . ❶

ہونے والی عدت وہ پوری کرے گی۔ ابوسلمہ نے کہا: جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس کی عدت پوری ہو گئی۔ دونوں نے اس کے متعلق آپس میں بات چیت کی۔ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔'' انہوں نے ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب کو ام سلمہ کے پاس بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو ام سلمہ نے ذکر کیا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کا شوہر فوت ہو گیا۔ تو اس کے کچھ دن بعد اسے نفاس ہوا۔ بنو عبدالدار کے ایک آدمی جس کی کنیت ابو سنابل ہے نے اس سے منگنی کا پیغام دیا اور بتایا کہ اس کی عدت پوری ہو گئی۔ سبیعہ نے اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کا ارادہ کیا تو ابو سنابل نے اس سے کہا: تیری عدت پوری نہیں ہوئی۔ سبیعہ نے اس کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ نکاح کرے۔''

فوائد:...... (۱) اہل علم کے اختلاف کے وقت اپنے سے اعلم کی طرف رجوع کرنا سلف کا طریقہ رہا ہے (۲) عالم کو مسئلے کے بارے وضاحت کرتے ہوئے قرآن وسنت کی ادلہ کا التزام کرنا چاہیے (۳) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اگرچہ وہ طلاق یا خاوند کی وفات کے ایک دن بعد ہی ہو جائے۔ قرآن میں ہے ''واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن'' حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

2326۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سبیعہ بنت حارث کا شوہر وفات پا گیا۔ اس نے اپنی شوہر کی وفات کے چند دن بعد

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب التفسیر باب (وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن) (4909) ومسلم، کتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها ... (3707)

زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَتَزَوَّجَ. ❶

بچہ جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کا حکم دیا۔

2327 أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَشَوَّفَتْ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ أَمْرَهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدِ انْقَضَى أَجَلُهَا. ❷

ابوسنابل کہتے ہیں کہ سبیعہ بنت حارث نے اپنے شوہر کی وفات کے تقریباً بیس دن بعد بچے کو جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی تو بن سنور کر بناؤ سنگھار کیا۔ یہ اس کے لئے برا سمجھا گیا۔ تو اس (سبیعہ) نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ ایسے کرتی ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کی عدت پوری ہو گئی ہے۔"

2328 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ سُبَيْعَةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَتَشَوَّفَتْ فَعَابَ أَبُو السَّنَابِلِ فَسَأَلَتْ أَوْ ذَكَرَتْ أَمْرَهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. ❸

سیدنا اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا اس نے بناؤ سنگھار کیا۔ ابوسنابل نے اسے برا سمجھا۔ اس نے اپنا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔

[12] ... بَابٌ فِي إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

عورت کا شوہر کے لئے سوگ منانا

2329 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے

---

❶ صحیح۔ سابقہ حدیث کا اختصار ہے۔

❷ [illegible] (3304) [illegible] صحیح ابن حبان (3706)۔

❸ صحیح۔ سابقہ حدیث مکرر ہے۔

أَوْتُؤْمِنُ بِاللّٰهِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى أَحَدٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا. ❶

یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

فوائد:...... (۱) ایمان کا تقاضا ہے کہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے اور یہ اجازت بھی فقط عورت کو ہے کیونکہ کمزوردلی واقع ہوئی ہے جبکہ مرد کو سوگ کی بھی بالکل اجازت نہیں (۲) عورت شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائے گی اس عدت کے دوران عورت نہ تو سرمہ لگا سکتی ہے نہ عمدہ کپڑے۔ مسلم نے اسے واجب قرار دیتے ہیں جیسا کہ وہ باب باندھتے ہیں (باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ) وفاۃ کی عدت میں سوگ کا وجوب ہونے کا بیان۔

2330- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ...... ..

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أَخًا لَهَا مَاتَ أَوْ حَمِيمًا لَهَا. فَعَمَدَتْ إِلَى صُفْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَمْسَحُ يَدَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَفْعَلُ هٰذَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا فَإِنَّهَا تُحِدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ❷

سیدنا حمید بن نافع کہتے ہیں میں نے زینب بنت ابوسلمہ سے سنا وہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے بھائی یا کسی اور رشتہ دار نے وفات پائی اس نے زردی لی اور اپنے ہاتھوں پر ملنے لگی۔ اور کہا: میں یہ اس لئے کرتی ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ منائے اپنے شوہر کے لئے چار ماہ دس دن زینت ترک کرے۔''

فوائد:...... صحابہ ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے اپنے پاس بسنے والی صحابیات کی ایسی زبردست اسلامی تربیت کی تھی کہ وہ اگر کسی کام کی ضرورت نہ بھی ہوتی تو سنت کے مطابق بھی اس کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے۔

2331- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ...

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ وتحریمہ (الحدیث 3791) وابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب هل تحد المرأة على غير زوجها (الحديث 2085)

❷ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ وتحریمہ (الحدیث 3791) وابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب هل تحد المرأة على غير زوجها (الحديث 2085)

زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَوِ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ❶

سیدہ زینب بنت ام سلمہ اپنی والدہ یا نبی ﷺ کی کسی (دوسری) زوجہ سے اسی طرح بیان کرتی ہیں۔

[13]..... بَابُ النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ عَنِ الزِّينَةِ فِي الْعِدَّةِ

عورت کا ایام عدت میں آراستہ ہونے کی ممانعت

2332۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ .....

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا لَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا فِي أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ مَحِيضِهَا نُبْذَةً مِنْ كُسْتٍ وَأَظْفَارٍ ❷

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت تین دن سے زیادہ کسی پر سوگ نہ منائے مگر اپنے شوہر کے لیے چار ماہ دس دن زینت ترک کرے۔ عصب کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے۔ نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے۔ البتہ جب غسل کرے تو طہارت کی ابتداء میں قسط ہندی اور اظفار مل لے۔“

فوائد:..... (۱) ”عصب“ یمنی چادریں ہوتی تھیں جن کا سوت کات کر رنگا جاتا پھر انہیں بنا جاتا تھا۔ ”نبذۃ“ یعنی تھوڑی سی چھوٹی سی چیز کو کہتے ہیں (۲) شوہر کی وفات پر عدت گزارنے والی عورت کسی قسم کی زیب وزینت اختیار نہیں کر سکتی رنگین کپڑوں میں سے فقط وہ پہن سکتی ہے جو رنگین دھاگے کا بنا کپڑا ہو نہ کہ بن کر رنگا گیا ہو (۳) معتدہ خوشبو کا استعمال بھی نہیں کر سکتی البتہ حیض کے غسل کے بعد بو کی کراہت کو زائل کرنے کے لیے تھوڑی بہت استعمال کر سکتی ہے۔

[14]..... بَابُ خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ عورت کا باہر نکلنا

2333۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ .....

---

❶ صحیح، یہ حدیث گزر آئی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحیض، باب الطیب للمرأۃ عند غسلھا من المحیض (313)، ومسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ ... (3722)۔

أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ زَوْجِي قَدْ خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا فَأَدْرَكَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ قَتَلُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَدَعْنِي فِي بَيْتٍ أَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَ امْكُثِي حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَ ذَلِكَ وَقَضَى بِهِ [1]

سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے اہل کے پاس چلی جائے۔ (اور انہوں نے کہا) میرا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈنے گیا تھا۔ اس نے انہیں پا لیا تھا۔ جب وہ قدوم (جگہ) کی طرف میں پہنچے تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتیٰ کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے۔" میں نے کہا: "اس نے مجھے اس گھر میں چھوڑا ہے جس کی میں مالک نہیں ہوں اور نہ ہی خرچ ہے۔" آپ نے فرمایا: "ٹھہری رہو حتیٰ کہ مقررہ عدت پوری ہو جائے۔" اس نے اس میں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ وہ کہتی ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو میری طرف آدمی بھیج کر اس کے متعلق پوچھا میں نے انہیں بتایا انہوں نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

فوائد:..... جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت گزارے گی جس میں وہ مقیم ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

2334- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلًا لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ لَكِ أَنْ تَخْرُجِي قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ فَلَعَلَّكِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری خالہ کو طلاق دی گئی۔ اس نے چاہا کہ وہ درخت سے کھجوریں توڑ کر لائے۔ اسے ایک آدمی نے کہا: تمہارے لئے باہر نکلنا جائز نہیں۔ وہ کہتی ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: "باہر جاؤ اور کھجوریں توڑ کر لاؤ۔

---

[1] صحيح: ... 4293-4297 ... 10/ 201-202 ... الطلاق ... 2300 ... 2031)

أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَصْنَعِي مَعْرُوفًا. ❶ کیونکہ امید ہے کہ تم صدقہ کرو گی یا اچھا کام کرو گی۔"

فوائد:...... (۱) معتدہ کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے نکل سکتی ہے (۲) عورت بھی مردوں کی طرح مالک بھی بن سکتی ہے اور کام بھی کرسکتی ہے بشرطیکہ اختلاط وفتن سے بچاؤ ہو۔

[15]..... بَاب فِي تَخْيِيرِ الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ

اس لونڈی کے اختیار دینے کا بیان جو غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد کر دی جائے

2335۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا وَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ حُرًّا وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قِيلَ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے وارثوں نے اس کی ولاء کی شرط لگانا چاہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "اسے خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے" انہوں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ اور آپ نے اسے شوہر کی طرف سے اختیار دے دیا وہ آزاد تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ جواب ملا: "بریرہ کو صدقہ ملا ہے۔" آپ نے فرمایا: "اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔"

فوائد:...... (۱) "الولاء" یہ آزاد ہونے والے غلام کا آزاد کرنے والے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جو کہ رشتوں ناطوں کی طرح نہ تو بدلا جاسکتا ہے نہ اس کی خرید وفروخت ہوسکتی ہے اور نہ ہی یہ ہبہ ہوسکتا ہے۔ (۲) اسود رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا۔ جبکہ آئندہ احادیث اس بات کی شاہد ہیں کہ وہ غلام تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے فرماتے ہیں قول الاسود منقطع جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا صحیح ترین ہے۔ لہٰذا بریرہ کا خاوند غلام ہی تھا یہی راجح ہے۔ (۳) لونڈی جب آزاد ہوگی تو اسے

❶ صحیح: احمد کے ہاں ابن جریج کے سماع کی صراحت موجود ہے۔ مسلم، کتاب الطلاق باب جواز خروج المعتدة البائن...... (3705)، ابوداؤد، کتاب الطلاق باب في المبتوتة تخرج بالنهار (1197)

❷ متفق علیه: البخاري، کتاب البیوع باب اذا اشترط شروطا في البیع (2168)، ومسلم، کتاب الزکاة باب اباحة الهدية للنبي ﷺ (2468)، وصحیح ابن حبان (4269-4271-4272)

اپنا سابقہ نکاح برقرار رکھنے یا فسخ کرنے میں اختیار ہے۔ بشرطیکہ اس کا شوہر غلام ہو (۴) صدقہ لینے والا اس چیز کو ھدیہ کرسکتا ہے اور جو صدقے کا مستحق نہ ہو اس کے لیے اس کا استعمال یا کھانا پینا جائز ہوگا۔

2336۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ طَعَامًا لَيْسَ فِيهِ لَحْمٌ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَكُمْ قِدْرًا مَنْصُوبَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْ لَنَا قَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)) وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ فَلَمَّا عَتَقَتْ خُيِّرَتْ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے۔ میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا جس میں گوشت نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے (گوشت کی) ہنڈیا پکی ہوئی نہیں دیکھی؟'' میں نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ ملا ہے اور اس نے ہمیں تحفہ دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔'' وہ شادی شدہ تھی۔ جب آزاد ہوگئی تو اسے اختیار دے دیا گیا۔

2337۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ حِينَ أَعْتَقَتْهَا عَائِشَةُ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحُضُّهَا عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ لِي أَنْ أُفَارِقَهُ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَقَدْ فَارَقْتُهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب انہوں نے بریرہ کو آزاد کیا تو اس کا شوہر غلام تھا۔ رسول اللہ ﷺ اسے اپنے شوہر کے پاس رہنے کی ترغیب دینے لگے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگی: ''کیا میرے لئے جائز نہیں کہ میں اس سے الگ رہوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: ''میں اس کو علیحدہ کر دیا ہے۔''

فوائد:...... (۱) جس کام کو بندہ جائز خیال کرے اس کی سفارش کرنا مسنون ہے (۲) سفارش یا مشورہ کو ماننا ضروری نہیں بلکہ مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ مشورے کو مشورہ ہی سمجھے اسے حکم کا درجہ نہ دے

❶ صحیح : سابقہ حدیث کی ہی ایک جانب ہے۔
❷ صحیح : پہلے گزرنے والی حدیث کی یک طرف ہے۔

(۳) آپ ﷺ جو بات بحیثیت بشریت کریں اس کا قبول لازم نہیں۔

2338۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ ((يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا ؟)) فَقَالَ لَهَا لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ اسے ''مغیث'' کہا جاتا تھا گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے چکر لگا رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے عباس سے فرمایا: ''اے عباس! کیا تم مغیث کی بریرہ کے ساتھ شدید محبت اور بریرہ کے اسے ناپسندیدہ سمجھنے سے تعجب نہیں کرتے۔ پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا اگر تو اس کے پاس واپس چلی جائے تو کیا ہی اچھا ہو کیونکہ وہ تیری اولاد کا والد ہے۔'' اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں میں تو سفارش کر رہا ہوں۔'' اس نے کہا: ''مجھے اس کی ضرورت نہیں۔''

[16]..... بَابٌ فِي تَخْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ

بچے کو والدین کے درمیان اختیار دینا کا بیان

2339۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ .....

عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِوَلَدِي. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

ابومیمونہ سلیمان اہل مدینہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا: میرا شوہر میرے بچے کو لے جانا چاہتا ہے ابو ہریرۃ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی جب کسی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الطلاق، باب شفاعۃ النبی ﷺ فی زوج بریرۃ (2583) صحیح ابن حبان (4270) ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب خیار الأمۃ إذا أعتقت (2075)

كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِوَلَدِي أَوْ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَهِمَا أَوْ قَالَ تَسَاهَمَا أَبُو عَاصِمٍ الشَّاكُّ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي وَلَدِي أَوْ فِي ابْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ وَقَدْ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ ((فَاتَّبِعْ أَيَّهُمَا شِئْتَ)) فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ. ❶

عورت نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میرا شوہر میرے بچے کو لے جانا چاہتا ہے۔ حالانکہ اس نے مجھے فائدہ دیا ہے اور ابی عنبہ کے کنویں کا پانی پلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں قرعہ ڈال لو۔'' اس کا شوہر آیا اس نے کہا: 'میرے بچے کے متعلق مجھ سے کون جھگڑا کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لڑکے! یہ تیرا والد اور یہ تیری والدہ ہے، جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔'' ابو عاصم نے کہا: ''دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہے چلا جا۔'' اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ چلا گیا۔

فوائد:...... بچہ جب تک نا سمجھدار ہو اس کی زیادہ حقدار اس کی ماں ہی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک آنے والی عورت کو اس بارے کہا "انت احق به مالم تنکحی." (حسن: ابوداؤد) تو اس (بچے) کی زیادہ حقدار ہے جب تک نکاح نہ کرے۔ البتہ بچے کے سمجھدار ہو جانے کی صورت میں اسے والدین میں سے کسی کو چننے کا اختیار ہوگا۔ اختیار کی عمر سات یا آٹھ سال ہونے کے بارے میں ایک ضعیف اثر مروی ہے بہر حال شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ اسی کو ترجیح دیتے ہیں (واللہ اعلم)

[17]..... بَابٌ فِي طَلَاقِ الْأَمَةِ
لونڈی کی طلاق کے متعلق

2340۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُظَاهِرٌ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے' ابو عاصم

❶ صحيح: مسند حميدي (113 م) وابو داؤد، كتاب الطلاق، باب من احق بالولد (2277) وابن ماجه، كتاب الأحكام، باب تخيير الصبي بين والديه (2351)

أَبُو عَاصِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ مُظَاهِرٍ . ❶ — کہتے ہیں میں نے اسے مظاہر سے سنا۔

فوائد:...... لونڈی پر جس طرح سزا نصف ہوتی ہے تو اعتبار سے نکاح وطلاق کے باب میں اس پر نصف طلاقیں وعدت ہوگی۔ مذکورہ اثر تو اگرچہ ضعیف ہے بہرحال عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے اور عورت کو دو طلاقیں دے سکتا ہے۔ (صحیح: ارواء الغلیل) لہٰذا حدیث کے معنی کو اثر عمر رضی اللہ عنہ سے تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

18 ..... بَابٌ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ
لونڈی کی استبراء کے متعلق

2341۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ .

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً . ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی لونڈیوں کے متعلق فرمایا: ”حاملہ لونڈی سے صحبت نہ کی جائے گی حتی کہ وہ جنم دے دے غیر حاملہ سے بھی صحبت نہ کی جائے گی حتی کہ اسے ایک حیض آ جائے۔“

فوائد:...... (۱) وضع حمل یہ آزاد وغلام عورت کبھی کے لیے برابر عدت ہے (۲) نئی حاصل ہونے والی لونڈی جو کہ خرید کر یا غنیمت سے حاصل ہوتی ہو اس کے پیٹ کی صفائی یعنی استبراء رحم کے لیے ایک حیض انتظار کرنا کافی ہے۔

❀❀❀❀

---

❶ [ضعیف: سنن سعید بن منصور: کتاب الطلاق: باب ما جاء فی طلاق الامۃ (1182) و بیہقی فی معرفۃ السنن والآثار (14884)، ونحوہ 2/205 ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بطور شاہد آتی ہے لیکن مرفوعاً اس کی سند بھی ضعیف ہے بلکہ موقوفاً صحیح ہے۔ دیکھئے تلخیص الحبیر 3/212-213، ارواء 7/26، 27]

❷ [اسنادہ حسن: لیکن یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے کتاب الرضاع میں ... (1456) و محکم 3/185]

۱۳...... ومن كتاب الحدود

حدود اللہ کے بیان میں

"الحدود" یہ حد کی جمع ہے اس کا معنی رکاوٹ ہوتا ہے۔ شرعی طور پر یہ اللہ تعالیٰ کے حق کی بناء پر کسی معصیت و نافرمانی میں مقرر کردہ سزا کو کہتے ہیں۔

اسلام میں چھ حدیں مقرر ہیں:

1۔ حد زنا 2۔ بہتان کی حد 3۔ شراب پینے کی حد

4۔ چوری کی حد 5۔ ڈاکے کی حد 6۔ بغی کی حد

[1]...... بَابُ رَفْعِ الْقَلَمِ عَنْ ثَلَاثَةٍ

تین چیزوں سے قلم اٹھا دی گئی ہے

2342۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "تین شخصوں سے قلم اٹھا لی گئی ہے: سونے والے سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور دیوانے سے حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے۔" حماد نے المجنون کی جگہ المعتوہ کا لفظ بولا ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا یہ تین اشخاص (ا) سونے والا (ب) نابالغ بچہ (ج) پاگل یہ شرعی احکام کے

---

❶ صحيح: ابن حبان (142)، وأخرجه ابن أبي شيبة 5/268، أبو داود، كتاب الحدود، باب في المجنون يسرق أو يصيب حداً (4398)

مکلف نہیں ہیں۔ لہٰذا ان سے سرزد ہونے والا جرم قابل حد یا تعزیر نہیں ہوگا۔

[2]..... بَاب مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ مُسْلِمٍ
کس جرم کی بنا پر مسلمان کا قتل جائز ہے

2343۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ......

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ بِكُفْرٍ بَعْدَ إِيمَانٍ أَوْ بِزِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيُقْتَلُ. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مسلمان آدمی کا قتل جائز ہوتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائے' شادی شدہ ہوتے ہوئے زنا کرے' کسی کو ناحق قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) اسلام نے قتل انسانی کو ایک عظیم جرم گردانا ہے لہٰذا کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرنا کسی بھی طور پر درست نہیں۔ ہاں فقط یہ تین جرم ایسے ہیں کہ ان کے مرتکب کو حاکم وقت قتل کی سزا دے گا۔ ایک مرتد دوسرا شادی شدہ زانی تیسرا قاتل۔ (۲) اس سے ان افعال کی شناعت بھی معلوم ہوئی کہ یہ انسانیت کے لیے کس قدر تباہ کن ہیں۔

2344۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا أَحَدَ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کا خون جائز نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں، مگر تین میں سے کسی ایک کا: جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہونے والا۔''

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الدیات، باب الامام یأمر بالعفو فی الدم (4502)؛ والنسائی، کتاب التحریم، باب ما یحل به دم المسلم (4031)؛ والبیهقی، کتاب المرتد، باب قتل من ارتد عن الاسلام 8/194.

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الدیات، باب قول الله تعالی (ان النفس بالنفس والعین بالعین) (6878)؛ ومسلم، کتاب القسامة والمحاربین، باب ما یباح به دم المسلم (4351).

[3] ... بَاب السَّارِقِ يُوْهَبُ مِنْهُ السَّرِقَةُ بَعْدَ مَا سَرَقَ

اس چور کے متعلق چوری کے بعد جسے مال بخش دیا جائے

2345۔ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَلَّ رِدَائَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَنَبِهَ بِهِ فَلَحِقَهُ فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَانِي هَذَا فَاسْتَلَّ رِدَائِي مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَلَحِقْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ لَهُ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِدَائِي لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يُقْطَعَ فِيهِ هَذَا قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ اور ان کی اسی حالت میں کسی آدمی نے ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی۔ انہیں اس کا پتہ چل گیا اور انہوں نے دوڑ کر اسے پکڑ لیا۔ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور کہا: ''یا رسول اللہ! میں مسجد میں سویا ہوا تھا میرے پاس یہ آیا اور اس نے میرے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی۔ میں نے دوڑ کر اسے پکڑا'' آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: ''یا رسول اللہ! میری چادر اتنی قیمت کی نہیں ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ چھوڑا۔''

فوائد:...... (۱) صفوان رضی اللہ عنہ کا ارادہ چور کو فقط تنبیہ کروانا تھا لیکن جب انہوں نے اس کا ہاتھ کٹتے دیکھا تو رحم کھا کر کہا میں اسے یہ چادر ہبہ کرتا ہوں (صحیح ابوداؤد) لہٰذا قاضی کے سامنے فیصلہ پیش ہو جانے سے پہلے اگر تصفیہ ہو جائے تو ٹھیک ورنہ سزا لازم ہوگی (۲) مجرم کی حالت یا مجبوری کی بنا پر قاضی اس پر ترس نہیں کھائے گا بلکہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

[4] ... بَاب مَا تُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ

کتنی مقدار میں ہاتھ کاٹا جائے

2346۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

---

❶ اسنادہ ضعیف لیکن صحیح سند سے اس کی متابعت ملتی ہے مثلاً طبرانی کبیر (7326) والحاکم 380:4 والبخاری فی الکبیر 304:4 وأخرجه ابوداؤد کتاب الحدود باب من سرق من حرز (4394)

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زائد کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔“

فوائد:...... چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹنے کا نصاب ربع الدینار یعنی دینار کا چوتھا حصہ ہے۔ اگر اتنی مقدار میں کوئی سونا یا اس کی قیمت کے برابر چیز چرا لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2347۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹ ڈالا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

فوائد:...... دینار چونکہ بارہ درہم کا تھا اور تین درہم اس کا چوتھا حصہ بنتا ہے لہٰذا نصاب کو پہنچنے کی بنا پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا حدیث میں "كان ربع دينار يومئذ ثلاثة دراهم والدينار اثنى عشر درهما." (احمد) چوتھائی دینار ان دنوں تین درہموں کا تھا اور دینار بارہ درہم کا۔

[5]...... بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ

حد کے متعلق بادشاہ کے سامنے سفارش کرنا

2348۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مخزومیہ عورت کی چوری نے قریش کو بہت غمگین کیا۔ انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ لوگوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کو بہت پیارا ہے۔ اس کے علاوہ آپ سے بات کرنے کی کون جرأت کر سکتا

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحدود، وقول الله تعالى (والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفي كم يقطع (6789) ومسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها (4374)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحدود، باب قول الله تعالى (والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفي كم يقطع (6795) ومسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها (4382)

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. ❶

ہے؟ اسامہ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتا ہے؟" پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: "تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں جب ان میں کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے۔ جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔"

فوائد:...... (۱) حدود کے معاملے میں سفارش کرنا یا اسے قبول کرنا حرام ہے(۲) اسامہ بن زید آپ ﷺ کے انتہائی چہیتے تھے۔ (۳) مسجع کے کردہ عمل کی دعوت انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔

[6] ... بَابُ الْمُعْتَرِفِ بِالسَّرِقَةِ
چوری کا اقرار کرنے والے کے متعلق

2349۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ ......

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا لَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ فَاذْهَبُوا فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ

ابوامیہ مخزومی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کر لیا تھا اور اس کے پاس مال نہیں تھا آپ نے فرمایا: "میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا "کیوں نہیں۔" آپ نے فرمایا: "جاؤ اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اسے میرے پاس لانا" لوگوں نے اس کا ہاتھ کاٹا اور اسے آپ کے پاس لائے آپ نے فرمایا: "اللہ سے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب 54 الحديث 3475؛ ومسلم، كتاب الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره، 4386.

تُبْ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ . ❶

بخشش مانگ اور توبہ کر۔" اس نے کہا: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر۔

فوائد:...... امام البانی رحمہ اللہ اس روایت کو ابوداؤد میں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس لیے یہ حدیث حجت بننے کے قابل نہیں۔ چور سے کہیں دوسری تیسری دفعہ اقرار کا ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ مالک، شافعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک ایک دفعہ اقرار ہی کافی ہے۔ (الروضۃ الندیۃ)

[7]..... بَاب مَا لَا يُقْطَعُ فِيهِ مِنَ الثِّمَارِ

پھلوں کی چوری سے ہاتھ نہ کاٹا جائے

2350۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ . ❷

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "پھل اور کھجور کے گوند میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

فوائد:...... جو شخص پھل وغیرہ چھپکے سے مالک کی اجازت کے بغیر لے اس کے ذمے قطع ید نہیں۔ حدیث میں ہے "من اتخذ بفمه فليس عليه شيء ومن احتمل فعليه ثمنه مرتين وضرب نكال وما اخذ من اجرانه ففيه القطع اذا بلغ ما يؤخذ من ذلك ثمن المجن." (حسن ابوداؤد) جس نے اپنے منہ کے ساتھ لیا (یعنی وہیں بقدر ضرورت کھالیا) اس پر کچھ بھی واجب نہیں اور جو اٹھا لے گیا اس پر ڈبل قیمت اور بطور عبرت مار اجائے گا اور جو ذخیروں سے اٹھائی جائے اس میں (ہاتھ) کٹنا بھی ہے جب لی جانے والی شئے ڈھال کی قیمت کو پہنچتی ہو۔ لہٰذا جب تک پھل ذخیرہ نہ کیا گیا ہو اس سے

❶ صحیح: اس سند میں ابومنذر راوی کو کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا، مجہول حال ہے۔ حاکم 361/4؛ دارقطنی 102/3؛ بیہقی 271/8 میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بطور شاہد بھی ثابت ہے۔ امام حاکم نے اس کے رجال کو صحیح کے رجال قرار دیا ہے۔ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❷ صحیح: طیالسی، 260/4؛ ابوداؤد، کتاب الحدود، باب ما لا قطع فیه، 4388؛ نسائی، کتاب قطع السارق، باب ما لا قطع فیه، 4976۔

بقدر ضرورت لینے والے پر کوئی جرمانہ یا سزا نہیں البتہ سٹور سے چوری کرنے والا اگر اس کا سامان جو اس نے چرایا ہے چوتھائی دینار کو پہنچتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2351۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ ......

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ. ❶

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ثمر اور کثر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“

2352۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ......

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ. ❷

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثمر اور کثر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“

2353۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❸

سیدنا رافع بن خدیج نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2354۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَالثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ.........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ قَالَ وَهُوَ شَحْمُ النَّخْلِ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ. ❹

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ثمر اور کثر میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ راوی کہتا ہے: ”ثمر پھل کو اور کثر کھجور کے گودے کو کہا جاتا ہے جسے عربی میں جمار کہتے ہیں۔“

---

❶ اسنادہ ضعیف: اس میں ابو اسامہ مجہول راوی ہے جبکہ حدیث سابقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے صحیح ہے۔

❷ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث کی ہے۔

❸ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث کی ہے۔

❹ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث کی ملاحظہ ہو۔

2355۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي كَثَرٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَوْلُ مَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ. ❶

سیدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کھجور کے درخت کے گودے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ ابومحمد کہتے ہیں: ”صحیح سند وہ ہے جو ابواسامہ نے نقل کی۔“

[8]..... بَاب مَا لَا يُقْطَعُ مِنَ السُّرَّاقِ
وہ چور جن کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

2356۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ....

قَالَ جَابِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ڈاکہ ڈال کر سامان لوٹنے والے دھوکے سے یا جھپٹا مار کر لوٹنے والے اور بددیانت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

فوائد:..... ”خائن“ وہ ہے جو خیرخواہ کے روپ میں مال بٹورنے والا اور ”منتہب“ جو مال جھپٹ کر چھین لے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق ان پر قطع ید نہیں بلکہ ان کے جرم کے موافق ان سے سلوک کیا جائے گا۔ امام شافعی وابوحنیفہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ ان کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (تحفۃ الاحوذی)

[9]..... بَاب فِي حَدِّ الْخَمْرِ
شراب کی حد کے متعلق

2357۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ ثُمَّ فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کوئی آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے اسے دو چھڑیوں سے مارا۔ پھر ابوبکر نے بھی اسی طرح کیا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ اسنادہ ضعیف : اس میں ابومیمون مجہول ہے جبکہ سابقہ حدیث کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح : ابن حبان (4456-4457) وابوداؤد، کتاب الحدود، باب القطع فی الخلسة والخیانة (4391) وابن ماجه، کتاب الحدود، باب الخائن والمنتهب والمختلس (2591)

عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانِيْنَ قَالَ فَفَعَلَ. ❶

خلیفہ ہوئے انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے تو انہوں نے اسی طرح کیا۔

فوائد:...... نبی ﷺ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں "فـجـلـده بجريدتين نحو اربعين" آپ ﷺ نے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب ضربیں لگائیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مشورے پر اسی کوڑے لگائے۔ بہرحال چالیس کوڑے لگانا ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

2358۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ ......

حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَعُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ ❷

حضین بن منذر رقاشی کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان کے پاس حاضر ہوا اور ولید بن عقبہ لایا گیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "نبی ﷺ نے چالیس کوڑے مارے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے۔ اور ہر ایک سنت ہے۔"

فوائد:...... "وكل سنة" کے بعد مسلم کے الفاظ ہیں "وهذا احب الی" اور یہ مجھے زیادہ پسند ہے (مسلم) لہٰذا مستحب یہی ہے کہ اگر اسی کوڑے لگائے جائیں تو وہ چالیس ہوتے چونکہ دو دو ضربیں کے لیے بلا شرعی چھڑی مار جا سکتا ہے۔ سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عہد رسالت ﷺ و خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی ابتدا میں ہمارے پاس شرابی والا یا جاتا تو ہم اسے جوتوں، چھڑیوں اور چادروں سے مارتے (بخاری۔ احمد)

[10] بَابٌ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ
چوتھی بار شراب پینے والے کے متعلق

2359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ ......

---

❶ متفق علیہ: بخاری کتاب الحدود باب الضرب بالجريد والنعال (6776) ومسلم کتاب الحدود باب حد الخمر (4423)

❷ صحیح: مسلم کتاب الحدود باب حد الخمر (4432) و ابوداؤد کتاب الحدود باب الحد في الخمر (4480) ... (25/1)

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ. ❶

سیدنا عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شراب پیئے تو اسے مارو اگر دوبارہ پیئے تو اسے مارو، اگر پھر پیئے تو اسے مارو، اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دو۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن ابوداؤد میں اس معنی کی روایت صحیح طریق سے وارد ہے۔ جس سے اس کی شہادت ملتی ہے۔ لیکن یہ حکم منسوخ ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے مارا لیکن قتل نہ کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بھی اس کی منسوخیت کے قائل ہیں اور وہ "مسلمان کا خون کسی دوسرے کے لیے حلال نہیں مگر ان تین وجہوں سے" والی حدیث کو بطور دلیل لیتے ہیں۔ (ترمذی 1444) لہذا اب چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ کسی مصلحت کا تقاضا ہو۔

[11]...... بَابُ التَّعْزِيرِ فِي الذُّنُوبِ

عام گناہوں کی سزا کا بیان

2360۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ جَابِرٍ ....

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَضْرِبَ أَحَدًا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ. ❷

سیدنا ابو بردہ بن نیار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے: "کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی حدود کے علاوہ کسی کو دس کوڑے سے زیادہ لگائے۔"

[12]...... بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا — زنا کا اقرار کرنے کا بیان

2361۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

❶ ضعیف: لیکن شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ابن حبان (4447) اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسند موصلی (7363) میں ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاري كتاب الحدود باب كم التعزير والأدب (6848) ومسلم كتاب الحدود باب قدر أسواط التعزير (1708)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ زَنَى أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ اس نے اپنے آپ پر زنا کی چار دفعہ گواہی دی۔ آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا وہ شادی شدہ تھا۔

فوائد:...... (۱) یہ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے انھوں نے آپ ﷺ کے پاس آ کر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تھا۔ (۲) زنا کا اقرار زانی کتنی دفعہ کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اس کے بارے میں اختلاف ہے احمد رحمۃ اللہ علیہ و ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار دفعہ اقرار شرط ہے۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ اقرار کافی ہے اور جن احادیث میں ماعز سے چار دفعہ اقرار کروانے کا ذکر ہے وہ فقط معاملے کی تحقیق پر مبنی تھا۔ وہ سوال شرط کے ثبوت کے لیے نہ تھا ورنہ غامدیہ عورت کو ایک دفعہ اقرار پر رجم نہ کیا جاتا (نیل الاوطار) مالک و شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں اور یہی بات راجح واقرب الی الصواب ہے۔ ان شاء اللہ (۳) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا۔

2362۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ قَصِيرٍ فِي إِزَارٍ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ فَكَلَّمَهُ فَمَا أَدْرِي مَا يُكَلِّمُهُ بِهِ وَأَنَا بَعِيدٌ مِنْهُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ ثُمَّ قَالَ رُدُّوهُ فَكَلَّمَهُ أَيْضًا وَأَنَا أَسْمَعُ غَيْرَ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمَ ثُمَّ قَالَ ((اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کہتے ہیں ماعز بن مالک نبی ﷺ کے پاس لائے گئے وہ چھوٹے قد کے آدمی تھے۔ تہبند باندھے ہوئے تھے۔ چادر نہیں اوڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ وہ آپ کے بائیں طرف تھا۔ آپ نے اس سے بات کی۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے اسے کیا کہا' کیونکہ میں آپ سے دور تھا میرے اور آپ کے درمیان اور لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا: "اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔" پھر آپ نے فرمایا: "اسے واپس لاؤ" پھر اس سے بات کی میں سن رہا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان کچھ لوگ تھے۔ پھر آپ نے

---

❶ صحيح: أخرجه: البخاري في الحدود، باب سؤال الامام المقر هل أحصنت (6814)، ومسلم في الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (1691)

وَأَنَا أَسْمَعُهُ ثُمَّ قَالَ ((كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَاللَّهِ لَا أَقْدِرُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ)). ❶

فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور میں اُسے سن رہا تھا، پھر آپ نے فرمایا: ''جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جاتے ہیں تو کچھ لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جن کے لیے ایسی آواز ہوتی ہے جیسے کہ بکرے کی آواز مادہ سے جفتی کرتے وقت ہوتی ہے، وہ ان میں سے کسی کو تھوڑا سا بھی دودھ دیتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں ان میں سے جس پر قابو پاؤں انہیں قابل عبرت سزا دوں گا۔''

فوائد:...... (۱) ''نبیب'' یہ ''نَبَّ'' باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی مینڈھے کا جوش کے وقت آواز نکالنا ہے نیز ''الکثبة'' یہ دودھ یا کسی بھی شئے کی تھوڑی مقدار پر بولا جاتا ہے (۲) مجاہدین فی سبیل اللہ کے گھروں میں خیانت کا مرتکب ہونا انتہائی قبیح حرکت ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو نشانِ عبرت بنا دے۔

2363۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى أَهْلِ هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ اس سے جھگڑنے والے نے کہا جو اس سے زیادہ عقلمند تھا' اس نے سچ کہا آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ یا رسول اللہ! اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر میں خادم تھا: اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے

❶ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا (1693) صحیح ابن حبان (4436)

رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. ❶

اس کی طرف سے سو بکریاں اور غلام فدیہ میں دیا۔ پھر میں نے چند علماء سے پوچھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے، اس کی بیوی کی سزا رجم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تجھے واپس ہو جائیں گے، تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہوگی۔ اور اے انیس اس کی بیوی کے پاس جا کر پوچھو اگر وہ اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔ اس نے اقرار کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

فوائد:...... (۱) فتویٰ طلب کرنے والے یا فیصلے کے متقاضی کو چاہیے کہ وہ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب طلب کرے (۲) نوجوان لڑکوں کو گھروں میں ملازم رکھنے سے احتراز کرنا چاہیے چونکہ یہ مختلف مفاسد کا سبب ہے۔ (۳) عوام کو بنی سنائی باتوں کی بجائے اہل علم سے مسئلے دریافت کرنے چاہئیں (۴) کنوارے زانی پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اجماع لابن منذر میں ہے کہ جلاوطنی پر اجماع ہے۔ (۵) آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا جبکہ قرآن میں فقط سو کوڑوں کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بھی قرآن کا حصہ ہے بلکہ کلمات میں سے حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھانا ناممکن و محال ہے۔ چنانچہ حدیث کو قرآن سے الگ قرار دینا ان کو ناقابل عمل ٹھہرانا باعث گمراہی و ضلالت ہے۔ (العیاذ باللہ) (۶) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا کیونکہ ایک جائز ذریعہ ہونے کے باوجود وہ اس قبیح فعل کا مرتکب ہوا ہے جو کسی صورت ناقابل قبول ہے۔ (۷) یہاں آپ ﷺ نے انیس رضی اللہ عنہ کو اس سے چار مرتبہ اقرار کروانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ایک دفعہ اقرار پر ہی رجم کو لازم قرار دیا لہٰذا یہی سنت ہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی الحدود (2314) ومسلم، کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسہ بالزنی (4410) و ابن ماجہ، کتاب الحدود باب حد الزنا (2549)

[13]..... بَابُ الْمُعْتَرِفِ يَرْجِعُ عَنِ اعْتِرَافِهِ

وہ شخص جو اقرار کر کے پھر جائے

2364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ.........

عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ دَهْرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا قَالَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ. ❶

ابو الہیثم بن نصر بن دہر اسلمی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں ان لوگوں سے تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا تھا۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی ماعز بن مالک کو جب انہیں پتھر لگے تو وہ سخت گھبرا گئے۔ ہم نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا: "تم نے اسے چھوڑا کیوں نہیں۔"

فوائد:...... جو شخص زنا کے اقرار کے بعد اس سے رجوع کرلے تو اس کے رجوع کو قبول کیا جائے گا اور بقیہ حد اس سے ساقط کردی جائے گی۔ اس روایت کے ایک لفظ یہ ہیں "هلّا تركتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه" (ابوداؤد: صحیح) تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کرلیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا۔ امام بغوی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ اس سے حد ساقط ہوجائے گی اور چور اور شرابی کا بھی یہی حکم ہوگا (شرح السنۃ 467/5) اور احمد، شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں۔ (نیل الاوطار 500/4)

[14]..... بَابُ الْحَفْرِ لِمَنْ يُرَادُ رَجْمُهُ

رجم ہونے والے کے لئے گڑھا کھودنے کا بیان

2365۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

❶ حسن: اس کی سند میں ایک راوی ابو الہیثم بن نصر ہے جس کا امام بخاری وابن ابی حاتم نے تذکرہ تو کیا ہے لیکن کوئی جرح تعدیل نقل نہیں کی جب کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں اسے "مقبول" کہا ہے بقیہ حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ أخرجه أحمد 431/4 والنسائي في الكبرى (7207)

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْطَلِقُوا بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ فَارْجُمُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَوَاللّٰهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنْ قَامَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْخَزَفِ وَالْجَنْدَلِ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماعز بن مالک کو لے جاؤ اسے رجم کرو'' ہم انہیں بقیع غرقد میں لے گئے۔ ''اللہ کی قسم! نہ ہم نے انہیں باندھا نہ ان کے لئے گڑھا کھودا بلکہ وہ خود کھڑے ہوئے ہم نے انہیں ہڈیاں' کنکر اور پتھر مارے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ رجم کے لیے گڑھا کھودنا ضروری نہیں۔ پتھر یا ایسی کوئی چیز جو زخمی کرنے یا مارنے کی اہلیت رکھتی ہو اس کے ذریعے مارنا ہی مقصود ہے حتی کہ وہ مجرم قتل ہو جائے۔

2366۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَرَدَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَحُفِرَ لَهُ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ. ❷

سیدنا عبداللہ بن بریدۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: ''میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا جسے ماعز بن مالک کہتے ہیں اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا آپ نے اسے تین بار واپس لوٹا دیا چوتھی بار اس نے اقرار کیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا اس کے لئے گڑھا کھودا جائے۔ اس میں انہیں سینے تک گاڑ دیا گیا' لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں رجم کرو' (انہوں نے اسے مار ڈالا)۔

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کہ گڑھا کھود کر مجرم کو سینے تک اس میں دفن کر کے رجم کرنا سنت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ غامدیہ عورت کے بارے آتا ہے ''ثم امرها فحفرلها الى صدرها۔'' (مسلم) پھر حکم کے مطابق اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ (۲) مذکورہ اور سابقہ احادیث میں جو بظاہر اختلاف ہے اس کی تطبیق یوں ہے کہ پہلے ان کے لیے گڑھا نہ کھودا گیا ہو پھر ان کے بھاگنے پر دوبارہ پکڑ کر گڑھا کھود کر ان کو رجم کیا گیا ہو۔ (واللہ اعلم) جس طرح مسلم میں ہے کہ وہ پتھروں کی تکلیف کی وجہ سے بھاگ نکلے تھے۔

---

❶ صحيح. اخرجه مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1694) وصحيح ابن حبان (4438)

❷ حسن: أخرجه احمد 5/347-348 ومسلم في الحدود باب من اعترف على نفسه بالزنا (1695)

[15]... بَابٌ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا تَحَاكَمُوْا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِيْنَ

اہل کتاب کے درمیان فیصلہ کرنا جب وہ مسلمان حاکموں کے پاس فیصلہ لائیں

2367 أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمُ فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ فَجَاءُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يَدْرُسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوْا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يُجْنِئُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا ایک مرد وعورت لائے۔ جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو زنا کرتا ہے اسے کیا سزا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے متعلق کچھ نہیں پاتے۔ عبداللہ بن سلام نے ان سے کہا: تم نے جھوٹ بولا تورات میں رجم کرنے کا حکم موجود ہے اگر تم سچے ہو تو تورات لا کر پڑھو۔ وہ تورات لائے۔ اس کو پڑھنے والے نے جو پڑھ کر سناتا تھا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگا یہ رجم کی آیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا۔ وہ اس جگہ کے قریب رجم کیے گئے جہاں مسجد کے پاس جنازے رکھے جاتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اس عورت کے ساتھی کو دیکھا اسے پتھروں سے بچانے کے لیے اس کے آگے آتا تھا۔

فوائد:...... (۱) ”المدراسُ“ یہ یہودی کتب کو پڑھنے والے کو کہتے ہیں (۲) جب اہل کتاب اپنے معاملات، جھگڑے مسلمان قاضی کے پاس لے کر آئیں تو وہ کتاب وسنت کے مطابق ہی فیصلہ کرے گا۔ امام ترمذی اس حدیث کے ذکر کے بعد کہتے ہیں ”وهو قول احمد واسحاق وقال بعضهم لا يقام عليهم الحد في الزنا والقول الاول اصح .“ (ترمذی بعد الحدیث: 1451)۔ یہی قول احمد واسحاق کا ہے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ان پر حد قائم نہیں کی جائے گی جبکہ پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے

---

❶ متفق عليه: بخاري، كتاب الحدود، باب أحكام اهل الذمة ... (6841) ومسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا (4412، 4413، 4414)

(۳) رجم کی سزا ان زانی مردوں کے لیے ہوگی جو شادی شدہ ہوں۔

[16] ... بَابٌ فِي حَدِّ الْمُحْصَنَيْنِ بِالزِّنَا

شادی شدہ زانی کی حد

2368۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثنا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُ لَا نَجِدُ حَدَّ آيَةِ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا أُحْصِنَ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ پر کتاب نازل کی اور جو اتارا اس میں رجم کی آیت بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا، یاد کیا اور سمجھا اور رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کافی عرصہ گزرنے کے بعد لوگوں کو کوئی یہ نہ کہے: ہم کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں پاتے۔ حالانکہ کتاب اللہ میں وہ شخص رجم کیے جانے کا مستحق ہے جس نے زنا کیا ہو، خواہ مرد ہو یا عورت، البتہ شادی شدہ ہو۔ جبکہ اس پر گواہی ہو جائے، حمل ہو یا وہ اقرار کر لے۔"

فوائد: ...... ایسے حالات جو خواہش کی آگ کو ٹھنڈا کر دیں یعنی حالات چاہے شادی ہو جانے کی صورت میں پیدا ہوئے ہوں یا شباب کے گزر جانے کی بنا پر ان کے باوجود اگر کوئی حرام کاری کا مرتکب ہو تو یہ اس کی قباحت و شناعت کو دوچند کر دینے کا باعث ہے لہٰذا ایسے شخص کو انتہائی سخت سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے کہ اسے زمین میں دبا کر پتھروں کے ذریعے ہلاک کر دیا جائے۔ (العیاذ باللہ)

۲۳۶۹۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا (6829)، ومسلم، کتاب الحدود، باب رجم الثیب فی الزنا (4394)، وابو داؤد، کتاب الحدود، باب فی الرجم (4418)

کہ بوڑھا (شادی شدہ) مرد و عورت جب زنا کریں تو انہیں ضرور رجم کرو۔

2369۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي غَامِدٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ وَلَدْتُ قَالَ ((فَاذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ ثُمَّ افْطِمِيهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ جَاءَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةٌ فَجُعِلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَلَطَّخَ الدَّمُ عَلَى وَجْنَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّهُ

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا تو آپ ﷺ کے پاس بنو غامد کی ایک عورت نے آ کر کہا: "اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے زنا کیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "واپس چلی جاؤ۔" اگلے دن پھر وہ آپ کے پاس آئی، اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا اور کہا: "اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیں شاید آپ مجھے، ماعز بن مالک کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں۔" نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ جنم دے۔" جب اس نے جنم دیا تو بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور کہا: "اللہ کے نبی! میں نے اسے جنم دیا ہے۔" آپ نے فرمایا: "جاؤ اسے دودھ پلاؤ پھر اس کا دودھ چھڑاؤ" دودھ چھڑا کر وہ پھر بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے کہا: "اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑا لیا ہے۔" نبی ﷺ نے حکم دیا اور بچہ کسی مسلمان کو دے دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اس کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا اور سینے تک اس کو اس کے اندر گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں کو اس کے رجم کا حکم دیا۔ خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آگے اس کے سر پر پھینکا تو ان کے رخسار پر اس کے خون کا چھینٹا

إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْ يَا خَالِدُ لَا تَسُبَّهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ فَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. ❶

پڑ گیا۔ خالد بن ولید نے اسے گالی دی۔ نبی ﷺ نے اس کی گالی کو سن لیا۔ اور فرمایا: ''اے خالد! ٹھہر و اسے گالی نہ دو، مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ٹیکس وصول کرنے والا ایسی توبہ کرتا تو وہ بھی بخش دیا جاتا۔'' پھر آپ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور اسے دفن کیا گیا۔''

فوائد:...... (۱) زنا کے اعتراف کے لیے چار دفعہ اقرار ضروری نہیں (۲) صحابہ ﷺ اس قدر پختہ ایمان کے حامل تھے کہ جان کی قیمت پر بخشش طلب کر لیا کرتے تھے (۳) کسی عذر کی بنا پر حد کو مؤخر کیا جا سکتا ہے (۴) رجم کے لیے گڑھا کھود کر مجرم کو اس میں دفن کرنا جائز ہے۔ (۵) حد گناہ کے کفارے، بندے کو پاک کر دینے کا سبب ہوتی ہے۔ (۶) چنگی ٹیکس یہ انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔

[17]..... بَاب الْحَامِلِ إِذَا اعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا

حاملہ عورت جب زنا کا اعتراف کرے اس کا بیان

2370۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَأَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جہینہ سے ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے۔ آپ مجھ پر حد نافذ کریں' رسول اللہ ﷺ نے اس کے وارث کو بلایا اور فرمایا ''(اسے لے) جاؤ اور اس کے ساتھ اچھا سلوک رکھو جب وہ جنم دے تو اسے میرے پاس لے کر آنا'' اس نے ایسے ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے (رجم) کا حکم دیا تو اس کے کپڑے باندھ دیے گئے اور وہ رجم کی گئی۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی نماز

❶ متفق علیہ: اس کی ایک طرف حدیث (2366) میں ذکر ہوئی وہیں اس کی تخریج مذکور ہے۔

لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .❶

جنازہ پڑھی ہے حالانکہ وہ زانی ہے۔'' تو آپ نے فرمایا: ''اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دی جائے تو ان کے لئے کافی ہوگی۔ کیا اس سے افضل کوئی اور بات ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔''

فوائد:...... (۱) اسلام غیور و لک کا غیرت والا دین ہے اس کے مقابلے میں اپنی بے جا غیرت کا اظہار انتہائی ناپسندیدہ ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے اس معترضہ کو اس کے ولی کے حوالے کر دیا اس یقین کے ساتھ کہ یہ اس سے اچھا سلوک کرے گا اور ساتھ اس کی نصیحت بھی کر دی (۲) عوام کے ساتھ ساتھ حکومت کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ان کو انصاف مہیا کرے ان کے جذبات کا خیال رکھے تاکہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔

[18]..... بَاب فِي الْمَمَالِيكِ إِذَا زَنَوْا يُقِيمُ سَادَاتُهُمْ عَلَيْهِمُ الْحَدَّ دُونَ السُّلْطَانِ

زانی غلاموں پر بادشاہوں کے علاوہ ان کے مالکوں کے حد جاری کرنے کا بیان

2371۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا . قَالَ فَمَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ .❷

سیدنا زید بن خالد جہنی اور سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس زانی لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو کنواری تھی۔ آپ نے فرمایا:''اگر وہ زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ۔ ابوہریرۃ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا: ''پھر اسے بیچ دو اگرچہ (بالوں کی) رسی کے عوض ہی بیچو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا اگر لونڈی بھی زنا کی مرتکب ہوگی تو اسے بھی مستوجب سزا ٹھہرایا جائے گا

❶ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا (4408) وابوداؤد، کتاب الحدود، باب المرأة التي أمر النبي صلعم برجمها من جهينة (4440) والترمذي، كتاب الحدود، باب تربص الرجم بالحبلى حتى تضع (1435)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العقوبات، باب كراهية التغابن في الرقيق (2555-2556) ومسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا (4423)

اور اس آزاد کے مقابے میں نصف حد لگائی جائے گی۔ قرآن میں ہے ﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء:25) ان (لونڈیوں) پر آزاد کے مقابے میں نصف عذاب (سزا) ہے۔ (۲) اگر لونڈی مسلسل زنا کی مرتکب ہوتی ہے تو اسے بیچ کر اس سے جان چھڑانی چاہیے۔

[19]... بَابٌ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾

آیت ﴿أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾ کی تفسیر

2372۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خُذُوْا عَنِّي خُذُوْا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ. ❶

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے سیکھو مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ مقرر کیا ہے۔ کنوارا کنواری سے زنا کرے تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال جلا وطن کیے جائیں گے۔ شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا جائے گا۔"

فوائد:...... (۱) قرآن میں اللہ تعالیٰ نے زنا کار عورت کو قید رکھنے کا حکم دیا تھا تا آنکہ کوئی اور حکم نازل ہو بعد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ کنوارہ کنواری سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور یک سال کی جلاوطنی ہے۔ بہتہ عورت کی جلاوطنی کے بارے میں اختلاف ہے لیکن حدیث کا عموم عورت کے لیے بھی جلاوطنی کا متقاضی ہے اور یہی راجح ہے (ان شاء اللہ) (۲) شادی شدہ مرد یا عورت کو پھر سو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا جبکہ فقط رجم پر اکتفا کرنا بھی درست ہے جس طرح کہ آپ ﷺ نے ماعز اور غامدیہ رضی اللہ عنہما کو صرف رجم کا حکم دیا اور جمہور اسی کے قائل ہیں۔

2373۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.........

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد الزنا (4390)، ترمذي، كتاب الحدود، باب الرجم على الثيب (1434)، ابن ماجه، كتاب الحدود، باب حد الزنا (2550)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❶

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلے کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

[20]..... بَابٌ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

وہ شخص جو اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا بیان

2374۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ......

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ غُلَامًا كَانَ يُنْبَزُ قُرْقُورًا فَوَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهِ بِقَضَاءٍ شَافٍ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تُحِلَّهَا لَهُ رَجَمْتُهُ فَقِيلَ لَهَا زَوْجُكِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَحْلَلْتُهَا لَهُ فَضَرَبَهُ مِائَةً قَالَ يَحْيَى هُوَ مَرْفُوعٌ. ❷

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خالد بن عرفطہ نے مجھے لکھا کہ حبیب بن سالم نے بیان کیا ایک غلام جس کا لقب قرقور تھا نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کر لیا۔ یہ واقعہ نعمان بن بشیر کو بتایا گیا۔ انہوں نے کہا: میں اس کے متعلق اچھا فیصلہ کروں گا اگر اس کے لئے عورت نے اجازت دی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر اس نے اسے اجازت نہیں دی تو میں اسے رجم کروں گا۔ عورت سے کہا گیا وہ تیرا شوہر ہے! اور رجم کیا جائے گا اس لئے کہو: میں نے اسے اجازت دی تھی۔ اس نے کہا: میں نے اسے اجازت دی تھی تو اسے سو کوڑے لگائے گئے۔ یحییٰ کہتے ہیں: ''یہ قول مرفوع ہے۔''

فوائد:...... ''ینبز قرقورًا'' یعنی اسے قرقور کا لقب دیا جاتا تھا، قرقور یہ عظیم بحری جہاز کو کہا جاتا ہے۔

2375۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ......

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❸

سیدنا نعمان بن بشیر نبی ﷺ سے پچھلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ موقوفاً ضعیف: اخرجه احمد 4/276 والنسائی، كتاب النكاح، باب احلال الفرج (3360) وابن ماجه، كتاب الحدود، باب من وقع على جارية امرأته (2551)

❸ ضعیف: اس میں خالد بن عرفطہ ضعیف ہے۔ اخرجه احمد 4/277، الطيالسي 1/300، والترمذي في الحدود (1451) وابن ماجه في الحدود، باب من وقع على جارية امرأته (2551)

[21]..... بَابُ الْحَدُّ كَفَّارَةٌ لِمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ

حد جس پر نافذ کی جائے وہ اس کے لیے کفارہ ہے

2376۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ غُفِرَ لَهُ ذٰلِكَ الذَّنْبُ. ❶

ابن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس پر حد قائم کی گئی تو اس کا وہ گناہ بخش دیا گیا۔''

فوائد:..... حد سے اس کی وجہ بننے والا گناہ معاف ہو جاتا ہے اور یہ معافی جو جان کو دکھ دے کر یا ہلاکت میں ڈال کر حاصل کی گئی ہوتی ہے یہ متر بندے یا خمس خور کی معافی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے جیسا کہ پیچھے (2370,2369) میں گزر چکا ہے۔

❁❁❁❁

---

❶ حسن: أخرجه طبراني في الكبير 4/88 (حديث 3731) والدارقطني 3/214 جب کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث بطور شاہد موجود ہے۔

١٤ ...... ومن النذور والايمان

نذروں کا بیان

[1] ... بَاب الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

نذر پوری کرنے کا بیان

2377۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک عورت نے حج کی نذر مانی اور وہ مر گئی اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہوتا تو اسے تم ادا کرتا؟“ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”نذر پوری کرو، یہ پوری کئے جانے کی زیادہ مستحق ہے۔“

2378۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامُ قَالَ فِ بِنَذْرِكَ. ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی پھر اسلام قبول کر لیا، آپ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب من مات وعلیه نذر (6699)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب إذا نذر أو حلف أن لا یکلم إنسانا فی الجاهلیة ثم أسلم (6697)، ومسلم، کتاب الأیمان، باب نذر الکافر وما یفعل فیه إذا أسلم (4262، 4258)

[2]..... بَابٌ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

نذر کا کفارہ دینے کا بیان

2379۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَحُجَّ لِلَّهِ مَاشِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). ❶

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں: میری بہن نے اللہ کے لئے پیدل اور ننگے سر حج کی نذر مانی' میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: "اپنی بہن سے کہو وہ چادر اوڑھے اور سواری کرے اور تین دن روزہ رکھے۔"

2380۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ لِتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' عقبہ کی بہن نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی نذر کی کوئی ضرورت نہیں وہ سواری کرے اور (کفارہ کے طور پر) قربانی کرے۔"

فوائد:..... اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا کوئی نیکی نہیں، دین سے دور لوگ اپنی تمام تقصیروں کا کفارہ بامشقت نذر سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے پیدل یا سائیکل وغیرہ پر کسی سرکار یا پیر صاحب کے دربار کی حاضری دے دی تو ہم بخشے جائیں گے یہ عمل عبث ہونے کے ساتھ ساتھ شرک کے زمرہ میں بھی آتا ہے۔ دین میں جائز نذر کی بھی ترغیب نہیں چہ جائے کہ شرکیہ امور پر مشتمل نذر مانی جائے۔ احادیث میں واضح راہنمائی موجود ہے۔

2381۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب من نذر المشي الى الكعبة (1866) ومسلم، كتاب النذر، باب من نذر أن يمشي الى الكعبة (4226-4227)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب من رأى عليه كفارة اذا كان في معصية (3296-3297 3295) والبيهقي، كتاب النذور، باب الهدي فيها ركب 10/79 واخرجه احمد 1/239

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا الشَّيْخِ فَقَالَ ابْنَاهُ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. فَقَالَ ارْكَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بوڑھے کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' اس کے بیٹوں نے کہا: اس نے چلنے کی نذر مانی تھی' آپ نے فرمایا: ''سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تمہاری نذر سے تجھ سے بے پرواہ ہے۔''

[3]..... بَاب لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

اللہ کی نافرمانی میں نذر نہ ہونے کا بیان

2382۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ .....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی نافرمانی کی نذر پوری نہیں کی جاتی ہے۔ اور نہ ہی وہ نذر جس کا ابن آدم (اس کے اختیار میں نہ ہو)۔''

2383۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی اس کی اطاعت کرے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النذر، باب من نذر أن یمشی إلی الکعبة (4224)؛ ابن ماجہ، کتاب الکفارات، باب من نذر أن یحج ماشیا (2135)

❷ صحیح مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ ولا فیما لا یملک العبد (4221)؛ ابن ماجہ، کتاب الکفارات، باب النذر فی المعصیة (2124)

❸ صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فیما لا یملک وفی معصیة (3289)؛ النسائی، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی المعصیة (3812)

فوائد:..... نذر پورا کرنا واجب ہے بصورت دیگر آدمی گنہگار ہوگا اگر کسی وجہ سے نیک نذر پوری نہ ہو سکے تو قسم کی طرح کفارہ ادا کرنے سے نذر کا وجوب ختم ہو جاتا ہے نافرمانی کی نذر ماننے والے اور کفارہ دے کر معافی مانگنی چاہیے۔

[4] بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَيُجْزِئُهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِمَكَّةَ

جس شخص نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہو تو اسے مکہ میں نماز پڑھنا کافی ہونے کا بیان؟

2384۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي بَقِيَّةَ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ صَلِّ هَا هُنَا فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَشَأْنُكَ إِذَنْ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ نے آپ کو فتح دی تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا: "یہیں نماز پڑھو۔" اس نے تین دفعہ دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تجھے اختیار ہے۔"

[5]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ — نذر کی ممانعت

2385۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نذر سے کچھ بدلتا نہیں ہے اس سے صرف بخیل آدمی کا مال نکالا جاتا ہے۔"

[6]..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَحْلِفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے کی ممانعت

2386۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ ......

---

❶ صحيح: أخرجه أحمد ... 4/304-305 والبيهقي في السنن، باب من نذر ... 10/82

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب القدر، باب إلقاء العبد النذر إلى القدر (6608)، ومسلم، كتاب النذر، باب النهي عن النذر وأنه لا يرد شيئًا (4212) وابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النهي عن النذر (2122).

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک قافلہ میں چل رہے تھے اور وہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔“

[7]..... بَابٌ فِي الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں ’ان شاء اللہ‘ کہنے کا بیان

2387۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی معاملہ پر قسم کھائی اور ان شاء اللہ کہا وہ مختار ہو گیا۔“

2388۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ فَعَلَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قسم کھائی پھر ان شاء اللہ کہا وہ مختار ہو اگر چاہے تو کرے چاہے تو نہ کرے۔“

[8]..... بَابٌ الْقَسَمُ يَمِينٌ

لفظ ’قسم‘ بھی قسم ہی ہے

2389۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا (6108) ومسلم، كتاب الأيمان، باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى (4233)

❷ صحيح: ابن حبان (4339) أخرجه أبوداؤد، كتاب الأيمان، باب الاستثناء في اليمين (1531) والنسائي في الكتاب الأيمان، باب من حلف فاستثنى (3702)

❸ صحيح: تخریج گزر چکی ہے۔

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ لَا تُقْسِمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَدِيثُ فِيهِ طُولٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا: "قسم نہ کھاؤ" ابوبکر کہتے ہیں یہ لمبی حدیث ہے۔

[9]... بَابٌ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

جو شخص قسم کھائے پھر کسی اور کام میں اس سے زیادہ بھلائی دیکھے

2390۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ...

عَمْرٍو زَمَنَ الْحَجَّاجِ يُحَدِّثُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ فَحَلَفَ أَنْ لَا يُعْطِيَهُ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ. ❷

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ جو مرۃ کے بیٹے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے۔ ایک شخص نے عدی بن حاتم سے سوال کیا (کچھ مانگا)، انہوں نے قسم کھائی کہ وہ اسے کچھ نہ دیں گے پھر کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ وہ فرماتے تھے: "جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر کسی اور کام میں اسے بھلائی نظر آئے تو بھلائی والا کام کرے۔ اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔" (تو میں تمہیں نہ دیتا)

2391۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ...

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ

سیدنا عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! تم امارت مت مانگو اگر تمہیں مانگنے سے دی جائے گی تو تم پر چھوڑ دی جائے گی اور اگر بن مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے

❶ اسنادہ ضعیف: تخریج حدیث متفق علیہ ہے یہ حدیث (2207) نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے

❷ صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمینا فرأی غیرها خیرا منها (1651) ونسائی، کتاب الأیمان، باب الکفارة بعد الحنث (3794)

أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا فَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. ❶

گی اور جب تم قسم کھاؤ پھر کسی اور بات میں بھلائی نظر آئے تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور بہتر کام کرو۔"

2392۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ. ❷

حسن: عبدالرحمن بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[10] ... بَابِ إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ

اس شخص کے متعلق جس کے ذمہ غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہو

2393۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ...

عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عَلَى أُمِّي رَقَبَةً وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً سَوْدَاءَ نُوبِيَّةً أَفَتَجْزِءُ عَنْهَا قَالَ ادْعُ بِهَا فَقَالَ أَتَشْهَدِينَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. ❸

شرید کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اور کہا: میری والدہ کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے میرے پاس سیاہ رنگ کی حبشی لونڈی ہے کیا وہ کفایت کر جائے گی؟ فرمایا: اسے بلاؤ پھر فرمایا: "کیا تو گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' اس نے کہا: "جی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔"

[11] ... بَابِ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ وَهُوَ يُوَرِّكُ عَلَى يَمِينِهِ

ظاہری بات کے خلاف قسم کھانے والے آدمی کا بیان

2394۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ......

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب كفارات الأيمان، باب الكفارة بعد الحنث وقبله (6722) ومسلم، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينا (4257-4258)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث کی طرح آئی ہے۔

❸ اسنادہ حسن: محمد بن عمرو کی وجہ سے، صحیح ابن حبان (189)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا صَدَّقَكَ بِهِ صَاحِبُكَ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری اس قسم کا یقین ہوگا جس کی تمہارے ساتھی نے تصدیق کی۔“

فوائد: ...... قسم کا مفہوم وہی معتبر ہوگا جو قسم دلانے والا سمجھتا ہوگا، چکر بازی سے ذو معنی جملہ کہہ کر قسم دلانے والے کو دھوکہ دینا ہرگز درست نہیں ہے صحیح مسلم۔ الایمان: 1653 میں آپ ﷺ کے واضح الفاظ " إِنَّمَا الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔ " قسم صرف قسم دلانے والے کی نیت پر ہوگی۔

[12] .... بَابُ بِأَيِّ أَسْمَاءِ اللّٰهِ حَلَفْتَ لَزِمَكَ

اللہ کے جس نام کی قسم کھائے اسے لازمی پورا کرنے کا بیان

2395۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ. [والله أعلم بالصواب.] ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس طرح قسم کھاتے تھے: ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“ (واللہ اعلم بالصواب)

❶ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب يمين الحالف على نية المستحلف (4259-4260) و ترمذي، كتاب الأحكام، باب ما جاء أن اليمين على ما يصدقه صاحبه (1354) وابن ماجه، كتاب الكفارات، باب من ورى في يمينه (2120)

❷ صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي صلعم (6628) ابو داؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب ما جاء في يمين النبي صلعم ما كانت؟ (3263)

۱۵...... ومن كتاب الديات

دیت کے بیان میں

"الدِّيات" یہ الدِّية کی جمع ہے جو کہ باب ودی سے مصدر ہے اس کے معنی خون بہادینا ہے یعنی کسی بھی زخمی ہونے والے یا مقتول کے ورثہ کو مال دینا۔ اصطلاحی طور پر ہر دیت ایسے مال کو کہتے ہیں جو کہ کسی انسانی جان یا عضو کے ہلاک ہوجانے پر مذکورہ شخص یا اس کے ورثہ کے حوالے کیا جاتا ہے۔

[1]..... بَاب الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ

عمداً قتل کرنے کی دیت کا بیان

2396۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ السُّلَمِيِّ ......

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا ۔ ❶

ابو شریح خزاعی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس کو خون یا زخم سے صدمہ پہنچے اسے تین باتوں کا اختیار ہے اگر چوتھی بات کو تلاش کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت لے پھر اگر ان میں سے کسی کو اختیار کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

❶ ضعیف منکر: ابو داؤد، کتاب الديات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم (4496) وابن ماجه، كتاب الديات، باب من قتل له قتيل فهو بالخيار بين إحدى ثلاث (2623)

فوائد:...... (۱) "الـخبـل" یہ اعضاء کی خرابی پر غلط بولا جاتا ہے نیز "العقل" اس سے مراد دیت ہے اس کا لفظی معنی باندھنا ہے چونکہ قاتل وہ دیت کے طور پر مقتول کے گھر اونٹ باندھ آتا ہے تو اس سے اس کا نام "عقل" پڑ گیا۔ (۲) یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے بہر حال بات درست ہے کہ مقتول کے ورثہ یا مظلوم کو ان تین چیزوں میں ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ قرآن وسنت سے اس کا ثبوت ملتا ہے ان کے علاوہ چوتھا راستہ اختیار کرنا حرام ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (البقرہ:178) جس نے اس کے بعد زیادتی کی اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

2397۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ......

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد اعْتَبَطَ قَتَلَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ. ❶

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا: "جس نے کسی مسلمان کو ناحق مار ڈالا جس پر دلیل قائم ہو تو اس نے اپنے ہاتھوں قصاص خرید لیا۔ مگر یہ کہ مقتول کے رشتہ دار راضی ہو جائیں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "اعتبط" کا معنی ہے: اس نے ناحق مار ڈالا۔"

فوائد:...... (۱) "اعتبط" کہتے ہیں کسی کو بلا جرم مار دینے کو۔ (۲) اسلام میں تین جرم ہیں جن کی بنا پر کسی مومن کو قتل کیا جاسکتا ہے۔ (ا) شادی شدہ زانی (ب) مرتد (ج) کسی کے بدلے میں۔ ان کے علاوہ بلا جرم کسی کو مارنا شریعت میں ناقابل قبول ہے (۳) مقتول کے اولیا کو ان میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے تو قصاص لے لیں یا پھر دیت یا معاف کر دیں۔ اور وہ اس پر رضامند ہوں۔

[2]...... بَابٌ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

2398۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ..........

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایک شاہد موجود ہے۔ کتاب العلم باب کتابة العلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ إِلَى خَيْبَرَ مَعَ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ يُرِيدُونَ الْمِيرَةَ بِخَيْبَرَ قَالَ فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُتِلَ فَتُلَّتْ عُنُقُهُ حَتَّى نُخِعَ ثُمَّ طُرِحَ فِي مَنْهَلٍ مِنْ مَنَاهِلِ خَيْبَرَ فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَغَيَّبُوهُ ثُمَّ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَتَقَدَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ ذَا قَدَمٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَابْنَا عَمِّهِ مَعَهُ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَيِّصَةُ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا وَهُوَ صَاحِبُ الدَّمِ وَذَا قَدَمٍ فِي الْقَوْمِ فَلَمَّا تَكَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكُبْرَ الْكُبْرَ)) قَالَ فَاسْتَأْخَرَ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ثُمَّ هُوَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُسَمُّونَ قَاتِلَكُمْ ثُمَّ تَحْلِفُونَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ يَمِينًا ثُمَّ نُسَلِّمُهُ إِلَيْكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ عَلَى مَا لَا نَعْلَمُ مَا نَدْرِي مَنْ قَتَلَهُ إِلَّا أَنَّ يَهُودَ عَدُوُّنَا وَبَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُتِلَ قَالَ: ((فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَبُرَآءُ مِنْ دَمِ صَاحِبِكُمْ ثُمَّ يَبْرَءُونَ مِنْهُ)). قَالُوا مَا كُنَّا لِنَقْبَلَ

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بن ابوحثمہ کہتے ہیں عبداللہ بن سہل بن ابو حثمہ جو حارثہ قبیلے سے تھے وہ اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ خیبر کو غلہ لینے کے لئے گئے۔ عبداللہ پر ظلم کیا گیا وہ قتل کر دیئے گئے۔ ان کی گردن اس طرح موڑ دی گئی کہ وہ ٹوٹ گئی۔ اور خیبر کے ایک گھاٹ میں انہیں ڈال دیا گیا۔ ان کے ساتھی انہیں دیکھ کر چلائے۔ اور انہیں نکال کر چھپا دیا۔ پھر وہ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ان کے بھائی عبدالرحمن بن سہل آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے کہ ان کا ایک خاص مقام تھا آئے ہوئے تھے۔ ان کے دونوں چچا زاد بھائی حویصہ بن مسعود اور محیصہ ان کے ساتھ تھے۔ عبدالرحمن گفتگو کرنے لگے۔ وہ سب سے کمسن تھے۔ وہی خون کے مدعی تھے۔ اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ فضل وشرف والا تھے وہ بات کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بڑے کو موقع دو۔" وہ پیچھے ہٹ گئے تو محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے قاتل کا نام لے کر پھر اس پر پچاس قسمیں کھاؤ پھر ہم اسے تمہارے سپرد کر دیں گے۔" انہوں نے کہا: "یا رسول اللہ! ہم نہ معلوم بات پر کس طرح قسم کھائیں ہم نہیں جانتے کہ اسے کس نے قتل کیا البتہ یہود ہمارے دشمن ہیں۔ انہی کے درمیان وہ قتل کئے گئے۔" آپ نے فرمایا: "پھر وہ تمہارے مقابلہ میں قسمیں کھائیں گے کہ وہ تمہارے ساتھی کے خون سے بری ہیں پھر اس سے بری ہو جائیں گے۔" انہوں نے کہا: "ہم یہود کی قسموں کا کیسے یقین

أَيْمَانَ يَهُودَ مَا فِيهِمْ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يَحْلِفُوا عَلَى إِثْمٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. ❶

کریں گے جھوٹی قسمیں اٹھانا ان میں کوئی بڑی بات نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پاس سے سو اونٹنیاں دیت دے دیں۔

فوائد:...... (۱) ''السمیرة'' غلہ وغیرہ کو کہتے ہیں کہ جسے خرید وفروخت کے لیے حاصل کیا گیا ہو۔ ''نخع'' کہتے ہیں بری طرح مارنے کو۔ (۲) اہل کتاب سے خرید وفروخت جائز ہے (۳) مجلس میں بڑے آدمی کو ترجیح دینی چاہیے کہ وہ بات کرے (۴) اگر کسی کا کوئی عزیز کسی بستی کے باہر یا آس پاس مقتول ملے تو بستی والوں میں سے کسی شخص یا جماعت کو نامزد کر کے اس سے میت کے اولیا پچاس قسمیں اٹھالیں کہ نہ ہم نے مارا نہ ہی ہم قاتل کے بارے علم رکھتے ہیں ایسی صورت میں ملزم بری ہو جائیں گے اسے قسامہ کہا جاتا ہے (۵) اگر معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔

[3]..... بَابُ الْقَوَدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا بیان

2399۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ...........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ. ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا اس میں یہ تحریر بھی تھی: ''عورت کے بدلہ میں مرد قتل کیا جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا قصاص میں مرد وعورت برابر ہیں مرد کے بدلے عورت اور عورت کے بدلے مرد کو قتل کر دیا جائے گا۔ (۲) اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن بخاری ومسلم میں اس کا شاہد موجود ہے جس سے اس معنی کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجزیۃ، باب الموادعۃ والمصالحۃ مع المشرکین بالمال وغیرہ..... (3173) ومسلم، کتاب القسامۃ، باب القسامۃ (4334)

❷ ضعیف: تخریج اگلی متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

[4].... بَابُ كَيْفَ الْعَمَلُ فِي الْقَوَدِ — قصاص کے طریقہ کا بیان

2400۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَجِيءَ بِهِ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کام کس نے کیا: فلاں نے یا فلاں نے حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: ہاں! آپ نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو اسے لایا گیا اس نے اعتراف کر لیا۔ تو نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

فوائد:..... قصاص میں اسی طرز کو اپنایا جائے گا جو مجرم نے اپنایا تھا۔

[5].... بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کرنے کا بیان

2401۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عَلِمْتَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ الرَّجُلَ فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِمُشْرِكٍ . ❷

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے امیر المؤمنین! کیا آپ کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور وحی کو بھی جانتے ہیں''؟ کہا: ''نہیں اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو اگایا اور نفس کو پیدا کیا مجھے اور کچھ معلوم نہیں مگر سمجھ جو اللہ تعالیٰ آدمی کو قرآن کے متعلق دیتا ہے اور جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے کہا: صحیفہ میں کیا ہے؟ کہا: ''دیت دینا اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو مشرک کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔''

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الخصومات، باب ما یذکر فی الأشخاص والخصومة بین المسلم والیهود (2413) ومسلم، کتاب القسامة، باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیره (1434)

❷ صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب لا یقتل المسلم بالکافر (6915) والترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء لا یقتل مسلم بکافر (1413) وابن ماجه، کتاب الدیات، باب لا یقتل مسلم بکافر (2658)

فوائد:...... (۱) دورِ صحابہ میں بھی صحیفہ میں احادیث لکھی ہوئی موجود تھیں اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ سنت چونکہ عہد رسالت میں مدون نہیں تھی اس لیے حجت نہیں ان کی یہ بات قطعی غلط ہے (۲) استاذ کے بتائے ہوئے سبق میں سے مشکل جگہ لکھ لینا مسنون اور طالب علم کی سمجھداری کی علامت ہے۔ (۳) کسی کافر کے بدلے مسلم کو قصاص میں قتل نہیں کیا جا سکتا چاہے ذمی ہو کہ معاہد ہو کہ مسلمانوں سے برسر جنگ ہو، اس کے بارے اختلاف ہے یہاں حدیث میں کافر کے لفظ کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی کے بدلے بھی مسلم کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہاں دیت دینا ہوگی۔ (نیز قرآن میں ہے: وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ (النساء: 92) اور اگر مقتول ایسی قوم سے ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہے تو ان کو دیت دینی ہے اور ایک گردن آزاد کرنی ہے۔

[6] ... بَابٌ فِي الْقَوَدِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ

بیٹے اور باپ کے درمیان قصاص کا بیان

2402۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسجد میں حد نہیں لگائی جائے گی اور نہ بیٹے کے بدلے میں باپ سے قصاص لیا جائے گا۔“

فوائد:...... (۱) مساجد میں حدود کا قیام ممنوع ہے (۲) باپ اگر بیٹے کو سزا دیتے ہوئے اسے زخمی کر دے یا کوئی بھی نقصان کر دے بدلے میں والد سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

[7] ... بَابٌ فِي الْقَوَدِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ

مالک اور غلام کے درمیان قصاص کا بیان

2403۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ)). قَالَ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ هَذَا الْحَدِيثَ وَكَانَ يَقُولُ لَا

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اسے زخمی کرے گا ہم اسے زخمی کریں گے۔ (جدع کا معنی ہے ناک وغیرہ کاٹنا)“ قتادہ نے

❶ صحیح: تحقیق حدیث طرق و شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد 4/340، 341 و الصحیحۃ 4/77

يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ. ❶

کہتے ہیں: پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہتے تھے: غلام کے بدلے میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔"

فوائد:...... غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرنے کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث مروی نہیں اور نہ ہی منع کے بارے لہٰذا علماء اس بارے مختلف ہیں جن سے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[8]..... بَاب لِمَنْ يَعْفُوْ عَنْ قَاتِلِهٖ

اپنے (عزیز کے) قتل کو معاف کرنے والے شخص کا بیان

2404۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ حَمْزَةَ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ ......

عَنْ أَبِيْهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ أُتِيَ بِالرَّجُلِ الْقَاتِلِ يُقَادُ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ: ((أَتَعْفُوْ؟)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ؟)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَتَقْتُلُهُ؟)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوْءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ)). قَالَ فَتَرَكَهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ. ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت نبی ﷺ کے پاس موجود تھا جب ایک قاتل آدمی لایا گیا جو رسی میں بندھا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے رشتہ دار سے فرمایا: "کیا تم معاف کرتے ہو؟" اس نے کہا: "نہیں۔" آپ نے فرمایا: "دیت لیتے ہو؟" اس نے کہا: "نہیں۔" آپ نے فرمایا: اسے قتل کرو گے؟ اس نے کہا: "جی ہاں۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو اسے معاف کر دے تو تیرا اور تیرے ساتھی کا گناہ اس پر ہوگا۔" اس نے اسے چھوڑ دیا۔ وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا حالانکہ اسے معاف کر دیا تھا۔

فوائد:...... (١) "نِسْعَةٌ" چمڑے کا تسمہ ہوتا ہے جو کہ اونٹ کے لیے بطور لگام استعمال ہوتا ہے (٢) حاکم، قاضی مقتول کے ورثہ کو معافی کی ترغیب دے سکتے ہیں لیکن خود معاف نہیں کر سکتے۔ اسلامی نقطہ نظر سے

---

❶ منقطع ضعيف: حسن کا سمرۃ سے سماع ثابت نہیں۔ أخرجه ابو داؤد، كتاب الديات، باب من قتل عبده (4515) والنسائي، كتاب القسامة، باب القود من السيد للمولى (4750) وابن ابي شيبة 9/387، والحاكم 4/367

❷ صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب صحة الإقرار بالقتل (4364-4363)، والبيهقي في السنن، باب الترغيب في العفو عن القصاص 8/55، وابو داؤد، كتاب الديات، باب الامام يأمر بالعفو في الدم (4499)

یہ حق فقط مقتول کے اولیاء کو ہے (۳) ورثہ کو معافی، دیت یا قصاص ان تینوں میں سے ایک کا اختیار ہے (۴) معاف کر دینا مقتول اور اس کے ولی کے گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔

[9]..... بَابُ التَّشْدِيدِ فِي قَتْلِ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ

مسلمان کے قتل میں سختی کا بیان

2405۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ أَوِ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو قتل کرنا یا جھوٹی قسم اٹھانا۔“ شعبہ کو شک ہے۔

فوائد:..... ”کبائر“ سے مراد ایسے گناہ ہیں جو کہ نیکیوں کے سبب خود بخود معاف ہونے کی بجائے ان کے لیے خصوصی مغفرت کی ضرورت ہوتی ہے اگر توبہ نہ کی جائے تو یہ دخول جہنم کا سبب بن جاتے ہیں۔

[10]..... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

خودکشی کی وعید کا بیان

2406۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی پر لعنت کرنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی چیز سے خودکشی کرے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔“

فوائد:..... (۱) بلاوجہ کسی مومن پر لعن طعن کرنا کبیرہ گناہ کی مانند ہے (۲) خودکشی کرنا حرام ہے (۳) جرم کی مثل ہی آخرت میں عذاب بھگتنا پڑے گا۔

❶ صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب اليمين الغموس (6675)؛ ترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة النساء (3021)؛ والنسائي، كتاب تحريم الدم، باب ذكر الكبائر (4022)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن (6047)؛ ومسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه (298-299-300)

2407۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے آپ کو کسی تیز چیز سے ہلاک کرے گا تو وہ اسے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔ اور جو زہر سے خودکشی کرے گا وہ اپنے ہاتھ میں زہر لئے ہوئے اسے پیتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا' اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ جہنم میں پہاڑ سے گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔''

[11]..... بَابٌ كَمِ الدِّيَةُ مِنَ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

چاندی سے دیت دینے کی مقدار کا بیان

2408۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ .

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَهُوَ قَوْلُهُ: ﴿يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے آدمی کو مار ڈالا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر کی اور اس آیت سے یہی مراد ہے: ''یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے اور وہ ان سے صرف اسی وجہ سے ناراض ہیں کہ انہیں اللہ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الطب، باب شرب السم والدواء به وبما يخاف منه (5778)، ومسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه (206)

❷ مرسل: أخرجه أبو داود، كتاب الديات، باب الدية كم هي (4546)، والترمذي، كتاب الديات، باب الدية كم هي من الدراهم (1388-1389)، والنسائي، كتاب القسامة، باب ذكر الدية من الورق (4817-4818)

اور ان کے رسول ﷺ نے اپنے فضل یعنی دیت سے

مالدار کر دیا ہے۔" (سورۃ التوبہ: ۷۴)

فوائد:..... دیت اونٹ اور نقدی دونوں صورتوں میں ادا کی جا سکتی ہے آپ ﷺ نے دینار ایک ہزار مقرر کیے تب دینار چونکہ 12 درہم کا ہوتا تھا اس لیے دینار ایک جگہ درہم بارہ ہزار ادا کرنا ہوں گے۔ حدیث میں ہے: "علی اهل الذهب الف دينار ." (مؤطا) سونے والوں پر ہزار دینار ہیں نیز جیسا کہ آئندہ آ رہا ہے۔

2409۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ . ❶

سیدنا ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا تھا: "جس کے پاس سونا ہو اس کے ذمہ (دیت) ہزار دینار ہے۔"

[12]..... بَاب كَمِ الدِّيَةُ مِنَ الْإِبِلِ

اُونٹوں سے دیت کی گنتی کا بیان

2410۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.......

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلِ ذِي رُعَيْنٍ وَمَعَافِرَ

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو یوں لکھا کر بھیجا: "محمد نبی ﷺ کی طرف سے ذی رعین معافر اور ہمدان کے بادشاہوں شرحبیل بن عبد کلال حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کی طرف اور اس تحریر میں یہ بھی تھا: "کسی کے قتل میں سو اونٹ دیت ہے۔"

❶ ضعیف: صحیح ابن حبان (6559) ونیل الاوطار للشوکانی 7/163-164

وهمدان فكان في كتابه وإن في النفس الدية مائة من الإبل)). ❶

فوائد:...... قتل کی دیت اونٹوں کی صورت میں سو اونٹ ہوں گے یہ سند اگرچہ ضعیف ہے بہرحال ابوداؤد میں اس کا شاہد موجود ہے جس کو امام البانی رحمہ اللہ نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

2411۔ حدثنا الحكم بن موسى حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داود حدثني الزهري

عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ كتب إلى أهل اليمن وكان في كتابه وفي الأنف إذا أوعب جدعه الدية وفي اللسان الدية وفي الشفتين الدية وفي البيضتين الدية وفي الذكر الدية وفي الصلب الدية وفي العينين الدية وفي الرجل الواحدة نصف الدية وفي المأمومة ثلث الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الإبل. ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف خط لکھا جس میں یہ تحریر بھی تھی: ''ناک جب جڑ سے کاٹی جائے تو اس کی ایک دیت ہے، اور زبان میں بھی ایک دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی ایک دیت ہے اور دونوں خصیوں میں پوری دیت ہے اور ذکر کی ایک دیت پوری ہے پیٹھ کی دیت ہے دونوں آنکھوں کی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں کی نصف دیت ہے سر کے گہرے زخم میں تہائی دیت ہے۔ جائفہ (دماغ یا پیٹ کا زخم) میں تہائی دیت ہے اور منقلہ (ہڈی کو توڑنے والی ضرب وچوٹ) میں پندرہ اونٹ ہیں۔''

فوائد:...... (۱) ''المأمومة'' ایسے زخم کو کہتے ہیں جو سر کو پھاڑتا ہوا دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔ ''الجائفة'' ایسا زخم جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے۔ ''المنقلة'' یہ وہ چوٹ ہے جس سے ہڈی نکل آئے یا منتقل ہو جائے مراد لوٹ جائے۔ (۲) پوری ناک، زبان، دونوں ہونٹ، خصیتین، ذکر، پشت، دونوں آنکھیں اور دونوں ٹانگیں۔ ان میں پوری دیت ہوگی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار فرماتے ہیں (السیل الجرار) ابن قدامہ

---

❶ إسناده ضعيف: لیکن ابوداؤد (كتاب الديات باب ديات الأعضاء) (4564) السنن الکبری اور المصنف...... اس کے شواہد موجود ہیں۔

❷ إسناده صحيح: سابقہ تعلیقات ملاحظہ کریں۔

کے مطابق اس کا کوئی مخالف نہیں۔ (واللہ اعلم)

[13]..... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ فِي أَخْذِ دِيَةِ الْخَطَإِ
غلطی سے مارے گئے شخص کی دیت کا بیان

2412۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ فِي الْخَطَإِ أَخْمَاسًا . ❶

سیدنا عبداللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطا سے مارے گئے شخص کی دیت میں پانچ اقسام کے اونٹ مقرر کئے۔

فوائد:..... امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور ساتھ اخماس کی تفصیل بھی دی ہے بہرحال یہ حدیث ضعیف ہے۔ جبکہ صحیحا یہی مروی ہے کہ "الا ان دية الخطأ شبه العمد ." (ابوداود: حسن) خبردار! یقیناً خطا کی دیت عمد کی طرح ہی ہوتی ہے جو کہ سو اونٹنیاں جبکہ چالیس حاملہ ہوں۔ لہٰذا غلطی سے بھی اگر کوئی قتل ہو جائے تو سو اونٹ ہی ادا کرنا پڑیں گے۔

[14]..... بَاب الْقِصَاصِ بَيْنَ الْعَبِيدِ
غلاموں کے درمیان قصاص کا بیان

2413۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ عَبْدًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ يَدَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا . ❷

سیدنا عمران بن حصین سے منقول ہے غریبوں کے ایک غلام نے امیروں کے غلام کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے مالکوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! یہ غریبوں کا غلام ہے؟ تو نبی ﷺ نے اس کے ذمہ کچھ مقرر نہیں کیا۔

---

❶ ضعیف: اس میں حجاج ضعیف ہے۔ أخرجه أحمد 1/384، والبیهقی فی السنن باب من قال هی أخماس 8/75

❷ حسن: أبوداود، كتاب الديات، باب جناية العبد يكون للفقراء (4590)، والنسائي، كتاب القسامة، باب سقوط القود بين المماليك فيما دون النفس (4765)

فوائد:...... غلاموں کے معاملے میں بھی اگرچہ دیت وقصاص کا اہتمام کیا جائے گا بہر حال یہ آزاد لوگوں کی طرح ضروری نہیں بلکہ اس میں تخفیف کی گنجائش ہے۔

[15]..... بَاب فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کا بیان

2414۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ)). قَالَ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)). ❶

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں برابر ہیں۔“ میں نے کہا: دس دس اونٹ؟ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“

فوائد:...... ہر انگلی کی دس اونٹ دیت ہے یا اس کے بقدر نقدی جیسا کہ پیچھے ابھی بیان ہوا ہے انگلیوں میں پاؤں ہاتھ کی بھی انگلیاں برابر ہیں چاہے انگوٹھا یا چھنگلی۔ دیکھیے آئندہ احادیث۔

2415۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَذَا وَهَذَا سَوَاءٌ وَقَالَ بِخِنْصَرِهِ وَإِبْهَامِهِ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ برابر ہیں“ اور اپنی چھنگلی اور انگوٹھے کی طرف اشارہ کیا۔“

2416۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.........

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ: فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❸

سیدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ: ”ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ (دیت) ہیں۔“

---

❶ جید، صحیح: أبو داود، كتاب الديات، باب ديات الأعضاء(4557) والنسائي، كتاب القسامة، باب عقل الأصابع (4860) وابن ماجه، كتاب الديات، باب دية الأصابع(2654)

❷ صحيح البخاري، كتاب الديات، باب دية الأصابع(6895) كتاب الديات، باب ما جاء في دية الأصابع(1392) وابن ماجه كتاب الديات، باب دية الأصابع(2652)

❸ ضعيف: صحيح ابن حبان(6559)

[16]... باب في المُوضِحة

موضحہ (ہڈی کو ننگا کرنے والے زخم) کی دیت کا بیان

2417- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. ❶

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موضح کے متعلق پانچ پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

فوائد:..... (۱) "الْمَوَاضِح" "الْمُوضِحَة" کی جمع ہے یہ ایسے زخم پر بولا جاتا ہے جو ہڈی ننگی کر دے۔ (۲) ایسے زخم میں پانچ اونٹ دیت ہوگی۔

2418- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❷

سیدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ "ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ اور موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں۔"

[17]... بَابٌ فِي دِيَةِ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان

2419- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کے متعلق

❶ إسناده حسن ... وأخرجه أبوداود، كتاب الديات، باب ديات الأعضاء (4566)، والترمذي، كتاب الديات، باب ما جاء في الموضحة (1393)، والنسائي، كتاب القسامة، باب المواضح (4867)

❷ إسناده ضعيف: لیکن اس حدیث کے شواہد موجود ہیں دیکھیے حدیث نمبر 2399، 2409، 2410، 2413 اس میں اس حدیث کے اطراف گزر چکے ہیں۔

الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. ❶	پانچ' پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

2420۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❷	ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔

[18]..... بَابٌ فِيمَنْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ

اس شخص کے متعلق جس نے کسی کا ہاتھ کاٹا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

2421۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ قَالَ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ)). ❸	سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو کاٹنے والے کے دو اگلے دانت گر گئے لوگ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے تیرے لئے کوئی دیت نہیں ہے۔''

فوائد:..... معلوم ہوا اگر دفاع، بچاؤ کرتے ہوئے مخالف کا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ رائیگاں جائے گا۔

[19]..... بَابُ الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ

جانور کے زخم کا تاوان نہ ہونے کا بیان

2422۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

---

❶ إسناده حسن: أخرجه أبو داود، كتاب الديات، باب ديات الأعضاء (4563) والنسائي، كتاب القسامة، باب عقل الأسنان (4856) وابن ماجه، كتاب الديات، باب دية الأسنان (2651)
❷ إسناده ضعيف: لیکن ما قبل حدیث اس کی شاہد ہے۔
❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب إذا عض رجلا فوقعت ثناياه (6892) ومسلم، كتاب القسامة، باب [illegible] العضة (4773)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❶

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے، کنویں اور کان کے نقصان کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔“

فوائد:...... (۱) جانور سے پہنچنے والا نقصان، کنویں کی کھدائی کے دوران یا کان میں ہونے والے کسی بھی قسم کے نقصان کا مالک یا کام لینے والا ذمہ دار نہ ہوگا۔ تو گویا ایسے خطرے والے کام جن میں مالک بے اختیار ہو تو ایسے کاموں میں وہ بری ذمہ ہوگا۔ (۲) پوشیدہ خزانہ ملے تو اس میں پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروانا ہوگا۔ پھر بقیہ مال اس شخص کے لیے پاک ہوگا۔

2423۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے۔ کنویں اور کان کا ہرجانہ باطل ہے اور رکاز (دفن شدہ دھاتوں) میں پانچواں حصہ ہے۔“

2424۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❸

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کان باطل ہے، چرنے والے جانور ضائع ہیں، کنواں رائیگاں اور دفینے (زمین میں قدرتی گڑی ہوئی معدنیات) میں پانچواں حصہ ہے۔“

[20] ... بَابٌ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ — پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

2425۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ...

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الدیات، باب المعدن جبار والبئر جبار (6912)، مسلم، کتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبئر (440)

❷ اسنادہ حسن: یہی حدیث تخریج حاشیہ (1710) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ فَتَغَايَرَتَا فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى فِيهِ غُرَّةً وَجَعَلَهَا عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ. ❶

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں تھیں ان دونوں آپس میں غیرت کھا گئیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کے خیمے کی چوب سے مارا اور اسے اور پیٹ کے بچے دونوں کو قتل کر دیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لائے۔ تو آپ نے پیٹ کے بچہ کے بدلہ میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا اور اس کو عورت کے عصبہ (باپ کی جانب سے رشتہ دار) کے ذمہ مقرر کیا۔

2426۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ ۔۔۔۔۔۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچہ کے متعلق لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: ”دو عورتوں میں جھگڑا ہوا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا تو نبی ﷺ نے بچے کے متعلق ایک لونڈی یا غلام کا فیصلہ کیا اور فرمایا عورت کے بدلے عورت قتل کی جائے۔“

[21]..... بَابُ دِيَةِ الْخَطَإِ عَلَى مَنْ هِيَ

خطا سے مارے گئے شخص کی دیت کے ذمہ دار کا بیان

2427۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ۔۔۔۔۔۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب جنين المرأة (6905) ومسلم، كتاب القسامة، باب دية الجنين ووجوب الدية ... (4339) و(4370)

❷ اسناده صحيح: ابوعاصم ابن جریج تحدیث کے صیغہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔ أخرجه ابو داؤد، كتاب الديات، باب دية الجنين (4572) والنسائي، كتاب القسامة، باب قتل المرأة بالمرأة (4753) وابن ماجه، كتاب الديات، باب دية الجنين (2641)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا فِي الدِّيَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَتِهَا عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهَا فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هُوَ مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)). مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ اور اس کا پیٹ کا بچہ مر گئے۔ لوگوں نے دیت کے متعلق نبی ﷺ کے پاس جھگڑا کیا تو آپ نے پیٹ کے بچے کے بدلہ میں ایک لونڈی یا غلام کا فیصلہ کیا۔ اور اس کی دیت عورت کے عصبہ کے ذمہ مقرر کی اس کی اولاد اور اس کے ساتھ والے لوگوں کو اس کا وارث بنایا۔ تو حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا: ''میں اس کا تاوان کیسے دوں؟'' جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا اور نہ چیخا اس طرح کا تاوان تو ساقط ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کاہنوں کا بھائی ہے'' (یہ آپ نے) اس لئے (فرمایا کہ اس) نے ان کی طرح قافیہ بندی سے کام لیا۔''

فوائد:...... (۱) پتھر یا اس جیسی کوئی چیز مثلاً لاٹھی، کوڑا وغیرہ چونکہ یہ قتل کی بجائے فقط زخمی کرنے یا چوٹ لگانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ان سے اگر کسی کو خطرناک چوٹ لگنے کے باعث وہ ہلاک ہو جاتا ہے تو اسے قتل خطأ یا شبہ العمد کہیں گے۔ جس میں فقط دیت لی جا سکتی ہے قصاصاً قتل نہیں کیا جا سکتا اور اس میں دیت مغلظہ ہی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ألا ان دية الخطأ شبه العمد." (ابوداؤد: حسن) خبردار یقیناً قتل خطأ کی دیت عمد کی طرح ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے "عقل شبه العمد مغلظ مثل عقل العمد ولا يقتل صاحبه." (حسن، ابوداؤد) شبہ عمد کی دیت عمد کی طرح مغلظ ہوگی (سو اونٹنیاں جن میں چالیس حاملہ ہوں) اور قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا (۲) ناطق وحی کے مقابلے میں کسی کی بات پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی چاہے وہ جتنی بھی عقل کل، پڑھا لکھا کیوں نہ ہو۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب جنين المرأة وأن العقل على الوالد...... (6909) ومسلم، كتاب القسامة باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطاء...... (4367)

[22]..... بَاب الدِّيَةِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ

جس کے عمداً مارے جانے کا شبہ ہو اس کی دیت کا بیان

2428۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ...

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةُ قَتِيلِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلطی سے مارا گیا ہو مگر اس پر قصداً مارے جانے کا شبہ ہو جیسے کوڑے اور لکڑی سے مارا گیا۔ تو اس کی دیت چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔“

فوائد..... (۱) شبہ العمد سے مراد ایسا قتل ہے جو کسی ایسی چیز کے ذریعے ہوا ہو جس سے عموماً بندہ قتل تو نہ ہوتا ہو بہر حال احتمال ہو جیسے لاٹھی، پتھر وغیرہ اسے قتل خطا بھی کہا جاتا ہے یعنی غلطی سے ہونے والا (۲) ایسے قاتل کو قتل نہیں کیا جا سکتا البتہ دیت لی جائے گی حوالہ پچھلے فوائد میں ملاحظہ کیجیے۔ (۳) دیت مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیوں میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں۔

[23]..... بَاب مَنْ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنے والے شخص کا بیان

2429۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِدْرًى يُخَلِّلُ بِهَا رَأْسَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ)) ❷

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ایک مکان میں جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لوہے کی ایک کنگھی تھی جس سے آپ سر کے بال سیدھے کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ”اگر میں جان لیتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اسی کو تیری آنکھ میں مارتا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھنے کے خوف سے ہی تو اجازت مقرر کی گئی ہے۔“

---

❶ صحيح: ابن حبان (6011)، وأخرجه ابو داؤد، كتاب الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد (4547)، والنسائي في القسامة، باب ذكر الاختلاف على خالد الحذاء (4797)

❷ متفق عليه: بخاري، كتاب الديات، باب من اطلع في بيت قوم ففقؤا عينه فلا دية له (6901)، ومسلم، كتاب الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره (5605)

فوائد:...... (۱) "مدریٰ" پیلا ہے کی کنگھی کی سی شکل ہوتی ہے (۲) گھر میں جھانکنے پر اگر مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے یا کوئی اور نقصان کر دے تو ایسا نقصان رائیگاں ہوگا۔ (۳) اجازت کی حکمت یہی ہے کہ کسی ایسی چیز پر نظر نہ پڑ جائے جس کا دیکھنا حرام ہو۔ لہٰذا ضروری ہے کہ کسی کے گھر اجازت ملے تو داخل ہوا جائے۔ بلکہ اپنا گھر بھی ہو تو کھنکھاے بغیر داخل نہ ہوا جائے۔ ہو سکتا آپ کی ماں، بہن پردہ اتارے بیٹھی ہو اور آپ کا اچانک دخول ان کے لیے پریشانی کا باعث بنے۔

2430۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَةٍ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ اطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَقُمْتُ حَتَّى أَطْعَنَ بِهِ عَيْنَكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ)). ❶

سیدنا سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مکان میں تھے۔ اور آپ کے پاس ایک لوہے کی کنگھی تھی جس سے آپ اپنا سر کھجا رہے تھے۔ آپ کو اس وقت ایک شخص نے جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اٹھ کر تیری آنکھ میں اس سے مارتا۔ کیونکہ دیکھنے ہی کے خوف سے تو اجازت مقرر کی گئی ہے۔"

[24]...... بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا
قریشی کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کا بیان

2431۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ ......

عَنْ مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فتح مکہ کے دن انہوں نے فرمایا: "اس دن کے بعد قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر نہ مارا جائے۔"

فوائد:...... یہاں پر محل شاہد یہ ہے کہ قصاص میں قتل کرنا جائز و روا ہے۔

2432۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ ......

---

❶ متفق علیہ: سابقہ حدیث کے زیر گزر چکی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب لا يقتل قرشي صبر بعد الفتح (4203)

سَمِعْتُ مُطِيعًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد فَسَّرُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُقْتَلَ قُرَشِيٌّ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي لَا يَكُونُ هَذَا أَنْ يَكْفُرَ قُرَشِيٌّ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَأَمَّا فِي الْقَوَدِ فَيُقْتَلُ. ❶

سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر سابق حدیث کی طرح ذکر کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: "اس کی تفسیر یوں ہے کہ کوئی قریشی شخص کفر پر نہیں مارا جائے گا یعنی یہ بات نہیں ہوگی آج کے بعد کوئی قریشی شخص کافر ہو۔ لیکن قصاص میں قتل کیا جائے گا۔"

فوائد:...... "کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا" اس کی تفسیر و مطلب یہ ہے کہ قریش چونکہ مکہ کے رہائشی تھے اور فتح مکہ پر ہی مسلمان ہوئے تھے تو یہ گویا ان کے اسلام کی جانب اشارہ تھا کہ انہیں کفر یا ارتداد کی بنا پر قتل نہیں کیا جا سکتا ہے البتہ قصاص میں یہ ممکن ہے۔ واللہ اعلم۔

[25] ... بَابُ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجِنَايَةِ غَيْرِهِ
کسی شخص کو کسی غیر کے جرم میں نہ پکڑنے کا بیان

2443 أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ ......

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَمَعِي ابْنٌ لِي وَلَمْ نَكُنْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ عَرَفْتُهُ بِالصِّفَةِ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ؟)) قُلْتُ ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: ((ابْنُكَ)) فَقُلْتُ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ: ((فَإِنَّ ابْنَكَ هَذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). ❷

سیدنا ابو رمثہ کہتے ہیں میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا۔ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا میں آپ کے پاس گیا رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو وضح وصف سے ہی پہچان لیا۔ میں آپ کے پاس گیا آپ نے فرمایا: "یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟" میں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میرا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے بیٹے کا قصور تمہارے ذمہ اور تمہارا قصور تمہارے بیٹے کے ذمہ نہیں ہوگا۔"

---

❶ صحیح۔ سابقہ حدیث کی تکرار ہی ہے۔

❷ سندہ صحیح: ابن حبان (5995)

فوائد:...... معلوم ہوا مجرم ہی اصل سزا کا مستحق ہوگا اس کے جرم کی سزا اس کے کسی عزیز کو نہیں دی جاسکتی۔ یہ جو رواج ہے کہ اگر کوئی مجرم نہ ملے تو اس کے گھر والوں کو گرفتار کر کے تھانے لا کر بند کر دیا جائے یہ بالکل غیر اسلامی ہے۔

2434۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ ....

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِأَبِي: ((ابْنُكَ هٰذَا؟)) فَقَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: ((حَقًّا؟)) قَالَ: ((حَقًّا أَشْهَدُ بِهِ)) قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي لِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). قَالَ: وَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ﴾[سورة انعام: ١٦٤] ❶

سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے میرے والد سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں رب کعبہ کی قسم! آپ نے فرمایا: سچ سچ؟ اس نے کہا! سچ سچ میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ میرے والد کے ساتھ میری مشابہت اور میرے بارے میں میرے والد کے قسم کھانے پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ اور فرمایا: ''تمہارے بیٹے کا قصور تمہارے ذمہ ہوگا اور نہ تمہارا قصور اس کے ذمہ ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' (انعام: ۱۶۴)

❶ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

١٦...... ومن كتاب الجهاد

جہاد کے بیان میں

لغوی طور پر جہاد باب "جَاهَدَ یُجَاهِدُ" (مفاعلہ) سے مصدر ہے اس کے معنی مشقت اٹھانا، کوشش کرنا ہے۔ جب کہ شرعی طور پر یہی توانائیوں کو کفار سے لڑائی میں صرف کرنے کا نام ہے اور اسی طرح یہ نفس، شیطان اور فساق کے خلاف مجاہدے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فتح الباری 5/6) شیخ وہبہ زحیلی کہتے ہیں کہ کفار کے خلاف لڑائی یا اپنے دفاع میں جان، مال اور زبان کے ساتھ پوری طاقت صرف کرنا جہاد ہے۔ (الفقه الاسلامي وادلته)

لہٰذا ائمہ محدثین کی آراء اور قرآن میں عام استعمال کے اعتبار سے جہاد کو کفار سے لڑائی کے لیے اصلاً استعمال کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ دوسری اقسام کو بھی محیط ہے۔ جس طرح ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد قلب وزبان، دعوت وبیان اور سیف وسنان سبھی کے ساتھ تھا۔ (زاد المعاد)

[1]..... بَابُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل عمل ہے

2435۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ...... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَعَمِلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم چند صحابی بیٹھے تھے آپس میں تذکرہ کیا کہ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم اسے بجا لاتے تو اللہ نے سورۃ الصف نازل کی عبداللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پوری سورت پڑھ کر سنائی ابوسلمہ کہتے ہیں:

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا يَحْيَى وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ ۝

ہمیں ابن سلام نے سنائی یحییٰ کہتے ہیں: کہ ہمیں ابوسلمہ، یحییٰ، اوزاعی اور محمد نے سنائی۔

فوائد:...... (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس ہمارے برعکس ذکر وفکر اور خواہشیں نیک اعمال پر مشتمل ہوتی تھیں "جعل اللہ ھمومنا کذا!" (۲) اسلامی سوچ وہ جو اعمال میں رغبت والی ہو نہ کہ مال ومتاع کی حریص (۳) سورۃ الصف آیت 4 میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں: ﴿الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾ وہ لوگ جو راہ الٰہی میں صف باندھے چونا گچ عمارت کی مانند لڑتے ہیں۔ تو گویا یہ عمل اللہ کے ہاں پسندیدہ اور بہترین ہے (وفقنا اللہ ذلک) (۴) ائمہ ومحدثین سنت رسول کے کس قدر والہ وشیدا تھے اللہ ہمیں بھی ایسے شوق سے بہرہ مند فرمائے۔

2-.... بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت

2436۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صرف اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور اس کے کلمے کی تصدیق کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس

❶ [illegible] (3309)

وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ﴾. ❶

کے لئے اس بات کا ضامن ہوتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے جہاں سے وہ نکلا تھا۔''

فوائد:...... جو شخص قرآن وحدیث کی تصدیق کرتے ہوئے اسے دل وجان سے تسلیم کرتے ہوئے گھر سے جہاد کی نیت کر کے نکل پڑتا ہے تو گویا اس کا یہ عمل اس کے جنتی ہونے کی علامت ہے کیونکہ اللہ اس کا ضامن بن جاتا ہے۔ بہر حال اگر اس کی شہادت نہ بھی ہو تو اجر وغنیمت اس کے لیے لازم ہے یعنی مجاہد کی موت وحیات دونوں ہی خیر وبرکت کا باعث ہیں۔

[3]...... بَاب أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ

افضل جہاد کا بیان

2437۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ﴿ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ ﴾. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہا گیا: یا رسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: ''اس شخص کا جس کا گھوڑا مارا جائے اور وہ خود بھی مارا جائے۔''

فوائد:...... (۱) ایسا مجاہد جو اپنے مال اور جان دونوں کو راہ اللہ میں قربان کر دے وہ بہترین مجاہد ہے (۲) جہاد کا مطلق استعمال قتال کے معنی میں ہی ہوتا ہے

[4]...... بَاب أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

اعمال میں افضل عمل کا بیان

2438۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الإيمان، باب الجهاد من الإيمان(36) ومسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله(4838)

❷ إسناده صحيحة: شرط مسلم، وهو في صحيح ابن حبان(4639) ومسند الحميدي(1313)

((إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ))قَالَ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ:((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ:((ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ)). ❶

اس کے رسول پر ایمان لانا۔" کہا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" کہا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: "وہ حج جس میں گناہ نہ ہو۔"

فوائد:...... سب سے بہترین اعمال بالترتیب ایمان، جہاد اور حج ہیں جبکہ بعض احادیث میں نماز یا جہاد کو پہلے نمبر پر افضل بیان کیا گیا ہے تو ان میں تطبیق یہی ہے کہ یہ حالات پر منحصر ہے کہ جیسے حالات ہوں اسی کے مطابق حکم ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[5]..... بَاب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

اونٹنی کا دودھ اترنے تک جہاد کرنے کا بیان

2439۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) وَهُوَ قَدْرُ مَا يَدِرُّ حَلَبُهَا لِمَنْ حَلَبَهَا . ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کرے کہ دودھ نکالنے والے کے لیے اونٹنی کا دودھ اتر آئے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

فوائد:...... "فُوَاقُ النَّاقَة" سے مراد دو دفعہ دودھ دوہنے کا درمیانی وقفہ ہے جو کہ چند سیکنڈوں پر مشتمل ہوتا ہے تو گویا تھوڑی دیر کا جہاد انسان کے کامیاب ہونے کا باعث ہے۔ (اللھم اجعلنا من المجاھدین)

[6]..... بَاب أَفْضَلُ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کے راستے میں اپنا گھوڑا لے کر موجود رہے اس کا باقی لوگوں میں سے افضل ہونے کا بیان

2440۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ

❶ صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب 18 (26)، والترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب أي الأعمال أفضل (1658)

❷ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب فيمن سأل الله الشهادة (2541) والترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فيمن يكلم في سبيل الله (1657)

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلَةً؟)) قُلْنَا بَلَى قَالَ: ((رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ أَوْ قَالَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ)). قَالَ فَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((امْرُؤٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ)). قَالَ: ((فَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً)) فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ)). [1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر نہ دوں جو مرتبے کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے بہتر ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو قتل ہونے تک اپنا گھوڑا لے کر اللہ کے راستے میں موجود ہو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''وہ شخص نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ رہتا ہے' نماز پڑھتا ہے' اور زکوۃ ادا کرتا ہے' برے لوگوں سے الگ رہتا ہے۔'' پھر فرمایا کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جس کا مرتبہ سب سے برا ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور فرمائے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جاتا ہے اور وہ نہیں دیتا۔''

فوائد:...... (۱) جب جہاد افضل ترین عبادت ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے تو لازماً مجاہد جو لمحہ اس جہاد میں مصروف ہو یا تیاری کی حالت میں اس کے انتظار میں ہو وہ بھی بہترین قرار پائے گا اور یہ حدیث اس پر واضح دلیل ہے (۲) ایسا بندہ جو معاشرے سے کٹ کر الگ تھلگ کسی جنگل بیاباں میں رب تعالیٰ کی عبادت بجالاتا ہے یہ اس مجاہد سے قریب ترین ہوگا جو رب کی راہ میں جہاد کے لیے تیار کھڑا ہے لیکن یہ تب ہے جب اصلاح ناپید ہو اور داعی کے خود گمراہ ہوتے راہ راست سے ہٹ جانے کا خطرہ ہو ورنہ معاشرے میں گھل مل کر رہنا اور اس میں اپنا اصلاحی کردار ادا کرتے رہنا بہتر و لازم ہے۔ حدیث میں ہے: ''المؤمن الذي يخالط الناس ويصبر على أذاهم خير من المؤمن الذي لا يخالط الناس ولا يصبر

[1] صحیح: أخرجه الترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء أي الناس خير (1252) والنسائي: كتاب الزكاة، باب من سأل بالله عز وجل ولا يعطي به (2568)

على اذاهم۔ "(اولٰئك قال) وہ مومن جولوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اوران کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے ملتا ہے اور نہ ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے (۳) اللہ کے نام پر مانگنے والے کو ٹھکرانا نہیں چاہیے۔

[7]..... بَابٌ فِي فَضْلِ مَقَامِ الرَّجُلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں آدمی کے کھڑے ہونے کی فضیلت کا بیان

2441۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ .....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّينَ سَنَةً)). ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے راستہ میں آدمی کا صف میں کھڑا ہونا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔"

فوائد:..... یہ روایت دو وجوں سے ضعیف ہے ایک عبداللہ بن صالح کا ضعف دوسری حسن اور عمران کے درمیان انقطاع۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے لیکن جہاد کا عبادت کے مقابلے میں انتہائی افضل ہونا اس معنی کی بہت سی روایات ہیں جن سے جہاد کی فضیلت وافضلیت ثابت ہوتی ہے نیز آئندہ (۲۴۴۳) ملاحظہ کیجیے۔

[8]..... بَابٌ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستہ میں گرد آلود ہونے کی فضیلت کا بیان

2442۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ .....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ مَرَّ عَلَى حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَوْ حَبِيبٌ مَرَّ عَلَى مَالِكٍ وَهُوَ يَقُودُ فَرَسًا يَمْشِي فَقَالَ ارْكَبْ حَمَلَكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ

عبداللہ بن سلیمان سے منقول ہے کہ مالک بن عبداللہ کا حبیب بن مسلمہ کے پاس سے گزر ہوا یا حبیب کا مالک کے پاس سے اور وہ گھوڑے کو لگام پکڑے ہوئے پیدل جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: اللہ نے آپ کو سواری دی ہے سوار کیوں نہیں ہوتے؟ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے قدم جہاد میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے

---

❶ ضعيف: حرجه البزار 1/264 (1666)، والطبراني في الكبير 18/168 (377)، الحاكم في المستدرك 2/68 و ححه 2/524 میں حسن سند سے اس کا شاہد موجود ہے۔

النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لئے اس کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کر دے گا۔''

[11] بَابٌ فِي الَّذِي يَسْهَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَارِسًا
اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے لیے جاگنے والے شخص کا بیان

2445 ـ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مُحَمَّدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ ......

عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَسَمِعَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا. قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ ذَاكَ ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ أَوْ عَيْنٍ فُقِئَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❷

ابوریحانہ سے منقول ہے کہ وہ ایک غزوۃ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ایک رات آپ سے سنا: ''آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کی راہ میں جاگے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روئے۔ اور تیسری بات بھی تھی میں اسے بھول گیا'' ابوشریح کہتے ہیں: میں نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا، وہ یہ بات تھی کہ ''دوزخ اس آنکھ پر حرام ہے جو حرام چیزوں سے بند رکھی گئی۔ یا وہ جو اللہ عزوجل کے راستہ میں پھوڑ دی گئی۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد، باب فضل الصوم في سبيل الله (2840)، مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه (2804)

❷ اسنادہ صحیح: اس میں محمد بن سمیر راوی ہے جس کا امام بخاری نے تاریخ کبیر جب کہ ابن ابی حاتم نے ''الجرح و التعدیل'' میں ان کا تذکرہ تو کیا ہے لیکن کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی، جب کہ ابن حجر نے انہیں مقبول قرار دیا ہے، نیز مسند موصلی میں (4346) نمبر حدیث اس کی شاہد ہے۔

فوائد:..... معلوم ہوا یہ دو آنکھیں ایک اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والی دوسری اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والی دونوں جہنم سے محفوظ رہیں گی۔ لہٰذا آنکھیں انسان سے لیکر تو نہیں محفوظ کی جائیں گی بلکہ یہ جسم انسانی سے متصل ہی رہیں گی جو دال ہے کہ انسان کا پورا وجود جہنم سے بری ہو جائے گا۔

2446۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنبَأَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللَّهُ حَارِسَ الْحَرَسِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَلْقَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ. ❶

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پہرے داروں کے پہرے دار پر رحم کرے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''عمر بن عبدالعزیز کی عقبہ بن عامر سے ملاقات نہیں ہے۔''

فوائد:..... انسان کے خلوص کے بقدر اسے اس کی نیکی کا اجر ملتا ہے جو کہ معلوم تعداد کے مطابق سات سو گنا تک ہوتا ہے اور جب خلوص لامتناہی ہو تو ثواب بھی لامتناہی ہو جاتا ہے قرآن میں اللہ اس مضمون کو یوں بیان کرتے ہیں ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (بقرہ:261) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ایسے ہے جیسے دانہ سات بالیاں اگائے ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لیے چاہے (مزید) دگنا کردے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔

[12]..... بَابٌ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

2447۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص ایک مہار والی اونٹنی لایا اور کہا: یہ اللہ کے راستہ میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تمہیں سات سو مہار والی اونٹنیاں ملیں گی۔''

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم كتاب الإمارة باب فضل الصدقة في سبيل الله وتضعيفها (4874)، والنسائي كتاب الجهاد باب فضل الصدقة في سبيل الله عز وجل (3187)

كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ)). ❶

[13]..... بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کرنے والے شخص کا بیان

2449- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَسُوقُ جَمَلًا لَهُ أَوْ يَقُودُهُ فِي عُنُقِهِ قِرْبَةٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ قَالَ لِي عَمَلِي فَقُلْتُ مَالُكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ دِرْهَمَيْنِ أَوْ أَمَتَيْنِ أَوْ عَبْدَيْنِ أَوْ دَابَّتَيْنِ. ❶

سیدنا صعصعہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ کہتے ہیں میں ابوذر سے ملا تو وہ اپنا ایک اونٹ ہانک رہے تھے ان کے گلے میں مشک تھی۔ میں نے کہا: ''ابوذر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟'' کہا: میرا عمل میرے لئے ہے۔ میں نے کہا: ابوذر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا: میرا عمل میرے لئے ہے۔'' میں نے کہا: مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے' کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرتا ہے جنت کے دربان اس کا بھاگ کر استقبال کرتے ہیں۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''جوڑا دو درہم' دو لونڈی' دو غلام یا دو جانور ہیں۔''

فوائد:..... (۱) اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کرنا مستحب ہے (۲) جنت کے دروازوں پر دربان مقرر ہیں۔ (۳) اسلام میں اگرچہ دنیا کا دروازوں پر دربان مقرر کرنا اسے مکروہ جانا ہے بہر حال کسی معزز ہستی کی آمد کسی کو مہمان کو وصول کرنے کے لیے دروازے پر کھڑا کیا جا سکتا ہے۔

[14]..... بَابٌ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْأَمْرِ بِهِ

تیر اندازی کی فضیلت اور اس کا حکم کا بیان

2449- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

---

❶ اسنادہ صحیح: اخرجه ابن ابی شیبه 5/348-349 وابن عبدالبر فی التمهید 7/186 واخرجه الحاکم 2/86 وصحیح ابن حبان (2940) و (4643)

❷ صحیح: اخرجه مسلم، کتاب الامارة، باب فضل الرمی والحث علیه وذم من علمه ثم نسیه (4923) وابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرمی (2514) وابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الرمی فی سبیل الله (2813)

حَبِيبٍ ....

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ﴾ [الأنفال: ٦٠] أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ. ❶

ابو الخیر مرثد بن عبداللہ، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”اور جتنی تم طاقت رکھتے ہو ان کے لئے قوت تیار رکھو۔“ اور کہا ”قوت سے مراد تیراندازی ہے۔“

فوائد:...... (1) استطاعت کے مطابق ہر مسلمان پر تربیت حاصل کرنا اپنے آپ کو جہاد کے لیے تیار کرنا فرض ہے (۲) ری یہ قوت کا باعث ہے حقیقت یہ ہے کہ شروع سے لے کر آج کے ترقی یافتہ دور تک رمایہ ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے آج بھی جس ملک کے پاس بہترین میزائل ٹیکنالوجی ہے وہ عسکری میدان میں سب سے آگے کھڑے نظر آتے ہیں۔

2450۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَزْرَقِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ الثَّلَاثَةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ. صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَالرَّامِيَ بِهِ)). وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا)). وَقَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَ الرَّجُلِ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)). وَقَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ فَقَدْ كَفَرَ الَّذِي عَلَّمَهُ)). ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ایک تیر کی بنا پر تین اشخاص کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ اس کے بنانے والے کو جس کی نیت اچھی ہو اس کے متعلق مدد کرنے والے کو اور تیراندازی کرنے والے کو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیراندازی اور سواری کرو میرے نزدیک تیراندازی سواری سے بہتر ہے۔“ اور فرمایا: ”انسان کی تمام کھیلنے والی اشیاء بے کار ہیں مگر تیراندازی کرنا اپنے گھوڑے کو وقت دار بنانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا یہ سب صحیح ہیں اور فرمایا: ”جس نے سیکھنے کے بعد تیراندازی چھوڑ دی اس نے سکھانے والے کی ناشکری کی۔“

---

❶ اسنادہ جید: اخرجہ احمد 4/144 وابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرمی (2513) والنسائی، کتاب الجهاد، باب من رمی بسهم فی سبیل الله عز وجل (3146)

❷ ضعیف ... کتاب ... باب ما یقع من المجاهدات فی ... والعلم ... فی الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله (1676)

فوائد:...... (۱) ایک تیر موجودہ دور میں ایک گولی یا میزائل تین اشخاص کی بخشش کا ذریعہ ہے (ا) بنانے والا (ب) اس کے ذریعے مدد کرنے والا مراد اس کو پکڑانے والا یا خرید کر دینے والا یا جو کوئی بھی مدد کی صورت ہو۔ (۲) نشانہ بازی اور سواری یہ ہر دور میں لڑائی کا حصہ رہے ہیں جبکہ ان دونوں میں سے اہمیت کے اعتبار سے نشانہ بازی مقدم رہی ہے۔ لہٰذا اس کو مدنظر رکھ کر آپ نے اس کی تخصیص فرمائی (۳) بیوی سے کھیلنا اور ایسے کھیل جو جہادی تیاری کا باعث ہوں درست ان کے علاوہ بقیہ کھیل فضول و باطل ہیں (۴) نشانہ بازی سیکھ کر مسلسل اس کی مشق کرتے رہنا ایک مسلم مجاہد سے مطلوب جبکہ اس کا چھوڑنا خسارے کا باعث ہے۔

[15]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جُرْحًا

اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2451۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمَى الرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا اسے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا' اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور رنگ خون کا ہوگا۔''

[16]..... بَاب فِيمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ

اللہ سے شہادت طلب کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2452۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ......

سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ

سیدنا سہل بن حنیف اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو سچے دل سے اللہ سے شہادت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے

❶ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله (1907)، أبو داود، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار (1520)، والترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن سأل الشهادة (1653)

الشَّهَادَةَ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)). ❶	شہداء کے مرتبہ پر پہنچے گا اگرچہ اس کی موت اس کے بستر پر واقع ہو۔"

فوائد:...... اللہ سے صدق دل سے شہادت کی طلب محرومی کے باوجود ان مراتب تک پہنچانے کا باعث ہے یہ تب ہے جب آدمی نے تربیت بقدر وسعت حاصل کی ہو اور جہاد کا ارادہ بھی ہو لیکن حالات بیمارانہ ہو رہے ہوں۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے یہ دعا کرتے رہے الٰہی اے اللہ شہادت نصیب کردے۔

[17]...... بَابٌ فِي فَضْلِ الشَّهِيدِ
شہید کی فضیلت کا بیان

2453۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ أَلَمِ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ أَلَمِ الْقَرْصَةِ)). ❷	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شہید قتل ہوتے وقت صرف اس قدر درد محسوس کرتا ہے جتنا چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتا ہے۔"

فوائد:...... شہادت کا مشتاق جب اپنی منزل کی جانب رفتہ رفتہ رینگ رہا ہوتا ہے ایسے وقت اللہ اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے لہٰذا شہید ہونے والے مقدس راہوں کے نظارے میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ دنیاوی لمحہ تکالیف اس کے لیے بے معنی ہو جاتی ہیں وہ تو اپنے رب کی بے پایاں رحمتوں سے لطف اندوز ہوتا اپنے رب سے جا ملتا ہے (اسعد الشہداء)

[18]...... بَابُ مَا يَتَمَنَّى الشَّهِيدُ مِنَ الرَّجْعَةِ إِلَى الدُّنْيَا
شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی خواہش کرنا

2453۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ......

---

❶ حسن: صحیح ابن حبان (4655)، اخرجه الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی المرابط (1668)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجهاد، باب تمنی المجاهد ان یرجع الی الدنیا (2795)، مسلم، کتاب الامارة، باب فضل الشهادة فی سبیل اللہ (4844)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَتَوَدُّ أَنَّهَا رَجَعَتْ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ وَدَّ أَنَّهُ قُتِلَ كَذَا مَرَّةً لِمَا رَأَى مِنَ الثَّوَابِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونے کے بعد یہ خواہش نہیں کرتا کہ وہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور اسے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کے لیے ہو، مگر شہید اپنے ثواب کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں آئے اور کئی دفعہ مارا جائے۔''

[19] بَابُ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کی روحوں کا بیان

2454 ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ وَلَوْلَا عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يُحَدِّثْنَا أَحَدٌ قَالَ: ((أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى قَنَادِيلِهَا فَيُشْرِفُ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ فَيَقُولُ أَلَكُمْ حَاجَةٌ تُرِيدُونَ شَيْئًا فَيَقُولُونَ لَا إِلَّا أَنْ نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى)). [1]

مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے شہداء کی روحوں کے متعلق پوچھا اگر عبداللہ نہ ہوتے تو ہم سے کوئی بیان نہ کرتا کہا: ''شہداء کی روحیں قیامت کے دن اللہ کے پاس سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوں گی ان کے لئے عرش میں لٹکی ہوئی قندیلیں ہوں گی وہ جہاں چاہیں گی جنت میں کھاتی پھریں گی، پھر اپنی قندیلوں میں لوٹ آئیں گی۔ پھر ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا، کیا تمہاری کوئی اور حاجت ہے؟ کچھ اور چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: نہیں البتہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم دنیا میں لوٹ کر جائیں اور پھر دوسری دفعہ قتل کئے جائیں۔''

فوائد:...... شہادت کی موت کس قدر کریم اور باعث برکت ہے کہ ان کے علاوہ کوئی بھی دنیا میں پلٹنے کی خواہش نہیں کرتا۔ یہ فقط شہید کی کرامت ہے ان پر اللہ تعالیٰ اس بارے فرماتے ہیں (ھـ ...
الحدیث اجمال ما جاء في فضل الشهادة) شہادت کی فضیلت کے بارے مروی احادیث طلب سے

---

[1] صحیح، أخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب أرواح الشهداء في الجنة، رقم: 1887، والترمذي، كتاب تفسير القرآن ... رقم: 3011 ... 2801.

یہ سب سے عظیم حدیث ہے۔ دوراس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ نیکی کا کوئی بھی ایسا کام نہیں جس میں جان لٹانی پڑے سوائے جہاد کے اسی لیے اس کا ثواب بھی عظیم ہے۔ (فتح الباری 41/6)

[20] بَاب فِي صِفَةِ الْقَتْلَى فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے میں قتل ہونے کی فضیلت

2455۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الصَّدَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْأُمْلُوكِيِّ ۔ ...

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((فَذٰلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)). قَالَ عَبْد اللّٰهِ يُقَالُ لِلثَّوْبِ إِذَا غُسِلَ مُمَصْمَصٌ. ❶

سیدنا عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مارے جانے والے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ مومن ہے جس نے اللہ کے راستے میں مال و جان سے جہاد کیا دشمنوں سے ملاقات ہوئی تو لڑائی کی حتیٰ کہ مارا گیا۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ امتحان لیا ہوا شہید ہے۔ اللہ کے عرش کے نیچے اس کے خیمہ میں ہوگا صرف نبی ہی اپنی نبوت کے مرتبہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر ہوں گے۔“ ایک وہ مومن ہے جس نے اچھے برے دونوں کام کیے جس نے اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا دشمن سے مڈ بھیڑ ہوئی تو لڑائی کی حتیٰ کہ مارا گیا۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ”پاک شہادت نے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دیے کیونکہ تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوگا۔“ اور ایک منافق ہے جس نے اپنی جان و مال سے جہاد کیا دشمن سے ملا حتیٰ کہ مارا گیا۔ تو دوزخ میں گیا کیونکہ تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔“ عبداللہ دارمی کہتے ہیں: ”جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کہتے ہیں ”مُمَصْمَصٌ“ یعنی پاک ہو گیا۔“

---

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4663)

فوائد: ...... (۱) جہاد بالنفس والمال یہ سب سے افضل ہے (۲) جان و مال کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے والا شہید قیامت کو انبیاء ورسل ﷺ کے رتبے کے قریب ہوں گے (۳) شہید کی تمام خطائیں بخش دی جاتی ہیں ہاں قرض معاف نہیں ہوتا (دیکھیے آئندہ) (۴) منافق کا جہاد قبول نہیں اس کی قربانی بھی رائیگاں جائے گی۔

[21]... بَاب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا

اس شخص کے متعلق جو اللہ کے راستہ میں صبر اور نیک نیتی سے مارا جائے

2456۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْهُ إِلَّا الْفَرَائِضَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهَلْ ذٰلِكَ مُكَفِّرٌ عَنْهُ خَطَايَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ إِذَا قُتِلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّهُ مَأْخُوذٌ بِهِ كَمَا زَعَمَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). [1]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر جہاد کا ذکر کیا تو فرائض کے علاوہ کسی چیز کو اس سے افضل نہ کہا۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے جو شخص اللہ کے راستہ میں مارا جائے کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جب وہ اس حالت میں مارا جائے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں صابر اور نیک نیت ہو آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ نے پھیرنے والا ہو مگر قرض کے متعلق اس سے مواخذہ ہو گا جس طرح مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا''

فوائد: ...... (۱) حصول شہادت کی شرائط یہ ہیں کہ مقابلہ ڈٹ کر کیا جائے دوسرا نیت بھی اچھی ہو تیسری کہ پیٹھ پھیر کر بھاگا نہ جائے جب یہ تمام شرائط موجود ہوں گی بدلے میں شہادت مقبول اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہوگی (۲) دین کے معاملے میں آپ کی ہر بات پختہ و حجت ہوتی تھی اگر کوئی کوتاہی ہو بھی جاتی تو فوراً جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو متنبہ کر دیا جاتا۔ (۳) شہادت قرض کے علاوہ بھی

---

[1] صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدين (117) والترمذي، كتاب الجهاد، باب ما جاء فيمن يستشهد وعليه الدين (1712)

معاصی کی بخشش کا باعث ہے۔

[22] ... بَاب مَا يُعَدُّ مِنَ الشُّهَدَاءِ

شہداء میں شمار کیے جانے والے لوگوں کا بیان

2457۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ.........

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَزْوُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ)). ❶

سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”طاعون سے مرنا شہادت ہے، پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے، جہاد میں مارا جانا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، بچہ جنم دیتے وقت مر جانا شہادت ہے۔“

2458۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جُمْعًا شَهَادَةٌ)). ❷

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں مر جانا شہادت ہے، طاعون سے مرنا شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ وہ عورت شہید ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو وہ اس کی وجہ سے مر جائے۔“

فوائد:...... (۱) ”جُمْعًا“ یہ مجموع کے معنی میں ہے یعنی ایسا مجموعہ جو کہ عورت کے ساتھ متصل ہو اور وہ اس کے ساتھ ہی مر گئی ہو (واللہ اعلم) (۲) طاعون، پیٹ کی بیماری اور بچہ جنتے ہوئے اگر کوئی فوت ہو جائے تو اس کو بھی شہداء کے مرتبے میں شمار کیا جائے گا۔

---

❶ اسنادہ جید: اس میں عامر بن مالک کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں مقبول قرار دیا ہے۔ اخرجہ النسائی، کتاب الجنائز باب الشهيد (2053)

❷ اسنادہ صحیح: اخرجہ احمد/323

[23] ... بَاب مَا أَصَابَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَغَازِيهِمْ مِنَ الشِّدَّةِ

نبی ﷺ کے اصحاب کو غزوات میں پہنچنے والے مصائب کا بیان

2459۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا السَّمُرُ وَوَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِي. [1]

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر غزوہ کرتے تھے ہمارے پاس کھجور اور حبلہ کے پتوں کے علاوہ کچھ نہ تھا حتی کہ ہم لوگوں کا پاخانہ ایسے خشک ہوتا جیسے بکری کی مینگنی پھر بنو اسد مجھے احکام و فرائض کی تعلیم دینے لگے تب تو میں ناکام ہوا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

فوائد:..... (۱) "السمر و ورق الحبلة" یہ دونوں صحرائی درختوں کی اقسام ہیں ۔ ثمرۃ کی جمع اثمر آتی ہے دیکھیے (فتح الباری) "خلط" سے مراد ہے کہ وہ کھانا ، پتے جو خشکی کی بنا پر مینگنی کی طرح اکٹھے بھی نہیں ہوتے تھے (۲) جب رجحان صالح ہمتیں اعلیٰ نیتیں خالص اور جہاد مسلسل ہو تو مصائب کے بڑے بڑے پہاڑ رائی کے ذرات ثابت ہوتے ہیں اور مقصد و منازل جلد حاصل ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سختیاں ترشیاں برداشت کیں لیکن کسی جہاد میں سستی نہ دکھائی تھوڑے عرصے بعد ہی عمرانات کے بوریہ نشین عالی مسندوں کے وارث بن گئے۔

[24] ... بَاب مَنْ غَزَا يَنْوِي شَيْئًا فَلَهُ مَا نَوَى

جہاد کرتے ہوئے آدمی نے جس کی نیت کی وہی اسے ملے گا

2460۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ ...

عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَاتِهِ إِلَّا

یحییٰ بن ولید بن عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اس کی نیت ایک رسی لینے کی ہو تو اسے صرف وہی ملے گی۔"

---

[1] متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب سعد بن أبي وقاص (3728)، ومسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن للمؤمن وجنة الكافر (7359)

عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى))۔ ❶

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ صحابہ ؓ جیسی عظیم ہستیوں سے مخاطب ہیں کہ اگر جہاد جیسا کبیر عمل بھی آپ لوگ خلوصِ نیت کی بجائے کسی حقیر شئے کی تلاش میں کرو گے تو اس کے اجرِ عظیم سے محروم قرار پاؤ گے۔ لہٰذا اس پر عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لیے نیت کی درستی لازم ہے۔ اگر نیت میں ذرا بھی فتور آ گیا تو یہ بھی اعمال کو ضائع کرنے کا باعث ہوگا۔

[25]..... بَاب الْغَزْوِ غَزْوَانِ

جہاد دو قسم کے ہیں

2461۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنْ غَزَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ))۔ ❷

سیدنا معاذ بن جبل ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاد دو قسم کے ہیں: جس نے اللہ کی رضا کے لئے جہاد کیا، امام کی اطاعت کی، اور مال خرچ کیا اور ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا، اور جھگڑے سے اجتناب کیا، اس کا سونا اور جاگنا سب باعثِ اجر ہے، جس نے فخر کرنے، دکھانے، سنانے کے لئے جہاد کیا امام کی مخالفت کی اور زمین میں فساد کیا وہ اس کے برابر کے ساتھ بھی نہیں لوٹے گا۔“

[26]..... بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ

اس شخص کا بیان جو مر گیا اور جہاد نہ کیا

2462۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

---

❶ إسناده حسن. صحيح ابن حبان (4638) وأخرجه النسائي كتاب الجهاد باب من غزا في سبيل الله ولم ينو من غزاته إلا عقالا (3138).

❷ إسناده ضعيف. بقیہ بن ولید مدلس راوی ہیں لیکن مسند وغیرہ میں تحدیث کی تصریح موجود ہے۔ أخرجه أحمد 5/234 وأبو داود في كتاب الجهاد باب فيمن يغزو ويلتمس الدنيا (2515) والنسائي كتاب البيعة باب التشديد في عصيان الإمام (4206) لہٰذا حدیث حسن ہے۔

الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیدنا ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نہ خود جہاد کیا اور نہ کسی غازی کے لئے سامان تیار کیا۔ یا کسی غازی کے گھر میں اس کے بعد بھلائی سے نہ رہا۔ قیامت سے پہلے اسے اللہ کی طرف مصیبت پہنچے گی۔''

فوائد:...... (۱)''قَارِعَة'' کا معنی تکلیف، ہلاکت ہے اس کی جمع قوارع آتی ہے۔ (۲) جہاد چونکہ فرض کفایہ ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ تم پر لڑائی فرض کردی گئی۔ لہٰذا کچھ افراد ایسے ہونے چاہئیں جو اس فریضے کی ادائیگی کے لیے ہروقت لگے رہیں اور جو افراد پیچھے رہیں ان کو لازم ہے کہ وہ مجاہدوں کو سامان بہم پہنچائیں اور ان کے اہل وعیال کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ غرض ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن کے خلاف نبرد آزما ہیں تو مجاہدین کی جمع وضروریت کا خیال رکھے اور اس سے غفلت نہ برتے ورنہ یہ انتہائی خسارے کا سودا ہوگا۔

[27]..... بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا
غازی کے لیے سامان تیار کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2463۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كُتِبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا)). ❷

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کے لئے سامان تیار کیا۔ یا اس کے بعد اس کے گھر میں رہا اللہ تعالیٰ اس کے لئے غازی کے برابر اجر لکھے گا مگر غازی کے ثواب سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔

فوائد:...... معلوم ہوا پیچھے سے مجاہدین کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ان کے ساتھ جہاد میں

---

❶ اسنادہ جید: اخرجہ ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب کراہیۃ ترک الغزو (2503) وابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب التغلیظ فی ترک الجہاد (2762)

❷ صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل من جہز غازیا أو خلفہ بخیر (2843) وابو داؤد، کتاب الإمارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ بمرکوب وغیرہ وخلافتہ فی أہلہ بخیر (4879) والترمذی، کتاب الجہاد، باب ما جاء فی فضل من جہز غازیا (1628) و (1631)

برابر کے حصہ دار ہوں گے لیکن یہ اجران کو مجاہدوں کے ثواب سے منہا کر کے نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کے لیے اتنا ہی اجر الگ ہوگا۔

[28]..... بَابُ الْعُذْرِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجِهَادِ

جہاد سے پیچھے رہنے کے عذر کا بیان

2464۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ ......

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [النساء:٩٥] دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾ [النساء:٩٥]. ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''بیٹھنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے۔'' (نساء: ۹۵) رسول اللہ نے زید کو بلایا تو وہ ایک بازو کی ہڈی لائے۔ اور اس آیت کو لکھا۔ جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عدم بینائی کی شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''بغیر عذر کے بیٹھنے والے مومن ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔'' (نساء: ۹۵)

فوائد:...... (۱) قرآن، قرآن کا ناسخ ہو سکتا ہے (۲) آپ ﷺ کے دور میں ہڈیوں وغیرہ پر کتابت کی جاتی تھی۔ (۳) جہاد سے بلاوجہ پیچھے رہنے والے مومن اور مجاہدین یہ اجر میں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ (۴) معذورین جو کسی عذر کی بنا پر پیچھے رہے ہوں اور ان کے دل جہادی جذبات سے لبریز ہوں تو یہ مجاہدوں کے ساتھ ان کے اجروں میں برابر شریک ہوں گے۔

[29]..... بَابٌ فِي فَضْلِ غُزَاةِ الْبَحْرِ

بحری جہاد کی فضیلت کا بیان

2465۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ام حرام بنت ملحان نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک دن

---

❶ متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله (لا يستوي القاعدون من المؤمنين ...) إلى قوله (غفوراً رحيما) (2831) ومسلم، كتاب الإمارة، باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورين (4886)

فِي بَيْتِهَا يَوْمًا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ: ((أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)). قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنْهُمْ)) ثُمَّ نَامَ أَيْضًا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)). قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)). قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمُوا قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَدُقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ. ❶

میرے گھر میں قیلولہ کیا۔ جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنی امت کی ایک قوم کو دیکھا۔ دریا پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر ہوں۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں (شامل) کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم انہیں سے ہو۔'' پھر آپ اسی طرح سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی امت کی ایک قوم کو دیکھا کہ وہ دریا پر ایسے سوار ہیں جیسا کہ بادشاہ تختوں پر ہوں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان سے کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم تختوں پہلے والے لوگوں میں سے ہو۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا اور دریا میں غزوہ کیا اپنے ساتھ انہیں بھی لے گئے۔ جب لوگ آئے۔ تو ان کی سواری کے لئے خچر لایا گیا۔ اس نے انہیں گرا دیا۔ پس اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گئیں۔

[30]... بَاب فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ مَعَ الرِّجَالِ

جہاد میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے شریک ہونے کا بیان

2466۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ ......

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم (2799)، و(2800) ومسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الغزو في البحر (4912)

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أُدَاوِي الْجَرِيحَ أَوِ الْجَرْحَى وَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ. ❶

سیدہ ام عطیہ کہتی ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوئی میں زخمی کو یا زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی اور ان کے لئے کھانا تیار کرتی۔ اور ان کے بعد ان کی قیام گاہوں میں رہتی۔

فوائد:...... معلوم ہوا عورتیں بھی مردوں کے ساتھ غزوات میں شریک ہو سکتی ہیں لیکن ان کا کام لڑائی نہیں بلکہ زخمیوں، مریضوں کی مرہم پٹی اور کھانا وغیرہ تیار کرنا ہے۔

[31]...... بَابٌ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ فِي الْغَزْوِ

نبی ﷺ کے اپنی بعض بیویوں کو جہاد میں لے جانے کا بیان

2467۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ باہر جاتے۔ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ قرعہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا وہ دونوں آپ کے ساتھ گئیں۔

فوائد:...... (۱) سفر عام ہو یا جہاد کا عورتوں کو ساتھ لے کر جانا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اگر کسی چیز میں زیادہ اشخاص حصہ دار ہوں تو کسی ایک کے حق میں فیصلے کے لیے قرعہ اندازی کرنا جائز ہے (۳) آپ ﷺ اپنی ازواج میں عدل کا اہتمام فرماتے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

[32] بَابُ فَضْلِ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

ایک دن اور رات سرحد کی حفاظت کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2468۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ......

---

❶ إسناده صحيح، أخرجه ابن أبي شيبة (12/525)، مصنف (10497)، ومسلم في الجهاد والسير، باب النساء الغازيات يرضخ لهن (1812)، وأحمد 6/84

❷ متفق عليه، أخرجه البخاري: كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفرا (5211)، ومسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة رضي الله عنها (6248)

[34] .. بَاب فَضْلِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جہاد میں گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

2470۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ ...

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)). [1]

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت کے دن تک اجر و غنیمت باندھ دی گئی ہے۔“

فوائد: ..... گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و منفعت کا بندھ جانا ایک قطعی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم سے لے کر آج ترقی یافتہ دور کے اندر کہ جب حقیقت میں لوگ ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہوں اور خلاء میں گشت کر رہے ہوں ابھی تک میدانوں میں گھوڑوں کا استعمال ترک نہیں ہوا جو کہ اس حدیث کے ثبوت کی عملی دلیل ہے۔

2471۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ...

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)). [2]

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک اجر اور غنیمت باندھ دی گئی ہے۔“

[35] .. بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ وَمَا يُكْرَهُ

اچھے اور برے گھوڑے کا بیان

2472۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ

---

[1] متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب الجهاد، باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة (2850) ومسلم في الإمارة، باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة (1873)

[2] صحیح، یہ حدیث پیچھے گزر آئی ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ فَرَسًا فَأَيُّهَا أَشْتَرِي قَالَ: ((اشْتَرِ أَدْهَمَ أَرْثَمَ مُحَجَّلَ طَلْقَ الْيَدِ الْيُمْنَى أَوْ مِنَ الْكُمْتِ عَلَى هَذِهِ الشِّيَةِ تَغْنَمْ وَتَسْلَمْ)). ❶

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں کس طرح کا گھوڑا خریدوں؟ آپ نے فرمایا: ”مشکی گھوڑا خریدو جس کی ناک اور اوپر والا ہونٹ اگلے دائیں پاؤں کے علاوہ باقی پاؤں سفید ہوں۔ یا اسی قسم کا کمیتی گھوڑا خریدو اس سے تمہیں مال غنیمت بھی ملے گا اور تم محفوظ بھی رہو گے۔“

فوائد:..... (۱) ”الأدهم“ یہ سیاہ رنگ والا گھوڑا ہوتا ہے۔ ”ارثم“ ایسا گھوڑا جس کا ناک اور اوپر کا ہونٹ سفید ہوں۔ (مزید دیکھئے المعجم الوسیط 22/5) ”المُحَجَّل“ ایسا گھوڑا جس کے پاؤں کلائیوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے تک سفید ہوں (۲) ہمارے اعلیٰ وارفع پیغمبر جہاد فی کے اصولوں کے ساتھ ساتھ جہادی معلومات پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے اسی لیے تو آپ ﷺ اتنی تفصیل سے گھوڑے کی عمدہ صفات کے بارے آگاہ کر رہے ہیں۔

[36]..... بَابٌ فِي السَّبْقِ
(گھوڑ دوڑ میں) سبقت لے جانے کا بیان

2473۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَابِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى الثَّنِيَّةِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر کیے گئے گھوڑوں کو مقابلہ پر دوڑایا جس کی حد حفیاء، ثنیہ تک تھی، اور بغیر تضمیر والے گھوڑوں کو بھی مقابلہ پر دوڑایا جس کی حد ”ثنیہ“ سے مسجد بنو زریق تک تھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے کہ جنھوں نے گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔“

فوائد:..... (۱) تضمیر کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کو باندھ کر خوب کھلایا پلایا جاتا جب وہ خوب

---

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے صحیح ابن حبان (4676)

❷ متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب الصلاۃ، باب ھل یقال مسجد بنی فلان (420) ومسلم، کتاب الامارۃ، باب المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا (4820)

موٹا تازہ ہو جاتا تو اس کے بعد اسے میدانوں میں دوڑایا جاتا اسے کمرے میں باندھ کر موٹا کپڑا ڈال دیتے اور رفتہ رفتہ خوراک کم کرنا شروع کر دیتے جس سے اس کی چربی پگھل جاتی اور وہ سمٹے جسم کا مالک بن جاتا۔ عرب کے ہاں تضمیر کی مدت چالیس یوم ہے۔ (۲) امام بخاری رحمہ اللہ سفیان سے بیان کرتے ہیں کہ حفیاء اور ثنیہ کے درمیان فاصلہ پانچ یا چھ میل کا ہے جبکہ ابن عقبہ چھ یا سات میل کہتے ہیں (واللہ اعلم) (۳) جہادی کھیلوں کا اہتمام سنت نبوی ﷺ ہے۔

[37]..... بَاب فِي رِهَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے دوڑانے کا بیان

2474۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ ....

عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ أُجْرِيَتْ الْخَيْلُ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَأَتَيْنَا الرِّهَانَ فَلَمَّا جَاءَتْ الْخَيْلُ قَالَ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ أَكَانُوا يُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ فِي الزَّاوِيَةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ أَكُنْتُمْ تُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَاهِنُ قَالَ نَعَمْ لَقَدْ رَاهَنَ وَاللَّهِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ سَبْحَةُ فَسَبَقَ النَّاسَ فَانْهَشَّ لِذَلِكَ وَأَعْجَبَهُ قَالَ عَبْد اللَّهِ انْهَشَّ يَعْنِي أَعْجَبَهُ۔ ❶

سیدنا ابولبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانہ میں گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا اور حکم بن ایوب بصرہ کے امیر (گورنر) تھے۔ ہم گھوڑ دوڑ کے مقام پر گئے۔ جب گھوڑے آئے تو ہم نے کہا: "کاش ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ گھوڑے دوڑایا کرتے تھے کہ نہیں؟ ہم ان کے پاس گئے وہ 'زاویہ' میں اپنے محل میں تھے ہم نے ان سے پوچھا اور کہا: "اے ابوحمزہ! آپ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں گھوڑے دوڑایا کرتے تھے؟ اور رسول اللہ ﷺ گھوڑے دوڑایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" اللہ کی قسم! آپ نے ایسے گھوڑے کی دوڑ لگائی جسے 'سبحہ' کہا جاتا تھا آپ لوگوں سے آگے نکل گئے آپ کو یہ بات اچھی لگی اور پسند آئی۔ عبداللہ کہتے ہیں "انہش" کا معنی ہے کہ آپ کو یہ بات پسند آئی۔"

❶ حسن: اخرجه احمد 160/3، والطبراني في الأوسط (8845) والبيهقي في السبق والرمي: باب ماجاء في الرهان على الخيل (21/10)

فوائد:...... جہاں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کی ایک جماعت چاہے ان کے پاس حکومت ہو یا نہ ہو وہ حق پر قائم اور لوگوں پر غالب رہے گی نہ تو کوئی کافر انہیں زیر کر سکے گا اور نہ کوئی منافق۔ نیز امام احمد نے اس سے جماعت محدثین مراد لی ہے۔ (تنقیح الرواۃ)

2477۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ ...

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ)). [1]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے۔"

[40]...... بَابٌ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ
خارجیوں کو قتل کرنا

2478۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ...

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ)). قَالَ: سُلَيْمَانُ قَالَ: حُمَيْدٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعًا أَخَا الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ: رَافِعٌ وَأَنَا أَيْضًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہوں گے۔" سلیمان کہتے ہیں: حمید نے بیان کیا: عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حکم بن عمرو غفاری کے بھائی رافع سے ملا اور یہ حدیث بیان کی رافع نے کہا: میں نے بھی اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[1] ...... دو حسن ..... سلیمان بن ربیع کو ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ 4/309
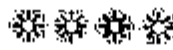
١٧...... ومن كتاب السير

سیر کا بیان

"السِّیَر" یہ سیرۃ کی جمع ہے سیر کا لفظ ابواب جہاد پر اس لیے بولا جاتا ہے کیوں کہ یہ غزوات میں آپ ﷺ کے احوال کو ضمن میں لیے ہوتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی 128/5)

[1]..... بَابُ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

نبی ﷺ کی دعا کہ میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے

2479۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ .....

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)) وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا الرَّجُلُ رَجُلًا تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ ❶

سیدنا صخر غامدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے۔ راوی کہتا ہے یہ شخص (صخر غامدی رضی اللہ عنہ) سوداگر تھا اور تجارت کے لئے اپنے غلاموں کو صبح بھیجا کرتے تھے۔ جس سے یہ مالدار ہو گیا۔

فوائد:...... یہ آپ ﷺ کی دعا کا نتیجہ ہے کہ صبح کے اول وقت آدمی جو کام سرانجام دے سکتا ہے وہ کام دن کے کسی اور حصے میں کیا جائے تو اس کے لیے زیادہ وقت درکار ہوگا لہٰذا دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کی انجام دہی کے لیے اول وقت کا انتخاب سمجھداری کی علامت ہے۔

❶ اسنادہ حسن: عمارۃ بن حدید کو ابن ابی حاتم نے مجہول کہا۔ ابن حبان نے الثقات 5/341 میں اسے ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد، کتاب الجھاد، باب فی الابتکار فی السفر (2606) والترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التبکیر بالتجارۃ (1212)

فوائد:..... (۱) حقوق اللہ جس قدر زیادہ اور عمدگی سے ادا کیے جائیں یہ اسی قدر بلندئ درجات کا باعث ہوں گے۔ لیکن خیریت، بہترین کا وصف حاصل کرنے کے لیے حقوق العباد میں عمدگی لانا ضروری ہے (۲) پڑوسی سے حسن سلوک کی اسلام میں پرزور رغبت دلائی گئی ہے پڑوسی کے بارے قرآن میں ہے: ﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ (النساء:36) یعنی اجنبی پڑوسی سے حسن سلوک کرنا ہے (وفقنا اللہ لذلك)

4..... بَاب فِي خَيْرِ الْأَصْحَابِ وَالسَّرَايَا وَالْجُيُوشِ

بہتر ساتھیوں دستوں اور لشکروں کا بیان

2482۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ وَعُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَمَا بَلَغَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فَصَبَرُوا وَصَدَقُوا فَغُلِبُوا مِنْ قِلَّةٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے ساتھی چار شخص ہیں اور بہتر لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور اچھا دستہ چار سو کا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بارہ ہزار کا لشکر صبر اور سچ کے باوجود کمی کی وجہ سے مغلوب ہو جائے۔''

فوائد:..... (۱) سفر میں کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم چار افراد نکلیں تا کہ وہ ایک قافلہ بن جائے اور راستے میں ایک دوسرے کے مددومعاون ثابت ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "واحد شیطان، واثنان شیطانان وثلاثة ركب" (أو كما قال) ایک شیطان (۲) دو شیطان اور تین کا قافلہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم تین اور چار سے اوپر جتنے ہوا تنے ہی بہتر ہیں۔ ہاں مجبوری کی صورت میں مثلاً جاسوسی وغیرہ کے لیے اکیلے آدمی کا سفر کرنا بھی درست ہے۔ (۳) کہیں پر شبخون مارنے کے لیے چار سو اور باقاعدہ جنگ کے لیے چار ہزار کا لشکر بہترین ہے۔ (۴) بڑے سے بڑے لشکر سے ٹکرانے کے لیے بارہ ہزار کا لشکر کافی ہے جب اتنی تعداد میں افراد ہوں تو وہ قلت تعداد کی بناء پر مغلوب نہیں ہو سکتے ہاں کوئی اور سبب بن جائے تو الگ بات ہے۔ نیز امام البانی رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ میں اس حدیث کو ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ إسناده حسن: لیکن حدیث صحیح ہے۔ أخرجه أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب فيما يستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا (2611) والترمذي، كتاب السير، باب ما جاء في السرايا (1555) صحيح ابن حبان (4717)

[5] باب وَصِيَّةِ الْإِمَامِ فِي السَّرَايَا

امام کا جہادی دستوں کو وصیت کرنے کا بیان

2483۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا)). [1]

سیدنا سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے یوں کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو دستے کا امیر مقرر کرتے تو اسے اپنے نفس کے متعلق اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کی وصیت کرتے۔ اور فرماتے ”اللہ کے نام سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اللہ کے منکروں سے لڑائی کرو، جہاد کرنا اور بدعہدی نہ کرنا خیانت نہ کرو، مثلہ نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔“

فوائد: ...... ان نصیحتوں کی اگر گہرائی میں اترا جائے تو معلوم ہوگا جو جہاد، جو قتال ان امور و قیود کا حامل ہو وہ دنیا میں فتنے کا نہیں بلکہ امن کا باعث وسبب ہوگا۔ (واللہ المستعان)

[6] بَاب لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرنے کا بیان

2484۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا ذِكْرَ اللَّهِ فَإِنْ أَجْلَبُوا وَصَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ)). [2]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرو، اور اللہ سے عافیت طلب کرو، جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو، اگر وہ شور کریں اور چلائیں تو تم خاموشی اختیار کرو۔“

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد [illegible] رقم: 4496 [illegible] رقم: 2612

[2] [illegible] رقم: 2818 [illegible] رقم: 4817

فوائد: ...... لڑائی، دشمن کا سامنا ایک آزمائش ہے لہٰذا اس سے پناہ ہی مانگنی چاہیے انسان جتنا بھی قوی الایمان ہو اس کے لیے فتنے کی چاہت کرنا قطعی معیوب اور ناپسندیدہ ہے البتہ دشمن سے سامنا ہو جانا یا فتنے میں مبتلا ہو جانے کے بعد جزع وفزع کرنا بے صبری کا مظاہرہ ہے اور ایک مومن کے لائق نہیں لہٰذا ایسی حالت میں ثابت قدمی اور اولوالعزمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

[7] بَابٌ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ
لڑائی کے وقت دعا کرنے کا بیان

2485۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى،

عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو أَيَّامَ حُنَيْنٍ: ((اللَّهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ)). ❶

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حنین کے زمانے میں یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! تیری مدد سے چلتا ہوں، تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔“

فوائد: ...... (۱) دوران لڑائی جہاں اپنی ہمتوں شجاعتوں کے جوہر دکھانے ہیں وہیں اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے رہنا ہے تاکہ اللہ کی مدد بھی شامل حال رہے (۲) دشمن سے مقابلے کے دوران اسے پڑھنا باعث قوت ہے اور مسنون ہے۔

[8] بَابٌ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ
لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا بیان

2486۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ: ((إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِلَالٍ أَوْ خِصَالٍ فَأَيَّتُهُمَا

سیدنا سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو دستے کا امیر مقرر کرتے تو اسے وصیت کرتے: ”جب تم اپنے دشمن مشرکوں سے ملو تو ان پر تین باتیں پیش کرنا جو بات وہ ان میں سے منظور کر لو اور ان سے لڑائی نہ کرو، ان پر اسلام پیش کرو

❶ صحیح، أخرجه أحمد 4: 332، 333 والبيهقي كتاب السير باب الترهيب من التمني لقاء العدو 9/153

أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ. وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَإِنْ أَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا بِذِمَّتِكُمْ وَذِمَّةِ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ

اگر وہ مان لیں تو اسے منظور کر لو اور ان سے لڑائی نہ کرو۔ پھر ان سے کہو کہ اپنا ملک چھوڑ کر مہاجرین کے ملک میں چلے جائیں اور ان سے کہو اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں وہی حق حاصل ہو گا جو مہاجروں کو ہے۔ اور ان کے ذمے وہی باتیں ہوں گی جو مہاجروں کے ہیں اگر وہ انکار کریں تو کہو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ کا حکم جاری ہو گا جو تمام مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے۔ اور مال فے اور مال غنیمت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہو گا۔ مگر جب مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے کہو جزیہ دیں اگر اسے مان لیں تو ان کے ساتھ لڑائی سے رک جاؤ۔ اگر اس سے انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے لڑائی کرو۔ اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ چاہیں تو تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ نہ دینا۔ بلکہ انہیں اپنا اپنے باپ اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا۔ کیونکہ اپنا اور اپنے آباء کا ذمہ توڑنا تمہارے لئے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ توڑنے سے آسان ہے۔ اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر اتریں تو انہیں اللہ کے حکم پر نہ اتاریں بلکہ انہیں اپنے حکم پر اتاریں کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے متعلق اللہ کے حکم تک پہنچ گئے کہ نہیں۔ پھر جو چاہو ان کے متعلق فیصلہ کرو۔"

أَنْـزِلْهُـمْ عَلَـى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَـدْرِي أَتُـصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا ثُمَّ اقْضِ فِيهِمْ بِمَا شِئْتَ)).❶

فوائد:...... (۱) لڑائی سے قبل کفار کے سامنے تین راستے رکھے جائیں گے (ا) مسلمان ہو جائیں (ب) جزیہ پر صلح کر لیں مسلمانوں کی محکومی قبول کر لیں (ج) لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں (۲) اگر کوئی قبول اسلام کے بعد دارالاسلام میں ہجرت کر کے آ جائے تو مجاہدین کے برابر کا مال غنیمت وغیرہ میں حصہ دار ہوگا (۳) قبول اسلام کے ساتھ علاقہ چھوڑنا ضروری نہیں (۴) اگر لڑائی میں کسی کو ضمانت دینی ہو تو سالار اپنی یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی ضمانت دے اللہ اور اس کے رسول کی ضمانت نہ دے تاکہ کسی سبب اگر اس میں کمی بیشی بھی ہو جائے تو زیادہ گناہ نہ ہو۔ (۵) دشمن اگر لڑائی سے باز آ جائے اور قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کا تقاضا کرے تو انہیں قرآن وسنت کے فیصلے کی بجائے اپنے فیصلے پر انہیں لڑائی روکنے پر آمادہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آدمی قرآن وسنت سے صحیح حکم اخذ کرنے کی بجائے غلطی کر جائے اور فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے مطابق نہ ہو سکے۔

2487. قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.❷

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کے پاس بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھ سے مسلم بن ہیصم اور نعمان بن مقرن نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

2488. أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا حَتَّى دَعَاهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سُفْيَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ يَعْنِي: هٰذَا الْحَدِيثَ.❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی قوم سے لڑائی نہیں کی حتی کہ ان پر اسلام پیش کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: "سفیان نے ابن ابی نجیح سے یہ حدیث نہیں سنی۔"

❶ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث ووصية اياهم بآداب الغزوة وغيرها (4497) وابو داؤد، كتاب الجهاد، باب في دعاء المشركين (2612) ❷ اسناده جيد: سابقہ حوالہ ہی ہے۔
❸ صحیح: سفیان نے ابن ابی نجیح سے اس حدیث کو نہیں سنا لیکن کئی ثقات سفیان کی متابعت کرتے ہیں۔ اخرجه احمد 231/1، والطبراني 11269، وابو يعلى في المسند (2494)

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا)). وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي قَتَلَ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ وَمَا مَاتَ حَتَّى قَتَلَ خَيْرَ إِنْسَانٍ بِالطَّائِفِ. ❶

نے کہا: کیوں نہیں' آپ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں جب تک وہ 'لا الـٰه الا اللّٰه' نہ کہیں۔ جب کہہ دیں تو مجھ پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہیں۔ مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' راوی کہتا ہے: یہ وہی آدمی تھا جس نے ابو مسعود کو قتل کیا۔ اور وہ نہیں مرا حتی کہ اس نے طائف کے ایک اچھے آدمی کو قتل کر دیا۔

فوائد:...... (۱) شہادتین کے اقرار سے آدمی کی جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے کسی مسلم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی کوئی شے لے اگرچہ شہادتین کا اقرار دارالحرب میں ہی کیوں نہ کیا ہو۔ بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر یوں باب باندھتے ہیں "اذا اسلم قوم فی دارالحرب ولھم مال وارضون فھی لھم." (بخاری 3058) جب کوئی قوم دارالحرب میں اسلام لے آئے تو ان کے مال و زمینیں انہیں کی ہوں گی۔ (۲) "الا بحقھا" سے مراد وہ جرائم ہیں جن کی اسلام نے سزا موت رکھی ہے جیسے کسی کو ناحق قتل کرنا، اسلام سے پھر جانا، شادی شدہ کا زنا کرنا۔ یہ ایسے حقوق ہیں جن کی بنا پر مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے (دیکھئے آئندہ حدیث)

[11]..... بَابٌ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

"لا اله الا الله" کا اقرار کرنے والے شخص کا خون حلال نہ ہونے کا بیان

2491۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کا خون حلال نہیں جو 'لا الـٰه الا اللّٰه' کا اقرار کرتا ہو مگر ان تین آدمیوں سے کوئی ہو تو حلال ہے: ''جان کے بدلے جان' شادی شدہ زانی' اور جو اپنے دین کو چھوڑ

❶ صحیح: اخرجه الطيالسي 26/1 (37) والطبراني في الكبير 218/1 (594) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب الكف عمن قال لا اله الا الله (3929)

الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). ❶

کہ جماعت سے الگ ہو جائے۔“

فوائد:..... ان تین جرائم پر قتل کی سزا کا مقرر ہونا یہ ان کے ”من اکبر الکبائر“ ہونے کی دلیل ہے چنانچہ ناحق قتل، حرام کاری اور ارتداد دین کی سنگینی ان کی سزاؤں سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ (فافہم بھداک اللہ)

[12]..... بَابٌ فِي بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ

نبی ﷺ کے قول ”الصلوۃ جامعۃ“ کا بیان

2492۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ. قَالَ: فَانْطَلَقُوا فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. ❷

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرداروں کا ایک لشکر بھیجا وہ چلے گئے جب تک اللہ کو منظور تھا وہاں ٹھہرے پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور حکم دیا تو اعلان کر دیا گیا ”الصلوۃ جامعۃ۔“

فوائد:..... آپ ﷺ کا معمول تھا کہ کوئی بھی پیش آمدہ واقعہ جس کا تعلق کسی اجتماعی معاملے سے ہوتا آپ ﷺ نماز کے بعد صحابہ کرام کے مشورے سے اسے سلجھا لیتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو صحابہ کرام کو جمع کرنے کے لیے (الصلوۃ جامعۃ) پکارا جاتا چنانچہ سبھی جمع ہو جاتے اور معاملہ طے کر لیا جاتا۔

[13]..... بَابُ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

مشورہ دینے والا امین ہے

2493۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). ❸

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اسے امانت سمجھا گیا ہوتا ہے۔“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالى ﴿أن النفس بالنفس والعين بالعين...﴾ (6878) ومسلم، كتاب القسامة والمحاربين، باب ما يباح به دم المسلم (4351)

❷ صحيح: أخرجه ابن سعد 26/1/3 والبيهقي في دلائل النبوة 367/4، وأخرجه أحمد 299/5، 300

❸ حسن: أخرجه الترمذي، كتاب الأدب، باب إن المستشار مؤتمن (2823)

[16] .... بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَاهَتِ الْوُجُوهُ

نبی ﷺ کا فرمان: چہرے بگڑ جائیں کا بیان

2496۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي هَمَّامٍ ......

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَكُنَّا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنِّي أَنَّهُ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمْ وَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوهُ)) فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ قَالَ يَعْلَى فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ أَنَّ آبَاءَهُمْ قَالُوا فَمَا بَقِيَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا امْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهُ تُرَابًا. ❶

ابو عبدالرحمن فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور اس دن سخت گرمی تھی۔ ہم درختوں کے سائے میں اترے پھر سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر آپ نے خاک سے مٹھی بھری ابو عبدالرحمن کہتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جو میری نسبت آپ کے قریب تھا۔ کہ وہ مٹی آپ نے ان کے چہروں پر ماری اور فرمایا: "منہ بگڑ گئے۔" پھر اللہ تعالیٰ نے کافروں کو شکست دی۔ یعلیٰ کہتے ہیں: "مجھے مشرکوں کے بیٹوں نے ان کے آباء واجداد نے بتایا کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گئے ہوں۔"

فوائد:...... یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی ایک مٹھی بھر مٹی بھی کفار کے منہ اور آنکھیں بھر گئی۔ اگر ایسے معجزے عقل میں نہ سما سکیں تو عقل کا علاج کرنا چاہیے نہ کہ خود ٹیڑھی راہ کو اختیار کر کے ان کا ہی انکار کر دیا جائے جیسا کہ بعض اہل اہواء کا وطیرہ و شیوہ ہے۔

[17] .... بَابٌ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیعت کرنے کا بیان

2497۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ فِي مَجْلِسٍ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے آپ نے فرمایا: "مجھ سے اس

---

❶ سندہ قوی: أخرجه أحمد 5/206، وأبو داود، كتاب الأدب، باب في الرجل ينادي الرجل فيقول لبيك (5233)

((بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ)). قَالَ: فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ. ❶

بات پر بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرو گے نہ چوری کرو گے نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنے ہاتھ اور پاؤں سے بہتان باندھو گے جو اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے جس نے ان کے علاوہ کوئی بات کی پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ پر ہے چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف کر دے اور جس نے ان میں سے کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اسے اس کی سزا مل گئی۔ تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔'' عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں: ''ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی۔''

فوائد:...... (۱) کبیرہ گناہ توبہ سے تو معاف ہو ہی جاتے ہیں لیکن اگر توبہ نہ کی گئی ہو تو پھر بھی اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو ان کے کفارے کی امید کی جا سکتی ہے البتہ شرک کی بلا توبہ معافی نہیں قرآن میں اس مضمون کا یوں بیان ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) اللہ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس کے علاوہ جسے بخش دیتا ہے جس کے لیے چاہے۔ (۲) حدود گناہوں کے کفارے کا باعث ہیں حد لگ جانے کے بعد بندہ اس گناہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

[18]..... بَابٌ فِي بَيْعَةِ أَنْ لَا يَفِرُّوا
جنگ سے نہ بھاگنے پر لوگوں سے بیعت لینے کا بیان

2498۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ .....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے روز ایک ہزار چار سو تھے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی اور عمر رضی اللہ عنہ درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ وہ کیکر کا درخت تھا۔ ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی کہ

❶ متفق عليه، البخاري، كتاب الإيمان، باب (11) حديث (18)، ومسلم، كتاب الحدود، باب الحدود كفارات لأهلها (4436)

[20]... بَاب كَيْفَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

2500۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْتُلُوهُ)) ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آ کر آپ سے پوچھا: ''یا رسول اللہ! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر ڈالو۔''

فوائد:...... (۱) دفاع کے لیے جنگی لباس، خود وغیرہ پہننا جائز ہے توکل کے خلاف نہیں (۲) ابن خطل ان اشخاص میں تھا جن کو آپ ﷺ نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

[21]... بَاب فِي قَبِيعَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستہ کا بیان

2501۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَبِيعَةُ سَيْفِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَبْد اللّٰهِ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ خَالَفَهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ هُوَ الْمَحْفُوظُ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ ہشام دستوائی نے (جریر کی) مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ قتادہ نے سعید بن ابی حسن سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہی محفوظ ہے۔

فوائد:...... (۱) ''قبیعة السیف'' اس میں مختلف اقوال ہیں (ا) یہ تلوار کے قبضے کو کہتے ہیں (ب) تلوار کے نچلے حصے کو (ج) یہ تلوار کے قبضے کے سرے کو کہا جاتا ہے اور یہی راجح ہے۔ (۲) اسلحے میں چاندی کا استعمال درست ہے۔

---

❶ متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب الجهاد، باب قتل الأسير (3044) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول المكة بغير احرام (3295)

❷ صحيح: اخرجه ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في السيف يحلى (2583) و الترمذي، كتاب الجهاد، باب ما جاء في السيوف وحليتها (1691) والطحاوي في مشكل الآثار 166/2

[22] ... بَاب أَنَّ النَّبِيَّ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ ﷺ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَةً

نبی ﷺ کے کسی قوم پر غالب آنے کے بعد لڑائی کے میدان میں رسول اللہ ﷺ کے تین دن ٹھہرنے کا بیان

2502۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ...

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا. ❶

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی قوم پر غالب آتے۔ تو پسند کرتے تھے کہ میدان جنگ میں تین دن ٹھہریں۔

فوائد:...... فتح حاصل کر لینے کے بعد دشمنان دین جنگ کے مقام میں تین ایام قیام کرنا مستحب ہے یہ ان پر رعب و ہیبت جاری کرنے کا باعث ہے۔

[23] ... بَاب فِي تَحْرِيقِ النَّبِيِّ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

نبی ﷺ کے قبیلہ بنونضیر کے کھجوروں کے باغ جلا دینے کا بیان

2503۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ...

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبیلہ بنونضیر کا کھجوروں کا باغ جلا دیا۔

فوائد:...... بنونضیر کی سرکشی پر جب آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا تو کھجور کے درخت درمیان میں حائل تھے اور رکاوٹ کا باعث بن رہے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے انہیں کاٹنے کا حکم دے دیا جس سے ایک تو ان کی آڑ ختم ہوگئی دوسرا انہیں اپنی مغلوبیت کا بھرپور احساس ہوگیا جس سے انہوں نے قلعے سے باہر آنا قبول کر لیا اور اللہ نے آپ ﷺ کے اس فعل کو یوں شرف قبولیت سے نوازا۔ قرآن میں ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾ کھجوروں کو تمہارا کاٹنا اور کھڑی چھوڑ دینا یہ اللہ کی اجازت سے ہی ہوا جس سے معلوم ہوا کہ کھیتی و باغات کو ضرورت کی بنا پر ضائع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد، باب من غلب العدو فأقام على عرصتهم ثلاثا (3065) ومسلم في الجنة وصفة نعيمها (2875)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد، باب حرق الدور والنخيل (3031) ومسلم كتاب الجهاد والسير باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها (4527)

[24]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّعْذِيبِ بِعَذَابِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی عذاب والی چیزوں سے سزا دینے کی ممانعت کا بیان

2504۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الدَّوْسِيِّ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ: ((إِنْ ظَفِرْتُمْ بِفُلَانٍ وَفُلَانٍ فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ)) حَتّٰى إِذَا كَانَ الْغَدُ بَعَثَ إِلَيْنَا فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ بِتَحْرِيقِ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ثُمَّ رَأَيْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ ظَفِرْتُمْ بِهِمَا فَاقْتُلُوهُمَا)).❶

سیدنا ابو ہریرۃ دوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ”اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں آگ سے جلا دینا پھر دوسرے دن ہمارے پاس ایک آدمی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ میں نے تمہیں ان دو شخصوں کو جلا دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ اللہ کے علاوہ کسی کو یہ لائق نہیں کہ وہ کسی کو آگ سے سزا دے لہٰذا اگر تم انہیں پا لو تو قتل کر دینا۔“

فوائد:..... ایسی سزائیں جن کا تذکرہ قرآن وحدیث سے ہمیں ملتا ہے جو کہ مجرموں، کافروں کو رب ذوالجلال کی طرف سے دی جائیں گی کسی انسان کے جائز نہیں کہ ویسی سزائیں کسی اور کے لیے تجویز کرے اس میں رب کی برابری کا شائبہ ہے لہٰذا یہ حرام ہیں (واللہ اعلم)

[25]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان

2505۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوہ میں ایک عورت قتل کی ہوئی ملی تو رسول

❶ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب يعذب بعذاب الله (3016) وابو داؤد، كتاب الجهاد، باب كراهية حرق العدو بالنار (2674) والترمذي، كتاب السير، باب حرق بالنار (1571)

فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. ❶

اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

فوائد: ...... اسلام نے "محبت اور جنگ میں سبھی کچھ جائز ہے" کے کلیے کا رد کرتے ہوئے جنگ کی بھی حدود وقیود مقرر کی ہیں ایک مسلم کے لیے ان حدود وقیود کا پابند رہنا ضروری ہے ورنہ مسلم کے لیے جہاد جیسا عظیم عمل اجر کی بجائے خسارے کا باعث بن سکتا ہے انہیں قیود میں سے ایک یہ ہے کہ بے ضرر لوگ یعنی عورتوں اور بچوں کو نہیں چھیڑنا انہیں قتل نہیں کرنا۔

2506۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَظَفِرَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْقَتْلِ حَتَّى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ ذَهَبَ بِهِمُ الْقَتْلُ حَتَّى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ أَلَا لَا تَقْتُلُنَّ ذُرِّيَّةً ثَلَاثًا)). ❷

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں گئے لوگوں نے مشرکوں کو پایا تو لوگ جلدی جلدی قتل کرنے لگے۔ حتی کہ بچوں کو بھی قتل کر ڈالا نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا: "ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ جن کو قتل کرنے کے شوق نے یہاں تک پہنچا دیا کہ وہ بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو مت قتل کرو تین دفعہ فرمایا۔"

[26]..... بَاب حَدِّ الصَّبِيِّ مَتَى يُقْتَلُ
لڑکے کی حد جب وہ قتل کیا جائے

2507۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ تُرِكَ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ

سیدنا عطیہ قرظی کہتے ہیں ہم قریظہ کے دن نبی ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے۔ جس کی ناف کے نیچے بال تھے وہ قتل کر دیا گیا جس کے نہیں تھے وہ چھوڑ دیا گیا۔ میں ان

❶ متفق علیہ: البخاری، كتاب الجهاد، باب قتل النساء في الحرب (3014) ومسلم، كتاب الجهاد، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب (4522، 4523)

❷ صحیح: صحیح ابن حبان (132) و اخرجہ ابوداؤد۔

لَمْ يُنْبِتِ الشَّعْرَ فَلَمْ يَقْتُلُونِي يَعْنِي يَوْمَ قُرَيْظَةَ ❶

میں سے تھا جن کے بال نہیں تھے لہٰذا انہوں نے مجھے قتل نہ کیا۔

فوائد:...... عطیہ بن قرظی بنو قریظہ کے فرد تھے جو کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی بنا پر بچ گئے تھے کہ لڑائی کے قابل مردوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو چھوڑ دیا جائے تو بچوں کی پہچان کا یہ طریقہ اپنایا گیا کہ زیر ناف بال دیکھے گئے جس کے ہوئے وہ بالغ مرد شمار ہوا جب کہ دوسرے بچے۔ تو ان بچوں میں سے ایک مذکورہ عطیہ بھی تھے۔

[27] بَابٌ فِي فِكَاكِ الْأَسِيرِ

قیدیوں کو چھڑانے کا بیان

2508 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ)) ❷

سیدنا ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیدی کو آزاد کرو اور بھوکے کو کھلاؤ۔''

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ جمیع پیغمبروں سے رفیع الشان تھے اس لیے آپ ﷺ کو خصوصی امتیازات سے نوازا گیا۔ وہ امتیازات مذکورہ حدیث کے مطابق درج ذیل تھے (ا) آپ ﷺ جمیع کائنات کی طرف مبعوث تھے جبکہ دوسرے پیغمبر خاص قوم و بستی کی طرف بھیجے جاتے تھے (ب) آپ ﷺ کے لیے ساری زمین مسجد یعنی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے امتی جہاں نماز کا وقت ہو نماز ادا کر سکتے ہیں اسی طرح پانی کی عدم دستیابی کی بنا پر مٹی سے تیمم کر سکتے ہیں (ج) سابقہ قوموں و انبیاء علیہم السلام کے لیے غنائم حلال نہ تھیں بلکہ وہ مال غنیمت اکٹھا کر کے ایک میدان میں ڈھیر کر دیتے آسمان سے آگ آتی اسے کھا جاتی جبکہ اللہ نے اس امت کی فقیری مفلسی دیکھ کر ان کے لیے وہ حلال کر دی (د) پیدل یا سوار ایک ماہ میں جتنی مسافت طے کر سکتا ہے اتنی دور سے دشمن آپ ﷺ سے خوفزدہ رہتا تھا (ھ) ہر پیغمبر کو دنیا میں ایک مقبول دعا کا اختیار دیا گیا جو کہ ہر ایک نے کر لی جبکہ ہمارے رفیع الشان پیغمبر ﷺ نے وہ دعا قیامت کے لیے محفوظ کر لی تاکہ اپنی امت کو معاف کروائیں۔

---

❶ صحیح علی شرط الشیخین: ابو داؤد، کتاب الحدود، باب فی الغلام یصیب الحد: (4404) والترمذی، کتاب السیر، باب ما جاء فی النزول علی الحکم (1584)

❷ صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب فكاك الأسير (3046) صحيح ابن حبان (4780)

[28] باب في فداء الأسارى

قیدیوں کے فدیہ دینے کا بیان

2509- أخبرنا أبو نعيم حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب

عن عمران بن حصين أن رسول الله ﷺ فادى رجلا برجلين. ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بدلے میں دو شخص دیے۔

[29] باب الغنيمة لا تحل لأحد قبلنا

ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کے لئے حلال نہ ہونے کا بیان

2510- أخبرنا يحيى بن حماد حدثنا أبو عوانة عن سليمان عن مجاهد عن عبيد بن عمير

عن أبي ذر أن النبي ﷺ قال: «أعطيت خمسا لم يعطهن نبي قبلي بعثت إلى الأحمر والأسود وجعلت لي الأرض مسجدا وطهورا وأحلت لي الغنائم ولم تحل لأحد قبلي ونصرت بالرعب شهرا يرعب مني العدو مسيرة شهر وقيل لي سل تعطه فاختبأت دعوتي شفاعة لأمتي وهي نائلة منكم إن شاء الله تعالى من لم يشرك بالله شيئا». ❷

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی تھیں۔ مجھے سرخ و سیاہ سب کے لئے نبی بنایا گیا۔ میرے لئے تمام زمین (نماز پڑھنے کے لیے) مسجد اور پاک بنائی گئی۔ میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔ مجھے ایک مہینے کی مسافت سے رعب سے مدد دی گئی۔ دشمن مجھ سے ایک ماہ کی مسافت پر ڈر جاتا ہے۔ مجھ سے کہا گیا: جو مانگو دیا جائے گا میں نے اپنی اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھ لیا ہے اور وہ تم سے ان شاء اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔“ (ان شاء اللہ)

---

❶ صحيح، أخرجه [illegible] (1641) [illegible] (4331)

❷ صحيح، [illegible] (6462) [illegible] 148/5

[30]..... بَاب قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ
دشمن کے ملک میں مال غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

2511- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ قَالَ عَبْد اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي الْإِسْنَادِ. ❶

ابو وائل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت جعرانہ کے مقام پر تقسیم کیا۔ عبداللہ دارمی کہتے ہیں: سند میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

فوائد:...... ثابت ہوا غنائم کو اکٹھا کر کے دارالسلام میں لے کر آنا ضروری نہیں، اگر حاجت ہو غنائم راستے میں اسی سرزمین پر تقسیم کی جا سکتی ہیں۔

[31]..... بَاب فِي قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ كَيْفَ تُقْسَمُ
مال غنیمت کی تقسیم کے طریقہ کا بیان

2512- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ فَتْحَ خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَوَقَعْنَا فِي رِحَالِهِمْ فَابْتَدَرَ النَّاسُ مَا وَجَدُوا مِنْ جَزُورٍ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ فَارَتِ الْقُدُورُ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُكْفِئَتْ قَالَ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ لِكُلِّ عَشَرَةٍ شَاةً قَالَ: وَكَانَ بَنُو فُلَانٍ مَعَهُ تِسْعَةٌ وَكُنْتُ وَحْدِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِمْ فَكُنَّا

عبدالرحمن بن ابو لیلی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی فتح میں حاضر تھا مشرکوں کو شکست ہوئی ہم ان کے گھروں میں ٹوٹ پڑے۔ لوگوں نے بکریاں وغیرہ جو چیز ہاتھ لگی اٹھائی۔ پھر کچھ ہی دیر بعد ہانڈیاں پکنے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ الٹ دی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور دس آدمیوں کو ایک بکری دی۔ قبیلہ بنو فلاں کے پاس نو آدمی تھے اور میں اکیلا تھا پھر میں نے ان کی طرف مڑ کر دیکھا ہم دس آدمی تھے جن کے پاس ایک بکری تھی۔ عبداللہ کہتے ہیں: مجھے معلوم

❶ صحیح: أخرجه أحمد 427/1، 456 وفتح الباري 521/6، صحیح ابن حبان (6576)

عَشَرَةٌ بَيْنَنَا شَاةٌ قَالَ- عَبْدُ اللَّهِ يَلْغَنِي أَنَّ صَاحِبَكُمْ يَقُولُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ كَأَنَّهُ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَحْفَظْهُ ❶

ہو۔ ہے کہ تمہارا ساتھی کہتا ہے: یعنی عن قیس بن مسلم سے گویا کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں یاد نہیں ہے۔

2513۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَأَلْقَتْ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّوَابُ عِنْدِي مَا قَالَ زَكَرِيَّا فِي الْإِسْنَادِ. ❷

عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔ (اس میں ہے) فرماتے ہیں کہ مجھے ان سے جوڑ دیا گیا۔ ابو محمد داری کہتے ہیں: ”میرے نزدیک صحیح وہ ہے جو زکریا نے دوسری حدیث کی سند میں کہا۔“

[32]... بَابُ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

رشتہ داروں کے حصہ کا بیان

2514۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ تَسْأَلُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُمْ فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا. ❸

یزید بن ہرمز کہتے ہیں نجدہ بن عامر نے ابن عباس کو خط لکھ کر اس سے چند باتیں پوچھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا: ”تم نے مجھ سے ذی القربیٰ کے حصوں کے متعلق پوچھا جس کا اللہ نے ذکر کیا۔ ہمارا خیال تھا ہم حضور ﷺ کے رشتہ دار ہیں۔ تو ہماری قوم نے انکار کر دیا۔“

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (انفال 41)

---

❶ صحیح: امام داری نے اسے معلول قرار دیا ہے جبکہ وہ علت قادح نہیں ہے۔ آگے والی سند ملاحظہ کریں۔

❷ إسناده صحيح: أخرجه أحمد 348/4، والطبراني في الأوسط (509)

❸ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجهاد، باب النساء الغازيات يرضخ لهن (4661، 4662، 4663، 4664، 4665، 4666)، والترمذي، كتاب السير، باب من يعطى الفيء (1556)

جان لو جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا ''خمس'' پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول، قریبی اعزہ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ تو نجدہ واللہ کا سوال قریبی رشتہ داروں بارے تھا کہ ان سے کون مراد ہیں جن کو مالِ غنیمت کے پانچویں حصے میں سے نوازا جاتا ہے تو جواب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

[33] ..... بَابٌ فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ
گھوڑے کے حصوں کا بیان

2515۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سوار کو تین حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔

فوائد:...... (۱) ایک شہسوار جو کارگزاری انجام دے سکتا ہے پیدل کے لیے وہ ممکن نہیں، لہٰذا گھڑ سوار تین جب کہ پیدل کو ایک حصہ ملے گا (۲) گھڑ سوار پیدل کے مقابلے میں تین گنا زیادہ فعال ہوتا ہے۔

2516۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❷

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[34] ..... بَابٌ فِي الَّذِي يَقْدَمُ بَعْدَ الْفَتْحِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ
جو فتح کے بعد آئے اسے حصہ دیا جائے کہ نہیں؟

2517۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الجهاد، باب سهام الفرس (2863)، ومسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب کیفیة قسمة الغنیمة بین الحاضرین (1762)۔

❷ صحیح: سابقہ حدیث کی مکرر آئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَغْنَمًا إِلَّا قَسَمَ لِي إِلَّا يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّهَا كَانَتْ لِأَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ خَاصَّةً وَكَانَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَا بَيْنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَخَيْبَرَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب بھی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غنیمت کے مال میں حاضر ہوا آپ نے میرا حصہ رکھا مگر خیبر کے روز وہ خاص حدیبیہ والوں کے لئے تھا۔ راوی کہتا ہے: ابوموسیٰ اور ابوہریرہ حدیبیہ کے درمیان میں آئے تھے۔

[35]..... بَابٌ فِي سِهَامِ الْعَبِيدِ وَالصِّبْيَانِ

غلام اور بچے کے حصہ کا بیان

2518- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ......

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَأَعْطَانِي سَيْفًا فَقَالَ: ((تَقَلَّدْ بِهَذَا)). ❷

سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ آبو اللحم کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں خیبر میں حاضر ہوا ان دنوں میں غلام تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھر کے استعمال کی چیزیں دیں اور ایک تلوار دی اور فرمایا: ''اسے لٹکا لو۔''

فوائد:..... (۱) ''خُرثِيّ'' یہ گھر کے سامان کے لیے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح گھریلو سامان کو بھی ''خرثی'' کہا جاتا ہے۔ (۲) غلام کو غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا بلکہ اس کی فقط حوصلہ افزائی ہی کی جائے گی۔

[36]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنے کی ممانعت کا بیان

2519- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَمَكْحُولٍ ......

---

❶ اسناده ضعيف: علی بن زید ضعیف راوی ہے۔ اخرجه احمد 535/2

❷ صحيح: صحيح ابن حبان (4831) اخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة (2730) والترمذي، كتاب السير، باب هل يسهم للعبد (1557)

عن أبي أمامة عن النبي ﷺ أنه نهى أن تباع السهام حتى تقسم. ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کے حصے بیچنے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... حصہ ملنے سے قبل بیچنا اس میں چونکہ غرر (دھوکہ) کا احتمال ہے لہٰذا یہ ممنوع ہے۔

[37] . بَابٌ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

لونڈی کے استبراء کا بیان

2520 . أخبرنا أحمد بن خالد حدثنا محمد بن إسحاق عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي مرزوق مولى تجيب قال ......

حدثني حنش الصنعاني قال غزونا المغرب وعلينا رويفع بن ثابت الأنصاري فافتتحنا قرية يقال لها جربة فقام فينا رويفع بن ثابت الأنصاري خطيبا فقال إني لا أقوم فيكم إلا ما سمعت من رسول الله ﷺ قام فينا يوم خيبر حين افتتحناها فقال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يأتي شيئا من السبي حتى يستبرئها)). ❷

سیدنا حنش صنعانی کہتے ہیں ہم نے مغرب شام میں جہاد کیا۔ ہمیں رویفع بن ثابت انصاری نے وعظ سنایا۔ ہم نے ایک بستی فتح کی جسے جربہ کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں رویفع بن ثابت نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو کہا: میں تمھیں وہی باتیں بتاؤں گا جو رسول اللہ ﷺ سے سنیں۔ جس دن ہم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے ہمیں وعظ سنایا کہ "جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی قیدی عورت سے صحبت نہ کرے حتی کہ وہ استبراء کر لے۔"

فوائد:...... (۱) "استبراء" کا مطلب ہے رحم کی صفائی جانچنے کے لیے لونڈی کا ایک مدت تک انتظار کرنا (الفقه الاسلامي وأدلته 2709/4) (۲) جنگ میں حاصل ہونے والی لونڈی کو استبراء رحم کے بغیر استعمال کرنا اس سے جماع کرنا ممنوع ہے ضروری ہے کہ اس کے استبراء رحم کے لیے ایک حیض تک انتظار کیا جائے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "ولا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل

---

❶ ضعیف: [illegible] (7594) 154:8

❷ سندہ ضعیف [illegible] (4851) [illegible] 436:12 (15769)

حتى تحيض حيضة.» (صحیح: ابو داؤد) حاملہ سے وضع حمل سے قبل اور غیر حاملہ سے ایک حیض گزرنے سے قبل وطی، جماع نہ کیا جائے۔

[38]... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ وَطْءِ الْحَبَالَى

حاملہ لونڈیوں سے صحبت کی ممانعت کا بیان

2521۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ أَبِي عُمَرَ الشَّامِيِّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً مُجِحَّةً يَعْنِي حُبْلَى عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ قَدْ أَلَمَّ بِهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ». [1]

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیمے کے دروازے پر ایک بچہ جنی حاملہ عورت دیکھی۔ تو آپ نے فرمایا: ''شاید اس سے کسی نے صحبت کی ہے۔'' لوگوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا ہے کہ اسے ایسی لعنت پہنچاؤں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے۔ بچے کو کیسے وارث بنائے گا، حالانکہ وہ اس کے لیے جائز نہیں۔ اور کس طرح اس سے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے جائز نہیں۔''

فوائد:...... حاملہ لونڈیوں کو روندنا ان سے تعلقات قائم کرنا سخت معیوب ہے اس لیے سختی سے روکا گیا ہے کیونکہ یہ ایک تو غیر کی اولاد کو اپنا وارث بنانے یا اپنا خادم بنانے کے مترادف ہے جو کہ ممنوع ہے۔ کیونکہ جب مالک کا اس لونڈی سے تعلق قائم ہوگیا تو اب چاہے لونڈی کے پیٹ میں پہلے ہی نطفہ موجود ہے تاہم مالک کے ہاں بچہ تو ہم بستری کی صورت میں وہ اسی کا تصور ہوگا۔

[39]... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا

ماں کو بچے سے جدا کرنے کی ممانعت کا بیان

2522۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنَادَةَ...

---

[1] صحیح: أخرجه مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم وطء الحامل المسبیۃ: 3547، وأبو داود، کتاب النکاح، باب فی وطء السبایا: 2156۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ فِي جَيْشٍ فَفُرِّقَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ وَبَيْنَ أُمَّهَاتِهِمْ فَرَآهُمْ يَبْكُونَ فَجَعَلَ يَرُدُّ الصَّبِيَّ إِلَى أُمِّهِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحِبَّاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

ابوعبدالرحمن حبلی کہتے ہیں کہ ابوایوب ایک لشکر میں تھے۔ بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا گیا۔ انہوں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ تو بچے کو اس کی ماں کے پاس بھیجنے لگے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی ماں کو اس کے بچے سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دوستوں کو اس سے جدا کر دے گا۔“

فوائد:...... جس دین ومذہب میں غلاموں لونڈیوں تک کے حقوق مقرر ہوں ان کا قدم قدم پر خیال رکھا گیا ہو اور خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہو وہ انسانیت کا کس قدر خیر خواہ ہوگا انہیں قدروں کا خیال کرتے ہوئے اسلام نے لونڈی اور اس کی اولاد میں تفریق سے منع کر دیا۔

[40]...... بَابُ فِي الْحَرْبِيِّ إِذَا قَدِمَ مُسْلِمًا
حربی جب مسلمان ہوکر آئے

2523۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ الْعَيْلَةَ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ: ((يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ)) وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَأَتَوْهُ فَسَأَلُوهُ ذٰلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ: ((يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا

سیدنا صخر بن عیلہ (بعض کے نزدیک عیلہ) کہتے کہ مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی میں نے پکڑی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا آپ نے فرمایا: ”اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہوتی ہے تو اس کی مال وجان محفوظ ہو جاتی ہے لہٰذا اسے ان کی طرف لوٹا دو۔“ بنو سلیم کا ایک تالاب تھا۔ وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے آپ کے پاس جا کر وہ تالاب مانگا آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہوتی تو ان کے مال وجان

❶ سنده حسن، أخرجه أحمد 5/ 413، 414 والترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية ... (1283) والحاكم (2/ 55)

اُحْرِزُوْا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِمْ، فَدَفَعْتُهُ ❶

محفوظ ہو جاتے ہیں لہٰذا وہ انہیں واپس کر دو۔" میں نے انہیں واپس کر دیا۔

[41]...... بَابٌ فِي أَنَّ النَّفَلَ إِلَى الْإِمَامِ

حصہ سے زیادہ دینا امام کے اختیار میں ہے

2524۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فِيهَا ابْنُ عُمَرَ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا۔ ❷

سیدنا نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے۔ ان کے حصہ میں گیارہ یا بارہ اونٹ آئے۔ ایک ایک اونٹ انہیں زیادہ دیا گیا۔

فوائد:...... امام کو اختیار ہے کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کے بعد بچ رہنے والے مال کو بیت المال میں جمع کرنے کی بجائے وہ بھی لشکریوں میں تشجیع وحوصلہ افزائی کے لیے تقسیم کر دے اور اس میں امام کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی کو زیادہ دے یا کم۔ جیسا کہ غزوہ حنین کے موقع پر کیا گیا۔

[42]...... بَابٌ فِي أَنْ يُنَفَّلَ فِي الْبُدَاءَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ

جاتے ہوئے چوتھائی اور لوٹتے ہوئے تہائی مال حصہ سے زیادہ دیا جانے کا بیان

2525۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَغَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَفَّلَ الرُّبُعَ وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دشمن کی سرزمین پر حملہ کرتے تھے تو چوتھائی مال حصے سے زیادہ دیتے تھے۔ جب واپس آتے تھے تو چوتھائی مال

---

❶ حسن: (1715) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ سنده قوي: أخرجه مالك في الجهاد، باب جامع النفل في الغزو (15) والبخاري في فرض الخمس، باب من الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين (3134) ومسلم كتاب الجهاد، باب الأنفال (1749)

وَكَانَ النَّاسُ نَفَلَ الثُّلُثِ. ❶

حصے سے زیادہ دیتے تھے۔ جب واپس آتے تھے تو لوگ تھکے ہوئے ہوتے آپ انہیں تہائی مال دیتے تھے۔

فوائد:...... (۱) "نفل" یہ امام کی طرف سے وہ زائد حصہ ہوتا ہے جو مجاہدین کو حوصلہ افزائی کے لیے خمس سے دیا جاتا ہے۔ (۲) اقدام کے وقت نفل کی مقدار کم رکھنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ چونکہ ابھی مزید پیش قدمی درکار ہوتی ہے اس لیے حالات کے لیے مال کو ذخیرہ رکھا جاتا نیز جاتے ہوئے مجاہدین چونکہ تازہ دم ہوتے ہیں اسلیے زیادہ مشقت نہ ہوتی لہٰذا ان کو نفل کم دیا جاتا۔ جبکہ واپسی پر اس کی ضرورت نہ ہوتی اور مجاہد بھی تھکے ہوتے تو انہیں تشجیع کے لیے زیادہ حصہ دیا جاتا لہٰذا نفل کی مقدار بڑھا دی جاتی۔

[43]...... بَابٌ فِي النَّفْلِ بَعْدَ الْخُمُسِ
خمس کے بعد مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

2526۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ......

عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ. ❷

سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خمس کے بعد حصہ دیا۔

[44]...... بَابٌ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ
جو شخص کسی کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

2527۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ)) فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے۔" ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس کفار کو قتل کیا اور ان کا سامان انہی کو ملا۔

---

❶ حسن: صحيح ابن حبان (4855) والترمذي، كتاب السير، باب في النفل (1561) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب النفل (2852)
❷ حسن: صحيح ابن حبان (4835) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب النفل (2852)
❸ صحيح: صحيح ابن حبان (4836)، (4835)، (4838)، (4841) واخرجه ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في السلب يعطى القاتل (2718)

فوائد:...... اگر پتہ ہو کہ فلاں کافر کو فلاں مسلم نے قتل کیا ہے تو اس کا سارا مال و اسباب اسی مسلم کو ملے گا جس نے اسے قتل کیا ہوگا۔ البتہ جن کافروں کے قاتل غیر معین ہوں ان کا مال مسلمانوں میں بطور مال غنیمت برابر تقسیم ہوگا۔

2528۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ أَفْلَحَ هُوَ عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ ......

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلَبَهُ. ❶

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی آدمی سے مقابلہ کیا اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان مجھے دے دیا۔

فوائد:...... "بَارَزْتُ" میں نے مبارزہ کیا، مبارزہ یہ تھی کہ جنگ سے قبل دونوں جانب کی صفیں برابر ہو جاتیں تو دونوں لشکروں میں سے بہادر سورمے نکلتے جنہیں اپنی طاقت پر ناز ہوتا اور وہ لشکروں کے گتھم گتھا ہونے سے قبل اپنی شجاعتوں کی داستان رقم کرتے۔

[45]...... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَنْفَالِ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ

حصے سے زائد مال مکروہ ہے اور قوی مسلمان کو چاہیے کہ کمزور کو دے دے

2529۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ: ((لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ)). ❷

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حصے سے زائد مال کو برا سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: "قوی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کمزوروں کو دیں۔"

فوائد:...... (۱) امام کو چاہیے کہ نفل کا اہتمام بلا وجہ نہ کرے ایسی حالت میں یہ مکروہ ہے لیکن جب ضرورت کا تقاضا ہو تو نفل عطا کرنے میں کوئی حرج نہیں پچھلی احادیث ملاحظہ کیجیے (۲) قوی مسلمانوں کو ضعفاء کا خیال رکھنا چاہیے حدیث میں آتا ہے: "وهل ترزقون وتنصرون الا بضعفائكم" (احمد 173/1) تمہیں رزق اور مدد فقط تمہارے کمزوروں کی بناء پر دی جاتی ہے۔

---

❶ متفق علیہ: بخاری، کتاب البیوع، باب بیع السلاح فی الفتنة وغیرھا (2100) ومسلم، کتاب الجهاد، باب استحقاق القاتل سلب القتیل (4541-4542-4543)

❷ حسن: (2525) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

[46]..... بَاب مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: سوئی اور دھاگہ بھی (امام کو) لوٹا دو

2530۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ.........

عَنْ عُبَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیدنا عبادہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ یقینا نبی ﷺ فرماتے تھے ''دھاگہ اور سوئی لوٹا دو اور خیانت سے بچو کیونکہ وہ قیامت کے دن خیانت کرنے والے پر عیب کا باعث ہوگی۔''

فوائد:..... (۱) کوئی بڑی چیز چھپا لینا ہی خیانت نہیں بلکہ سوئی، دھاگہ یہ بھی غنیمت کی تقسیم سے پہلے لے لینا خیانت میں شمار ہوتا ہے۔ (۲) قیامت والے دن جرائم کی فہرست عوام الناس کے سامنے پڑھ کر سنائی جائے گی جو کہ مجرموں کی رسوائی کا باعث ہوگی۔

[47]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ رُكُوبِ الدَّابَّةِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَلُبْسِ الثَّوْبِ مِنْهُ

مال غنیمت کے جانور پر سواری کرنے اور اس میں سے کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان

2531۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ قَالَ.........

حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ غَزَوْنَا الْمَغْرِبَ وَعَلَيْنَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ فَافْتَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ فَقَامَ فِينَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ خَطِيبًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَقُومُ فِيكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحْنَاهَا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ

حنش صنعانی کہتے ہیں کہ ہم نے ملک شام میں جہاد کیا۔ اور رویفع بن ثابت انصاری ہمارے سردار تھے۔ ہم نے ایک بستی کو فتح کیا جسے جربہ کہتے ہیں تو رویفع بن ثابت انصاری نے ہمارے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور کہا: میں تمہیں وہی بات سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ خیبر کی فتح کے روز آپ نے ہمیں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فے سے کسی جانور پر

❶ حسن: یہ سابقہ حدیث کا ایک جزء ہے اسے امام بخاری نے تاریخ کبیر میں معلق ذکر کیا ہے 8/57

دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا أَوْ قَالَ أَعْجَفَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَا أَشُكُّ فِي رَدِّهَا. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ». ❶

سواری نہ کرے۔ حتیٰ کہ جب وہ بیمار ہو جائے۔ یا وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے۔ ابومحمد کہتے ہیں: مجھے اس میں شک ہوا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فے سے کپڑے نہ پہنے۔ حتیٰ کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس کر دے۔

فوائد:...... (۱) "جربۃ" یہ عرب سے مغرب کی جانب ایک بستی ہے اس کا فتوحات میں تذکرہ ہے (دیکھئے معجم البلدان [illegible]) (۲) غنیمت کے مال کے تقسیم ہونے سے قبل اس سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا ممنوع ہے چاہے وہ سواری یا کپڑا ہو یا اس جیسی کوئی خراب ہونے والی چیز۔ واللہ اعلم

[48] .. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ مِنَ الشِّدَّةِ

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کی وعید کا بیان

2532۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ:

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قُتِلَ نَفَرٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى ذَكَرُوا رَجُلًا فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي عَبَاءَةٍ أَوْ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا» قَالَ لِي: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُمْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ» فَقُمْتُ فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ. ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن کچھ لوگ قتل کئے گئے لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہو گیا فلاں شہید ہو گیا حتیٰ کہ انہوں ایک آدمی کا ذکر کیا۔ لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہرگز نہیں کیونکہ میں نے اسے چغے یا چادر کی خیانت کی وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے۔" پھر آپ نے مجھے فرمایا: "اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ مومنوں کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا۔" میں کھڑا ہوا اور لوگوں میں یہ اعلان کیا۔

---

❶ اسنادہ صحیح: دیکھئے حدیث (2520) کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ صحيح: أخرجه مسلم كتاب الإيمان باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون ح (305) والترمذي كتاب السير باب ما جاء في الغلول (1574)

فوائد:..... (۱) "غَلَّ يَغُلُّ غلُولًا" اس کا معنی خیانت ہے اور یہ غنیمت کے ساتھ خاص ہے جبکہ بعض نے اسے عام بھی قرار دیا ہے۔ (۲) کسی کو قطعیت کے ساتھ بلا تعلیق (یعنی ان شاء اللہ کے بغیر شہید کہنا درست نہیں (۳) قرض کی طرح شہید سے خیانت بارے دریافت کیا جائے گا (۴) آدمی کو قیامت سے قبل قبر میں بھی عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے عذاب قبر کا انکار حقیقت میں حدیث رسول کا انکار ہے اور حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے جو کہ سراسر ضلالت و رزالت ہے (العیاذ باللہ) (۵) کنیت سے پکارنا باعث عزت اور مسنون ہے (۶) جنت میں وہی جائیں گے جو ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے ارکان کی ادائیگی میں کسی قسم کی سستی کا شکار نہ ہوئے۔

[49]..... بَاب فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ
مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان

2532 مکرر۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فَاضْرِبُوهُ وَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ)).

سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کو تم مالِ غنیمت میں خیانت کرتا ہوا پاؤ اسے مارو اور اس کا مال جلا ڈالو۔"

[50]..... بَاب فِي الْغَالِّ إِذَا جَاءَ بِمَا غَلَّ بِهِ
خیانت کرنے والے کے متعلق جب وہ مال خیانت لائے گا

2533۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ....

حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا نَهْبَ وَلَا إِغْلَالَ وَلَا إِسْلَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّد

سیدنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوٹ اور مال غنیمت میں خیانت کرنا جائز نہیں اور اسلال بھی ناجائز ہے اور جو مال غنیمت میں خیانت کرے گا قیامت کے دن اسے لائے گا۔" ابو محمد

الْإِسْلَالُ السَّرِقَةُ. ❶ کہتے ہیں: "اسلال چوری کو کہا جاتا ہے۔"

[51]... بَابٌ فِي أَنْ لَا تُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس کا بیان

2534۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ .....

عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ أَرْطَاةَ يَقُولُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ)) لَقَطَعْتُهَا. ❷

جنادہ بن ابوامیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ارطاۃ کو یہ کہتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: "جہاد میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا" تو میں ہاتھ کاٹ دیتا۔

فوائد:...... (۱) "ارض الحرب" یعنی جنگ والی زمین میں حدود نافذ نہیں کی جائیں گی (۲) اسلام نہیں بدلتا لیکن حالات کے موافق فتوی بدلا جاسکتا ہے اس سے اسلام کے مختلف حالات کے حامل مذہب ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

[52]... بَابٌ فِي الْعَامِلِ إِذَا أَصَابَ فِي عَمَلِهِ شَيْئًا

خادم کے متعلق جسے اپنے کام کے بدلہ میں کچھ ہدیہ ملے

2535۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ .

ابوحمید ساعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوۃ وصول کرنے کے لئے ایک عامل مقرر کیا جب وہ کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو اس نے (آپ کے سامنے) کہا: "یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے" نبی ﷺ نے فرمایا: "تو اپنے والد کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا تو میں دیکھتا کہ

---

❶ إسناده ضعيف: صالح بن محمد بن زائدہ ضعیف ہے۔ أخرجه أحمد 22/1 وأبو داود، كتاب الجهاد، باب في عقوبة الغال (2713) والترمذي، كتاب الحدود، باب ما جاء في الغال ما يصنع به (1461)

❷ إسناده ضعيف: لیکن یہ حدیث بنا بر صحیح ہے۔ وأخرجه أبو داود، كتاب الحدود، باب في الرجل يسرق في الغزو أيقطع (5508) والترمذي، كتاب الحدود، باب ما جاء أن لا تقطع الأيدي في الغزو (1450) والنسائي، كتاب السارق، باب القطع في السفر (4994)

والے تحائف کو چھپاتا ہے تو وہ خیانت شمار ہوگی (۵) قیامت کو جرم کی مثل عذاب ہوگا۔ (۶) خطاب کے بعد دعا کرنا مسنون ہے۔

[53] ... بَابٌ : فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ
مشرکین کا ہدیہ قبول کرنے کا بیان

2536۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِيْنَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا . ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ ذی یزن نے نبی ﷺ کو کپڑوں کا جوڑا ہدیہ بھیجا۔ جو اس نے تینتیس اونٹ یا اونٹنیاں دے کر خریدا تھا۔ آپ نے اسے قبول کر لیا۔

فوائد:...... کفار کے ساتھ محبت ومودت اور دوستی کا ناطہ قائم کرنا حرام ہے ہاں اس کے بغیر ان کی دعوت کا قبول کرنا ان کے تحائف وغیرہ قبول کر لینا جائز ودرست اور آپ ﷺ کے طریقے سے ثابت ہے۔

2537۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَعَثَ صَاحِبُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا . ❷

سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ ساعدی کہتے ہیں: والی ایلہ نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا اور سفید خچر ہدیہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب لکھا اور چادر ہدیہ دی۔"

[54] .... بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِيْنَ
نبی ﷺ کے قول کے متعلق: کہ ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے

2538۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

---

❶ حسن: أخرجه أبوداؤد، كتاب اللباس، باب [illegible] (4034)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب خرص التمر (1481)؛ ومسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ (5907)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔''

فوائد:...... لڑائی میں کفار ومشرکین سے مدد لینا مکروہ ہے مسلم رحمہ اللہ اس حدیث پر باب قائم کرتے ہیں (بـاب: کـراهية الاستعانة في الغزوة بكافر) کافر سے غزوے میں مدد حاصل کرنا مکروہ ہے کیونکہ مذکور حدیث کے برعکس آپ ﷺ کا احد، فتح مکہ اور حنین میں کفار ومشرکین سے مدد لینا ثابت ہے۔

2539۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ عَنْ رَوْحٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ فُضَيْلٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نِيَارٍ......

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَطْوَلُ مِنْهُ. ❷

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سے لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

[55]..... بَاب إِخْرَاجِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

جزیرۃ العرب سے مشرکین کو نکالنا

2540۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ.........

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ كَانَ فِي آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ)). ❸

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی آخری باتوں میں یہ تھا: ''یہود کو حجاز سے اور اہل نجران کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا۔''

فوائد:...... نجران چونکہ عیسائی بستے تھے اس لیے ان کے بارے آپ ﷺ نے اہل نجران کو بولا۔ لہٰذا حجاز میں یہود ونصاریٰ کو رہنے کی اجازت نہیں۔

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجهاد، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر (4677) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في المشرك يسهم له (2732) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب استعانة بالمشركين (2832)

❷ صحیح: سابقہ حدیث گزر آئی ہے۔

❸ صحیح: مجمع الزوائد (2091) مسند حمیدی (85) والبيهقي، كتاب الجزية، باب لا يسكن أرض الحجاز مشرك (208/9)

[56]..... بَاب فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ
مشرکین کے برتنوں میں کھانے پینے کے متعلق

2541۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ..........

حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ كُنْتَ بِأَرْضٍ كَمَا ذَكَرْتَ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا)). [1]

سیدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ملک میں ہو جیسا تم نے ذکر کیا تو مجبوری کے سوا ان کے برتنوں میں نہ کھانا اگر مجبوری ہو تو انہیں دھو کر ان میں کھالو۔''

فوائد:..... کفار و مشرکین چونکہ بہت سی ایسی اشیاء استعمال کرتے ہیں جو کہ اسلام کی رُو سے حرام ہیں مثلاً خنزیر کا گوشت، شراب وغیرہ لہٰذا ان کے برتنوں کے استعمال سے بچنا چاہیے ہاں نہ ملنے کی صورت میں ان کو استعمال بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ انہیں خوب اچھی طرح دھو کر صاف کر لیا گیا ہو۔

[57]..... بَاب أَكْلِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ الْغَنِيمَةُ
مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے کھانے کی چیز کھا لینا

2542۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خیبر کے دن ایک چربی کی تھیلی نیچے گر گئی۔ میں جا کر اس سے چمٹ گیا میں نے کہا: آج اس میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرا

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب صید القوس (5478) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب الصید بالکلاب المعلمۃ (4960)

يَتَّسِمُ إِلَيَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ حُمَيْدٌ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ. ❶

رہے تھے۔" عبداللہ کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ حمید نے عبداللہ سے سنا ہوگا۔

فوائد:...... اہل علم کا اس بارے اختلاف ہے کہ غنیمت کا مال خمس نکالنے سے قبل استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ جمہور کے مذہب کے مطابق ضرورت کی بنا پر خوراک یا چارہ یا اس جیسی کوئی چیز امام کے حکم ، اجازت کے بغیر لی جا سکتی ہے بلکہ جمہور تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اشد ضرورت نہ بھی ہو تو تب بھی ان کے لینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی بارے صراحت ملتی ہے اور اسی طرح جنگ کی حالت میں سواری اور کپڑا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جو کہ بعد میں جائز نہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری: 307/6)

[58]...... بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ
مجوس سے جزیہ لینے کا بیان

2543۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنْ بَجَالَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. ❷

سیدنا بجالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے حتیٰ کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام 'ہجر' کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

فوائد:...... (۱) "الجزية" یہ جزاء سے ہے جو کہ کفار کو اسلامی شہروں میں چھوڑے رکھنے پر ان سے لیا جاتا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ کفار کو اپنی ذلت کا احساس ہو اور دوسری طرف مسلمانوں سے ملنے جلنے پر ان کو اسلام کے محاسن کی خبر ہو پھر یہ عوامل مل کر ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بن جائیں (واللہ اعلم) (۲) قرآن میں چونکہ فقط اہل کتاب سے جزیہ لینے کا تذکرہ ہے قرآن میں اہل کتاب کے ذکر کے بعد اللہ فرماتے ہیں: ﴿حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ﴾ (التوبہ: 29) کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ اب مجوس بارے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ما يصيب من الطعام في ارض الحرب (3153) ومسلم، كتاب الجهاد، باب جواز الأكل من طعام الغنيمة في دار الحرب (4580)

❷ صحيح: اخرجه البخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة (3156) وابو داؤد، كتاب الخراج والإمارة، باب في أخذ الجزية من المجوس (3043) والترمذي، كتاب السير، باب ما جاء في أخذ الجزية (1586)

اختلاف ہے کہ ان سے جزیہ لیا جائے گا یا نہیں؟ ابن المنذر نے عبدالملک سے بیان کرتے ہیں کہ جزیہ فقط یہود و نصاریٰ سے لیا جائے گا، جبکہ مالک، شافعی، ابوحنیفہ، مجوس سے بھی جزیہ لینے کے قائل ہیں اور ابن عبدالبر اس پر اتفاق ذکر کرتے ہیں۔ نیز ابوعبید وغیرہ کہتے ہیں یہود و نصاریٰ سے قرآن، جبکہ مجوس سے سنت کے ذریعے جزیہ لینا ثابت ہے اور یہی بات مذکورہ حدیث کی بنا پر درست ہے۔

[59] ..... بَابُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ

ادنیٰ مسلمان تمام مسلمانوں کی طرف سے ذمہ دار ہو کر پناہ دینے کا بیان

2544۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ)). [1]

ام ہانی بنت ابو طالب بیان کرتی ہیں کہ وہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا اخیافی بھائی کہتا ہے وہ فلاں بن ہبیرہ کو جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے قتل کر دے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی ہے۔“

فوائد: ...... معلوم ہوا اسلام میں کسی مسلمان یا عورت کی دی ہوئی پناہ اسی طرح مؤثر ہوگی جس طرح کسی ذیشان سردار کی ہوتی ہے۔

[60] ..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الرُّسُلِ

قاصد کو قتل کرنے کی ممانعت

2545۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مُعَيْزٍ السَّعْدِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَسْفِرُ فَرَسًا لِي مِنَ السَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ

ابن معیز سعدی کہتے ہیں میں اپنا گھوڑا چرانے کے لئے نکلا تو بنو حنیفہ کی مسجدوں سے ایک مسجد کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے ان سے سنا وہ اقرار کر رہے تھے کہ مسیلمہ اللہ کا

[1] [illegible] (280) [illegible] (1666)

فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ الشُّرَطَ فَأَخَذُوهُمْ فَجِيءَ بِهِمْ إِلَيْهِ فَتَابَ الْقَوْمُ وَرَجَعُوا عَنْ قَوْلِهِمْ فَخَلَّى سَبِيلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَقَالُوا لَهُ تَرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَتَلْتَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا إِذْ دَخَلَ هَذَا وَرَجُلٌ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَقَالَا لَا نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: ((آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا)) فَلِذَلِكَ قَتَلْتُهُ وَأَمَرَ بِمَسْجِدِهِمْ فَهُدِمَ. ❶

رسول ہے۔ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گیا اور انہیں بتایا انہوں نے ان کی طرف سپاہی بھیجے وہ انہیں پکڑ کر لے آئے ان لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی بات سے رجوع کر لیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان میں سے ایک آدمی کو سامنے کیا۔ جسے عبداللہ بن نواحہ کہتے تھے، انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے تمام لوگوں کو چھوڑ دیا اور اسے کیوں قتل کر دیا؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اور ایک اور آدمی مسیلمہ کی طرف سے قاصد بن کر آئے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں''؟۔ ان دونوں نے آپ سے کہا: ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں قاصد کو قتل کرنا مناسب سمجھتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا۔'' اس لئے میں نے اسے قتل کیا ہے۔ ان کی مسجد کے متعلق حکم دیا وہ گرا دی گئی۔''

فوائد:...... (۱) مسیلمہ کذاب، آپ ﷺ کے دور میں ظاہر ہونے والا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ (۲) اگر کوئی کفر یہ عقیدہ، ارتداد سے توبہ کر لے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا (۳) ایلچی کو قتل کرنا درست نہیں (۴) ختم نبوت کے منکرین کی مساجد گرا دینی چاہئیں۔ لیکن عوام کو قانون ہاتھ میں لینے سے احتراز کرنا چاہیے تا کہ کسی فتنے کا باعث نہ بنے کیونکہ "اَلْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقِتَالِ" فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔

[61]...... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الْمُعَاهَدِ
معاہد کے قتل کی ممانعت

2546۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ الْغَطَفَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ......

❶ اسنادہ حسن ۔ تخریج: حدیث کے لئے دیکھئے صحیح ابن حبان (4878)، موارد الظمآن (1631)، ترمذی (2861)

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). ❶

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی معاہد کو ناحق قتل کر دے، اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔''

فوائد:...... (۱) ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے (۲) اس کے قاتل پر جنت کے حرام ہونے سے مراد اول دفعہ ہے یعنی بندہ پہلے پہلے ہی جنت کا مستحق قرار نہیں پائے گا بلکہ سزا بھگتنے کے بعد اسے داخلہ نصیب ہوگا کیونکہ حدیث کے مطابق جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[62]..... بَابُ إِذَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ
جب دشمن مسلمان کے مال پر قبضہ کر لیں

2547- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأُسِرَ وَأُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَا تَأْخُذُونِي وَتَأْخُذُونَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)). فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ)) وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عضباء، بنوعقیل کے ایک آدمی کی اونٹنی تھی۔ وہ قید ہو گیا عضباء پکڑ لی گئی رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس سے گزرے وہ قید تھا اس نے کہا: ''اے محمد! تم مجھے میری اونٹنی کو کیوں پکڑے ہوئے ہو حالانکہ میں مسلمان ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو نے یہ اس وقت کہا ہوتا جب تمہیں اختیار تھا تو تم پوری طرح کامیاب ہو جاتے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تجھے تیرے ساتھیوں کے جرم میں پکڑا ہے اور ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابہ کو قید کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جس پر پلو دار چادر تھی۔ اس نے کہا: یا محمد! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا

---

❶ صحيح ابن حبان (4881)، أخرجه أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته (2760) والنسائي، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد (4761)

اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ حَاجَتُكَ)) ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِرَجُلَيْنِ فَحَبَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِهِ فِيهَا الْعَضْبَاءُ وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ لَيْلَةٍ قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَقَدْ نُوِّمُوا فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتِ الْعَضْبَاءَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ تَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَنَذَرَتْ لَئِنِ اللّٰهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا. قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عُرِفَتِ النَّاقَةُ فَقِيلَ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَخْبَرَتِ الْمَرْأَةُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا أَوْ بِئْسَمَا جَزَتْهَا إِنِ اللّٰهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ

کھلاؤ۔ میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلاؤ' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہی تیری ضرورت ہے۔ پھر اس آدمی کے بدلہ میں دو آدمی دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے 'عضباء' کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا۔ اور وہ حج پر جانے والی اونٹنیوں سے اوّلیت والی تھی۔ پھر مشرکین نے مدینہ کے جانوروں پر حملہ کیا ان کے ساتھ 'عضباء' کو بھی لے گئے۔ مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ جب وہ لوگ کسی منزل پر ٹھہرتے تو سب اونٹ اس کے سامنے میدان میں ہوتے تھے۔ ایک رات وہ عورت اٹھی وہ سب سوئے ہوئے تھے۔ وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ بولنے لگتا حتی کہ 'عضباء' کے پاس گئی۔ وہ سکھائی ہوئی تجربہ کار اونٹنی تھی اس پر سوار ہو کر مدینہ کا رخ کیا۔ اس نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا تو وہ اسے ذبح کرے گی۔ راوی کہتا ہے: جب وہ مدینہ آئی تو اونٹنی پہچانی گئی۔ اور کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے۔ لوگ اسے نبی ﷺ کے پاس لے گئے۔ اس عورت نے اپنی نذر بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو نے اسے برا بدلہ دیا۔ اللہ نے تجھے (اس کے ذریعہ) نجات دی اور تو اسے ذبح کرنا چاہتی ہے؟ خبردار! اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کرنی چاہئے۔ اور نہ ہی اس چیز میں جس کا اسے اختیار نہ ہو۔"

آدم۔ ❶

فوائد:...... (۱) قید ہو جانے کے بعد اسلام کا ظہور جان و مال کی حفاظت کے لیے نافع نہیں (۲) کسی آدمی کو اس کے حلیف کے جرم پر قید کیا جا سکتا ہے (۳) اللہ کی معصیت والی اور ایسی چیز کی نذر جس کا آدمی مالک نہ ہو اس نذر کو پورا کرنا لازم نہیں۔

163۔ بَابٌ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْعَهْدِ

مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کرنے کا بیان

2548۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَحِلَ صَوْتُهُ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ. ❷

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں علی بن ابو طالب کے ساتھ تھا۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا۔ انہوں نے چار باتوں کا اعلان کیا حتیٰ کہ ان کی آواز بیٹھ گئی۔ خبردار! جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا اور اس سال کے بعد مشرک آدمی حج ہرگز نہ کرے۔ اور نہ برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جس سے رسول اللہ ﷺ کا عہد ہے اس کی مدت چار ماہ ہے جب یہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہو جائے گا۔"

فوائد:...... معاہدوں کی پاسداری کرنا لازم ہے لیکن کسی پیش آمدہ واقعہ کی بنا پر اگر معاہدہ برقرار رکھنا مشکل ہو تو علی الاعلان اس کا اظہار ضروری ہے نیز اختتام معاہدہ کے لیے اتنی مدت ہونی چاہیے کہ جو کہ دونوں فریقوں کے سنبھلنے کے لیے کافی ہو۔

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله، ولا فيما لا يملك العبد (4221-4222) وأبو داؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب في النذر فيما لا يملك (3316) والنسائي، كتاب الأيمان، باب النذر فيما لا يملك (3821)

❷ اسنادہ جید: صحیح ابن حبان (3820)، (1470) حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

[64] ... بَاب فِي صُلْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

حدیبیہ کے روز نبی ﷺ کی صلح کے متعلق

2549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ...

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ)) فَقَالَ لِعَلِيٍّ ((امْحُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحُوهُ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ لَا يَدْخُلَ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا أَحَدٌ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ میں عمرہ کرنا چاہا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان سے معاہدہ کر لیا کہ (آئندہ سال آئیں گے اور) تین دن ٹھہریں گے۔ جب لوگوں نے دیکھا یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے کہا: ہمیں اس بات کا اقرار نہیں ہے۔ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو کسی بات سے منع نہ کرتے مگر آپ محمد بن عبداللہ ہیں آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں، اور محمد بن عبداللہ ہوں۔“ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم محمد رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے کاغذ پکڑ لیا آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر ایسے لکھا: ”یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے مصالحت کی ہے۔ کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے مگر تلوار اپنے میان میں ہوگی۔ اور اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے جو ان کے ساتھ جانا چاہتا ہو۔ اور اپنے صحابہ میں سے کسی کو منع نہیں کریں گے۔ جو مکہ میں رہنا چاہے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گزرنے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا أَكْحَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَنَزَفَهُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰى نِسَاؤُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ)) وَكَانُوْا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ احزاب کے روز زخمی ہو گئے۔ ان کی رگ کٹ گئی۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے آگ سے داغ دیا تو ان کا ہاتھ پھول گیا۔ اس سے خون بہنے لگا۔ آپ نے اسے دوسری دفعہ داغ دیا، پھر ان کا ہاتھ پھول گیا۔ جب انہوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: ''اے اللہ! جب تک بنو قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچے میری جان نہ نکالنا۔'' تو ان کی رگ کا خون رک گیا پھر ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ حتی کہ وہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے۔ آپ نے ان کی طرف آدمی بھیجا تو سعد نے حکم دیا: ''ان کے مرد قتل کئے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے زندہ رکھے جائیں تاکہ مسلمان ان سے مدد لیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے متعلق اللہ کے حکم کے مطابق درست فیصلہ کیا۔'' اور وہ چار سو تھے۔ جب ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو ان کی رگ پھر پھٹ گئی اور وہ فوت ہو گئے۔

فوائد:...... (۱) ''الأبجر'' بعض نسخوں میں ''الأكحل'' ہے یہ بازو کے اندر ایک رگ ہوتی ہے۔ (۲) زخم کو آگ سے داغنا جائز ہے۔ (۳) اہل حرب کو اپنے یا اپنے ساتھیوں کے فیصلے پر اتارا جانے کا نہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے مطابق فیصلہ نہ ہو سکے۔

(67)..... بَابُ فِيْ إِخْرَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ

مکہ سے نبی ﷺ کو نکالنے کا بیان

2552۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ

❶ صحیح: [illegible] 1582.

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاقِفًا بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ ❶

عبداللہ بن عدی بن الحمراء زہری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ حزورہ میں اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے: "اللہ کی قسم! تو اللہ کی سب سے بہتر زمین ہے اور اللہ کے نزدیک بہت پیاری ہے، اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو کبھی نہ جاتا۔"

فوائد:..... (۱) "حزورہ" یہ مدینہ میں ایک بازار تھا جو کہ مسجد نبوی کی توسیع میں آ گیا ہے (دیکھئے: البلدان 255/6) (۲) آپ کی خلاف منشا آپ ﷺ کو مکہ سے نکالا جانا اس بات پر دال ہے کہ آپ ﷺ دوسروں کی طرح انسان تھے ورنہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی منشا و چاہت کے برعکس مجبور نہ کیا جا سکتا تھا، فرق صرف یہ تھا کہ آپ ﷺ کو وہبی فضائل حاصل تھے جن کی بنا پر آپ ﷺ ساری انسانیت سے برتر و افضل اور رب کائنات کے بعد بزرگ ترین ہستی تھے۔

[68]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان

2553. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ .....

قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)) ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا کیا تھا اس کا بدلہ پا لیا۔"

فوائد:..... مردوں کو برا بھلا کہنا انتہائی معیوب ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ اپنے اعمال کی طرف جا چکے ہیں اور ان کی جزا بھگت رہے ہیں، ہاں اگر کسی برے کی موت میں سامان عبرت ہو تو لوگوں کو نصیحت کے لیے اس کے برے انجام کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ان شاء اللہ)

❶ اسنادہ صحیح، لیکن یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان 3708، مسند ابو یعلی (5954) ... حدیث کی تخریج ... (3108)

❷ صحیح، أخرجه البخاري في كتاب الجنائز باب ما ينهى من سب الأموات (1393) و النسائي في كتاب الجنائز باب النهي عن سب الأموات (1936)

[69] بَابُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

فتح کے بعد کوئی ہجرت نہ ہونے کا بیان

2554۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ)) ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتح کے بعد ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تم جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ۔“

فوائد:...... ہجرت قیامت تک کے لیے مشروع ہے جب بھی کہیں پر اسلامی احکام کی پیروی میں مشکلات آ رہی ہوں تو ایسی سرزمین کو خیر باد کہہ کر وہاں سے ہجرت کر جانا مطلوب شریعت ہے لیکن فتح مکہ کے بعد یہ لازم نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت جہاد لازم ہے۔

[70]...... بَابُ إِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ

ہجرت منقطع نہیں ہوگی

2555۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ........

عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْبَجَلِيِّ وَكَانَ مِنَ السَّلَفِ قَالَ تَذَاكَرُوا الْهِجْرَةَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ ثَلَاثًا وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) ❷

ابو ہند بجلی جو بزرگ تھے۔ کہتے ہیں لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہجرت کا ذکر کیا اور وہ اپنی چارپائی پر تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتی کہ توبہ منقطع ہو جائے۔ تین بار فرمایا اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔“

فوائد:...... سابقہ حدیث ملاحظہ کیجیے۔ نیز سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یہ قیامت کی علامت ہے

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب لا هجرة بعد الفتح ... (1349) مسلماً اور اسی طرح كتاب الحج، باب فضل الحرم (1587) و مسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها ... (3289)

❷ حسن: أخرجه أبو داود، كتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت (2479) والبيهقي في شعب ... ترجمة باب الإقامة في دار الشرك 9/17

جس کے ظہور کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

[71] ..... بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

نبی ﷺ کے قول: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا'' کا بیان

2556۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔''

فوائد:...... (۱) کسی کا مددگار بننا بہت فضیلت والا عمل ہے لیکن یہ ایثار و قربانی کی وہ مثالیں جو انصار نے پیش کیں یہ انہیں کا خاصہ تھیں جس وجہ سے ان کو اسلام میں انتہائی فضیلت حاصل ہوئی تبھی تو آپ ﷺ ان میں سے ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں (۲) ہجرت انتہائی فضیلت والا عمل ہے تبھی تو آپ ﷺ اپنی اس خواہش کو اس فضیلت پر قربان کر دیتے ہیں۔

[72] ..... بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الْإِمَارَةِ

حکومت کے متعلق وعید کا بیان

2557۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ أَوْ أَوْبَقَهُ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہے وہ قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن سے جکڑے ہوئے ہوں گے تو حق اسے چھڑائے گا یا ہلاک کرے گا۔''

فوائد:...... امارت بمسئولیت دیکھنے کو بہت سرسبز و شاداب ہے لیکن حقیقت میں کند چھری سے ذبح

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب قول النبي ﷺ لو لا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار (3779) وصحيح ابن حبان (7269)

❷ صحيح: مسند الموصلي (6570) مجمع الزوائد (7079)

ہونے کے مترادف ہے یہ ٹیڑھی راہ پر چلنے کے مترادف ہے کہ راہ کی بھول چوک اندھی گمراہیوں میں گرانے کا باعث بن جاتی ہے۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ عموماً جب کوئی عزیز عہدیدار لگ جائے تو اعزاء اقارب کو امید بندھ جاتی ہے ایسے موقع پر انصاف معیار پر قائم رہنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

[73] بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الظُّلْمِ
ظلم کی ممانعت کا بیان

2558۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم سے بہت تاریکی ہوگی۔"

فوائد:...... ظلم قیامت کو تاریکیوں کا اور تاریکیاں بربادیوں کا باعث ہوں گی کیونکہ قیامت کو نور روشنی درکار ہوگی قرآن میں آتا ہے: ﴿يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا﴾ (الحدید: 13) اس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے ذرا ٹھہرو ہم بھی تمہاری روشنی حاصل کر لیں انہیں کہا جائے گا اپنے پیچھے روشنی تلاش کرو۔ لہٰذا بدیوں برائیوں سے بچنا چاہیے تاکہ یہ محرومیوں کا باعث نہ بن جائیں۔ (اللّٰھم اجرنا من الظلم)

[74] بَابٌ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ
بے شک اللہ تعالیٰ فاسق آدمی سے دین کی مدد کرنے کا بیان

2559۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس دین کی فاسق آدمی سے مدد کرتا ہے۔"

❶ صحیح ابن حبان (5176)

❷ متفق علیہ: بخاری کتاب الجہاد باب ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر (2897)؛ مسلم کتاب الایمان باب لا یدخل الجنة إلا نفس مسلمة (301)

فوائد:...... بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی یہ قصہ یوں مذکور ہے کہ ایک مدعی اسلام شخص بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنمی ہے جب لڑائی کا وقت ہوا تو اس نے خوب مردانگی کے جوہر دکھائے اور زخم بھی کھائے اور وہ مر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے آگاہ کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آگ کی جانب گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قریب تھا لوگ مشکوک ہو جاتے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ مرا نہیں تھا ہوا یہ کہ اسے شدید زخم آئے تھے لہٰذا وہ صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر پکارا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ و رسول ہوں پھر بلال کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو جنت میں فقط مسلم نفس ہی جائے گا اور آگے یہ فقرہ ذکر کیا ہے۔ (بخاری:3062) سو اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات اللہ اہل جہنم کو بھی دین کی نصرت کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔

[75]- بَاب فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے فرقوں میں بٹنے کا بیان

2560- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيُّ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). [قَالَ عَبْد اللَّهِ الْحَرَازُ قَبِيلَةٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ]. ❶

سیدنا معاویہ بن ابو سفیان سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہو کر فرمایا: "خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب کے بہتر فرقے ہو گئے۔ اور اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ بہتر آگ میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہوگا۔" [عبداللہ کہتے ہیں: الحراز یمن کا ایک قبیلہ ہے۔]

فوائد:...... بنی اسرائیل کی طرح یہ امت بھی فرقوں میں بٹے گی یعنی تہتر فرقوں میں ان میں سے صرف ایک فرقہ ہی جنتی ہوگا۔ ترمذی کی روایت میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا "من هی یا رسول الله قال ما انا علیه و اصحابی۔" وہ کون سا ہوگا فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق پر

❶ صحیح۔ أخرجه احمد 4/102 • الطبراني في الكبير 19/376 (884) و الحاكم 1/128

ہوگا یعنی قرآن وسنت پر کیونکہ اس کے علاوہ تیسری چیز اس وقت موجود ہی نہ تھی۔ لہٰذا القرآن والحدیث ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

[76]..... بَاب فِي لُزُومِ الطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ

امیر کی اطاعت کرنے اور جماعت کے ہمراہ رہنے کا بیان

2561۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ ....

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے بری معلوم ہو تو وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہو کر مرے گا وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرے گا۔“

فوائد:..... (۱) مسلمانوں کی جماعت جس کا امیر، خلیفہ متعین ہو اس سے چمٹے رہنا واجب ہے اس سے علیحدگی جاہلی موت کا باعث ہے (۲) امیر کے ظلم پر اس کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچنا۔

[77]..... بَاب مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں

2562۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ....

حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). ❷

ایاس بن سلمہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں۔“

فوائد:..... کسی مسلمان پر اسلحہ سونتنا کبیرہ گناہ ہے۔ ایسا کرنے والا مومنین کی جماعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ مذاق میں بھی ممکن ہے تانا گیا اسلحہ نقصان کا باعث بن جائے اور اسلامی جمعیت ایک مجاہد سے

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ سترون بعدي امورا تنكرونها (7052) ومسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين (4767)

❷ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا (277)

محروم ہو جائے۔

[78] .... بَاب الْإِمَارَةُ فِي قُرَيْشٍ
حکومت قریش میں ہوگی

2563۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ....

يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ)). ❶

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''یہ منصب قریش میں رہے گا جو ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔ جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (ایسا ہی ہوگا)۔''

فوائد:...... قریش جب تک دینداری اور للہیت کے پابند ہیں خلافت کے وہی سب سے زیادہ حقدار ہوں گے۔ بصورت دیگران کا حق خلافت ختم ہو جائے گا۔

[79] .... بَاب فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ
قریش کی فضیلت کا بیان

2564۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع کا حامی صرف اللہ اور اس کا رسول ہے۔''

2565۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ.........

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب مناقب قريش (3500) وأحمد 4/94 والطبراني الكبير 9/338 (780)

❷ صحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع (6386) ومسلم في فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار ومزينة وجهينة ..... (2520)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنَ الْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَتُرَوْنَهُمْ خَسِرُوا؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)). قَالَ: ((أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ مُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ أَتُرَوْنَهُمْ خَسِرُوا؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)). ❶

سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اسلم اور غفار اپنے حلیف اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو تم انہیں خسارے میں پاؤ گے؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں" آپ نے فرمایا: "بے شک وہ ان سے بہتر ہیں۔" پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے اگر مزینہ اور جہینہ، تمیم اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو کیا تم انہیں خسارے میں پاؤ گے۔" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "وہ ان سے بہتر ہیں۔"

فوائد:...... امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان قبائل کو یہ فضیلت اسلام میں سبقت اور اسلامی احکام کی اچھی ادائیگی کی بنا پر تھی۔ (تنقیح الرواۃ) واللہ اعلم۔

[80] .... بَابُ فَضْلِ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ

اسلم اور غفار قبیلہ کی فضیلت کا بیان

2566۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ)). ❷

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔"

2567۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ

---

❶ إسناده صحيح: یہ کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ أخرجه البخاري في المناقب باب ذكر أسلم وغفار ومزينة (3515-3516) ومسلم في فضائل الصحابة باب من فضائل غفار وأسلم ... (2522)

❷ صحيح: أخرجه مسلم في كتاب فضائل الصحابة باب دعاء النبي لغفار وأسلم (6376-6377) وأحمد 5/147-148

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے قبیلہ غفار کو مغفرت کی اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھا۔ اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

فوائد:...... (۱) غفار واسلم تو قبیلے ہیں جب کہ عصیہ یہ قبیلہ یہ جماعت کا نام ہے (۲) شرح السنہ میں ہے کہ اسلم وغفار چونکہ بلا جنگ مسلمان ہوئے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی۔ غفار حجاج کا سامان چرانے میں ملزم تھے تو آپ ﷺ نے ان کی اس برائی کے مٹا دینے کی دعا کی۔ اور عصیہ نے بئر معونہ کے پاس قراء کو شہید کیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کرتے رہے (تنقیح الرواۃ: 202/2)

[81]...... بَابُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنے کے عدم جواز کا بیان

2568۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لِشَرِيكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ: ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَالْحِلْفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَجِدَّةً)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنا جائز نہیں اور جاہلیت کی اچھی بات پر معاہدے کو اسلام نے اور بھی مضبوط اور طاقت ور بنا دیا ہے۔ شریک سے کہا گیا: کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد:...... (۱) ”حلف“ اصل میں ایک دوسرے کی نصرت ومدد کا معاہدہ ہے اسلام میں فقط وہی حلف قابل قبول ہے جو مظلوم کی مدد صلہ رحمی اور حق کی نصرت کے لیے کیا گیا ہو۔ (۲) کفار سے ایسے حلف، معاہدے اب درست نہیں البتہ کبھی اسلام ہوا ہو تو اسے برقرار رکھا جائے گا۔ (۳) اس حدیث میں مسلمانوں کو جارحیت کا سبق دیا جا رہا ہے کہ کافروں سے صلح کے معاہدے نہیں کرتے بلکہ میدانوں میں ان کی سرکوبی

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب المناقب، باب ذكر أسلم وغفار ومزينة (3513)؛ ومسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب دعاء النبي لغفار وأسلم (6382)

❷ إسناده ضعيف، لیکن حدیث صحیح ہے۔ ... (4370)؛ نیز مسند ابی یعلی میں (6902) میں ام سلمہ اور صحیح ابن حبان (4371، 4372) میں جبیر بن مطعم کی حدیثیں اس کی شاہد ہیں۔

کر کے فتنے کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہاں اگر کبھی تیاری بھرپور نہ ہو مسلمان کمزور ہوں تو ایسی صورت میں صلح حدیبیہ کو نمونہ بنایا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[82]... بَابٌ فِي مَوْلَى الْقَوْمِ وَابْنُ أُخْتِهِمْ مِنْهُمْ
کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور بھانجا اسی میں داخل ہے

2569۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ......

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَكَانَ أَنَسٌ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ قَالَ نَعَمْ)). ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: کیا انس رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے نعمان بن مقرن سے فرمایا: ”کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے؟“ کہا: ہاں۔

2570۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). ❷

کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا آزاد کردہ غلام قوم کا حلیف ہے اور قوم کا بھانجا اسی میں داخل ہے۔“

فوائد:...... قومیں قبائل اگرچہ باپ دادوں کی طرف سے وجود میں آتے ہیں لیکن شریعت کے مطابق بھانجا اور آزاد کردہ غلام بھی قوم کا حصہ شمار ہوگا۔

[83] بَابٌ فِي الَّذِي يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ
اس شخص کے متعلق جو آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے

2571۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ...

---

❶ صحیح۔ أخرجه البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس (3150) ومسلم، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام (1059)

❷ إسناده ضعيف: كثیر بن عبداللہ ضعیف ہے لیکن روایت حسن ہے؛ دیکھئے مجمع الزوائد (960-961-962) اور دیکھئے نصب الرایہ 4/148-149 اور تلخیص الحبیر 4/214

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ تَحْتَ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). ❶

سیدنا عمرو بن خارجہ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کی اونٹنی کے نیچے کھڑا تھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے یا (کوئی آزاد کردہ غلام) اپنے آقاؤں کے علاوہ دوسروں کی طرف۔ یہ نسبت کرے، اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی نفل اور فرض عبادت قبول نہ ہوگی۔''

2572۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). ❷

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔''

فوائد: ...... جانتے بوجھتے ہوئے بچے کا اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ اس کے لیے یہ قطعی جائز نہیں اسی جب لوگوں نے آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد ﷺ کے نام سے پکارا تو اللہ نے ڈانٹ دیا اور فرمایا: ﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ﴾ (الاحزاب:4) اور اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے نہیں بنایا یہ تو تمہارے مونہوں کی باتیں ہیں۔ آگے فرمایا: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ﴾ (الاحزاب:5) ان کو ان کے باپوں کے ساتھ پکارو۔ یہ اللہ کے ہاں زیادہ قابل انصاف بات ہے۔ لہٰذا منہ بولے بیٹے کی ولدیت کے خانے میں اس کے اصل باپ کا نام ہی درج کرنا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

❀❀❀❀

❶ اسنادہ ضعیف: صاحب تخریج نے شہر بن حوشب پر مسند موصلی (6370) میں فیصلہ کن بحث کی ہے۔ اخرجہ الترمذی، کتاب الوصایا، باب ماجاء لا وصیۃ لوارث (2121) وابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب لا وصیۃ لوارث (2712)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف فی شوال سنۃ ثمان (4326) ومسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ وھو یعلم (216-217)

۱۸...... ومن كتاب البيوع

خرید وفروخت کے بیان میں

"بیوع" بیع کی جمع ہے بیع، باب بَاعَ یَبِیعُ سے مصدر ہے اس کا معنی بیچنا، فروخت کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی یوں تعریف کرتے ہیں کہ "اپنا مال دوسرے اور دوسرے کا مال اپنی ملکیت میں لیتے ہوئے تبادلہ کرنا" (المغنی 559/3)

[1]... بَابٌ فِي الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ

حلال اور حرام کے واضح ہونے کا باب

2573۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ...

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُتَشَابِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِينِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى فَيُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "حلال و حرام ظاہر ہے ان کے علاوہ کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس کی عزت اور دین محفوظ ہو گئے۔ جو مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں داخل ہو جائے گا۔ اس چرواہے کی طرح (جو شاہی) چراگاہ کے ارد گرد جانور چراتا ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی جانور اس میں داخل ہو جائے۔ اور ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا

صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)). ❶

ہے تو پورا جسم درست ہوتا ہے۔ جب وہ خراب ہوتا ہے تو پورا جسم خراب ہوتا ہے۔خبردار! وہ دل ہے۔"

فوائد:...... (۱) دین میں بعض امور متشابہ ہیں جنہیں قرآن کے مطابق راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں عام بندے کی رسائی ان تک ممکن نہیں اس لیے عامی کے لیے ان سے بچنا ہی دین وعزت کی حفاظت کا باعث ہے (۲) ایک غیر محسوس، غیر واضح چیز کو محسوس مثال کے ذریعے ذہن کے قریب کرنا مسنون اور بات سمجھانے کا ابلغ طریقہ کار ہے (۳) جسم کی اصلاح کا دارومدار دل کی اصلاح پر ہے۔

[2]...... بَابُ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ

مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر واضح کو اختیار کرنے کا بیان

2574۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ...... عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَسْأَلُهُ رَجُلٌ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَا أَدْرِي مَا هِيَ فَقَالَ: ((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ)). ❷

ابو حوراء سعدی کہتے ہیں میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا: "آپ سے کسی آدمی نے مسئلہ پوچھا مجھے معلوم نہیں کونسا مسئلہ تھا آپ نے فرمایا: "مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر غیر مشتبہ چیزوں کو اختیار کرو۔"

فوائد:...... مشکوک کاموں کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اپنانا یہ سنت کی پیروی اور ایمان کی علامت ہے کیونکہ مشکوک کام محرمات کی سرحد ان کا کنارہ ہیں حدیث میں اس کی مثال یوں بیان دی گئی ہے "كراعي يرعى حول الحمى يوشك ان يقع فيه." یعنی مشکوک کام کرنے والے کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ (محرمات) کے گرد (بکریاں) چراتا ہے قریب ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔

2575۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِكْرَزٍ الْفِهْرِيِّ ......

---

❶ متفق عليه: كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه (52) ومسلم، كتاب المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات (4070).

❷ صحيح ابن حبان (722) اخرجه الترمذي في صفة القيامة، باب (60) (2518) والنسائي، كتاب الأشربة، باب الحث على ترك الشبهات (5727)

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْأَسَدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِوَابِصَةَ: ((جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ)) قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ: ((اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ يَا وَابِصَةُ ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ)). ❶

سیدنا وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم گناہ اور نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کر کے اپنے سینے پر ماریں۔ اور آپ نے تین بار فرمایا: ”اے وابصہ! اپنے دل سے فتویٰ پوچھ، اپنے نفس سے پوچھ، نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو، اور گناہ وہ ہے جس سے دل میں کھٹکا ہو اور سینے میں شک گزرے اگرچہ لوگ تجھے بار بار فتویٰ دیں۔“

فوائد: ...... یعنی گناہ کی یہ مختصر تعریف اور مختصر علامت ہے لیکن یہ علامت ان نفوس قدسیہ کے لیے ہے جن کی فطرتیں سلیم ہوں گناہوں کی آلودگیوں سے محفوظ ہوں کیونکہ ایک عادی گناہگار بڑے سے بڑا گناہ بھی اطمینان سے سرانجام دیتا ہے جیسے کوئی معروف اور نیکی کا کام کر رہا ہو۔

[3] ... بَابٌ فِي الرِّبَا الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کے سود کے متعلق کا بیان

2576۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ......

عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ قَضَى أَنَّ أَوَّلَ رِبًا يُوضَعُ رِبَا عَبَّاسِ

ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ”میں ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر لوگوں کو ہٹا رہا تھا آپ نے فرمایا: ”یاد رکھو جاہلیت کا تمام سود ختم کر دیا گیا ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلا سود جو معاف کیا جاتا ہے وہ میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اصل مال تمہارا ہے نہ تم ظلم کرو

❶ [illegible] حدیث نمبر: 2573 میں گزر چکی ہے۔

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ)). ❶ — تم پر ظلم کیا جائے گا۔"

فوائد:...... (۱) سود ایک ایسا قرض ہے جو معیشت، غریبوں کی کمائی کو دیمک (لکڑی کھانے والا کیڑا) کی طرح چاٹ کر جاتا ہے اور معاشرے میں بربادی اور غربت و افلاس کا سبب بنتا ہے اسی لیے قرآن میں انتہائی سختی سے اس سے روکا گیا ہے فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝﴾ (البقرہ: 279-278) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ سود چھوڑ دو اگر تم (حقیقی) مومن ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ گویا سودی لین دین اللہ سے جنگ کے مترادف ہے ایسی حالت میں بربادیاں کس طرح ٹل سکتی ہیں۔ (۲) داعی کو سب سے پہلے عمل کی دعوت رکھنی چاہیے جو کہ انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔

[4]... بَابٌ فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ

سود کھانے اور کھلانے والے شخص کے ملعون ہونے کا بیان

2577۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔"

[5]... بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي آكِلِ الرِّبَا

سود کھانے والے کے متعلق وعید کا بیان

2578۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ لَيَأْتِيَنَّ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو اس بات کی

---

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن حج کے بیان میں جابر کی لمبی حدیث اور ابن ابی شیبہ 15/ 26 (19009) میں عمرو کی حدیث اس کی شاہد ہے جس کی وجہ سے یہ صحیح ہے۔

❷ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب مساقاۃ، باب آکل الربا و مؤکلہ (3333)

أَخَذَ الْمَالَ بِحَلَالٍ أَمْ بِحَرَامٍ)). ❶ پرواہ نہ ہوگی کہ وہ حلال مال لیتا ہے یا حرام۔"

[6] بَابٌ فِي الْكَسْبِ وَعَمَلِ الرَّجُلِ بِيَدِهِ

کمانے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت کا بیان

2579۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کا عمدہ کھانا وہ ہے جو اس کی پاک کمائی سے ہو اور اس کی اولاد بھی اس کی پاک کمائی سے ہے۔"

فوائد:..... (۱) سب سے زیادہ استعمال کا حقدار وہ مال ہے جو بندے کی پاکیزہ کمائی کا نتیجہ ہو (۲) بیٹا بھی چونکہ بندے کے نیک کمائی سے ہوتا ہے اس لیے بیٹے کا مال باپ کے لیے بلا اجازت لے لینا، اس مال میں تصرف کرنا جائز و درست ہے۔

[7]..... بَابٌ فِي التُّجَّارِ

تاجروں کا بیان

2580۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ .....

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَقِيعِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ حَتَّى إِذَا اشْرَأَبُّوا قَالَ: ((التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: كَانَ

اسماعیل بن رفاعہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے تاجروں کو متوجہ کر کے فرمایا: "اے تاجروں کے گروہ! تاجر قیامت کے دن فاسقوں میں ہوں گے مگر جو اللہ سے ڈرا، نیکی کی اور سچ بولا۔" ابومحمد کہتے ہیں: ابونعیم کہتے تھے۔ عبداللہ بن رفاعہ حالانکہ وہ

❶ صحیح: أخرجه البخاری: کتاب البیوع، باب من لم یبال من حیث کسب المال (2083) والنسائی کتاب البیوع، باب اجتناب الشبهات فی الکسب (4466)

❷ اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے وصحیح ابن حبان 4259-4260-4261 وأبو داود: کتاب الإجارة، باب الرجل یأکل من مال ولده (3528) والترمذی: کتاب الأحکام، باب ما جاء أن الوالد یأخذ من مال ولده (1358)

أَبُو نُعَيْمٍ يَقُولُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ رِفَاعَةَ وَإِنَّمَا هُوَ إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ. ❶

اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ ہے۔

فوائد: ...... تجارت کا شوق رکھنے والے کو بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے کیونکہ تجارت کے اندر دھوکا اور جھوٹ کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے اس لیے تاجر کو شریعت کا پاس کرتے ہوئے خوفِ خدا کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہیے۔

[8] بَابٌ فِي التَّاجِرِ الصَّدُوقِ

سچے تاجر کا بیان

2581۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) قَالَ عَبْد اللَّهِ لَا عِلْمَ لِي بِهِ إِنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ: أَبُو حَمْزَةَ هَذَا هُوَ صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ. ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سچا امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''مجھے اس بات کا علم نہیں کہ حسن نے ابو سعید سے سنا کہ نہیں۔ اور ابوحمزہ نے اس طرح کہا کہ وہ ابراہیم کا ساتھی ہے اور وہی میمون اعور ہے۔

[9] ... بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ

خیر خواہی کا بیان

2582۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ......

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. ❸

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی بیعت کی کہ ''نماز پڑھوں گا، زکوٰۃ دوں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔''

---

❶ اسنادہ جید: صحیح ابن حبان (4910) وأخرجه الطبراني في الكبير 5/44 (4540) وعبدالرزاق (7099)

❷ ضعیف منقطع: لیکن شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ اثر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن ماجہ، کتاب التجارات: باب الحث علی المکاسب (2139) وأخرجه الطبراني في الأوسط (7390) والدارقطني 3/7 والحاكم 2/6

❸ متفق علیہ: البخاري، كتاب الإيمان، باب قول النبي الدين النصيحة (57) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة (56)

فوائد:...... (۱) امام دارمی کا بھی شرعی مسئلے پر اپنے استادوں سے روایت سے تمسک ہے اگرچہ وہ امور قرآنی سے ہی تعلق رکھتے ہوں (۲) تمام مسلمانوں کی خیرخواہی ایمان کا تقاضا ہے۔

[10] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

دھوکہ دینے کی ممانعت کا بیان

2583۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ ...

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِطَعَامٍ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فَأَعْجَبَهُ حُسْنُهُ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فِي جَوْفِهِ فَأَخْرَجَ شَيْئًا لَيْسَ كَالظَّاهِرِ فَأَفَّفَ بِصَاحِبِ الطَّعَامِ ثُمَّ قَالَ: ((لَا غِشَّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے بازار میں غلہ کے پاس سے گزرے وہ آپ کو اچھا لگا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ اور کچھ غلہ نکالا جو اوپر والے کی طرح نہیں تھا۔ تو آپ نے اناج والے کو ڈانٹا پھر فرمایا: ”مسلمانوں میں دھوکہ بازی نہ ہو۔ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں۔“

فوائد:...... (۱) مسلمان کو دھوکہ دینا حرام ہے۔ (۲) ”فليس منا“ سے مراد امام نووی رحمہ اللہ یوں بیان کرتے ہیں ”و معناه ممن اهتدى بهديي واقتدى بعلمي وعملي وحسن طريقتي كما يقول الرجل لولده اذا لم يرض فعله لست مني.“ (تحفۃ الاحوذی: 4/ 453) اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ان اشخاص میں سے نہیں جو میری سیرت کو اپناتے ہیں اور میرے علم و عمل اور اچھے طریقے کی پیروی کرتے ہیں جیسے کہ آدمی جب کسی کے کام سے خوش نہیں ہوتا تو کہتا ہے تو ہم سے ہی نہیں ہے۔ جبکہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اس کی کوئی تاویل ہی نہیں کرتے تھے۔ سیدھا مسلمانوں کی جماعت سے خارج قرار دے دیتے۔

[11] ... بَابٌ فِي الْغَدْرِ عہد شکنی کے متعلق

2584۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ...

---

❶ [illegible] تخریج [illegible] صحیح ہے [illegible] 102 [illegible] (4352) [illegible] (2224)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی غداری (کی علامت) ہے۔"

فوائد:...... دھوکے بازوں کو قیامت کو جھنڈے فراہم کیے جائیں گے اور جو کہ قیامت کو عظیم رسوائی کا سبب ہوں گے وہ دور سے ہی پہچانے جائیں گے۔ العیاذ باللہ

[12] بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الِاحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان

2585۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ مُرْتَئِبٌ)). ❷

سیدنا معمر بن عبداللہ بن نافع بن نضلہ عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: "ذخیرہ اندوزی گنہگار ہی کرتا ہے" دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ شک میں مبتلا ہے۔

فوائد:...... ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ مال کثیر مقدار میں لے کر اس نیت سے جمع کرنا کہ جب مال کی قلت کی بنا پر اس کی قیمت بڑھے گی تو مارکیٹ میں لے کر آئیں گے یہ حرام ہے۔ ہاں اگر مال کثیر مقدار میں مارکیٹ میں موجود ہے تو اس کے جمع کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

2586۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ)). ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "غلہ لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور غلہ روکنے والے پر لعنت کی جاتی ہے۔"

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجزیہ والموادعۃ، باب اثم الغادر للبر والفاجر (3186، 3187)؛ ومسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب تحریم الغدر (4508)

❷ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الاحتکار فی الاقوات (4098)؛ وصحیح ابی داود (1936)

❸ ضعیف: اخرجہ ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحکرۃ والجلب (2153)؛ والسلسلۃ الضعیفۃ (3066)

[13]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُسَعَّرَ فِي الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں قیمت مقرر کرنے کی ممانعت کا بیان

2587۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ وَقَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْخَالِقُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ الْمُسَعِّرُ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں مہنگائی ہوئی تو لوگوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! مہنگائی ہو گئی ہے آپ ہمارے لئے قیمت مقرر کر دیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ہی پیدا کرنے والا اور سمیٹنے والا ہے۔ رزق دینے والا ہے قیمت مقرر کرنے والا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے ایسی چیز طلب نہ کرے گا جو میں نے اس سے ظلم سے لی ہو خواہ جان ہو یا مال۔''

فوائد:..... (۱) حکومت کی طرف سے اشیاء کی قیمتیں مقرر کرنا درست نہیں کیونکہ ہر تاجر کو جائز ہے کہ وہ مناسب انداز میں جتنا چاہے نفع کمائے البتہ اگر تجار ملی بھگت سے ناجائز منافع کمانے لگیں تو ایسے وقت میں صارفین کی سہولت کا خیال رکھنا حکومت کا فرض ہے اور وہ تجار کو لگام دے سکتی ہے کیونکہ قاعدہ ہے ''الضرورات تبیح المحظورات'' ضروریات ممنوع امور کو جائز کر دیتی ہیں۔ (۲) تاجر پر ظلم یوں ہے کہ ایک چیز اس نے دس روپے میں خریدی ہے سرکاری ریٹ اس کا نو روپے مقرر کر دیا جاتا ہے لازماً تاجر کا یہ نقصان حاکم کے سبب ہے۔

[14] ... بَاب فِي السَّمَاحَةِ

رعایت کرنے کا بیان

2588۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ......

---

❶ صحيح: ابن حبان (4935) واخرجه ابو داؤد كتاب الاجارة باب في التسعير (3451) والترمذي كتاب البيوع باب ما جاء في التسعير (1314)

أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا عَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ)). قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)). ❶

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک آدمی کی روح کو فرشتے ملے انہوں نے کہا: تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں' فرشتوں نے کہا: ''یاد کرو۔'' اس نے کہا: ''میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو مہلت دیں اور مالدار سے درگذر کریں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم بھی اس سے درگزر کرو۔''

فوائد:...... (۱) ''تجاوز'' میں یہ تینوں معنی آتے ہیں (ا) مہلت دینا (ب) معاف کر دینا (ج) اچھے طریقے سے طلب کرنا (۲) چھوٹی سی نیکی بھی جب خلوص کے ساتھ کی جائے تو وہ بہت سی غلطیوں کے کفارے کا سبب بن جاتی ہے (۳) بذاتِ خود نیکی نہ بھی کی جائے فقط حکم سے بھی وہ ثواب حاصل ہو جاتا ہے جو بذاتِ خود کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۴) پچھلی امتوں کے واقعات جو بطورِ مدح بیان ہوئے ہیں وہ ہمارے لیے بھی قابل عمل ہیں۔

[15]..... بَاب فِي الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

بیچنے والے اور خریدنے والے کو جدا نہ ہونے تک اختیار ہے

2589۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)). ❷

سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بیع کرنے والے جدا نہ ہونے تک اختیار رکھتے ہیں۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بات ظاہر کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ہوگی۔ اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت مٹ جائے گی۔''

---

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب من أنظر موسرا (2077) وأحمد 5/395

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا (2079) وأبو داؤد، كتاب الإجارة، باب في خيار المتبايعين (3459)

فوائد:...... (۱) دو باہم بیع کرنے والے اشخاص جب تک بیع کرنے کے بعد اسی مجلس میں اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں تب تک انہیں بیع کے فسخ کرنے کا اختیار ہے ان کے جدا ہوتے ہی فسخ کا اختیار ختم ہو جائے گا الا یہ کہ شرط لگائی گئی ہو (۲) بیع کرتے ہوئے صدق و اظہار سے کام لینا چاہیے چاہے اس سے بظاہر نقصان ہوتا نظر آتا ہو لیکن یہ معاہدہ کے اعتبار سے خیر ہی خیر ہے۔

2590۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ...........

عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❶

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[16]...... بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ

خرید و فروخت کرنے والوں کے اختلاف کا بیان

2591۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ...........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْبَيِّعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)). ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب بائع اور مشتری آپس میں اختلاف کریں اور بیع کی چیز بعینہ موجود ہو مگر ان میں سے کسی کے کوئی دلیل بھی نہ ہو تو بائع کی خریدنے اور بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی۔ یا وہ دونوں بیع واپس کر دیں۔''

فوائد:...... سامان اگر بعینہ موجود ہو اس دوران اختلاف ہو جائے تو دو صورتیں ہوں گی یا تو بیچنے والے کی بات مان لی جائے یا پھر بیع فسخ کر دی جائے کیونکہ ایسے وقت میں یہی دو صورتیں قابل عمل اور آسان نظر آتی ہیں۔

[17]...... بَابُ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت کا بیان

2592۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُمَاسَةَ......

❶ صحیح۔ سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح۔ مسند ابی یعلی (4394)، سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، باب اذا اختلف البیعان والمبیع قائم (3511) والنسائی، کتاب البیوع، باب اختلاف المتبایعین فی الثمن (4662)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَهُ)) ❶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے حتی کہ وہ اسے چھوڑ دے۔''

فوائد:...... (۱) ایمان باللہ اول اور ایمان بالآخرۃ یا آخر میں ہے درمیان میں ایمان بالرسل والکتب والملائکہ والقدر کا تذکرہ خود بخود ان کے ضمن میں آ جاتا ہے لہٰذا ان کا تذکرہ نہیں کیا گیا (۲) کہ بھائی کی اگر بات چل رہی ہے دوسرا بیع میں آ کر اپنی بات شروع کر دے یا دلچسپی کا اظہار کر دے تو یہ پہلے خریدار کی دل آزاری کا باعث بنے گی کیونکہ اس سے لازماً بائع مہنگے دام پر اصرار کرے گا پھر یا تو خریدار کو چیز مہنگی خریدنی پڑے گی یا بوجھل دل کے ساتھ چھوڑنی پڑے گی۔

[18] ... بَابٌ فِي الْخِيَارِ وَالْعُهْدَةِ
غلام کی بیع میں اختیار کا بیان

2593۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلام کی ضمانت تین دن ہے۔''

2594۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ...

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) فَفَسَّرَهُ قَتَادَةُ إِنْ وَجَدَ فِي الثَّلَاثِ عَيْبًا رَدَّهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ ❸

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلام کی کفالت تین دن ہے۔'' قتادہ رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر ایسے کی ہے کہ اگر تین دن میں غلام میں کوئی عیب پائے تو دلیل کے بغیر اسے واپس کر سکتا ہے۔ اگر تین دن کے بعد پائے تو دلیل کے بغیر واپس نہیں کر سکتا۔''

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك (3449) وأخرجه ابن ماجه، كتاب التجارات، باب لا يبيع على بيع أخيه (4746)

❷ ضعيف: أخرجه أبو داود، كتاب الإجارة، باب في عهدة الرقيق (3506) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب عهدة الرقيق (2245)

❸ ضعیف: سابقہ حدیث کی تکرار ہے۔

[19] ... بَابٌ فِي الْمُحَفَّلاتِ

مصراۃ کا بیان

2595۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مصراۃ بکری یا اونٹنی خریدے، اسے تین دن اختیار ہے اگر اسے واپس کرے تو ساتھ غلے کا ایک صاع دے مگر گندم نہ دے۔''

فوائد:...... ''مصراۃ'' سے ایسے جانور مراد ہیں جس کو مہنگا بیچنے کے لیے اس کا دودھ نہ دوہا جائے اور جب مشتری خریدنے والا اس کا دودھ دوہتا ہے تو دودھ وافر ہونے کی وجہ سے بہت متاثر ہوتا ہے اور جانور خرید لیتا ہے لیکن گھر جا کر دوبارہ دوھنے سے دودھ کی وہ مقدار حاصل نہیں ہوتی تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ وہ تین ایام کے اندر اندر یہ جانور اور اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا واپس کر دے جو کہ گندم نہ ہو۔ اس پر بعض نادان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ قرار دیتے ہیں کہ دیکھیں جی دو تین دن جانور کا دودھ استعمال کیا ہے لیکن صرف ایک صاع گندم کا یہ بات ٹھیک نہیں حالانکہ یہ اعتراض ان کی اپنی فقاہت صفر ہونے کی دلیل ہے کہ جس نے اس کا دودھ استعمال کیا ہے تو اس نے اس جانور کے چارے کا بھی بندوبست کیا ہے دودھ تو چارے کے بدلے ہو گیا اور غلے یا بعض روایتوں کے مطابق کھجور کا ایک صاع تو جانور لوٹانے پر دیتا ہے دوسرا اگر اس سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی عدم فقاہت ثابت ہوتی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو ان کے نزدیک بھی فقہ واجتہاد کے امام ہیں امام بخاری رحمہ اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ساتھ ہی ان کا فتویٰ نقل کرتے ہیں (دیکھیے حدیث نمبر 2148,2149 بخاری) کہ وہ بھی اس کے مطابق ہی فتویٰ دیتے ہیں لہٰذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ مذکورہ حدیث کو قیاس جلی کے مخالف قرار دے کر رد کرنا سراسر بے علمی و جہالت ہے یہی وجہ ہے کہ احناف کے امام زفر رحمہ اللہ بھی جمہور کے موافق ہی فتویٰ دیتے ہیں۔ (بدایۃ المجتہد 144/2) اس بارے

---

❶ متفق علیه: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب النهي للبائع أن لا يحفل الإبل والبقر والغنم ... (2150) ومسلم، كتاب البيوع، باب حكم بيع المصراة (3811).

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اصل میں اصول صرف دو ہی ہیں قرآن اور سنت اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ انہی کے تابع ہیں سو سنت (حدیث مصراۃ) تو قائم بنفسہ ہے اور قیاس فرع ہے تو اصل کو فرع کے بدلے کیسے رد کیا جا سکتا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (اعلام الموقعین 2/ 330)

[20] بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکہ کی بیع کی ممانعت کا بیان

2596۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع کیا۔

فوائد: ...... "بیع غرر" اس میں بے شمار مسائل ہیں مثلاً بھاگے غلام کی خرید وفروخت اسی طرح معدوم اور مجہول اور ایسی چیز جو بیچنے والے کی ملکیت میں نہ ہو، پانی میں مچھلی کی بیع وغیرہ ایسی جمیع بیوع باطل ہیں۔ لیکن ضرورت کے وقت اس کی اجازت ہے جیسے گھر کا سامان گھر سمیت اور حاملہ بکری جس کے تھنوں میں دودھ بھی ہو کو بیچنا ان کی بیع درست ہے کیونکہ گھر کا سامان دروازے کھڑکیاں وغیرہ ظاہری حالت کے مطابق ہی ہوتے ہیں (مزید دیکھئے: احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام 3/ 139)

[21] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کی ممانعت کا بیان

2597۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل بیچنے سے منع فرمایا: بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا۔

فوائد: ...... پھل پکنے سے قبل اسکی بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ جب پھل ابھی کچا ہو تو ممکن ہوتا ہے کہ

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر (3787) وأبو داؤد، كتاب البيوع والإجارات، باب بيع الغرر (3376) والترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الغرر (1230)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها (2194) ومسلم، كتاب البيوع، باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع (3840)

کوئی آفت آ جائے اور مطلوبہ مقدار حاصل نہ ہو سکے ترمذی میں حدیث ہے "نهى رسول الله ﷺ عن بيع العنب حتى يسود و عن بيع الحب حتى يشتد." (ترمذی 1246) آپ ﷺ نے انگور کی خرید و فروخت سیاہ ہونے سے قبل اور دانے کی خرید و فروخت پکنے سے قبل کرنے سے روکا ہے۔ پک جانے کے بعد ایک مقدار کا اندازہ کرنا ممکن ہوتا ہے دوسرا آفت سے بھی قدرے امن ہوتا ہے۔

[22]..... بَابٌ فِي الْجَائِحَةِ

پھلوں میں مصیبت پہنچنے کا بیان

2598۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ ثَمَرَةً فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص پھل خریدے پھر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو بیچنے والا اس سے کچھ نہ لے تو اپنے بھائی کا ناحق مال کیسے لیتا ہے؟"

فوائد:..... ایسی تفاصیلات ہوئی ہے سودہ طے ہوا ہے درختوں سے پھل اتارا نہیں گیا لیکن کوئی آفت آگئی اور مال تباہ ہو گیا۔ ایسی صورت میں بیچنے والے کو چاہیے کہ قیمت نہ لے کیونکہ اب یہ فقط سودے کی قیمت ہے جب کہ مشتری مال سے محروم ہو گیا ہے ہاں اگر وہ مال اتار کر محفوظ کر لیتا پھر اگر کوئی آفت آ جاتی تو یہ اور بات تھی (واللہ اعلم)

[23]..... بَابٌ فِي الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ کا بیان

2599۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْبُرِّ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں: محاقلہ یہ ہے کھیتی گندم کے بدلہ میں بیچی جائے اور لوگ کہتے ہیں،

---

[1] صحیح: أخرجه مسلم، کتاب المساقاة، باب وضع الجوائح (3952)، والنسائی، کتاب البیوع، باب وضع الجوائح (4540)، وابن ماجه، کتاب التجارات، باب بیع الثمار سنین والجائحة (2219)

وَقَالُوا كَذٰلِكَ يَقُولُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ. ❶ ابن مسیب بھی اسی طرح کہتے تھے۔

فوائد:...... (۱) "محاقلة و مزابنة" دونوں بیع حرام ہیں (۲) "محاقلہ" کہتے ہیں ہری کھیتی کو پکی کھیتی کے بدلے یعنی گندم کی بالی میں موجود دانے کے بدلے بیع اسی طرح "مزابنہ" تیار کھجور کی درخت پر لگی کھجور کے ساتھ بیع کرنا ان میں چونکہ ایک طرف معلوم پیمانہ جب کہ دوسری طرف مقدار مجہول ہے اس لیے یہ حرام ہے۔

[24]..... بَابٌ فِي الْعَرَايَا

بیع عرایا کا بیان

2600۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ...

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ. ❷

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہری اور پکی کھجوروں کے بدلے میں عرایا کی فروخت کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ کسی چیز میں (بیع عرایا) کی اجازت نہیں دی۔

فوائد:...... "عرایا" عریہ کی جمع ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی باغ کا مالک کسی فقیر، مسکین کو کھجور کا ایک درخت صدقہ کر دیتا ہے اب جب وہ فقیر اس درخت سے کھجوریں اتارنے آتا ہے تو اسے تنگی محسوس ہوتی ہے تو مالک یوں کرتا ہے کہ اس درخت کے پھل کا اندازہ کر کے اس فقیر کو اپنے پاس سے اتنا اترا ہوا پھل دے دیتا ہے یہ صورت بیع کی جائز ہے لیکن یہ بیع پانچ وسق تقریباً ساڑھے سو تین کلوگرام سے کم میں جائز ہے (دلیل کے لیے دیکھیے: بخاری: ۲۱۹۰)

[25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2601۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ . . .

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام (2173) والترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في العرايا والرخصة في ذلك (1300) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع العرايا بخرصها تمراً (2268) و (2269)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام (2173) ومسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا (2855)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو غلہ خریدے، قبضہ کرنے سے پہلے اسے آگے نہ بیچے۔“

فوائد:..... مال غلے کو قبضے میں لینے سے قبل فروخت کرنا درست نہیں کیونکہ یہ ”ربح مالم یضمن“ کے زمرے میں آتا ہے یعنی ایسا نفع جو ضمانت کے بغیر حاصل کیا گیا ہو جو کہ اسلام میں جائز نہیں کیونکہ جس مال کے نقصان کا بندہ ذمہ دار نہ ہو اس کا نفع اٹھانا بھی اس کے لیے جائز نہیں ہوتا۔

[26] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ

ایک بیع میں دو شرطوں کی ممانعت کا بیان

2602۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ. ❷

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع اور قرض سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطوں سے بھی منع فرمایا نیز آپ نے اس چیز کے فائدے سے بھی منع فرمایا جس پر قبضہ نہ ہو۔

فوائد:..... ”سلف و بیع“ امام بغوی رحمہ اللہ اس کی تعریف یوں کرتے ہیں: کوئی کہے میں تمہیں غلام نقد ایک ہزار کا دوں گا اور لیٹ ادائیگی کی صورت میں دو ہزار کا (شرح السنۃ: ۸/۱۴۴) ”شرطین فی بیع“ ایک بیع میں دو شرطیں امام بغوی رحمہ اللہ نے سابقہ صورت کو ہی ”شرطین فی بیع“ کی صورت قرار دیا ہے۔ ”ربح مالم یضمن“ اس کی صورت یوں ہے کہ آپ ایک آدمی سے مال خریدتے ہیں سودا ہو چکا ہے مال ابھی اس آدمی کے گودام میں ہی ہے کہ آپ کسی دوسرے خریدار کو وہ مال فروخت کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں گودام میں مال پڑا ہے آپ وہاں سے اٹھا لیں۔ اب مال اٹھانے سے قبل نقصان کی ذمہ داری مالک گودام کی ہے اور اٹھانے پر یہ ذمہ داری اگلے خریدار پر ہو گی جب کہ آپ کو بیٹھے بٹھائے بغیر کسی خدشے کے نفع حاصل ہو گیا یہ حرام ہے۔

---

❶ متفق علیه: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي (2126)، ومسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (3819)

❷ حسن: صحيح ابن حبان (4321)، أخرجه ابو داؤد، كتاب البيوع، باب في الرجل يبيع ما ليس عنده (3504) والنسائي، كتاب البيوع، باب بيع ما ليس عند البائع (4625)

27- بَابٌ فِيمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

صاحب مال غلام بیچنے والے کا بیان

2603- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..... عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ)). ❶

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام خریدے اور اس کے مال کی شرط نہ کرے اسے کچھ نہیں ملے گا۔''

فوائد:...... غلام کی اپنے مال پر چونکہ کلی ملکیت نہیں ہوتی اس لیے خرید و فروخت کے موقع پر مال کی مالک سے بات کرنا چاہیے گی۔

28- بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

بیع منابذہ اور بیع ملامسہ کی ممانعت کا بیان

2604- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْمُنَابَذَةُ يَرْمِي هَذَا إِلَى ذَاكَ وَيَرْمِي ذَاكَ إِلَى ذَا قَالَ كَانَ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بیع اور دو قسم کے کپڑوں سے منع کیا۔ بیع منابذہ اور ملامسہ سے۔ عبداللہ کہتے ہیں: منابذہ اسے کہتے ہیں جو اس کی طرف پھینک دے اور وہ اس کی طرف پھینک دے۔ اور یہ جاہلیت میں ہوتی تھی۔

فوائد:...... (۱) مصنف رحمہ اللہ کتاب البیوع میں مقصود حدیث کے جزء کو ہی فقط بیان کیا ہے حدیث کا بقیہ حصہ بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یوں ہے "نهى رسول الله ﷺ عن اشتمال الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء" آپ نے اشتمال الصماء (یعنی، کپڑے کو جسم کے گرد ایسے لپیٹ لینا کہ آدمی کا ہاتھ باہر نہ نکل سکے) اور آدمی کے اس طرح کپڑے کو لپیٹ

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب المساقاة، باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل (2379) ومسلم، كتاب البيوع، باب من باع نخلا عليها ثمر (1543).

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب ما يستر من العورة (367) ومسلم، كتاب البيوع، باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة (1512).

لینے سے روکا کہ اس کی شرم گاہ پر نظر نہ ہو۔ (۳) "منابذہ" کہتے ہیں دو آدمی طے کر لیں کہ میں اپنے ہاتھ میں جو چیز ہے تمہاری طرف پھینکتا ہوں اور تم اپنے ہاتھ کی چیز میری طرف پھینکو اس طرح دونوں کی آپس میں بیع منعقد ہو جائے۔ "ملامسہ" یہ کہ کہا جائے تم نے ان تھانوں میں سے کپڑے کے جس تھان کو ہاتھ لگایا وہ تمہارا ہو گا دیکھنے پرکھنے کی اجازت نہ ہو ان دونوں بیعوں میں چونکہ غرر ہے اس لیے ممنوع ہیں۔

[29] ... بَابٌ فِي بَيْعِ الْحَصَاةِ

بیع حصاۃ کا بیان

2605۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا رَمَى بِحَصَا وَجَبَ الْبَيْعُ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع اور بیع حصاۃ سے (کنکریوں کے ذریعے بیع سے) منع کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: جب کنکری پھینکے تو بیع ہو جاتی تھی۔

فوائد:...... کنکریوں کی بیع یوں ہے کہ یہ طے کیا جائے کہ مشتری، خریدنے والا کنکری پھینکے کا جس چیز کو لگی وہ اتنی قیمت میں ہو گی لہٰذا یہ غرر و جہالت کی بناء پر حرام ہے۔

[30] .... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

جانور کی جانور سے بیع کی ممانعت کا بیان

2606۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَقُلْ جَعْفَرٌ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ. ❷

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنے سے منع فرمایا پھر حسن یہ حدیث بھول گئے اور جعفر نے یہ بات نہیں کہی کہ پھر حسن یہ حدیث بھول گئے۔

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة (3787) والترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الغرر (1230) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهي عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (2194)

❷ طرق و شواہد کی بنا پر قوی ہے۔ اخرجه ابوداؤد، كتاب البيوع، باب في الحيوان بالحيوان نسيئة (3356) والترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الحيوان بالحيوان (1237) والنسائي، كتاب البيوع، باب بيع الحيوان بالحيوان نسيئة (4634)

فوائد:...... مذکورۃ حدیث کی سند اگر چہ ضعیف ہے لیکن ابن ماجہ: 1841 میں امام البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے اس روایت کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے جب کہ دوسری جانب ابوداؤد میں حسن درجے کی روایت ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا اونٹ کم پڑ جانے پر آپ ﷺ نے انہیں صدقے کے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدنے کا حکم دیا سو اس بناء پر علماء میں اس بارے بہت اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ ان میں یوں تطبیق دیتے ہیں یہاں ادھار سے مراد دونوں طرف سے ادھار ہے (تحفۃ الاحوذی: ۳/۳۶۶) امام خطابی نے بھی اسی کو پسند کیا ہے اور یہی بات درست ہے۔

[31]...... بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

جانور قرض لینے کی اجازت کا بیان

2607- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ قِرَاءَةً عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً[قَالَ عَبْد اللَّهِ هَذَا يُقَوِّي قَوْلَ مَنْ يَقُولُ الْحَيَوَانُ بِالْحَيَوَانِ]. ❶

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ جب زکوۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا اونٹ واپس کر دوں تو میں نے کہا: ”مجھے عمدہ رباعی (جس کے رباعی دانت گر چکے ہوں) کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں ملتا۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے وہی دے دو لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔“ عبداللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اس آدمی کی بات کو تقویت دیتی ہے جو کہتا ہے: ”جانور سے جانور کا بدلہ ہو سکتا ہے۔“

فوائد:...... 100 روپیہ قرض دے کر یہ طے کر لینا کہ واپسی 120 کی صورت میں ہوگی تو یہ سود ہے جو کہ حرام ہے لیکن کر طے کیے بغیر قرض واپس کرنے والا اپنی طرف سے کچھ زائد رقم دے دیتا ہے تو یہ جائز بلکہ آدمی کے بہتر ہونے کی علامت ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان (فانّ خیرا الناس احسنهم قضاء)

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب المساقاة،باب من استلف شيئا فقضى خيرا منه وخيركم احسنكم قضاء (4084) والنسائي، كتاب البيوع،باب استسلاف الحيوان واستقراضه (4631)

[32]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ
قافلہ سے ملنے کی ممانعت کا بیان

2608۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَلَقَّوْا الْجَلَبَ مَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مال تجارت کے (قافلہ کے) پاس پہلے نہ پہنچو جو پہلے ملا اور کچھ خرید ا تو وہ بازار میں داخل ہونے کے بعد (اس کے قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا) اختیار رکھتا ہے۔"

فوائد:...... کسان، زمیندار جب اپنا غلہ وغیرہ شہر کی منڈی میں فروخت کے لیے لا رہے ہیں تو ان سے راستے میں غلہ خریدنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح انہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے کہ کہیں ان سے کوئی منڈی کے ریٹ سے کم میں نہ خرید لے، اگر کوئی خرید لے تو اب کسان کو جائز ہے کہ منڈی میں نرخ معلوم کرنے کے بعد سودے کو برقرار رکھے یا منسوخ کر دے۔

[33]..... بَابٌ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے کا بیان

2609۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوْا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ وَلَا تَنَاجَشُوا)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور قافلوں سے نہ ملو حتی کہ وہ سامان بازار میں لا کر ڈال دیں۔ اور (دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے) بولی نہ لگاؤ۔"

فوائد:...... (۱) بیع پر بیع کا یہ مطلب ہے ایک شخص کی بات ابھی چل رہی ہے کہ دوسرا بیچ میں دلچسپی کا اظہار کر دے چونکہ یہ پہلے مشتری کی دل شکنی کا باعث ہے لہٰذا یہ حرام ہے (۲) "بولی بڑھانا" یہ چونکہ بیع

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم تلقي الجلب (3802) والبخاري، كتاب البيوع، باب النهي عن تلقي الركبان.

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك (2139) ومسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه...... (3790)

ہی بولی والی ہوتی ہے جو زیادہ نرخ لگا دے وہی چیز کا مستحق قرار پاتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے بعض شخص جو خریدار نہیں ہوتے بلکہ بائع بیچنے والے کے مقرر کردہ ہوتے ہیں جن کا کام فقط بولی بڑھانا ہوتا ہے اور وہ بڑھ چڑھ کر قیمت لگاتے ہیں ایسا کرنا حرام ہے۔

[34].... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کھانے کی ممانعت کا بیان

2610۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حُلْوَانُ الْكَاهِنِ مَا يُعْطَى عَلَى كِهَانَتِهِ. ❶

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت کنجری کے مہر اور کاہن کی اجرت سے منع کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: "حلوان الکاہن وہ مال ہے جو فال کھولنے پر دیا جاتا ہے۔"

فوائد:..... (۱) کتے کو بیچنا اس کی قیمت کھانا حرام ہے سوائے شکاری کتے کے کیونکہ جابر سے مروی ہے "نھی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الکلب الا کلب صید۔" (صحیح نسائی: ۴۳۰۳) نے کتے کی قیمت کھانے سے روکا سوائے شکاری کتے کے۔ لہٰذا امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث قابل حجت ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہوئے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی تجارت حرام ہوگی۔ (نیل الاوطار 3/ 012) (۲) زنا سے حاصل ہونے والی کمائی حرام ہے (۳) غیب کی خبر بتانے پر جیسے آج کل علم نجوم یا پامسٹری وغیرہ ہے ان سے ہونے والی آمدن حرام ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ کہنا ممکن ہے کہ کسی حرام کام کے عوض ہونے والی آمدن حرام ہے۔

[35].... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ

شراب بیچنے کی ممانعت کا بیان

2611۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

---

❶ متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب البیوع، باب ثمن الکلب (2237) و مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم ثمن الکلب ... (3985)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَةُ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب سود کے متعلق سورۃ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور لوگوں کے پاس ان کی تلاوت کی پھر شراب کی تجارت کو حرام کر دیا۔

فوائد:...... شراب چونکہ حرام ہے لہٰذا اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے اسی طرح ہر وہ حلال چیز جس کا پتہ ہو کہ یہ حرام کام میں استعمال ہوگی ایسی بیع بھی حرام ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعه من یهودی اونصرانی اوممن یتخذه خمراً فقد تقحم النار علی بصیرة" (صحیح: مجمع الزوائد 4/90) جس نے انگوروں کی اترائی کے وقت ان کو اس لیے جمع رکھا تا کہ کسی یہودی، عیسائی یا شراب بنانے والے کو فروخت کرے تو یہ شخص جانتے بوجھتے آگ میں داخل ہو گیا۔ لہٰذا حرام چیزوں کے ساتھ ساتھ حلال چیزوں بھی حرام مقصد کے لیے فروخت کرنا حرام ہے (واللہ اعلم)

2612۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ أَوَاخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب سورۃ بقرہ کی آخری آیت نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ پھر شراب کی تجارت سے منع کر دیا۔

2613۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دِبَاغُهَا طَهُورُهَا)).

سیدنا عبدالرحمن بن وعلہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مردار کے چمڑے کے متعلق پوچھا تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ دباغت (رنگنے) سے پاک ہو

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلوۃ، باب تحریم تجارۃ الخمر فی المسجد (459) ومسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم بیع الخمر (4022)

❷ صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

وَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ مِنْهَا هَذِهِ الْخُمُورَ فَنَبِيعُهَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ دَوْسٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا عَلِمْتَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا)) فَالْتَفَتَ إِلَى غُلَامِهِ فَقَالَ اخْرُجْ بِهَا إِلَى الْحَزْوَرَةِ فَبِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَ مَا عَلِمْتَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)). قَالَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُفْرِغَتْ فِي الْبَطْحَاءِ. ❶

جاتا ہے۔'' میں نے ان سے کافر کو شراب بیچنے کے متعلق پوچھا۔ کہ ہمارے پاس انگور ہوتے ہیں اور ہم ان سے شراب بنا کر کافروں کو بیچتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قبیلہ ثقیف یا دوس کے ایک شخص نے حجۃ الوداع کے موقع پر شراب کا ایک مشکیزہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دیا۔ تو نبی ﷺ نے اس سے کہا: اے ابو فلاں! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں فرمایا کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے۔ تو اس نے مڑ کر اپنے غلام سے کہا: اسے حزورہ کی طرف لے جا کر بیچ دو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو فلاں! تجھے معلوم نہیں کہ جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے؟ اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے۔ آپ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ وادی میں بہا دی گئی۔

فوائد :...... (۱) مردار جانور کی چمڑی رنگنے (کیکر کی چھال سے دھونے) سے پاک ہو جاتی ہے (۲) جس چیز کا پینا حرام ہے اس کی بیع بھی حرام ہے۔

[36] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ
ولاء کو بیچنے کی ممانعت کا بیان

2614۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَمْرُ عَلَى هَذَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ''اسی پر عمل ہے۔ نہ اسے بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔''

---

❶ صحيح، أخرجه مالك، كتاب الأشربة، باب جامع تحريم الخمر (12) وأخرجه مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ (813) وأبو داود، كتاب اللباس، باب في إهاب الميتة (4123)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب العتق، باب بيع الولاء وهبته (2535) ومسلم، كتاب العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته (16) ومالك، كتاب العتق، باب مصير الولاء لمن أعتق (20)

فوائد:...... "ولا" ایک رشتہ ناطہ ہے جو کہ غلام کو آزاد کرنے کی صورت میں غلام کا غلام آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نہ تو اسے عطیہ کیا جا سکتا ہے اور نہ بیچا۔

[37] .... بَاب فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

بیع مدبر کا بیان

2615۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ قَالَ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَإِنَّمَا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ. قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ: تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَقُولُونَ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے ایک آدمی نے مرنے کے بعد غلام کو آزاد کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پہلے سال فوت ہوا۔ عبداللہ سے کہا گیا: "آپ بھی اس کے قائل ہیں؟" انہوں نے کہا: کچھ لوگ قائل ہیں۔

فوائد:...... (۱) "المُدَبَّر" ایسے غلام کو کہا جاتا ہے جس کو اس کا مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ تو اب یہ غلام مالک کی زندگی میں اس کی خدمت کرے گا اس کے مرنے کے بعد ورثہ کے حصے میں آنے کی بجائے آزاد ہوگا (۲) مدبر غلام کو کسی پیش آمدہ سبب کی بنا پر بیچا بھی جا سکتا ہے۔

[38] .... بَاب فِي بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

ام ولد کا لونڈیوں کے بیچنے کا بیان

2616۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کسی آدمی کی لونڈی کو اس سے اولاد ہو جائے تو وہ اس کے بعد آزاد ہو جائے گی۔"

فوائد:...... (۱) "ام الولد" ایسی لونڈی کو کہتے ہیں جس کا مالک سے بچہ پیدا ہو گیا ہو ایسی لونڈی کی بیع نہیں جا سکتی بلکہ یہ مالک کی وفات کے بعد آزاد ہوتی ہے (۲) مذکورہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن موطا

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب جواز بیع المدبر (259) و بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المدبر (2141)

❷ ضعیف جدا: اخرجه ابن ماجه، کتاب العتق، باب امهات الاولاد (2515) والدار قطنی 4/131 والحاکم 19/2

عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "لا تباع ولا تورث یستمتع منہا سیدہا، فاذا مات فہی حرۃ۔" (موطا 2 / 776) (ام الولد) نہ وہ بیچی جا سکتی ہے نہ وراثت میں دی جا سکتی ہے، مالک کے لیے جب تک ممکن ہو اس سے فائدہ اٹھائے جب وہ مر جائے تو وہ آزاد ہے۔ جب کہ اس کے برعکس (ابوداؤد: 3340) سے ان کے بیچنے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ اس بارے میں فرماتے ہیں: ممکن پہلے بیع جائز ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہو اور یہ بات زیادہ مشہور نہ ہوئی ہو اور عمر رضی اللہ عنہ نے پتہ چلنے پر اس سے روک دیا ہو (معالم السنن 4 / 74) جمہور بھی ام ولد کی بیع نا جائز ہونے کے قائل ہیں جب کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ اس پر صحابہ کا اجماع نقل فرماتے ہیں (مغنی) بہر حال ام ولد کو بیچنا منع ہے اگر ضرورت ہو تو ابوداؤد کی حدیث کے مطابق بیچا بھی جا سکتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

[39] ... بَابٌ فِي صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّهَا

مدینہ کے صاع اور مد کا بیان

2617۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ...

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي الْمَدِينَةَ)). ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! ان کے پیمانے میں برکت دے ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی مدینہ والوں کے۔"

[40] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

غلہ کی بیشی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2618۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي مُدُّ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ أَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مد کھجوریں میرے پاس تھیں۔ میں نے دو صاع دے کر اس کے بدلے میں ایک صاع اچھی کھجوریں لے لیں۔ اور انہیں

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب برکۃ صاع النبی ﷺ ومدہ، 2130؛ ومسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء النبی ﷺ فیہا بالبرکۃ (2 / 33)

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا يَا بِلَالُ قُلْتُ اشْتَرَيْتُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ قَالَ: ((رُدَّهُ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا)). ❶

نبی ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بلال (رضی اللہ عنہ!) یہ کہاں سے لی ہیں؟'' میں نے کہا: ''دو صاع دے کر ایک صاع لی ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''انہیں واپس کر دو اور ہماری کھجوریں لے آؤ۔''

2619۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ ....

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي جَيِّدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ)). ❷

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عدی کے انصاری شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا۔ وہ عمدہ کھجوریں لائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمام خیبر کی ایسی ہی کھجوریں ہوتی ہیں؟ کہا: نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ ہم ادنی درجے کے دو صاع دے کر ایک صاع کھجوریں لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو بلکہ برابر بیچو یا انہیں بیچ دو اور ان کی قیمت سے اچھی کھجوریں خریدو، ایسے ہی وزنی چیز کے متعلق ہے۔''

فوائد :...... کھجور یا اس جیسا غلہ ان کو آپس میں تبدیل کرنے یا ان کی بیع کرتے ہوئے برابری کا خیال رکھنا لازم ہے ہاں اگر معیار دونوں جانب ایک سا نہ ہو تب بھی کمی بیشی جائز نہیں یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ ایک قسم کی کھجور نقد فروخت کر کے اس کے بدلے دوسری قسم خرید لی جائے۔

---

❶ صحیح: نیز اس کے شواہد بھی ہیں، اخرجه الطحاوی فی معانی الآثار 68/4، والطبرانی فی الکبیر 359/1 (1097)، ومجمع الزوائد (6638، 6639)، ومسند موصلی (5710) دیکھئے آئندہ حدیث۔

❷ متفق علیه: اخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب اذا اراد بیع تمر بتمر خیر منه (2201، 2202)، ومسلم، کتاب المساقاة باب بیع الطعام مثلا بمثل (4057)

[41] .. بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّرْفِ

نقد کے بدلے نقد کی بیشی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2620۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ .....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ هَاءَ وَهَاءَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)). ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ”سونے کے بدلے سونے کی بیع، ہاتھوں ہاتھ ہو، اور چاندی کے بدلے چاندی کی بیع کھجور کے بدلے کھجور کی اور گندم کے بدلے گندم کی جو کے بدلے جو کی بیع ہاتھوں ہاتھ ہو۔ دونوں میں کمی بیشی نہ ہو۔“

2621۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ قَامَ نَاسٌ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ يَبِيعُونَ آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِلَى الْعَطَاءِ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى. ❷

ابو اشعث صنعانی کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ لوگ سونے اور چاندی کے برتن وظیفہ ملنے تک کے وعدہ پر فروخت کرتے تھے۔ تو سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے بدلے سونے، چاند کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، کھجور کے بدلے کھجور، جو کے بدلے جو اور نمک کے بدلے نمک کی بیشی کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا جس نے زیادہ دیا یا لیا وہ سود ہے۔“

فوائد:..... تجارتی سود کی دو قسمیں ہیں (۱) ”ربا الفضل“ دو ہم جنس اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرۃ (2134) ومسلم، کتاب المساقاۃ، باب الصرف وبیع الذھب بالورق نقدا (4035)

❷ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فی الصرف وبیع الذھب بالورق نقدا (4037) وابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی الصرف (3249-3250) صحیح ابن حبان (5015)

فروخت کرنا (ب) "ربا النسيئة" یہ ہے کہ مقدار تو برابر ہو لیکن ایک جانب سے ادھار ہو۔ موجودہ حدیث دلیل ہے کہ ان چھ چیزوں کو آپس میں نقد و نقد اور برابر، برابر کی بنیاد پر تبدیل کیا جائے گا۔ جب کہ ان مذکورہ اشیاء کے علاوہ دوسری اشیاء میں سود کے پائے جانے بارے اختلاف ہے جمہور کا موقف ہے کہ جہاں بھی ان چھ اجناس کے علاوہ سود والی علت پائی جائے گی ان میں بھی وہ سود ہی ہو گا۔

[42]..... بَاب لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

سود صرف ادھار میں ہوتا ہے

2622۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي الدَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَعْنَاهُ دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سود صرف ادھار میں ہے۔" عبداللہ کہتے ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ دو درہم کے بدلہ میں ایک درہم ہو۔"

فوائد:..... "ربا النسيئة" کی تعریف پچھلی حدیث میں گزر چکی ہے جب کہ پچھلی حدیث میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سابقہ ذکر کردہ اجناس میں بھی سود ہوتا ہے جسے ربا الفضل کہا جاتا ہے او پھر اس حصر کے کیا معنی، کہ سود صرف قرض ادھار میں ہے اسکے علماء نے مختلف جواب دیے ہیں (۱) حصر زیادتی میں ہے کہ ادھار میں انتہائی زیادہ سود ہے (۲) یہ حدیث عام ہے جب کہ پچھلی حدیث خاص تھی (واللہ اعلم)

[43]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي اقْتِضَاءِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

سونے کے بدلے چاندی لینے کی رخصت کا بیان

2623۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ وَرُبَّمَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا۔ اور دینار کے بدلے بیچ کر درہم لیتا تھا۔ اور درہم کے بدلے بیچ کر دینار لیتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب الدينار بالدينار نساء (2178) ومسلم، كتاب المساقاة، باب بيع الطعام مثلاً بمثل (4065)

فـن أَقْبِضَ فَـأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ قَالَ: ((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِكَ مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ)). ❶

پس جا کر کہا: یا رسول اللہ! ذرا رکیے میں نے آپ سے سوال پوچھنا ہے۔ میں بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں۔ دینار کے بدلے بیچ کر درہم لیتا ہوں اور درہم کے بدلے بیچ کر دینار لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس دن کی قیمت لے لو جب تک تم جدا نہ ہو اور قیمت کا کچھ حصہ باقی نہ رہ جائے۔''

فوائد:...... دینار سونے اور درہم چاندی کا ہوتا ہے لہٰذا ان کے تبادلے کے وقت مقدار کا برابر ہونا ناممکن ہے دور نبوی ﷺ میں ایک دینار دس درہموں کے برابر ہوتا تھا معلوم ہوا جب جنسیں مختلف ہو جائیں تو کمی بیشی جائز ہے لیکن بیع نقد ہو۔

[44] ...... بَابٌ فِي الرَّهْنِ

رہن کا بیان

2624۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ دِرْعَهُ لَمَرْهُونَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے بدلے میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔

فوائد:...... (۱) جب اشیاء کی جنس مختلف ہو تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز ہے (۲) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کی موجودگی میں ایک یہودی سے قرض لینا اس کی یہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ آپ پر کوئی رحم کھا کر یہ نہ کہہ دے کہ چلیں رہنے دیں یا اسے عطیہ کر دے بلکہ قرض کے لیے ایسے شخص کا انتخاب کیا جو مدت میں کسی قسم کی نرمی نہ کرے (۳) آپ ﷺ مختارِ کل، خزانوں کے مالک نہ تھے

---

❶ حسن: صحیح ابن حبان (4920) و ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی الصرف (1242) و نسائی، کتاب البیوع، باب بیع الفضة بالذهب و الذهب بالفضة (4536)

❷ صحیح، احمد 1/236، ابن سعد [illegible] 1876 (63)، بخاری، کتاب ... (1714)، نسائی، کتاب البیوع، باب مبایعة اہل الکتاب (4665)، ابن ماجہ، کتاب الرہون، باب ... (2439)

ورنہ آپ کی یہ حالت نہ ہوتی۔

[45]..... بَاب فِي السَّلَفِ

بیع سلف کا بیان

2625۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ فِي سَنَتَيْنِ وَثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ يَذْكُرُهُ زَمَانًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ شَكَّكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ اور لوگ دو اور تین برس تک پھلوں میں بیع سلم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وزن اور ناپ معلوم ہو تو بیع سلم کرو۔ اور سفیان ایک زمانہ تک یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ مدت بھی معلوم ہو پھر عبداللہ بن کثیر نے انہیں شک میں ڈال دیا۔

فوائد:...... (۱) ''سلف'' یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے نقد ادائیگی کر دے کہ تم مجھے یہ مال اتنی مدت تک دے دینا اگرچہ وہ مال اس شخص کے پاس ہو یا نہ ہو (۲) بیوع سلف کے لیے مذکورہ شرائط کا پایا جانا لازم ہے (ا) اس کا وزن وصف معلوم ہو (ب) مدت متعین ہو۔

[46]..... بَاب فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

قرض کو اچھی طرح ادا کرنے کا بیان

2626۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَزَنَ لَهُ دَرَاهِمَ فَأَرْجَحَهَا. ❷

محارب کہتے ہیں میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے درہم کا وزن کیا تو زیادہ کیا۔

---

❶ متفق عليه: البخاري: كتاب السلم باب السلم في كيل معلوم (2239) ومسلم، كتاب المساقاة باب السلم (4094)

❷ متفق عليه. البخاري: كتاب الصلاة باب الصلاة إذا قدم من السفر (443) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب استحباب تحية المسجد بركعتين (653)

فوائد:...... (۱) یہ حصل میں ایک سفر سے واپسی کا واقعہ تھا دوران سفر آپ ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سواری خریدی تھی جس کی قیمت کچھ چاندی ادا کرنا تھی۔ (۲) مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ ادائیگی کرتے ہوئے متعین مقدار سے زیادہ دینا جائز و مسنون ہے۔

[47] بَابُ الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

زیادہ تولنے کا بیان

2627۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى مَكَّةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ أَوْ اشْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ وَثَمَّ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ: ((زِنْ وَأَرْجِحْ)). فَلَمَّا ذَهَبَ يَمْشِي قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

سیدنا سوید بن قیس کہتے ہیں: کہ میں اور مخرمہ عبدی بحرین سے کپڑا لے کر مکہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پیدل آئے۔ اور ہم سے ایک شلوار خریدی۔ وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو قیمت پر وزن کر رہا تھا آپ نے اسے فرمایا ”وزن کرو تو زیادہ کرو“ جب آپ چلے گئے تو لوگوں نے کہا: ”یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔“

فوائد:...... یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ تول کو جھکتا دیا کرو تاکہ کمی نہ ہونے پائے جو کہ باعث رحمت ہے جب کہ بعض عاقبت نا اندیش لوگوں نے بیچنے کے باٹ الگ رکھے ہوتے ہیں یا تولتے ہوئے عین پورا پورا تولنے کی کوشش کرتے ہیں چاہے وہ کم ہی رہ جائے یہ چیزیں فرمان نبوی ﷺ کی مخالفت کی بناء پر برکات کے محروم ہونے کا باعث ہیں۔

[48] بَابٌ فِي مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے

2628۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

❶ اسنادہ قوی والحدیث صحیح، ابن حبان (5147) اخرجہ ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی الرجحان فی الوزن والوزن بالاجر (3336، 3337) وابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الرجحان فی الوزن (2220، 2221) والنسائی، کتاب البیوع، باب الرجحان فی الوزن (4606)

تو قرض خواہ کو نرمی والا معاملہ اختیار کرنا چاہیے (۳) بلا مطالبہ فریقین میں ثالثی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ راضی ہوں۔

[50] ..... بَابُ فِيمَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

تنگدست کو مہلت دینے والے کی فضیلت کا بیان

2630۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ ....

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)). قَالَ فَبَزَقَ فِي صَحِيفَتِهِ فَقَالَ اذْهَبْ فَهِيَ لَكَ لِغَرِيمِهِ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ مُعْسِرًا۔ ❶

سیدنا ابو یسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو کسی تنگدست کو مہلت دے گا یا اسے (کچھ) قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ربعی کہتے ہیں: ابو یسر نے اپنے باقی تحریر کاغذوں پر تھوک کر اس اپنے قرض دار سے کہا: جاؤ یہ تمہارے لیے ہے۔ اور ذکر کیا کہ وہ غریب آدمی تھا۔

فوائد:...... (۱) تنگدست قرض دار کو مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا انتہائی فضیلت کا باعث ہے (۲) قیامت کو صرف عرش الٰہی کا سایہ ہوگا۔ (۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل بالسنۃ کے انتہائی شائق تھے قرآن یا آپ کا فرمان ہوتا تو فوری اس پر عمل پیرا ہو جاتے۔

2631۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو قیامت کے دن وہ عرش کے سایہ تلے ہوگا۔“

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم: کتاب الزهد باب حدیث جابر الطویل وقصه ابی الیسر (7437) وابن ماجه: کتاب الصدقات، باب انظار المعسر (2419)

❷ صحیح: اخرجه احمد 1/300-308 وابن ابی شیبه 23/7

[51]..... فِي الْمُفْلِسِ إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ عِنْدَهُ
مفلس کے پاس بعینہ سامان پائے جانے کا بیان

2632۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا مال بعینہ مفلس آدمی کے پاس پائے تو وہ دوسروں کے علاوہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

فوائد:..... کسی شخص یا کمپنی کے مفلس، دیوالیہ ہو جانے کی صورت میں اس شخص یا کمپنی کی جائداد اس کے اثاثے وغیرہ فروخت کر کے حاصل ہونے والی رقم کو قرض خواہوں کے درمیان ان کے حصے کے مطابق برابر تقسیم کر دیا جائے گا البتہ اگر کسی آدمی کا مال بعین اسی حالت میں مل جاتا ہے جس حالت میں اس نے بھجوایا تھا تو وہ آدمی اپنے مال کا زیادہ حقدار ہوگا۔

[52]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ
قرض کے متعلق وعید کا بیان

2633۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک مومن پر قرض ہوگا اس کی جان لٹکی رہے گی۔“

فوائد:..... تکبر، خیانت اور قرض یہ ایسی نحوستیں ہیں جو بڑے سے بڑے عمل، اور عامل سمندر کی

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الاستقراض، باب اذا وجد ماله عند مفلس فی البیع..... (2402) ومسلم، کتاب المساقاة، باب من ادرك ماباعه عند المشتری وقد أفلس فله الرجوع فیه (3963)

❷ اسناده حسن: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (3061) اخرجه الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء عن النبی صلعم أنه قال (نفس المؤمن معلقة بدینه حتی یقضی عنه (1078-1079) وابن ماجه، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین (2413)

جھاگ کی طرح کر دیتے ہیں۔ آخر الذکر دونوں امور خیانت اور قرض ان کے کفارے کا سبب نہیں بن سکتی۔

(دیکھیے سابقہ حدیث 2532)

2634۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ)). ❶

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی روح اس حال میں اس کے جسم سے جدا ہوئی کہ تین باتوں سے مبرا تھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تکبر، خیانت اور قرض سے۔“

[53]..... بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض کی نماز جنازہ کا بیان

2635۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا تاکہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے کہ آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو کیونکہ اس پر قرض ہے۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا رسول اللہ! میں اس کا قرض اپنے ذمہ لیتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: سارا ہی؟ اس نے کہا: ”سارا ہی۔“ تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

فوائد:..... (۱) قرض دار کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے جبھی تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پڑھنے کا

❶ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب السير باب ماجاء في الغلول (1573) وابن ماجه، كتاب الصدقات باب التشديد في الدين (2412)

❷ صحيح : ابن حبان (3058-3059-3060) أخرجه النسائي باب الصلاة على من عليه دين (1959) وابن ماجه، كتاب الصدقات باب الكفالة (3407)

حکم دیا آپ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھنا تنبیہ کے لیے تھا (۲) بیہقی میں ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہونے پر دریافت کیا کہ قرض چکا دیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں پھر بعد میں قرض چکانے کے بعد انکا آپ ﷺ سے سامنا ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے کہا کہ اب اس میت کا چمڑا ٹھنڈا ہوا ہے۔ یعنی قرض کی ادائیگی تک میت قبر میں معذب رہتی ہے۔ لہٰذا قرض جیسی خطرناک چیز سے ہر وقت متنبہ رہنا چاہیے کہیں دائمی خسارے کا باعث نہ بن جائے۔ (العیاذ باللہ) نیز آپ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ جو بچنا چاہے اللہ اسے بچالے گا۔

[54]..... بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

قرض دار کی نماز جنازہ کی رخصت کا بیان

2636۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْأُدْعَ لَهُ فَأَنَا مَوْلَاهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ)). قَالَ عَبْد اللَّهِ ضَيَاعًا يَعْنِي عِيَالًا وَقَالَ فَلْأُدْعَ لَهُ يَعْنِي ادْعُوْنِي لَهُ أَقْضِ عَنْهُ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے روئے زمین پر جتنے مومن ہیں میرا ان کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق ہے۔ لہٰذا جو قرض، ضیاع چھوڑ جائیں میں اس کے لئے بلایا جاؤں کیونکہ میں اس کا سرپرست ہوں۔ اور جو مال چھوڑے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: ضیاع اہل وعیال کو کہتے ہیں۔ میں اس کے لئے بلایا جاؤں یعنی اس کی طرف سے مجھے بلاؤ اور ادا کروں گا۔

فوائد:..... ابتداء میں یہ طریقہ تھا کہ اگر کوئی مرجاتا تو اس کے قرضے کی ذمہ داری اس کے گھر والوں پر ہوتی یا پھر اہل ثروت میں سے کوئی اٹھالیتا لیکن جب اللہ نے اسلام کو وسعت دی جہاد کے ذریعے مال آنا شروع ہوگیا تو آپ ﷺ نے یہ بوجھ اپنے ذمے لے لیا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النفقات، باب قول النبی ﷺ من ترک کلا أو ضیاعا فالی (5371) ومسلم، کتاب الفرائض، باب من ترک مالا فلورثته (4135)

[55]...... بَاب فِي الدَّائِنُ مُعَانٌ — قرض دار کی مدد کی جاتی ہے

2637۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللَّهُ)). قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِخَازِنِهِ اذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدَيْنٍ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهُ مَعِي بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❶

سیدنا عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک قرض دار قرض ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب کہ وہ ایسے کام میں قرض نہ لے جو اللہ کو ناپسند ہو۔" راوی کہتا ہے: عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے کہتے تھے: "جاؤ میرے لئے قرض لاؤ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ میری ایک رات بھی اللہ کی معیت کے بغیر گزرے۔"

فوائد:...... قرض دار جب اس کی نیت ادائیگی کی ہو تو اللہ اس کی اچھی نیت کی بناء پر اس کا معاون بن جاتا ہے حتی کہ وہ قرض ادا کردے پچھلی احادیث میں قرض لینے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جب کہ مذکورہ حدیث میں اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ اچھائی کا اچھائی کی صورت میں تو دیتا ہے جب کہ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرتی یعنی پھول کی طرح رہنا ہے جو مسلنے والے کے ہاتھ کو خوشبودار کر دیتا ہے۔

[56]...... بَاب فِي الْعَارِيَةِ مُؤَدَّاةٌ

اُدھار لی ہوئی چیز واپس کردینے کا بیان

2638۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ)). ❷

سیدنا سمرۃ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ چیز آدمی کے ذمہ ہے جو اس نے کسی سے لی حتی کہ اسے واپس کردے۔"

---

❶ اسنادہ جید: أخرجه ابن ماجه في الصدقات باب من دان ديناً وهو ينوي قضاءه (2409) وأخرجه البخاري في الكبير (476/3) والحاكم (23/2)

❷ اسنادہ ضعیف: أخرجه احمد (8/5-12) وابوداؤد، كتاب البيوع، باب في تضمين العارية (3561) والترمذي، كتاب البيوع، باب ماجاء في ان العارية مؤداة (1266) وابن ماجه، كتاب الصدقات، باب العارية (2400)

[57]..... بَابٌ فِي أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَاجْتِنَابِ الْخِيَانَةِ

امانت ادا کرنا اور خیانت سے بچنے کا بیان

2639۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امانت مال والے کو واپس کر دو جس نے تم سے خیانت کی تم اس سے خیانت نہ کرو۔''

[58]..... بَابُ مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ مِثْلُهُ

چیز ٹوٹ جائے تو وہ چیز اس کے ذمہ ہے

2640۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَى بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَهُوَ فِي بَيْتِ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ فَضَرَبَتِ الْقَصْعَةَ فَانْكَسَرَتْ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْخُذُ الثَّرِيدَ فَيَرُدُّهُ فِي الصَّحْفَةِ وَهُوَ يَقُولُ كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَةٍ صَحِيحَةٍ فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا صَاحِبَةَ الْقَصْعَةِ الْمَكْسُورَةِ قَالَ عَبْد اللَّهِ نَقُولُ بِهَذَا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی کسی بیوی نے آپ کو ثرید کا پیالہ تحفہ بھیجا آپ اپنی کسی بیوی کے گھر تھے تو اس نے اسے توڑ دیا۔ نبی ﷺ ثرید پکڑ کر پیالے میں ڈالتے گئے۔ اور آپ نے فرمایا: ''کھاؤ تمہاری ماں کو غیرت آئی۔ پھر ٹھہرے رہے حتی کہ وہ صحیح پیالہ لائی آپ نے وہ پیالہ لیا اور اسے دے دیا جس کا پیالہ ٹوٹا تھا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔

فوائد:..... (۱) رحمت کائنات ﷺ، مربی انسانیت کے گھر جب ان کی بیویاں سوکناپے پر غیرت کھا جاتی ہیں تو کوئی دوسرا کیسے ان کو اکھٹا رکھ کر اس کی نفی کر سکتا ہے لہٰذا عورتوں کو الگ ہی رکھنا بہتر ہے۔

---

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب البيوع، باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده (3535) والترمذي، كتاب البيوع، باب ماجاء ان العارية مؤداة (1264)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب المظالم والغصب، باب إذا كسر قصعة أو شيئا لغير (1125) وابو داؤد، كتاب البيوع، باب فيمن أفسد شيئا يغرم مثله (3567)

(۲) نیچے گری چیز کو اٹھا کر استعمال کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ (۳) اگر کسی کی چیز کا آپ کے ہاتھوں نقصان ہو جائے تو اس کے بدلے صحیح چیز فراہم کرنا لازم ہے۔

[59]..... بَاب فِي اللُّقَطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

[2641] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ شُعَيْبٍ ......

عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمٍ ابْنَيْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ الثَّقَفِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَجَدَ عَيْبَةً فَأَتَى بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ عُرِفَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ فَلَمْ تُعْرَفْ فَلَقِيَهُ بِهَا فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي الْمَوْسِمِ فَذَكَرَهَا لَهُ فَقَالَ عُمَرُ هِيَ لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَقَبَضَهَا عُمَرُ فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ. ❶

عمرو اور عاصم سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی کے بیٹوں سے منقول ہے کہ سفیان بن عبداللہ کو ایک گٹھڑی ملی۔ تو وہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ انہوں نے کہا: ”ایک برس تک اس کا اعلان کرو۔ اگر پہچان لی گئی تو صحیح ورنہ تمہاری ہے۔ تو وہ نہیں پہچانی گئی۔ وہ دوسرے سال عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے موقع پر ملے اور ان سے اس کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تمہاری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے کر اسے خزانہ میں جمع کر دیا۔

فوائد:..... ”لقطة“ گری پڑی چیز اگر مل جائے تو اٹھانے والے کے ذمے لازم ہے کہ اگر تو وہ تھوڑی بہت ہے جس کی عام طور پر کوئی پرواہ نہیں کی جاتی تو اسے اٹھا کر استعمال کرے جیسا کہ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو راستہ میں کھجور ملی تو آپ ﷺ نے صدقہ کے خدشہ سے نہ کھایا (بخاری 2431) اور اگر کوئی ذیشان اہمیت والی شئے ہے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرنا لازم ہے اس کے بعد اٹھانے والا اس کی نشانی دیکھ لے اور اس کو اپنے استعمال میں لے آئے اب یہ اٹھانے والے کے لیے جائز ہے استعمال کے بعد اگر کوئی آدمی آپ کے پاس آ کر آپ کو وہی نشانی بتا دیتا ہے تو وہ چیز ادا کرنا لازم ہے۔ بخاری میں زید بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ لقطہ بارے پوچھنے والے کو فرمایا ایک سال تک تشہیر

❶ اسناده جيد: أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) 4/137-138، وأخرجه النسائي في الكبرى (5818)

کے بعد اسے استعمال کرو لیکن یہ تمہارے پاس امانت ہوگی۔ (بخاری: 2429)

[60]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ
حاجی کی گری ہوئی چیز اٹھانے کی ممانعت

2642۔ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ .....

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ)). [1]

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن کھڑے ہو کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو مکہ سے روکا اور اہل مکہ پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کیا۔ خبردار! مکہ میں لڑائی نہ مجھ سے پہلے جائز ہوئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے جائز ہوگی اور خبردار میرے اس وقت سے یہ (مکہ) حرام (اس میں لڑائی کرنا حرام ہے)۔ اس کی گھاس اور اس کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ اور نہ اس کی گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھائے۔ البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) مکہ سے ہاتھیوں کو روکنا اس سے ابرہہ کے لشکر کی تباہی کی طرف اشارہ ہے (۲) مکہ شروع کائنات سے اخیر تک حرمت والا ہے (۳) مکہ فقط رسول مکرم ﷺ کے لیے کچھ گھڑیاں حلال ہوا تھا کہ آپ یہاں لڑائی کریں (۴) مکہ حرم میں سے گھاس کاٹنا اور درخت کاٹنا دونوں ممنوع ہیں (۵) مکہ میں گمشدہ چیز کو فقط اعلان کرنے والا ہی اٹھا سکتا ہے کسی کو وہاں سے اٹھا کر استعمال کرنا جائز نہیں جمہور کے نزدیک مکہ سے شئی اٹھانے والا ہمیشہ اس کا اعلان کرے گا۔

[61]..... بَابٌ فِي الضَّالَّةِ
گمشدہ چیز کا بیان

2643۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

---

[1] متفق علیه: البخاری، كتاب اللقطة، باب كيف تعرف لقطة أهل مكة 2434؛ ومسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها ولقطتها 3292

عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ....

عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ)). ❶

سیدنا جارود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی گمشدہ چیز دوزخ کی آگ ہے۔''

فوائد:...... کسی مسلمان کے گمشدہ جانور کو پکڑ لینا اسے چھپا لینا حرام ہے بخاری میں اس بارے مروی ہے آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دے اس کے پاس اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے وہ پانی کے گھاٹ پر جائے گا درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اسے اس کا مالک مل جائے پھر آپ ﷺ سے بکری بارے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پکڑ لے وہ یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے (بخاری:2429)

2644۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ..........

عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ لَا تَقْرَبَنَّهَا)). قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اللُّقَطَةُ نَجِدُهَا قَالَ أَنْشِدْهَا وَلَا تَكْتُمْ وَلَا تُغَيِّبْ فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. ❷

سیدنا جارود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ اس کے قریب نہ جانا ایک آدمی نے کہا: ''یا رسول اللہ! جو ہم گری ہوئی پائیں؟'' آپ نے فرمایا: ''اس کا اعلان کر دو اسے نہ چھپاؤ اور نہ ہی غائب کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کر دو وگرنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔''

[62] ... بَابٌ فِيمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ

قسم کھا کر مسلمان آدمی کا مال لینے والے شخص کا بیان

2645۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ

---

❶ إسناده صحيح: أخرجه الطبراني في الكبير 2/265(2112) والبيهقي في اللقطة باب ما يجوز له أخذه وما لا يجوز مما يجده (6/191)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

كَعْبٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ)). ❶

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق لے لے۔ اللہ تعالیٰ دوزخ اس کے لئے لازم کر دے گا۔ اور اس پر جنت حرام کرے گا۔'' آپ سے کسی آدمی نے کہا: اگرچہ چھوٹی سے چیز ہو یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''اگرچہ پیلو کی شاخ ہو۔''

فوائد :...... اسلام میں فقط اللہ، اس کی صفات کی قسم کھانا جائز ہے کیونکہ جس کی قسم کھائی جا رہی ہوتی ہے اصل میں یہ اس کی عظمت کا اعتراف ہوتا ہے اور عظمت کے لائق فقط اللہ بزرگ و برتر کی ذات ہی ہے قسم کے ذریعے چونکہ اللہ کا واسطہ لا جا رہا ہوتا ہے لہٰذا اللہ کو ثالث بنا کر کی جانے والی بات انتہائی پر اہمیت ذیشان ہو جاتی ہے اگرچہ وہ کسی حقیر شئی بارے ہی ہو اس لیے قسم کھا کر کی جانے والی بات انتہائی محتاط رویے کی متقاضی ہوتی ہے۔

2646۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ ......

أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❷

سیدنا ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر پچھلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[63]...... بَابٌ فِي الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ

جھوٹی قسم کا بیان

2647۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ......

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار (351) والنسائي كتاب آداب القضاة، باب القضاء في قليل المال وكثيره (5434)

❷ صحیح: سابقہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)). فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ كَاذِبًا)). ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔'' میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ جو نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑ گئے تو آپ نے پھر وہی بات دوہرائی۔ میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، بہت زیادہ احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا مال نکالنے والا۔''

فوائد:...... ''اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا'' اس سے مراد رحمت والی کلام ہے اور اسی طرح نہ دیکھنے کا بھی یہی معنی ہے کہ ان پر رحمت بھری نگاہ نہیں ڈالے گا اور نہ ان کے گناہ معاف کرے گا۔ فیض القدیر 3/329 علامہ الطیبی سے منقول ہے کہ تینوں قسم کے اشخاص ایک صفت میں مشترک ہیں وہ ہے اپنی بڑائی "مسبل" تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا تکبر میں مبتلا ہوتا ہے اور خود کو لوگوں سے اونچا سمجھتا ہے اسی طرح "منان" احسان جتلانے والا یہ بھی حاجت مند کو عطاء کر کے احساس تفاخر میں مبتلا ہوتا ہے اسی وجہ سے جتاتا ہے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔ یہ بھی اپنے تئیں بڑا نازاں ہوتا ہے اسی لیے دوسرے کا مال ہضم کرنا اپنا حق سمجھتا ہے سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ بھی احساس تفاخر میں مبتلا ہو کر دوسرے کو حقیر سمجھ رہے ہوتے ہیں تو آخرت میں اللہ بھی ان سے حقارت آمیز ہی سلوک کرے گا۔

[64] بَابُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ

ناحق ایک بالشت زمین پر قبضہ کرنے والے شخص کا بیان

2648۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ

❶ صحیح: أخرجه مسلم: كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار، رقم (289) وأبو داؤد: كتاب اللباس، باب ما جاء في إسبال الإزار، رقم (4087) والترمذي: كتاب البيوع، باب ما جاء فيمن حلف على سلعة كاذبا (1211)

[66]..... بَابٌ فِي الْقَطَائِعِ

زمین دینے کا بیان

2650۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ السَّبَئِيُّ الْمَأْرِبِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبْيَضَ أَنَّ أَبَاهُ سَعِيدَ ابْنَ أَبْيَضَ حَدَّثَهُ......

عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ الْمِلْحَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يُقَالُ لَهُ مِلْحُ سُدِّ مَأْرِبَ فَأَقْطَعَهُ ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ لَهَا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ مَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْأَبْيَضَ فِي قَطِيعَتِهِ فِي الْمِلْحِ فَقُلْتُ قَدْ أَقَلْتُهُ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ مَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ)). قَالَ وَقَطَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضًا وَنَخْلًا وَكَذَا بِالْجَوْفِ جَوْفِ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ مِنْهُ قَالَ الْفَرَجُ فَهُوَ عَلَى ذَلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. ❶

سیدنا ابیض بن حمال بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کا ایک قطعہ مانگا جسے ''ملح سد مأرب'' (وادیٔ مأرب کا نمک) کہتے ہیں۔ آپ نے ان کو وہ قطعہ دے دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! میں جاہلیت میں نمک کی زمین سے گزرا تھا جہاں پانی نہیں ہے۔ جو شخص وہاں جاتا ہے اسے لے لیتا ہے۔ اور وہ دائمی پانی کی طرح ہے۔ تو نبی ﷺ نے ابیض سے وہ نمک کا قطعہ واپس لے لیا۔ ابیض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ سے کہا: ''میں اس شرط پر واپس کروں گا کہ میری طرف سے اسے صدقہ کر دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''تیری طرف سے صدقہ ہے۔ اور وہ ایسی چیز ہے جیسے دائمی ہوا پانی جو بھی اس کے پاس جاتا ہے وہ اس سے لیتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب اسے واپس لے لیا تو اس کی جگہ انہیں زمین اور کھجور کا باغ جرف مراد میں دیا۔ فرج کہتے ہیں: وہ ایسی چیز ہے جو اس کے پاس جاتا ہے وہ اس سے لے لیتا ہے۔

فوائد:..... (۱) امام، حاکم بے آباد زمین کسی کو الاٹ کر سکتے ہیں۔ (۲) ''الماءُ العِدُّ'' سے ہمیشہ

---

❶ حسن: أخرجه أبو داؤد، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في إقطاع الأرضين (3058) والترمذي، كتاب الأحكام، باب ما جاء في الاقطاع (1380) وابن ماجه، كتاب الرهون، باب إقطاع الأنهار والعيون (2475)

ٹھہرے رہنے والے پانی کو کہتے ہیں جو کبھی ختم نہ ہو اس کو "عِدّ" نمک سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ ایک تو یہ ختم نہیں ہوتا دوسرا بلا مشقت حاصل ہو جاتا ہے جیسے کہ نمک۔

2651۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ......

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ۔ ❶

سیدنا علقمہ بن وائل اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور آپ نے میرے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا فرمایا: "یہ زمین اسے دے دینا۔" یحییٰ کہتے ہیں محمد بشار نے اور غندر نے اس حدیث کو بیان کیا۔

[67]..... بَاب فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

درخت لگانے کی فضیلت کا بیان

2652۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ ......

حَدَّثَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ امْرَأَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَائِطٍ لِي فَقَالَ يَا أُمَّ مُبَشِّرٍ أَمُسْلِمٌ غَرَسَ هٰذَا أَمْ كَافِرٌ قُلْتُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ أَوْ طَيْرٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)). ❷

سیدنا زید بن حارثہ کی بیوی ام مبشر کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس باغ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے ام مبشر! یہ باغ کسی مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟ میں نے کہا: "مسلمان نے۔" آپ نے فرمایا: "کوئی مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان جانور یا پرندے کھاتے ہیں وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔"

فوائد:...... (۱) آج ماحول کی بہتری کے لیے شجرکاری کا بہت شوروغوغا ہے جب کہ اسلام میں شجر کاری دین کا حصہ ہے اسی لیے اسلام کو دین فطرت کہا جاتا ہے کہ یہ فطرت کے اصولوں کی نگہبانی کرتا ہے اور

---

❶ صحیح: یہ شرط مسلم ہے ۔ ابوداؤد، کتاب الخراج والامارة باب اقطاع الأرضین (3058) والترمذی، کتاب الأحکام باب ما جاء فی الاقطاع (1381)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب المساقاة باب فضل الغرس والزرع (3948)

ایسے مفید امور کو جو دنیا و انسانیت کی بہبود و فلاح کا باعث ہوں انہیں اپنے وسیع دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔
(۲) کھیتی یا درخت سے کسی بھی قسم کا اٹھایا جانے والا نفع اس کے بونے والے کے لیے اجر کا باعث ہے۔
(واللہ ولی التوفیق)

[68]..... بَابٌ فِي الْحِمَى
زمین گھیرنے کا بیان

2553۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ .....

أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ)). قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي أَبْيَضُ بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا .❶

سیدنا ابیض بن حمال کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیلو کا درخت گھیرنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پیلو کے درخت کو گھیرنا جائز نہیں۔“ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں پیلو کا ایک ٹکڑا زمین میرے قبضہ میں ہو۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”پیلو کو گھیرنا جائز نہیں۔“ فرج کہتے ہیں: قبضہ سے ابیض کی مراد یہ تھی کہ زمین میں کھیتی ہو اور اس پر احاطہ کیا ہوا ہو۔

فوائد:..... پیلو یہ صحراء میں پیدا ہونے والا خودرو پودا ہے معلوم ہوا کہ ایسی جڑی بوٹیوں کو جو عام لوگوں کے لیے نفع کا باعث ہوں ان کو اپنے لیے خاص نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ وہ استفادۂ عام کے لیے سب کی مشترکہ شمار ہوں گی بلکہ کسی کی خاص زمین میں بھی ہوں تو ان سے کسی کو روکنا درست نہیں۔

[69] بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ
پانی بیچنے کی ممانعت کا بیان

2654۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ .....

سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِيَّ وَكَانَ

سیدنا ایاس بن عبدالمزنی جو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے

❶ حسن: أخرجه أبو داود، كتاب الخراج، باب في اقطاع الأرضين (3066)

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ لَا نَدْرِي أَيَّ مَاءٍ فَإِنْ يَقُولُ لَا أَدْرِي مَاءٌ جَارٍ أَوِ الْمَاءُ الْمُسْتَقَى. ❶

تھے۔ کہتے ہیں: پانی نہ بیچو کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ پانی بیچنے سے منع فرماتے تھے۔ اور عمرو بن دینار نے کہا: ہمیں علم نہیں کہ کون سا پانی؟ راوی نے کہا: مجھے علم نہیں کہ جاری پانی یا کنویں سے لیا ہوا؟

فوائد: …… اس پانی سے مراد حق داری سے بچ رہنے والا پانی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”زائد پانی سے لوگوں کو نہ روکو کہ اس کے ذریعے تم زائد گھاس بھی روک لو (بخاری)۔ کیونکہ گھاس پانی کے پاس ہوتی ہے اب جانوروں کے چرنے کے بعد پانی کی حاجت ہوتی تو گویا پانی سے روکنا گھاس سے روکنا ہے۔ (واللہ اعلم)

[70] بَابٌ فِي الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ

وہ چیز جس سے منع کرنا ناجائز ہے

2655۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارٍ رَجُلٍ مِنْ فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ وَقَدْ قَالَ عُثْمَانُ فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ فَقَالَ: ((الْمِلْحُ وَالْمَاءُ)) قَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ: ((إِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ))۔ قَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ: ((إِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ)) وَانْتَهَى إِلَى الْمِلْحِ وَالْمَاءِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ. ❷

سیدنا بہیسہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس گئے، اور آپ سے اجازت لے کر آپ کے اور آپ کی قمیص کے درمیان داخل ہو گئے عثمان نے کہا: ”انہوں نے آپ کو گلے لگا لیا اور کہا: وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا ناجائز ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”نمک اور پانی۔“ انہوں نے کہا: اور کون سی چیز؟ آپ نے فرمایا: ”نیکی کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔“ انہوں کہا: کس چیز سے روکنا ناجائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نیکی کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔“ نمک اور پانی پر ہی انتہا کی۔ عبداللہ سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔

---

❶ صحیح: [illegible] 3475 [illegible] (1271)

❷ صحیح: [illegible] 54/6 [illegible] (3476)

فوائد:...... یہ دونوں چیزیں چونکہ سہل الحصول اور عام ہیں لہٰذا ان سے لوگوں کو روکنا غیر مناسب ہے۔

[71] ... بَابُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ
نبی ﷺ نے اہل خیبر سے معاملہ طے کرنے کا بیان

2656۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ أَوْ زَرْعٍ. ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے آدھی پیداوار کھجور یا غلے کی کھیتی پر معاملہ طے کیا۔

فوائد:...... خیبر میں منعقد ہونے کی بناء پر اس بیع کو بیع مخابرہ بھی کہا جاتا ہے اور آپ ﷺ کے عمل کی بناء پر یہ بلا شبہ جائز ہے آدھے، تہائی یا چوتھائی جس حصے پر بات طے ہو جائے اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[72] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُخَابَرَةِ
بیع مخابرہ کی ممانعت کا بیان

2657۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ......

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كُنَّا نُخَابِرُ قَبْلَ أَنْ يَنْهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخِبْرِ بِسَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ عَلَى الثُّلُثِ وَالشَّطْرِ وَشَيْءٍ مِنْ تِبْنٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَحْرُثْهَا فَإِنْ كَرِهَ أَنْ يَحْرُثَهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ كَرِهَ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ فَلْيَدَعْهَا)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم دو یا تین برس کے لئے تہائی اور آدھے اور کچھ بھوسے پر زمین بونے کے لئے دیا کرتے تھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کر دیا۔ پھر ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی زمین ہے وہ خود کاشت کرے اگر خود کاشت کرنا نہیں چاہتا تو اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ اپنے بھائی کو نہیں دینا چاہتا تو تو اسے چھوڑ دے۔“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحرث، باب اذا استأجر ارضا فمات أحدهما (2275) ومسلم، كتاب المساقاة، باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع (3941)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الارض (3901) والبخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضا في الزراعة (2340)

فوائد:..... پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ بیع مخابرہ جائز ہے جب کہ اس حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے اس سے روک دیا تو اس میں تطبیق یوں ہوئی ہے۔ کہ رافع بن خدیج سے بخاری میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں: انصار میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتیاں والے تھے "كنا نكري الارض على ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلك واما بالورق فلم ينهانا۔" (بخاری:2332) ہم اس شرط پر زمین کرائے پر دیتے کہ زمین کے اس حصے کی فصل ہماری اور اس کی ان کی کبھی اس حصے کی فصل ہو جاتی اس کی نہ ہوتی تو آپ ﷺ نے ہم کو اس سے روک دیا۔ جب کہ چاندی کے عوض ایسے کرنے سے نہ روکا۔ تو گویا منع ایسی صورت میں ہے جب قطعہ اراضی خاص ہو اور اس میں غرر کا امکان ہو اگر پیداوار میں سے حصہ طے ہے غرر کا اندیشہ نہیں تو بلا شبہ یہ جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

2658۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ.....

أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا أَقُولُ بِالْأَوَّلِ. ❶

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا عبداللہ سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں: انہوں نے کہا: میں پہلی بات کا قائل ہوں۔

[73] ..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ سَنَتَيْنِ
دو برس کے لئے زمین بٹائی پر دینے کی ممانعت کا بیان

2659۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین برس کے لئے سادہ زمین بٹائی پر دینے سے منع کیا۔

[74] ..... بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
سونے اور چاندی کے بدلے میں زمین کرائے پر دینے کی اجازت

2660۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب في المزارعة والمؤاجرة، رقم 3933، وأحمد 3/?

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض، رقم 3906، وأحمد 3/3?3

بن عكرمة بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وعن محمد بن عبد الرحمن بن أبي لبيبة عن سعيد بن المسيب

عن سعد بن أبي وقاص قال: كنا نكري الأرض على عهد رسول الله ﷺ بما على السواقي من الزرع وبما سعد من الماء منها فنهانا رسول الله ﷺ عن ذلك وأذن لنا أو قال رخص لنا في أن نكريها بالذهب والورق. ❶

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نالیوں کی پیداوار پر زمین کرائے پر دیتے تھے، تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا اور ہمیں سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرائے پر دینے کی اجازت دے دی۔

فوائد:...... یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر بخاری میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کی حدیث اس کی شاہد ہے جس سے اس کے معنی کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے، مزید تفصیل کے لیے حدیث (2657) کا فائدہ ملاحظہ کیجیے۔

[75]..... باب في الخرص
اندازے سے متعلق

2661 حدثنا هاشم بن القاسم حدثنا شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن مسعود بن نيار الأنصاري قال:

جاء سهل بن أبي حثمة إلى مجلسنا فحدث أن النبي ﷺ قال: «إذا خرصتم فخذوا ودعوا، دعوا الثلث فإن لم تدعوا الثلث فدعوا الربع». ❷

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم اندازہ کرو تو معین مقدار لو اور ایک تہائی چھوڑ دو، اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑ دو۔"

فوائد:...... اس حدیث کا اصل تعلق تو باب الزکاۃ سے ہے، بہر حال جب بھی کسی موقع پر درخت کے پھل کا اندازہ کرنا مقصود ہو تو اندازہ کرنے والا اندازے سے ایک تہائی یا چوتھائی کم پھل کا حساب کرے۔

---

❶ ضعیف: اخرجه [illegible] (3391) [illegible] (2461)

❷ صحیح: [illegible] (3477) [illegible] (1605) [illegible]

[76] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ

لونڈی کی کمائی کھانے کی ممانعت

2662۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کی کمائی کھانے سے منع فرمایا۔

[77] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگی لگانے والے کی کمائی کی ممانعت کا بیان

2663۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ......

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ)). ❷

سیدنا رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے اور بازاری عورت کا مہر خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث ہے۔“

فوائد: ...... (۱) ”حجام“ سینگی لگانے والے کو کہتے ہیں یہ سینگ کی شکل کا کھوکھلا آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعے جسم کے فاسد حصے پر چیر لگا کر خون کھینچا جاتا ہے یہ انتہائی مجرب و مسنون طریقہ علاج ہے (۲) حجام کی اجرت مکروہ ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے (۳) زنا کار عورت کی کمائی ناپاک ہے (۴) کتے کی قیمت کھانا حرام ہے البتہ شکاری کتے کی قیمت حاصل کی جا سکتی ہے کیونکہ ایک حدیث میں ”إلا کلب صید“ کا استثناء آتا ہے۔

[78] ... بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگی لگانے والے کی کمائی کی رخصت کا بیان

2664۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ مُطَوَّلًا ـــ

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الإجارة، باب كسب البغي والإماء (2283)، وأبو داود، كتاب البيوع، باب في كسب الإماء (2425).

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ومهر البغي (1568)، وأبو داود، كتاب البيوع، باب في كسب الحجام (3421).

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی۔ آپ نے اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا۔

[79]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت منع ہے

2665۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ عَسْبِ الْفَحْلِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت سے منع کیا۔

فوائد:...... جانور کی جفتی کے عوض میں پیسے لینا حرام ہے ہاں کوئی کرامۃ دے دے تو کوئی حرج نہیں ترمذی میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کرامہ کی رخصت دی کہ کرامۃ (یعنی ایسا عطیہ جو بلا طے کیے نر جانور کا مالک دے دے) ملنے والے عطیے کو تم لے سکتے ہو۔

2666۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمَهْرِيِّ قَالَ ......

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَأَجْرِ الْمُومِسَةِ. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت اور بدکار عورت کی اجرت سے منع کیا ہے۔

[80]..... بَابٌ فِيمَنْ بَاعَ دَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا

مکان بیچ کر اس کی قیمت مکان ہی میں نہ صرف کرنے والے شخص کے متعلق

2667۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَنْ أَخِيهِ ......

---

❶ متفق علیه: البخاري، كتاب الطب، باب الحجامة من الداء (5696)، ومسلم، كتاب المساقاة، باب حل أجرة الحجامة (4014)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الغرر وحبل الحبلة (2143)، وأبو داود، كتاب البيوع، باب في عسب الفحل (3429)، وابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهي عن ثمن الكلب (2160)

❸ إسناده جيد: أخرجه أحمد 332/2، وعنه البخاري في الكبير 115/7

سَعِيدِ بْنِ حُرَيْثٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا قَمِنٌ أَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ)). ❶

سیدنا سعید بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”جو شخص مکان یا زمین بیچے اس لائق نہیں کہ اسے برکت دی جائے۔ مگر جب اس کی قیمت اسی میں صرف کرے۔“

[81]..... بَاب فِي حَرِيمِ الْبِئْرِ

کنویں کے احاطہ کا بیان

2668- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ احْتَفَرَ بِئْرًا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْفِرَ حَوْلَهُ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهِ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن مغفل سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کنواں کھودے۔ اس کے اردگرد چالیس ہاتھ تک کسی اور کو کنواں کھودنا جائز نہیں تا کہ اس کے جانور کے لیے بیٹھنے کی جگہ ہو۔“

فوائد:..... عربوں میں پانی چونکہ انتہائی اہمیت کا حامل تھا پانی کی موجودگی پر پورا پورا قبیلہ اس کے پاس پڑاجان ہو جاتا اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے کنویں کے گرد چالیس ہاتھ زمین کے استعمال کو ناجائز ٹھہرادیا تا کہ اس کا خاندان اگر بھی آئے تو کم از کم وہ اپنا مال واسباب، ریوڑ وغیرہ تو ادھر رکھ سکے۔

[82]..... بَاب فِي الشُّفْعَةِ — شفعہ کا بیان

2669- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّفْعَةِ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا قَالَ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا غَائِبًا. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شفعہ کے متعلق فرمایا: ”جب دونوں کا راستہ ایک ہو تو اس کے متعلق انتظار ہوگا اگرچہ اس کا ساتھی غائب ہو۔“

---

❶ قوی بمجموع طرقه: أخرجه ابن ماجه، کتاب الرهون، باب من باع عقارا لم يجعل ثمنه في مثله (2490) ومجمع الزوائد (6627)۔

❷ ضعيف: أخرجه ابن ماجه، کتاب الرهون، باب حريم البئر (2486) لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بطور شاہد آتی ہے دیکھئے نصب الراية 4/291-293 والتلخيص الحبير 3/63 وسنن الدارقطنی 4/97

❸ صحيح: أخرجه مسلم، کتاب المساقاة، باب الشفعة (4103) وابو داؤد، کتاب البيوع، باب في الشفعة (3514)

فوائد:...... (۱) "الشفعة" یہ شفع سے ہے جس کا معنی جوڑنا، ملانا وغیرہ ہے اور شرعی طور پر یہ اجنبی کی طرف منتقل کرنا ہے۔ (فتح الباری 5/192) (۲) مشترک زمین وغیرہ میں سے اگر کوئی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ پہلے اپنے شریک پر اس کو پیش کرے اگر وہ خرید لے تو ٹھیک ورنہ اب اسے اجازت ہے کہ کہیں باہر فروخت کر دے بشرطیکہ راستہ ایک ہو لیکن اگر راستہ مختلف ہو گیا ہے تو اب حق شفعہ ختم ہو گیا۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ محض ہمسائیگی کی بناء پر حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ راستے مشترک ہونا لازم ہے اور نبی ﷺ کا یہ فرمان اس کا مؤید ہے: جب حد بندی ہو جائے راستے جدا جدا ہو جائیں تو پھر شفعہ کا استحقاق نہیں رہتا۔ (نیل الأوطار 3/43)

2670۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ بَاعَ فَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مشترک چیز میں شفعہ کا فیصلہ کیا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ مکان ہو یا باغ "شریک کو اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر اسے بیچنا جائز نہیں۔ اگر چاہے تو لے لے اگر چاہے تو چھوڑ دے اگر اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے تو وہی اس کا مستحق ہوگا۔" ابو محمد سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد: (۱) شفعہ کا حق ہر مشترکہ چیز میں ہے چاہے وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ یہی قول مالک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور احناف کا ہے جب کہ جمہور فقط غیر منقولہ اشیاء میں ہی اسے درست قرار دیتے ہیں المغنی 7/44 (۲) اگر شریک بلا اطلاع اپنا حصہ فروخت کر دیتا ہے تو شریک کو حق شفعہ حاصل ہے وہ عدالت کے ذریعے اپنا حق لے سکتا ہے۔

❁❁❁

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الشريك من شريكه (2213) ومسلم، كتاب المساقاة، باب الشفعة (1608)

۱۹ ...... ومن كتاب الاستئذان

اجازت کے بیان میں

[1] .... بَابُ الِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثٌ

اجازت تین دفعہ لی جائے

2671- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا رَجَعَكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الْمُسْتَأْذِنُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ لَتَأْتِيَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا وَأَنَا فِي قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ فَزِعٌ مِنْ وَعِيدِ عُمَرَ إِيَّاهُ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ مِنْكُمْ رَجُلًا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا شَهِدَ لِي بِهِ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَقُلْتُ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت مانگی۔ اور انہیں اجازت نہ دی گئی وہ واپس چلے گئے۔ انہوں نے کہا: واپس کیوں چلے؟ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے ”اجازت لینے والے کو تین دفعہ اجازت لینی چاہیے اگر اسے اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ آئے۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس بات کا گواہ لاؤ ورنہ میں تم سے برا سلوک کروں گا۔“ ابوسعید کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی دھمکی سے گھبرائے ہوئے آئے۔ اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے وہ میرے لیے گواہی دے تو میں نے سر اٹھا کر کہا: ان سے کہو میں

أَخْبِرُهُ أَنِّي مَعَكَ عَلَى هَذَا وَقَالَ ذَلِكَ آخَرُونَ فَسُرِّيَ عَنْ أَبِي مُوسَى ❶

اس بات میں تمہارے ساتھ ہوں دوسرے لوگوں نے بھی ایسے ہی کہا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مطمئن ہو گئے۔

فوائد:...... (۱) آنے والے پر لازم ہے کہ وہ اجازت حاصل کر کے کسی کے گھر داخل ہو (۲) تین بار اجازت مانگنے پر اگر نہ ملے تو لوٹ آنا چاہیے۔ (۳) عمر رضی اللہ عنہ کا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کرنا اس سے خبر واحد کے حجت نہ ہونے پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل حیرانی و تعجب کی بنا پر تھا کیونکہ محال ہے کہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والا یہ عام واقعہ کسی کو معلوم نہ ہو اسی بات نے عمر رضی اللہ عنہ کو گواہی طلب کرنے پر مجبور کیا ورنہ بہت سے دلائل ہیں جن سے خبر واحد کے حجت ہونے کی دلیل ملتی ہے۔ جس طرح قرآن میں ہے: ﴿إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ﴾ (الحجرات) اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو واضح ہوا کہ اگر کوئی فاسق نہ ہو تو اس کی بات بلا تحقیق قبول کر لی جائے گی اسی طرح رمضان کے روزے ایک عادل کی گواہی پر رکھنے کا مسئلہ ہے۔ (دیکھئے: ابوداود) (۴) کوئی کیسی بھی جلیل القدر ہستی کیوں نہ ہو شرعی مسئلے میں اس پر کلی اعتماد ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔

[2]... بَابُ كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ

اجازت کیسے لی جائے

2672- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ ......

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبْتُ بَابَهُ فَقَالَ ((مَنْ ذَا؟)). فَقُلْتُ أَنَا قَالَ ((أَنَا أَنَا!)) فَكَرِهَ ذَلِكَ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا کون؟ میں نے کہا: ”میں۔“ آپ نے فرمایا: ”میں میں“ گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔

فوائد:...... گویا دروازہ کھولنے والے کو جواب میں ”میں“ کے ذریعے جواب دینا غیر مفید یا نامناسب ہے جس کو رسول معظم ﷺ نے ناپسند کیا ہے چونکہ پوچھنے والا آپ کی ذات بارے دریافت کر رہا ہوتا ہے

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الاستئذان، باب التسليم والاستئذان ثلاثاً (6245)، صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب الاستئذان (5592)

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الاستئذان، باب إذا قال من ذا فقال أنا (6250)، صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب كراهة قول المستأذن أنا إذا قيل من هذا (560[illegible])

لہٰذا اسے اپنا تمام بوجھ اپنا تعارف کرانا ہی قرین قیاس ہے۔ جب کہ میں میں کی رٹ لگانا جاہلانہ طرزِ عمل ہے جس سے احتراز برتنا چاہیے۔

[3] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا

رات کو (سفر سے) آتے ہی بیوی کے پاس آنے کی ممانعت کا بیان

2673۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ يَذْكُرُ ...

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا أَوْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ أَوْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ مَا أَدْرِي شَيْءٌ قَالَهُ مُحَارِبٌ أَوْ شَيْءٌ هُوَ فِي الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی سفر سے آتے ہی اپنی بیوی کے پاس آئے۔ اور اس کو خائن قرار دے اور اس کے عیب تلاش کرے۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ نقصان اور عیب ڈھونڈنے کی ممانعت محارب کا قول ہے یا حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:...... (۱) شادی شدہ مرد کے لیے یہ مسنون ہے کہ وہ رات کو گھر نہ جائے نبی ﷺ اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ: "تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ" عورت اپنے بال صاف کرے اور کنگھی وغیرہ کر کے صاف ستھری ہو جائے کہیں دیر بعد آنے والا مرد اس کی پراگندہ حالت دیکھ کر متنفر نہ ہو جائے لہٰذا یہ معاشرے کی بنیادی اکائی، خاندان کو بچانے کا اصول ہے۔ (۲) بیوی سے مشکوک، بدگمان رہنا، اس کی جاسوسی کرنا یہ اس احساس رشتے کے لیے انتہائی خطرناک ہے لہٰذا مرد اگر کسی عیب پر مطلع ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کر دے لیکن بلاوجہ عیب ڈھونڈنے سے احتراز کرے۔

[4] ... بَابٌ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو عام کرنے کا بیان

2674۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کو دیکھنے گئے

---

❶ صحیح بخاری [illegible] (1801)، وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ [illegible] حدیث (4948)

النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). ❶

کہہ رہے تھے: ''رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کو دیکھنے گیا۔ جب میں نے آپ کی صورت دیکھی اسی وقت پہچان گیا کہ یہ جھوٹی صورت نہیں ہے۔ اور پہلی بات جو میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی: '' آپ فرما رہے تھے: ''سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرو، اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فوائد:...... (۱) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودی عالم اور چہرہ شناس تھے (۲) کسی معزز شخصیت کا آگے بڑھ کر استقبال کرنا درست ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بنو قریظہ کے متعلق سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا تو ان کے آنے پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: ''قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ'' ''اپنے سردار کی جانب بڑھو'' (۳) فرائض، حقوق اللہ کے علاوہ جنت میں داخلے کے لیے حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے جو کہ داخلے کو سلامتی والا بنادیتے ہیں اور حقوق عباد میں سے مذکورہ بالا حقوق کو خصوصاً اس لیے ذکر کیا گیا کیونکہ یہ دیگر حقوق کی ادائیگی میں مہمیز کا کام دیتے ہیں لہٰذا جو ان خصائل حسنہ کو اپنائے گا اس کے لیے دیگر امور خیر کی انجام دہی قطعی مشکل نہیں ہوگی۔

[5]... بَابٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا بیان

2675- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: جب اسے ملے تو سلام کہے، جب وہ چھینکے اسے دعا دے، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرے، جب وہ دعوت دے تو قبول کرے اور جب

❶ صحیح: أخرجه الترمذي: كتاب صفة القيامة، باب (42)، (2485) وابن ماجه: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها (1334)، راجع کتاب 13/3.

وَيَشْهَدُهُ إِذَا تُوُفِّيَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَيَنْصَحُ لَهُ بِالْغَيْبِ)). ❶

وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔ جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی اس کے لئے پسند کرے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی خیر خواہی کرے۔"

فوائد:...... یہ روایت مختلف جوامع اور الفاظ کی تنقیح کے ساتھ مروی ہے ایک روایت میں لفظ "وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ" (مسلم) اور جب وہ تجھ سے مشورہ مانگے تو اس کی خیر خواہی کر اچھا مشورہ دے۔ اس کے علاوہ دیگر بہت سے حقوق العباد میں سے ان کو خاص کرنے کا مقصد ان کا قوی شان ہونا ہے ان حقوق کی پاسداری معاشرے میں صالحیت کا عنصر پیدا کر کے اسے ایک بہترین معاشرہ بنا دیتی ہے۔

[6]..... بَاب فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

سوار کا پیدل کو سلام کرنے کا بیان

2676۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ......

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). ❷

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوار پیدل کو، کھڑا بیٹھے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔"

[7]..... بَاب فِي رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے کا بیان

2677۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ قُلْ عَلَيْكَ)). ❸

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہود جب تم کو سلام کہتے ہیں تو وہ السام علیکم (تم پر موت ہو) کہتے ہیں۔ تو تم کہو: علیک (تم پر ہو)۔"

---

❶ حسن: أخرجه الترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء في تشميت العاطس (2736) وابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض (4133)

❷ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في تسليم الراكب على الماشي (2705)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الاستئذان، باب كيف الرد على أهل الذمة (6257) ومسلم، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام (5620)

فوائد:...... یہودی قوم ہمیشہ سے ہی شریر رہی ہے للہٰذا ان کو ابتداء سلام کہا جائے گا (دیکھئے مسلم) اور نہ ہی جواب میں مسنون کلمہ ادا کیا جائے گا بلکہ فقط "علیک" پر ہی اکتفا کیا جائے گا یہ ان کی بددعا کو انہیں پر پلٹنے کا باعث ہوگا نیز ہمیں بھی سلام کو کہتے ہوئے صحیح ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیے جو کہ "السَّلَامُ عَلَيْكُم" یا سَلَامٌ عَلَيْكَ ہے جب کہ عدم اعتنا کی وجہ سے ہم بدل کر سلام کہنا معنیٰ کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے (واللہ الموفق و المعین)

[8]..... بَابٌ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ
بچوں کو سلام کہنے کا بیان

2678۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.❶

سیدنا سیار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا اور ثابت نے رحمہ اللہ بتایا کہ وہ انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا۔

فوائد:...... بچوں کو سلام کہنا یہ آپ ﷺ کی سنت اور تربیت کا ایک انداز ہے اور وہ ہے کہ جس میں عموماً ہم سستی کر جاتے ہیں حالاں بچوں کی انہیں خطوط پر کی ہوئی تربیت انہیں جوانی میں اعلیٰ کردار کا مالک بناتی ہے۔

[9]..... بَابٌ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ
عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

2679۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي شَهْرٌ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ إِحْدَى

سیدنا اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا جو عبدالاشہل کی ایک

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم علی الصبیان (6247) ومسلم، کتاب السلام، باب استحباب السلام علی الصبیان (5630)

بِنسَاءٍ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ أَنَّهَا بَيْنَا هِيَ فِي نِسْوَةٍ مَرَّ عَلَيْهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. ❶

عورت سے منقول ہے کہ وہ چند عورتوں کے ساتھ تھی۔ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا۔

فوائد:...... معلوم ہوا عورتوں کو سلام کہا جا سکتا ہے بشرطیکہ فتنے کا خوف نہ ہو۔

[10]..... بَاب إِذَا قُرِئَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامُ كَيْفَ يَرُدُّ

جب آدمی کو (کسی کا) سلام کہا جائے تو اس کا جواب کیسے دے؟

2680۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)). قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا عائش! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”آپ وہ چیز دیکھتے تھے جو مجھے نظر نہ آتی تھی۔“

فوائد:...... جس طرح ہدیہ تحفہ انسان کسی کے ہاتھ کسی اپنے بھائی کو بھیج سکتا ہے بعینہ سلام بھی ایک تحفہ ہے جو کہ آدمی کسی دوسرے کے ذریعے بھیج سکتا ہے اس کے جواب کا طریقہ کار یہ ہے کہ ”وعلیک وعلیہ السلام“ اور تجھ پر اور (سلام بھیجنے والے) اس پر سلامتی ہو (دیکھیے مسند احمد) جبکہ فقط بھیجنے والے کو ”وعلیہ السلام“ اور اس پر سلامتی ہو کہہ کر بھی جواب دیا جا سکتا ہے۔

[11]..... بَاب فِي رَدِّ السَّلَامِ

سلام کا جواب دینے کا بیان

2681۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

---

❶ حسن: أخرجه أبو داود، كتاب الأدب، باب في السلام على النساء (5204) والترمذي، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم (2697).

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الاستئذان، باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال (6249) ومسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة (6240).

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ حِينَ قَضَى صَلَاتَهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ ((عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ مِمَّنْ أَنْتَ)). قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ قُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ . ❶

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو سلام کا تحفہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ”علیک السلام ورحمۃ اللہ کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: ”غفار سے۔“ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنے دل میں کہا: ”آپ نے ناپسند کیا کہ میں قبیلہ غفار سے ہوں۔“

فوائد:...... (۱) ابوذر رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام تھے یہ مکہ میں پانچویں نمبر پر اسلام لائے یہ غالباً اسی وقت کا واقعہ ہے (۲) سلام کے جواب میں اس سے بہتر کلمات ادا کرنے چاہییں قرآن میں ہے ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (النساء: 86) جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر لوٹاؤ یا ویسا ہی لوٹا دو نیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے والے کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہنا ضروری ہے۔ (۳) نئے ساتھی سے پہلے تعارف کرنا مسنون ہے۔

[12]..... بَابٌ فِي فَضْلِ التَّسْلِيمِ وَرَدِّهِ

سلام کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان

2682۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ ((عِشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: ”اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: ”اسے تیس

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي ذر رضي الله عنه (6309) والبيهقي في المحجوبات باب سعاية المحتاج والضرب منها من مال زوجها 147/5

(ثلاثون)۔ ❶ نیکیاں ملیں گی۔"

فوائد:..... معلوم ہوا سلام کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ ابن جریر میں اسی طرح کی حدیث ہے اسی کے آخر میں ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے والے شخص نے کہا کہ حضور ﷺ آپ ﷺ نے کسی کو بڑھ کر جواب دیا ہے جب کہ مجھے وہی الفاظ لوٹا دیے آپ ﷺ نے کہا تم نے ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہی نہیں ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سلام کے کلمات اتنے ہی ہیں اگر زیادہ ہوتے تو آپ آخری صحابی کے لیے لازماً بولتے (دیکھیے تفسیر ابن کثیر: "اذا حییتم بتحیۃ" کی تفسیر)

[13] بَابٌ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يَبُولُ

پیشاب کرنے والے آدمی کو سلام کہنے کا بیان

2683۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحُضَيْنِ .....

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّهُ عَلَيْهِ. ❷

سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا اور آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ وضو کیا، اور جب وضو کر لیا تب اس کا جواب دیا۔

فوائد:..... (۱) پیشاب کرنے والے کو سلام نہیں کہنا چاہیے ابن ماجہ میں حسن سند سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو فرمایا: "اذا رأيتني على مثل هذه الحالة فلا تسلم علي فانك اذا فعلت ذلك لم ارد عليك." (سلسلة صحيحة 1/170) جب تو مجھے ایسی حالت میں دیکھے تو مجھے سلام نہ کہہ اگر تو نے ایسا کیا تو میں تجھے جواب نہیں دوں گا (۲) بیت الخلاء میں ذکر جائز نہیں البتہ عدم طہارت پر جائز ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی عادت تھی "كان يذكر الله على كل احيانه." (او كما قال) کہ آپ ﷺ ہر وقت ذکر اللہ میں مصروف رہتے تو یہ طہارت اور عدم طہارت دونوں حالتوں کو شامل ہے لیکن وضو کی حالت میں ذکر اللہ افضل ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے سمجھ کر اب سلام کے جواب کو مؤخر کیا تو ذرا مزید مؤخر کر کے حالت طہر میں ہی جواب دے دوں گا۔

❶ صحيح: أخرجه أبو داود: كتاب الأدب، كيف السلام (5195) و الترمذي: كتاب الاستئذان، باب ما ذكر في فضل السلام (2689)، أحمد 139.4

❷ صحيح: أخرجه أبو داود: كتاب الطهارة، باب أيرد السلام وهو يبول (17) والنسائي: كتاب الطهارة، باب رد السلام بعد الوضوء (38) وابن ماجه: كتاب الطهارة، باب الرجل يسلم عليه وهو يبول (350)

[14].... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

2684۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ...........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى النِّسَاءِ)). قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْحَمْوَ قَالَ: ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)). قَالَ يَحْيَى الْحَمْوُ يَعْنِي قَرَابَةَ الزَّوْجِ. ●

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس مت جاؤ۔'' کہا گیا: یا رسول اللہ 'حمو' کی اجازت دی جائے۔ فرمایا: ''وہ تو موت ہے۔'' یحییٰ کہتے ہیں: 'حمو' خاوند کے قریبی رشتہ دار کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... (۱) اگر صرف عورتیں ہی گھر میں ہوں تو ایسی حالت میں گھر داخل نہیں ہونا چاہیے خصوصاً اکیلی عورت کے پاس جانا تو انتہائی خطرناک ہے آپ ﷺ نے فرمایا "لا یخلون رجل بامراة الا ثالثهما الشیطان." کہ جب بھی کوئی آدمی کسی عورت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں برائی بچنا محال ہے۔ (۲) "الحمو" یہ لفظ شوہر کے باپ دادا اور اولاد کو چھوڑ کر اس کے سبھی قریبی مردوں پر بولا جاتا ہے (مرقاۃ) تو جس طرح موت سے فرار ممکن نہیں اس طرح ان کے ساتھ علیحدگی سے بچنا بھی بہت مشکل ہے لہٰذا جس طرح موت سے زندگی کی حفاظت حتی الوسع ہے اسی طرح ان کی علیحدگی سے بچنا بھی فرض ہے (واللہ المستعان)

[15].... بَابٌ فِي نَظْرَةِ الْفُجْأَةِ

اچانک نظر پڑنے کا بیان

2685۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ...........

● متفق علیه : البخاري، كتاب النكاح، باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم والدخول على المغيبة (5232) و مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالأجنبية (5638)

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ: ((اصْرِفْ بَصَرَكَ)) ❶

سیدنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رحمہ اللہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے اچانک نظر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی نظر پھیر لو۔''

فوائد:..... (۱) ''نظر الفجاءة'' کا مطلب ہے کہ اجنبیہ کے چہرے پر بلا متعمد نظر پڑ جائے تو ایسے میں بندے پر کوئی گناہ نہیں البتہ اسے نظر پھیر لینا چاہیے (۲) مردوں کو غض نظر یعنی نظریں جھکا کر رکھنی چاہئیں (۳) عورتوں کو چہرہ ڈھانپ کر نکلنا چاہیے خصوصاً ایسی جگہوں میں جہاں انسانوں کی آمدورفت زیادہ ہو۔

[16]..... بَاب فِي ذُيُولِ النِّسَاءِ

عورت کی چادر کا بیان

2686۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ ((شِبْرٌ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَنْ تَبْدُوَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ: ((فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ النَّاسُ يَقُولُونَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ. ❷

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ سے عورت کی چادر کے متعلق پوچھا گیا' آپ نے فرمایا: ایک بالشت لٹکائے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس سے تو پاؤں ظاہر ہوں گے۔'' فرمایا: ''ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ ہونے دیں۔''

فوائد:..... یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے بہرحال اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ احکام شریعت کو بجا لاتے ہوئے غلو سے بچنا بھی ضروری ہے تاکہ اسراف کا شکار ہو کر کہیں گناہ ہی لازم نہ ہو جائے۔

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب نظر الفجاءة (5609)، وأبو داؤد، كتاب النكاح، باب ما يؤمر به من غض البصر (2148)

❷ ضعيف: أخرجه أبو داؤد، كتاب اللباس، باب في قدر الذيل (4117)، والترمذي، كتاب اللباس، باب ما جاء في جر ذيول النساء (1731)، والنسائي، كتاب الزينة، ذيول النساء (5353)

[17]... بَاب فِي كَرَاهِيَةِ إِظْهَارِ الزِّينَةِ
زینت ظاہر کرنے کی ممانعت کا بیان

2687۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ ....

عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى الذَّهَبَ فَتُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ)). ❶

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کہتی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ''اے عورتوں کے گروہ! کیا تمہارے لئے چاندی کا زیور کافی نہیں؟ خبردار! جو سونے کا زیور پہن کر ظاہر کرے گی اسے عذاب ہوگا۔''

[18]... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الطِّيبِ إِذَا خَرَجَتْ
باہر نکلتے وقت خوشبو لگانے کی ممانعت کا بیان

2688۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ.........

عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ لِيُوجَدَ رِيحُهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانٍ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ يَرْفَعُهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا . ❷

غنیم بن قیس ابوموسیٰ سے نقل کرتے ہیں: ''جو عورت خوشبو لگا کر باہر نکلے اور اس کی خوشبو پائی جائے وہ بدکار ہے۔ اور ہر آنکھ زانی ہے۔'' ابو عاصم کہتے ہیں: ''ہمارے بعض ساتھی اسے مرفوع بیان کرتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) عورت کا عطر لگا کر باہر نکلنا کبیرہ گناہ ہے (۲) زانیہ سے مراد یہ ایسی عورت ہے جو کج رو اور لوگوں کو مائل کرنے والی ہے۔ واللہ اعلم

[19]... بَاب فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ
نقلی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان

2689۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.......

---

❶ ضعیف: أخرجه ابو داؤد، كتاب الخاتم، باب ماجاء في الذهب للنساء (4237)، والنسائي، كتاب الزينة، باب كراهية للنساء في إظهار الزينة الحلي والذهب (5152)

❷ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة (2786)، والنسائي، كتاب الزينة، باب ما يكره للنساء من الطيب (5141)

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر: 7] فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. فَقَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ فَاذْهَبِي فَانْظُرِي فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. ①

سیدنا علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ نے کہا: "اللہ کی ان پر لعنت ہو جو تل بھرتی اور بھرواتی ہیں بھنووں اور چہرے کے بال اکھاڑتی ہیں اور حسن کے لئے دانت باریک کرتی ہیں۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے ام یعقوب کہتے تھے، اس نے آ کر کہا: "مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایسے لعنت کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا: "جس کو رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اس پر میں کیوں نہ لعنت کروں؟" اس نے کہا: "میں نے تو مکمل قرآن پڑھ لیا ہے میں نے آپ کی بات اس میں کہیں نہیں پائی۔" انہوں نے کہا: اگر تم پڑھتی تو ضرور پاتی کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: "رسول تمہیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ" (سورۃ الحشر: 7) اس نے کہا: "کیوں نہیں" انہوں نے کہا: اس سے آپ نے منع کیا ہے۔ اس نے کہا: میں تمہاری بیوی کو دیکھتی ہوں وہ ایسا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا: جاؤ دیکھو۔ اس نے جا کر دیکھا تو اسے اپنی غرض کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ انہوں نے کہا: "اگر وہ ایسی ہوتی تو میں اس کے ساتھ نہ رہتا۔"

فوائد:...... (۱) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی موجب لعنت اور کبیرہ گناہ ہے (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل بالحدیث کا اہتمام کیا کرتے تھے اور عمل بالحدیث کو عمل بالقرآن سمجھتے تھے (۳) حدیث پر عمل حقیقت میں قرآن پر عمل کرنا ہے جب تک حدیث کو تسلیم نہیں کیا جائے گا قرآن پر عمل محض خواب اور دیوانے کی آرزو

---

① متفق علیہ: بخاری کتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن (5931) و مسلم کتاب اللباس والزینة، باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة (5538)

ہے۔ فافهم يهديك الله

[20]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مرد کو مرد اور عورت کو عورت کے ساتھ لیٹنے کی ممانعت کا بیان

2690۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ ..... سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ عَشْرِ خِصَالٍ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ فِي شِعَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَمُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ فِي شِعَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالنَّتْفِ وَالْوَشْمِ وَالنُّهْبَةِ وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَاتِّخَاذِ الدِّيبَاجِ هَاهُنَا عَلَى الْعَاتِقَيْنِ وَفِي أَسْفَلِ الثِّيَابِ قَالَ عَبْد اللَّهِ أَبُو عَامِرٍ شَيْخٌ لَهُمْ وَالْمُكَامَعَةُ الْمُضَاجَعَةُ . ❶

رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو ریحانہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس خصلتوں سے منع کرتے تھے۔ آدمی کا آدمی کے ساتھ لیٹنا ایسے کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ عورت کا عورت کے ساتھ لیٹنا ایسے کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ بال اکھاڑنے گودنے لوٹنے اور چیتے کی کھال کی زین پر سواری کرنے۔ کندھوں اور کپڑوں کے نیچے ریشم پہننے سے عبداللہ کہتے ہیں: ابو عامر ان کے استاد ہیں۔ مکامعہ کا معنی لیٹنا ہے۔

فوائد:..... (۱) ''شعار'' اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو جسم سے مس ہو یعنی اسے چھوئے کیونکہ شعار کا شعر سے تعلق ہے جس کے معنی بال کے ہوتے ہیں تو جسمانی بالوں کو چھونے والے کپڑے کو شعار کہا جاتا ہے اور ''مکامعہ'' کہتے ہیں باہم لیٹنے کو (۲) دو مردوں یا عورتوں کا اس طرح آپس میں لیٹنا کہ دونوں کے چمڑے ایک دوسرے سے مس ہو رہے ہوں اس میں چونکہ فتنے کا خدشہ اس لیے یہ ممنوع ہے (۳) چیتے کی کھال پر سواری چونکہ تکبر میں مبتلا کرنے کا باعث اس لیے یہ بھی ممنوع ہے اسی طرح ریشم کا استعمال بھی مردوں پر حرام ہے ہاں دو انگلیوں یا تین جتنا چوڑا ریشم کی خوبصورتی کے لیے کپڑے پر لگایا جا سکتا ہے۔(دیکھیے مسلم)

2691۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى

---

❶ صحیح : ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی کراهیۃ (4049)، والنسائی، کتاب الزینة، باب تحریم الوشر (5126) واحمد 134/4

عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا أَوْ فُلَانَةَ. ❶

سیدنا ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو مخنثین (ہیجڑوں) کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: تم ان کو اپنے گھروں سے نکالو۔ پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں کو نکالا، اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں، فلاں کو نکالا۔

فوائد: ...... (۱) ''مخنث'' یہ مرد اور عورت کی درمیانی مخلوق کو کہتے ہیں ان کے اعضاء کی مشابہت کے اعتبار سے ان پر مرد یا عورت والا حکم لگایا جاتا ہے (۲) مرد یا عورت کا جنس مخالف کی مشابہت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

[21] ... بَاب فِي أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

مخنثوں اور مردوں جیسی وضع بنانے والی پر لعنت ہے

2692۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ ......

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ عِنْدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ خَمِّرْ عَلَيْكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ. ❷

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ سے ہیں کہتے ہیں ایک دفعہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرا زانو کھلا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''زانو ڈھانپ لو کیا تمہیں علم نہیں کہ زانو پردہ ہے۔''

فوائد: ...... ران شرمگاہ کا حصہ ہے اور اسے ڈھانپا جائے گا البتہ اسے ڈھانپنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے جیسے کہ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اپنے گھر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ننگا کر کے بیٹھے رہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی آمد پر اسے ڈھانپ لیا لہٰذا احادیث کے تتبع سے پتہ چلتا ہے کہ شرمگاہ دو

❶ صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب نفي أهل المعاصي والمخنثين (6834)، والترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء في المتشبهات بالرجال من النساء (2785)

❷ جيد: أخرجه أبو داؤد، كتاب الحمام، باب النهي عن التعري (4014)، والترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء أن الفخذ عورة (2795)

قسم کی ہے ایک کو ڈھانپنا فرض ہے جیسے قُبُل و دبر جب کہ دوسری مستحب ہے جیسے رانیں (تنقیح الرواة 3/6)

[22]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْأَةِ الْحَمَّامَ

عورت ذات کا حمام میں داخل ہونا (جانا) ممنوع ہے۔

2693۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ يَسْتَفْتِينَهَا فَقَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد سے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کچھ خواتین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور وہ آنے والی خواتین حمص کے علاقہ کی تھیں۔ خواتین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہیں وہ خواتین حمامات میں تو داخل نہیں ہوئے والیں۔ انہوں نے جوابا عرض کیا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جو عورت اپنے کپڑے اُتارے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ۔ تو ایسی عورت نے اپنے اور اللہ کے درمیان والا پردہ پھاڑ دیتی ہے۔

2694۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثَ. ❷

ابو ملیح نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کا بیان کیا۔

[23]۔ بَاب لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ

کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

2695۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ يَعْنِي أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ تا کہ

---

❶ متصلہ: جب کہ حدیث آئندہ عدی پر صحیح ہے۔ اخرجه ابو داؤد کتاب الحمام باب فی فاتحته (4010) والترمذی، کتاب الأدب باب دخول الحمام (3750)

❷ اسناده صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا. ❶

وہیں خود بیٹھ جائے۔ بلکہ مجلس کشادہ کرو اور کھلے ہو کر بیٹھو۔"

[24]..... بَاب إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس کا مستحق ہے

2696۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ أَوِ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. ❷

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہے۔"

[25]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

2697۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ......

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِنَاسٍ جُلُوسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَاهْدُوا السَّبِيلَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو إِسْحَقَ مِنَ الْبَرَاءِ. ❸

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند انصاریوں کے پاس سے گزرے۔ جو راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اگر تم یہ کام کرنا (راستے میں بیٹھنا) ہی چاہتے ہو تو راستہ بتاؤ اور سلام کو عام کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔" شعبہ کہتے ہیں: ابواسحق نے براء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی۔

فوائد: ...... راستوں میں بیٹھنا مکروہ ہے البتہ اگر کہیں متبادل جگہ میسر نہ ہو تو مذکورہ بالا حقوق کی ادائیگی کی صورت میں بیٹھنے کی اجازت ہے۔

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الاستئذان، باب اذا قيل لكم تفسحوا ... (6270) ومسلم، كتاب السلام، باب تحريم إقامة الانسان من موضعه المباح الذي سبق اليه (5648)

❷ صحيح : أخرجه مسلم، كتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به (5653) وابوداؤد، كتاب الأدب، باب اذا قام من مجلس ثم رجع (4853)

❸ حديث صحيح أخرجه الترمذي، كتاب الاستئذان، باب ماجاء في المجالس على الطريق (3726)

[26]..... بَابٌ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى
ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کے متعلق

2698۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ.......

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. ❶

سیدنا عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے مسجد میں پیٹھ کے بل لیٹے ہوئے تھے۔

فوائد:...... (۱) مسجد میں آرام کرنا لیٹنا درست ہے اگرچہ آدمی بالغ ہی ہو (۲) چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا جائز ہے بشرطیکہ بے پردگی کا خطرہ نہ ہو۔

[27]..... بَابٌ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا
دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں

2699۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ کیونکہ اسے اس سے غم پہنچے گا۔"

فوائد:...... اسلام نے اپنے ساتھی کے احوال کا خیال رکھنے کا کس قدر حکم دیا ہے مذکورۃ حدیث سے صاف واضح ہے کہ ایک جائز بات جائز طریقے سے کرنے کی بھی اجازت نہیں اگر وہ کسی دوسرے مسلمان بھائی کی پریشانی کا سبب بن رہی ہو تو البتہ اگر تین زیادہ افراد ہوں تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[28]..... بَابٌ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ مجلس کا کفارہ

2700۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ رُفَيْعٍ أَبِي

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الاستلقاء فی المسجد (475)؛ ومسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب اباحۃ الاستلقاء ووضع إحدى الرجلین (1/4 ط)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستئذان، باب إذا کانوا أکثر من ثلاثۃ (6290)؛ ومسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ (5660)

الْعَالِيَةِ .....

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ بِأَخَرَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ فَأَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ الْآنَ كَلَامًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا خَلَا فَقَالَ هَذَا كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجَالِسِ. ❶

سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اسلمی کہتے ہیں آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے اور اٹھنا چاہتے تو اس طرح کہتے: ”اے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ تو پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ایسی بات کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ مجلس کی باتوں کا کفارہ ہے۔“

فوائد: ..... (۱) سبحانك اللهم و بحمدك ..... اتوب اليك۔ تک یہ کفارہ مجلس کی دعا ہے مجلس کے اندر ذرا سی اونچ نیچ ہو جانا قطعی بعید نہیں لہٰذا یہ دعا مجلس کے دوران ہونے والی لغزشوں کے ازالے کا باعث بن جاتی ہے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ معمول اور علم کی حرص تھی کہ کوئی بھی چیز جو انہیں خلاف معمول نظر آتی فوری اس بارے دریافت کر لیتے یہی ایک سچے طالب علم کی علامت ہے۔

[29]..... بَابُ إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ

جب کوئی چھینکے تو کیا کہے

2701۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ..

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَاطِسُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَيَقُولُ الَّذِي يُشَمِّتُهُ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. ❷

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کو چھینک آئے وہ ایسے کہے: ”ہر حال میں تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔“ اور سننے والا شخص ایسے کہے: ”اللہ تم پر رحم کرے۔“ چھینکنے والا پھر اسے یوں کہے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملے کو درست کر دے۔“

---

❶ صحیح: أخرجه ابو داود كتاب الأدب باب في كفارة المجلس (4859)

❷ ضعیف: لیکن اس کے شواہد موجود ہونے کی بناء پر یہ قوی ہو جاتی ہے۔ دیکھئے بخاری کتاب الأدب باب اذا عطس كيف يشمت (6224) ابو داود كتاب الأدب باب ماجاء في تشميت العاطس (5433)

فوائد: ...... (1) چھینک اللہ کی نعمت ہے لہٰذا جب بھی کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد للہ کہنا چاہیے اور سننے والا یرحمك الله کے ساتھ جواب دے لیکن اگر کوئی غیر مسلم اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر چھینک کر الحمد للہ کہہ دیتا تو اس کو جواب میں (یھدیکم اللہ) اللہ تمہیں ہدایت دے کہا جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ یہود کے ساتھ یہی طریقہ عمل اختیار کرتے تھے (۲) "الحمد لله على كل حال" یہ الفاظ ضعیف ہیں البتہ الحمد للہ یا الحمد للہ رب العالمین (ابوداؤد، سندہ صحیح) کہنا مسنون ہے۔

[30] ... بَاب إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ لَا يُشَمِّتُهُ

جب چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب نہ دو

2702۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَوْ سَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ قَالَ عَبْد اللَّهِ سُلَيْمَانُ هُوَ التَّيْمِيُّ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کا جواب دیا دوسرے کا جواب نہ دیا۔ کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کا جواب دیا ہے اور دوسرے کا نہیں دیا تو آپ نے فرمایا: "ایک نے الحمد للہ کہا ہے اور دوسرے نے نہیں کہا۔"

[31] ... بَاب كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دیا جائے

2703۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ......

حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ. ❷

سیدنا ایاس بن سلمہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کسی آدمی نے چھینکا، آپ نے فرمایا: "اللہ تجھ پر رحم کرے۔" پھر وہ دوسری دفعہ چھینکا تو آپ نے فرمایا: "اس کو زکام ہے۔"

---

❶ متفق علیہ۔ البخاری، کتاب الأدب باب الحمد للعاطس (6221) و مسلم، کتاب الزھد باب تشمیت العاطس (7411)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب باب اذا عطس کم یشمت (6224) و مسلم، کتاب الزھد باب تشمیت العاطس (7414)۔

فوائد:...... معلوم ہوا ایک دفعہ چھینکنا یہ رحمت الہٰی ہے جب کہ دوبارہ چھینکنا یہ زکام کی علامت ہے لہٰذا دوبارہ یا سہ بارہ چھینکنے والے کو جواب دینا ضروری نہیں۔

[32]... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّصَاوِيرِ
تصویر رکھنے کی ممانعت

2704۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ لَنَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَهَانِي أَوْ قَالَتْ فَكَرِهَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک تصویروں والا کپڑا تھا۔ میں نے اسے نبی ﷺ کے آگے کر دیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے مجھے منع کیا۔ یا انہوں نے کہا: آپ نے اسے برا سمجھا۔ میں نے اس کے تکیے بنا دیے۔

فوائد:...... (۱) نمازی کے سامنے تصاویر اور نقش ونگار والا کپڑا ہونا خشوع کے زوال کا باعث ہے اس لیے اس سے احتراز برتنا چاہیے اسی طرح آجکل استعمال ہونے والے جائے نماز جو کہ دیدہ زیب نقوش سے مزین ہوتے ہیں ان کی بجائے سادہ جائے نماز استعمال کرنے چاہئیں (۲) اسی طرح تصاویر والا کپڑا اس کا گدا یا نمدہ بنا لیا جائے تو اس کا استعمال درست ہے۔

[33]- بَابٌ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ
تصویروں والے گھر میں فرشتے نہیں جاتے

2705۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا جُنُبٌ.❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "فرشتے ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔ اور نہ ہی جنبی کے گھر میں جاتے ہیں۔"

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب المظالم، باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر أو تخرق الزقاق (2476) ومسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان (5478)

❷ إسناده ضعيف: عبداللہ بن نجی کو علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں دیکھئے ابن حبان کی الثقات 30/5، أخرجه أبوداود، كتاب الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل (227) والنسائي، كتاب الطهارة، باب في الجنب إذا لم يتوضأ (261) وابن ماجه، كتاب اللباس، باب الصور في البيت (3650)

فوائد:..... معلوم ہوا جس گھر میں تصویر یا کتا ہو یا بلا وجہ جنابت کی حالت میں ہو وہ گھر رحمت کی جہت سے محروم اور معدوم البرکۃ ہے ہاں اگر کسی مجبوری کی بناء پر فوری غسل نہ کیا جا سکتا ہو یا آدمی فقط وضو کر لے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہوگا کیونکہ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ جب جنابت کی حالت میں کھانے پینے یا سونے کا ارادہ ہوتا تو وضو کر لیتے واللہ اعلم۔ دیکھئے تفہیم بخاری سوم (تیسیر ان کیلانی)

[34] باب فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

اہل و عیال پر خرچ کرنا

2706. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ .....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ. ❶

سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان جب اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اسے باعث اجر سمجھتے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“

[35] باب فِي الدَّابَّةِ يَرْكَبُ عَلَيْهَا ثَلَاثَةٌ

سواری پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

2707. أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُوَرِّقٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ تُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ وَأُرَاهُ قَالَ الْحَسَنَ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْحَسَنَ وَرَاءَهُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ عَلَى الدَّابَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. ❷

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہیں سے سفر کر کے واپس آ رہے تھے تو مجھ سے اور حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میرا خیال ہے انہوں نے کہا: حسن رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے اور حسن کو اپنے پیچھے بٹھا لیا ہم اسی سواری پر مدینہ پہنچے جس پر نبی ﷺ تھے۔

---

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية (55) ومسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين (2319)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل عبد الله بن جعفر (6218) أخرجه أبو داود، كتاب الجهاد، باب في ركوب ثلاثة على دابة (2566) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب ركوب ثلاثة على دابة (3773)

فوائد:..... یہ آپ ﷺ کی بچوں سے خصوصی محبت کا ثبوت ہے بچے چونکہ قوم کا مستقبل اور والدین کے لیے ذخیرہ آخرت ہوتے ہیں اس لیے آپ ﷺ ان سے شفقت فرماتے اور انہیں اپنے سے مانوس کرتے کیونکہ یہ طرز عمل بچوں کی تربیت میں بڑا موثر ہوتا ہے۔

[36] .. بَاب فِي صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا مستحق ہے

2708- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ قَالَ أَتَيْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي بَيْتِهِ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَقُلْنَا لِقَيْسٍ قُمْ فَصَلِّ لَنَا فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُصَلِّيَ بِقَوْمٍ لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِأَمِيرٍ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْسَ بِدُونِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَصَدْرِ فِرَاشِهِ وَأَنْ يَؤُمَّ فِي رَحْلِهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عِنْدَ ذَالِكَ يَا فُلَانُ لِمَوْلًى لَهُ قُمْ فَصَلِّ لَهُمْ . ❶

سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی جو کوفہ کے امیر تھے کہتے ہیں کہ ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس ان کے گھر گئے۔تو مؤذن نے نماز کے لئے اذان کہی ہم نے قیس سے کہا: ہمیں نماز پڑھاؤ۔انہوں نے کہا:"میں ایسے لوگوں کو نماز نہیں پڑھاؤں گا جن کا میں امیر نہیں ہوں تو ایک آدمی نے کہا جوان سے کم نہیں تھے جنہیں عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی اپنی سواری اور فرش کے اگلے مقام کا زیادہ مستحق ہے اور اس کا بھی کہ اپنی جگہ میں خود امامت کرے۔"اس وقت قیس بن سعد نے اپنے آزاد کردہ غلام سے کہا:"اے فلاں! اٹھو اور انہیں نماز پڑھاؤ۔"

فوائد:...... (۱) اگر مسجد سے دور کہیں کسی کے گھر افراد اکٹھے ہوں تو اذان دے کر جماعت کروائی جاسکتی ہے(۲) آدمی جس چیز کا مالک ہو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے الا یہ کہ وہ اپنا حق کسی کے لیے ہبہ کر دے یعنی کسی کو نماز کو پڑھانے یا سواری پر آگے بیٹھنے کی اجازت دے دے (۳) صحابہ ﷢ و تابعین "سمعنا و اطعنا" ہم نے سن لیا اور مان لیا۔کے مرقع تھے۔

---

❶ لم نجد تخریج لهذا

[37]..... بَاب مَا جَاءَ أَنَّ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا

ہر اونٹ پر ایک شیطان ہونے کا بیان

2709۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ وَقَدْ صَحِبَ أَبُوهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُّوا اللَّهَ وَلَا تُقَصِّرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ. ❶

محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اونٹ پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا جب سوار ہو تو بسم اللہ پڑھو اور اپنے ضروری کاموں میں کوتاہی نہ کرو۔“

فوائد:...... کسی بھی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اللہ کا نام لینا اور سواری کی دعا پڑھنا مسنون ہے خصوصا اونٹ پر سوار ہوتے ہوئے جیسا کہ حدیث میں اس کی وجہ مذکور ہے یہی وجہ ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

[38]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ تُتَّخَذَ الدَّوَابُّ كَرَاسِيَّ

سواری کو کرسی بنانے کی ممانعت کا بیان

2710۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ارْكَبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ. ❷

سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان سواریوں پر ایسی حالت میں سوار ہو جب سلامتی والی ہوں اور انہیں کرسی نہ بناؤ۔“

فوائد:...... (۱) ”کراسیّ“ یہ کُرسِیٌّ کی جمع ہے اس کے معنی پشت ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے

---

❶ حسن: أخرجه الطبراني في الاوسط (1945) وابن ابي شيبة 10/391 (9772)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الحج، باب ركوب البدنة المهداة لمن احتاج اليها (319) والنسائي، كتاب المناسك، باب ركوب البدنة (2799)

"اِجْعَل لِهٰذَا لَحَائِطِ كرسيًا " اس دیوار کا پشتہ بنا دو (المنجد) (۲) سواریوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور ان سے سواری کا کام ہی لیا جائے نہ کہ اس کو ٹیک یا سیڑھی یا دیگر مقصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

2711۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ.........

عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ يُخَالِفُ شَبَابَةَ فِي شَيْءٍ. ❶

سیدنا لیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں شبابہ نے اس حدیث کی کسی بات کی مخالفت کی۔

[39]..... بَاب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

سفر عذاب کا ٹکڑا ہے

2712۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ الرَّجْعَةَ إِلَى أَهْلِهِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ اس سے تمہارا سونا، کھانا اور پینا بند ہو جاتا ہے لہٰذا سفر میں جب تم اپنی ضرورت سے فارغ ہو جاؤ تو جلد اپنے گھر کی طرف لوٹ آؤ۔"

فوائد:...... گھر میں انسان جس طرح اپنے معمولات کو پابندی اور بلا پریشانی ادا کر سکتا ہے سفر میں ان کی انجام وہی مشکل وصعب ہوتی ہے اسی لیے اس کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا گیا ہے۔

[40]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا

کسی کو الوداع کرتے ہوئے کیا کہا جائے

2713۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي كَعْبٍ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ الْعَبْدِيُّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: "اے اللہ کے نبی!

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج ہی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب (1804)، ومسلم، کتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب (4938)

أُرِيدُ السَّفَرَ فَقَالَ لَهُ مَتَى قَالَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ لَهُ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي كَنَفِهِ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ أَوْ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ شَكَّ سَعِيدٌ فِي إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ. ❶

میں سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کب؟'' اس نے کہا: کل انشاء اللہ۔ وہ آپ کے پاس آیا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کی حفاظت میں اور اس کی نگہبانی میں، اللہ تجھے تقویٰ کے زادِ راہ سے سرفراز کرے۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اور جہاں بھی تو قصد کرے تجھے بھلائی سے نوازے یا جدھر بھی تیرا رخ ہو۔ دونوں کلمات میں سے ایک میں سعید نے شک کیا ہے۔

41... بَاب فِي الدُّعَاءِ إِذَا سَافَرَ وَإِذَا قَدِمَ

سفر کی دعا اور جب سفر سے واپس آئے

2714۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ هُوَ الْأَحْوَلُ قَالَ وَثَنِي شُعْبَةُ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، برا دو واپس لوٹنے، اچھی حالت کے بعد بری حالت آنے، مظلوم کی بد دعا، اور اپنے اہل و مال میں برے منظر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

2715۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے سواری پر سوار ہوتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے۔ اور کہتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے

❶ جيد: أخرجه الترمذي كتاب الدعوات باب ... (3444)

❷ صحيح: أخرجه مسلم كتاب الحج باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج (3263)، والترمذي كتاب الدعوات باب ما يقول إذا خرج مسافرا (3439)، والنسائي كتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من الحور بعد الكور (5513)

لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا بُعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا بِخَيْرٍ ❶

لیے مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارے سفر کو آسان کر دے۔ اور ہمارے لیے زمین کی دوری کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے۔ اور اہل میں تو ہی خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے سفر میں ہمارا ساتھی بن جا اور ہمارے اہل میں ہمارا بہتر خلیفہ بن جا۔"

[42] ... بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصُّعُودِ وَالْهُبُوطِ

چڑھتے اور اترتے ہوئے کیا کہا جائے

2716۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم اوپر چڑھتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور اترتے تو "سبحان اللہ" کہتے۔

[43] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْجَرَسِ

گھنٹی کی ممانعت

2717۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ......

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِيرُ الَّتِي فِيهَا الْجَرَسُ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ. ❸

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جس قافلے میں گھنٹی ہو فرشتے ان کے ساتھ نہیں رہتے۔"

2718۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره (3262) و ابو داود، کتاب الجہاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر (2599) والترمذی، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا ركب الناقة (3447)

❷ صحیح: بخاری، کتاب الجہاد، باب التسبیح إذا هبط واديا و احمد 333/3

❸ صحیح: ابو داود، کتاب الجہاد، باب في تعليق الأجراس (2554)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔“

[44]..... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ

جانوروں پر لعنت کی ممانعت

2719۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ ضَعُوا عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ ایک سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں عورت نے اپنی سوری پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے اس سواری سے اتار دو‘ کیونکہ وہ ملعون ہے۔“ لوگوں نے اسے اونٹنی سے اتار دیا۔ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ گندمی رنگ کی اونٹنی تھی۔

فوائد:...... (۱) نبی رحمت ﷺ غیب دان نہیں تھے اس لیے آپ کو لاعنہ کے متعلق پوچھنا پڑا (۲) سواری پر لعنت چونکہ اس کو رحمت الٰہی سے دور کر دیتی ہے چنانچہ ایسی سواری باعث خیر نہیں ہو سکتی اسی لیے سواری پر لعنت سے بچنا چاہیے۔

[45]..... بَابٌ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ

عورت کا محرم کے بغیر سفر ناجائز ہے

2720۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب اللباس، باب في كراهة الكلب والجرس في السفر (5512) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في تعليق الجرس (2555)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها (6547) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب النهي عن لعن البهيمة (2561)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا. ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنے باپ، بھائی، شوہر، یا بچے کسی محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا لمبے سفر پر عورت کے ساتھ محرم کا ہونا لازم ہے کیونکہ اکیلی عورت جو وطن سے دور اکیلی ہو تو اس کے لیے سفری صعوبتوں سے نمٹنا ناممکن ہوتا ہے (۲) یہ جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ عورتیں جب اکٹھی سفر کریں تو ان میں سے ایک اپنے محرم کو ساتھ لے لے باقی ویسے ساتھ ہو لیں یہ غلط ہے حدیث کے مطابق ہر عورت کے ساتھ اس کا ذی محرم رشتہ دار ہونا ضروری ہے۔

[46]..... بَاب إِنَّ الْوَاحِدَ فِي السَّفَرِ شَيْطَانٌ

اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے

2721۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ لَمْ يَسِرْ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَبَدًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں تنہائی کی برائی جان لیتے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔''

[47]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

کسی جگہ اترتے ہوئے کیا کہنا چاہیے

2722۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پر اترے اگر اس طرح کہہ لے: ''میں اللہ کے تمام

❶ متفق علیہ: البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب في كم يقصر الصلاة (1197)، مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره (3248)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب سير الرجل وحده بالليل (2998)، والترمذي، كتاب الجهاد، باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده (1673)

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ. ❶

کلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ ہر شر سے پناہ مانگتا ہوں۔'' تو اس جگہ اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی حتی کہ وہ اس جگہ سے کوچ کر جائے۔''

فوائد:..... یہ چھوٹی سی دعا جو کہ صبح وشام کے اذکار کا بھی حصہ ہے اس کا عظیم الفائدہ ہونا واضح ہے لہٰذا ہمیں کوتاہی کو چھوڑ کر اسے یاد کرنے کی کوشش کر لینی چاہیے کہ ایسے مختلف مقامات کے وظائف یاد کرنے اور انہیں پڑھنے جہاں یہ آخرت میں نیکیوں کے پہاڑ بننے کا باعث ہیں وہیں دنیا میں بندے کے لیے امن وحفاظت کے ضامن ہیں۔

[48] ..... بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا
کسی جگہ اتر کر دو رکعت پڑھنے کا بیان

2723۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُوَدِّعَ الْمَنْزِلَ بِرَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی جگہ اترتے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے کوچ نہ کرتے۔ یا کہا: اس منزل کو دو رکعت سے خیر باد کہتے تھے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''اس حدیث کے راوی عثمان بن سعد ضعیف ہیں۔''

[49] ..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنَ السَّفَرِ
سفر سے واپسی پر کیا کہا جائے

2724۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ قَالَ آيِبُونَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو کہتے ''واپس لوٹنے والے اگر اللہ نے

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره (6817)، والترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا نزل منزلا (3437)

❷ ضعیف: عثمان بن سعد ضعیف راوی ہے۔ أخرجه أبو داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة عند القدوم من السفر (1205)، والبيهقي، كتاب الجنائز، باب تعجيل الظهر في السفر (4907)

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ❶

چاہا تو توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

[50]... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کی دعا

2725۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ . . .

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. ❷

سیدنا براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب آدمی اپنے بستر پر لیٹے تو یوں کہے: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا۔ اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا۔ اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دیا۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے پناہ گاہ اور نجات تیری ہی طرف ہے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان رکھتا ہوں۔" پس اگر (اسے پڑھنے والا اسی رات) مرگیا تو وہ فطرت پر مرے گا۔

2726۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ . . .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ فِيهِ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ اللَّهُمَّ إِنْ

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کی طرف جائے تو اپنی چادر سے اسے جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کیا رہا ہے پھر یوں کہے: "اے اللہ! تیری مدد سے میں اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العمرة، باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو 1797، ومسلم، كتاب الحج، باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره 3266.

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء 247، ومسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع 6820.

[52]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا انْتَبَهَ مِنْ نَوْمِهِ
نیند سے جاگے تو کیا کہے

2728۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ❶

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: ”تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہماری موت کے بعد ہمیں زندہ کیا۔ اور اسی کی طرف اکٹھے ہو کر جانا ہے۔“

2729۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ الْعَنْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ....

حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ❷

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو کر یوں کہے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے اللہ کے لئے تعریف ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ نیکی کی قوت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے پھر کہے: ”اے میرے رب! مجھے بخش دے یا آپ نے فرمایا: پھر دعا کرے اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ پھر اگر وہ چاہے تو وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔“

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا نام (6312) وابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول عند النوم (5049) والترمذی، کتاب الدعوات، باب منه (3417)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی (1154) وابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول الرجل اذا تعار من اللیل (5060) والترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبه من اللیل (3414)

[53]... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
صبح کے وقت کیا کہنا چاہیے

2730۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ...

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا. ❶

سیدنا عبداللہ اپنے والد عبدالرحمن بن ابزیٰ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ: نبی ﷺ جب صبح کرتے تو اس طرح کہتے تھے: "ہم نے اسلام کی فطرت، اخلاص کے کلمے اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یکطرفہ مسلمان تھے کے دین پر صبح کی۔"

2731۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز کا حکم دیں جو میں صبح و شام کہا کروں۔" آپ نے فرمایا: کہو: "اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کو جاننے والے ہر چیز کے مالک اور پالنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" آپ نے فرمایا: "صبح و شام اور اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے سے پڑھ لیا کرو۔"

[54] بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہنا چاہیے

2732۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ ...

---

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 9/77 (6591) وأحمد 3/407

❷ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب الدعوات، باب (90)، الحديث (3529)

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

سیدنا سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نیا کپڑا پہنے وہ ایسے کہے: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے رزق دیا، میری قوت و طاقت کے بغیر" تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

فوائد:...... انسان جس قدر بھی محنت ومشقت کر لے اسے رزق مالک کی تقسیم اور اس کی عطاء کے مطابق ہی ملتا ہے اگر فقط محنت رزق حاصل ہوتا ہوتو کائنات میں مزدور سب سے زیادہ صاحب ثروت ہوں جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ان کو پیٹ بھرنے کے لیے بسا اوقات روٹی ملنا مشکل ہو جاتی ہے لہٰذا کوئی بھی نعمت کے ملنے کو اپنی محنت کا یا طاقت کا نتیجہ قرار دینے کی بجائے اپنی بے مائیگی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی عطا کے گن گانے چاہئیں یہی تعلیم ہمیں اس دعا سے ملتی ہے۔

[55] بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا خَرَجَ

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا

2733۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. ❷

ابو حمید یا ابو اسید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ یوں کہے: "اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور جب باہر نکلے تو کہے: "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

فوائد:...... مسجد چونکہ اللہ کا گھر ہے ظاہری بات ہے کہ اللہ کا گھر رحمتوں کا خزینہ ہوتا ہے چنانچہ مسجد

---

❶ صحيح: أخرجه الحاكم 4/162، وأبوداود، كتاب اللباس، باب (1) (الحديث 4023)، والترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام (3458)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ما يقول إذا دخل المسجد (1649)، وأبوداود، كتاب الصلاة، باب في دعاء الرجل عند دخوله المسجد (465)

جاتے ہوئے رحمت وطلب کرتے ہوئے جاتا ہے اور واپسی پر اللہ کا فضل مانگتے ہوئے باہر آتا ہے کیونکہ باہر کا روبار، محنت و مزدوری کے ذریعے ہی اللہ سے فضل کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔

[56]... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں داخل ہونے کی دعا

2734- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ ...

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ بِهَا أَخِي سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ قَالَ فَقَدِمْتُ خُرَاسَانَ فَلَقِيتُ قُتَيْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ بِهَدِيَّةٍ فَحَدَّثْتُهُ فَكَانَ يَرْكَبُ فِي مَوْكِبِهِ فَيَأْتِي السُّوقَ فَيَقُومُ فَيَقُولُهَا ثُمَّ يَرْجِعُ ❶

محمد بن واسع کہتے ہیں میں مکہ گیا تو اپنے بھائی سالم بن عبداللہ سے ملا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کرتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بازار میں داخل ہو وہ کہے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اسے موت بھی نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا۔ محمد بن واسع کہتے ہیں: میں خراسان گیا تو قتیبہ بن مسلم سے ملا میں نے کہا: میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔ میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی۔ وہ اپنے سواروں میں سوار ہو کر بازار میں جاتے تھے۔ کھڑے ہو کر اسی طرح پڑھتے تھے اور پھر واپس آتے۔

فوائد:...... (1) یہ چند کلمات عظیم مراتب کا باعث ہیں لہٰذا ان کے سیکھنے اور پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے (۲) سلف صالحین نیکیوں کے انتہائی دلدادہ ہوتے تھے ان کی ہر دی گئی وہ حصول اجر کے لیے ہوتی

❶ حسن بشواهده وبمجموعه: أخرجه الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السوق (3428) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب الأسواق ودخولها (2235)

اور وہ اس سے متاثر رہتے یہی طرز تو قبول دین کا سبب و ذریعہ ہے۔

[57] بَاب تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي
نبی ﷺ کے نام پر نام رکھو مگر کنیت نہ رکھنا

2735 أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔"

فوائد:...... عرب چونکہ اکراماً اپنے ساتھیوں کو کنیت سے پکارتے تھے لہٰذا کنیت کے عام استعمال کے سبب آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنی کنیت رکھنے سے منع فرما دیا جیسا کہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے ابو داؤد میں ہے کہ ان کے والد آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں "یا رسول اللہ ان ولد لي بعدك ولد اسميه باسمك واكنيه بكنيتك قال نعم." "اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے بیٹا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ لہٰذا اب کوئی اپنی کنیت ابوالقاسم رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

[58]...... بَاب فِي حُسْنِ الْأَسْمَاءِ
اچھے ناموں کے متعلق

2736۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا الْخُزَاعِيِّ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَائَكُمْ. ❷

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہیں قیامت کے دن تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا لہٰذا اچھے نام رکھو۔"

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب المناقب، باب كنية النبي ﷺ: 3530، ومسلم، كتاب الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم: 5562.

❷ سنده ضعيف: أخرجه أبوداود، كتاب الأدب، باب في تغيير الأسماء: 4948.

فوائد:...... نام رکھنا چونکہ والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے اس لیے ان کے لیے بچے کا یہ حق لازم ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھیں ورنہ وہ حق میں خائن شمار ہوں گے۔

[59]...... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

کون سے نام مستحب ہیں؟

2737۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔''

[60] بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

کون سے نام مکروہ ہیں؟

2738۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ نُسَمِّيَ أَرِقَّاءَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہمارے غلاموں کے یہ چار نام ہوں۔ ''افلح، نافع، رباح، یسار۔''

فوائد:...... مسلم میں اس کے ممنوع ہونے کی وجہ آپ ﷺ سے یوں مروی ہے کہ ''فإنك تقول أثَمَّ هو فلا يكون فيقول لا'' آپ کہتے ہیں (ان چار میں سے ایک نام لیتے ہوئے) وہ وہاں ہے؟ اگر وہ نہ ہو تو جواب دینے والا کہتا ہے کہ نہیں۔ مراد یہ ہے کہ یسار کا معنی آسانی، رباح کا لغوی معنی نفع، نافع والا اور افلح کا معنی کامیابی ہے گویا پوچھا یسار ہے تو کہنے والا کہتا ہے نہیں اس میں اشارہ ہے یسار، آسانی نہیں ہے تو تنگی ہوگی۔ لہٰذا اس غلط مفہوم سے بچنے کے لیے آپ نے ان سے روک دیا۔ واللہ اعلم

[61] بَاب فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ نام تبدیل کرنا

2739۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء (5552) وأبو داود، كتاب الأدب، باب في تغيير الأسماء (4949)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه (5594) وأبو داود، كتاب الأدب، باب في تغيير الاسم القبيح (4958) والترمذي، كتاب الأدب، باب ما يكره من الأسماء (2836)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُمَّ عَاصِمٍ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ جَمِيلَةَ ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام عاصم کو عاصیہ کہا جاتا تھا تو نبی ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

2740۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زینب کا نام "برہ" تھا تو نبی ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا اگر کوئی نام بڑوں کی نادانی و ناسمجھی کی بناء پر غلط رکھا گیا ہو تو اسے بدلا جا سکتا ہے۔

[62] ... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ

اللہ نے اور فلاں نے چاہا' کہنے کی ممانعت

2741۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنِ الطُّفَيْلِ أَخِي عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مشرکوں کے کسی آدمی نے مسلمانوں کے کسی آدمی سے کہا: "تم کیا ہی اچھے تھے اگر تم اس طرح کہتے: "جو اللہ اور محمد نے چاہا۔" نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا: "ایسے نہ کہو: جو اللہ اور محمد نے چاہا' البتہ یوں کہو: جو اللہ نے چاہا پھر محمد نے چاہا۔

فوائد:...... اللہ کے برابر کسی کا نام بولنا اگرچہ وہ پیغمبر آخر الزماں ہی کیوں نہ ہوں غلط و ناجائز ہے

---

❶صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن..... (5570) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب تغيير الأسماء (3733)

❷متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه (6192) ومسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن..... (5572)

❸صحيح: أخرجه ابن قانع في معجم الصحابة (489)

کیونکہ آپ ﷺ اللہ کی مشیئت و رضا کے تابع ہیں جیسا کہ آپ چاہت کے باوجود اپنے چچا ابو طالب کو کلمہ نہ پڑھا سکے اور نہ ہی آپ کو ان کے حق میں دعا خیر کی اجازت ملی معلوم ہوا مشیئت و مرضی اللہ ہی کی کارگر ہے باقی ہر شئی اس کی مشیئت کے تابع ہے۔

[63] بَابٌ لَا يُقَالُ لِلْعِنَبِ الْكَرْمُ
انگور کو "کرم" کہنے کی ممانعت

2742۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِحَائِطِ الْعِنَبِ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انگور (کے باغ) کو کرم نہ کہو، کرم تو ایک مسلمان آدمی ہے۔"

فوائد..... عرب انگور کو کرم اس لیے کہتے تھے کہ یہ شراب پینے والے کو سخاوت کرنے اور عزت سے سرفراز کرتی تھی لیکن جب شراب حرام ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کی تکریم سے روک دیا اور اس کی تحقیر کی بناء پر اس سے یہ مرتبہ چھین لیا مسلم کی روایت میں لفظ ہیں "فان الکرم قلب المومن" یقیناً کرم، عزت والا مؤمن کا دل ہے۔ مراد عزت فقط بندہ مؤمن کی میراث ہے۔

[64]..... بَابٌ فِي الْمِزَاحِ
مذاق کرنا

2743۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ . . .

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَسُوقُ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک غلام تھا جو نبی ﷺ کی ازواج کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا اور حدی گایا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: "اے انجشہ! شیشوں کو آہستگی سے چلاؤ۔"

---

❶ صحیح: متفق علیہ، أخرجه البخاري في كتاب الأدب، باب لا تسبوا الدهر، رقم (6182) ومسلم، كتاب الألفاظ من الأدب، باب كراهة تسمية العنب كرماً، (5832)

❷ إسناده صحيح، یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ أخرجه البخاري في الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز، رقم (6149) ومسلم، كتاب الفضائل، باب رحمة النبي ﷺ للنساء، (2322)

فوائد:...... انجشہ آپ ﷺ کی عورتوں کی سواریوں کا حدی خواں تھا یعنی یہ سفر میں جب اپنی مترنم آواز سے اشعار گنگناتا تو سواریاں جھوم کر تیز بھاگنے لگتیں اس لیے آپ ﷺ اسے فرما رہے ہیں کہ عورتیں شیشوں کی مانند ہیں اپنی لے طرز ذرا ہلکی رکھو تاکہ سواریوں کے تیز بھاگنے سے کہیں عورتیں چوٹ نہ کھا جائیں۔

[65] ... بَابٌ فِي الَّذِي يَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ
وہ شخص جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے

2744۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ...

بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ! وَيْلٌ لَهُ! ❶

بہز بن حکیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس شخص پر افسوس ہے جو بات کرتے ہوئے صرف اس لئے جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگ ہنسیں۔ اس پر افسوس ہے اس پر افسوس ہے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا یہ باعث وعید اور کبیرہ گناہ ہے یہ انتہائی پرخطر معاملہ ہے جس میں عموماً ہم چشم پوشی کر جاتے ہیں حالاں یہ زبان اور کانوں کا لطف کل کو عظیم خسارے کا باعث بننے والا اس لیے یہ انتہائی توجہ طلب ور حساس معاملہ ہے۔

[66] ... بَابٌ فِي الشِّعْرِ
شعر کہنا

2745۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَّقَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي بَيْتَيْنِ مِنَ الشِّعْرِ فَقَالَ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے امیہ بن ابوصلت کے دو شعروں کی تصدیق فرمائی۔ اس نے کہا:

---

❶ جید: أخرجه أبو داؤد كتاب الأدب باب في التشديد في الكذب (4990) أحمد (5/5، 7) وتحفة: [illegible] (144)

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

''تمام چیزیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جس طرح آدمی اور ایک بیل اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہیں۔ اور گدھ دوسرے پاؤں کے نیچے اور ایک شیر ہے جو گھات لگایا گیا ہے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ: تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے کہا:

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ
حَمْرَاءَ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

''سورج ہر رات کے بعد سرخ رنگ پر نکلتا ہے پھر اس کا رنگ گلابی ہونے لگتا ہے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے کہا:

تَأْبَى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِي رِسْلِهَا
إِلَّا مُعَذَّبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ

''وہ انکار کرتے رہے اور آہستی اور سکون سے ہمارے لیے طلوع نہیں ہوتا مگر جب کہ اس پر سختی کی جائے ورنہ اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ . ❶ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔''

فوائد:...... بے مقصد شعر و شاعری کرنا یا اس کا سننا ضیاع وقت اور باعث خسارہ ہے ہاں نعت گوئی اور جنگی، اسلامی ترانے اور با مقصد اشعار کا سننا ان میں دلچسپی لینا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ عمرو بن شرید سے مروی ہے کہ میرا باپ آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں اُمیہ بن ابی صلت کے کچھ اشعار یاد ہیں لہٰذا شرید سناتے گئے اور آپ مزید کا تقاضا کرتے گئے حتیٰ کہ انہوں نے سو اشعار سنا دیے۔ (مسلم)

[67]..... بَاب فِي إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ

بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں

2746۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبه 8/693 (6064) والطبراني في الكبير 11/233

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً. ❶

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔“

فوائد:...... بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ متکلم جو ایک بات دس منٹ میں سمجھانے سے قاصر ہوتا ہے وہ شاعر کے ایک شعر سے دو منٹ میں سمجھ آ جاتی ہے اور شعر کا ایک ایک مصرعہ ایک ایک مضمون کا احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی وقت ایسے اشعار میں دلچسپی لینا یہ باعث فائدہ ہے جیسا کہ سابقہ فائدے میں گزر چکا ہے۔

[68] ... بَابٌ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ

باب

2747۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا أَوْ دَمًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ یا خون سے بھرا ہوا ہو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔“

فوائد:...... (۱)... بخاری و مسلم میں "يَرِيه" کے لفظ آتے ہیں کہ وہ پیپ و خون اس کے پیٹ کو خراب کر دیں یعنی اشعار کے بالمقابل یہ بیماری اس کے لیے باعث خیر ہے۔ (۲)... دنیاوی طور پر ہر آدمی جس قدر بھی تباہی سے دوچار ہو جائے حتی کہ موت کی گھاٹیوں پر آ وارد ہو اگر اس کا دین محفوظ رہے تو یہ سودا اس کے لیے خسارے کا نہیں۔ (۳)... بخاری رحمہ اللہ اس روایت پر یہ باب باندھتے ہیں: "باب ما یکرہ أن یکون الغالب علی الانسان الشعر ... الخ" کہ اشعار بندے پر اس قدر غالب آ جائیں کہ وہ ذکر، علم و قرآن کی راہ میں آڑے آ جائیں تو یہ ناپسندیدہ ہے۔" لہٰذا یہ باب مذکورہ اور سابقہ حدیث کے درمیان تطبیق کی صورت بھی واضح کر رہا ہے۔ (فافهم ايدك الله)

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منها (6145) وأبو داؤد، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر (5010) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب الشعر (3755)

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقرآن (1654) وأبو داؤد، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر (5009)

٢٠...... ومن كتاب الرقاق

نرمی (رحم دلی، ترس) کے متعلق

"الرقاق" یہ رقیق کی جمع جو کہ باب رق یرق سے جس کا معنی پتلا ہونا ہے، اگر اس کے بعد لام آئے تو اس کا مطلب رحم کرنا، ترس کھانا وغیرہ ہوتا ہے۔ (المنجد) یہاں سے مراد ایسی احادیث ہیں جن سے انسان کے دل نرم پڑ جائیں اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی جانب توجہ ہو جائے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کا نام یہ اس لیے رکھا گیا ہے چونکہ یہ نرمی و رحمت پیدا کرتی ہیں (المرقاۃ)

[1]..... بَاب مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے

2748۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔''

فوائد: ..... (۱) مال و دولت کی فراوانی یہ اللہ کی طرف سے خیر کی دلیل نہیں بلکہ اس کا انحصار بندے پر ہے کہ وہ اس کے خرچ کو خیر کا باعث بناتا ہے یا شر کا۔

(۲) دین کی سمجھ آل جانا یہ انسان کے بہترین ہونے کی دلیل ہے۔

---

❶ صحیح: أخرجه الترمذي: كتاب العلم، باب إذا أراد الله بعبد خيرا يفقهه في الدين (2645)، و أحمد 306/1

[2]... بَابٌ فِي الصِّحَّةِ وَالْفَرَاغِ
صحت وفراغت کے متعلق

2749۔ أَخْبَرَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الصِّحَّةَ وَالْفَرَاغَ نِعْمَتَانِ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صحت وفراغت اللہ کی نعمتوں سے دونعمتیں ہیں۔ جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں۔''

فوائد:......(۱) صحت اور فراغت یہ اللہ کی دو نعمتیں ہیں۔ قرآن میں ہے ﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ''اس دن تم سے ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔'' سو مومن کو ان کی جواب دہی کی فکر کرنی چاہیے۔

(۲) ان دو نعمتوں کا حق یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات آدمی صحیح تو ہوتا ہے لیکن اپنی معاشی مصروفیات سے فراغت حاصل نہیں کر سکتا اور کبھی فارغ تو ہوتا ہے لیکن صحیح نہیں ہوتا اور اگر دونوں چیزیں حاصل ہو جائیں تو اطاعت کے معاملے میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے، تو یہی آدمی خسارے میں ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، یہاں کی گئی تجارت کا نفع آخرت میں جا کر ملے گا۔ جس نے یہاں صحت وفراغت کو اللہ کی اطاعت میں صرف کیا وہ تو قابل رشک ہوگا اور جس نے انہیں اللہ کی معصیت میں صرف کر دیا وہ خسارے میں ہوگا کیونکہ صحت کے بعد بیماری اور فراغت کے بعد مصروفیت راہ تک رہی ہوتی ہے اگر ان دونوں سے انسان بچ بھی جائے تو بڑھاپا انسان کا منتظر ہوتا ہے۔ (تنقیح الرواة: ۴/۷)

[3]..... بَابٌ فِي حِفْظِ السَّمْعِ
کان کی حفاظت کرنا

2750۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ......

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب ما جاء في الرقاق وأن لا عيش إلا عيش الآخرة (6412)؛ وأحمد 1: 258؛ والحاكم 4/306

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کی وہ بات سنے جسے وہ سنانا ناپسند کرتے ہوں اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''

فوائد: ......(۱) اسلام تہذیب کی اعلیٰ قدریں فراہم کرنے والا ایک عظیم مذہب ہے۔ (۲) مسلمان کی جاسوسی کرنا حرام ہے۔ (۳) اگر بات کرنے والے اخفاء کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو ان کی بات سنی جا سکتی ہے۔ (۴) اس پر عذاب کی وعید اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر دال ہے۔

2751۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ الْأُولَى لَكَ وَالْآخِرَةَ عَلَيْكَ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(نامحرم عورت پر) پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری ناجائز ہے۔''

فوائد: ......(۱) نظر برائی کی ابتدا کا ذریعہ ہے اور انتہا شرمگاہ پر ہوتی ہے وہ یا تو اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا تکذیب۔ چنانچہ ابتدا چونکہ نظر سے ہوتی ہے اس لیے اس کی حفاظت کو خصوصی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بخاری میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَاحْفَظُوا الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی)) ''سر اور جو اس میں ہے اس کی حفاظت کرو۔'' (۲) پہلی نظر چونکہ غیر اختیاری اور اچانک ہوتی ہے، لہٰذا آیت ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ) کے تحت اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ (۳) اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی پہلی نظر ہی میں مسلسل گھورنا شروع کر دے بلکہ پہلی نظر سے مراد نظر کا اچانک ابتدائی لحظہ ہے اس کے بعد جب معلوم ہو گیا کہ اس کا دیکھنا ممنوع ہے تو اس کے بعد مسلسل ادھر نظر لگائے رکھنا یا نظر ہٹا کر دوبارہ دیکھنا دونوں دوسری نظر شمار ہوں گی۔

[4] بَابٌ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ
زبان کی حفاظت کرنا

2752۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ.........

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه (7042) و ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في الرؤيا (5024) والترمذي، كتاب اللباس، باب ما جاء في المصورين (1751)

❷ حسن: سلمہ بن ابوطفیل کو ابن حبان نے الثقات 4/318 میں ذکر کیا ہے، أخرجه ابن ابی شیبة 4/326

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ فِي الْإِسْلَامِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيَّ شَيْءٍ قَالَ فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ. ❶

عبداللہ بن سفیان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! مجھے اسلام کا ایسا کام بتایئے کہ اس کے بعد اس کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو پھر اس پر قائم رہو۔'' میں نے کہا: پھر کون سی چیز؟ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

فوائد:..... (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم اُمورِ دنیا کے ساتھ ساتھ امورِ دین کو بھی اپنی دلچسپی کا محور بنائے ہوئے تھے جو کہ انہیں دین میں بڑھوتری کے اقدام پر برانگیختہ کیے رکھتا۔ (۲) آپ کی یہ امتیازی صفت تھی کہ آپ کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے۔ (۳) تقویٰ پر استقامت ایسی چیز ہے جس کو اپنا لینے کے بعد دینی اُمور میں اقدام وترقی کے لیے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ تقویٰ انسان کو نیکیوں کی طرف راغب کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے یعنی اس سے انسان نیکی کا مرقع بن جاتا ہے۔ (۴) انسان کو ہلاکتوں میں ڈالنے والی سب سے بڑی چیز یہ زبان ہی ہے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ .)) (متفق علیہ) ''جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' اس طرح ترمذی کی حدیث میں ہے ((وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .)) ''لوگوں کو زبانوں کا کیا ہی جہنم میں اوندھے منہ گرانے کا سبب ہوگا۔''

چنانچہ زبان کے معاملے میں انتہا درجے کی احتیاط کی ضرورت ہے۔

2753 أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ ....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَكْثَرُ مَا تَخَوَّفُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ

سفیان بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: ''کہو میرا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہو۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ہے

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام (18) والترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان (2410) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب حفظ اللسان في الفتن (3982)

نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا. ❶

جس سے میرے متعلق آپ کو خوف ہو؟ تو اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: ''یہ۔''

2754۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہا گیا: ''یا رسول اللہ! کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

فوائد:..... اسلام پر عمل پیرا ہونا انسان کی کامیابی کا باعث ہوگا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں برائیاں انسان کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹیں ہوں گی۔ کبیرہ گناہ تو انسان سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور بسا اوقات نادم ہو کر تائب بھی ہو جاتا ہے لیکن زبان سے کسی کو تنگ کرنا یا ہاتھ سے چھیڑ چھاڑ عموماً لوگ ایسی چیزوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے نتیجتاً ایسی غلطیاں بڑھتے بڑھتے برائیوں کے پہاڑ اور کامیابی کی راہ میں حائل سنگ گراں بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ مفلس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک آدمی نیکیوں سے مالا مال آئے گا ((وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ ...)) لہٰذا ان زبان اور دست درازیوں کی وجہ سے اس کے سارے اعمال مظلومین میں بانٹ دیے جائیں گے حتیٰ کہ اعمال ختم ہو جانے پر لوگوں کے گناہ اس کے ذمے لگا دیے جائیں گے۔ نتیجتاً نیکیوں کے پہاڑ برائیوں کے پہاڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور انسان جنت میں جاتا جاتا جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

لہٰذا زبان اور ہاتھ کا درست استعمال کامیابی کی گارنٹی ہے۔

[5] ..... بَابٌ فِي الصَّمْتِ — خاموش رہنے کے متعلق

2755۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا. ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔''

❶ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام وأي أموره أفضل (161)

❸ قوي بشواهد: أخرجه الترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (50) والحديث (2501) نیز دیکھئے (الترغيب والترهيب) للمنذري 3/536 وفتح الباري 7/151

فوائد: ......اس ''صمت'' کا تعلق بُرے کلام سے ہے کہ بُری بات کرنے سے خاموش رہے تو بہتر ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي.)) (ترمذی، حسن) ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ کلام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ذکر کے علاوہ زیادہ کلام دل کی سختی کا باعث ہے اور سخت دل آدمی سب سے زیادہ اللہ سے دُور ہوگا۔ سو ذکر اللہ کی کثرت، امورِ خیر میں زیادت کا باعث ہے۔

[6]..... بَاب فِي الْغِيبَةِ
غیبت کے متعلق

2756۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ وَإِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے کہا گیا: غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ باتیں کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔'' کہا گیا: جو کچھ میں کہتا ہوں وہ اگر میرے بھائی میں ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اس میں وہ موجود ہے تو وہ غیبت ہے اگر وہ بات اس میں نہ ہو تو وہ اس پر بہتان ہوگا۔''

فوائد: ......(۱) معلوم ہوا بھائی کی عدم موجودگی میں اس میں پائے جانے والے عیب کو بیان کرنا بشرطیکہ وہ اس بیان کو ناپسند کرتا ہو۔ غیبت ہے۔ (۲) قرآن کی رو سے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ ''تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔'' حتی کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ (۳) اپنی طرف سے کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا یہ بہتان ہے۔ (۴) کچھ صورتیں ہیں جن میں غیبت کو علماء نے جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً مظلوم شخص، سلطان کے پاس کسی کے خلاف فریاد کرسکتا ہے۔ برائی روکنے کے لیے کسی سے مدد طلب کرنا مثلاً کسی سے کہنا کہ فلاں یہ یہ بُرا کام کرتا ہے۔ اس کا مقصد بُرائی کو دُور کرنا ہو ورنہ یہ حرام ہے۔ فتویٰ طلب کرتے ہوئے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی، ان کو شر سے بچانے کی غرض سے کسی کی خرابی بیان کرنا مثلاً حدیث کے رواۃ پر جرح کرنا۔ اس طرح اگر کسی شخص کے بارے میں کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو مشورہ دینے والے پر لازم ہے اس آدمی کی نیکی یا برائی

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة (6536) وأبوداؤد، كتاب الأدب، باب في الغيبة (4874)

سے آگاہ کردے۔ اور اسی طرح جب علاقے کا حکمران، والیٔ اُمور سلطنت صحیح ادا نہ کرتا ہو اس کی شکایت بڑے امیر سے کر دی جائے۔ اگر کوئی ظاہراً گناہ کا مرتکب ہوتا ہے مثلاً ظاہر فسق و بدعت میں مبتلا ہونے والا، شرابی وغیرہ ایسے شخص کی تشہیر کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عیب والے لقب سے مشہور ہو تو اسے اس لقب سے پکارنا مثلاً اعمیٰ، احول، اصم وغیرہ۔ (ان اُمور کے دلائل کے لیے دیکھیے: ریاض الصالحین، ص:۴۵۱)

[7]..... بَاب فِي الْكَذِبِ
جھوٹ کے متعلق

2757۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَلَا يَصْلُحُ مِنَ الْكَذِبِ جِدٌّ وَلَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ ابْنَهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَبَرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَبَ وَفَجَرَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا هَلْ أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ وَإِنَّ الْعَضْهَ هِيَ النَّمِيمَةُ الَّتِي تُفْسِدُ بَيْنَ النَّاسِ.❶

سیدنا عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''برے راوی جھوٹ کے راوی ہیں اور جھوٹ کسی طرح بھی جائز نہیں مذاق سے اور نہ کوشش سے اور نہ آدمی اس طرح کرے کہ اپنے بیٹے سے وعدہ کر کے پھر وعدہ خلافی کرے کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے۔ اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے۔ اور سچے سے کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور جھوٹے سے کہا جاتا ہے اس نے کہا جھوٹ بولا اور برائی کی آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک سچا ہی لکھا جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: آپ نے ہم سے یہ بھی فرمایا: ''کیا میں تمہیں بتاروں غصہ کسے کہتے ہیں؟ غصہ وہی چغل خوری ہے جو لوگوں کے درمیان فساد ڈالتی ہے۔''

فوائد:......(۱) "العضه" یہ "فَتَحَ" باب سے جھوٹ بولنا، چغل خوری کرنا وغیرہ کے معنی میں آتا

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم النميمة (6579)

ہے۔اس کی جمع ''عضون'' آتی ہے۔(المنجد) (۲) جھوٹ ایک معاشرتی ناسور ہے،ایک حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن بڑے سے بڑا گناہ کر سکتا ہے لیکن وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔(۳) مذاق میں بھی خلاف واقع کی گئی بات جھوٹ شمار ہوگی۔(۴) "الفجور" کا معنی امام راغب فرماتے ہیں کہ (شق) پھٹنا ہے،سو''فجور'' دیانت کے پردے کو چاک کرنے کو کہا جاتا ہے۔اور یہ شرم کا جامع نام ہے۔(تنقیح الرواة: ۲/ ۳۱۱)

(۵) "یُکْتَبُ" سے مراد کسی آدمی پر جھوٹا یا سچا ہونے کا حکم لگ جانا ہے اور مخلوق وملاءِ اعلیٰ میں اس کا اس صفت سے معروف ہو جانا ہے۔(حوالہ سابقہ) (۶) بعض حالتوں میں جھوٹ کی اجازت ہے مثلاً ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔میں نے رسول اللہ ﷺ سے ((يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا.)) سنا۔(متفق علیہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرواتا ہے یا خیر کی بات لے کر چلتا ہے یا کہتا ہے۔'' نیز مسلم میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے الفاظ مروی ہیں کہ''میں نے آپ ﷺ کو تین باتوں میں جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے سنا ہے: (۱) جنگ۔ (۲) صلح۔(۳) میاں بیوی کا آپس میں باتیں کرنا۔

لہٰذا اس سے ان امور کی علوشان بھی ظاہر ہوتی ہے۔

[8]..... بَابٌ فِي حِفْظِ الْيَدِ
ہاتھ کی حفاظت کرنا

2758۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ.......

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

فوائد: ..... (۱) مسلم میں ہے کسی آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا ((أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ)) ''مسلمانوں میں بہترین کون سا ہے؟'' تو جواب میں آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کامل مسلمان ہونے کی علامت ہے اس کے برعکس نفاق کی علامت ہے۔(۲) زبان اور

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الاسلام وأى اموره افضل (160)، والبخارى في الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده (10)

ہاتھ کا خصوصاً تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں دل کے معبر ہیں اور اکثر افعال میں یہی وسیلہ ہوتے ہیں۔ (۳) معلوم ہوا مسلمان کو تکلیف دینے سے حتی الوسع احتیاط کرنی چاہیے۔

[9]..... بَاب فِي أَكْلِ الطَّيِّبِ

پاکیزہ چیز کھانا

2759۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ قَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ وَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک چیز ہی پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو جو تم عمل کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔“ (مومنون:۵۱) اور اللہ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔“ سورۃ البقرۃ: ۱۷۲) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ نے ذکر کیا کہ ایک آدمی لمبا سفر کرتا ہے وہ بکھرے ہوئے بالوں والا خاک آلودہ ہوتا ہے۔ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر یا الٰہی! یا الٰہی! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا لباس حرام اس کا پینا حرام اور اس کی خوراک حرام سے ہے، تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔

[10]..... بَاب مَا يَكْفِي مِنَ الدُّنْيَا دنیا کی کتنی چیزیں کافی ہیں

2760۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ...

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقات من الكسب الطيب وتربيتها (2343)، والترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة البقرة (2989)

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ. ❶

بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے لئے دنیا کی چیزوں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔"

فوائد: کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جگہ دل لگانے کی یہ دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ .)) (بخاری)

"دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی یا راستہ عبور کرنے والے ہو۔" لہٰذا سچا دانا وہی ہے جس کا مطمع نظر اور مبلغ غم آخرت ہو اور دنیا میں فقط وقت گزارنے کے برابر سامان اس کے لیے کافی ہے۔

[11] .... بَابٌ فِي ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کا اٹھ جانا

2761۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ هُوَ ابْنُ بِشْرٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسٍ........

عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا وَيَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ. ❷

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھے سلف (پہلے لوگ) چلے جائیں گے اور برے جو کی طرح برے لوگ رہ جائیں گے۔"

[12] .... بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّوْمِ

روزے کی حفاظت کرنا

2762۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "کتنے ہی روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں پیاس کے سوا کچھ بھی

---

❶ صحیح: أخرجه أحمد 360/5 وابن أبي شيبة 245/13 وأبو نعيم في حلية الأولياء 206/6

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب ذهاب الصالحين (6434) والحاكم 401/4

وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. ❶

حاصل نہیں ہوتا۔ اور کتنے ہی تہجد گذار ایسے ہوتے ہیں جنہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

فوائد: ۔۔ (۱) جب عبادات کی ادائیگی میں ان کے لوازمات اور ضروریات کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو ایسی عبادات اللہ کے ہاں مقبولیت کے درجات حاصل نہیں کر سکتیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.)) (رواہ بخاری) ”جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل نہ چھوڑا پس اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“

[13] .... بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَاةِ

نماز کی حفاظت کرنا

2763۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا نَجَاةً وَلَا بُرْهَانًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا فرمایا: ”جو شخص نماز کی پابندی کرے گا۔ وہ قیامت کے دن اس کے لیے روشنی دلیل اور آگ سے نجات کا سبب ہوگی۔ اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا وہ اس کے لئے نہ روشنی ہوگی نہ نجات اور دلیل۔ بلکہ وہ قیامت کے دن قارون فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

[14] .. بَابٌ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ تہجد پڑھنا

2764۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ماجه (كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم) (1690)

❷ صحيح: ابن حبان (1467)

عنبه ثنا ابي عنبسة ابن عباس عن عكرمة

عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ كان يرغب في قيام الليل حتى قال ولو ركعة ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی ترغیب دیتے تھے حتی کہ فرمایا: "اگرچہ ایک رکعت پڑھو۔"

فوائد: اللہ تعالیٰ کی قربت کے ذرائع میں سے تہجد کی ادائیگی ایک بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آکر خود آوازیں دیتے ہیں کہ ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں وغیرہ۔ اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی خصوصی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل.)) (متفق علیہ) "عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو قیام کرے۔"

[15] باب في الاستغفار — بخشش طلب کرنا

2765۔ أخبرنا محمد بن يوسف حدثنا إسرائيل حدثنا أبو إسحاق عن عبيد بن عمرو بن المغيرة

عن حذيفة قال كان في لساني ذرب على أهلي ولم يكن يعدوهم إلى غيرهم فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال أين أنت عن الاستغفار إني لأستغفر الله كل يوم مائة مرة قال أبو إسحاق فحدثت أبا بردة وأبا بكر ابني أبي موسى فقالا قال النبي صلى الله عليه وسلم أستغفر الله كل يوم مائة مرة أستغفر الله وأتوب إليه ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے خاندان والوں سے بدزبانی کیا کرتا تھا مگر غیروں سے بدزبانی نہ کرتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: "اللہ سے بخشش کیوں نہیں چاہتے؟ میں ہر دن میں سو دفعہ اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔" ابواسحاق کہتے ہیں: "میں نے ابوموسیٰ کے بیٹوں ابوبکر اور ابوبردہ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو دفعہ بخشش چاہتا ہوں اور توبہ بھی کرتا ہوں۔"

---

❶ صحیح: [illegible] (3565)

❷ [illegible] 13/6 (3928) [illegible] 2762

فوائد: (۱) ''الذرب'' زبان کی خرابی، نا علاج بیماری، زنگ پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ (۲) اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سو مرتبہ دن میں اللہ سے بخشش طلب کرتے۔ ایک حدیث میں اس کی یوں وجہ بیان کرتے ہیں: ((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.)) (مسلم) ''یقیناً میرے دل پر میل کچیل غالب آ جاتی ہے (جس بنا پر میں ذکر سے غافل ہو جاتا ہوں لہذا) میں اللہ سے روزانہ سو دفعہ استغفار کرتا ہوں۔''

جب کہ ترمذی میں صحیحاً آپ سے استغفار کے درج ذیل الفاظ مروی ہیں: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.))

[16] ... بَابٌ فِي تَقْوَى اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

2766۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلْمِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ سُهَيْلٍ الْقُطَعِيِّ عَنْ ثَابِتٍ . .

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ ﴿أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى فَمَنِ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (سورۃ المدثر: ۵۶) پھر فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے ''میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔''

2767۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً لَوْ أَخَذَ بِهَا النَّاسُ لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. ❷

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان کے لئے کافی ہو۔ ''جو اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کی رہائی کا ذریعہ بنا دے گا۔'' (سورۃ الطلاق: ۲)

---

❶ ضعیف: أخرجه ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة: (4299)

❷ ضعیف: أخرجه أحمد في الزهد (ص 146)

17۔ بَابٌ فِي الْمُحَقَّرَاتِ
چھوٹے گناہوں کے متعلق

2768۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عائشہ! گناہوں کو چھوٹا سمجھنے سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ان کے متعلق اللہ کی طرف سے باز پرس ہوگی۔''

فوائد: ... (۱) ''یَا عَائِشُ'' یہ منادیٰ کی مرخم ہے جس میں آخری حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ (۲) جس طرح قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے اور ریزے ریزے سے پہاڑ وجود میں آ جاتا ہے، اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ وانسان مسلسل کرتا رہے تو یہ پہاڑوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں اور ان کے چھوٹے ہونے کی غلط فہمی میں انسان بخشش کا سامان بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ انسان کی راہ میں ایک عظیم رکاوٹ بن سکتے ہیں لہٰذا ان سے متنبہ رہنے کی انتہائی ضرورت ہے۔

18۔ بَابٌ فِي التَّوْبَةِ — توبہ کے متعلق

2769۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ۔ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام آدمی گنہگار ہیں اور بہتر گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔''

فوائد: ... (۱) غلطی ہو جانا غلط نہیں بلکہ اس پر اصرار نقصان دہ ہے۔ (۲) ''کل بنی آدم'' ساری اولاد آدم، اس میں انبیاء بھی آ گئے لیکن فرق یہ ہے، اللہ انہیں اسی وقت متنبہ کر دیتے اور ان کی غلطی کی فوراً اصلاح فرما دیتے، چنانچہ ان کی غلطی غلط نہ رہتی۔

---

❶ جید: أخرجه أحمد في الزهد (ص 14)

❷ حسن: أخرجه الترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (49) (حديث 2499) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة (4251)

[19] بَابُ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ

اللہ اپنے بندوں کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

2770۔ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ......

عَنِ النُّعْمَانِ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَافَرَ رَجُلٌ فِي أَرْضٍ تَنُوفَةٍ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَعَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَجُرُّ خِطَامَهَا فَمَا هُوَ بِأَشَدَّ فَرَحًا بِهَا مِنَ اللّٰهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ إِلَيْهِ ❶

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص نے اونٹنی پر بے آب صحرا میں سفر کیا اس نے درخت کے نیچے آرام کیا۔ اس کے پاس اس کی سواری تھی اس پر اس کا زادراہ اور کھانا تھا جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری جا چکی تھی۔ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا مگر اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر ایک اور ٹیلے پر چڑھا اسے کچھ نظر نہ آیا پھر اور ٹیلے پر چڑھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اس کے نزدیک ہی اپنی مہار گھسیٹ رہی تھی۔ اس وقت اسے جتنی خوشی ہوئی اللہ اپنے بندے کی توبہ کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔"

[20] بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

امید اور موت کے درمیان

2771۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا ثُمَّ خَطَّ وَسَطَهُ خَطًّا ثُمَّ خَطَّ حَوْلَهُ خُطُوطًا وَخَطَّ خَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ فَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ لِلْخَطِّ الْأَوْسَطِ وَهٰذَا الْأَجَلُ مُحِيطٌ بِهِ وَهٰذِهِ الْأَعْرَاضُ لِلْخُطُوطِ فَإِذَا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ایک چوکور خط کھینچا پھر اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا پھر اس کے اردگرد چند خط کھینچے اور ایک خط اس کے باہر کھینچا۔ پھر درمیانی خط کے متعلق فرمایا: "یہ آدمی ہے اور یہ موت اس کو گھیرے ہوئے ہے اور اردگرد کے خطوط کے متعلق فرمایا" یہ مصائب ہیں ایک اسے

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بها (6893)

أَخْطَأَهُ وَاحِدٌ نَهَشَهُ الْآخَرُ وَهَذَا الْأَمَلُ لِلْخَطِّ الْخَارِجِ. ❶

چھوڑتی ہے تو دوسری لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور باہر والے خط کے متعلق فرمایا: ''یہ مصائب ہیں ایک اسے چھوڑتی ہے تو دوسری لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور باہر والے خط کے متعلق فرمایا: ''یہ امید ہے۔''

فوائد:
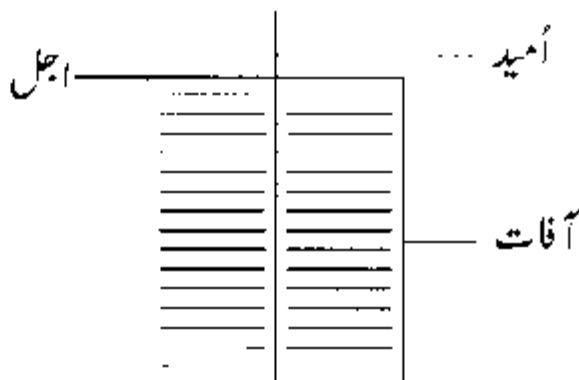
(۱) نبی کریم ﷺ اس طرح اپنے ہاتھ سے نقشہ بنا کر لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں کہ مربع خط یہ موت ہے اور درمیان کھینچی سیدھی لائن یہ انسان کی امید ہے جو کہ اتنی لمبی ہوتی ہے کہ موت آجاتی ہے لیکن وہ ختم نہیں ہوتی اور درمیان میں پائے جانے والے خطوط اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ۱۔ دنیا میں حاصل ہونے والی خیر و شر۔ ۲۔ آفات۔ یعنی انسان آفات برداشت کر کرتا آخر اُمید کے سہارے موت کی وادی میں جا داخل ہوتا ہے حتی کہ اس کی اُمید ابھی باقی ہوتی ہے لیکن موت کا فرشتہ اسے آدبوچتا ہے۔

(۲) معلم اور استاذ کا شاگردوں کو سکھاتے ہوئے مثال و تختہ سیاہ وغیرہ کا استعمال بات کو ذہن میں راسخ کرنے کے لیے عمدہ و بہتر ہے۔ (واللہ الموفق)

[21]..... بَابُ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ

دو بھوکے بھیڑیوں کی حیثیت

2772۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب في الأمل وطوله (6417)، والترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (22)، رقم الحديث (2454).

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ ❶

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ آدمی کا دولت اور عزت کا حرص اس کے دین کو خراب کر دیتا ہے۔"

فوائد: مال اور مرتبے کی ہوس انسان کو وقتی ترقی ہے حتیٰ کہ انسان اپنے اصولوں اور دینداری کو تھوڑی قیمت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ.)) (ترمذی) "یقیناً ہر امت کا ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔"
لہٰذا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو ان فتنوں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہو جائے۔
اللَّهُمَّ نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ.

[22]... بَابٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ
اللہ سے حسن ظن رکھنا

2773۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ حَيَّانَ أَبِي النَّضْرِ ......

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ. ❷

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میں اپنے بندے سے ویسے ہی پیش آؤں گا جیسے وہ میرے متعلق گمان کرتا ہے۔"

فوائد: انسان اللہ کے بارے جیسے گمان رکھے گا اللہ اس سے اسی کے مطابق سلوک کرے گا اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ اسے معاف کر کے اسے اپنی جنت کا مستحق بنائے گا تو اللہ اس کی لاج رکھے گا اس کے برعکس گمان پر اس کے مطابق سلوک ہو سکتا ہے۔ لیکن گمان کے ساتھ ساتھ اعمال ضروری ہیں کیونکہ وہی ملازم ترقی کی امید رکھ سکتا ہے جو محکمے کے اصول و ضوابط کی پابندی کرتا ہو۔ (کتبہ: وفقہ اللہ)

---

❶ صحیح: ترمذی، کتاب الزہد، باب: 43، حدیث: 2376۔

❷ صحیح: ابن حبان: 633۔

[23]....تفسير ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کی تفسیر

2774۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ...

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا "اے قریش کے گروہ! اپنے نفسوں کو اللہ سے بچا لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے ہاں آپ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ بنت عبد المطلب! میں اللہ کے ہاں آپ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! مجھ سے جو مانگنا چاہتی ہو ابھی مانگ لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔"

فوائد: ......(۱) اپنے اعزا و اقرباء کو تبلیغ کرنے کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ (۲) نبی کریم ﷺ مختار کل نہیں تھے جبھی تو ہر ایک کو عمل کی دعوت دے کر اللہ کے ہاں اپنی معذوری کا اظہار کر رہے ہیں۔ (۳) جب تک اعمال پاس نہ ہوں تو اونچی نسبت بھی انسان کے کام نہیں آ سکتی۔ (۳) معلوم ہوا "اللہ کا پکڑا چھڑائے محمد ﷺ اور محمد کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکتا" یہ جملہ صریح جہالت پر مبنی ہے، شرع میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ فافهم و تدبر

[24]....بَابُ لَا يُنْجِي أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ

کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا

2775۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ......

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب في قوله تعالى (وأنذر عشيرتك الأقربين) (500)؛ والترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الشعراء (3185)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَنْ يُنْجِيَهُ عَمَلُهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کاموں میں) کمی بیشی نہ کرو اور جان لو تم میں سے کوئی اپنے عملوں کی بدولت نجات نہیں پا سکتا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ''میں بھی نہیں مگر اس طرح کہ اللہ کی رحمت اور فضل مجھے ڈھانپ لے۔''

فوائد: ... نجات کا دارومدار فقط اللہ کی رحمت پر ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عمل میں کوتاہی و کمی کا کوئی نقصان نہیں یا عمل نہ بھی ہوئے تو رحمت کی بنا پر نجات ممکن ہے کیونکہ عمل باعث رحمت ہیں جتنے عمل زیادہ ہوں گے اتنی ہی اللہ کی رحمت زیادہ ہوگی، جس طرح کہ کوئی بھی وعدہ کا نافرمان آس سے رحمت اور عطا کی امید نہیں باندھ سکتا۔

[25]..... بَابُ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ

ہر ایک کے ساتھ اس کا ایک ساتھی جن ہوتا ہے

2776۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ قَالَ نَعَمْ وَإِيَّايَ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ أَسْلَمَ اسْتَسْلَمَ يَقُولُ ذَلَّ ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن اور فرشتہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ''ہاں میرے ساتھ بھی مگر اس کے مقابلہ میں اللہ نے میری مدد کی اور وہ فرمانبردار ہو گیا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں: اسلم سے مراد استسلم یعنی ذلیل ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔''

فوائد: ..... "فَأَسْلَمَ" اس کے اعراب بارے اختلاف ہے کہ "أَسْلَمَ" میم فتح کے ساتھ (وہ مسلمان یا مطیع ہو گیا) یا "أَسْلَمُ" میم ضمہ کے ساتھ (میں محفوظ رہتا ہوں) قاضی عیاض نے فتح کو ہی ترجیح

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب لن يدخل أحد الجنة ... (2817)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه لفتنة الناس ... (7039)

ری ہے۔(تنقیح الرواۃ: ۱/ ۲۱) یہ درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ مسلم میں اس سے آگے الفاظ ہیں ((فلا يأمرني إلا بخير .)) "وہ مجھے صرف خیر کا ہی حکم دیتا ہے۔"

[26] ... بَاب لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ

اگر تم وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں

2777۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ .....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا . ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔"

2778۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ .....

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا . ❷

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[27] ... بَاب فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ

اللہ کے نزدیک دنیا کا ذلیل ہونا

2779۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَخْلَةٍ جَرْبَاءَ قَدْ أَخْرَجَهَا أَهْلُهَا قَالَ تُرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا . ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جنگلی بکری کے پاس سے گزرے جس پر تارکول ملا ہوا تھا اور اس کے مالک نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: "تمہارے نزدیک یہ اپنے مالک کے ہاں ذلیل ہے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "جس قدر یہ اپنے مالک کے پاس ذلیل ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ کے نزدیک دنیا ذلیل ہے۔"

---

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب (لا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم تسؤكم) (4661)، ومسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره صلى الله عليه وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه... (6072)۔

❷ صحیح: سابقہ تخریج ہی ہے۔ ❸ صحیح: اس کا شاہد مسلم، في الزهد (2957) اور ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء في هوان الدنيا على الله (2321) میں ہے۔

فوائد: .... یہ حدیث اس بارے صریح ہے کہ دنیا اللہ کے ہاں انتہائی حقیر ہے۔ ''احمد'' میں ایک حدیث ہے ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً .)) ''اگر دنیا اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی اہمیت کی حامل ہوتی تو اللہ اس سے کسی کافر کو پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتے۔'' یہ دنیا کی انتہائی رذالت وحقارت پر دال ہے۔ لہٰذا اس دنیا میں دل لگا لینا اور اسی کو سب کچھ سمجھ کر اپنی مخلوق توانائیوں کا مقصد و ہدف ٹھہرا لینا پرلے درجے کی بیوقوفی ہے۔

[28]..... بَابُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

کون سے اعمال افضل ہیں؟

2780۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْمُرَاوِحِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔''

فوائد: .... (۱) اس سے جہاد کی اہمیت واضح ہوتی ہے اسی لیے اسے ((ذِرْوَةُ سَنَامِهَا)) ''اسلام کے کوہان کی چوٹی قرار دیا گیا ہے۔ (۲) بسا اوقات نماز وغیرہ کو سب سے افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔ تو ان میں تطبیق یہی ہے کہ یہ مختلف اوقات کے لحاظ سے ہے کسی وقت کوئی عمل افضل کسی وقت کوئی یعنی جیسے حالات کا تقاضا ہو۔

2781۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ......

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَبُو جَعْفَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں شک نہ ہو۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''ابوجعفر ایک انصاری تھے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العتق، باب أي الرقاب أفضل (2382)، ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال (246)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الإيمان، باب من قال إن الإيمان هو العمل (26)، ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله أفضل الأعمال (244)

29 ... بَابٌ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

2782۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

2783۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اولاد اور سب لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔"

فوائد: (۱) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہیے تبھی ایمان مکمل ہو سکتا ہے۔ (۲) محبت کا یہ اصول ہے کہ ((إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ .)) "محبت اپنے محبوب کی پیروی کرتا ہے۔" لہٰذا اگر آپ کو کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب ہے تو یقیناً تم متابعتاً اسی کی پیروی کرو گے اور اسی کا حکم مانو گے جس کو آپ زیادہ چاہتے ہیں ایسی صورت میں ایمان میں نقص ورنہ گناہ لازم ہو جائے گا لہٰذا کمال ایمان کے لیے آپ کی محبت سب سے زیادہ دل میں ہونا شرط ہے۔

(۳) حدیث میں ہے: ((مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ .)) (أو كما قال) "جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔" معلوم ہوا اللہ کے نبی ﷺ کی سنت سے پیار ہونا یہ اولین محبت رسول کے لیے ضروری ہے۔

---

❶ [illegible] (13) [illegible] (45)

❷ [illegible] (10) [illegible] (157)

(۴) امام خطابی رحمہ اللہ اس سے اختیاری محبت مراد لیتے ہیں نہ کہ طبعی کیونکہ یہ انسان کے بس سے باہر ہے۔ (تنقیح الرواۃ: ۱/ ۱۰)

[30] .... بَاب أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرٌ

کون سا مومن بہتر ہے؟

2784۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ....

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ . ❶

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا: ”یا رسول اللہ! کون سے لوگ بہتر ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”جن کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔“ اس نے کہا: کون سے لوگ برے ہیں؟ فرمایا: ”جن کی عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہوں۔“

فوائد: ...... (۱) جو جس قدر اعمال کا حامل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی قدر رفعتوں اور عظمتوں کا مالک ہوگا اور کثرت اعمال زیادتی عمر کے بغیر ناممکن ہے سو معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ لمبی عمر انسان کے لیے فائدے کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُمت محمدیہ کو لیلۃ القدر سے نوازا کیونکہ یہ اپنی چھوٹی عمر کی بنا پر سابقہ لمبی لمبی عمروں والے مومنین سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

2785۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . ❷

علی بن زید سے اسی طرح روایت ہے۔

[31] .... بَاب فِي فَضْلِ آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے آخری لوگوں کی فضیلت

2786۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ .....

---

❶ صحیح ۔ دیکھیے: أخرجه الترمذی، کتاب الزہد، باب منه (2330) اس کا شاہد حاکم 339/1 اور بیہقی فی الشعب باب طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ 381/3 میں ہے۔

❷ سند ضعیف: سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي ❶

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابوجمعہ سے کہا جو صحابی ہیں کہ ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو انہوں نے کہا: ہاں میں تم سے بہت عمدہ حدیث بیان کروں گا۔ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ہمارے ساتھ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: ”اے رسول اللہ! کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ ہم ایمان لائے اور آپ کے ساتھ جہاد کیا“ آپ نے فرمایا: ”ہاں، وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔“

فوائد: (۱) ((قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ)) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوجمعہ صحابی رسول تھے کسی ذات کے بارے میں صحابی معلوم ہو جانا اس کی تعریف و ثقاہت کے لیے کافی ہے کیونکہ محدثین و اصولیین کا قاعدہ ہے ((الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُولٌ)) صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں۔ (۲) صحابہ کی سوچ کا محور صرف دینی اعتبار سے بہتر و افضل ہونا ہوتا تھا۔ (۳) صحابہ ﷺ اسلام کے بعد جہاد کو تمام اعمال سے عظیم عمل سمجھتے تھے۔ (۴) جو شخص آپ ﷺ کو بن دیکھے ایمان لائے وہ صحابہ سے بہتر ہے لیکن یہ بہتری مطلق نہیں ہو سکتی کیونکہ ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ)) کسی سنی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ سننے سے بات کا صرف اسی قدر علم ہوتا ہے جتنا جس طرح دیکھنے یا مشاہدہ کرنے سے اس کا اثر دل پر ہوتا ہے۔ اب جب انہوں نے خود نبی کو دیکھا ہے، آپ کی زندگی کا اٹھنے بیٹھنے کا مشاہدہ کیا ہے، آپ پر وحی اور فرشتوں کے نزول اور دیگر نشانیوں کو دیکھا ان کے لیے ایمان لانا آسان ہے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان چیزوں کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ انہوں نے غیب پر ایمان لا کر زیادہ جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے ہٹ کر صحابہ کو دوسروں کی نسبت ہر اعتبار سے برتری حاصل ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) ”میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد غلہ یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ (متفق علیہ)

❶ [illegible] 4/224، 3633، 1604

[32] .... بَابُ فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآن کی حفاظت کرنا

2787۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا. ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے: "میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں۔" بلکہ اسے بھلا دیا گیا تم قرآن کو یاد کرو کیونکہ وہ آدمی کے سینے سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی چوپائے رسی سے نکلتا ہے۔"

فوائد: ..... (۱) اللہ اگر قرآن یاد کرنے کی توفیق دے تو اس کو دہراتے رہنا چاہیے تاکہ وہ بھول نہ جائے کیونکہ عدم توجہی سے قرآن جلد ذہن سے نکل جاتا ہے۔ (۲) قرآن کے بھولنے پر وارد ہونے والی احادیث جن میں اس پر وعید کا ذکر ہے کوئی بھی صحت کے درجے تک نہیں پہنچی لہٰذا اس کے بھولنے پر گناہ تو نہیں البتہ اپنی سستی کی بنا پر بھلا دینے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا جیسا کہ حدیث کے الفاظ اس پر شاہد ہیں کہ آدمی بھولنے کی نسبت اپنی طرف نہ کرے جو اس کی تقصیر ظاہر ہو بلکہ اس کی نسبت شیطان کی طرف کی جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباری، کتاب فضائل القرآن: باب استذکار القرآن و تعاہدہ) کے تحت۔

[33] .... بَابُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

کسی کے لائق نہیں ہے کہ وہ یوں کہے: "میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔"

2788۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایسے نہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر

---

❶ متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب استذکار القرآن وتعاہدہ، ح: 5032۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضائل القرآن وما یتعلق بہ، ح: 1838۔

بن متی۔ ❶

ہوں۔"

فوائد: اس سے معلوم ہوا اپنے آپ کو کسی پیغمبر سے افضل قرار دینا ممنوع ہے حتی کہ آپ نے انبیا کے درمیان بھی تفضیل سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ((لا تخیروا بین الانبیاء)) (متفق علیہ) انبیا کو آپس میں ایک دوسرے سے بہتر قرار نہ دو۔"

[34] ... بَابٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے

2789۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ...

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَأْكُلُ مِنْهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ. ❷

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان کے ذمہ صدقہ ہے۔" لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر وہ طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: "اپنے ہاتھ سے کمائے پھر اس سے کھائے اور صدقہ کرے۔" کہا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ فرمایا: حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔" انہوں نے کہا: اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: "بھلائی کا حکم دے۔" کہا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: "کسی کے ساتھ برائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔"

[35] ... بَابُ مَنْ رَائَى رَائَى اللَّهُ بِهِ

جو ریاکاری کرتا ہے اللہ اسے اس کے ساتھ رسوا کرے گا

2790۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ

حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِيَاءٍ

سیدنا ابو ہند داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: "جو شخص شہرت و نمو

❶ صحیح: أخرجه البخاري في كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى (وإن يونس لمن المرسلين) (3412)

❷ صحیح: أخرجه البخاري في كتاب الزكاة ... (1445) ومسلم في كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف (2330)

وَسُمْعَةٍ رَائَى اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمَّعَ. ❶

کرنے کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا کرنے کے لئے اس کی شہرت کرے گا۔“

[36]..... بَاب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ
مسلمان کی مثال کھیتی کی طرح ہے

2791۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ.........

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَعْدِلُهَا مَرَّةً وَتَضْجِعُهَا أُخْرَى حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى أَصْلِهَا لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْخَامَةُ الضَّعِيفُ. ❷

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کی مثال کمزور کھیتی کی طرح ہے جسے ہوا ہلاتی رہتی ہے ایک دفعہ اسے سیدھا کر دیتی ہے دوسری دفعہ لٹا دیتی ہے حتی کہ اسے موت آ جاتی ہے اور کافر کی مثال اس تنے کی ہے جو اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہے اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی حتی کہ ایک ہی دفعہ وہ اکھڑ جاتا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: خامۃ کا معنی کمزور ہے۔

فوائد: ......(۱) ”الخامة“ جمع خام، خامات۔ تروتازہ گھاس کو کہا جاتا ہے۔ (المنجد مادہ خ، ی، م)......(۲) مومن کا رویہ لچک دار ہونا چاہیے یعنی ایمان پر جما رہنے والا اور حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لینے والا نہ کہ اپنے نظریات میں تعصب کو اپنا لے اور کسی غلطی سے رجوع کرنے کی بجائے اسلام سے ہی جاتا رہے۔

[37]..... بَاب الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ
دنیا سر سبز کھیتی ہے

2792۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.........

---

❶ صحيح: أخرجه احمد 270/5 والطبراني والكبير 319/22 والدولابي في الكنى 60/1

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب المرض، باب في كفارة المرض (5643) ومسلم، كتاب صفة المنافق، باب مثل المؤمن كمثل الزرع ومثل الكافر كشجر الأرز (7025)

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. ❶

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا، پھر میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا ہے جو شخص اسے بے پروائی سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا۔ جو شخص اسے لالچ سے لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

فوائد:... دنیا ایک حسینہ کے روپ میں بدشکل چڑیل ہے۔ اسی لیے قرآن میں اسے متاع غرور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ لہٰذا جو اس کی حقیقت کو سمجھ کر اس کو مد نظر رکھتا ہے اور اس سے بقدر ضرورت لیتا ہے وہ تو اس کے دھوکے سے بچ جاتا ہے اور جو اس کے ظاہری حسن میں کھو کر اس کی حقیقت سے صرف نظر کر لیتا ہے وہ بالآخر ہولناک عیوب کے مہیب گڑھوں تک جا گرتا ہے جن میں گر جانے کے بعد سوائے حسرت و یاس کے انسان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ (اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا.)

[38]..... بَابُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ

زیادہ باتیں کرنا اللہ کو ناپسند ہے

2793۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ...

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَعَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ وَعَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بچیوں کو زندہ درگور کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، روکنے اور مانگنے، زیادہ بولنے، کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے سے منع

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري في كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1472)؛ ومسلم في كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى (29)؛ والترمذي (2463)؛ والنسائي كتاب الزكاة (2530)

السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ. ❶ فرمایا۔

فوائد: (منع وھات) کا معنی ہے کہ خود تو اپنا ہاتھ روکا رہے کسی پر کچھ خرچ نہ کرے لیکن مانگنے سے مطالبہ کرتا رہے یہ غلط ہے۔

[39] .... بَابٌ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

گمراہ پیشواؤں سے متعلق

2794. أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ. ❷

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سب سے زیادہ اپنی امت کے گمراہ پیشواؤں کا خوف رکھتا ہوں۔“

فوائد: معاشرے میں دو طبقے ایسے ہیں کہ اگر وہ سدھر جائیں تو معاشرے کی اصلاح ممکن ہے ورا گر یہ بگڑ جائیں تو سارا معاشرہ بگاڑ کی لپیٹ میں آ جاتا ہے: ایک علماء اور دوسرے اساتذہ۔ حکمران عموماً انہی کی تربیت سے گزر کر اعلیٰ مناصب اور منصب حکومت پر فائز ہوتے ہیں اگر یہ سیدھی راہ پر گامزن ہوں۔

[40] بَابُ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم

2795. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نُصْرَةٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی وہ ظالم ہو یا مظلوم مدد کرو، اگر وہ ظالم ہے تو اسے روکو یہی اس کی مدد ہے اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو۔“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى لا يسألون الناس إلحافا (1477) ومسلم، كتاب الأقضية، باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة (4458).

❷ صحيح: (215) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❸ أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب نصر الأخ ظالما أو مظلوما (2584) والبيهقي، كتاب آداب القاضي، باب القاضي لا يقضي ... 10/137.

[41]..... بَابُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ

دین خیر خواہی ہے

2796۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَنَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالَ قُلْنَا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی ہے۔'' ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ فرمایا: ''اللہ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمان کے رہنما اور عام مسلمانوں کے لئے۔''

[42]..... بَابُ الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرِيبًا

اسلام کی ابتداء غرباء سے ہوئی

2797۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا أَظُنُّ حَفْصًا قَالَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اسلام کی ابتداء غرباء سے ہوئی اور عنقریب وہ غرباء میں لوٹ آئے گا۔'' میرا خیال ہے حفص نے کہا: ''غرباء کے لئے خوش خبری ہو۔'' کہا گیا: ''غرباء کون ہیں؟'' کہا: ''قبیلے کے مسافر لوگ۔''

فوائد:..... (۱) (النزاع) یہ جمع ہے ''النزیع'' سے اس کے معنی مسافر و اجنبی ہوتا ہے۔ اور ''نزاع القبائل'' قبائل کے پڑوس میں رہنے والے اجنبی لوگوں پر بولا جاتا ہے۔ (المنجد مادہ نزع) (۲) مسلم میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں (کما بدأ) کے بعد (فطوبی للغرباء) کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔ (۳) ابتداء اسلام میں مسلمانوں کی قلت کی بنا پر انہیں معاشرے میں اجنبی سمجھا جاتا تھا آخر دور

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدین النصیحة (194)، وأبو داؤد، کتاب الأدب، باب في النصیحة (4944)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الإسلام بدأ غریبا وسیعود کما بدأ وهو یأرز بین المسجدین (372)، وابن ماجه، کتاب الفتن، باب بدأ الإسلام غریبا (3986)

میں پھر اسلام کے ماننے والے تھوڑے رہ جائیں گے اور معاشرے میں اجنبی اجنبی سے محسوس ہوں گے حتی کہ وہ سکڑتے ہوئے مدینہ تک محدود ہو جائیں گے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے: ((إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا .)) ”یقیناً ایمان مدینہ کی طرف سکڑ آئے گا جس طرح سانپ اپنی بل کی جانب سکڑ آتا ہے۔“

[43]..... بَابٌ فِي حُبِّ لِقَاءِ اللّٰهِ

اللہ سے ملاقات کو پسند کرنا

2798۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ ❶

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی بیوی نے کہا: ”ہم موت کو نا پسند کرتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ بات نہیں ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضا مندی اور عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اسے اپنے اگلے انجام سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو اسے اپنے اگلے انجام سے زیادہ کوئی چیز بری معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔“

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه (6507) ومسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب من أحب ذكر الله أحب الله لقاءه ... (6861)

[44]..... بَاب فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ

اللہ کے لیے محبت کرنا

2799۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ فرمائے گا: ”میری عظمت کی خاطر محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا آج میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے۔“

فوائد: ..... (۱) حدیث میں سات افراد کا ذکر آتا ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ مرحمت فرمائیں گے کہ جس دن عرش کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا جب کہ اس حدیث میں اختصاراً ان میں سے فقط ایک کا ہی تذکرہ کیا گیا ہے۔ (۲) اللہ کے لیے محبت یہ ہے کہ اس کے محبوب بندوں سے پیار کیا جائے ان کی محبت کو دل میں بسایا جائے یہ گویا محبوب کی ذات سے نہیں بلکہ اس کی صفات جو کہ عبادت وریاضت کی اس نے بنائی ہوئی ہیں ان سے محبت ہے جس کی قدر کرتے ہوئے اللہ اس سے یہ کریمانہ سلوک کرے گا۔ (اللهم و فقنا لذلك)

[45]..... بَاب لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے

2800۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ إِحْسَانًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے اگر کوئی نیک ہو تو شاید وہ زیادہ نیکیاں کر لے اگر وہ برا ہے تو شاید توبہ کر لے۔“

فوائد: ..... موت کی تمنا یہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ایک تو جو صریح وجہ ہے وہ حدیث میں وارد

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی الله (6494)

تو پچھی ہے نیز یہ گویا اللہ کے عطیے کی ناقدری بھی ہے۔صراحتاً موت کی طلب حرام ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے ہاں اگر کوئی ایسی مجبوری پڑ گئی ہے کہ انسان کو موت کے علاوہ اس سے چھٹکارے کا کوئی حل سجھائی نہیں دے رہا تو پھر آپ ﷺ نے ان الفاظ کے استعمال کی اجازت دی ہے کہ بندہ کہے: ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ .))(متفق علیہ) ''اے اللہ! مجھے جب تک میرے لیے میری زندگی بہتر ہے تب تک زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے فوت کر لینا۔''

[46]..... بَابٌ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہیں''

2801۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ......

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ وَهْبٌ بِالسَّبَّاحَةِ وَالْوُسْطَى. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں اور آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کی طرف اشارہ کیا۔''

[47]..... بَابٌ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

نبی ﷺ کا قول ''تم آخری امت ہو''

2802۔ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ......

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ آخِرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ. ❸

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''تم سے ستر امتیں پوری ہو گئی ہیں تم آخری امت ہو اور اللہ کے نزدیک معزز ہو۔''

---

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب المرضى، باب تمني المريض الموت (7235)؛ النسائي، كتاب الجنائز، باب تمني الموت (1818)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بعثت أنا والساعة كهاتين (6504)؛ ومسلم، كتاب الفتن، باب قرب الساعة (7330)

❸ حسن: أخرجه أحمد 5/3-5؛ الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب (4) ومن سورة آل عمران (1300)؛ وابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم (4288)

[48]..... بَاب فِي فَضْلِ أَهْلِ بَدْرٍ
اہل بدر کی فضیلت

2803۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ فَغَمَزَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّهُ وَإِنَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالُوا بَلَى قَالَ فَلَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. ❶

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فلاں کہاں ہے؟“ اس آدمی نے اسے برا کہا: وہ ایسا اور ایسا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ جنگ بدر میں موجود نہ تھا“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں“ آپ نے فرمایا: ”شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کی طرف متوجہ ہو کر یہ فرمایا ہو:“ (آج کے بعد) تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“

[49]..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَقُولَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا
”فلاں فلاں ستارے کی بدولت بارش ہوئی“ کہنا ممنوع ہے

2804۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ حَبَسَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ أُمَّتِي عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ هُوَ بِنَوْءِ مِجْدَحٍ قَالَ الْمِجْدَحُ كَوْكَبٌ. ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ میری امت سے دس سال تک بارش روک لے پھر بارش برسائے تو ایک گروہ اس کا انکار کرے گا اور وہ کہیں گے: ”یہ بارش ”مجدح“ ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے۔“ راوی کہتا ہے: ”مجدح ستارے کو کہتے ہیں اسے دبران بھی کہا جاتا ہے۔“

فوائد: (۱) بارش برسانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، اگر وہ اسے روک لے تو کوئی بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔ (۲) اصل مؤثر اور عامل ذات اللہ وحدہ ہی کی ہے مادی اسباب فقط ایک بہانہ ہیں ورنہ ان

---

❶ حسن: أخرجه بو يادہ تحفة الاشراف في تحفة (4654)

❷ جيد: صحيح ابن حبان (6130)

کا پایا جانا مسبب کے وجود کے لیے ضروری نہیں بلکہ اس کا انحصار اللہ کی ذات پر ہے۔ (۳) کسی بھی قسم کے غضب یا رحمت کے لیے مادی سبب کو اصل مؤثر قرار دینا شرک ہے۔

[50] بَابُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

نیکی کا دس گناہ ثواب ہے

2805۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....

عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَعُودُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ❶

عیاض بن غطیف کہتے ہیں ہم ابوعبیدہ بن جراح کے پاس ان کی عیادت کے لیے آئے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا: ”ایک نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔“

[51] بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

خوشامد کرنے والے کے متعلق وعید

2806۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ شَرِيكٌ وَرُبَّمَا قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَنْظَلَةَ

عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ ❷

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”دنیا میں جو خوشامد کرتا ہے قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں لگائی جائیں گی۔“

فوائد: (۱) ”ذوالوجہین“ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو ضمیر میں موجود بات کے برعکس بات کرے۔ (منجد مادہ وجہ) (۲) خوشامد کرنے والا انسان یقینا خودغرض ہوتا ہے جو کسی کی جھوٹی تعریف کر کے اپنا کام نکلوانا چاہتا ہے۔ اس کو صرف اپنی غرض سے مطلب ہے اگلے کا بے شک نقصان ہی ہو لہٰذا ایسے بندے کو مذکورہ وعید کی روشنی میں اپنا انجام یاد رکھنا چاہیے۔

---

❶ حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد بسند حسن

❷ صحيح: أخرجه أبو داود، كتاب الأدب، باب في ذي الوجهين (4873)

[52]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ''الٰہی جسے میں نے لعنت کی یا برا کہا ہو اسے رحمت کر''

2807۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں انسان ہوں لہٰذا جس مسلمان کو میں نے لعنت کی یا اسے برا کہا یا اسے مارا ہو اسے اس کے لئے بخشش اور رحمت اور قربت کا باعث بنا جس کی بنا پر قیامت کے دن مجھے تیری قربت حاصل ہو۔''

2808۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ .....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَرَحْمَةً. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔ مگر اس میں بخشش کی جگہ پاکی اور رحمت کا لفظ ہے۔

[53]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ''اگر میرے لئے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں کچھ بھی چھوڑ دینا پسند نہیں کرتا''

2809۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ جَبَلَ أُحُدٍ لِي ذَهَبًا أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتُ عِنْدِي دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ إِلَّا لِغَرِيمٍ. ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میں یہ بات پسند نہیں کروں گا کہ قرضدار کے قرض کے علاوہ ایک دینار یا آدھا دینار چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔''

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب من لعنه النبي ﷺ أو سبه أو دعا عليه (6559)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب من لعنه أو سبه أو دعا عليه (6560)

❸ جید: سعید بن حدیث کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ أخرجه أحمد 5:146-149

فوائد: ...... مال رکھنا اسے جمع کرنا اسلام میں قطعی معیوب نہیں بشرطیکہ اس میں سے حقوق کی ادائیگی ہوتی رہے ورنہ وہ وبال جان ہوگا مثلاً زکوۃ وصدقات کا آدمی اہتمام کرتا رہے بلکہ اس کام کی نیت کرکے مال اکٹھا کرنا ثواب کا کام ہے۔ مسلم میں حدیث ہے: ((ان اللّٰه یحب العبد التقی الغنیّ الخفیّ)) ''یقیناً اللہ تعالیٰ متقی امیر اور گم نام آدمی کو پسند کرتا ہے۔''

صاحب مشکوۃ نے اس پر باب باندھا ہے: ((باب استحباب المال والعمر للطاعة)) ''مال وعمر کا طاعت کے لیے ہونا مستحب ہے۔'' لہٰذا معلوم ہوا کہ مال کو اپنے پاس رکھنا معیوب نہیں، ہاں اتنا ضروری ہے کہ مال پاس ہو تو اس کی دیکھ بھال کرنا اس کو بڑھانے کی فکر میں رہنا یہ انسان کو بسا اوقات غفلت میں مبتلا کر دیتا ہے لہٰذا آپ فقر کو ہی پسند رکھتے تھے تاکہ بندہ مال ودولت کے جھنجھٹ سے بچ کر زیادہ وقت اطاعت الٰہی میں صرف کر سکے، سو اس روایت کو بیان کرنے والے صحابہ رسول بھی ساری عمر آپ کی اسی سیرت کو اپنائے رہے اور فقر کی حالت میں ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

[54]..... بَابٌ فِي الْمُوبِقَاتِ
ہلاک کرنے والے افعال

2810۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ......

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ قُرْطٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ أُمُورًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ فَذُكِرَ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ صَدَقَ فَأَرَى جَرَّ الْإِزَارِ مِنْ ذَلِكَ ❶

حمید بن ہلال کہتے ہیں عبادۃ بن قرط نے کہا: ''تم لوگ بعض ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں حالانکہ ہم اسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہلاک کرنے والے افعال میں شمار کرتے تھے۔'' محمد یعنی ابن سیرین سے کہا گیا انہوں نے کہا: اس نے سچ کہا۔ میرے نزدیک تہبند نیچے لٹکانا بھی انہیں سے ہے۔

[55]..... بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
بخار دوزخ کے جوش سے ہوتا ہے

2811۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ......

---

❶ صحیح: أخرجه أحمد 3/ 370، 5/ 89 دیر مجمع الزوائد (404) میں خدری کی حدیث کی شاہد بھی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ الْحَفَظَةَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ فَقَالَ اكْتُبُوا لِعَبْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ مَا كَانَ مَحْبُوسًا فِي وِثَاقِي. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان بدنی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں سے فرماتا ہے: ''میرا بندہ جب تک میری بندش میں قید ہے ہر دن اور رات میں اس کے لئے ویسی ہی نیکی لکھو جیسی وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔''

[57] ... بَابُ أَجْرِ الْمَرِيضِ — مریض کا اجر

2813۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حُطَّ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ کو بخار تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھ کر کہا: ''یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت بخار ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔'' میں نے کہا: ''اس کے بدلہ میں آپ کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔'' آپ نے فرمایا: ''جی ہاں' جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچی ہو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

فوائد: ...(۱) آپ ﷺ کو بخار دو آدمیوں کے برابر ہوتا تھا۔ (۲) جو ذات خود مصائب کا شکار ہو وہ دوسروں کی مصیبتوں کا مداوا نہیں کر سکتی ہے لہٰذا آپ مختار کل نہ ہوئے جب آپ مختار کل نہیں تو پھر کوئی دوسرا کیسے اس مقام پر فائز ہو سکتا ہے، چاہے وہ کتنا بڑا ولی ہی کیوں نہ ہو۔ (فافهم و تدبر زادك الله فهما)

(۳) مومن کی کوئی حالت بھی خیر سے خالی نہیں اس کی ایک ایک مصیبت اس کی ترقی کا زینہ بن جاتی ہے۔

❶ متفق عليه أخرجه البخاري، كتاب المرضى، باب شدة المرض (5647) ومسلم، كتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه (6504)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب المرضى، باب شدة المرض (5647) ومسلم، كتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه (2571)

|58| بَابٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

2814۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں کرتا ہے۔"

2815۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يُرَى الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَى فِي وَجْهِكَ بِشْرًا لَمْ نَكُنْ نَرَاهُ قَالَ أَجَلْ إِنَّ مَلَكًا أَتَانِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ بَلَى ❷

سیدنا عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرے پر خوشی تھی کہا گیا: یارسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر ایسی خوشی دیکھ رہے ہیں جو پہلے نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا: "جی ہاں! ایک فرشتے نے میرے پاس آ کر مجھ سے کہا: یا محمد! آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک بار آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار رحمتیں نازل کروں گا۔ جو شخص آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔" میں نے کہا: "کیوں نہیں۔"

2816۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (911)، وأبو داود، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار (1530)، والنسائي، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (1295)

❷ جيد: أخرجه النسائي، كتاب السهو، باب فضل التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم (1282)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو روئے زمین پر گھومتے رہتے ہیں مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔''

[59] ... بَاب فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے ناموں کے متعلق

2817۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ ❷

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں میں ماحی ہوں اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر مٹاتا ہے اور میرا نام حاشر ہے لوگ میرے پیچھے جمع ہوں گے اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔''

فوائد: ... (۱) آپ ﷺ کے کئی نام ہیں کچھ ذاتی اور کچھ صفاتی جیسا کہ حدیث میں بھی اشارہ موجود ہے کہ آپ کے ذاتی نام محمد اور احمد کی تفصیل بیان کی گئی جب کہ صفاتی نام کی ساتھ ہی توجیہ و تفسیر کر دی گئی ہے۔ (۲) اس کے علاوہ بھی آپ کے بہت سے نام ہیں جو کہ یہاں ذکر نہیں ہوئے جیسے قرآن میں مذکور ہیں مثلاً مزمل، مدثر وغیرہ۔

[60] بَاب فِي أَكْلِ السُّحْتِ

حرام کھانے کے متعلق

2818۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ

---

❶ صحیح: ... (91[illegible])

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب المناقب، باب ما جاء فی أسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (3532) ومسلم، باب فی أسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم (6058)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ شخص ہرگز داخل نہیں ہوگا جس کا گوشت حرام سے بنا ہوا ہو۔"

[61] ... بَابُ الْمُؤْمِنِ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

مومن کے لئے ہر کام میں اجر ہے

2819۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ ضَحِكَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ عَجَبًا مِنْ أَمْرِ الْمُؤْمِنِ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ إِنْ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرُهُ لَهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنَ. ❷

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ مسکرائے اور فرمایا: "تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟" لوگوں نے کہا: آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا: "مسلمان کی حالت عجیب ہے اس کی ہر بات اچھی ہے اگر اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے نیکی ہوتی ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے نیکی ہے۔ اور مومن کے علاوہ کوئی نہیں جس کی ہر بات نیکی ہو۔"

[62] ... بَابُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ

اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو ......

2820۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ عَلَيْهِ أَمْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ وہ آپ پر نازل

---

❶ اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان (1723)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الزهد، باب المؤمن أمره كله خير (7425)

شَيْئًا يَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. ❶

ہوں تھی یا آپ کا فرمان تھا وہ یہ تھی: ''اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو میدان ہوں تو وہ ان کے ساتھ تیسرا بھی تلاش کرے گا مٹی کے علاوہ کسی چیز سے انسان کا پیٹ نہیں بھرتا' جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ توبہ قبول کرتا ہے۔''

فوائد: انسان جس قدر مال حاصل کرتا جاتا ہے اسی قدر اس کی حرص مزید بڑھتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ ہر کام سے بیگانہ ہو کر دنیاوی مال کے حصول کو ہی اپنا ہدف و آرزو بنا لیتا ہے حالانکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ)) (مسلم) ''اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں فقط اس قدر ہے کہ انسان انگلی دریا میں ڈبوئے اور دیکھے کہ اس کو کتنا پانی لگا ہے۔ گویا کس قدر غافل ہے یہ شخص کہ اتنی عظیم شے کے مقابلے میں کس قدر حقیر شے کا انتخاب کئے ہوئے ہے۔ یہ دولت کی حرص وہوس انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی جب کہ اس کے بالمقابل حقیقی کامیابی وہ ہے جس سے آپ نے آگاہ فرمایا۔ ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)) (مسلم) ''تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اسلام قبول کر لیا اور اسے پورا پورا رزق دے دیا گیا اور اللہ نے اسے اپنی عطا پر قناعت دے دی۔'' حقیقت میں قناعت ہی اصل دولت و غناء ہے کہ جس کے حاصل ہو جانے پر بندہ غنی ہو جاتا ہے ورنہ خزانے بھی مل جائیں تو انسان فقیر ہی رہتا ہے اور اس کی فقیری ختم ہونے میں نہیں آتی۔ (اللّٰهم قنّعنا على عطائك)

[63] ... بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقَصَصِ
وعظ کہنے کی ممانعت

2821 حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ...

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ إِنَّا كُنَّا نَسْمَعُ مُتَكَلِّفٌ فَقَالَ

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وعظ وہ کرتا ہے جو امیر یا ماخت ہو یا وہ جسے میری طرف سے اجازت ہو۔ وہ شخص جو شہرت چاہتا ہوں۔''

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثا (2412)

هَذَا مَا سَمِعْتُ. ❶

میں نے عمرو بن شعیب سے کہا: ہم نے "شہرت" کی جگہ "تکلف" کا لفظ سنا ہے انہوں نے کہا: "میں نے یہ نہیں سنا۔"

فوائد: معلوم ہوا کہ امیر جب چاہے عوام سے مخاطب ہو کر انہیں نصیحت کر سکتا ہے یا اگر وہ کسی کو نامزد کر دے اسے نصیحت کرنے کے لیے آگے کھڑا کر دے اس سے ہٹ کر اگر کوئی خود آگے بڑھ کر خود مسند ارشاد پر فروکش ہو کر لوگوں کو وعظ شروع کر دیتا ہے تو یہ سراسر خود نمائی اور ریا ہے، جہاں یہ بندہ اپنے اعمال کو برباد کرتا ہے، وہیں مخاطبین کی بلا وجہ سمع خراشی کرتا ہے، ہاں البتہ اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو کوئی برا کام ہوتا دیکھتا ہے یا لوگوں کا جم غفیر دیکھ کر اس موقع کو دعوت کے لیے ساز گار پاتا ہے تو وہ انہیں نصیحت آموز باتیں بتا دیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کفار کی مجالس میں جا کر انہیں وعظ ارشاد کیا کرتے تھے۔

[64] بَاب فِي الرُّخْصَةِ وعظ کرنے کی اجازت

2822۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ .....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرْدُوسًا وَكَانَ قَاصًّا يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأَنْ أَقْعُدَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ قَالَ قُلْتُ أَيُّ مَجْلِسٍ يَعْنِي قَالَ كَانَ حِينَئِذٍ يَقُصُّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ هُوَ عَلِيٌّ. ❷

عبدالملک بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ کردوس (واعظ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی:

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرا اس محفل میں بیٹھنا میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس سے مراد کون سی مجلس ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: وہ مجلس جس میں آپ نے وعظ کیا ہو۔

امام دارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابی سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

❶ صحیح لغیرہ: أخرجه أحمد 178/3؛ مجمع الزوائد (921-922، 923)

❷ إسنادہ ضعیف: اور دیکھئے حدیث نمبر (924، 745)

فوائد: قصہ گوئی اگر خرافات اور جھوٹ سے پاک ہو تو یہ بڑی مفید چیز ہے کیونکہ قصہ گزشتہ واقعہ یا انسان کی توجہ مبذول کرانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ قرآن میں بھی اکثر واقعاتی انداز اختیار کیا گیا ہے جیسا کہ سابقہ انبیا اور ان کی قوموں کے واقعات اسی طرح یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو "احسن القصص" بہترین بیان" قرار دیا گیا ہے۔ میں نے خود ایک مجلس کا مشاہدہ کیا جو کہ جید علمائے کرام پر مشتمل تھی اور وہ ایک قاص (قصہ گو) کی تقریر سن کر ہچکیاں لے کر رو رہے تھے جو کہ اس کی تاثیر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

65۔۔۔ الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ كَمَجْرَى الدَّمِ

شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے

2823۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ...

عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَإِنَّمَا سَمِعْتُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ كَمَجْرَى الدَّمِ)) قَالُوا: وَمِنْكَ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ)) ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان عورتوں کے پاس مت جاؤ جن کے شوہر گھر میں نہیں ہیں کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے۔" لوگوں نے پوچھا: آپ کے جسم میں بھی؟ آپ نے فرمایا: "جی ہاں لیکن اس کے متعلق اللہ نے میری مدد کی تو وہ فرمانبردار ہو گیا۔"

66۔۔۔ بَابُ فِي أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً

لوگوں میں سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والے شخص کا بیان

2825۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَابَةٌ زِيدَ صَلَابَةً وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے پوچھا گیا "لوگوں میں سب سے زیادہ کون آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے۔" آپ نے فرمایا: "انبیاء پھر جو ان کے قریب ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں مضبوط ہو

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب [illegible] [6133] [illegible] (7420)

خَفَّفَ عَنْهُ وَلَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَا لَهُ خَطِيئَةٌ)) ❶

تو مضبوطی اور بڑھ جاتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہو تو وہ اس سے بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ آدمی کا مسلسل امتحان ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ بے گناہ ہو کر زمین پر چلتا ہے۔"

فوائد:...... ایک سمجھدار آدمی کی علامت ہے کہ وہ اپنے قریبی چاہنے والے کو ٹھونک بجا کر دیکھتا ہے کہ وہ فی الواقع اس کے ساتھ مخلص ہے یا فقط آسائشوں کا ساتھی ہے اور ضرورت پڑنے پر بھاگ جانے والے ہیں ایسے ہی اللہ بھی اپنے محبوبوں، بندوں کو آزما کر ان کی چھان پھٹک کرتا ہے اگر وہ ڈٹے رہیں تو ان کو مزید اپنے قرب سے ہمکنار کرتا ہے اور انہیں اپنے لیے خاص کر لیتا ہے لہٰذا مومن بندے کو اول تو آزمائش سے پناہ مانگنی چاہیے لیکن اگر آزمائش آ پڑے تو پھر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اسے اپنے لیے قرب کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔

[67] ... بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُطْرُونِي

نبی ﷺ کا فرمان: مجھے حد سے نہ بڑھاؤ

2826۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُطْرُونِي كَمَا تُطْرِي النَّصَارٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَلٰكِنْ قُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ)) ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حد سے نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کو حد سے بڑھاتے ہیں۔ البتہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔"

فوائد:...... قرآن میں ہے ﴿وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے اس کے وجود سے نکلنے والا اس کا ایک حصہ ہے چنانچہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ایسی غلو کاری اور افراط پروازی سے روک دیا کہ کہیں تم بھی اندھی عقیدت میں مبتلا ہو کر حق سے روگردانی نہ کرنے لگو جب کہ ہمارے کچھ بھائیوں نے تعلیمات نبوی کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور اہل کتاب کی روش کو اپناتے ہوئے آپ ﷺ کو اللہ کا حصہ قرار دے دیا کہا کہ آپ ﷺ نور من نور اللہ ہیں (نعوذ باللہ) حالانکہ اللہ کا واضح فرمان ہے ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ نہ اس سے کچھ نکلا اور نہ وہ خود کسی سے نکلا ہے چنانچہ اس کی رو سے

❶ صحیح: أخرجه الترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في الصبر على البلاء (2398) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء (4023)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الأنبياء، باب ﴿واذكر في الكتاب مريم﴾ (3445)

احتراز برتنا چاہیے اور آپ کی واضح تعلیم (عبداللہ) اللہ کا بندہ اس کو تسلیم کر لینا ہی باعث خیر ہے نیز مشرکین مکہ کا آپ ﷺ پر اعتراض ہی یہ تھا کہ ہماری طرح بشر بندے ہیں اگر آپ کوئی نورانی مخلوق، فرشتے ہوتے تو ہم آپ کی نبوت کو تسلیم کر لیتے۔ علينا البلاغ و عند الله رشاد

[68]..... بَاب إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ

یقیناً اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں

2827۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ)). [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے رحمت کے سو حصے کئے اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور زمین میں ایک حصہ بھیجا جس کی بدولت لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ حتی کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے اٹھا لیتا ہے تاکہ اس خوف سے کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔''

فوائد:..... جب اس رحمت کے سویں حصے میں سے رحم کچھ حصہ حاصل کر کے ماں اپنے بچے پر اس قدر رحیم ہو سکتی ہے تو وہ الرحمن والرحیم ذات اپنی مخلوق کے حق کس قدر شفیق و رحیم ہوگی سو اس کے باوجود رحمت الٰہی سے محروم ہو کر جہنم کا ایندھن بن جانا انتہائی خسارے کا باعث ہوگا

[69]..... بَاب مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ

نیکی کا ارادہ کرنے والے شخص کا بیان

2828۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ ......

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کیا' فرمایا: ''تمہارا رب مہربان

---

[1] صحيح: أخرجه مسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله (6906) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة (4293)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ رَحِيمٌ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ وَاحِدَةً أَوْ يَمْحُوهَا وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ)). ❶

ہے: جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اگر وہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک (یا اس سے بھی) کئی گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے مگر ارتکاب نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے کرتا ہے تو ایک برائی لکھی جاتی ہے یا وہ اسے مٹا دیتا ہے اور اللہ کے ہاں وہی ہلاک ہوتا ہے جو خود ہلاک ہونا چاہتا ہے۔"

[70]... بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے

2829- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِمْ قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). ❷

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: "یا رسول اللہ! آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ان کی طرح عمل نہیں کر سکتا" آپ نے فرمایا: "اے ابوذر (رضی اللہ عنہ) تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو" میں نے کہا: "میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔" آپ نے فرمایا: "تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔"

[71]... بَابُ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى

اس چیز کا بیان کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے

2730- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ

---

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو بسيئة، رقم: 6491، ومسلم كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة، رقم: 335

❷ صحيح: أخرجه أبو داؤد، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، رقم: 5126

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَلْقَانِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَقِيتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تُذْنِبْ حَتَّى يَبْلُغَ ذَنْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرُ لَكَ وَلَا أُبَالِي)) . ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو اس سے پہلے تو جس حالت پر بھی ہوا میں تجھے بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو بھری ہوئی زمین بھی گناہوں کی لے کر مجھ سے ملے گا تو میں اسی کے برابر بخشش لے کر تجھ سے ملوں گا مگر جبکہ تو نے میرے ساتھ شریک نہ کیا ہو تو، اے ابن آدم! اگر تو گناہ کرے حتیٰ کہ تیرے گناہ آسمان کے برابر ہو جائیں۔ پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔“

فوائد:..... (۱) شرک ناقابل معافی جرم ہے حتیٰ کہ اللہ اپنے رسول کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو ”لَيَحْبَطَنَّ عملك“ آپ کے عمل بھی لازماً ضائع ہو جائیں (اعاذنا الله منه) (۲) اللہ کی رحمت کے سبب بڑے بڑے گناہوں کی بخشش کی امید کی جا سکتی ہے بشرطیکہ سیئات میں شرک کی شمولیت نہ ہو۔

[72]..... بَابٌ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ
نیکی اور گناہ کے متعلق

2831۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الْقَاضِي ..

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَعْلَمَهُ النَّاسُ)). ❷

نواس بن سمعان کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اچھا اخلاق نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے تو اس بات کو برا سمجھے کہ لوگوں کو اس کا علم ہو۔“

---

❶ حسن: أخرجه أحمد 5/172، 5/148 اور ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے كتاب الدعوات، باب فضل التوبة والاستغفار (3534)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تفسير البر والإثم (رقم 6463) والترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في البر والإثم (رقم 2389)

فوائد:...... اس حدیث کا تعلق جوامع الکلم سے ہے کہ آپ ﷺ نے کوزے میں دریا کو سمو دیا کہ اللہ نے ایک صالح الفطرت انسان کے اندر ضمیر ایک ایسی چیز رکھی ہے جو کہ فعل محمودہ و سیئہ میں تفریق کر دیتا ہے لہٰذا نیکی اچھا اخلاق اور برائی وہ جس کو انجام دیتے ہوئے ضمیر مضطرب ہو جائے اور تو اسے لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرے لیکن شرط یہ ہے کہ ضمیر زندہ ہو۔

2832۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ۔ ❶

نواس بن سمعان کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

[73] ...... بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کا بیان

2833۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)). ❷

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو اس سے برائی مٹ جائے گی۔ اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

فوائد:...... برائی کرنے سے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے جیسا کہ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ برائی سرزد ہو جانے پر فوری نیکی کر ڈالی جائے تو وہ اس نقطے کو صاف کرنے کا باعث ہوگی بعینہ کہ جس طرح قلم سے کوئی حرف غلط لکھ دیا جائے تو اسے ربڑ سے فوری مٹا دیا جاتا ہے۔

2834۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ قوی بشواهده: أخرجه الترمذي، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معاشرة الناس (1987)

أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)). ❶

74- ... بَابٌ فِي الرِّفْقِ
نرمی سے پیش آنے کا بیان

2835- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے جو ثواب نرمی کرنے پر دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا۔''

2836- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)). ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

فوائد: ..... ''رفق'' نرمی یا انسانیت کا ذریعہ ہے اس سے آراستہ انسان معاشرے میں محبوب خلائق اور اللہ کے ہاں بڑا معزز ہوتا ہے لہٰذا اپنی شخصیت کو ہر وقت ایسے اعلیٰ اخلاق سے مزین کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

[75] بَابٌ فِيمَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَصَبَرَ
نظر ختم ہونے پر صبر کرنے کا بیان

2837- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

2837- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی دو محبوب چیزیں چلی جائیں وہ صبر کرے اور

❶ حسن: أخرجه ابو داود كتاب السنة باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه 4682، وأحمد [illegible] 518/2
❷ صحيح: أخرجه أبو داود كتاب الأدب باب في الرفق 4807، وأحمد 87/4
❸ متفق عليه: أخرجه البخاري كتاب الأدب باب الرفق في الأمر كله 6024، ومسلم [illegible] (2165)

واحتسب لم أرض له بثواب دون الجنة.

کی امید رکھے تو اسے اس کے بدلے میں جنت دی جائے گی۔

[76]…… بَابٌ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ الرَّعِيَّةِ

رعیت میں انصاف کرنے کا بیان

2838۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ: جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ ……

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ بِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». ❶

سیدنا حسن کہتے ہیں عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی عیادت کی جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ تو معقل نے ان سے کہا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اگر مجھے علم ہوتا کہ میری زندگی ابھی باقی ہے تو میں اسے بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ”جس آدمی کو اللہ رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ رعیت کی خیانت کرتے ہوئے مرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“

[77]…… بَابٌ فِي الطَّاعَةِ وَلُزُومِ الْجَمَاعَةِ

امیر کی اطاعت اور جماعت کے ساتھ رہنے کا بیان

2839۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زُرَيْقُ بْنُ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ:

سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تمہارے اچھے سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تمہارے برے سردار وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم ان پر لعنت

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأحكام، باب من استرعى رعية فلم ينصح (6731-6732) [illegible]
تحقيق الداراني 2361

تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)) قُلْنَا أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيُنْكِرْهُ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)). قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ آللّٰهِ يَا أَبَا الْمِقْدَامِ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ آللّٰهِ لَسَمِعْتُ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ. ❶

کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔" میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسی حالت میں ہم برائی اختیار نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ مگر جو شخص اپنے حاکم کو اللہ کی نافرمانی کا کام کرتے ہوئے دیکھے اسے چاہیے کہ اسے برا جانے اور اس کی فرمانبرداری سے ہاتھ نہ کھینچے۔" ابن جابر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومقدام! اللہ کی قسم یہ حدیث تم نے مسلم بن قرظہ سے سنی؟ تو وہ قبلہ رو ہو کر دونوں زانوؤں کو موڑ کر بیٹھے اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے مسلم بن قرظہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے اپنے چچا عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

فوائد: ...... (۱) بہترین ائمہ حکمران وہ ہے جو عوام سے محبت کریں اور عوام ان سے جب کہ بد ترین وہ جو عوام سے خار کھاتے ہوں اور عوام ان سے (۲) حکمران اگر معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو تب بھی اس کی اطاعت لازم ہے البتہ اس کی برائی سے نفرت کی جائے گی (۳) حکام کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک وہ نماز کو قائم کرتے رہیں اگر وہ اس میں سستی برتیں تو ان کی لازم نہیں لیکن یاد رہے ایسی صورت میں اگر صالحین اتنی قوت واستعداد رکھتے ہیں کہ وہ ایسے حکمرانوں کو اپنے سروں سے اتار سکیں تو فبہا ونعمت۔ ورنہ وہ اصلاح احوال کی حتی الوسع کوشش کرتے رہیں اور کسی ایسے انتشار کا سبب نہ بنیں جو مسلمانوں کے گلے کو تقسیم کر دے اور کفار کو اپنی ریشہ دوانیوں کا موقع ملے۔

[78]..... بَابٌ فِي نَفْخِ الصُّورِ
صور پھونکے جانے کا بیان

2840۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرٍ

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب خيار الأئمة وشرارهم (4781)

بْنِ شَغَافٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الصُّورِ فَقَالَ: ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے صور کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ''وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔''

[79] ... بَابٌ فِي شَأْنِ السَّاعَةِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَعَالَى

قیامت کی حالت اور رب تعالیٰ کے نزول کا بیان

2841۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ......

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا۔ پھر فرمائے گا: ''میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

2842۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ: ((ذَاكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ يَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ بِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے پوچھا گیا: مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر اترے گا اور وہ تجلی کی وجہ سے اس طرح چرچرائی ہوگی جیسے نیا پالان چرچراتا ہے حالانکہ وہ اتنی کشادہ ہوگی جتنی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنوں کے لائے جاؤ گے تو سب سے پہلا شخص جسے لباس پہنایا جائے گا وہ سیدنا ابراہیم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میرے خلیل کو لباس پہناؤ'' تو

❶ صحیح: أخرجه أبو داود، كتاب السنة، باب في ذكر البعث والصور (4742)، والترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الزمر (3344)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب والأرض جميعا قبضته يوم القيامة (4812)

بِيضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ)) ❶

جنت سے دو (سفید) چادریں لائی جائیں گی پھر مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ کے دائیں طرف ایسے مقام میں کھڑا ہوں گا کہ پہلے اور بعد والے تمام لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔"

فوائد: ...... قیامت کو سب سے پہلے ابراہیم خلیل علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ یہ نمرود کی طرف سے آپ کو آگ میں پھینکے جانے پر جو آپ کے کپڑے جل گئے تھے ان کا بدلہ ہوگا۔ دیکھیے فتح 11/384

[80] ... بَابُ النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

2843۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ:

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ)) قَالُوا لَا قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا بادل نہ ہوں تو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تم کوئی تنگی محسوس کرتے ہو؟" انہوں نے کہا: نہیں اے رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا: "اگر مطلع ابر آلود نہ ہو تو تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی تنگی ہوتی ہے؟" انہوں نے کہا: "نہیں" آپ نے فرمایا: "تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔"

[81] ... بَابٌ فِي صِفَةِ الْحَشْرِ

میدان حشر کا بیان

2844۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ

---

❶ سندہ ضعیف ... عثمان بن عمیر ... 10/354-355

❷ صحیح، أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب فضل السجود، 806۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴾ [الأنبياء: ١٠٤]. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! بے شک تم اللہ تعالیٰ کے پاس ننگے جسم اور ننگے بدن والے اکٹھے کئے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی: ”جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی حالت میں لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم اسے پورا کرنے والے ہیں۔“ (انبیاء:۱۰۴)

[82]..... بَابٌ فِي سُجُودِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مومنین کے سجدہ کرنے کا بیان

2845۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ.....

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ نَادَى مُنَادٍ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى النَّاسُ عَلَى حَالِهِمْ فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ مَا بَالُ النَّاسِ ذَهَبُوا وَأَنْتُمْ هَا هُنَا فَيَقُولُونَ نَنْتَظِرُ إِلٰهَنَا فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ إِذَا تَعَرَّفَ إِلَيْنَا عَرَفْنَاهُ فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقِهِ فَيَقَعُونَ سُجُودًا فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴾ يَبْقَى كُلُّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ہی جگہ پر جمع کرے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: ”سب لوگ اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہو جائیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔“ تو سب لوگ ان کے ساتھ مل جائیں گے جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ اور (موحد) لوگ اپنے حال پر باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: ”کیا معاملہ ہے؟ سب لوگ چلے گئے تم یہاں ہو۔“ وہ کہیں گے ”ہم اپنے معبود کا انتظار کر رہے ہیں۔“ اللہ فرمائے گا: ”کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جب وہ ہمیں پہچان کرائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو وہ سب

❶ صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿واتخذ الله إبراهيم خليلا﴾ (3349) ومسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة (7130)

مُنَافِقٍ فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُودُهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ)) . ❶

سجدہ میں گر پڑیں گے اور اسی کا بیان اس آیت میں ہے: "جس دن پنڈلی کھول جائے گی اور وہ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔" (القلم: ۴۲) اور منافق باقی رہ جائیں گے وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے۔ پھر اللہ انہیں جنت میں لے جائے گا۔

[83] .... بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

2846۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا دُخَيْنٌ الْحَجْرِيُّ .....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ قَدْ قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقُولُونَ انْطَلِقُوا إِلَى آدَمَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَكَلَّمَهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْكُمْ بِنُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ فَيَأْتُونِي فَيَأْذَنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ فَيَثُورُ مِنْ مَجْلِسِي أَطْيَبُ رِيحٍ

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "جب اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے سب لوگوں کو جمع کرے گا ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جب فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومن کہیں گے ہمارے رب نے تو ہمارے درمیان فیصلہ کر دیا اب کون ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ کہیں گے سیدنا آدم کے پاس چلو اللہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس سے کلام کیا وہ ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: "اٹھئے اور اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے آدم علیہ السلام کہیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں ابراہیم علیہ السلام کی خبر دیں گے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں موسیٰ علیہ السلام کی خبر دیں گے وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں عیسیٰ علیہ السلام کا بتائیں گے سیدنا عیسیٰ کہیں گے: میں تمہیں نبی امی کی خبر دیتا ہوں

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله: وجوه يومئذ ناضرة (7437) والترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في خلود أهل الجنة (2557)

شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفُرِ قَدَمِي فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ عِنْدَ ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضْلَلْتَنَا قَالَ فَيَقُومُ فَيَثُورُ مَجْلِسَهُ أَنْتَنَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ ثُمَّ يَعْظُمُ نَحِيبُهُمْ فَيَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ ﴿ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[إبراهيم: ٢٢]. ❶

فرمایا: "پھر وہ میرے پاس آئیں گے اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دے گا میں اس کے پاس کھڑا ہوں گا میری مجلس سے ایسی خوشبو اٹھے گی جو پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ حتی کہ میں اپنے رب کے پاس آؤں گا اور وہ میری سفارش قبول کریں گے اور اللہ میرے سر سے میرے قدموں کو نور سے بھر دیں گے۔ پھر کافر لوگ شیطان سے کہیں گے: "مومنین کو تو ایسا آدمی مل گیا جس نے ان کی سفارش کی اب تو کھڑا ہو اور اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا۔" جب وہ اٹھے گا تو اس کی مجلس سے ایسی بدبو اٹھے گی جو اس سے پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی پھر وہ بہت گریہ زاری کریں گے، گا اس وقت شیطان کہے گا: "جب فیصلہ ہو چکے تو شیطان کہے گا بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کرے۔" مکمل آیت (سورۃ ابراہیم: ۲۲)

[84] ... بَابُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً
یقیناً ہر نبی کے لئے ایک (مقبول) دعا ہے

2847۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے کروں گا۔"

---

❶ ضعیف: اس میں عبد الرحمن بن زیاد بن انعم ضعیف ہے۔ أخرجه الطبراني في الكبير 17/320.

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب اختباء النبي دعوة الشفاعة لأمته (489)

فوائد:...... (۱) "لکل نبی دعوۃ" سے مراد ہر نبی کو ایک مقبول دعا عطا کی گئی کہ وہ جو مانگیں انہیں عطا کیا جائے گا۔ (۲) نبی کائنات ﷺ نے اپنی دعا قیامت کے دن کے لیے اپنی امت کی سفارش کے لیے رکھ چھوڑی یہ آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی دلیل ہے (اللهم صل وسلم على نبينا محمد)

2848۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[85] ... بَاب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ

میری امت کے ستر ہزار آدمی (بغیر حساب) جنت میں داخل ہو جائیں گے کا بیان

2849۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ ....

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ)). فَقَالَ عُكَّاشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا فَقَالَ آخَرُ: ادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔" عکاشہ نے کہا: "یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان سے کر دے۔ آپ نے دعا کی تو ایک اور آدمی نے کہا: میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: "عکاشہ تم سے پہلے سبقت لے گیا۔"

[86] ... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: "میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت میں جائیں گے

2850۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ ....

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث کی مکرر ہے۔

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين بغير حساب ولا عذاب (519)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) قَالُوا سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((سِوَايَ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن ابوجدعاء کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ "میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنوتمیم کی تعداد جتنے لوگ جنت میں جائیں گے۔" لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کے سوا؟ آپ نے فرمایا: "میرے سوا۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا مومنین ایک دوسرے کی سفارش کریں گے (۲): اس سفارش کرنے والے آدمی بارے مختلف اقوال مروی ہیں کہ وہ اویس قرنی رحمہ اللہ ہیں دوسرا قول ہے کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں مزید قول بھی ہیں۔

[87]..... بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کی تفسیر

2851۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ أَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). ❷

سیدنا مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: "اے ام المومنین! اللہ کا فرمان ہے: جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے اور آسمان بھی اور سب اللہ واحد زبردست کے روبرو حاضر ہوں گے۔" تو اس دن لوگ کہاں ہوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: "پل صراط پر ہوں گے۔"

فوائد:...... قیامت والے دن لوگوں صاف ٹکیہ کی مانند سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جیسا کہ بخاری ومسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث آتی ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس زمین کے مفہوم بارے سلف میں اختلاف رہا ہے کہ کیا زمین ذاتی وصفاتی دونوں اعتبار سے تبدیل ہو

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب فی البعث والنشور وصفة (6987) والقرمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ابراھیم (3121)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب فی البعث والنشور صفة الأرض یوم القیامة (2798) والترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ابراھیم (3121)

کی ہے لفظ سیاق اعتبار سے تو حدیث کے مطابق اول الذریات ہی راجح ہے (دیکھئے تفسیر جلالین)

[88]... بَابٌ فِي وُرُودِ النَّارِ
آگ پر وارد ہونے کا بیان

2852۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرِّجَالِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ)). [1]

سدی کہتے ہیں میں نے مرۃ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا“ پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن مسعود نے ان کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے نکلیں گے پہلے لوگ بجلی کی طرح' پھر تیز گھوڑے کی طرح' پھر سواری پر سوار کی طرح' پھر جس طرح آدمی دوڑتا ہے' پھر جس طرح آدمی چلتا ہے۔“

فوائد:...... سبھی لوگ آگ پر وارد ہوں گے اس سے مراد پل صراط پر سے گزرنا ہے جو کہ جہنم کے اوپر بچھایا جائے گا اور ہر ایک کے لیے اس پر سے گذرنا لازم ہوگا قرآن میں اسی طرف اشارہ ہے (ان منکم الا واردھا) کہ ہر کوئی اس میں (یعنی جہنم) وارد ہونے والا ہے۔

[89]... بَابٌ فِي ذَبْحِ الْمَوْتِ
موت کو ذبح کرنے کا بیان

2853۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُؤْتَى بِالْمَوْتِ بِكَبْشٍ أَغْبَرَ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَرَوْنَ أَنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”موت کو خاکستری مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنت والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے دوزخ والو! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔

[1] حسن: اخرجه الترمذي كتاب تفسير القرآن باب ومن سورة مريم (3159)

فَقَدْ جَاءَ الْفَرَجُ فَيُذْبَحُ وَيُقَالُ خُلُودٌ لَا مَوْتَ)). ❶

خیال کریں گے کہ شاید (نئی کوئی راہ نکل) آئی ہے تو مینڈھا ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: "اب ہمیشگی ہے اور موت نہیں۔"

[90]... بَابٌ فِي تَحْذِيرِ النَّارِ

دوزخ سے ڈرانے کا بیان

2854۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ .....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ)). فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هَذَا لَسَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ حَتَّى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. ❷

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے: "میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے۔" وہ کہتے رہے حتی کہ اگر وہ میری اس جگہ ہوتے تو بازار والے بھی سن لیتے۔ حتی کہ آپ کی چادر آپ کے قدموں میں گر پڑی۔"

[91]... بَابٌ فِيمَنْ قَالَ إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي بِالنَّارِ

اس شخص کے متعلق جس نے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا

2855۔ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ .....

أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كَانَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَكَانَ لَا يَدِينُ لِلَّهِ دِينًا وَإِنَّهُ لَبِثَ حَتَّى ذَهَبَ مِنْهُ عُمُرٌ وَبَقِيَ عُمُرٌ فَعَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ

بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے "اللہ کا ایک بندہ تھا وہ اللہ کی بالکل عبادت نہ کرتا تھا وہ زندہ رہا حتی کہ اس کی کچھ عمر گزر گئی اور کچھ باقی رہی تو اسے خیال ہوا کہ اس نے کوئی نیکی اللہ کے ہاں جمع نہ کی

---

❶ حسن: أخرجه ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار (4327)

❷ حسن: أخرجه أحمد في المسند، كتاب ... باب ... (3/207) صحيح الترغيب (3168)

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَدَعَا بَنِيهِ فَقَالَ أَيَّ أَبٍ تَعْلَمُونِي قَالُوا خَيْرَهُ يَا أَبَانَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَدَعُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَالًا هُوَ مِنِّي إِلَّا أَخَذْتُهُ مِنْكُمْ أَوْ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا وَرَبِّي قَالَ أَمَّا أَنَا إِذَا مِتُّ فَخُذُونِي فَأَحْرِقُونِي بِالنَّارِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ حَمَمًا فَدُقُّونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ حِينَ مَاتَ فَجِيءَ بِهِ أَحْسَنَ مَا كَانَ قَطُّ فَعُرِضَ عَلَى رَبِّهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى النَّارِ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ قَالَ إِنِّي أَسْمَعُكَ لَرَاهِبًا قَالَ فَتِيبَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَبْتَئِرْ يَدَّخِرْ). ❶

اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور پوچھا: مجھے کس طرح کا باپ سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: "ہم آپ کو اچھا باپ جانتے ہیں۔" اس نے کہا: میں اپنا سارا مال تم سے لے لوں گا ورنہ وہ کام کرو جو تمہیں حکم دوں۔ آپ نے فرمایا: "میرے رب کی قسم! اس نے ان سے وعدہ لیا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا حتیٰ کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو کوٹ کر ہوا میں اڑا دینا۔ آپ نے فرمایا: "محمد کے رب کی قسم! جب وہ مر گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اچھا بنا کر لایا گیا اور اپنے رب کے سامنے پیش کیا گیا تو فرمایا: "تجھے جلائے جانے پر کس بات نے آمادہ کیا؟" اس نے کہا: "اے رب! تیرے خوف نے۔" فرمایا: "میں تجھے خوف زدہ سمجھتا ہوں اور اسے بخش دیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں "یبتئر" ذخیرہ کرنے کو کہتے۔

فوائد:...... یہ رحمت الٰہی کی بہت بڑی دلیل و علامت ہے لیکن ایسے واقعات کو اپنی عمل کوتاہی پر دلیل بنانا غلط اور عمل رسول ﷺ اور عمل صحابہ ﷺ کے برعکس ہے۔

[92]... بَابُ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ

بلی کی وجہ سے دوزخ میں جانے والی عورت کا بیان

2856۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ فَقِيلَ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَسَقَيْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔" کہا گیا: "تو نے اسے کھلایا نہ پلایا نہ ہی چھوڑا کہ وہ خود زمین کے حشرات کھا لیتی۔"

---

❶ صحيح: أخرجه أحمد 5/5، والطبراني في الكبير 19/423 (1075-1077)

❷ صحيح: أخرجه البخاري [illegible] 2365، ومسلم [illegible] 2242

[93]... بَابٌ فِي شِدَّةِ عَذَابِ أَهْلِ النَّارِ

اہل دوزخ کو شدید عذاب ہونے کا بیان

2857۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ مِقْلَاصٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكُنْيَتُهُ أَبُو يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ ......

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر پر اس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کیے جائیں گے جو اسے قیامت تک مسلسل کاٹتے اور ڈستے رہیں گے اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو سبزہ نہ اُگے۔“

[94]... بَابٌ فِي أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ

دوزخ کی وادیوں کا بیان

2858۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ)). فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. ❷

محمد بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابوبردہ رحمہ اللہ کے پاس گیا اور اسے کہا کہ: ”تمہارے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ’ہبہب‘ ہے اس میں سرکش لوگ رہیں گے تم ان میں شامل ہونے سے بچنا۔“

[95]... بَابُ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِهِ

وہ لوگ جنہیں اللہ اپنی رحمت سے دوزخ سے آزاد کر دے گا

2859۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

---

❶ ضعیف۔ دیکھئے: مسند موصلی (6644) میں اس کا شاہد بھی ہے۔

❷ ضعیف: أخرجه ابو نعیم فی الحلیة 256/2 والحاکم 596/4، 597

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِي النَّارِ وَأَمَّا نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّ النَّارَ تُصِيبُهُمْ عَلَى قَدْرِ ذُنُوبِهِمْ فَيُحْرَقُونَ فِيهَا حَتَّى إِذَا صَارُوا فَحْمًا أُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَيُنْثَرُونَ عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَاءِ قَالَ فَيُفِيضُونَ عَلَيْهِمْ فَتَنْبُتُ لُحُومُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ قطعی دوزخی ہیں انہیں وہاں موت نہ آئے گی کچھ ایسے ہوں گے کہ اپنے گناہوں کے موافق وہاں جلتے رہیں گے حتی کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو دوزخ سے جوق در جوق نکالے جائیں گے پھر وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگائیں گے جنتیوں سے کہا جائے گا: ان پر پانی بہاؤ تو وہ ان پر بہائیں گے ان کا گوشت ایسے اگے گا جیسے سیلاب کے کیچڑ میں دانہ اگتا ہے۔“

[96]..... بَاب فِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کا بیان

2860- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ)). ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔“

[97]..... بَاب مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَا يَبْؤُسُ

جنتی شخص ہمیشہ خوش رہے گا اور محتاج نہ ہو گا

2861- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات الشفاعة (458)، وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة (4309)

❷ حسن: أخرجه الطبراني في الكبير 10: 254 (10479)، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب 4: 89

((مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْؤُسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ فِي الْجَنَّةِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)). ❶

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا ہمیشہ خوش رہے گا اور کبھی محتاج نہ ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی اس کے لئے جنت میں وہ چیزیں ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گذرا۔''

[98]..... بَاب لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہونے کا بیان

2862۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الْآيَةَ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہے دلیل چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''ہر نفس موت چکھنے والا ہے، اور قیامت کے دن تم بچے اجر پورے دیئے جاؤ گے پس جو جہنم کی آگ سے بچ کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔'' (آل عمران: ۱۸۵)

[99]..... بَاب فِي بِنَاءِ الْجَنَّةِ

جنت کی عمارت کا بیان

2863۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُدِلَّةَ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ: ((لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا الْيَاقُوتُ وَاللُّؤْلُؤُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کے مکان کس طرح کے ہوں گے آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک چاندی کی اور اس کا گارا تیز کستوری کا ہوگا۔ اور اس کی کنکریاں یاقوت اور موتی ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران ہوگی۔ جو شخص

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة، باب دوام نعيم أهل الجنة (7065)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله (2793) والترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة آل عمران (3012)

يَـخْـلُـدُ فِيهَا يَـنْـعَـمُ لَا يَبْؤُسُ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ)) . ❶

اس میں داخل ہوگا وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا وہ خوش رہے گا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ نہ ہی ان کی جوانی ختم ہوگی اور نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔"

[100]..... بَاب فِي جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ

جنت الفردوس کا بیان

2864۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ.........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَنَّاتُ الْـفِـرْدَوْسِ أَرْبَـعٌ ثِـنْـتَـانِ مِـنْ ذَهَـبٍ حِلْيَتُهُـمَـا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَثِنْتَانِ مِنْ فِضَّةٍ حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَلَيْـسَ بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَـشْـخُبُ مِنْ جَـنَّـاتِ عَدْنٍ فِي جَوْبَةٍ ثُمَّ تَصَدَّعُ بَعْدُ أَنْهَـارًا)). قَـالَ: عَبْـدُ الـلّٰـهِ جَوْبَةٌ مَـا يُجَابُ عَنْهُ الْأَرْضُ . ❷

سیدنا ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت الفردوس کی چار اقسام ہیں: دو قسم کی وہ ہیں کہ ان کے زیور، برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی اور دو قسم کی وہ ہیں کہ ان کے زیور، برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور عدن کی جنتوں میں لوگوں کے اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی چیز بھی حائل نہیں ہوگی سوائے اس کبریائی کی چادر کے جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ پر ہوگی اور یہ نہریں جنت عدن سے ایک گڑھے کی شکل میں پھوٹتی ہیں، پھر بعد میں نہریں بن جاتی ہیں عبداللہ کہتے ہیں کہ "جوبہ" گڑھے کو کہتے ہیں۔

فوائد:..... جنت الفردوس یہ عرش کے نیچے سب سے اعلیٰ جنت ہے یہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور اول درجے کے مومنین کو یہاں ٹھہرایا جائے گا اس لیے اللہ سے جب بھی مانگی جنت الفردوس ہی مانگی جائے (فاذا سالتم الله فاسئلوه الفردوس) (ترمذی)

---

❶ جید: أخرجه الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة (2526)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب (6539-6540) ومسلم، كتاب الزكاة، باب (20) الحديث (2345)

[101]... بَاب فِي أَوَّلِ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کا بیان

2865۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَحْسَنِ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً فِي السَّمَاءِ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی وہ ایسی ہوگی جیسے چودھویں رات کا چاند پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے۔ وہ ایسے ہوں گے جیسے چمکدار ستارہ آسمان میں روشن ہو۔“ تو عکاشہ نے کھڑے ہو کر کہا: ”یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! اسے ان لوگوں سے کر دے۔“ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر کہا: ”یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔“

[102]... بَاب مَا يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا

جنت میں داخلہ کے وقت جنتیوں سے کہے جانے والے کلمات کا بیان

2866۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَغَرِّ ...

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ﴾ قَالَ: ((نُودُوا صِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا وَانْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا وَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا وَاخْلُدُوا فَلَا تَمُوتُوا)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”آواز دی جائے گی یہ تمہاری جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا۔“ اس آیت کے متعلق نبی نے فرمایا: ”انہیں کہا جائے گا: تندرست رہو بیمار نہ ہو، خوش رہو محتاج نہ ہو، جوان رہو بوڑھے نہ ہو، ہمیشہ رہو تمہیں موت نہ آئے۔“

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري: كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة (3254) ومسلم: كتاب الجنة، باب أول زمرة تدخل الجنة (7078)

❷ صحيح على شرط مسلم: أخرجه أحمد 3/95 ومسلم: كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب صفة الجنة وأهلها (2837) والترمذي في التفسير باب ومن سورة الزمر (3241)

[103] ..... بَابٌ فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

اہل جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان

2867۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ قَالَ:

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالشَّهْوَةِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ مِنْهُ الْحَاجَةُ قَالَ: ((يَفِيضُ مِنْ جِلْدِهِ عَرَقٌ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ)) ❶

سیدنا زید بن ارقم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں میں سے ایک آدمی کو کھانے پینے صحبت اور شہوت میں سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔'' ایک یہودی نے کہا: ''جو شخص کھائے پیئے گا اسے قضائے حاجت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے جسم سے پسینہ بہے گا اس سے اس کا پیٹ سمٹ جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) جنت کی خصوصی واعلیٰ نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی سو جوانوں جتنی طاقت کا حاصل ہوگا (۲) جنتی پیشاب وپاخانے کی حاجت سے مبرا ہوں گے۔

2868۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ شَبَابٌ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جوان ہوں گے ان کے جسم پر نہ بال ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھیں، سرمئی آنکھوں والے، ان کے کپڑے بھی پرانے نہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔''

2869۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب صفات الجنة وأهلها (8076)، والترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة الزمر (3245)

❷ حسن: أخرجه الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ثياب أهل الجنة (2539)، والطبراني في الصغير 2/140

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قِيلَ لِأَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَيَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُمْ جُشَاءً يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو عاصم سے کہا گیا: "کیا نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں جنتی نہ پیشاب کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے۔ ان سب کے بدلے صرف ڈکار لیں گے کھائیں گے اور پئیں گے۔ ان کے دل میں سبحان اللہ اور الحمد للہ اس طرح ڈال دیا جائے گا۔ جیسا سانس لینا ان کے دل میں ڈالا گیا ہے۔"

[104] ..... بَابُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ

اللہ کی اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کی ہوئی اشیاء کا بیان

2870۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: 17] ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اگر اس کی دلیل چاہو تو یہ آیت پڑھو: "کسی کے علم میں نہیں جو ہم نے مسلمانوں کے عمل کے بدلہ میں ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔" (السجدۃ: ۱۷)

[105] ..... بَابٌ فِي أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

ادنیٰ مرتبہ کے جنتی کا بیان

2871۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....

---

❶ تخريج: أخرجه مسلم، كتاب الجنة، باب صفات الجنة وأهلها (7081)، وأبو داؤد، كتاب السنة، باب في الشفاعة (4741)

❷ تخريج: أخرجه مسلم، كتاب الجنة، باب الجنة وصفة نعيمها وأهلها (7066)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا مَنْ يَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ فَيَقُولُ لَهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ إِلَّا أَنَّهُ يُلَقَّى بِوَيْ كَذَا وَكَذَا فَيُقَالُ لَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَيُقَالُ لَهُ ذَاكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ادنیٰ مرتبہ کا جنتی وہ شخص ہوگا کہ اللہ سے کوئی خواہش کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: تمہارے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل اور بھی حتیٰ کہ اس کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی کہ فلاں فلاں چیز مانگ، وہ مانگے گا تو اس سے کہا جائے گا: تیرے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل اور بھی۔'' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے کہا جائے گا'' تیرے لئے یہ بھی ہے اس کے ساتھ دس گنا اور بھی۔''

فوائد:..... جنت کے سب سے ادنیٰ مکین کا یہ حال ہوگا کہ اسے اس کی مانگ کے مطابق ہر شے دی جائے گی حتیٰ کہ اسے یاد کروا کر عطا کیا جائے گا اور جب اس کے مانگنے کی انتہا ہو جائے گی تب اللہ اسے دس گنا مزید عطا فرما دے گا تو مراتب کے فرق کے باوجود وہ ادنیٰ مرتبے کا جنتی اپنے آپ کو جنت النعیم کا شہنشاہ سمجھے گا لہٰذا کسی کا اعلیٰ رتبہ اس کے لیے حسرت و پشیمانی کا باعث نہیں ہوگا۔

[106]... بَابُ فِي غُرَفِ الْجَنَّةِ

جنت کے بالا خانے کا بیان

2872. أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي السَّمَاءِ)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جنت کے بالا خانوں کے اہل کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔''

2873. قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَحَدَّثَنِي

❶ حسن: أخرجه أحمد ... [illegible] 183/30 ... [illegible] الصحيحة برقم 606.

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري ... [illegible] صفة الجنة والنار برقم 6555 ... [illegible] ترائي أهل الجنة أهل الغرف برقم 2830.

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: ((الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي السَّمَاءِ الشَّرْقِيُّ وَالْغَرْبِيُّ)). ❶

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آسمان کا روشن ستارہ شرقی اورغربی ہے۔''

[107] ... بَاب فِي صِفَةِ الْحُورِ الْعِينِ

بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان

2874۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ زَوْجَتَانِ إِنَّهُ لَيُرَى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً مَا فِيهَا مِنْ عَزَبٍ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ہر آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں گی۔ ستر جوڑے لباس کے پہنے ہوئے ہوں گی۔ اوران کی پنڈلیوں کے اندر سے گودا (ہڈیا) نظر آئے گا، ان میں کوئی بھی بیوی کے بغیر نہ ہوگا۔''

[108] .... بَاب فِي خِيَامِ الْجَنَّةِ

جنت کے خیموں کا بیان

2875۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ ....

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ)). ❸

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کا خیمہ اندر سے خالی موتیوں کا ہوگا جس کی لمبائی آسمان میں ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے۔''

---

❶ صحیح: سابقہ والی تخریج ہی ہے۔ ❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته (3327) ومسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب اول زمرة تدخل الجنة (7078)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة الجنة (3243) ومسلم، كتاب الجنة، باب في صفة خيام الجنة (7087)

[109] ... بَابٌ فِي وَلَدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی اولاد کا بیان

2876۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا اشْتَهَى.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن جنت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی خواہش کے مطابق تھوڑی دیر میں حاملہ ہونا، جننا اور بڑھنا سب کچھ ہو جائے گا۔''

[110] ... بَابٌ فِي صُفُوفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی صفوں کا بیان

2877۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهُمْ أُمَّتِي وَأَرْبَعُونَ سَائِرُ النَّاسِ)). ❶

علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہتے ہیں سیدنا سلیمان بن بریدہ نے، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی ان سے اسی (۸۰) میری امت کی ہوں گی اور چالیس (۴۰) باقی لوگ ہوں گے۔''

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ دوتہائی اہل جنت امت محمدیہ کے افراد ہوں گے۔

[111] ... بَابٌ فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ — جنت کی نہروں کا بیان

2878۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ

سیدنا حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک دودھ کا سمندر ہے، ایک شہد کا اور ایک شراب کا سمندر ہے، پھر اس

❶ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صف أهل الجنة، (2546)، وابن ماجه ... مسند أحمد ... (4385)

الْخَمْرِ ثُمَّ تَنْشَقُّ مِنْهُ الْأَنْهَارُ)). ❶

سے اور نہریں نکلتی ہیں۔"

[112]..... بَاب فِي الْكَوْثَرِ

حوض کوثر کا بیان

2879۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَطَعْمُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: "ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کیا۔" (کوثر:1) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ وہ موتی اور یاقوت پر بہتی ہے اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے۔"

[113]......بَاب فِي أَشْجَارِ الْجَنَّةِ — جنت کے درختوں کا بیان

2880۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴾ [الواقعه: ٣٠]. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس بھی چلے تو وہ ختم نہ ہو" اور اگر دلیل چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: "اور لمبے لمبے سائے۔" (واقعہ:٣٠)

2881۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الضَّحَّاكِ قَالَ سَمِعْتُ

---

❶ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ماجاء في صفة أنهار الجنة (2571)

❷ صحيح بشواهد: أخرجه الترمذي، كتاب التفسير، باب من سورة الكوثر (3361) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة الجنة (4334)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب بدء الخلق، باب في صفة الجنة وأنه مخلوقة (3252) ومسلم، كتاب الجنة، باب إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مئة عام لا يقطعها (7067)

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا هِيَ شَجَرَةُ الْخُلْدِ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار ایک برس بھی چلے تو وہ ختم نہ ہو وہ دائمی درخت ہے۔''

[114] .... بَابٌ فِي الْعَجْوَةِ

عجوۃ کا بیان

2882۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ)) ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجوۃ جنت کی کھجور ہے اور وہ زہر سے شفاء دیتی ہے۔''

فوائد :...... عجوہ یہ حجاز کی بہترین کھجور ہے اور حدیث کے مطابق یہ زہر کا بہترین تریاق ہے اسی طرح روزانہ سات عدد عجوۃ کھجوروں کا کھانا یہ جادو کے دفیعے کے لیے بھی موثر ہے۔

[115] .... بَابٌ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

جنت کے بازار کا بیان

2883۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا)). قَالُوا وَمَا هِيَ قَالَ: ((كُثْبَانٌ مِنْ مِسْكٍ يَخْرُجُونَ إِلَيْهَا فَيَجْتَمِعُونَ فِيهَا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا فَتُدْخِلُهُمْ بُيُوتَهُمْ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَيَقُولُونَ لِأَهْلِيهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے لوگوں نے کہا: وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس میں کستوری کے ٹیلے ہیں۔ لوگ وہاں جا کر جمع ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس سے وہ اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: ہمارے بعد تمہارا حسن بڑھ گیا ہے اور وہ اپنے گھر والوں سے یوں کہیں گے۔

---

❶ صحیح: سابقہ مکرر ہے۔

❷ صحیح: أخرجه الترمذي/ كتاب الطب/ باب ما جاء في الكمأة والعجوة (2066) وأحمد 5/ 511

❸ صحیح: أخرجه مسلم/ كتاب الجنة ونعيمها/ باب في سوق الجنة (7075)

2884 ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ .

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . ❶

سیدنا انس نبی ﷺ سے پچھلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[116] ..... بَابٌ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

جنت مشقتوں سے گھری ہوئی ہے

2885 ۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ . . . . .

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)) . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت نفسانی مشقت سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔"

فوائد:..... حصول جنت کے لیے تمام نیکیوں کو خیر باد کہہ مشقتوں کے درپے ہونا لازم ہے کیونکہ جنت کو مصیبت میں ڈال کر ہی کچھ حاصل ہوتا ہے جب کہ اس کے برعکس نفس کی خواہشوں کو پورا کرنے اور لطف ولذت کی تگ ودو ہی آدمی کو جہنم کا ایندھن بنانے کا باعث ہے۔

[117] ..... بَابٌ فِي دُخُولِ الْفُقَرَاءِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ

غریبوں کا امیروں سے پہلے جنت میں داخل ہونے کا بیان

2886 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور غریب مہاجرین کا ایک حلقہ بھی تھا۔ نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں بھی اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "غریب مہاجرین کو خوشخبری ہو۔ جو ان کے چہروں

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

❷ صحیح: [illegible] 7/ 764 [illegible]
[illegible] المکارہ ... (2559)

يَسُرُّ وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا)). قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ. ❶

پر خوشی لائے؛ کیونکہ وہ امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے دیکھا ان کے رنگ چمکنے لگے۔حتی کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا۔

فوائد:...... فقراء چونکہ محرومیوں کا شکار رہے ہونگے ان کے پاس حساب دینے کے لیے کچھ ہوگا ہی نہیں چنانچہ وہ اغنیاء سے قبل فارغ ہو کر جنتوں کے وارث بن جائیں گے اسی لیے یہ دعا کرنی چاہیے "اللھم احیینی مسکینا و امتنی مسکینا وا حشرنی فی ذمرتی المساکین" اے اللہ مجھے مسکین ہی زندہ رکھنا مسکین ہی مارنا اور (قیامت کو) مسکینوں کے زمرے میں ہی اکٹھا کرنا۔

[118]..... بَاب فِي نَفَسِ جَهَنَّمَ
دوزخ کا سانس لینے کا بیان

2887۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ)). ❷

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ: اے میرے رب! میرے ایک حصہ نے دوسرے حصے کو کھا لیا تو اللہ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور ایک سردی میں، اسی وجہ سے تمہیں سخت گرمی اور سخت سردی کی تکلیف پہنچتی ہے۔"

2888۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❸

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

❶ صحیح: اس میں عبداللہ بن صالح ضعیف ہے لیکن اس کی متابعت عبداللہ بن وہب کے ساتھ موجود ہے۔ أخرجه ابو نعیم في الحلية 5/137 وابن حبان في صحيحه (277)

❷ صحیح: أخرجه مسلم في كتاب المساجد، باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر (1400)

❸ اسناده حسن: جب کہ سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

[119] ..... بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ كَذَا جُزْءًا

نبی ﷺ کے قول: تمہاری آگ اتنے حصوں کا ایک حصہ ہے اس کا بیان

2889۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں کا ایک حصہ ہے۔“

[120] ..... بَابٌ فِي أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

ہلکے عذاب والے دوزخی کا بیان

2890۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے ہلکا عذاب اس شخص کا ہوگا جو آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوئے ہوگا جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔“

فوائد: ...... اس سے مراد آپ ﷺ کے چچا ابوطالب ہیں جن کو آپ ﷺ کی حمایت ونصرت کی بنا پر اس ہلکے عذاب سے دوچار کیا جائے گا لیکن وہ ایسا محسوس کرے گا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا جا رہا ہے۔

[121] ..... بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان ”کیا کچھ اور زیادہ بھی“ کا بیان

2891۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُلْقَى فِي النَّارِ أَهْلُهَا وَتَقُولُ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے وہ کہے گی: ”کیا اور

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها ... (7094)

❷ حسن: أخرجه أحمد 2/432 وابن أبي شيبة 13/157 (35979)

هَلْ مِنْ مَزِيدٍ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا فَيَضَعَ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَزْوَى وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ)). ❶

کچھ بھی ہے؟ کیا اور کچھ بھی ہے؟ تین بار کہے گی حتیٰ کہ اس کا رب تعالیٰ اس کے پاس آئے گا اپنا قدم اس پر رکھے گا تو وہ سمٹنے لگے گی اور کہے گی: ''بس، بس، بس۔''

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب (وتقول هل من مزيد) (4850) ومسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب النار يدخلها الجبارون (7104)

۲۱...... ومن كتاب الفرائض
علم میراث کے بیان میں

"فرائض" یہ فرض کی جمع ہے اس سے مراد اللہ کا بندوں پر مقرر کیا ہوا قانون ہے (المنجد:40) شرعی طور پر یہ ایسے اموال و حقوق ہیں جنہیں میت کے چھوڑ جانے کی وجہ سے شرعی وارث ان کا مستحق قرار پاتا ہے۔ فرائض کو میراث سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جو کہ فی الحقیقت ایک ہی ہیں۔

[1]...... بَاب فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ
مسائل وراثت سیکھنے کا بیان

2892۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ ....

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ وَالسُّنَنَ كَمَا تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ . ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم میراث، صحت الفاظ اور سنتیں اس طرح سیکھو جس طرح تم قرآن سیکھتے ہو۔"

فوائد:...... (۱) علم الفرائض ایک اہم علم ہے لیکن جس قدر یہ اہم ہے اسی قدر اسے قابو رکھنا مشکل ہے لہٰذا بہت کم اہل علم ایسے ملیں گے جو علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ فرائض، میراث کے فن سے بہرہ ور ہوں یہی وجہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جانب خصوصاً راغب کر رہے ہیں (۲) اسی طرح قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے لغت کو سیکھنا لازم ہے کیونکہ جب تک معلوم نہ ہو یہ لفظ اس دور میں کس معنی ومفہوم میں استعمال ہوتا تھا تب تک قرآن وحدیث کا مفہوم سمجھنا دشوار ہے (۳) سنت کی تعلیم کا رجحان دور صحابہ میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا اور ان کے بعد اسی طرح یہ مسلسل ذوق وشوق سے سیکھی جاتی رہی ہے چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی

---

❶ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة10/459(9975) والبيهقي في الفرائض باب الحث على تعليم الفرائض6/209

اہمیت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ سنت کے بغیر قرآن کا سمجھنا دشوار و ناممکن ہے لہٰذا انہوں نے اس کے سیکھنے وسکھانے میں بھرپور توانائیاں صرف کیں (واللہ المستعان)

2893۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ . ❶

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''علم وراثت سیکھو کیونکہ وہ تمہارے دین میں شامل ہے۔''

2894۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ....

حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَوْ هَلَكَ عُثْمَانُ وَزَيْدٌ فِي بَعْضِ الزَّمَانِ لَهَلَكَ عِلْمُ الْفَرَائِضِ لَقَدْ أَتَى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَمَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُمَا . ❷

یوسف ماجشون کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا: ''اگر ایک زمانے میں عثمان اور زید فوت ہو جاتے تو وراثت کا علم ضائع ہو جاتا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آیا ہے کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی ایک علم المیراث نہ جانتا تھا۔''

فوائد:...... (۱) علم الفرائض چونکہ کثرت اہتمام کا متقاضی ہے اس کی محافظت پر دوام کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ اس علم کے ماہر ہر دور میں کم رہے ہیں۔ (۲) فرائض کے مسئلے میں ان دو بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات کو ترجیح حاصل ہوگی۔

2895۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَفْتَقِرَ الرَّجُلُ إِلَى عِلْمٍ كَانَ يَعْلَمُهُ أَوْ يَبْقَى فِي قَوْمٍ لَا يَعْلَمُونَ . ❸

قاسم کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''قرآن اور علم وراثت سیکھو کیونکہ قریب ہے آدمی ایسے علم کا محتاج ہوگا جسے وہ جانتا تھا۔ یا وہ ایسی قوم میں رہ جائے گا جو جاہل ہوں گے۔''

2896۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ قَالَ ....

---

❶ منقطع ضعيف. أخرجه ابن أبي شيبة 11/234 (11081) والبيهقي في الفرائض: باب الحث على تعليم الفرائض 6/209

❷ منقطع صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض: باب ترجيح قول زيد بن ثابت على قول غيره من الصحابة في علم الفرائض 6/210

❸ صحيح بشواهده: أخرجه ابن منصور (3) و مجمع الزوائد (7232)

قَالَ أَبُو مُوسَى مَنْ عَلِمَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْلَمِ الْفَرَائِضَ فَإِنَّ مَثَلَهُ مَثَلُ الْبُرْنُسِ لَا وَجْهَ لَهُ أَوْ لَيْسَ لَهُ وَجْهٌ ۔ ❶

ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ: ''جس نے قرآن پڑھا اور مسائل میراث نہ پڑھے اس کی مثال ایسی چادر کی ہے جس کا چہرہ نہ ہو۔''

2897۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ مَا أَدْرِي مَا أَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ أَمِتْ جِيرَانَكَ ۔ ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے علقمہ سے کہا: ''میری سمجھ میں نہیں آتا میں تجھ سے کس چیز کے متعلق پوچھوں؟'' انہوں نے کہا: ''اپنے پڑوسیوں کو مار ڈالو۔''

فوائد:...... ''أمت جيرانك'' سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی سوال ذہن میں نہیں آرہا ہے تو پڑوسیوں کے افراد ہوں تو تمہیں علم ہی ہوگا لہذا یہ پوچھ سکتے ہو کہ ایک آدمی فوت ہوجاتا ہے اس کے چار بچے ہیں ایک بیوی ہو والدین حیات ہیں اس کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی یعنی پڑوسی کو فوت تصور کرکے اس کے بیے میراث کی تقسیم بارے پوچھا کرو واللہ اعلم۔

2898۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ ۔ ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''وراثت طلاق اور حج کے مسائل سیکھو کیونکہ وہ تمہارے دین میں شامل ہیں۔''

2899۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يُرَغِّبُونَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالْفَرَائِضِ وَالْمَنَاسِكِ ۔ ❹

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''لوگ قرآن، وراثت اور حج کے مسائل سیکھنے کی ترغیب دیتے تھے۔''

فوائد:...... مناسک حج سے بھی چونکہ کبھی کبھار زندگی میں ایک بار واسطہ پڑتا ہے اس لیے ان کے سیکھنے کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا یا سیکھ کر بھلا دیا جاتا ہے۔ اسی لیے مناسک کا خصوصی تذکرہ آیا ہے۔

2900۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ....

---

❶ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة: 11، 234، (11082).

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة: 11، 236، (11090)، والبيهقي في الفرائض، باب الحث على تعلم الفرائض 6، 209.

❸ منقطع صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض باب الحث على تعلم الفرائض 6، 209.

❹ صحيح.

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهَذَا تَدَلَّى مِنْ حِصْنِ الطَّائِفِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). ❶

تیر اندازی کی تھی۔ اور ابوبکرہ طائف سے قلعہ اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ غیر کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں۔ اس پر جنت حرام ہے۔''

فوائد:...... (۱) اسلام کے سب سے پہلے راہی، تیر انداز ابوبکرہ رضی اللہ عنہ تھے (۲) اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف نسبت کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب اور جہنمی ہے جب تک کہ اس گناہ سے توبہ نہ کرے اور باز نہ آ جائے۔ اگر چہ منہ بولا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے ولدیت کے خانے میں حقیقی باپ کا نام ہی درج کیا جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید کو زید بن محمد (ﷺ) کہنے سے روک دیا گیا۔

2903۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ......

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ كُفْرٌ بِاللَّهِ ادِّعَاءٌ إِلَى نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ وَكُفْرٌ بِاللَّهِ تَبَرُّؤٌ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ. ❷

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''یہ اللہ کی بہت بڑی ناشکری ہے کہ نامعلوم نسب کی طرف نسبت کی جائے۔ اور اللہ کی بڑی ناشکری ہے کہ کسی نسب کا انکار کیا جائے۔ گرچہ ہلکا سا ہی ہو۔''

2904۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ......

أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَحْوًا مِنْهُ. ❸

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

2905۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَعِيلَ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الفرائض، باب من ادعى الى غير ابيه (6766-6767)، ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم (63)

❷ صحيح على شرط مسلم: أخرجه ابن ابي شيبه 8/762؛ 6160

❸ صحيح بشرط بخاري: معجم الطبراني الكبير 17/251؛ 719

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأُبَايِعَهُ فَجِئْتُ وَقَدْ قُبِضَ وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ فِي مَقَامِهِ فَأَطَابَ الثَّنَاءَ وَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُفْرٌ بِاللَّهِ انْتِفَاءٌ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ وَادِّعَاءُ نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ)) . ❶

سیدنا قیس بن ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں بیعت کرنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس گیا۔ میں پہنچا تو آپ فوت ہو چکے تھے اور ابو بکر آپ کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے حمد و ثناء کی اور بہت زیادہ روئے اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ کی بڑی ناشکری ہے کہ کسی غیر کی طرف نسبت کی جائے اگرچہ ہلکا ہی ہو۔ اور یہ کہ کسی نامعلوم نسب کا دعویٰ کیا جائے۔"

2905 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ وَالِدِهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ الَّذِينَ أَعْتَقُوهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ اور کی طرف نسبت کرے یا غلامی سے آزاد ہو کر اپنے آزاد کرنے والے سے بھاگ جائے اور اس کے علاوہ کسی اور شخص کو مالک قرار دے تو قیامت تک اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ نہ اس کے نفل قبول ہوتے ہیں اور نہ فرض۔"

فوائد :...... غیر آباء کی طرف نسبت اور غلام کا اپنے آزاد کرنے والے کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف منسوب ہونا یہ دائمی لعنت اور فرض و نفل کی عدم قبولیت کا باعث ہیں۔ حتی کہ بندہ تائب ہو جائے اور اپنی اصلاح کر لے ورنہ ان گناہوں پر اصرار کے ساتھ کوئی بھی نیکی جہنم سے چھٹکارے کا سبب نہیں بن سکتی۔

[3]...... بَابٌ فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ

شوہر اور والدین اور بیوی اور والدین کا بیان

2907 أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا وَجَدْنَاهُ

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب ہمیں کسی راستہ پر چلاتے تھے تو ہم اسے آسان پاتے

❶ سنده صحيح : دیکھئے احادیث الباب خصوصا آنے والی حدیث نیز دیکھیں سنن دارقطنی 253/1

❷ صحیح : أخرجه ابن أبي شيبة 727/8 (6162)

سَهْلًا وَإِنَّهُ قَالَ فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ. ❶

تھے اور شوہر اور والدین کے متعلق انہوں نے کہا: ''شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے۔''

فوائد:...... (۱) عمر رضی اللہ عنہ کی جرأت مندانہ فقاہت کو اسلام میں وہ اہمیت حاصل ہوئی جو کہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی حتی کہ بعض مقامات پر اس العلیم ذات نے عمر کے فیصلوں کو وحی کی صورت میں ڈھالا جس سے آپ کی سوچ منشاء الٰہی کے مطابق قرار پائی (اللہ اکبر) (۲) بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کو نصف حصہ ملے گا بشرطیکہ عورت کی اولاد نہ ہو قرآن میں ہے ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء: 11) اور تمہارے لیے آدھا ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اگر ان کا بچہ نہ ہو اگر ان کا بچہ ہو تو تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے اس سے جو وہ چھوڑ جائیں ان کی کی گئی وصیت کے بعد یا قرض کے ماں تہائی حصے کی وارث ہوگی جب میت کی اولاد اور ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں قرآن میں ہے: ﴿فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾ (النساء: 11) اگر اس (میت) کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین وارث بن رہے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تہائی حصہ ہے اور اگر اس میت کے (زیادہ) بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ماں کو کل مال کی بجائے خاوند کا حصہ نکال دینے کے بعد بچنے والے مال سے تہائی حصہ دیا جائے گا نیز باقی ماندہ مال میں سے ثلث یہ دو مقامات پر اس کو دیا جاتا ہے۔ (۱) جب میت کے ورثہ میں خاوند اور والدین ہوں (ب) جب میت بیوی اور والدین کو چھوڑ دے۔ ففهم زادك الله فهما ان دونوں مسائل کو عمراوین یا عمریتین کہا جاتا ہے کیونکہ ان مسئلوں میں سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا۔ مذکورہ مسئلے میں ماں کو بقیہ مال میں سے ثلث دینے کی وجہ یہ ہے کہ کل مال میں سے ثلث دینے سے ماں کا حصہ باپ سے بڑھ جاتا ہے جو کہ غیر مناسب ہے لہٰذا ماں کو بقیہ مال میں سے تہائی حصہ دیا گیا۔ جمہور بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہی بات درست ہے۔

2908۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ......

حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَأَلْتُ

یزید رشک کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے اس

❶ صحیح بشواهده: أخرجه ابن أبي شيبة (11104) والبيهقي في الفرائض باب: ومن الأم 6/228

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ امْرَأَتَهُ وَأَبَوَيْهِ فَقَالَ قَسَمَهَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ. ❶

آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنے والدین اور بیوی چھوڑے انہوں نے کہا: ''یزید بن ثابت اسے چار حصوں میں تقسیم کرتے۔''

فوائد:...... میت کے ورثہ میں ایک بیوی اور والدین ہونے کی صورت میں 4 سے مسئلہ بنے گا یہ مسئلہ بھی چونکہ غراوین میں سے ہے لہٰذا بیوی کو چوتھا حصہ اور ماں کو بقیہ ثلث اور باقی ماندہ مال باپ قریبی مذکر ہونے کی بنا پر بطور عصبہ لے گا۔ اس کی صورت یوں ہوگی:

4	
بیوی	1
ماں	1
باپ	2

2909۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ....

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ. ❷

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیوی اور والدین کے متعلق کہا کہ: ''بیوی کے لئے چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے۔''

2910۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ سَهْمٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمٌ وَلِلْأَبِ سَهْمَانِ. ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''بیوی کے لئے چوتھائی یعنی چار حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی یعنی ایک حصہ اور باپ کے لئے دو حصے۔''

2911۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ ....

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض باب فرض الأم 228/6، أخرجه عبدالرزاق (19-21)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبة 238/11 (97-11) والبيهقي في الفرائض باب فرض الأم 226/6

❸ صحیح: سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ عَنِ امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُثْمَانَ. ❶

عمیر بن سعید نے حارث اعور سے بیوی اور والدین کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عثمان کے قول کی طرح کہا۔

2912۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأَبَوَيْهَا لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ. ❷

سیدنا سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس نے اپنا شوہر اور والدین چھوڑے کہ "شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ۔"

2913۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عَلِيٍّ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ قَالَ مِنْ أَرْبَعَةٍ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیوی اور والدین کے متعلق کہا: "بیوی کے لئے چار حصوں میں سے چوتھائی حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ اور بقیہ باپ کے لئے ہے۔"

2914۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا اتَّبَعْنَاهُ فِيهِ وَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَإِنَّهُ قَضَى فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ مِنْ أَرْبَعَةٍ فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ وَالْأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ وَالْأَبَ سَهْمَيْنِ. ❹

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب ہمیں کسی راستے پر چلاتے جس میں ہم ان کی پیروی کریں تو ہم اسے آسان پاتے تھے۔ اور انہوں نے بیوی اور والدین کے متعلق فیصلہ کیا: "چار سے تقسیم کر کے بیوی کو چوتھائی حصہ دیا جائے اور ماں کو باقی کا تہائی اور باپ کو دو حصے دیئے جائیں۔"

2915۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَيْسَى ....

---

❶ ضعیف: حجاج بن أرطاة ضعيف، وأخرجه البيهقي في الكبرى 6/228
❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11098)
❸ ضعیف: محمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى ضعيف، أخرجه ابن أبي شيبة 11: 238، 239 (11099)، (11103)
❹ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11104)، ... (6)، عبدالرزاق (19019)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ ذٰلِكَ. ❶

شعبی کہتے ہیں سیدنا زید بن ثابت نے سابق حدیث کی طرح کہا۔

2916۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرَانِيَ أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا عَلَى أَبٍ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کبھی مجھے اس حال میں نہ دیکھے کہ میں ماں کو باپ سے بڑھا دوں۔''

2917۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَتَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لِلْأُمِّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ تَقُولُ بِرَأْيِكَ وَأَنَا رَجُلٌ أَقُولُ بِرَأْيِي. ❸

سیدنا عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس (آدمی) بھیجا اور پوچھا کہ آپ کو کتاب اللہ میں یہ بات ملتی ہے کہ ماں کے بقیہ مال کا تہائی ہے؟ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''تم ایک آدمی ہو اپنی رائے سے کہتے ہو اور میں ایک آدمی ہوں اپنی رائے سے کہتا ہوں۔''

فوائد: ...... (۱) جمہور کی رائے کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ ماں کو مذکورہ مسئلے میں بھی کل مال کا تہائی حصہ ملے گا۔ یہ بات مرجح ہے کیونکہ قرآن میں ﴿فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾ (النساء: 11) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا ثلث تہائی حصے کا مستحق ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ میت کی اولاد نہ ہو دوسرا ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں تو یہ دو صورتیں ہو گئیں یعنی ان کی موجودگی سدس، چھٹا حصہ، عدم موجودگی یعنی جب والدین اکیلے ہوں تو تہائی حصہ، ان دو صورتوں کے علاوہ تیسری صورت یہ ہے کہ اولاد و بہن بھائیوں میں بھی کوئی نہ ہو اور اکیلے بھی نہ ہوں تو یہ صورت یہی ہے کہ والدین کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو۔ سو قرآن وسنت اس حالت کا ذکر نہیں کہ اس حالت میں والدہ کا کیا حصہ ہوگا لہٰذا جمہور اہل علم اسی بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ اس صورت میں باقی ماندہ تہائی حصے کی وارث

---

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19017)

❷ منقطع صحیح: مسیب بن رافع رحمہ اللہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ أخرجه عبدالرزاق (19019) وابن أبي شيبة 241/11 (11107) اس کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے 336/4 اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19020) وابن أبي شيبة 241/11 (11110) وابن حزم في المحلى 9/261-262

ہوگی۔ (ربنا زدن علما وفهما) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔اعلام الموقعین ص 358,357)

2918۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ......

عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ. ❶

حجاج، شعبی سے اور عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے شوہر اور والدین کے متعلق کہا: ”شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے تمام مال کا تہائی اور بقیہ باپ کے لئے ہے۔“

2919۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَنْبَأَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِلْأُمِّ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَفِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیوی اور والدین کے متعلق اور شوہر اور والدین کے متعلق کہا: تمام مال سے ماں کے لئے تہائی حصہ ہے۔“

2920۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الْقِبْلَةِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ، جَعَلَ لِلْأُمِّ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس نے بیوی اور والدین کے متعلق تمام مسلمانوں کے خلاف کہا اور ماں کے لئے تمام مال سے تہائی مقرر کی۔

[4]..... بَابٌ فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ

بیٹی اور بہن کا بیان

2921۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ......

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَضَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ فَأَعْطَى

اسود بن یزید کہتے ہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں بیٹی اور بہن کے متعلق فیصلہ کیا۔ بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی

---

❶ صحیح موقوفا: أخرجه ابن حزم في المحلى 260/9

❷ منقطع ضعیف: ابراہیم نے علی کو نہیں پایا، أخرجه ابن حزم في المحلى 260/9

❸ رجاله ثقات: أخرجه ابن أبي شيبة 240/11 (1105) وعبدالرزاق (19018) والبيهقي في الفرائض باب فرض الأم 228/6

الْبِنْتُ النِّصْفُ وَالْأُخْتُ النِّصْفُ . ❶ | نصف دیا۔

فوائد:...... بیٹی اور بہن ان کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا کیونکہ شریعت میں بیٹی کے اکیلے ہونے کی صورت میں اس کے لیے نصف حصہ مقرر کیا گیا ہے قرآن میں بیٹی کا تذکرہ یوں ہے ﴿وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء: 11) اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لیے نصف ہے اور بہن کے بارے یوں ارشاد ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ﴾ (النساء: 176) آپ سے وہ فتویٰ مانگتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اور اس کا بیٹا نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے نصف (حصہ) ہے اور وہ اس کا وارث ہوگا اگر اس کا بیٹا نہیں۔

2922. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْأُخْتَ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَعَ الْبِنْتِ حَتَّى حَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ جَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفَ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فَأَخْبِرْهُ بِذَلِكَ وَكَانَ قَاضِيَهُ بِالْكُوفَةِ ❷

ابراہیم اسود بن یزید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بہن کو بیٹی کے ساتھ وارث نہ ٹھہراتے تھے۔ حتیٰ کہ اسود نے ان سے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نصف بیٹی کے لیے اور نصف بہن کے لیے مقرر کیا۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میری طرف سے قاصد بن کر عبداللہ بن عتبہ کے پاس جاؤ اسے اس بات کی خبر دو اور وہ کوفہ کے قاضی تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا علاتی (یعنی باپ کی طرف سے) اخیافی (ماں کی طرف سے) بہن کا حکم بھی قرآن کی آیت بھی اس پر دلالت ہے۔

2923. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ بِنْتًا وَأُخْتًا فَقَالَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مَا

بشر بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی زناد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی تو انہوں نے کہا بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور جو باقی رہ گیا وہ بہن کے

---

❶ صحیح: [illegible] 11/243: 110 [illegible] (6734)

❷ صحیح: أخرجه [illegible] 11/244: 11116

بَقِيَ وَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَجْعَلُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا يَجْعَلُ لَهُنَّ إِلَّا مَا بَقِيَ. ❶

ملے گا اور انہوں نے کہا میرے والد نے خارجہ بن زید کی روایت سے مجھے بیان کیا کہ زید بن ثابت بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کو عصبہ بناتے تھے۔ اور ان کو وہی دیتے تھے جو باقی بچتا تھا۔

فوائد:...... ایک سے زیادہ بیٹیاں اور بہنیں ہونے کی صورت میں بیٹیوں کو ان کا فرض حصہ دو تہائی یعنی 2/3 ملے گا جبکہ بہنیں بطور عصبہ ایک تہائی یعنی 1/3 حصہ لیں گی۔

[5]... بَابٌ فِي الْمُشَرَّكَةِ

سب رشتہ داروں کو وراثت میں شریک ٹھہرانے کا بیان

2924۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لِأُمٍّ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَزَيْدٌ يُشَرِّكُونَ وَقَالَ عُمَرُ لَمْ يَزِدْهُمُ الْأَبُ إِلَّا قُرْبًا. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ شوہر، ماں، حقیقی اور اخیافی بھائیوں سب کو شریک کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے حقیقی بھائیوں کو باپ کی وجہ سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

فوائد:...... اقرب یعنی قریبی وارث کی موجودگی میں دور والا محروم ہوتا ہے یعنی سگے بھائیوں کی موجودگی میں اخیافی بھائی بھی ان کے ساتھ وراثت میں شریک ہوں گے، اور موجودہ صورت میں بھی بطور عصبہ وراثت سے حصہ پائیں گے۔

2925۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ...... عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ لَا يُشْرِكُ. ❸

حارث کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو وراثت میں شریک نہ کرتے تھے۔

2926۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ...

---

❶ صحیح، بخاری نے اسے [illegible] میں معلق روایت کیا ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ سعید بن منصور نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ سندہ صحیح الی عمر فاروق ہے۔ [illegible] 1005 اور بیہقی فی السنن الکبری [illegible] 256/6۔

❸ [illegible] اخرجہ ابن ابی شیبہ 11/258، 11154 والبیہقی فی السنن الکبری [illegible] 257/6۔

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُشَرِّكُ وَعَلِيٌّ كَانَ لَا يُشَرِّكُ. ❶

ابومجلز کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ شریک نہیں کرتے تھے۔

فوائد:...... علی رضی اللہ عنہ عمر و عثمان رضی اللہ عنہما اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے برعکس موقف رکھتے تھے کہ سگے بھائی چونکہ قریبی ہیں لہٰذا ان کی موجودگی اخیافی یعنی صرف ماں کی جانب سے بھائی محروم ہوں گے لیکن ان کی یہ بات مرجوح ہے۔

2927۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ أَبِي ذَكْوَانَ أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُشَرِّكُ. ❷

ابن ذکوان کہتے ہیں کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔

2928۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يُشَرِّكُ. ❸

عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں شریح تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔

2929۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُشَرَّكَةِ لَمْ يَزِدْهُمُ الْأَبُ إِلَّا قُرْبًا. ❹

سعید بن فیروز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شرکہ کے متعلق کہا: ''حقیقی بھائیوں کو باپ کی وجہ سے زیادہ قربت ہوتی ہے۔''

[٦]... بَاب فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا زَوْجٌ وَالْآخَرُ أَخٌ لِأُمٍّ

دو چچازاد بھائیوں کے متعلق جن میں سے ایک شوہر ہے اور دوسرا اخیافی بھائی ہو

2930۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

---

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19011) و ابن أبي شيبة 11/256 (11147) و البيهقي في الفرائض باب فرض الأم 6/255

❷ صحیح شرط بخاری پر ہے: أخرجه ابن منصور (27) و ابن حزم في المحلى 9/282

❸ جید: أخرجه ابن منصور (25) و ابن أبي شيبة 11/257 (11148)

❹ ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة 11/255 و عبدالرزاق (19009)

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي فَرِيضَةِ بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لِأُمٍّ فَقَالَ الْمَالُ أَجْمَعُ لِأَخِيهِ لِأُمِّهِ فَأَنْزَلَهُ بِحِسَابِ أَوْ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ سَأَلْتُهُ عَنْهَا وَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَزِيدَهُ عَلَى مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ سَهْمٌ السُّدُسُ ثُمَّ يُقَاسِمُهُمْ كَرَجُلٍ مِنْهُمْ. ❶

حارث اعور کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس چچا زاد بھائیوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آدمی آیا جن میں سے ایک اخیافی بھائی تھا۔ انہوں نے کہا: تمام مال اس کے اخیافی بھائی کو ملے گا انہوں نے اسے حقیقی بھائی کی طرح شمار کیا۔ یا حقیقی بھائی کے مرتبہ پر گمان کیا۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا اور انہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انہوں نے کہا: ”اللہ ان پر رحم کرے وہ عالم تھے میں تو اسے چھٹے حصے سے زیادہ ہرگز نہ دیتا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا۔ پھر ایک آدمی کی طرح ان میں تقسیم کرتا۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں عبداللہ رضی اللہ عنہ اخیافی بھائی کو قریبی مذکر ہونے کی بنا پر بطور عصبہ بھی مال کے مستحق گردانتے ہیں جبکہ علی رضی اللہ عنہ قرآن کی اس آیت کے مطابق ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء:12) اگر وارث بننے والا کلالہ مرد یا عورت ہو اور اس کا کوئی بھائی یا بہن تو ہر ایک کے لیے ان میں چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ زیادہ ہیں تو وہ ثلث میں شریک ہیں کی جانے والی وصیت یا قرض کے بعد۔ اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ دیتے ہیں اور پھر باقی ماندہ مال کو اس اخیافی بھائی سمیت چچا زادوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ سو اس مسئلے میں ترجیح علی رضی اللہ عنہ کے قول کو ہی ہوگی۔ (دیکھیے: الوجیز فی المیراث لمشاوی عثمان عبود ص:29)

2931۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ......

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِأُمٍّ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُعْطِيهِ الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا

حارث کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چچا زاد بھائیوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آدمی آیا ان میں سے ایک اخیافی بھائی تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے تمام مال دیتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

❶ حسن: أخرجه عبد الرزاق (19133) و ابن أبي شيبة 250/11 (11134) و ابن منصور (128) للدار قطني 87/4

وَلَوْ كُنْتُ أَنَا أَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ وَمَا بَقِيَ كَانَ بَيْنَهُمْ. ❶

کہا: ”وہ عالم آدمی تھے۔ اگر میں ہوتا تو اسے چھٹا حصہ دیتا۔ اور باقی دوسرے لوگوں کے درمیان تقسیم کرتا۔

[7]..... بَاب فِي بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ

بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کا بیان

2932۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ ......

عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَإِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأُمٍّ وَأَبٍ فَقَالَا لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَإِنِّي أَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. ❷

ہزیل بن شرحبیل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیمان بن ربیعہ کے پاس گیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ”بیٹی کے لئے نصف ہے اور باقی بہن کے لئے۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ امید ہے کہ وہ بھی ہماری طرح ہی بیان کریں گے اس آدمی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ”ایسا ہوا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور میں ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا۔ اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ بیٹی کے لئے نصف پوتی کے لئے چھٹا اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔“

فوائد:...... بیٹی، پوتی، سگی بہن ان میں میراث یوں تقسیم ہوگی بیٹی کو نصف قرآن میں ﴿فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء:11) پس اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لیے دوثلث ہے جو میت چھوڑ جائے اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لیے نصف (حصہ) ہے اور پوتی کو 2/3 یعنی دوثلث مکمل کرنے لیے چھٹا حصہ دیا جائے گا جبکہ بہن چونکہ بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اس لیے باقی مال بہن کے حصے میں آئے گا۔ یہ مسئلہ چھ سے بنے گا۔

---

❶ حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الفرائض، باب ميراث ابنة ابن مع ابنة (2736) أخرجه البيهقي في الفرائض باب فرض ابنة الابن مع ابنة الصلب ليس معهما ذكر 230/6

6	
بیٹی	3
پوتی	1
بہن	2

[8] .... بَاب فِي الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْوَلَدِ وَوَلَدِ الْوَلَدِ

بھائیوں' بہنوں' بیٹوں اور پوتوں کا بیان

2933۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ......

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ لِلْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ فَقَدِمَ مَسْرُوقٌ الْمَدِينَةَ فَسَمِعَ قَوْلَ زَيْدٍ فِيهَا فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَتَتْرُكُ قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ مِنَ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ قَالَ أَحْمَدُ قُلْتُ لِأَبِي شِهَابٍ وَكَيْفَ قَالَ زَيْدٌ فِيهَا قَالَ شَرَّكَ بَيْنَهُمْ .❶

مسروق کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ حقیقی بہنوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق کہتے تھے۔ "حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی ہوگی۔ اور باقی مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں تو مسروق مدینہ گئے اور اس کے متعلق زید رضی اللہ عنہ کا قول سنا انہیں یہ پسند آیا ان کے کچھ ساتھیوں نے کہا: "آپ سیدنا عبداللہ کا قول چھوڑتے ہیں۔" انہوں نے کہا: میں مدینہ گیا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عظیم عالموں سے پایا۔ احمد کہتے ہیں: میں نے ابوشہاب سے پوچھا: زید اس کے متعلق کیسے کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: "وہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔"

فوائد:...... سگی بہنیں جب دو یا دو سے زیادہ ہوں تو میت کے کلالہ ہونے کی صورت میں 2/3 دو تہائی حصے کی وارث بنتی ہیں قرآن میں ہے: ﴿فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ﴾ (النساء: 176) اگر وہ دو دو ہوں تو ان کے لیے دو ثلث ہیں (میت) کے چھوڑے ہوئے مال سے۔ اور سگی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بہنیں محروم ہوتی ہیں لیکن معصب یعنی علاتی بھائی ہو تو اس کے ساتھ یہ بھی عصبہ بن کر

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (18) وابن حزم في المحلی 9/233 وعبد الرزاق (19013)

وارث حق دار ٹھہرتی ہیں۔ لہٰذا زید رضی اللہ عنہ کا موقف ہی قابل ترجیح ہے۔

2934۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ ....

عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي لِلْأَخَوَاتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ فَقَالَ حَكِيمٌ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَرِثَ الرِّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ إِنَّ إِخْوَتَهُنَّ قَدْ رَدُّوا عَلَيْهِنَّ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں ہم نے حکیم بن جابر کے پاس ذکر کیا۔ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہنوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق کہتے ہیں: "حقیقی بہنوں کو دو تہائی دی جاتی تھی اور باقی مردوں کو دیا جاتا تھا عورتوں کو نہیں۔" حکیم نے کہا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے تھے: "یہ جاہلیت کی رسم ہے کہ مردوں کو وارث بنایا جائے اور عورتوں کو نہ بنایا جائے۔ ان کے بھائیوں نے ان تک ان کا حصہ پہنچایا ہے یعنی جو بھائیوں سے بچ گیا ہے وہ عورتوں کو مل جائے گا۔"

2935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ..........

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُشَرِّكُ بَيْنَ ابْنَتَيْنِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَابْنِ ابْنٍ تُعْطِي الِابْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَتُشْرِكُهُمْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يُشْرِكُ يُعْطِي الذُّكُورَ دُونَ الْإِنَاثِ وَقَالَ الْأَخَوَاتُ بِمَنْزِلَةِ الْبَنَاتِ. ❷

مسروق کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دو بیٹیوں ایک پوتی اور ایک پوتے کو وراثت میں شریک کرتی تھیں۔ دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور باقی میں پوتے اور پوتی کو شریک کرتی تھیں۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ شریک نہ کرتے تھے۔ مردوں کو دیتے تھے عورتوں کو نہ دیتے تھے۔ اور کہتے تھے: بہنیں بیٹیوں کی مانند ہیں۔

فوائد:...... دو بیٹیاں پوتی اور پوتا ان میں وراثت یوں تقسیم ہوگی کہ بیٹیاں قرآن کے مطابق دو ثلث (۲/۳) کی مستحق قرار پائیں گی اور بقیہ مال پوتی پوتے میں بطور عصبہ تقسیم ہوگا۔ بیٹیوں کے ہوتے پوتی محروم ہوتی ہیں لیکن معصب یعنی پوتے کی موجودگی میں یہ بھی بطور عصبہ وارث ٹھہرتی ہے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف ہی راجح ہے۔

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/247(11127) وابن حزم 9/270

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/347(11126) وابن حزم فی المحلی 9/270 وانظر فی الفرائض باب میراث أولاد الابن 6/230

2936۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ فِي بِنْتٍ وَبَنَاتِ ابْنٍ وَابْنِ ابْنٍ إِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ بَيْنَهُمْ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ أَعْطَاهُمُ السُّدُسَ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ السُّدُسِ أَعْطَاهُمُ السُّدُسَ. ❶

شعبی کہتے ہیں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹی پوتیوں اور پوتے کے متعلق کہتے تھے: "اگر ان میں چھٹے حصے سے کم مال تقسیم ہو تو انہیں چھٹا حصہ دو اگر چھٹے حصے سے زیادہ ہو تو پھر بھی انہیں چھٹا حصہ دو۔"

فوائد:..... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے بہر حال مذکورہ مسئلے میں بیٹی نصف کی حقدار ہوگی جبکہ بقیہ ایک حصہ پوتیوں میں تقسیم ہوگا۔

2937۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ كَانَ يُشَرِّكُ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ هَلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَثْبَتُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ يُشَرِّكُونَ فِي ابْنَتَيْنِ وَبِنْتِ ابْنٍ وَابْنِ ابْنٍ وَأُخْتَيْنِ. ❷

مسروق سے مروی ہے کہ وہ تمام وارثوں کو ترکے میں شریک کرتے تھے۔ ان سے علقمہ نے کہا: "کیا کوئی شخص سیدنا عبداللہ سے بڑھ کر بھی تھا؟ تو اس نے کہا: نہیں لیکن اس نے سیدنا زید بن ثابت اور اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ دو بیٹیوں اور ایک پوتی، ایک پوتے اور دو بہنوں کو ترکہ میں شریک کرتے تھے۔"

2937۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَإِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا جَعَلَهَا مِنْ سِتَّةٍ ثُمَّ رَفَعَهَا فَبَلَغَتْ عَشَرَةً لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ

محمد بن سیرین کہتے ہیں شریح نے ایک عورت کے متعلق جس نے شوہر، ماں اور حقیقی بہن، علاتی بہن اور اخیافی بھائی چھوڑے تھے چھ سے تقسیم کیا، پھر اسے اٹھایا تو دس تک پہنچا، شوہر کے لئے نصف یعنی تین حصے، حقیقی بہن کے لئے نصف یعنی تین حصے، ماں کے لئے چھٹا حصہ، اخیافی

❶ صحیح بالشواهد: أخرجه ابن ابی شیبه 11/249(11122)

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19013) وابن ابی شیبه 11/247-248(11128-11129) وابن حزم فی المحلی 9/270 والبیهقی فی الفرائض باب میراث الاولاد الابن 6/230

وَلِلْأُخْتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ سَهْمٌ وَلِلْإِخْوَةِ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمٌ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ. ❶

بھائیوں کے لئے ایک تہائی دو حصے اور علاتی بہن کے لیے ایک حصہ مقرر کیا تا کہ دو تہائی مکمل ہو جائے۔

فوائد: ...... مرنے والی درج ذیل ورثہ کو پیچھے چھوڑ گئی۔(۱) خاوند (۲) ماں (۳) سگی بہن (۴) علاتی بہن (۵) اخیافی بہن بھائی۔ لہذا میت کے کلالہ ہونے کی وجہ سے خاوند نصف، جبکہ ایک سے زیادہ بہن بھائی ہونے کی وجہ سے ماں اور سگی بہن میت کے کلالہ ہونے کی وجہ سے نصف جب کہ اخیافی بہن بھائی ایک سے زیادہ ہونے کی بنا پر ثلث اور علاتی بہن ایک حصہ یعنی سدس حاصل کرے گی جو کہ بہن کو ملنے والے نصف کو 2/3 میں تبدیل کرنے کا باعث ہوگا۔

[9]...... بَابٌ فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ

غلاموں اور اہل کتاب کا بیان

2939۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا كَانَا لَا يَحْجُبَانِ بِالْكُفَّارِ وَلَا بِالْمَمْلُوكِينَ وَلَا يُوَرِّثَانِهِمْ شَيْئًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْجُبُ بِالْكُفَّارِ وَبِالْمَمْلُوكِينَ وَلَا يُوَرِّثُهُمْ. ❷

شعبی کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ غلاموں اور کافروں کے ساتھ وارثوں کو محجوب نہ کرتے تھے۔ اور نہ ان کو وارث بناتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کافروں اور غلاموں کے ساتھ محجوب کر دیتے تھے اور انہیں وارث نہ بناتے تھے۔

فوائد: ...... (۱) کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا ہے (۲) محروم کسی کے لیے حاجب یعنی کسی کو حصے سے محروم نہیں کر سکتا (۳) جمہور کے نزدیک علی و زید رضی اللہ عنہما کا موقف ہی قابل ترجیح ہے۔

2940۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا قَالَا: الْمَمْلُوكُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَحْجُبُونَ

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: "غلام اور اہل کتاب محجوب نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ خود

❶صحیح: أخرجه عبد الرزاق (19034)، وابن أبي شيبة 11/283، (11238)۔

❷صحیح: أخرجه سعيد بن منصور (149)، وابن أبي شيبة 11/274، (11193)، وعبد الرزاق (19103)۔

وَلَا يَرِثُونَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحْجُبُوْنَ وَلَا يَرِثُوْنَ. ❶

وارث ہوں گے۔ اورسیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں: ''وہ محجوب تو کریں گے مگر خود وارث نہ بنیں گے۔''

[10] .... بَابُ الْجَدِّ

دادا کی وراثت کا بیان

2941۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى

عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ كَانَ كَتَبَ مِيْرَاثَ الْجَدِّ حَتَّى إِذَا طُعِنَ دَعَا بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ: تَرَوْنَ رَأْيَكُمْ فِيهِ. ❷

سعید کہتے ہیں سیدنا عمر ؓ نے دادا کی میراث لکھی تھی۔ حتی کہ جب وہ زخمی ہوئے تو اس کو منگوایا اور مٹا دیا۔ اور فرمایا: ''اس کے متعلق تم اپنی رائے دیکھو۔''

فوائد:..... (۱) ''جد'' دادا کی میراث کتاب وسنت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ ؓ اس میں مختلف آراء رکھتے تھے۔ (۲) جس مسئلے میں شریعت کی طرف سے وسعت ہو اسے مقید کرنا غیر مناسب ہے بلکہ ایسے میں اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیے (۳) عمر ؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی بات بھی جب کتاب وسنت سے ہٹ کر ہو تو وہ بھی مردود چہ جائیکہ کسی امام کا قول ہو (۴) ایک مسئلے میں اپنی رائے کے غلط ثابت ہونے پر اس سے رجوع کرنا عظمت کی علامت ہے۔

2942۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ حَدِّثْنِي عَنِ الْجَدِّ فَقَالَ إِنِّي لَأَحْفَظُ فِي الْجَدِّ ثَمَانِينَ قَضِيَّةً مُخْتَلِفَةً. ❸

ابن سیرین کہتے ہیں میں نے عبیدہ سے کہا: دادا کے متعلق مجھے کچھ بیان کریں انہوں نے کہا: ''دادا کے متعلق مجھے مختلف قسم کے فیصلے یاد ہیں۔''

2943۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ فَرِيضَةٍ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا جَدٌّ فَهَاتِهَا. ❹

عبید بن عمرو خارفی کہتے ہیں سیدنا علی ؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور فرائض کا مسئلہ پوچھنا چاہا تو سیدنا علی ؓ نے کہا: ''اگر اس میں دادا نہ ہو تو میں اسے بیان کروں۔''

---

❶ صحیح ❷ صحیح: أخرجه ابن أبی شیبة 11/320 (11317) وعبد الرزاق (19183)

❸ صحیح: أخرجه البیہقی فی الفرائض باب التشدید فی الکلام فی مسئلة الجد 6/245 وعبد الرزاق (19044)

❹ اسنادہ ضعیف عبداللہ بن عمرو الخارفی کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے 5/13 دیکھئے: الثقات 5/14 وأخرجه ابن أبی شیبة 11/319 (11303)

فوائد:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس بات بارے انہیں جزم وایقان انشراح صدر نہ ہوتا اس کے بارے رائے زنی میں حد درجہ احتیاط برتتے یہی وجہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ دادا کی میراث کو بیان کرنے سے احتراز کر رہے ہیں۔

2944۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ. ❶

قبیلہ مراد کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس کو اصل دوزخ جانا پسند ہو وہ دادا اور بھائیوں کے متعلق فیصلہ کرے۔''

[11]..... بَاب قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدِّ
دادا کے متعلق سیدنا ابوبکر کے قول کا بیان

2945۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح. ❷

ابونضرہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (دادا کو باپ قرار دینے کے متعلق) روایت کرتے ہیں۔''

2946. وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❸

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ جد، دادا کو باپ کی عدم موجودگی میں اس کے قائم مقام گردانتے تھے اور یہی بات راجح ہے لیکن چار جگہوں میں یہ باپ کی طرح نہیں ہوگا۔ مزید دیکھیے ابوجیز فی المیراث، لسنشاوی، ص: 14,13)

2947۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنْ أَبِي بردة...........

---

❶ضعيف: أخرجه ابن منصور (57) وابن ابي شيبه 11/319 (11313) والبيهقي في الفرائض باب التشديد في الكلام في مسألة الجد 6/245

❷صحيح: أخرجه ابن ابي شيبه 11/288 (11250) والبيهقي في الفرائض باب من لم يورث الإخوة مع الجد 6/246

❸صحيح: (2952) کے تحت اس کی تخریج آئے گی۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❶

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

2948۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ كُرْدُوسٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❷

سیدنا ابوموسیٰ کہتے ہیں: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا تھے۔

2949۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مَرْوَانَ..........

عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. ❸

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2950۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ....

عَنْ عُثْمَانَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. ❹

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2951۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ لَقِيتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي مُوسَى أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّ الْجَدَّ لَا يُنَزَّلُ فِيكُمْ مَنْزِلَةَ الْأَبِ وَأَنْتَ لَا تُنْكِرُ؟ قَالَ قُلْتُ وَلَوْ كُنْتَ أَنْتَ لَمْ تُنْكِرْ. قَالَ مَرْوَانُ فَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ شَهِدَ

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں مروان بن حکم سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: اے ابن ابوموسیٰ؟ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگوں میں دادا کو باپ کی جگہ پر شمار نہیں کیا جاتا اور تم اسے روکتے بھی نہیں ہو میں نے کہا: ”آپ ہوتے تو آپ بھی نہ روکتے۔“ مروان نے کہا: ”میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ انہوں

---

❶ اسنادہ جید: أخرجه ابن حزم في المحلي حزم في المحلي 9/287 وابن منصور (43) والبيهقي في الفرائض، باب من لم يورث الإخوة مع الجد 6/246

❷ جید: سابقہ ہی کررآئی ہے۔

❸ جید: سابق ولاحق حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

❹ اسنادہ جید: أخرجه ابن منصور (43) والدارقطني 4/92

عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُ أَبٌ. ❶

نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دی کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا۔ جب اس کے نیچے کوئی اور باپ نہ ہو۔"

2952۔ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2953۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَهُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ)). يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ جَعَلَهُ أَبًا يَعْنِي الْجَدَّ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: دادا کو باپ اس شخص نے قرار دیا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی کو بناتا لیکن اسلام میں بھائی چارہ افضل ہے۔" اس سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے دادا کو باپ قرار دیا۔"

فوائد:...... (۱) اہل ارض میں سے کوئی بھی آپ کا خلیل نہ تھا (۲) آپ ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے (۳) اخلاق کی بات بھی اعلیٰ ہوتی ہے۔

2954۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ....

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❹

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

2955۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ....

أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ الْجَدَّ قَدْ مَضَتْ سُنَّتُهُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ

اشعث کہتے ہیں کہ سیدنا حسن رحمہ اللہ نے کہا: "دادا کے متعلق شرعی طریقہ گزر چکا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار

---

❶ صحیح: (2349) میں یہ مختصراً گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه سعيد بن منصور (42) والبيهقي 6/ 288

❸ صحيح: أخرجه الحاكم 4/ 339 والبخاري في الفرائض باب ميراث الجد مع الأب والإخوة (6738)

❹ صحيح: أخرجه البخاري: كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا (3658) [illegible] (19049)

الْجَدَّ أَبٌ وَلَكِنَّ النَّاسَ تَحَيَّرُوا ❶ دیں مگر لوگوں نے خود حیرانی پسند کی۔"

[12] بَابٌ فِي قَوْلِ عُمَرَ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2956۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جَدٍّ وَرِثَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ. ❷

سیدنا عاصم کہتے ہیں شعبی نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص ہیں جو دادا کی حیثیت سے اسلام میں وارث بنائے گئے۔

فوائد:..... کسی بھی میدان میں اولیت کا حاصل ہونا بوجہ ثقاہت اور باعث فضیلت ہوتا ہے اس اعتبار سے عمر رضی اللہ عنہ صاحب فضیلت ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے بطور دادا وراثت پانے والے آپ ہی ہیں۔

2957۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عَاصِمٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ فَأَخَذَ مَالَهُ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ فَقَالَا لَيْسَ لَكَ ذَاكَ إِنَّمَا أَنْتَ كَأَحَدِ الْأَخَوَيْنِ. ❸

شعبی کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو دادا کی حیثیت سے اسلام میں وارث بنائے گئے، انہوں نے پورا مال لے لیا تو سیدنا علی اور زید رضی اللہ عنہما نے ان کے پاس جا کر کہا: "یہ آپ کے لئے جائز نہیں ہے آپ تو ایسے ہیں جیسے دو بھائیوں میں سے ایک بھائی۔"

2958۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى الْخَيَّاطِ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الْأَخِ وَالْأَخَوَيْنِ فَإِذَا زَادُوا أَعْطَاهُ الثُّلُثَ وَكَانَ يُعْطِيهِ مَعَ الْوَلَدِ السُّدُسَ. ❹

شعبی کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دو بھائیوں کے ساتھ دادا کو تقسیم میں شریک کرتے تھے، جب زیادہ بھائی ہوتے تو دادا کو تہائی دیتے تھے۔ اور اولاد کے ساتھ چھٹا حصہ دیتے تھے۔

---

❶ صحیح۔ شعبی تک اس کی سند صحیح ہے [illegible] (63) [illegible] ❷ [illegible] (904)

❸ صحیح، [illegible] (12277) 246/6 [illegible] 64/6

❹ [illegible] 249/6 [illegible] 265

2959۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طُعِنَ اسْتَشَارَهُمْ فِي الْجَدِّ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ فِي الْجَدِّ رَأْيًا فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَتْبَعُوهُ فَاتَّبِعُوهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ إِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَكَ فَإِنَّهُ رَشَدٌ وَإِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَ الشَّيْخِ فَلَنِعْمَ ذُو الرَّأْيِ كَانَ. ❶

مروان بن حکم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب جب زخمی ہوئے تو لوگوں سے مشورہ کر کے دادا کے متعلق کہا: ''میں نے دادا کے بارے میں ایک رائے اختیار کی تھی، اگر تم چاہو تو اس کی پیروی کرو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''اگر ہم آپ کی رائے مان لیں تو ٹھیک ہے کیونکہ یہ بھلائی کی بات ہے۔ اور اگر شیخ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات مانیں تو وہ بھی درست ہے کیونکہ ان کی رائے بہت اچھی تھی۔

فوائد:...... (۱) اکابر کی غلط رائے کو غلط کہنا یہی طریقہ سلف ہے (۲) ہر حق کی بھی یہ شان ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو ہر رطب و یابس ماننے کا نہیں کہتے بلکہ انہیں چناؤ کا اختیار دیتے ہیں (۳) اجتہاد پر مبنی فیصلہ ہی رشد و ہدایت کا منبع ہوتا ہے جب تک کہ اس کا قرآن و سنت کے منافی ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

[13]...... بَاب قَوْلِ عَلِيٍّ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2960۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عَلِيٍّ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ إِنِّي أُتِيتُ بِجَدٍّ وَسِتَّةِ إِخْوَةٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ أَنْ أَعْطِ الْجَدَّ سُبُعًا وَلَا تُعْطِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ. ❷

شعبی سے مروی ہے کہتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا میرے پاس دادا اور چھ بھائیوں کا مسئلہ آیا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''دادا کو چھٹا حصہ دو۔ اور اس کے علاوہ کسی اور کو کچھ نہ دو۔''

فوائد:...... باپ چونکہ وراثت سے سدس، چھٹے حصے کا مستحق ہوتا ہے اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کا قائم مقام ٹھہراتے ہوئے اسے سدس دینے کا حکم دیا لیکن اس مسئلے میں جزم و ایقان نہ ہونے کے

---

❶ إسناده جيد: أخرجه عبدالرزاق (19051) وابن حزم في المحلى 9/283 والحاكم 4/340

❷ صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات 6/249 وابن حزم في المحلى 9/284 وابن أبي شيبة 11/293 (11269)

باعث مستقل ایسا کرنے سے روک دیا (واللہ اعلم)

2961۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.....

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ قَالَ أَعْطِ الْجَدَّ السُّدُسَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَلِيًّا الشَّعْبِيُّ يَرْوِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه. ❶

اسماعیل کہتے ہیں شعبی نے چھ بھائیوں اور دادا کے متعلق کہا: "دادا کو چھٹا حصہ دو۔" ابو محمد (دارمی) کہتے ہیں: گویا کہ شعبی علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح مراد لیتے ہیں۔

2962۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَخًا حَتَّى يَكُونَ سَادِسًا. ❷

سیدنا عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں میں چھٹے حصے تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:...... دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھا جائے تب بھی اور اگر پانچ بھائیوں میں چھٹا دادا ہو تب بھی دونوں قسم کے موقف رکھنے والے علماء کی مراد برآتی ہے کہ دادا کو چھٹا حصہ دے دیتے ہیں اصل میں دادا اور بھائیوں میں تقسیم مختلف فیہ اور علماء فرائض کا خاص موضوع ہے امام ابوحنیفہ دادا کو باپ کا مقام دیتے ہوئے دادا کی موجودگی میں باپ کی طرح بھائیوں کو محجوب قرار دیتے ہیں جبکہ ابو یوسف اور محمد اور مالک وشافعی کا موقف اس کے برعکس ہے۔ وہ دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو حصہ دینے کے قائل ہیں یعنی یہ ایک صورت ہے جس میں دادا کا حکم باپ سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔ اس کی توضیح کچھ یوں ہے جب دادا اور بھائیوں کے ساتھ کوئی صاحب فرض، حصہ دار نہیں ہے تو دادا ان دو معاملوں میں سے افضل کا حقدار ہوگا (۱) جمیع مال کا ثلث تہائی حصہ (۲) بھائیوں کے ساتھ برابر کی تقسیم اور بہنوں کے ساتھ ان کے بالمقابل دوگنا حصہ۔

اور اگر کوئی حصہ دار بھی ہو تو پھر دادا کو تین امور میں سے افضل کا اختیار ہوگا۔ (۱) جمیع مال کا سدس (۲) اصحاب الفروض کے بعد باقی ماندہ مال سے ثلث تہائی (۳) بھائیوں کے ساتھ شراکت۔

2963۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 293/4(11268)

❷ حسن: أخرجه ابن ابی شيبه 293/4(11268) والبيهقي في الفرائض 249/6 باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات وابن حزم في المحلى 284/9

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُشْرِكُ الْجَدَّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى السُّدُسِ. ❶

سیدنا حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ چھٹے حصے تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:..... سدس، چھٹے حصے تک شریک کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر بھائیوں کے ساتھ دادا کا حصہ سدس سے کم ہوتا تو حصے کے مطابق دے دیتے لیکن اگر سدس سے زیادہ بن رہا ہوتا تو سدس تک ہی دیتے زائد نہ دیتے۔

2964۔ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ .....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُشْرِكُ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ حَتّٰى يَكُونَ سَادِسًا. ❷

عبداللہ بن سلمۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں میں چھٹے حصے تک شریک ٹھہراتے تھے۔

2965۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ .....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُشْرِكُ الْجَدَّ إِلَى سِتَّةٍ مَعَ الْإِخْوَةِ يُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ وَلَا يُوَرِّثُ أَخًا لِأُمٍّ مَعَ جَدٍّ وَلَا أُخْتًا لِأُمٍّ وَلَا يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَيْرُهُ وَلَا يُقَاسِمُ بِأَخٍ لِأَبٍ مَعَ أَخٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَأَخٌ لِأَبٍ أَعْطَى الْأُخْتَ النِّصْفَ وَالنِّصْفَ الْآخَرَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْأَخِ نِصْفَيْنِ وَإِذَا كَانُوا إِخْوَةً وَأَخَوَاتٍ شَرَّكَهُمْ مَعَ الْجَدِّ إِلَى السُّدُسِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ چھٹے حصہ تک شریک کرتے تھے۔ ہر حصہ دار کو اس کا حصہ دیتے تھے۔ اخیافی بھائی بہن کو دادا کے ساتھ وارث نہیں بناتے تھے۔ اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹے حصہ سے زیادہ نہ دیتے تھے۔ مگر اس وقت کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہو اور حقیقی بھائی کے ساتھ علاتی بھائی کو تقسیم میں شریک کرتے تھے۔ اور جب حقیقی بہن اور علاتی بھائی ہوتا تو بہن کو نصف دیتے۔ اور دوسرے نصف میں نصف نصف دادا اور بھائی میں تقسیم کرتے۔ جب بھائی اور بہنیں ہوتی تو انہیں چھٹے حصے تک دادا کے ساتھ شریک کرتے تھے۔

---

❶ صحیح: أخرجه ابن حزم في المحلى 9/284

❷ حسن: دیکھیے (2963) میں گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19067) وابن أبي شيبة 11/298، (11282) والبيهقي في الفرائض باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات 6/249

[14]..... بَاب قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے بیان

2966۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَبْسِيِّ هو عبدالله بن خالد.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَدِّ فَقَالَ أَيُّ أَبٍ لَكَ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنَا آدَمُ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ. ❶

سیدنا عبدالرحمٰن بن معقل کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دادا کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: تمہارے کون سے والد سب سے بڑے ہیں میں نے کہا: ''سیدنا آدم علیہ السلام'' انہوں نے کہا: تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے آدم کے بیٹو''

2967۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ.........

عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنِّي وَالَّذِينَ يُخَالِفُونَنِي فِي الْجَدِّ تَلَاعَنَّا أَيُّنَا أَسْوَأُ قَوْلًا. ❷

ایک آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرا دل چاہتا ہے میں اور وہ لوگ جو دادا کے متعلق میری مخالفت کرتے ہیں دونوں آپس میں لعان کریں کہ کس کا قول برا ہے۔''

2968۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ.........

حدثنا ابن طاووس، عن أبيه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❸

طاؤس نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس نے دادا کو باپ قرار دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے تھے اور اس میں بہت سختی کرتے تھے۔

[15]..... بَاب قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق ابن مسعود کے قول کا بیان

2969۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.........

---

❶ منقطع ضعیف: عبداللہ بن عباس سے سماع ثابت نہیں أخرجه ابن ابي شيبه 11/289(11254) والبيهقي في الفرائض، باب من لم يورث الإخوة مع الجد 6/246

❷ صحيح بالشاهد: أخرجه عبدالرزاق (19024) وسعيد بن منصور (37)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19055-19056)

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى شُرَيْحٍ وَعِنْدَهُ عَامِرٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي فَرِيضَةِ امْرَأَةٍ مِنَّا الْعَالِيَةِ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا وَجَدَّهَا فَقَالَ لِي هَلْ مِنْ أُخْتٍ قُلْتُ لَا قَالَ هَلْ مِنْ أُخْتٍ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ وَلِلْأُمِّ الثُّلُثُ قَالَ فَجَهِدْتُ عَلَى أَنْ يُجِيبَنِي فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَّا بِذٰلِكَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَعَامِرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا جَاءَ أَحَدٌ بِفَرِيضَةٍ أَعْضَلَ مِنْ فَرِيضَةٍ جِئْتَ بِهَا قَالَ فَأَتَيْتُ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيَّ وَكَانَ يُقَالُ لَيْسَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ مِنْ عَبِيدَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ وَكَانَ عَبِيدَةُ يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا وَرَدَتْ عَلَى شُرَيْحٍ فَرِيضَةٌ فِيهَا جَدٌّ رَفَعَهُمْ إِلَى عَبِيدَةَ فَفَرَضَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ نَبَّأْتُكُمْ بِفَرِيضَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي هٰذَا جَعَلَ لِلزَّوْجِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ النِّصْفَ وَلِلْأُمِّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ السُّدُسُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ وَلِلْأَخِ سَهْمٌ وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ الْجَدُّ أَبُو الْأَبِ. ❶

ابواسحاق کہتے ہیں میں شریح کے پاس اپنی قوم کی ایک معزز عورت کی وراثت کے متعلق پوچھنے گیا۔ جس نے شوہر، ماں، علاتی بھائی اور دادا چھوڑا تھا اور شریح کے پاس عامر ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ موجود تھے۔ شریح نے مجھ سے پوچھا کیا کوئی بہن بھی ہے میں نے کہا: ''نہیں۔'' انہوں نے کہا: ''شوہر کے لئے نصف اور ماں کے لئے تہائی۔'' میں نے بہت کوشش کی کہ مجھے کوئی اور جواب بھی دیں گے مگر انہوں نے صرف یہی جواب دیا۔ تو ابراہیم، عامر اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے کہا: ''تمہارے جیسا مشکل فرائض کا مسئلہ کسی نے نہ دیا۔'' میں پھر عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ کے پاس گیا اور کہا جاتا تھا کوفہ میں عبیدۃ اور حارث اعور سے بڑھ کر فرائض کا مسئلہ کوئی اور نہیں جانتا۔ اور عبیدہ مسجد میں بیٹھتے تھے۔ جب شریح کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آتا جس میں دادا ہوتا تھا تو وہ اسے عبیدہ کے پاس بھیج دیتے تھے وہ حصے بتا دیتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اگر تم چاہو تو میں اس کے متعلق تمہیں عبداللہ بن مسعود کے قول کے مطابق حصے بتا دوں انہوں نے اس طرح حصے مقرر کیے۔ نصف یعنی تین حصے شوہر کے لئے باقی کا تہائی ماں کے لئے یعنی اصل مال کا چھٹا حصہ اور بھائی کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے بھی ایک حصہ۔ ابواسحٰق کہتے ہیں: 'جد' سے صرف 'دادا' مراد ہیں۔

---

❶ ابواسحاق تک اس کی سند صحیح ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19071) وابن ابی شیبہ 11/208 (11303) واخرجه البیھقی فی الفرائض، باب میراث ابنی عم احدھما زوج والآخر اخ لأم 6/240

فوائد:...... (۱) انشراح صدر نہ ہونے کے باعث عالم جواب دینے سے احتراز کر سکتا ہے بشرطیکہ کوئی اور عالم قریب موجود ہو جس سے لوگ دریافت کر سکتے ہوں ورنہ عالم کے ذمے اجتہاد لازم ہے (۲) عبیدہ رحمہ اللہ کی طرح مسئلے کی ذمہ داری خود لینے کی بجائے کسی دوسرے کا قول جو کہ اقرب الی الصواب ہوا سے بیان کر دینا زیادہ مناسب ہے (۳) یہ کتاب الفرائض کے شروع میں گزرنے والا مسئلہ غراوین ہے البتہ علاتی بھائی کا واسطہ زیادہ ہے جسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق باپ کے برابر ایک حصہ ملے گا۔

[16]... بَاب قَوْلِ زَيْدٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2970۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ ...

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُشْرِكُ الْجَدَّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى الثُّلُثِ. ❶

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ تہائی تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا اور بھائیوں میں مشترکہ میراث تقسیم کرتے اس طرح کہ دادا کا حصہ ثلث 1/3 سے کم نہ ہو (مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر 2962)

2971۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ...

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى الثُّلُثِ ثُمَّ لَا يَنْقُصُهُ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ زید بن ثابت دادا کو بھائیوں کے ساتھ تہائی حصہ پر تقسیم میں شریک کرتے تھے پھر اسے کم نہ کرتے۔

2972۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ ....

عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ خُذْ مِنْ أَمْرِ الْجَدِّ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي قَوْلَ زَيْدٍ. ❸

اسماعیل کہتے ہیں سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے کہا "دادا کے متعلق وہ بات اختیار کرو جس پر لوگوں کا اتفاق ہوا ہے"۔ ابو محمد کہتے ہیں یعنی سیدنا زید کا قول۔

فوائد:...... (۱) غیر متعین مسئلے میں جمہور کی رائے کو ترجیح دی جا سکتی ہے (۲) اہل علم زید رضی اللہ عنہ کے

---

❶ صحیح الی الحسن : أخرجه ابن ابی شیبة 11/295 (11274)

❷ سندہ صحیح الی ابراهیم أخرجه عبدالرزاق (19063) وابن ابی شیبة 11/317 (11309)

❸ صحیح : أخرجه مالك فی الفرائض باب میراث الجد (2) وعبدالرزاق (19042) وابن ابی شیبة 11/ 319-320 (11315)

موقف کو ہی ترجیح کرتے ہیں۔

[17] ... بَابُ الْأَكْدَرِيَّةِ زَوْجٌ وَأُخْتٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَجَدٌّ وَأُمٌّ
شوہر، حقیقی بہن، دادی؟ اور ماں کے متعلق

2973۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ ......

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَزَوْجٍ وَجَدٍّ قَالَ جَعَلَهَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لِلْأُمِّ سِتَّةٌ وَلِلزَّوْجِ تِسْعَةٌ وَلِلْجَدِّ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْأُخْتِ أَرْبَعَةٌ . ❶

سیدنا قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شوہر، ماں حقیقی بہن اور دادا کے متعلق ستائیس سے تقسیم کر کے ماں کو چھ حصے، شوہر کو نو، دادا کو آٹھ اور بہن کو چار حصے دیے۔

فوائد:...... (۱) اس مسئلے کو اکدریہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے زید رضی اللہ عنہ کے مسلک کو مکدر، گدلا کر دیا ہے کیونکہ وہ اس مسئلے کے علاوہ کہیں بھی دادا کے ساتھ بہن کا حصہ مقرر نہیں کرتے بلکہ میراث نہ بچنے کی صورت میں بھائی بہن کو گرا دیتے ہیں پھر دو فرضوں کے جمع ہونے پر انہیں عصبہ کی صورت میں سب میں تقسیم کر دیا۔ یا پھر اس لیے کہ مرنے والی کا تعلق اکدر قبیلے سے تھا۔ واللہ اعلم۔ (۲) مسئلے کی صورت یوں ہوگی ایک عورت خاوند، ماں، حقیقی بہن اور دادا، چھوڑ کر فوت ہو جاتی ہے تو اس میں مسئلہ 6 سے بنے گا جو کہ نو کی طرف عول ہوگا۔ بہن اور دادا میں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے مطابق تقسیم کریں تو کسر واقع ہے نسبت تخالف کی وجہ سے تین کو نو سے ضرب دی تو ستائیس حاصل ہوا ہر وارث کے حصے کو 3 سے ضرب دیں تو ہر وارث کا حق نکل آئے گا۔ اس طرح بہن اور دادا کو چار ہے جب تین سے ضرب دی تو 12 ہو گئے اب دادا کو 8 اور بہن کو 4 حصے ملیں گے اس کی صورت یوں ہوگی۔

مسئلہ بنا ہے	6	9	27
خاوند	3	3	9
ماں	2	2	6
بہن	3	3	4
دادا	1	1	8

❶ سندہ: صحیح أخرجہ عبدالرزاق (19074) وابن ابی شیبہ 11/301 (1269)

اس مسئلے کو مفصلاً بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اصولاً دادا کے ساتھ بہن صاحب فرض نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے بھائی کی طرح عصبہ ہوتی ہے مگر اس مسئلے میں اسے صاحب فرض قرار دے کر نصف ترکہ دیا گیا ہے اور پھر دونوں کے حصے ملا کر تقسیم کر لیے گئے ہیں اس طرح بہن نصف کی بجائے چھٹے جب کہ دادا تہائی کا وارث ہوا۔

[18]..... بَابٌ فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق

2974۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ ......

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَهْمًا أُمُّ أَبٍ وَابْنُهَا حَيٌّ ❶

ابن سیرین کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''سب سے پہلے دادی کی حیثیت سے جسے اسلام میں حصہ دیا گیا وہ باپ کی ماں تھی اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔''

فوائد:..... سنداً اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن مذکورہ مسئلے میں اختلاف ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے موافق مروی ہے جیسا کہ ابوعمر الشیبانی کہتے ہیں (کان یورث) کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ دادی کو باپ کی موجودگی میں وراثت بناتے تھے لیکن راجح بات اور جمہور کا موقف یہی ہے کہ باپ کی موجودگی میں دادی وارث بنے گی۔(واللہ اعلم)

2975۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْعَمَ جَدَّةً سُدُسًا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔

فوائد:..... دادیوں کے حصے بارے کتاب وسنت سے کوئی بھی صحیح ثبوت نہیں ملتا بعض روایات میں سدس کا ذکر آتا ہے کہ آپ ﷺ نے دادیوں کو چھٹا حصہ دیا جو کہ ہیں تو ضعیف بہرحال ائمہ ومحدثین نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

2976۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ......

---

❶ ضعيف : أخرجه ابن ابي شيبه 331/11(11348)وابن منصور(109)والبيهقي في الفرائض 226/2،باب لا ميرث مع الأب ابـواه اس مسئلہ بارے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیٹے کے ہوتے ہوئے دادی کو وارث بنایا ہے اور بعض نے نہیں۔

❷ ضعيف : أخرجه ابن ماجه، كتاب الفرائض،باب ميراث الجدة(2725)وابن ابي شيبه 331/11(11320)والبيهقي في الفرائض،باب فرائض الجدة والجدتين 234/6

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا . ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا۔

2977۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ......

سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَطْعَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ سُدُسًا قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ مَنْ هُنَّ قَالَ جَدَّتَاكَ مِنْ قِبَلِ أَبِيكَ وَجَدَّتُكَ مِنْ قِبَلِ أُمِّكَ . ❷

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دادیوں کو چھٹا حصہ دیا۔ میں نے ابراہیم سے پوچھا: وہ کون تھیں؟ انہوں نے کہا: ”دو تیرے باپ کی طرف سے اور ایک تیری ماں کی طرف سے تھی۔“

فوائد:...... حدیث میں ضعیف ہونے کے باوجود عمل اسی پر ہے کہ اگر ایک ہی رتبے میں ایک سے زیادہ دادیاں جمع ہو جائیں تو سدس ان میں برابر تقسیم ہوگا۔

2978۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ.........

إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنِي الْحَسَنُ قَالَ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادی اپنے بیٹے کی زندگی میں وارث بنے گی۔“

2979۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.........

عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا تَرِثُ أُمُّ أَبِ الْأُمِّ ابْنُهَا الَّذِي تُدْلِي بِهِ لَا يَرِثُ فَكَيْفَ تَرِثُ هِيَ . ❹

داؤد کہتے ہیں شعبی نے کہا: ”میت کی پرنانی وارث نہیں بنے گی جس بیٹے کی وجہ سے وہ میت سے تعلق رکھتی ہے وہ تو وارث ہوتا نہیں تو اس کی ماں کیسے وارث ہوگی؟“

---

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19094) وابن منصور (90) وابن ابی شیبه 331/11 (11347) والبیهقی فی الفرائض باب لا لسث مع الأب ابواه 226/6)

❷ معضل ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 322/11 (11323) والبیهقی فی الفرائض باب تو ریث الثلاث جدات متحاذیات أو اكثر 236/6

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11353/11) وابن منصور (97) وابن ابی حزم فی المحلّی 281/9 و دیکھئے سنن البیهقی 226/6

❹ صحیح: أخرجه البیهقی فی الفرائض باب توریث ثلاث الجدات المتحاذیات أو أكثر 236/6 وابن منصور (89) وابن حزم 275/9

فوائد:...... دادی کے وارث بننے کے لیے الجد ة الصحیحة ہونا لازم ہے یعنی صحیح دادی یہ ہر اس دادی پر بولا جاتا ہے جس کے اور میت کے درمیان جد فاسد یعنی فاسد دادا نہ ہو جد فاسد اس دادے پر بولا جاتا ہے جس کے اور میت کے درمیان مونث ہو مثلاً اب الام یعنی نانا اب نانے کی ماں وارث نہیں بن سکتی ہے۔

2980۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ....

عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ ❶

ابودہماء کہتے ہیں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: "دادی اپنے بیٹے کی زندگی ہی میں وارث بنے گی۔"

فوائد:...... یہ حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے جو کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا "وقد ورث بعض اصحاب النبی ﷺ الجدة مع ابنها ولم یورثها بعضهم." الترمذی مع التحفة 6/2880 بعض صحابہ (دادی کو) اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث بناتے ہیں جب کہ بعض نہیں۔ نیز مالکی، شافعی، حنفی اور حنبلی ایک روایت کے مطابق۔ دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں محروم گردانتے ہیں اور یہی بات ان شاء اللہ درست ہے۔

[19]..... بَابُ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدَّاتِ
دادیوں کے متعلق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2981۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ جَدَّةٌ أُمُّ أَبٍ أَوْ أُمُّ أُمٍّ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ ابْنِي أَوِ ابْنَ ابْنَتِي تُوُفِّيَ وَبَلَغَنِي أَنَّ لِي نَصِيبًا فَمَا لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي

زہری کہتے ہیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی آئی جو باپ کی ماں تھی یا ماں کی ماں تھی۔ اس نے کہا: میرا پوتا یا میرا نواسا فوت ہو گیا ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا بھی حصہ ہے مجھے کیا ملے گا؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا نہیں کہ آپ نے اس کے متعلق کچھ فرمایا ہے مگر میں لوگوں سے پوچھوں گا جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو انہوں نے کہا: تم سے کس نے سنا ہے کہ رسول

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/331 (11349) والبيهقي في الفرائض باب الجدة مع الأب أبو 226/6

الْجَدَّةِ شَيْئًا فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَا قَالَ مَاذَا قَالَ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُدُسًا قَالَ أَيَعْلَمُ ذَاكَ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ صَدَقَ فَأَعْطَاهَا أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ فَجَاءَتْ إِلَى عُمَرَ مِثْلُهَا فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ فَحَدَّثُوهُ بِحَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ عُمَرُ أَيُّكُمَا خَلَتْ بِهِ فَلَهَا السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا .❶

اللہ ﷺ نے دادی کے متعلق کچھ فرمایا ہو۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: ”میں نے سنا ہے۔“ حضرابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے علاوہ کوئی اور بھی اس بات کو جانتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا: مغیرہ نے سچ کہا۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دیا۔ پھر ایسا ہی واقعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا البتہ میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ تو لوگوں نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دادی اور نانی سے جو اکیلی ہو اسے چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر دونوں ہوں تو وہی دونوں کو تقسیم کر کے دیا جائے گا۔“

فوائد:...... (۱) جس مسئلے بارے اشکال ہو وہ اہل علم سے دریافت کر لینا چاہیے (۲) اہل علم کی یہ شان ہے کہ کسی مسئلے بارے جزم نہ ہونے پر وہ تکلف برتنے کی بجائے اس کی تحقیق کرنا اور سائل سے وقت لے لینا بہتر خیال کرتے ہیں (۳) مغیرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کا چاہنا اس بنا پر نہیں تھا کہ خبر واحد حجت نہیں ہوتی بلکہ مسئلے کی حساسیت کی بنا پر اور کبھی کبھار پیش آنے کی بنا پر اس بارے مزید دریافت کیا گیا ورنہ رمضان کا روزہ ایک آدمی کی گواہی پر رکھنا اسی طرح ایک عورت کی گواہی پر رضاعت کو تسلیم کر لینا اور عمر رضی اللہ عنہ کا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو گواہی پر مجوس سے جزیہ لینا ایسے مسائل سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خبر واحد اسلام میں حجت ہے (۴) جب ایک رتبے میں جدات اکٹھی ہو جائیں تو وہ بھی سدس میں شریک ہوں گی۔

[20]..... بَاب قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2982۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ ....

❶ ضعيف : أخرجه عبد الرزاق (19083)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَا إِذَا كَانَتِ الْجَدَّاتُ سَوَاءً وَرِثَ ثَلَاثُ جَدَّاتٍ جَدَّتَا أَبِيهِ أُمُّ أُمِّهِ وَأُمُّ أَبِيهِ وَجَدَّةُ أُمِّهِ فَإِنْ كَانَتْ إِحْدَاهُنَّ أَقْرَبَ فَالسَّهْمُ لِذَوِي الْقُرْبَى. ❶

شعبی کہتے ہیں سیدنا علی اور زید نے کہا: ''جب دادیاں برابر ہوں تو تین دادیاں وارث ہیں۔ دو دادیاں میت کے باپ کی یعنی اس کی ماں کی ماں اور باپ کی ماں۔ اور تیسری اس کی ماں کی دادی اگر ان میں سے کوئی زیادہ قریبی ہو تو رشتہ داروں کا حصہ ہوگا۔''

2983۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَشْعَثَ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يُوَرِّثَانِ الْجَدَّةَ أُمَّ الْأَبِ مَعَ الْأَبِ. ❷

شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ دادی یعنی باپ کی ماں کو باپ کے ساتھ وارث نہیں ٹھہراتے تھے۔

2984۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ. ❸

زہری کہتے ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ دادی کو بیٹے کی زندگی میں وارث نہ بناتے تھے۔

فوائد: ...... زہری رحمہ اللہ کے مطابق عثمان رضی اللہ عنہ بھی اَب یعنی باپ کی موجودگی میں دادی کو وارث ہونے کے قائل نہیں امام ترمذی رحمہ اللہ کے قول سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل نہیں تھے اور یہی بات راجح اور درست ہے۔ (واللہ اعلم)

[21] ..... بَابُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2985۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ......

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الْجَدَّاتِ لَيْسَ لَهُنَّ مِيرَاثٌ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أُطْعِمَتْهَا وَالْجَدَّاتُ أَقْرَبُهُنَّ وَأَبْعَدُهُنَّ سَوَاءٌ. ❹

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''دادیوں کے لئے میراث نہیں اور وہ جو دادی کو دیا گیا تھا اسے کچھ کھانے کے لئے دیا گیا تھا۔ اور اس کے متعلق نزدیک اور دور کی دادیاں برابر ہیں۔''

---

❶ حسن لغیرہ: أخرجه ابن منصور (84) والبیہقی 6/236 وابن حزم 9/275

❷ ضعیف: اشعث ضعیف ہے سابقہ حدیث میں گزر چکا ہے۔

❸ اسنادہ صحیح الی الزہری: أخرجه عبدالرزاق (19091) والبیہقی فی الکبری 6/225-226 باب لا یرث مع الأب أبواه

❹ حسن لغیرہ: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/326 (11337) وعبدالرزاق (19069) وابن حزم فی المحلی 9/277

2986۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ. ❶

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادی اپنے بیٹے کی زندگی میں وارث بنے گی۔“

[22]..... بَابُ قَوْلِ مَسْرُوقٍ فِي الْجَدَّاتِ

دادی کے متعلق سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2987۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جِئْنَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ فَأَلْغَى أُمَّ أُمِّ الْأَبِ وَوَرَّثَ ثَلَاثًا جَدَّتَيْ أَبِيهِ أُمَّ أُمِّهِ وَأُمَّ أَبِيهِ وَجَدَّةَ أُمِّهِ. ❷

شعبی کہتے ہیں: مسروق کے پاس آگے پیچھے چار دادیاں آئیں انہوں نے باپ کے باپ کی ماں کو ساقط قرار دیا۔ اور تین کو وارث بنایا، دو دادیاں میت کے باپ کی یعنی اس کی ماں کی ماں اور باپ کی ماں اور تیسری اس کی ماں کی دادی ہے۔

فوائد:..... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ اسی طرح ہے کہ ایسی جدة جو جد فاسد کے بعد واقع ہو وہ محروم ہوگی (جد فاسد کی تعریف حدیث 2979 کے تحت دیکھئے) جب کہ ایک مرتبے میں پائے جانے والی سبھی جدات سدس میں شریک ہوں گی۔

[23]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدٍ فِي الرَّدِّ

وراثت لوٹانے میں سیدنا علی، عبداللہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہم کے قول کا بیان

2988۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ قَالَ النِّصْفُ وَالسُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَرَدٌّ عَلَى الْبِنْتِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں عبداللہ نے ایک بیٹی اور پوتی کے متعلق کہا: ”بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور جو باقی بچے گا وہ بیٹی کو دوبارہ ملے گا۔“

---

❶ سندہ ضعیف: أخرجہ ابن منصور (109) وابن ابی شیبہ 11/331 (1348) والبیہقی فی الفرائض باب لا ترث مع الأب أمہ 6/226

❷ ضعیف: أخرجہ البیہقی فی الفرائض باب من لم یورث أکثر من جدتین 6/236 وعبدالرزاق (13081) وابن حزم فی المحلی 9/275

❸ صحیح: أخرجہ ابن ابی شیبہ 11/277 (1224) ومصنف عبدالرزاق (19128) دیکھئے جمہور متفقہ بخاری کتاب الفرائض باب میراث الأخوة مع البنات عصبة

فوائد: ...... (۱) مذکورہ صورت میں بیٹی کو قرآن کے مطابق نصف جب کہ پوتی کو 2/3 دو تہائی مکمل کرنے کے لیے سدس دیا جائے گا (۲) جب ترکہ سہام یعنی حصوں سے زیادہ ہو تو پھر اصحاب الفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد بقیہ ان پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹا دیا جاتا ہے یہی جمہور کا موقف ہے۔

2989۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أُتِيَ فِي إِخْوَةٍ لِأُمٍّ وَأُمٍّ فَأَعْطَى الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثَ وَالْأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ وَقَالَ الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ. ❶

سیدنا علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی اخیافی بھائیوں اور ماں کے متعلق پوچھنے آیا تو انہوں نے اخیافی بھائیوں کو تہائی حصہ دیا اور باقی تمام مال ماں کو دے دیا۔ اور کہا: ”جس کا عصبہ نہ ہو اس کی ماں عصبہ ہے۔“

فوائد: ...... رد کا یہ طریقہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور رائے پر مبنی ہے جب کہ جمہور اہل علم جمیع اصحاب الفروض نسبیہ پر رد کے قائل ہیں نیز بالنسبیہ کی قید لگانے سے میاں بیوی دونوں خارج ہو گئے کیونکہ ان کا آپس میں نسبی تعلق نہیں ہوتا۔

2990۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ......

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهَا قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ. ❷

سیدنا حسن رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنی بیٹی چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور وارث معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ: ”تمام مال اسی کو ملے گا۔“

2991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى أَخٍ لِأُمٍّ مَعَ أُمٍّ وَلَا عَلَى جَدَّةٍ إِذَا كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مِمَّنْ لَهُ فَرِيضَةٌ

شعبی کہتے ہیں کہ ابن مسعود ماں کے ساتھ اخیافی بھائی کو دوبارہ نہیں دیتے تھے۔ اور نہ اس وقت دادی کو دوبارہ دیتے تھے جب اس کے ساتھ کوئی اہل فریضہ ہوتا۔ ورنہ

---

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/274 (31213) وابن منصور (27)

❷ صحیح إلی شعبی: أخرجه ابن أبي شيبة 11/276 (31218) وعبد الرزاق (19130)

وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ وَزَوْجٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلَّا الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ . ❶

حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کو دوبارہ دیتے تھے۔ اور نہ بیوی اور شوہر کو دوبارہ دیتے تھے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیوی اور شوہر کے علاوہ ہر حصہ دار کو دوبارہ دیتے تھے۔

2992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ أُتِيَ فِي ابْنَةٍ أَوْ أُخْتٍ فَأَعْطَاهَا النِّصْفَ وَجَعَلَ مَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ . ❷

خارجہ بن زید کہتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی ایک بیٹی یا ایک بہن کے متعلق پوچھنے آیا انہوں نے اسے نصف دیا۔ اور باقی بیت المال میں جمع کروا دیا۔

فوائد:...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن رد مخالفین جیسے مالک و شافعی وہ اسی بات کے قائل ہیں کہ رد کی بجائے بقیہ مال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا کیونکہ رد سے مقررہ حصوں میں زیادتی ہو جائے گی جو کہ درست نہیں کیونکہ دادا بھی سدس لینے کے بعد بقیہ مال بطور عصبہ لے سکتا ہے جب وہ زیادتی شمار نہیں ہوتی تو یہ بھی درست ہے۔ (واللہ اعلم)

[24] ... بَابٌ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ
لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث کا بیان

2993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ قَالَ مِيرَاثُهُ لِأُمِّهِ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق کہا: "اس کی میراث اس کی ماں کو ملے گی۔"

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ منقطع ہونے پر ضعیف ہے بہرحال ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ "ان

---

❶ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن منصور (115-116) و البیهقی فی الفرائض باب من جعل ما فضل عن أهل الفرائض 244/6

❷ اسناده ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن منصور (114) والبیهقی فی الفرائض 244/6 نیز ابن منصور (113) اور عبدالرزاق (19131) میں اس معنی کی شعبی تک صحیح سند روایت ملتی ہے۔

❸ حسن لغیرہ: أخرجه الحاكم 341/4 و عبدالرزاق (12472) و البیهقی فی الفرائض باب میراث ابن الملاعنة 258/6

النبی ﷺ جعل میراث ابن الملاعنة لامه ولو رثتها من بعدها . "(ابوداؤد:2523) یعنیا نبی ﷺ نے ابن الملاعنہ کی میراث اس کی ماں اور اس (ماں) کے بعد اس کے ورثہ کے لیے مقرر کی۔ نیز امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لعان کرنے والی عورت کا بچہ اس کے شوہر کا وارث نہیں بنے گا۔ (نیل الاوطار: 4/ 133)

2994۔ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ......

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ وَلَدِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ لِمَنْ مِيرَاثُهُ قَالَ لِأُمِّهِ وَأَهْلِهَا. ❶

ابراہیم بن طہمان کہتے ہیں میں نے ایک آدمی سے سنا وہ عطاء بن ابو رباح سے لعان والوں کی اولاد کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ اس کی میراث کسے ملے گی۔ انہوں نے کہا: "اس کی ماں اور اس کے اہل کو۔"

2995۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِي سَهْلٍ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَأُمَّهُ لِأَخِيهِ السُّدُسُ وَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ثُمَّ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَيَصِيرُ لِلْأَخِ الثُّلُثُ وَلِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ وَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِأَخِيهِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُمِّ. ❷

شعبی کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق فرمایا جس نے ایک اخیافی بھائی اور ماں چھوڑی تھی: "اس کے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور ماں کے لئے تہائی۔ پھر انہیں دوبارہ دیا جائے گا تو بھائی کی ایک تہائی ہوگی اور ماں کے لئے دو تہائیاں۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی ہے وہ ماں کے لئے ہے۔

2996۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.........

عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ تَرَكَ ابْنَ أَخٍ وَجَدًّا قَالَ الْمَالُ لِابْنِ الْأَخِ. ❸

ابو سہل کہتے ہیں۔ کہ شعبی نے لعان والے کے بیٹے کے متعلق کہا: جس نے ایک بھتیجا اور دادا چھوڑا اس کا تمام مال بھتیجے کو ملے گا۔

2997۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ ......

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (12483)

❷ ضعیف: ابو سہل محمد ضعیف ہے۔ أخرجه البیهقی فی الفرائض باب میراث ولد الملاعنة 6/258 وابن ابی شیبة 11/341 (11383)

❸ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبة 11/341 (11382)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ الثُّلُثُ وَالثُّلُثَانِ لِبَيْتِ الْمَالِ. ❶

سیدنا سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت نے لعان والے کے بیٹے کی میراث کے متعلق کہا: ''اس کی ماں کو تہائی ملے گی اور دو تہائی بیت المال میں جمع ہوگا۔

فوائد:...... زید رضی اللہ عنہ رد کے قائل نہیں بلکہ بچ جانے والے مال کو بیت المال کا حصہ قرار دیتے ہیں لیکن یہ بات درست نہیں بلکہ بقیہ مال کو بھی ماں ہی وارث ہوگی (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے دیکھیے سابقہ 2993 باب الرد)

2998۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادٍ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مِيرَاثُهُ لِأُمِّهِ تَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ لِأُمِّهِ الثُّلُثُ وَبَقِيَّةُ الْمَالِ لِعَصَبَةِ أُمِّهِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لعان والے کے بیٹے کی میراث اس کی ماں کو ملے گی اس کی ماں کے عصبہ اس کی طرف سے دیت دیں گے اور قتادہ رحمہ اللہ نے سیدنا حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اس کی ماں کو تہائی ملے گی۔ اور باقی مال ماں کے عصبہ کو ملے گا۔

فوائد:...... فائدہ 2993 میں گزرنے والی حدیث کے مطابق عبداللہ رضی اللہ عنہ کا موقف ہی قابل ترجیح ہے کہ میراث ماں کے عصبہ کی بجائے فقط ماں کو ہی ملے گی البتہ بچے کے جرم پر دیت اس عورت کے عصبہ ادا کریں گے۔ (واللہ اعلم)

2999۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ......

أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا فِي وَلَدِ مُلَاعَنَةٍ تَرَكَ جَدَّتَهُ وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ قَالَ لِلْجَدَّةِ الثُّلُثُ وَلِلْإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِلْجَدَّةِ السُّدُسُ وَلِلْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ فَلِبَيْتِ الْمَالِ. ❸

سیدنا قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لعان والے کی اولاد کے متعلق کہا: جس نے نانی اور اخیافی بھائی چھوڑا ہو۔ تو نانی کو تہائی ملے گی اور بھائیوں کو دو تہائی اور زید بن ثابت نے کہا: ''نانی کو چھٹا حصہ ملے گا اور اخیافی بھائیوں کو تہائی۔ اور بقیہ بیت المال میں جمع کروایا جائے گا۔''

❶ حسن: أخرجه البيهقي في الفرائض باب ميراث ولد الملاعنة 259/6
❷ حسن لغيره: أخرجه ابن أبي شيبة 339/11 (11365) والحاكم 341/4 وابن منصور (119)
❸ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض باب ميراث ولد الملاعنة 258/6-259 وابن منصور (119)

3000۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَرِثُهُ أُمُّهُ يَعْنِي ابْنَ الْمُلَاعَنَةِ ۔ ❶

سیدنا یونس اور حمید کہتے ہیں کہ سیدنا حسن رٹائٹن نے کہا: "لعان والے کی ماں اس کی وارث ہوگی۔"

3001۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ......

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَنَّ النَّخَعِيَّ وَالشَّعْبِيَّ قَالَا تَرِثُهُ أُمُّهُ ۔ ❷

حجاج کہتے ہیں نخعی اور شعبی نے کہا: "لعان والے کی ماں اس کی وارث ہوگی۔"

3002۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَخٍ لِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ أَسْأَلُهُ لِمَنْ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ لِأُمِّهِ هِيَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ وَأَبِيهِ وَقَالَ سُفْيَانُ الْمَالُ كُلُّهُ لِلْأُمِّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ ۔ ❸

عبداللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے بنوزریق سے اپنے بھائی کو لکھ کر پوچھا کہ نبی ﷺ نے لعان والے کی اولاد کے متعلق کس کے لیے فیصلہ کیا؟ اس نے مجھے لکھا کہ نبی ﷺ نے اس کی ماں کے لئے فیصلہ کیا۔ وہی اس کی ماں اور باپ کے مرتبہ پر ہے اور سفیان نے کہا: "تمام مال ماں کے لئے ہے وہی اس کی ماں اور باپ کے مرتبہ پر ہے۔"

فوائد: ...... فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق ولد الملاعنہ کی ماں اس کی ماں باپ دونوں کے قائم مقام ہوگی۔ نیز مال سارا ماں کے حصے آئے گا۔

3003۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ تَرَكَ أُمَّهُ وَعَصَبَةَ أُمِّهِ قَالَ الثُّلُثُ لِأُمِّهِ وَمَا بَقِيَ فَلِعَصَبَةِ أُمِّهِ ۔ ❹

ہشام کہتے ہیں سیدنا حسن رٹائٹن نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق کہا جس نے اپنی ماں اور ماں کا عصبہ چھوڑا تو تہائی حصہ اس کی ماں کے لئے ہے اور بقیہ مال ماں کے عصبہ کے لئے ہے۔"

---

❶ صحیح: یہ (3005) کے تحت مطولاً آ رہی ہے۔

❷ ضعیف: حجاج بن أرطاۃ ضعیف ہے، أخرجہ ابن ابی شیبہ 11/348 (11405) و عبدالرزاق (12466)

❸ صحیح: أخرجہ عبدالرزاق (12477) والحاکم 4/341 والبیہقی فی الفرائض، باب میراث ولد الملاعنۃ 6/259

❹ صحیح: دیکھئے سنن البیہقی، باب میراث ولد الملاعنۃ 6/258 وابن ابی شیبہ (11383)

لِأُمِّهِ يُقَالُ ابْنُ فُلَانَةَ هِيَ عَصَبَتُهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ وَمَنْ دَعَاهُ لِزِنْيَةٍ جُلِدَ. ❶

اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور اولاد اپنی ماں کے نام سے پکاری جائے گی' کہا جائے گا: فلاں کا بیٹا ہے وہی عصبہ ہوگی اور وہی اس کی وارث ہوگی۔ اور بیٹا ماں کا وارث ہوگا اور جو اسے کہے' زانیہ کا بیٹا ہے اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے بہرحال مسئلہ صحیح ہے یعنی (۱) لعان کے بعد خاوند اور بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی (۲) ولد الملاعنہ کے ولدیت کے خانہ میں ماں کا نام لکھا اور پکارا جائے گا (۳) مذکورہ بچے کو ولد زنا یا حرام کا نطفہ کہنے والے پر کوڑوں کی حد جاری کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3008۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ....

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي وَلَدِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنَّهُ تَرِثُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ وَهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ. ❷

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے لعان کرنے والے کی اولاد کے متعلق کہا: اس کی ماں کے عصبے اس کے وارث ہوں گے۔ اور وہی اس کی طرف سے دیت دیں گے۔

3009۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ هُوَ الَّذِي لَا أَبَ لَهُ تَرِثُهُ أُمُّهُ وَإِخْوَتُهُ مِنْ أُمِّهِ وَعَصَبَةُ أُمِّهِ فَإِنْ قَذَفَهُ قَاذِفٌ جُلِدَ قَاذِفُهُ ❸

سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کی اولاد کے متعلق کہا: "جس کا باپ نہ ہو اس کی ماں، اس کے اخیافی بھائی اور اس کی ماں کے عصبے اس کے وارث بنیں گے۔ اگر کوئی اس پر زنا کی تہمت لگائے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔"

3010۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ......

عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ لِمَنْ هُوَ قَالَ جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمِّهِ فِي سَبَبِهِ

نعمان کہتے ہیں کہ مکحول سے لعان کرنے والی کی اولاد کی میراث کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کسے ملے گی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے ماں کے لئے مقرر کیا

---

❶ ضعیف: أخرجه عبد الرزاق (12478) وابن أبي شيبة 11: 340 (11376)

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11: 336 (11367)

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 9: 561 (8522)

لِمَا لَقِيَتْ مِنَ الْبَلَاءِ وَلِإِخْوَتِهِ مِنْ أُمِّهِ. وَقَالَ مَكْحُولٌ فَإِنْ مَاتَتِ الْأُمُّ وَتَرَكَتِ ابْنَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ ابْنُهَا الَّذِي جُعِلَ لَهَا كَانَ مِيرَاثُهُ لِإِخْوَتِهِ مِنْ أُمِّهِ كُلُّهُ لِأَنَّهُ كَانَ لِأُمِّهِمْ وَجَدِّهِمْ وَكَانَ لِأَبِيهَا السُّدُسُ مِنِ ابْنِ ابْنَتِهِ وَلَيْسَ يَرِثُ الْجَدُّ إِلَّا فِي هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ أَبُ الْأُمِّ وَإِنَّمَا وَرِثَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ أُمَّهُمْ وَوَرِثَ الْجَدُّ ابْنَتَهُ لِأَنَّهُ جُعِلَ لَهَا فَالْمَالُ الَّذِي لِلْوَلَدِ لِوَرَثَةِ الْأُمِّ وَهُوَ يُحْرِزُهُ الْجَدُّ وَحْدَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ❶

ہے۔ اس کی ماں کی مصیبت اٹھانے کی وجہ سے اس کے اخیافی بھائیوں کے لئے بھی مقرر کیا۔ اور مکحول نے کہا: ”اگر ماں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ پھر اس کا بیٹا بھی فوت ہو جائے جو اس کا قرار دیا گیا تھا اس کی میراث اس کے اخیافی بھائیوں کے لئے ہوگی۔ کیونکہ لڑکا اپنے اخیافی بھائیوں کی ماں اور نانا کا ہے۔ اور لڑکے کے نانا کو اپنے نواسے سے چھٹا حصہ ملتا ہے۔ اور نانا اسی مرتبہ میں وارث ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ماں کا باپ ہوتا ہے۔ اور خیافی بھائی اپنی ماں کا اور نانا اپنی بیٹی کا صرف اس لئے وارث ہوتا ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو مال لڑکے کو ملتا ہے وہ ماں کے ورثاء کو ملے گا۔ اور وہ اکیلے نانا کو ملے گا جب اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔

3011۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي وَلَدِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَجَاءَ عَصَبَةُ أَبِيهِ يَطْلُبُونَ مِيرَاثَهُ فَقَالَ إِنَّ أَبَاهُ كَانَ تَبَرَّأَ مِنْهُ فَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ فَقَضَى بِمِيرَاثِهِ لِأُمِّهِ وَجَعَلَهَا عَصَبَتَهُ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگ لعان کرنے والوں کی اولاد کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا لے کر گئے لڑکے کے والد کے عصبہ اس کی میراث کے لئے آئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس کے باپ نے اس سے علیحدگی اختیار کی تھی لہٰذا تمہیں اس کی میراث سے کچھ نہیں ملے گا اور اس کی ماں کے لئے اس کی میراث کا فیصلہ کیا۔ اور اسی کو عصبہ قرار دیا۔

---

❶ صحيح: أخرجه أبو داؤد، كتاب الفرائض، باب ميراث ابن الملاعنة (2907) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 259/6

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 258/6

[25] بَابٌ فِي مِيرَاثِ الْخُنْثَى

ہیجڑے کی میراث کا بیان

3012۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ....

أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَا لِلرِّجَالِ وَمَا لِلْمَرْأَةِ مِنْ أَيِّهِمَا يُوَرَّثُ فَقَالَ مِنْ أَيِّهِمَا بَالَ. ❶

محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہیجڑے کے متعلق کہا: "وہ جدھر سے پیشاب کرے گا اسی طرح سے وارث ہوگا۔"

فوائد:...... (۱) "الخنثی" یا ایسے شخص کو کہتے ہیں جس میں بیک وقت زنانہ و مردانہ شرمگاہیں پائی جائیں جبکہ صرف کوئی بھی صحیح کام نہ کرتی ہو۔ (۲) ان کی میراث ان کی تعیین پر ہوگی اگر یہ مردانہ صفات کے حامل ہوں تو مثلاً پستان ابھرے نہ ہوں، چہرے پر داڑھی ہو اور مردانہ شرمگاہ سے پیشاب کرے تو ان کا حکم مردوں والا ہوگا ورنہ عورتوں والا اگر تعیین مشکل ہو تو اسے خنثیٰ مشکل کہا جاتا ہے اور اس کو مرد یا عورت جس صورت میں کم میراث ہے وہ دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3013۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عَلِيٍّ فِي الْخُنْثَى قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مخنث کے متعلق کہا: "وہ پیشاب کرنے کی طرف سے وارث بنایا جائے گا۔"

3014۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ........

حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ وَلَيْسَ بِذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ وَلَيْسَ لَهُ مَا لِلْأُنْثَى يَخْرُجُ مِنْ سُرَّتِهِ كَهَيْئَةِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ نِصْفُ حَظِّ

ابو ہانی کہتے ہیں کہ عامر سے اس بچے کے متعلق پوچھا گیا جو اس طرح پیدا ہو کہ نہ مرد ہے اور نہ عورت نہ اس کی مرد کی طرح شرمگاہ ہے اور نہ عورت کی طرح اس کی ناف سے پیشاب اور پاخانہ نکلتا ہے اس کی میراث کس طرح مقرر ہوگی؟ انہوں نے کہا: "نصف حصہ مرد کا نصف

❶ضعیف: محمد بن علی اپنے دادا سے علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

❷منقطع صحیح، أخرجه ابن أبي شيبة 11/349 (11410)، وابن منصور (125)، وعبد الرزاق (19204)

الذَّكَرِ وَنِصْفُ حَظِّ الْأُنْثَى. ❶ عورت کا۔''

[26] بَابُ الْكَلَالَةِ

ایسے شخص کا بیان کہ جس کا باپ اور اولاد نہ ہو

3015۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ إِنِّي سَأَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ أُرَاهُ مَا خَلَا الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي اللَّهَ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا قَالَهُ أَبُو بَكْرٍ. ❷

شعبی کہتے ہیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: میں اس کے متعلق اپنی رائے سے کہوں گا۔ اور اگر درست ہو تو اللہ کی طرف سے۔ اگر غلط ہوا تو وہ میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ میرے خیال میں کلالہ وہ وارث ہے جو باپ اور اولاد کے علاوہ ہو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے کہا: ''مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات کو رد کر دوں۔''

فوائد:...... (۱) ''کلالہ'' ایسی میت پر بولا جاتا ہے جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو یہ اکلیل سے مشتق ہے یہ ایسی چیز پر بولا جاتا ہے جو سر کو اطراف کو کناروں سے گھیرے۔ کلالہ کو بھی کلالہ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اصول وفروع میں سے تو کوئی اس کا وارث نہ بچے لیکن اطراف واکناف سے وارث قرار پائیں (فتح القدیر و ابن کثیر) (بحوالہ تفسیر صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ) معلوم ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات درست ہے (۲) ہر طرح کے کمال کی نسبت اللہ کی جانب کرنا یہی طریقہ سلف اور دریانتداری ہے (۳) اگر کسی بڑے کی رائے کا قرآن و سنت کے خلاف ہونا ثابت ہو جائے تو اس کی رائے کو ٹھکرا دینا یا رد کرنا لازم ہے ورنہ اکابر کی رائے کا احترام آدمی کی سمجھداری سے ہے۔ (واللہ الموفق)

3016۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

---

❶ ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة 11/350 (11413) والدارقطني 4/81

❷ منقطع: فيه انقطاع أخرجه عبدالرزاق (19191) والدارمي 4/280 والبيهقي في الفرائض باب حجب الأخوة والأخوات من كانوا بالأب والابن وابن الابن 6/224

حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ .....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْضَلَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ مَا أَعْضَلَتْ بِهِمُ الْكَلَالَةُ . ❶

عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''صحابہ کو سقدر مشکل کسی بات میں نہ ہوئی جس قدر ان کو کلالہ میں مشکل ہوئی۔''

3017۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْكَلَالَةُ مَا خَلَا الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''کلالہ وہ وارث ہے جو باپ اور اولاد کے علاوہ ہو۔''

3018۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ .....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ لِأُمٍّ . ❸

قاسم بن عبداللہ کہتے ہیں سعد یہ آیت پڑھتے تھے: ''اگر مرد یا عورت کلالہ (یعنی جس کا باپ و ولاد نہیں ہے) کے وارث ہیں اور اس کی بھائی یا بہن ہیں۔'' (سورۃ النساء: ۱۲) سعد نے کہا: اخیافی۔''

فوائد :...... مذکورہ حدیث میں مذکور بہن بھائیوں سے مراد اخیافی بہن بھائی ہیں جن کے حصے کا ذکر ہو رہا ہے۔ (واللہ اعلم)

[27]..... بَابٌ فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ
ان رشتہ داروں کی میراث کا بیان (جن کا حصہ مقرر نہیں کیا گیا)

3019۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ .....

أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ الْتَمَسَ

عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اس شخص کو تلاش کیا جو ان کا صاحب

❶ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/416 (1648).

❷ صحيح: شرط بخاری پر ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19183) والطبري في تفسيره 1/284 والبيهقي في .... حجب الإخوة والأخوات من كانوا لأب وأم أو لأب 6/225

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/416-417 (11653) والطبري 4/287

مَنْ يَرِثُ ابْنَ الدَّحْدَاحَةِ فَلَمْ يَجِدْ وَارِثًا فَدَفَعَ مَالَ ابْنِ الدَّحْدَاحَةِ إِلَى أَخْوَالِ ابْنِ الدَّحْدَاحَةِ. ❶

کا وارث ہوا انہوں نے کوئی وارث نہ پایا تو ابن دحداحہ کا مال اس کے ماموؤں کو دے دیا۔

3020۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ......

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. ❷

طاؤس کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''جس شخص کا کوئی حمایتی نہیں اللہ اور اس کا رسول اس کے حمایتی ہیں۔ اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

فوائد:...... (۱) ایک مؤمن مسلمان کو کبھی بھی اپنے آپ کو تنہا نہیں سمجھنا چاہیے دورِ نبوی میں اللہ اور اس کے رسول جب کہ آپ کے فوت ہو جانے کے بعد اللہ مسلم کا حمایتی و مددگار ہے (۲) اگر مرنے والا کوئی بھی وارث موجود نہ ہو تو ماموں اس کا وارث قرار پائے گا۔

3021۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ......

عَنْ زِيَادٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ فِي عَمٍّ لِأُمٍّ وَخَالَةٍ فَأَعْطَى الْعَمَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ. ❸

زیاد کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی سوتیلے چچا اور خالہ کے متعلق پوچھنے آیا تو انہوں نے اس کے چچا کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دی۔

فوائد:...... میت کی ماں کا چچا اور خالہ اگرچہ وارث نہیں لیکن وارث کی عدم موجودگی میں خالہ کو ماں کا حصہ ایک تہائی جب کہ اس کے چچا کو بطور عصبہ (3/2) 2 تہائی دے دیا معلوم ہوا کہ میت کے ورثہ پھر ان کے نہ ہونے پر دوسرے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگا ان کی عدم موجودگی میں بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا۔

3022۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ

---

❶ منقطع ضعیف

❷ حسن: أخرجه الترمذي، كتاب الفرائض، باب ما جاء في ميراث الخال (2105) وعبدالرزاق (19124) وابن منصور (171)

❸ اسنادہ حسن: زیاد بن عوض کو ابن حبان نے ثقات 4/368 میں ذکر کیا ہے جب کہ بخاری وابن ابی حاتم اس پر خاموش ہیں۔
أخرجه ابن ابي شيبة 11/260 (11161) وابن منصور (152) والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/399

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ وَالْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ. ❶

حسن کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دو تہائی دی۔

3023۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبَّادٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيِّ قَالَ أُتِيَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ فِي خَالَةٍ وَعَمَّةٍ فَقَامَ شَيْخٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ وَالْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَهَمَّ أَنْ يَكْتُبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ زَيْدٌ عَنْ هَذَا. ❷

قیس بن حبتر نہشلی کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس کوئی آدمی خالہ اور پھپھو کے متعلق پوچھنے آیا تو ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دو تہائی دی۔ تو عبدالملک نے اسے لکھنے کا ارادہ کیا۔ پھر انہوں نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوتا؟

3024۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَالْعَمَّةُ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ وَبِنْتُ الْأَخِ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ وَكُلُّ رَحِمٍ بِمَنْزِلَةِ رَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ ذُو قَرَابَةٍ. ❸

مسروق کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "خالہ ماں کے مرتبہ پر ہے اور پھپھو باپ کے مرتبہ پر ہے اور بھتیجی بھائی کے مرتبہ پر ہے اور ہر رشتہ دار جب وارث رشتہ دار نہ ہو تو اس رشتہ دار کے مرتبہ پر ہوگا جس کے ذریعے اسے میت سے تعلق ہوگا۔"

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن سابقہ صحیح آثار سے اسی موقف کا راجح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[28]...... بَابُ الْعُصْبَةِ

عصبہ کے متعلق

3025۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ

---

❶ حسن تک سند "صحیح" ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19113) وابن أبي شيبة 261/11 (11168)

❷ ضعیف جدا: أخرجه عبدالرزاق 19112

❸ ضعیف۔ محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19115) وابن منصور (155) والبيهقي في الفرائض باب من قال بتوريث ذوي الأرحام 217/6

حدثني الضحاك بن قيس أن عمر قضى في أهل طاعون عمواس أنهم كانوا إذا كانوا من قبل الأب سواء فبنو الأم أحق وإذا كان بعضهم أقرب من بعض بأب فهو أحق بالمال. ❶

ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طاعون عمواس (یا زمانہ اسلام میں طاعون) والوں میں فیصلہ کیا کہ جب وہ باپ کی طرف سے برابر کے رشتہ دار ہوں تو ماں کی اولاد مقدم ہوگی۔ اور جب کوئی دوسرے سے باپ کے ذریعہ قریب ہو تو مال کے وہی زیادہ حق دار ہیں۔

فوائد:..... معلوم ہوا بھائی بھی عصبہ ہوتے ہیں جب باپ کی طرف سے برابر ہوں تو باپ اور ماں کی اولاد (سگے بھائی) زیادہ حقدار ہوں گے اسی طرح جو باپ کا زیادہ قریبی ہوگا وہ ترکہ کا زیادہ مستحق ہوگا۔

3026۔ حدثنا أحمد بن عبد الله حدثنا أبو شهاب حدثني أبو إسحاق الشيباني عن عقبة بن أبي الجعد ...

عن عبد الله بن شداد بن الهاد قال أصيب سالم مولى أبي حذيفة يوم اليمامة فبلغ ميراثه مائتي درهم فقال عمر احبسوا على أمه حتى تأتي على آخرها. ❷

عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں یمامہ کے دن ابو حذیفہ کے غلام سالم قتل کر دیئے گئے۔ تو ان کی میراث دو سو درہم کو پہنچی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "مال اس کی ماں کے لئے روک رکھو حتی کہ وہ سب مال پا لیں۔"

فوائد:..... یعنی ماں میراث میں سے حصہ پائے گی جب کہ مولیٰ ان کا شمار ذوی الارحام میں ہوتا ہے میراث میں اس کا کوئی حصہ مقرر نہیں۔ (واللہ اعلم)

3027۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا زهير عن أبي إسحاق عن الحارث ...

عن علي عن النبي ﷺ قال الإخوة من الأم يتوارثون دون بني العلات يرث الرجل أخاه لأبيه وأمه دون أخيه لأبيه. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "اخیافی بھائی آپس میں وارث ہوں گے سوتیلے بھائی وارث نہ ہوں گے آدمی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوگا سوتیلے بھائی کا نہیں۔"

---

❶ صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض باب من قال بتوريث ذوي الأرحام 6/239

❷ إسناده قوي: أخرجه عبد الرزاق (16337) ❸ حسن: أخرجه ابن ماجه في الفرائض باب ميراث العصبة (2739)

3028۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا تَرَكَ ابْنَ ابْنَتِهِ أَيَرِثُهُ قَالَ لَا . ❶

نعمان بن سالم کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے بتائے اگر ایک آدمی نے نواسہ چھوڑ کر وہ اس کا وارث ہو گا؟ انہوں نے کہا ”نہیں۔“

3029۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ......

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ وَالْأُخْتُ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ . ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا عصبہ نہیں اس کی عصبہ ماں ہے اور جس کے عصبہ نہیں اس کی عصبہ بہن ہے۔

3030۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”حصے حصہ داروں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ قریبی رشتہ دار مرد کے لئے ہے۔“

فوائد:...... فرائض یعنی مقرر حصے ورثہ میں تقسیم کر دینے کے بعد باقیہ بچ جانے والا سارا مال قریبی مذکر کو دے دیا جائے گا جسے علم المیراث میں عصبہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

[29]...... بَابٌ فِي مِيرَاثِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَهْلِ الْإِسْلَامِ
مشرک اور مسلمان کی میراث کا بیان

3031۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ أَنَّ عَمَّةً لَهُ تُوُفِّيَتْ يَهُودِيَّةً بِالْيَمَنِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَرِثُهَا أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهَا . ❹

محمد بن اشعث کہتے ہیں ان کی یہودیہ پھوپھی یمن میں فوت ہوئی انہوں نے اس بات کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے کیا انہوں نے کہا: ”اس کے وارث اس کے مذہب کے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی ہو گا۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/286 (11245)
❷ إسناده صحيح: ابراہیم نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا۔ أخرجه ابن منصور (166)
❸ صحيح: أخرجه البخاري في الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه (6732) ومسلم، كتاب الفرائض، باب ألحقوا الفرائض بأهلها (1615)
❹ حسن: أخرجه سعيد بن منصور، باب ميراث أهل الملل (12) وعبد الرزاق (9859) وابن أبي شيبة 11/372 (11490)

فوائد:...... ثابت ہوا کوئی مسلمان کسی کافر اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا بلکہ میت کے ہم مذہب ہی آپس میں وارث ٹھہریں گے۔

3032۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ...

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ مَاتَتْ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَهْلُ دِينِهَا يَرِثُونَهَا . ❶

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی فوت ہوئی تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا: ”وہ اس کے وارث اس کے مذہب کے لوگ ہوں گے۔“

3033۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَهْلُ الشِّرْكِ لَا نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَا . ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”مشرکوں کے نہ ہم وارث بنیں گے اور نہ ہی وہ ہمارے وارث بنیں گے۔“

3034۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عِيسَى الْخَيَّاطِ ... ...

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالُوا لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ دِينَيْنِ . ❸

شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تینوں نے فرمایا: ”دو مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوں گے۔“

3035۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ . ❹

عامر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دو مذہب والے آپس میں وارث نہ ہوں گے۔“

فوائد:...... ایک تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ کافر و مسلم باہم وارث نہیں بنیں گے دوسرا اس کے ظاہری مفہوم سے یہ بات بھی مترشح ہے کہ کفار بھی جب ان کی ملت و دین ایک نہیں ہوگا وہ آپس میں وارث نہیں

---

❶ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 370/11 (11484) وعبدالرزاق
❷ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (9856، 19294) وابن منصور (141)
❸ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (9871)
❹ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الفرائض، باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم (6764)؛ ورواه مسلم في الفرائض (1614)

ہیں کہ یہی قول امام شوکانی رحمہ اللہ کا ہے۔ (الروضة الندية 2/ 706)

3036۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ ...

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا نَرِثُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرِثُونَا إِلَّا أَنْ يَمُوتَ لِلرَّجُلِ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ . ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نہ ہم اہل کتاب کے وارث ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔ اس کے علاوہ کہ آدمی کا غلام یا لونڈی مر جائے (تو وہ اس کا وارث ہو گا)۔“

فوائد:...... مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن بات درست ہے غلام یا لونڈی چونکہ آقا کا مال ہوتا ہے تو وہ مال کی طرح ہی اس کا مالک ہوتا ہے چاہے وہ غلام کا نفس اس کی ذات ہو یا مال و سامان۔

3037۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا نَرِثُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرِثُونَا إِلَّا الرَّجُلُ يَرِثُ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ)) . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ ہم اہل کتاب کے وارث ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے مگر آدمی اپنے غلام یا لونڈی کا وارث ہو گا۔“

3038۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ يُوَرِّثُ الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَافِرِ وَلَا يُوَرِّثُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُسْلِمِ قَالَ قَالَ مَسْرُوقٌ وَمَا حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ قَضَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ: تَقُولُ بِهَذَا. قَالَ لَا . ❸

مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان کو کافر کا وارث بناتے تھے۔ اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بناتے تھے۔ مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”اس سے زیادہ محبوب میرے نزدیک اسلام میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔“ ابومحمد سے کہا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

---

❶ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/373 (11495)

❷ ضعیف

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/374 (11497) وسعید بن منصور (147)

فوائد:...... ابو محمد رحمہ اللہ کی رائے ہی سنت کے قریب ہے جیسا کہ سابقہ حدیث میں (لا یتوارث أهل ملتين) کے الفاظ اس پر شاہد ہیں نیز عمر رضی اللہ عنہ کا محمد بن اشعث رضی اللہ عنہ کے لیے فیصلہ اس کا شاہد ہے۔

3039۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ......

عَنْ عَامِرٍ أَنَّ الْمُعَزِّلَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تُوُفِّيَتْ بِالْيَمَنِ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَرَكِبَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَتْ عَمَّتَهُ إِلَى عُمَرَ فِي مِيرَاثِهَا فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ يَرِثُهَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهَا لَا يَتَوَارَثُ مِلَّتَانِ. ❶

عامر کہتے ہیں معزلہ بنت حارث یمن میں فوت ہوئی اور وہ یہودیہ تھی اشعث بن قیس ان کی میراث کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ان کی پھوپھی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یہ تمہارا حق نہیں ہے اس کے مذہب کا قریبی رشتہ دار اس کا وارث ہوگا' دو مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوتے۔"

3040۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَتَوَارَثُ مِلَّتَانِ شَتَّى وَلَا يَحْجُبُ مَنْ لَا يَرِثُ. ❷

انس بن سیرین کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: "دو مختلف مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوں گے اور نہ ہی لا وارث کو محجوب کریں گے۔"

3041۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. ❸

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔"

3042۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ ......

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ وَجَبَتِ الْحُقُوقُ لِأَهْلِهَا

ابو معشر کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "جب فوت ہونے والا فوت ہو گیا تو حقداروں کا حق ثابت ہو گیا۔ اور جو شخص

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (144)

❷ منقطع ضعيف: أخرجه ابن منصور (136) والحاكم والأحكام المسلم (6764) ومسند الشافعي (614)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الفرائض باب لا يرث المسلم

وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ أَسْلَمَ أَوْ أُعْتِقَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ شَيْئًا. ❶

وراثت تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو یا اسے آزاد کیا گیا تو اس کے لیے انہوں نے کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔"

3043۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. ❷

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔"

3044۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). ❸

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔"

[30]..... بَابُ الْمُكَاتَبِ

مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کا بیان

3045۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ مِيرَاثٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ. ❹

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "مال معین ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کے لیے اس وقت تک میراث نہیں جب تک اس کی مکاتبت کے مال سے اس کے ذمہ کچھ بھی قرض باقی ہو۔"

فوائد:...... (۱) "مکاتب" ایسے غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے مالک سے لکھت پڑت کر لی ہو کہ اتنی رقم کی ادائیگی کی عوض میں آزاد ہو جاؤں گا۔ (۲) معلوم ہوا ادائیگی مکمل ہونے تک وہ غلام ہی رہے گا اور

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 424/11(11675) وعبدالرزاق(9889)
❷ صحیح: (3041) حدیث کی مکرر ہے۔
❸ صحیح: سابقہ کی مکرر ہے۔
❹ صحیح: راوی ثقہ ہیں۔

وارث نہیں بنے گا کیونکہ غلام کسی رشتہ دار کا وارث نہیں بن سکتا۔

3046۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ......

عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ لَهُ بَنُونَ قَدْ أُعْتِقَ مِنْ بَعْضِهِمُ النِّصْفُ وَمِنْ بَعْضٍ الثُّلُثُ وَمِنْ بَعْضٍ الرُّبُعُ قَالَ لَا يَرِثُونَ حَتَّى يُعْتَقُوا. ❶

عطاء سے اس شخص کے متعلق مروی ہے کہ جس کے چند بیٹے ہوں اور بعض کا نصف حصہ آزاد ہوا ہو اور بعض کا تہائی اور بعض کا چوتھائی تو لڑکے وارث نہ ہوں گے حتی کہ وہ پورے پورے آزاد ہو جائیں۔"

فوائد:...... یعنی ایک آدمی کے کئی بیٹے غلام ہیں اب وہ ان کی آزادی کے لیے رقم ادا کر رہا ہے بعض کی آدھی رقم ادا کر دی ہوئی ہے جب کہ بعض کی تہائی اور بعض کی چوتھائی، چونکہ ان میں کوئی بھی مکمل آزاد نہیں ہوا لہٰذا ان میں سے کوئی بھی باپ کی وفات پر وارث نہیں بن سکتا۔

3047۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ......

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى ابْنَهُ فِي مَرَضِهِ قَالَ إِنْ خَرَجَ مِنَ الثُّلُثِ وَرِثَهُ وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ السِّعَايَةُ لَمْ يَرِثْ. ❷

حماد کہتے ہیں ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنے مرض میں اپنے بیٹے کو خریدا اگر وہ تہائی آزاد ہو گیا تو وہ اس کا وارث ہوگا اور اگر اسے کمانا پڑا تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

فوائد:...... کوئی بیمار آدمی اپنے غلام بیٹے کی ادائیگی کرتا ہے وہ تہائی مال تک خرچ کر سکتا ہے اگر تو وہ تہائی مال تک خرچ کر سکتا ہے اگر تو وہ تہائی مال سے ہی آزاد ہو جاتا ہے تو آزاد ہونے کی بناء پر وہ وارث ہو گا لیکن اگر ادائیگی مکمل نہیں ہو سکی بیٹے کو آزادی کے لیے مشقت وہ مزدوری کرنا پڑی تو ابھی اس کی غلامی باقی ہے ایسی حالت میں وہ وارث نہیں بن سکتا۔ (واللہ اعلم)

3048۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ......

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

حسن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: "مکاتب

---

❶ صحیح۔ أخرجه ابن أبي شيبة 149/6 (614) وعبدالرزاق (15722) والطحاوي في شرح معاني الآثار: 111/3 والبيهقي في باب عاقلي المكاتب باب المكاتب عند مايلقي عليه فرضه 342/10 اس کی سند حسن ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 177/11 (11872) وعبدالرزاق (6465)

حدیث ملاحظہ کیجیے۔

3051۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ .....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي رَجُلٍ تَرَكَ أَبَاهُ وَابْنَ ابْنِهِ فَقَالَ الْوَلَاءُ لِابْنِ الِابْنِ . ❶

زید بن ثابت سے اس آدمی کے متعلق مروی ہے: "جس نے اپنا باپ اور پوتا چھوڑا ولاء پوتے کو ملے گی۔"

3052۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ .....

عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ عَبْدًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ ابْنَهَا وَأَخَاهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ مَوْلَاهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ابْنُ الْمَرْأَةِ وَأَخُوهَا فِي مِيرَاثِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِيرَاثُهُ لِابْنِ الْمَرْأَةِ)) . فَقَالَ أَخُوهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّهُ جَرَّ جَرِيرَةً عَلَى مَنْ كَانَتْ قَالَ عَلَيْكَ . ❷

زیاد بن ابو مریم کہتے ہیں ایک عورت اپنا غلام آزاد کر کے فوت ہو گئی اور اس نے اپنا ایک بیٹا اور بھائی چھوڑا پھر اس کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا۔ عورت کا لڑکا اور اس کا بھائی اس کی میراث کے متعلق پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس کی میراث عورت کے بیٹے کو ملے گی۔" اس کے بھائی نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس نے کوئی جرم کیا ہوتا تو وہ کس کے ذمہ ہوتا؟" آپ نے فرمایا: "تیرے ذمہ ہوتا۔"

فوائد:..... معلوم ہوا "ولاء" آزاد کردہ غلام کے مال کا مستحق معتق کی عدم موجودگی میں اس کا بیٹا ہوگا البتہ اس کے جرم کی پوچھ گچھ وہ بڑوں سے ہوگی۔

3053۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ....

أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَمَاتَ وَمَاتَ الْمَوْلَى فَتَرَكَ الْمُعْتِقُ أَبَاهُ وَابْنَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ كَذَا وَمَا بَقِيَ فَلِابْنِهِ . ❸

مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنا غلام آزاد کیا پھر وہ خود بھی فوت ہو گیا اور اس کا غلام بھی فوت ہو گیا۔ اور آزاد کرنے والے نے اپنا باپ اور بیٹا چھوڑا انہوں نے کہا: "اس کے باپ کو اتنا ملے گا اور بقیہ اس کے بیٹے کا ہے۔"

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 393/11 (11566) وعبدالرزاق (16298)
❷ حسن: انظر ابو يعلى (1697) وعبدالرزاق 35/9
❸ صحيح: أخرجه سعيد بن منصور (261) وابن أبي شيبة 393/11 (11567) وعبدالرزاق (16297، 16257)

فوائد:...... موجودہ شرح کے برعکس سابقہ شمارکی وجہ ترجیح پائے جانے کی بناء پر ترجیح حاصل ہوگی۔

3054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَقُولَانِ هُوَ لِلِابْنِ. ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم اور حماد دونوں سے سنا وہ فرماتے تھے: "سارا مال بیٹے کو ملے گا۔"

3055۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَرَأَى رَجُلًا يُبَاعُ فَأَتَاهُ فَسَاوَمَ بِهِ ثُمَّ تَرَكَهُ فَرَآهُ رَجُلٌ فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اشْتَرَيْتُ هَذَا فَأَعْتَقْتُهُ فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ ((هُوَ أَخُوكَ وَمَوْلَاكَ)). قَالَ مَا تَرَى فِي صُحْبَتِهِ فَقَالَ: ((إِنْ شَكَرَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَشَرٌّ لَكَ وَإِنْ كَفَرَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ وَشَرٌّ لَهُ)). قَالَ مَا تَرَى فِي مَالِهِ قَالَ: ((إِنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً فَأَنْتَ وَارِثُهُ)). ❷

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف گئے ایک آدمی وہاں فروخت کیا جا رہا تھا آپ نے وہاں جا کر اس کی قیمت لگائی پھر اسے چھوڑ دیا۔ پھر اسے کسی اور آدمی نے دیکھا تو اسے خرید کر آزاد کر دیا پھر اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: "میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کیا ہے آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟" آپ نے فرمایا: "وہ تیرا بھائی اور تیرا آزاد کردہ غلام ہے۔" اس نے کہا: اس کی صحبت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر وہ تیرا شکر کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور تیرے لئے برا ہے اگر تیری ناشکری کرے تو وہ تیرے لئے بہتر اور اس کے لئے برا ہے۔" اس نے کہا: "اس کے مال کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟" آپ نے فرمایا: "اگر وہ مر جائے اور عصبہ نہ چھوڑے تو تو اس کا وارث ہوگا۔"

3056۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ أَعْتَقَتْ عَبْدًا لَهَا فَمَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبة 11/384 (11576) و عبد الرزاق (16267)

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض باب ميراث الولاء 6/240 و عبد الرزاق (16714)

وَمَوْلَاتَهُ بِنْتَ حَمْزَةَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِيرَاثَهُ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاتِهِ بِنْتِ حَمْزَةَ بِنِصْفَيْنِ. ❶

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ حمزہ کی بیٹی نے اپنا ایک غلام آزاد کیا پھر وہ فوت ہوگیا اور اس نے اپنی ایک بیٹی حمزہ کی ایک بیٹی اور اپنی آزاد کرنے والی چھوڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث اس کی اپنی بیٹی اور حمزہ کی بیٹی آزاد کرنے والی میں نصف نصف تقسیم کر دی۔

فوائد:...... آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ موجود ہیں تو اس کے ترکے کے وہ مستحق ہوں گے لیکن اگر ان میں کوئی عصبہ نہیں ہے اور مال بچ گیا ہے تو وہ معتق آزاد کرنے والے کو ملے گا۔

3057۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ......

عَنْ شَمُوسَ الْكِنْدِيَّةِ قَالَتْ قَاضَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ فِي أَبٍ مَاتَ فَلَمْ يَدَعْ أَحَدًا غَيْرِي وَمَوْلَاهُ فَأَعْطَانِي النِّصْفَ وَأَعْطَى مَوْلَاهُ النِّصْفَ. ❷

شموس کندیہ کہتی ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے والد کے متعلق بیان کیا جنہوں نے میرے اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ چھوڑا۔ آدھا مال مجھے اور آدھا آزاد کرنے والے کو دیا۔

3058۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ......

عَنْ أَبِي الْكَنُودِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِابْنَةٍ وَمَوْلًى فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْمَوْلَى النِّصْفَ قَالَ الْحَكَمُ فَمَنْزِلِي هٰذَا نَصِيبُ الْمَوْلَى الَّذِي وَرِثَهُ عَنْ مَوْلَاهُ. ❸

ابوالکنود کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکی اور آزاد کرنے والا لایا گیا۔ انہوں نے آدھا لڑکی کو دیا اور آدھا آزاد کرنے والے کو دیا۔

3059۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَشْعَثَ......

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَذْحِجٍ أَنَّهُ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوَالِيَهُ

حکم کہتے ہیں عبدالرحمن بن مذحج فوت ہوئے۔ اور اپنی بیٹی اور آزاد کرنے والے چھوڑے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آدھا ان

❶ صحیح بشواہد: أخرجه ابن ابي شيبة (885)، والبيهقي 6/241 مزید دیکھئے شرح معانی الآثار 4/401
❷ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبة 11/267 (11186) وابن منصور (176)
❸ ضعيف: أخرجه ابن ابي شيبة 11/268 (11188)

فَأَعْطَى عَلِيٌّ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَمَوَالِيَهُ النِّصْفَ. ❶

کی بیٹی کو دیا اور آدھا ان کے آزاد کرنے والوں کو۔"

3060۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ ......

عَنِ الشَّمُوسِ أَنَّ أَبَاهَا مَاتَ فَجَعَلَ عَلِيٌّ لَهَا النِّصْفَ وَلِمَوَالِيهِ النِّصْفَ. ❷

شموس کہتی ہیں ان کے والد فوت ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نصف ان کی بیٹی کو دیا اور نصف ان کے آزاد کرنے والوں کو۔"

3061۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ......

عَنْ جَهْمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُخْتَيْنِ اشْتَرَتْ إِحْدَاهُمَا أَبَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ ثُمَّ مَاتَ قَالَ لَهُمَا الثُّلُثَانِ فَرِيضَتُهُمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْمُعْتِقَةِ دُونَ الْأُخْرَى. ❸

ہم بن دینار کہتے ہیں کہ ابراہیم سے دو بہنوں کے متعلق پوچھا گیا جن میں سے ایک نے اپنے والد کو خرید کر آزاد کیا پھر والد فوت ہوا تو انہوں نے کہا ان دونوں کو دو تہائی ملے گی کتاب اللہ میں بھی ان کا یہی حصہ ہے اور جو باقی ہے وہ آزاد کرنے والی کو ملے گا دوسری کو نہیں ملے گا۔

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعف کا حامل ہے بہر حال ترکہ کی تقسیم مذکورہ تقسیم کے مطابق ہی ہوگی۔
نیز یاد رہے کہ غلام محرم قریبی رشتے دار کے خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

3062۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ......

حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ أَبَاهَا فَمَاتَ الْأَبُ وَتَرَكَ أَرْبَعَ بَنَاتٍ هِيَ إِحْدَاهُنَّ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ مِنَّةٌ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَهِيَ مَعَهُنَّ. ❹

اشعث کہتے ہیں شعبی نے اس عورت کے متعلق کہا جس نے اپنے والد کو آزاد کیا پھر وہ فوت ہو گیا۔ اور اس نے چار بیٹیاں چھوڑیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے فرمایا: لڑکی کا اس پر کچھ احسان نہیں انہیں دو تہائی ملے گی اور وہ بھی ان کے ساتھ ہوگی۔

فوائد:......باقی ماندہ حصہ معتقہ کو دینا ہی صحیح معلوم ہوتا ہے لہذا سابقہ اثر والا مسئلہ درست ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 204/4 والبيهقي في الفرائض باب ميراث ما لولاء 241/6
❷ ضعيف: الشموس مجہول ہے۔ أخرجه ابن ابي شيبه 268/11 (11167)
❸ ضعيف: اشعث ضعیف ہے۔ أخرجه عبد الرزاق (15215) یہ سند زہری تک صحیح ہے۔
❹ ضعيف: دارمی منفرد ہیں۔

[32]... بَابُ فِيمَنْ أَعْطَى ذَوِي الْأَرْحَامِ دُونَ الْمَوَالِي

آزاد کرنے والوں کے علاوہ ذوی الارحام کو میراث دینے والے شخص کا بیان

3063۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ......

عَنْ حَيَّانَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ فَرِيضَةِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَامْرَأَتَهُ قَالَ أَنَا أُنَبِّئُكَ قَضَاءَ عَلِيٍّ. قَالَ حَسْبِي قَضَاءُ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى عَلِيٌّ لِامْرَأَتِهِ الثُّمُنَ وَلِابْنَتِهِ النِّصْفَ ثُمَّ رَدَّ الْبَقِيَّةَ عَلَى ابْنَتِهِ. [1]

حیان بن سلمان کہتے ہیں میں سوید بن غفلہ کے پاس تھا۔ ان کے پاس کسی آدمی نے آکر اس شخص کی میراث کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیٹی اور بیوی چھوڑی تھی۔ انہوں نے کہا: میں تم سے علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بیان کروں گا اس نے کہا: مجھے علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ کافی ہے۔ انہوں نے کہا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی کے لئے آٹھویں حصے کا فیصلہ کیا۔ اور نصف اس کی بیٹی کے لئے۔ پھر بقیہ اس کی بیٹی کو واپس کر دیا۔

فوائد:...... باقی ماندہ مال کو موالی کے ورثہ پر لوٹانے کی بجائے اس کے آزاد کرنے والے کو دینا بھی زیادہ اولی ہے (ان شاء اللہ) جیسا کہ (3057) میں شعبی کہتے ہیں بارے علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

3064۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ مَوْلَاةً لِإِبْرَاهِيمَ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ مَالًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ إِنَّ لَهَا ذَا قَرَابَةٍ [2]

ابراہیم سے نقل کیا گیا ہے کہ ابراہیم کی ایک آزاد کردہ لونڈی فوت ہوگئی۔ اس نے مال چھوڑا میں نے ابراہیم سے کہا تو انہوں نے کہا: اس کے رشتہ دار موجود ہیں۔

[33]... بَابُ الْوَلَاءِ لِلْكُبْرِ

ولاء بڑے شخص کو ملے گی

3065۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ ......

---

[1] صحیح: حیان بن سلمان کو ابن ابی حاتم نے (جرح وتعدیل) 3/245 میں ابن معین کی جانب سے ثقہ قرار دیا ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة 11/273، 1209، والفسوي في المعرفة والتاريخ 3/191، وأخرجه البيهقي في السنن 6/242

[2] صحيح: أخرجه سعيد بن منصور (182) وعبد الرزاق (16136)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ يَعْنُونَ بِالْكُبْرِ مَا كَانَ أَقْرَبَ بِأَبٍ أَوْ أُمٍّ. ❶

شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور میرا خیال ہے کہ شعبی نے عبداللہ کا بھی ذکر کیا ان سب نے کہا: ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ بڑے سے مراد وہ شخص ہے جو والدین کے واسطے سے زیادہ قریب ہو۔

فوائد:..... مذکورہ صفحے میں تقریباً سبھی آثار ضعف سے خالی نہیں جب کہ اس کے برعکس زید رضی اللہ عنہ سے (3-51) میں گزر چکا ہے کہ انہوں نے معتق کے باپ اور پوتے میں سے پوتے کو ولاء کا مستحق ٹھہرایا یہی بات راجح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے (واللہ اعلم)

3066۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُتِبَ إِلَى عُمَرَ فِي شَأْنِ فُكَيْهَةَ بِنْتِ سَمْعَانَ أَنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ ابْنَ أَخِيهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَابْنَ أَخِيهَا لِأَبِيهَا فَكَتَبَ عُمَرُ إِنَّ الْوَلَاءَ لِلْكُبْرِ. ❷

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف فکیہہ بنت سمعان کے متعلق لکھا گیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے اس نے اپنا حقیقی بھائی اور سوتیلا بھتیجا چھوڑا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا اس کی ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔

3067۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا قَالَا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَشُرَيْحٌ لِلْوَرَثَةِ. ❸

سیدنا علی اور زید رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ عبداللہ اور شریح نے کہا: وارثوں کو ملے گی۔

3068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَضَى عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ لِلْكُبْرِ بِالْوَلَاءِ. ❹

شعبی کہتے ہیں سیدنا عمر اور عبداللہ اور علی اور زید رضی اللہ عنہم نے ولاء کا فیصلہ بڑے شخص کیلئے کیا۔

3069۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ....

❶ ضعیف: أخرجه البيهقي في الولاء باب الولاء للكبر 10/303
❷ صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض باب 6/239
❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/404 (11607) وسعيد بن منصور (268)
❹ ضعیف: اشعث ضعیف ہے۔

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَتْ فُكَيْهَةُ بِنْتُ سَمْعَانَ وَتَرَكَتْ ابْنَ أَخِيهَا لِأَبِيهَا وَبَنِي بَنِي أَخِيهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا فَوَرَّثَ عُمَرُ بَنِي أَخِيهَا لِأَبِيهَا. ❶

اشعث کہتے ہیں ابن سیرین نے کہا: فکیہہ بنت سمعان فوت ہوگئی اس نے اپنے علاتی بھتیجے اور حقیقی بھتیجوں کے بیٹے چھوڑے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سوتیلے بھتیجے کو وارث ٹھہرایا۔

3070۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عمر اور علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔

3071۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي أَخَوَيْنِ وَرِثَا مَوْلًى كَانَ أَعْتَقَهُ أَبُوهُمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا وَتَرَكَ وَلَدًا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُونَ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور زید اور عبداللہ رضی اللہ عنہم ان دو بھائیوں کے متعلق کہتے تھے۔ جو آزاد کردہ غلام کے وارث ہوئے جن کو ان کے والد نے آزاد کیا تھا۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہوگیا اور اس نے ایک بیٹا چھوڑا" کہ ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔"

3072۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ......

سَمِعْتُ مَطَرًا الْوَرَّاقَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ. ❹

مطر وراق کہتے ہیں کہ سیدنا عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے کہا: "ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔"

3073۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ رَوْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ. ❺

ابن طاؤس کہتے ہیں کہ: "ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔"

3074۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ ......

---

❶ صحیح: سابقہ (3066) آئندہ (3072) اثر ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/404؛ 11606) والبیهقی فی الولاء، باب الولاء للکبیر 10/303

❸ ضعیف: أخرجه ابن منصور (266)

❹ منقطع صحیح: البتہ یہ اثر حسن سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔

❺ منسر وضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 11/405 (11610)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ. ❶

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔"

[34]..... بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ

کسی دوسرے سے دوستی کرنے والے شخص کا بیان

3075۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ .....

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَسُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ قَالَا هُوَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَلِكَ نَقُولُ. ❷

مطرف شعبی سے اور یونس حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق کہ جو کسی سے دوستی کرے کہ وہ بھی مسلمانوں کا ایک آدمی ہے۔ سفیان کہتے ہیں: "ہمارا بھی یہی قول ہے۔"

3076۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)). ❸

تمیم داری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق شرعی طریقہ کیا ہے جو کافر ہو اور مسلمانوں سے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کی زندگی اور موت (اور ہر حالت) میں وہی سب سے زیادہ اسے مقدم ہے۔"

فوائد:...... جو آدمی جس آدمی کے ذریعے اسلام جیسی نعمت سے سرفراز ہو وہی اس کا زیادہ قریبی ہوگا اور اس کے مال کا وارث بنے گا مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

3077۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.....

---

❶ صحیح: سابقہ (3071) دیکھیے۔

❷ صحیح: أخرجہ عبدالرزاق (9875) وابن ابی شیبہ 11/411 (3611)

❸ صحیح

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ قَالَ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ. ❶

منصور کہتے ہیں ابراہیم سے اس دیہاتی شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو انہوں نے کہا، ''وہی اس کی طرف سے دیت دے گا اور وہی اس کا وارث ہوگا۔''

[35]... بَاب مَنْ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

قتل عمد اور قتل خطا میں عورت اپنے شوہر کی دیت سے وارث ہوگی کہنے والے شخص کا بیان

3078۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فِي الْعَمْدِ وَالْخَطَإِ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''عمد اور خطا میں عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے وارث ہوگی۔''

فوائد:...... حدیث یہ بھی میراث کی طرح ہوتی ہے یہ بھی ورثہ میں ویسے ہی تقسیم ہوگی جس طرح عام میراث تقسیم ہوتی ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے "ان العقل میراث بین ورثة القتیل علی قرابتهم فما فضل فللعصبة." (سنن ابوداود 3818) دیت میں میراث ہے ورثہ کے درمیان مقتول کے ان کی قرابت کے مطابق اور جو بچ جائے تو وہ عصبہ کے لیے ہے۔ لہٰذا اس میں بھی اعزہ حقدار ہوں گے۔

3079۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الدِّيَةُ عَلَى فَرَائِضِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''دیت اللہ عزوجل کے فرائض کے طریقہ پر ہوگی۔''

3080۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ الدِّيَةُ سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ. ❹

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''دیت کا طریقہ میراث کا طریقہ ہے۔''

3081۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.........

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (9873، 16272) وابن منصور (204)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبه 313/9 (7602) وابن حزم في المحلى 475/10

❸ صحيح: أخرجه ابن منصور (300) وابن ابي شيبه 314/9 (7607، 7609)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبه 315/9 (7608) وابن حزم في المحلى 475/10

عَنْ حُمَيْدٍ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنْ يُوَرَّثَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❶

حمید اور داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز نے لکھا تھا: اخیافی بھائی دیت کے وارث ہوں گے۔

3082۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ......

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعَقْلُ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَفَرَائِضِهِ. ❷

یونس بیان کرتے ہیں ابن شہاب نے کہا: ''دیت کتاب اللہ اور فرائض کے مطابق مقتول کے وارثوں میں تقسیم ہو گی۔''

3083۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَعْضِ وَلَدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جس نے اخیافی بھائیوں کو دیت سے وارث نہ بنایا اس نے ظلم کیا۔''

3084۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَالِمٍ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالُوا الدِّيَةُ تُوَرَّثُ كَمَا يُوَرَّثُ الْمَالُ خَطَؤُهُ وَعَمْدُهُ. ❹

شعبی کہتے ہیں سیدنا عمر و علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ''خطا اور عمد کی دیت کا اسی طرح وارث بنایا جائے گا جس طرح مال کا وارث بنایا جاتا ہے، اسی طرح جاری ہو گی جس طرح وراثت کے مال میں جاری ہوتی ہے۔''

[36]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُوَرَّثُ

اس شخص کا بیان جو کہتا ہے کہ کسی کو وارث نہیں بنایا جائے گا

3085۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ....

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ لَا يُوَرِّثُ الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ وَلَا الزَّوْجَ وَلَا الْمَرْأَةَ

عامر کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ دیت میں نہ اخیافی بھائیوں کو وارث بناتے تھے اور نہ میاں بیوی کو عبداللہ کہتے ہیں:

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 316/9 (7616) وابن حزم فی المحلی 475/10

❷ صحیح معناً: أخرجه ابن حزم فی المحلی 475/10 وابن ابی شیبہ 314/9 (7604)

❸ ضعیف: اس کی سند میں جہالت ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 316/9 (7613) وابن منصور (303) وعبدالرزاق (17771)

❹ ضعیف: اس کی سند میں محمد بن سالم ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 314/9 وابن حزم فی المحلی 475/10

مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْضُهُمْ يُدْخِلُ بَيْنَ إِسْمَعِيلَ وَعَامِرٍ رَجُلًا ۔ ❶

''بعض لوگ اسماعیل اور عامر کے درمیان ایک اور آدمی کا واسطہ دیتے ہیں۔''

فوائد:...... جیسا کہ پچھلی حدیث نمبر (3078) میں وضاحت ہو چکی ہے کہ دیت میراث کی طرح ہوتی ہے لہٰذا اسے بھی اہل فرائض میں ان کے فریضوں کے مطابق ہی تقسیم کیا جائے گا یہی بات زیادہ درست ہے (واللہ اعلم)

3086۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ ......

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تُوَرَّثُ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ ۔ ❷

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اخیافی بھائیوں کو دیت سے میراث نہ ملے گی۔''

[37] ...بَابُ مِيرَاثِ الْغَرْقَى

ڈوب کر مرنے والے کی میراث کا بیان

3087۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثِينَ عُمِّيَ مَوْتُهُمْ فِي هَدْمٍ أَوْ غَرَقٍ فَإِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ يَرِثُهُمُ الْأَحْيَاءُ ۔ ❸

خارجہ بن زید کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ''جو لوگ آپس میں وارث ہوں اور وہ کسی چیز کے نیچے دب کر یا پانی میں ڈوب کر مرنے کی وجہ سے نامعلوم ہوں تو آپس میں وارث نہ ہوں گے بلکہ ان کے زندہ وارث ہوں گے۔''

فوائد:...... غرق، عمارت کے ڈھے جانے، یا جلنے کے باعث اگر کئی رشتے دار اکٹھے فوت ہو جاتے ہیں تو وہ آپس میں وارث نہیں بنیں گے بلکہ زندہ ہی وارث بنیں گے یہی بات راجح ہے۔

3088۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (305)

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (306)

❸ حسن: أخرجه ابن منصور (241) والدارقطني 4/74 والبيهقي في معرفة السنن ... 222/6

الْقَوْمِ يَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ لَا يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلُ قَالَ لَا يُوَرَّثُ الْأَمْوَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَيُوَرَّثُ الْأَحْيَاءُ مِنَ الْأَمْوَاتِ. ❶

یحییٰ بن عتیق کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی بعض کتابوں میں ان لوگوں کے متعلق پڑھا جن پر مکان گر پڑتا ہے معلوم نہیں کہ پہلے کون شخص فوت ہوا کہ مرے ہوئے آپس میں وارث نہ ہوں گے بلکہ زندہ مُردوں کے وارث ہوں گے۔

3089۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ وَابْنَهَا زَيْدًا مَاتَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَالْتَقَتِ الصَّائِحَتَانِ فِي الطَّرِيقِ فَلَمْ يَرِثْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا وَأَنَّ أَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا. ❷

جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید ایک ہی دن فوت ہوئے۔ رونے والیاں راستے میں ملیں دونوں میں سے کوئی کسی کا وارث نہیں ہوا اور حرّہ والے آپس میں وارث نہیں ہوئے۔ اور اسی طرح صفین والے آپس میں وارث نہیں ہوئے۔

3090۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ بَيْتًا بِالشَّامِ وَقَعَ عَلَى قَوْمٍ فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. ❸

ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: "ملک شام میں ایک مکان لوگوں پر گر پڑا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آپس میں وارث بنایا۔"

فوائد:...... روایت کے مخالف اور ضعیف ہونے کی بنا پر یہ اثر قابل التفات نہیں۔

3091۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.

عَنْ حُرَيْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ وَرَّثَ أَخَوَيْنِ قُتِلَا بِصِفِّينَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. ❹

حریش اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دو بھائیوں کو آپس میں وارث بنایا جو صفین میں مارے گئے تھے۔

---

❶ صحيح: أخرجه عبد الرزاق (19161) وابن أبي شيبة 11/345 (11395)

❷ ضعيف: أخرجه سعيد بن منصور (240) والبيهقي ... 6/222

❸ ضعيف: أخرجه سعيد بن منصور (232) وابن أبي شيبة 11/343 (11390)

❹ ضعيف: ... (13157) وابن أبي شيبة 11/343-344

[38]..... بَاب مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

ذوی الارحام کی میراث کا بیان

3092- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ......

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً فَأَعْطَى عُمَرُ الْعَمَّةَ نَصِيبَ الْأَخِ وَأَعْطَى الْخَالَةَ نَصِيبَ الْأُخْتِ . ❶

بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ ایک شخص ہلاک ہو گیا اس نے اپنی پھپھو اور خالہ چھوڑی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھپھو کو بھائی کا حصہ دیا اور خالہ کو بہن کا حصہ دیا۔

3093- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَدْلَى بِرَحِمٍ أُعْطِيَ بِرَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا . ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جو شخص کسی کے ذریعے سے میت تک پہنچتا ہے اس کو اسی رشتے کے مطابق ملے گا جس کے ذریعے وہ پہنچتا ہے۔“

فوائد:..... ذوی الارحام کی میراث کے باب میں یہی قول درستگی کے زیادہ قریب ہے کہ جو رشتہ دار جس رشتے کی بناء پر میت کے قریب ہوتا ہے اس کو اسی اعتبار سے میراث میں سے حصہ دیا جائے گا (واللہ اعلم)

3094- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ.

حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَابْنَةَ أَخِيهِ قَالَ الْمَالُ لِابْنَةِ أَخِيهِ . ❸

ابو اسحق شیبانی کہتے ہیں شعبی نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنی پھپھو اور بھتیجی چھوڑی۔ تمام مال اس کی بھتیجی کو ملے گا۔

3095- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ . ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے۔“

---

❶ منقطع ضعیف: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 400/4

❷ جيد: أخرجه ابن ابي شيبة 261/11، 279 (11167، 11229)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19125) وابن ابي شيبة 278/11 (11227)

❹ صحيح بالشواهد: أخرجه الدارقطني 86/4 (62) والبيهقي في الفرائض، باب من قال بتوريث ذوي الأرحام 215/6

فوائد: ...... یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ صحیح ہے کہ جس میت کا کوئی صاحب فرض نہ ہو اس کو وارث ماموں ہوگا۔

3096۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عُبَيْدَةَ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ رَأَيَا أَنْ يُوَرِّثَا خَالًا. ❶

ابراہیم کہتے ہیں: سیدنا عمرو عبداللہ رضی اللہ عنہما کی رائے ہے کہ ماموں کو وارث بنایا جائے۔

3097۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي عَمَّةٍ وَبِنْتِ أَخٍ قَالَ الْمَالُ لِابْنَةِ الْأَخِ. ❷

شعبی پھوپھی اور بھتیجی کے بارے میں کہتے ہیں: ''مال بھتیجی کو ملے گا۔''

3098۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَسَنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ بَعْضِهِمْ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لِلْعَمَّةِ. ❸

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''مال پھوپھی کو ملے گا۔''

3099۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي بِنْتِ أَخٍ وَعَمَّةٍ قَالَ أَعْطِي الْمَالَ لِابْنَةِ الْأَخِ. ❹

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے پھوپھی اور بھتیجی کے متعلق کہا: ''تمام مال بھتیجی کو دیتا ہوں۔''

3100۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا ابْنَةُ أَخِيهِ وَخَالُهُ قَالَ لِلْخَالِ نَصِيبُ أُخْتِهِ وَلِابْنَةِ الْأَخِ نَصِيبُ أَبِيهَا. ❺

عامر کہتے ہیں: مسروق رحمہ اللہ نے اس شخص کے متعلق کہا جو فوت ہوا تو اس کی بھتیجی اور ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہیں: ''ماموں کو اس کی بہن کا حصہ ملے گا اور بھتیجی کو اس کے باپ کا۔''

3101۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

---

❶ ضعیف: أخرجه ابن منصور (159) وابن ابی شیبه 11/264 (11175) و الطحاوي 4/400

❷ صحیح: (3094) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/278 (11228)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/278 (11227)

❺ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/264

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ مَسْرُوقٌ يُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَبٌ وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ إِذَا لَمْ تَكُنْ أُمٌّ. ❶

عامر کہتے ہیں: مسروق پھوپھی کو باپ کے مرتبہ پر رکھتے تھے جبکہ باپ نہ ہو اور خالہ کو ماں کے مرتبہ پر جب نہ ہوں۔

3102۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ وَكَانَ أَتِيًّا وَهُوَ الَّذِي لَا يُعْرَفُ لَهُ أَصْلٌ فَكَانَ فِي بَنِي الْعَجْلَانِ وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْلَمُونَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبًا قَالَ مَا نَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَدَعَا ابْنَ أُخْتِهِ فَأَعْطَاهُ مِيرَاثَهُ. ❷

محمد بن حبان اپنے دادا اور اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ واسع بن حبان نے کہا: ابن دحداحہ نے انتقال کیا اور وہ "اتی" تھا یعنی اس کی اصل کا پتہ نہ تھا وہ بنو عجلان میں رہتا تھا۔ اس نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی سے فرمایا: "کیا تمہیں اپنے لوگوں میں اس کا نسب معلوم ہے؟" اس نے کہا: "یارسول اللہ! ہمیں معلوم نہیں۔" تو آپ نے اس کے بھانجے کو بلا کر اسے اس کی میراث دے دی۔

فوائد:...... (۱) "أتيـا" ایسے اجنبی پر بولا جاتا ہے جو کسی قوم میں رہنے لگے اور ان کی طرف منسوب ہو جائے لیکن ان میں سے نہ ہو۔ (۲) مذکورۃ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن وضاحت ہو چکی ہے کہ اصحاب الفروض کی موجودگی میں ذوی الارحام وارث ہوں گے۔

3103۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَعْطَى خَالًا الْمَالَ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو مال دیا۔

3104۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ....

حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ خَالَةً وَعَمَّةً

ابوہانی کہتے ہیں: عامر سے ایک عورت یا مرد کے متعلق پوچھا گیا جو فوت ہوا اور اس نے ایک خالہ اور پھوپھی

❶ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبة 263/11 (11164) وابن منصور (161، 162) وعبدالرزاق (19116)

❷ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (19120) وابن ابي شيبة 265/11 (11170) وابن منصور (164) والطحاوي في شرح معاني الآثار 396/4

❸ ضعيف: أخرجه ابن ابي شيبة 264/11 (11175) وابن منصور (159)

فَقَالَ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ وَلَا رَحِمٌ غَيْرُهُمَا فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُنَزِّلُ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ وَيُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ أَخِيهَا. ❶

چھوڑی ابو ہانی کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ اس کا کوئی وارث اور رشتہ دار نہیں انہوں نے کہا: ''عبداللہ بن مسعود ؓ خالہ کو ماں کے مرتبہ پر ٹھہراتے اور پھوپھی کو اس کے بھائی کے مرتبہ پر ٹھہراتے۔''

[39] .... بَابٌ فِي الْادِّعَاءِ وَالْإِنْكَارِ

اقرار اور انکار کرنے کا بیان

3105۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ....

عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ اعْتَرَفَ عِنْدَ مَوْتِهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ لِرَجُلٍ وَأَقَامَ آخَرُ بَيِّنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ الْمَيِّتُ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُفْلِسًا فَلَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ. ❷

عمرو کہتے ہیں سیدنا حسن ؓ نے اس کے متعلق جس نے موت کے وقت ایک شخص کے لئے ہزار درہم کا اقرار کیا اور دوسرے شخص نے ہزار درہم کے متعلق گواہ پیش کیا اور میت نے ہزار درہم چھوڑے۔ انہوں نے کہا: ''دونوں میں نصف نصف مال تقسیم ہو جائے گا اگر مفلس ہو تو اس کا اقرار جائز نہیں۔''

3106. أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ قُلْتُ لِشَرِيكٍ كَيْفَ ذَكَرْتَ فِي الْأَخَوَيْنِ يَدَّعِي أَحَدُهُمَا أَخًا قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ قُلْتُ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ جَابِرٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ. ❸

ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے کہا: دو بھائیوں کے متعلق جن میں سے ایک بھائی کسی شخص کے بھائی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انہوں نے کہا: ''وہ اس کے حصہ میں شریک ہو جائے گا۔'' میں نے کہا: یہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا: ''سیدنا جابر ؓ نے سیدنا عامر ؒ کے واسطے سے سیدنا علی ؓ سے نقل کیا۔''

3107۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْإِخْوَةِ

اعمش کہتے ہیں ابراہیم نے ان بھائیوں کے متعلق کہا جن

---

❶ ضعیف: ابو ہلال محمد بن سلیم ضعیف ہے۔

❷ ضعیف: عمرو بن عبید بن باب متروک اور متہم راوی ہے۔

❸ ضعیف: جابر بن یزید الجعفی ضعیف ہے۔

فوائد:...... اگر باپ دولت میں سے کسی ایک بیٹے کو زیادہ دینا چاہے تو دوسرے بیٹوں کی اجازت لینا ضروری ہے پھر جو اجازت دے دے اس کے حق میں سے اس قدر منہا کر کے اس بیٹے کو مال دے دیا جائے گا جب کہ باقی کو ان کا پورا حصہ دیا جائے گا۔

3110۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ ......

عَنْ شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ أَقَرَّ بِأَخٍ قَالَ بَيِّنَةٌ أَنَّهُ أَخُوهُ. ❶

شریح سے اس شخص کے متعلق کہا جس نے بھائی ہونے کا اقرار کیا۔ فرماتے ہیں اس کی گواہی (ضروری) ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے۔"

3111۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي رَجُلٍ أَقَرَّ عِنْدَ مَوْتِهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً وَأَلْفٍ دَيْنًا وَلَمْ يَدَعْ إِلَّا أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ فَإِنْ فَضَلَ فَضْلٌ كَانَ لِصَاحِبِ الْمُضَارَبَةِ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں حارث عکلی نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے موت کے وقت ہزار درہم مضاربت اور ہزار درہم قرض کا اقرار کیا اور ہزار درہم ہی چھوڑے "پہلے قرض دیا جائے گا پھر اگر کچھ بچے وہ مضاربت والے کے لئے ہوگا۔

فوائد:...... قرض کا معاملہ چونکہ حساس ہوتا ہے اور میت کی پکڑ کا باعث ہوتا ہے لہٰذا سب سے پہلے اسے چکایا جائے گا پھر کوئی دوسرا معاملہ نمٹایا جائے گا۔ قرآن میں ہے (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء) یعنی میت کی وصیت اور قرض کے بعد میراث تقسیم ہوگی۔ اور علماء نے اتفاق کیا ہے کہ سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کی جائے گی۔

3112۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ ......

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَثَلَاثَةَ بَنِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَدَّعِي مِائَةَ دِرْهَمٍ عَلَى

مطرف کہتے ہیں شعبی نے اس شخص کے متعلق جو فوت ہوا اور تین سو درہم اور تین لڑکے چھوڑے ایک شخص نے آ کر میت کے ذمہ سو درہم کا دعویٰ کیا ان میں سے ایک نے

---

❶ حسن، أخرجه ابن أبي شيبة 11/386 (21545)

❷ صحيح، أخرجه ابن أبي شيبة 11/225 (21057)

الْمَيِّتِ فَأَقَرَّ لَهُ أَحَدُهُمْ قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ بِالْحِصَّةِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا أَرَى أَنْ يَكُونَ مِيرَاثًا حَتَّى يُقْضَى الدَّيْنُ. ❶

اس کا اقرار کیا' کہا: "وہ شخص اپنے حصے کے مطابق شریک ہوگا۔" شعبی نے کہا: "میرے نزدیک قرض ادا کئے بغیر میراث نہیں ہو سکتی۔"

3113۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ......

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَاقْتَسَمَا الْأَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَغَابَ أَحَدُ الِابْنَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّ عَلَى الْمَيِّتِ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ يَأْخُذُ جَمِيعَ مَا فِي يَدِ هَذَا الشَّاهِدِ وَيُقَالُ لَهُ تَبِّعْ أَخَاكَ الْغَائِبَ وَخُذْ نِصْفَ مَا فِي يَدِهِ. ❷

اشعث کہتے ہیں حسن نے اس آدمی کے متعلق جو فوت ہوا اور دو بیٹے اور دو ہزار درہم چھوڑے دونوں نے دو ہزار تقسیم کر لیے۔ ان میں سے ایک کہیں غائب ہوگیا ایک آدمی نے آ کر میت کے ذمہ ہزار درہم اپنا حق ہونے کا دعویٰ کیا' کہا: "موجود بھائی کے پاس جو کچھ ہے وہ سارا لے لے گا اور اس سے کہا جائے گا اپنے غائب بھائی کے پیچھے جاؤ اور اس سے نصف لے لو۔"

3114۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ ......

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ فَهُوَ عَلَيْهِ بِحِصَّتِهِ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جب وارث کسی قرض کا اقرار کرے تو وہ اس پر اس کے حصہ کے مطابق ہو گا۔"

فوائد:...... یعنی اپنے حصے کی فیصدی کے اعتبار سے جتنا قرض ہوگا اتنے فیصد ادا کر دے گا جب کہ بقیہ نہ مان رہے ہوں اگر سارے ہی مان جائیں تو پھر پہلے قرض ادا کر کے بعد میں میراث تقسیم ہوگی۔

3115۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جب وارثوں میں سے دو شخص کسی قرض کی گواہی دیں تو وہ تمام مال سے

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (314) وابن ابی شیبة 223/11 (11049)

❷ حسن: أخرجه ابن ابی شیبة 223/11، 225 (11045)

❸ صحیح: أخرجه سعيد بن منصور (316) وابن ابی شیبة 223/11 (11050)

إِذَا كَانُوا عُدُولًا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ عَلَيْهِمْ فِي نَصِيبِهِمَا. ❶

ادا کیا جائے گا اگر وارث برابر ہوں؟ تو شعبی نے کہا: ان دونوں کے ذمہ ان کے حصے کے مطابق (قرض) ہوگا۔

فوائد:...... ابراہیم رحمہ اللہ کا موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسلام میں دو عادل گواہوں کی گواہی معتبر مانا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[40] بَابٌ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کی میراث کا بیان

3116۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُوَرِّثُ أَهْلَ الْمُرْتَدِّ إِذَا قُتِلَ. ❷

قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ ابن مسعود مرتد کے رشتے داروں کو وارث ٹھہراتے تھے جب وہ قتل کیا جاتا۔

3117۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ جَعَلَ مِيرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ❸

ابوعمرو شیبانی کہتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرتد کی میراث اس کے مسلمان وارثوں کو دیتے تھے۔

فوائد:...... احناف بھی علی رضی اللہ عنہ کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ فرق کرتے ہیں کہ حالت اسلام میں کمائی دولت تو مسلمانوں میں تقسیم ہوگی جب کہ بقیہ بیت المال میں جائے گی جب کہ اس کے برعکس جمہور، مالکیہ و شافعیہ، حنابلہ کے مطابق نہ تو وہ مسلمانوں کا وارث بنے گا اور نہ کسی کا وارث بنایا جائے گا۔ (المغنی 298/6) اور یہی بات درست و راجح ہے (واللہ اعلم)

3118۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَضَى فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِأَهْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ❹

حکم کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کی میراث کے متعلق اس کے مسلمان وارثوں کے لئے فیصلہ کیا۔

---

❶ صحيح: أخرجه [illegible] منصور 322.

❷ ضعيف: [illegible] 254 [illegible] البيهقي [illegible] 255/6

❸ صحيح: أخرجه سعيد بن منصور 311 [illegible] 365/11 (11430) [illegible] البيهقي [illegible] 254/6

❹ ضعيف: [illegible] البيهقي [illegible] 254/6

[41] ... بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث کا بیان

3119۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو ...

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ أَخَاهُ عَمْدًا لَمْ يُوَرَّثْ مِنْ مِيرَاثِهِ وَلَا مِنْ دِيَتِهِ فَإِذَا قَتَلَهُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يُوَرَّثْ مِنْ دِيَتِهِ قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ ذَلِكَ . ❶

عبدالکریم کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ”جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو ارادۃً قتل کر دے تو وہ نہ اس کی میراث سے وارث ہوگا اور نہ اس کی دیت سے۔ اور جب وہ اسے غلطی سے قتل کر دے تو اس کی میراث سے وارث بنے گا دیت سے وارث نہیں ہوگا۔ اور عطاء بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

فوائد:..... قاتل مقتول کا وارث نہیں بنے گا چاہے وہ قتل عمد ہو شبہ عمد ہو یا خطا سوائے ایسے قتل کے جو کسی سبب کی بناء پر ہو قاتل کی محرومی کا سبب آپ ﷺ کا قول ہے ”القاتل لا یرث“ (ترمذی) قاتل وارث نہیں بنتا (الوجیز المشاری)

3120۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ...

عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَمَى رَجُلٌ أُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا فَطَلَبَ مِيرَاثَهُ مِنْ إِخْوَتِهِ فَقَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ لَا مِيرَاثَ لَكَ فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ فَجَعَلَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ . ❷

خلاس کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کسی شخص نے اپنی ماں کو پتھر سے قتل کیا۔ پھر اس نے اپنے بھائیوں سے میراث طلب کی اس کے بھائیوں نے کہا تمہیں میراث نہیں ملے گی پھر وہ سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمہ دیت مقرر کی اور اسے میراث سے نکال دیا۔

3121۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ...

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلَ امْرَأَتَهُ خَطَأً أَنَّهُ يُمْنَعُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْعَقْلِ وَغَيْرِهِ . ❸

حکم سے مروی وہ کہتے ہیں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو غلطی سے قتل کر دے تو اسے دیت سے میراث نہ ملے گی۔

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبة 11/361، 362 (11452)

❷ منقطع۔ ضعیف۔ خلاس بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه البیهقی فی الفرائض 6/220 وعبدالرزاق (17796)

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

فوائد:...... مالکیہ کے نزدیک قتل اگر خطا سے ہوا ہو تو پھر قاتل وارث بن سکتا ہے کیونکہ اس نے یہ کام بلا قصد کیا ہے البتہ الفاظ کے عموم کے اعتبار سے (3119) کے تحت بیان کردہ موقف راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

3122۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُولِ شَيْئًا. ❶

مجاہد کہتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قاتل مقتول کا بالکل وارث نہ ہوگا۔''

3123۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ......

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ وَجَاءَ بِشُهُودٍ فَرُجِمَتْ قَالَ يَرِثُهَا. ❷

معمر کہتے ہیں کہ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق کہا: جس نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہ پیش کئے وہ رجم کی گئی ''وہ شخص اس کا وارث ہوگا۔''

3124۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ......

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ جُلِدَ الْحَدَّ أُرَاهُ مَاتَ شَكَّ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ يَتَوَارَثَانِ. ❸

ابوعوانہ کہتے ہیں کہ حماد نے اس آدمی کے متعلق جسے کوڑے کی حد لگائی گئی اور میرا خیال ہے وہ فوت ہو گیا۔ ابوالنعمان کو شک ہے: کہا: ''وہ دونوں آپس میں وارث ہوں گے۔''

3125۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ وَلَا يَحْجُبُ. ❹

عامر کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قاتل نہ خود وارث ہوگا اور نہ اس کی وجہ سے کوئی اور وارث محجوب ہوگا۔''

فوائد:...... یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بات یونہی ہے کہ جو خود محروم ہو وہ دوسرے کے حجب کا باعث نہیں بن سکتا ہے (واللہ اعلم) یعنی نہ کسی صاحب فرض کا حصہ کم کر سکتا ہے اور نہ کسی کو مجبور کر سکتا ہے۔

3126۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ لَيْثٍ......

---

❶ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة 359/11 (11443)

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه البيهقي في الفرائض باب لا يرث القاتل 220/6

عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يُوَرَّثُ الْقَاتِلُ. ❶

ابوعمرو عبدی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قاتل وارث نہ ہوگا۔“

3127۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ...

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ خَطَأً وَلَا عَمْدًا. ❷

شعبی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوگا خواہ قتل خطا سے ہو یا عمداً۔“

3128۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ. ❸

طاؤس کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قاتل وارث نہیں ہوگا۔“

[42]..... بَابُ فَرَائِضِ الْمَجُوسِ
مجوس کے فرائض کا بیان

3129۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ نَسَبَانِ وُرِّثَ بِأَكْبَرِهِمَا يَعْنِي الْمَجُوسَ. ❹

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”جب دو نسب جمع ہو جائیں تو بڑے کے اعتبار سے وراثت جاری ہوگی۔“

3130۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ.....

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ يُوَرَّثُ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي يَصْلُحُ وَلَا يُوَرَّثُ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي لَا يَصْلُحُ. ❺

حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ حماد بن ابو سلیمان نے کہا: ”وراثت اس طرف سے جاری ہوگی جس کی وراثت کی صلاحیت ہو اور اس طرف سے وراثت جاری نہ ہوگی جس کی صلاحیت نہ ہو۔“

3131۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ ...

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبة 11/360 (11445)

❷ ضعيف: شعبی نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه عبد الرزاق (17789) وابن أبي شيبة 11/259 (11442)

❸ صحيح: أخرجه عبد الرزاق (17786)

❹ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/365 (11457) والبيهقي في الفرائض باب ميراث المجوس 6/260

❺ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/366 (11471) والبيهقي في الفرائض باب ميراث المجوس 6/260

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا فِي الْمَجُوسِ إِذَا أَسْلَمُوا يَرِثُونَ مِنَ الْقَرَابَتَيْنِ جَمِيعًا. ❶

شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: ”مجوس جب مسلمان ہو جائیں تو دونوں رشتوں میں سے وارث ہوں گے۔“

[43]... بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

قیدی کی میراث کا بیان

3132۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَأَةِ الْأَسِيرِ أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُهَا. ❷

عمر رحمہ اللہ بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”قیدی کی بیوی اس کی وارث ہوگی اور وہ اس کا وارث ہوگا۔“

فوائد:...... اگر کوئی مسلم کسی کافر کی قید میں ہو تو وہ بھی بقیہ کی طرح وارث بنے گا اور اسے وارث بنایا بھی جائے گا۔ اور اگر اس کی موجودگی کا پتہ نہ چل رہا ہو تو اسکا مرتد والا حکم ہوگا۔

3133۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ .....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْأَسِيرِ يُوصِي قَالَ أَجِزْ لَهُ وَصِيَّتَهُ مَا دَامَ عَلَى دِينِهِ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ. ❸

عمر رحمہ اللہ بن عبدالعزیز نے اس قیدی کے بارے میں کہا جو وصیت کرتا ہے کہ میرے نزدیک اس کی وصیت جاری ہوگی جب تک وہ اپنے دین سے پھر نہ گیا ہو۔“

3134۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ .....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ يُوَرَّثُ الْأَسِيرُ إِذَا كَانَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ. ❹

شعبی کہتے ہیں شریح نے کہا: ”قیدی جب دشمن کے قبضہ میں ہو تو وارث ہوگا۔“

---

❶ ضعیف: اس میں مجہول راوی ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة 11/366 (11470) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث المجوس 6/260

❷ حسن: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (10150) اور بخاری نے کتاب الفرائض، باب ميراث الأسير میں (وقال عمر بن عبدالعزیز) تعلیق بیان کیا ہے۔ دیکھئے فتح الباری 12/45، عبدالرزاق نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

❹ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19202) وابن أبي شيبة 11/380 (11518)

3135۔ حدثنا محمد قال حدثنا شعبة حدثني من سمع إبراهيم يقول يورث الأسير. ❶

ابراہیم کہتے تھے: "قیدی وارث ہوگا۔"

3136۔ حدثنا أحمد بن أسد حدثنا زهير عن داود عن سعيد بن المسيب أنه كان لا يورث الأسير. ❷

داؤد کہتے ہیں سعید بن مسیب قیدی کو وارث ٹھہراتے تھے۔

[44] باب في ميراث الحميل

پھینکے ہوئے بچے کی میراث کا بیان

3137۔ أخبرنا يزيد بن هارون حدثنا الأشعث عن الشعبي قال كتب عمر بن الخطاب إلى شريح أن لا يورث الحميل إلا ببينة وإن جاءت به في خرقها ❸

شعبی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شریح کو لکھا کہ حمیل بغیر دلیل کے وارث نہیں ہوگا اگرچہ عورت اسے اپنے کپڑے میں لپیٹ کر لائے۔

3138۔ أخبرنا عبيد الله عن إسرائيل عن منصور عن إبراهيم قال يورث الحميل. ❹

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "حمیل وارث ہوگا۔"

فوائد:...... (۱) ابراہیم رحمہ اللہ کا قول ہی صحیح ہے (۲) حمل کی اکثر مدت بارے اختلاف ہے احناف کے نزدیک دو سال جب کہ مالک و شافعی واحمد کے نزدیک چار سال ہے لہذا چار سال یا دو سال تک انتظار کیا جائے گا اگر حمل موجود ہو تو پھر میراث تقسیم ہوگی ہاں جن کے حصے پر حمل کا کوئی فرق نہیں پڑتا ان کو ان کا حصہ دے دینے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) یا پھر حمل کو مذکر تسلیم کرتے ہوئے بقیہ حصے تقسیم کر دیے جائیں اور وضع حمل کے بعد تصحیح کر لی جائے۔

---

❶ صحیح: أخرجه عبد الرزاق (19202) وابن أبي شيبة 11/361 (11522)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/361 (11524)

❸ [illegible]: أخرجه عبد الرزاق (19172) وابن حزم في المحلى 8/303 وسعيد بن منصور (252)

❹ صحیح: أخرجه سعيد بن منصور (256) وابن حزم في المحلى 9/303 وابن أبي شيبة 11/352 (11421)

3139۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ فَضَالَةَ وَابْنِ أَبِي عَوْفٍ وَرَاشِدٍ وَعَطِيَّةَ قَالُوا لَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ ❶

ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کہتے ہیں کہ ضمرہ، فضل بن فضالہ، ابن ابوعوف، راشد اور عطیہ سب نے کہا: ”حمیل وارث نہیں ہوں گے۔“

فوائد: ...... ان کا یہ قول مرجوح ہے جمہور علماء حمیل کی میراث کے قائل ہیں۔

3140۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ فِي الْحَمِيلِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ قَدْ تَوَارَثَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ بِنَسَبِهِمُ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ❷

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ان کے پاس حمیل کے متعلق کچھ لوگوں کا قول نقل کیا گیا تو انھوں نے اس کا انکار کیا اور انھوں نے کہا: ”مہاجرین و انصار اپنے کفر کے زمانے کے نسب سے وارث ہوں گے۔“

3141۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ قَالَا لَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا: ”حمیل بغیر دلیل کے وارث نہ ہوں گے۔“

3142۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يُوَرِّثُونَ الْحَمِيلَ ❹

ابراہیم سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: ”سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم حمیل کو وارث نہ بناتے تھے۔“

3143۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ زَائِدَةَ

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَقَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُحَارِبٍ خَلِيَّةٌ ابْنَهَا حَلِيبٌ

اشعث بن ابوشعثاء سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: ”قبیلہ محارب کی ایک عورت نے ایک حمیل کے نسب کا اقرار

❶ ضعیف جدا: ابوسعید مجہول اور ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11/352، 11420)۔

❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11/351، 11417)؛ وسعيد بن منصور: (177)؛ والبيهقي: (255)۔

❹ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11/351، 11415)۔

فَوَرَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ مِنْ أُخْتِهِ ❶

”آیا تو عبداللہ بن عتبہ نے اسے بہن کی میراث دی۔“

3144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا أَنَا مَوْلَى فُلَانٍ قَالَ يَرِثُ مِيرَاثَهُ لِمَنْ سَمَّى أَنَّهُ مَوْلَاهُ عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَأْتُوا عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ بِغَيْرِ ذَلِكَ يَرُدُّونَ بِهِ قَوْلَهُ فَيُرَدُّ مِيرَاثُهُ إِلَى مَا قَامَتْ بِهِ الْبَيِّنَةُ ❷

ابن شہاب کہتے ہیں اگر کسی آدمی نے مرتے ہوئے کہا: ”میں فلاں آدمی کا دوست ہوں تو اس کی میراث اسی کو دی جائے گی۔ جب تک اس کے متعلق اس کی دلیل قائم ہو جائے تو پھر اس کی وراثت اس طرف لوٹائی جائے گی جس پر دلیل قائم ہوئی۔“

[45] ... بَابٌ فِي مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

زنا سے پیدا شدہ اولاد کی میراث کا بیان

3145۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ قَالَا وَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ ❸

شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ”زانی کی اولاد لعان کرنے والی کی اولاد کے مرتبہ پر ہے۔“

3146۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُهُ الَّذِي يَدَّعِيهِ وَلَا يَرِثُهُ الْمَوْلُودُ ❹

حسن بن حر کہتے ہیں مجھ سے حکم نے بیان کیا: ”زنا کی اولاد کا نہ وہ شخص وارث ہوگا جس نے اس کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اولاد اس کی وارث ہوگی۔“

فوائد: ...... ولد الزنا اور زانی آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”الولد للفراش وللعاهر الحجر“ (بخاری ۲۰۵۳) بچہ صاحب بستر (یعنی جس کی بیوی یا لونڈی) کا ہوگا اور زانی کو پتھر پڑیں گے۔

3147۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ

❶ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 11/354 (11427)، [illegible] (9178)، [illegible] 9/302
❷ ضعیف: محمد بن سالم کی وجہ سے یہ اثر ضعیف ہے۔
❸ صحیح: [illegible] 11/347 (11404) [illegible] 6/256
❹ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 11/365 (11466)

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ وَلَدَ الزِّنَا وَإِنِ ادَّعَاهُ الرَّجُلُ. ❶

زہری کہتے ہیں علی بن حسین زنا کی اولاد کو وارث نہیں ٹھہراتے تھے اگرچہ کوئی شخص اس کا دعویٰ کرے۔

3148۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ..........

عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَتَى إِلَى غُلَامٍ يَزْعُمُ أَنَّهُ ابْنٌ لَهُ وَأَنَّهُ زَنَى بِأُمِّهِ وَلَمْ يَدَّعِ ذٰلِكَ الْغُلَامَ أَحَدٌ فَهُوَ يَرِثُهُ قَالَ بُكَيْرٌ وَسَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ بِمِثْلِ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَقَالَ عُرْوَةُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ❷

بکیر کہتے ہیں سلیمان بن یسار نے کہا: ''جو شخص کسی لڑکے کے متعلق کہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے اور اس نے اس کی ماں سے زنا کیا ہے اور دوسرا کوئی شخص اس لڑکے کے دعویٰ نہ کرے تو وہی اس کا وارث ہوگا۔'' بکیر کہتے ہیں: میں نے عروہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے وہی بات کہی جو سلیمان بن یسار نے کہی' عروہ نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اولاد بستر والے کو ملے گی اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔''

3149۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ مِثْلُ وَلَدِ الزِّنَا تَرِثُهُ أُمُّهُ وَوَرَثَتُهُ وَرَثَةُ أُمِّهِ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''لعان کرنے والی کی اولاد زنا کی اولاد کی طرح ہے۔'' اس کی ماں اور اس کی ماں کے وارث اس کے وارث ہوں گے۔''

فوائد:...... ولد زنا اگر کنواری کا بیٹا ہے تو اس کا معاملہ ولد الملاعنۃ والا ہی ہوگا یعنی وہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس کی وارث ہوگی۔

3150۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُوَرَّثُ وَلَدُ الزِّنَا. ❹

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''زانی کی اولاد وارث نہیں ہوگی۔''

---

❶ صحیح: أخرجہ ابن ابی شیبہ 11/363 (11460)

❷ مسند ضعیف: لیکن آخری عروۃ کے الفاظ مرفوعاً صحیح ہیں۔ دیکھئے مسند موصلی (5148، 7390)

❸ صحیح: أخرجہ البیهقی فی الفرائض: باب میراث ولد الملاعنۃ 6/258

❹ صحیح: آگے یہ مطولاً آرہی ہے۔

3151- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ أَوْ يُونُسَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ يَتَوَارَثُونَ مِنْ قِبَلِ الْأُمَّهَاتِ وَإِنْ وَلَدَتْ تَوْأَمًا فَمَاتَ وَرِثَ السُّدُسَ. ❶

زہری سے مروی ہے کہ انہوں نے زنا کی اولاد کے متعلق کہا: ”وہ ماں کی طرف سے وارث ہوں گی۔ اگر جڑواں بچے پیدا ہوں اور فوت ہو گیا تو وہ چھٹے حصے کا وارث ہوگا۔“

3152- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شِبَاكٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَرِثُ وَلَدُ الزِّنَا إِنَّمَا يَرِثُ مَنْ لَمْ يُقَمْ عَلَى أَبِيهِ الْحَدُّ أَوْ تُمْلَكُ أُمُّهُ بِنِكَاحٍ أَوْ شِرَاءٍ. ❷

ابراہیم نقل فرماتے ہیں کہ ”زنا کی اولاد کو میراث نہیں ملے گی میراث اس کو ملے گی جس کے باپ کو حد نہ لگائی گئی ہو یا جس کی ماں نکاح یا ملک میں ہو (لونڈی ہو)۔“

3153- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ ......

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حُبْلَى فَإِنَّ الْوَلَدَ لَا يَلْحَقُهُ. ❸

اسماعیل کہتے ہیں حسن نے اس شخص کے متعلق کہا جو کسی عورت سے زنا کرے پھر اس سے نکاح کر لے۔ اس کا کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ حاملہ ہو تو بچہ اس کو نہیں ملے گا۔

3154- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ لِكُلِّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ بَعْدَهُ فَقَضَى إِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ يَطَؤُهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ

عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جس بچے کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے یعنی اس کے وارث دعویٰ کریں (کہ یہ ہمارے وارث کا بچہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ بچہ لونڈی کے پیٹ سے ہو جس سے وہ وطی کرتا تھا اور وہ اس کا اس وقت مالک تھا تو وہ اس وارث سے مل جائے گا جس نے

---

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (12493)، وابن أبي شيبة (11/344، 11406)

❷ صحیح: ہشیم تک اس کی سند بیان کرنا ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة (11/365، 11465)

❸ ضعیف: اسماعیل ضعیف ہے۔

لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا أَوْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً. ❶

اس کا دعویٰ کیا ہے لیکن اس کو اس میراث میں سے حصہ نہ ملے گا۔ جو اسلام کے زمانہ سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں اس کے باپ کے دوسرے وارثوں نے تقسیم کر لی ہو اور جو ایسی میراث جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں سے وہ بھی حصہ پائے گا، لیکن اگر اس (کے باپ) نے جس سے وہ منسوب کیا جاتا ہے اپنی زندگی میں اس کا انکار کیا ہے (یعنی یوں کہا ہو کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وارثوں کے ملانے سے وہ اب اس کا بچہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہو جو اس مرد کی ملکیت نہ تھی یا آزاد عورت سے ہو جس سے اس نے زنا کیا تھا۔ تو اس کا نسب کبھی اس مرد سے ثابت نہ ہوگا۔ (اگرچہ مرد کے وارث اس بچے کو اس سے ملا دیں) اور وہ بچہ اس مرد کا وارث بھی نہ ہوگا۔ (کیونکہ وہ ولد الزنا ہے) اگرچہ خود اس مرد نے بھی اپنی زندگی میں یہ کہا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے۔ بلکہ وہ ولد الزنا ہوگا اور عورت کے خاندان والوں کے پاس رہے گا۔ خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی (مرد کے کنبے والوں سے اس کا کچھ تعلق نہ ہوگا)

فوائد:...... (۱) اگر باپ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے لڑکے کو اس کے ورثہ قبول کر لیتے ہیں تو وہ انہیں میں شمار ہوگا ان میں تقسیم ہونے والی میراث میں سے حصہ دار ہوگا سوائے اس کے جو پہلے تقسیم ہو چکی ہے۔ (۲) لڑکے کو صاحب بستر کے ساتھ ملایا جائے گا اس سے اس کی نسبت ملائی جائے گی زانی کا اس سے نسبی تعلق نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ اس کا وارث بنے گا۔

3155۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ

---

❶ حسن: أخرجه أبو داود، كتاب الطلاق، باب في ادعاء ولد الزنا (2265، 2266)، وابن ماجه، كتاب الفرائض، باب في ادعاء الولد (2746)، والبيهقي في الفرائض، باب لا يرث ولد الزنا من الزاني ... (250/6)

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ مَمْلُوكٍ لِيْ وَلَدُ زِنًا قَالَ لَا تَبِعْهُ وَلَا تَأْكُلْ ثَمَنَهُ وَاسْتَخْدِمْهُ. ❶

عمیر بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے اپنے غلام کے متعلق پوچھا جو زنا کا بیٹا تھا انہوں نے کہا ”اسے نہ بیچو اور نہ ہی اس کی قیمت کھاؤ اور اس سے خدمت لو۔“

فوائد:...... یہ ورع و پرہیزگاری کی علامت ہے کہ مذکورہ کاموں سے احتراز کیا جائے ورنہ ولد زنا کا اس میں کوئی گناہ نہیں وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہے اس کے والدین کا جرم اس کے ذمے تھوپا نہیں جاسکتا لہٰذا اس کو بیچنا وغیرہ بھی جائز ہے

3156۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ . . .

عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ زِنًا يَمُوتُ قَالَ إِنْ كَانَ ابْنَ عَرَبِيَّةٍ وَرِثَتْ أُمُّهُ الثُّلُثَ وَجُعِلَ بَقِيَّةُ مَالِهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَإِنْ كَانَ ابْنَ مَوْلَاةٍ وَرِثَتْ أُمُّهُ الثُّلُثَ وَوَرِثَ مَوَالِيهَا الَّذِينَ أَعْتَقُوهَا مَا بَقِيَ قَالَ مَرْوَانُ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ ذٰلِكَ. ❷

سعید کہتے ہیں کہ زہری سے زنا کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا جو مر جائے۔ انہوں نے کہا ”اگر عربی عورت کا لڑکا ہو تو اس کی ماں ایک تہائی کی وارث ہوگی اور اس کا باقی مال بیت المال میں داخل ہوگا اگر آزاد لونڈی کا لڑکا ہو تو اس کی ماں ایک تہائی کی وارث ہوگی اور باقی مال کے اس کے مالک وارث ہوں گے جنہوں نے اسے آزاد کیا۔“ مروان کہتے ہیں: میں نے مالک کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔

3157۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ . . .

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِمِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ كُلِّهِ لِمَا لَقِيَتْ فِيهِ مِنَ الْعَنَاءِ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث کا فیصلہ اس کی ماں کے لئے کیا۔ کیونکہ اس نے اس کے لئے مشقت اٹھائی۔

3158۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ

---

❶ صحیح: عمیر کو ابن حبان نے الثقات 7/273 میں ذکر کیا ہے جبکہ امام بخاری وابن ابی حاتم اس بارے خاموش ہیں۔

❷ صحیح: أخرجه مالك في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة وولد الزنا (16) والبيهقي في الكبرى، باب ميراث ولد الملاعنة 6/259

❸ حسن: أخرجه أبو داؤد كتاب الفرائض، باب ميراث ابن الملاعنة والبيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 6/259

خَصِيرَةَ .....

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي وَلَدِ الزِّنَا لِأَوْلِيَاءِ أُمِّهِ خُذُوا ابْنَكُمْ تَرِثُونَهُ وَتَعْقِلُونَهُ وَلَا يَرِثُكُمْ. ❶

زید بن وہب کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے زنا کی اولاد کے متعلق اس کی ماں کے رشتہ داروں سے کہا اسے لو تم ہی اس کے وارث ہو گے۔ اور تم ہی اس کی دیت دو گے۔ اور وہ تمہارا وارث نہ ہو گا۔

[46]..... بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

سائبہ کی میراث کا بیان

3159۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ .....

عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْ سَلَمَةَ أَحَدٌ غَيْرِي. ❷

عمرو شیبانی کہتے ہیں: عبداللہ نے کہا: سائبہ جہاں چاہے اپنا مال رکھ دے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں شعبہ نے کہا اس بات کو سلمہ سے میرے علاوہ کسی نے نہیں سنا۔

فوائد:..... (۱) ''السائبۃ'' سے مراد آزاد کردہ غلام ہے (۲) آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ و موالی نہ ہوں تو وہ اپنے مال کی جس طرح چاہے وصیت کر سکتا ہے۔

3160۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَزْمُ بْنُ وَرْدَانَ .....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ فَقَالَ كُلُّ عَتِيقٍ سَائِبَةٌ. ❸

یونس کہتے ہیں حسن سے سائبہ کی میراث کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: ہر آزاد کردہ سائبہ ہے۔

3161۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ .....

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عُمَرُ الصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهِمَا. ❹

ابوعثمان کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صدقہ اور سائبہ اپنے دن یا اپنے وقت یعنی قیامت کے دن کے لئے ہے۔

---

❶ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/ 347، 348 (11403)

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/ 369 (11480) والبيهقي في الولاء، باب من أعتق من المسلمين الخ 10/ 302

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/ 368، 369 (11478)

❹ صحيح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب من أعتق من المسلمين الخ عن ميراث السائبة 10/ 301 وابن أبي شيبة 11/ 365 (11465)

فوائد:..... عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب ہے صدقہ اور غلام آزاد کرنے کا ثواب، بدلہ یہ آخرت پر چھوڑ دینا چاہیے یعنی غلام کی ولاء بھی نہ لی جائے۔ (واللہ اعلم)

3162۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا..........

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْمَمْلُوكِ يَعْتِقُ سَائِبَةً لِمَنْ وَلَاؤُهُ قَالَ لِلَّذِي أَعْتَقَهُ. ❶

عامر کہتے ہیں کہ عامر سے اس غلام کے متعلق پوچھا گیا جو سائبہ کہہ کر آزاد کیا گیا ہو اس کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے کہا: اس شخص کو جس نے اسے آزاد کیا۔

فوائد:..... معلوم ہوا ولاء کا مستحق معتق آزاد کرنے والا ہوگا بشرطیکہ معتق کے ورثہ عصبہ نہ ہوں نیز معتق کے ولاء لینے میں کوئی حرج نہیں۔

3163۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ مَوْلًى عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ وَلَيْسَ لَهُ وَالٍ فَأَمَرَ بِمَالِهِ فَأُدْخِلَ بَيْتَ الْمَالِ. ❷

عبدالرحمن بن عمرو کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان کے زمانہ میں ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا جس کا کوئی وارث نہ تھا۔ تو سیدنا عثمان کے حکم سے اس کا مال بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔

3164۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَوْلَى عَتَاقَةٍ قَالَ مَالُهُ حَيْثُ أَوْصَى بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى فَهُوَ فِي بَيْتِ الْمَالِ. ❸

عامر کہتے ہیں مسروق نے اس آدمی کے متعلق کہا جو فوت ہوگیا اور اس کا کوئی آزاد کرنے والا موجود نہیں انہوں نے کہا: اس کا مال اسے دیا جائے گا جہاں اس نے وصیت کی۔ اگر اس نے وصیت نہ کی ہوگی تو وہ بیت المال میں داخل ہوگا۔

فوائد:..... اگر آزاد کردہ غلام کے ورثہ ومعتق نہ ہو تو پھر اگر اس نے مال بارے وصیت کر دی ہوئی

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابي شيبة 11/368 (11477)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابي شيبة 11/413 (11637)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابي شيبة 11/413 (11638) وابن منصور (222،221)

ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا یہی بات درست ہے (واللہ اعلم)

3165۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ عَمْرٍو ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا فِيمَنْ أُعْتِقَ سَائِبَةً إِنَّ وَلَائَهُ لِمَنْ أَعْتَقَهُ إِنَّمَا مَنَّهُ مِنَ الرِّقِّ وَلَمْ يُبَتِّهُ مِنَ الْوَلَاءِ. ❶

ابوبکر بن ابومریم کہتے ہیں کہ ضمرہ اور راشد بن سعد وغیرہ نے اس شخص کے متعلق کہا جو سائبہ کہہ کر آزاد کیا گیا کہ اس کا مال ولاء اس شخص کی ہے جس نے اسے آزاد کیا۔ اس نے تو اسے غلامی سے آزاد کیا۔ ولاء سے نہیں۔

3166۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ....

أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا لَا بَأْسَ بِبَيْعِ وَلَاءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ. ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم شعبی نے کہا: سائبہ کی ولاء فروخت کرنے اور ہبہ کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

3167۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا سَائِبَةً فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي أَعْتَقْتُ غُلَامًا لِي سَائِبَةً وَهَذِهِ تَرِكَتُهُ قَالَ هِيَ لَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَضَعْهَا فَإِنَّ هَا هُنَا وَارِثًا كَثِيرًا. ❸

قاسم کہتے ہیں ایک آدمی نے ایک غلام کو سائبہ کہہ کر آزاد کیا۔ اور عبداللہ کے پاس جا کر کہا میں نے اپنے ایک غلام کو سائبہ کہہ کر آزاد کیا تھا اور یہ اس کا ترکہ ہے انہوں نے کہا: "یہ تیرا ہے۔" اس نے کہا: "مجھے اس کی ضرورت نہیں۔" انہوں نے کہا: "رکھ دو یہاں بہت سے وارث ہیں۔"

[47]... بَابُ مِيرَاثِ الصَّبِيِّ

بچے کی میراث کا بیان

3168۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

---

❶ضعیف: سابقا أخرجه ابن منصور (228)

❷صحیح: أخرجه ابن ابي شيبة 6/124، (519)

❸صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16169) و البيهقي في الفرائض باب من جعل ميراث من لم يدع وارثا ولا مولى في بيت المال 6/243 وسعيد بن منصور (225)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ. ❶

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب بچہ چلائے تو اسے میراث ملے گی اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو جس کا پتہ اس کی چیخ سے چل جائے تو وہ وارث بھی بنے گا اور بنائے گا بھی اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

3169۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَوُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ. ❷

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب بچہ چلائے تو وارث بنے گا اور وارث بنایا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی۔“

3170۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يَسْتَهِلُّ وَاسْتِهْلَالُهُ يَعْصِرُ الشَّيْطَانُ بَطْنَهُ فَيَصِيحُ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عیسیٰ بن مریم کے سوا ہر بچہ پیدائش کے وقت چلاتا ہے کیونکہ شیطان اس کے پیٹ کو بھینچتا ہے۔

فوائد:...... (۱) ”استہلال“ چلانا یہ بچے کی زندگی سے کنایہ ہے یعنی شیطان کے لازمی چھونے کی بناء چلانے یا کسی بھی سبب بچے کی زندگی ثابت ہو جانے پر اس پر وراثت کے احکام عام وارثوں کی طرح لاگو ہوں گے (۲) ہر بچے کی پیدائش پر شیطان اسے چوکا دیتا ہے (۳) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے شیطان سے محفوظ رکھا تھا۔

3171۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ ......

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا

مکحول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ اگر چہ زندہ پیدا ہو جب تک نہ چلائے وارث نہ ہوگا۔“

---

❶ حسن لغيره: أخرجه الترمذي، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ترك الصلاة على الجنين حتى يستهل (1032) وابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الطفل (1508)

❷ صحیح: شریک کا ابواسحاق سے سماع ثابت ہے۔

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده (3286) ومسلم، كتاب الفضائل، باب فضائل عيسى عليه السلام (2366)

وَإِنْ وَقَعَ حَيًّا. ❶

فوائد:...... "ان وقع کحیتا" کے الفاظ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے حجت نہیں لہٰذا استھلال کو زندگی کی علامت پر محمول کیا جائے گا لہٰذا کسی بھی طرح ثابت ہو جانے پر وہ وارث ٹھہرے گا۔ استھلال چیخنا چونکہ ایک مکتوب، لابدی امر ہے لہٰذا اس کا خصوصی تذکرہ کر دیا گیا۔ (واللہ اعلم) نیز آئندہ زھری رحمہ اللہ کا قول اس کی تائید کر رہا ہے

3172۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب بچہ چلائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے وارث بنایا جائے گا۔"

3173۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أُرَى الْعُطَاسَ اسْتِهْلَالًا. ❸

ابن ابوذئب کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: "میرے نزدیک چھینکنا بھی چلانا ہی ہے۔"

3174۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ فَإِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ وَكَمُلَتِ الدِّيَةُ. ❹

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جب تک بچہ نہ چلائے وارث نہ ہوگا اور جب تک نہ چلائے اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی جب وہ چلائے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور اسے وارث بھی بنایا جائے گا اور اس کی دیت پوری ہوگی۔"

3175۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ........

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ عَنِ السِّقْطِ فَقَالَ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ

یونس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابن شہاب سے ناقص بچے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: "اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی

❶ مرسل، ضعیف: باب کی دوسری احادیث دیکھیے۔
❷ حسن لغیرہ: (3168) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔
❸ صحیح: اخرجہ ابن ابی شیبہ 11/385 (11541) وعبدالرزاق (6592، 18341، 18359)
❹ صحیح: اخرجہ عبدالرزاق (6595) وابن ابی شیبہ 11/383 (11531)

وَلا يُصَلَّى عَلَى مَوْلُودٍ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا. ❶

جائے گی اور کسی بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی جب تک وہ نہ چلائے۔"

[48]..... بَابٌ فِي وَلاءِ الْمُكَاتَبِ

مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کی ولاء کا بیان

3176۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ ......

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ إِذَا ابْتَاعَ الْمُكَاتَبَانِ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ هَذَا هَذَا مِنْ سَيِّدِهِ وَهَذَا هَذَا مِنْ سَيِّدِهِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ وَيَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْوَلاءُ لِسَيِّدِ الْبَائِعِ وَيَقُولُونَ إِنَّمَا ابْتَاعَ هَذَا مَا عَلَى الْمُكَاتَبِ فَالْوَلاءُ لِلسَّيِّدِ. ❷

قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: "جب ایک مکاتب دوسرے مکاتب کو خریدے یہ اس کے مالک سے اور وہ اس کے مالک سے تو پہلے کی بیع معتبر ہوگی۔" اہل مدینہ کہتے ہیں: "ولاء بیچنے والے کے مالک کو ملے گی اور وہ کہتے ہیں اس نے تو وہ چیز خریدی ہے جو مکاتب کے ذمہ تھی لہذا ولاء مالک کو ملے گی۔

[49]..... بَابٌ فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ

جو لونڈی سے نکاح کرے اس آزاد شخص کا بیان

3177۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ......

عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّمَا حُرٍّ تَزَوَّجَ أَمَةً فَقَدْ أَرَقَّ نِصْفَهُ وَأَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ حُرَّةً فَقَدْ أَعْتَقَ نِصْفَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْوَلَدَ. ❸

سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جو آزاد آدمی لونڈی سے نکاح کرے اس نے اپنا آدھا حصہ غلام کر دیا اور جس غلام آدمی نے آزاد عورت سے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا حصہ آزاد کر دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: "یعنی اولاد کو۔"

[50]..... بَابُ مِيرَاثِ الْوَلاءِ — ولاء کی میراث کا بیان

3178۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (6598)، وابن أبي شيبة، كتاب الجنائز، باب من قال لا يصلى عليه حتى يستهل صارخاً 3/318
❷ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (15810)
❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (13103)، وابن منصور (739، 740)، وابن أبي شيبة، باب الرجل يتزوج الأمة ومن كرهه (174/4)

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَلَهُ مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ إِنْ كَانَتْ حُرَّةً فَالنَّفَقَةُ عَلَى أُمِّهِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا يَعْنِي الصَّبِيَّ فَعَلَى مَوَالِيهِ . ❶

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے اس غلام کے متعلق کہا جو کسی عورت سے نکاح کر کے طلاق دے دے اور اس سے اس کا کوئی بچہ بھی ہو: ''اگر عورت آزاد ہو تو اس کا خرچ اس کی ماں کے ذمہ ہوگا اور اگر بچہ غلام ہو تو اس کے مالک کے ذمہ ہوگا''

3179۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ ح و ......

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالَا وَلَاؤُهُ لِمَنْ بَدَأَ بِالْعِتْقِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ❷

جریر کہتے ہیں مغیرہ اور ابراہیم دونوں نے کہا: ''ولاء اس شخص کو ملے گی جس نے پہلے اسے آزاد کیا۔''

[51]..... بَاب فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو اور ایک اپنا حصہ آزاد کر دے اس کا بیان

3180۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ ح و حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ......

عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالَا إِنْ ضَمِنَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ وَإِنِ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ . ❸

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ حکم اور ابراہیم دونوں نے کہا: ''اگر اپنا حصہ آزاد کرنے والا باقی کا ضامن ہو تو ولاء اسے ملے گی اور اگر غلام سے کام لیا جائے تو ولاء سب میں مشترک ہوگی۔''

3181۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا ......

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أُعْتِقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ قَالَ يُتَمِّمُ عِتْقَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي النِّصْفِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . ❹

زکریا عامر سے اس غلام کے متعلق نقل کرتے ہیں جو دو آدمیوں میں مشترک ہوں اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو کہا: اس کی آزادی کو مکمل کیا جائے پس اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو درمیان قیمت پر نصف کے بدلے میں غلام سے محنت کرائی جائے گی اور ولاء اس شخص کی ہوگی جس نے آزاد کیا۔''

---

❶ صحیح : أخرجه ابن ابی شیبه 153/5 ❷ صحیح : أخرجه ابن ابی شیبه 521/6 (1901) 522/6 (1903)

❸ صحیح : أخرجه ابن ابی شیبه 521/6 (1900) و عبدالرزاق (16720)

❹ صحیح : أخرجه عبدالرزاق (16723) و ابن ابی شیبه 521/6 (1901)

فوائد:...... (۱) اگر مشترکہ غلام میں سے کوئی مالک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال کے ذریعے سارے غلام کو آزاد کروالیا جائے گا اگر مال نہ ہو تو غلام سے محنت مزدوری کروائی جائے گی جس سے وہ رقم ادا کر کے تو آزاد ہو جائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر غلام اسی قدر آزاد ہوگا جس قدر آزاد کرنے والے کا حصہ تھا۔ (۲) ایسے آزاد کردہ غلام کی ولاء آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی (واللہ اعلم)

3182۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ وَأَمْسَكَهُ الْآخَرُ قَالَ مِيرَاثُهُ بَيْنَهُمَا . ❶

ابن طاؤس اپنے والد سے اس غلام کے متعلق نقل کرتے ہیں جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو اور دوسرے نے روک رکھا ہو کہا: ”اس کی میراث دونوں میں مشترک ہوگی۔“

فوائد:...... اس قول کے مطابق اگر غلام آدھا ہی آزاد ہوتا ہے بقیہ غلام ہی رہتا ہے تو اس کی میراث اس کے مالک کو آدھا مال جب کہ آزاد کرنے والے کو آدھی بطور ولاء دے دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3183۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ......

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مِيرَاثُهُ لِلَّذِي أَمْسَكَهُ وَقَالَ قَتَادَةُ هُوَ لِلْمُعْتِقِ كُلُّهُ وَثَمَنُهُ عَلَيْهِ وَيَقُولُهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ . ❷

معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں زہری نے کہا: اس کی میراث اسی شخص کو ملے گی جس نے اسے روک رکھا ہے اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ”تمام میراث آزاد کرنے والے کو ملے گی اور اس کی قیمت اس کے ذمہ ہوگی۔“ اہل کوفہ اس کے قائل ہیں۔

[52]... بَابُ مَا لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ

عورتوں کے لیے ولاء کے حصہ کے بیان

3184۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ مُكَاتَبًا وَلَهُ بَنُونَ وَبَنَاتٌ أَيَكُونُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ

عبدالملک کہتے ہیں عطاء سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مکاتب چھوڑ کر مر جائے اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں کیا عورتوں کو ولاء سے کچھ ملے گا؟ انہوں نے کہا: ”عورتیں اس

❶ صحيح: أخرجه البيهقي في العتق، باب حكم المعتق لنصفه 10/280

❷ صحيح: سابقہ حدیث ملاحظہ کریں۔

شَيْءٌ قَالَ تَرِثُ النِّسَاءُ مِمَّا عَلَى ظُهُورِهِ مِنْ مُكَاتَبِيهِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَاتَبْنَ أَوْ أَعْتَقْنَ. ❶

مال میں سے وارث ہوں گی جو مکاتب کے ذمہ اس کی کتابت سے باقی ہو اور ولاء، مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں مگر اس وقت جب وہ خود (اپنے غلام سے) مکاتبت کریں یا (اسے) آزاد کریں۔

فوائد:...... مالک فوت ہو گیا پیچھے مکاتب غلام چھوڑ گیا بعد میں وہ مکاتب بھی فوت ہو جاتا ہے مکاتب چونکہ غلام ہی ہوتا ہے جب جتنا حصہ غلام کا غلامی میں تھا یعنی ادائیگی نہ کر سکا تھا اتنی مقدار مالک کے عصبہ بچے بچیاں سب حصے کے مطابق شریک ہوں گے اور جتنی ادائیگی کے عوض وہ آزاد ہو چکا تھا اس قدر ولاء صرف بچوں میں تقسیم ہوگی کیونکہ عورتیں ولاء کی مستحق نہیں ہو سکتیں الا یہ کہ انہوں نے خود مکاتبت کی ہو یا آزادی دی ہو۔

3185۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ. ❷

لیث کہتے ہیں طاؤس نے کہا'' عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر اس وقت کہ جب وہ خود غلام آزاد کریں یا وہ شخص آزاد کرے جسے انہوں نے آزاد کیا۔''

3186۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا فَجَعَلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ بَيْنَ بَنِي مَوْلَاهُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِيرَاثِهِمْ وَمَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ بَعْدَ كِتَابَتِهِ فَلِلرِّجَالِ مِنْهُمْ مِنْ بَنِي مَوْلَاهُ دُونَ النِّسَاءِ. ❸

یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں: ایک شخص ایک مکاتب چھوڑ کر فوت ہو گیا مکاتب بھی فوت ہو گیا اس نے کچھ مال چھوڑا تو ابن مسیب اور ابو سلمۃ بن عبدالرحمن نے کتابت کے باقی مال کو آزاد کرنے والے کی اولاد مردوں اور عورتوں میں ان کی میراث کے موافق تقسیم کیا اور کتابت کے بعد جو مال بچا وہ آزاد کرنے والے کی اولاد میں سے مردوں کو ملا عورتوں کو نہیں۔''

---

❶ صحیح: أخرجه البیهقي في المکاتب باب میراث المکاتب والولاء 10/341

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16266)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (15759) والبیهقي في المکاتب باب میراث المکاتب والولاء 10/341 وسعید بن منصور (478)

3187۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ وَلَا يُوَرِّثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ . ❶

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمرو علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: "ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ وہ عورتوں کو ولاء سے میراث نہ دیتے تھے مگر اس وقت جب وہ خود غلام آزاد کریں یا مکاتب کریں۔"

3188۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ح . ❷

خالد ابوقلابہ سے اور زہری سعید بن مسیب سے اور ابوزناد سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر جب وہ خود آزاد کریں یا مکاتبت کریں۔"

3189۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح . ❸

".."

3190۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ . ❹

خالد ابو قلابہ رحمہ اللہ اور زہری رحمہ اللہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے اور ابو زناد سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر جب وہ خود آزاد کریں یا مکاتب کریں۔"

3191۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ

اشعث رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن نے کہا: "عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی۔ مگر جب وہ خود آزاد کریں یا وہ شخص

---

❶ منقطع، ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 11/388 (11550) والبیهقی فی الولاء، باب لاترث النساء الولاء إلا من لم عتقن 10/306

❷ صحیح: ابن ابی شیبه 11/388_389 (11554)

❸ حسن: ابن ابی شیبه 11/389 (11555)

❹ حسن: أخرجه سعید بن منصور (480)

أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ إِلَّا الْمُلَاعَنَةَ فَإِنَّهَا تَرِثُ مَنْ أَعْتَقَ ابْنُهَا وَالَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَبُوهُ . ❶

آزاد کرے جسے انہوں نے آزاد کیا۔ مگر لعان کرنے والی عورت اس شخص کی وارث ہوگی جیسا اس کے اس لڑکے نے آزاد کیا جس کا اس کے باپ نے انکار کیا۔"

فوائد:..... عورتیں بذات خود اپنے غلام کی ولاء کی مستحق بن سکتی ہیں جن کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو نیز اپنے آزاد کردہ غلام کی ولاء کی بھی وارث بن سکتیں ہیں جن کو ان کے آزاد کردہ غلاموں نے آزاد کیا ہو یالعان کرنے والی عورت کے بیٹے نے آزاد کیا ہو۔(واللہ اعلم)

3192۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَرِثُ مَوَالِيَ عُمَرَ دُونَ بَنَاتِ عُمَرَ . ❷

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد غلاموں کے وارث ہوتے تھے۔ عمر کی بیٹیوں کے علاوہ۔

3193۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ بَنِيهَا فَوَرِثُوهَا مَالًا وَمَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ بَنُوهَا قَالَ يَرْجِعُ الْوَلَاءُ إِلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ . ❸

خالد حذاء کہتے ہیں' ابو قلابہ نے کہا:" جو عورت فوت ہو جائے اور بیٹے چھوڑے وہ اس کے مال اور (اس کے آزاد کردہ غلاموں کی) ولاء کے وارث ہوں گے پھر اس کے لڑکے مرجائیں۔ تو ولاء عورت کے عصبہ کو واپس ملے گی۔

3194۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ .....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ ثُمَّ مَاتَ وَتَرَكَ وَلَدًا رِجَالًا وَنِسَاءً قَالَ لِلذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ . ❹

منصور کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنے کسی غلام سے مکاتبت کی پھر وہ مرگیا اور اس نے مرد وعورت اولاد میں چھوڑے انہوں نے کہا: "ولاء مردوں کو ملے گی عورتوں کو نہیں۔"

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11:388 (11552)

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11:388، 389 (11554)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11:389 (11557) والبیهقی فی الولاء باب میراث المکاتب وولده 10:341

3195۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ......

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ مَوْلًى قَالَ الْوَلَاءُ لِبَنِيهَا فَإِذَا مَاتُوا رَجَعَ إِلَى عَصَبَتِهَا. ❶

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن کہتے تھے جو عورت مر جائے اور آزاد کردہ غلام چھوڑے اس کی ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گی۔ جب وہ مر جائیں گے تو اس کے عصبہ کی طرف لوٹ جائے گی۔"

3196۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَعْتَقَتْ هِيَ بِنَفْسِهَا. ❷

مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: "عورتوں کے لئے ولاء سے کچھ نہیں مگر اس وقت جب وہ خود غلام آزاد کریں۔"

3197۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ مَاتَ مَوْلًى لِعُمَرَ فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ هَلْ لِبَنَاتِ عُمَرَ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ مَا أَرَى لَهُنَّ شَيْئًا وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُعْطِيَهُنَّ أَعْطِهِنَّ. ❸

ابن عون کہتے ہیں محمد نے کہا: "سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں کو میراث سے کچھ ملے گا؟ انہوں نے کہا: "میرے نزدیک ان کے لئے کچھ نہیں اگر تم انہیں کچھ دینا چاہو تو دے دو۔

3198۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ......

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَحُوزُ الْوَلَاءَ مَنْ يَحُوزُ الْمِيرَاثَ. ❹

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: "ولاء بھی وہی شخص لے گا جو میراث لیتا ہے۔"

فوائد:...... اس سے مراد عصبہ ہیں یعنی جو ساری باقی ماندہ جائیداد سمیٹ لیتے ہیں وہی ولاء کے بھی وارث بنیں گے۔

3199۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ......

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16254)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/389 (11556) و سعید بن منصور (481) و عبدالرزاق (16261)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (15776)

❹ صحیح: أخرجه البیهقی فی الولاء باب من قال من أحرز المیراث أحرز الولاء 10/305

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَلَاءَ عَبْدِهَا نَفْسِهِ فَأَعْتَقَتْهُ فَوَهَبَ وَلَاءَ نَفْسِهِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَمَاتَتْ فَخَاصَمَتِ الْمَوَالِي إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَا عُثْمَانُ الْبَيِّنَةَ عَلَى مَا قَالَ قَالَ فَأَتَى الْبَيِّنَةَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ. ❶

ابوبکر بن عمرو بن حزم کہتے ہیں محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء اسی کو ہبہ کر کے اسے آزاد کر دیا۔ اور اس نے اپنی ولاء عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کو ہبہ کی اور فوت ہوگئی۔ تو آزاد کرنے والے عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آزاد کردہ غلام کی دلیل مانگی تو اس نے دلیل پیش کی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ”جس سے چاہو ولاء کا معاملہ کرو۔“ ابوبکر کہتے ہیں: ”اس نے عبدالرحمن بن عمرو بن حزم سے ولاء کا معاملہ کیا۔“

فوائد:...... ولاء ایک تعلق رشتہ ہوتا ہے اسے نہ تو تحفتہً دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بیچا وہ فقط معتق یا اس کے عصبہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے مزید آئندہ ملاحظہ کیجیے۔

[53]...... بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ

ولاء بیچنے کا بیان

3200۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. ❷

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... جس طرح انسان اپنے نسبی تعلق اپنے رشتے کو فروخت نہیں کر سکتا بعینہٖ ولاء یہ بھی غلام کو آزادی دینے کے بدلے حاصل ہونے والا ایک تعلق ہے نہ تو اس کو بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہی تحفتہً دیا جا سکتا ہے۔

3201۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ولاء بیچنے اور ہبہ

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (518) 6/124 وابن منصور (226)

❷ صحیح: (2614) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْفَرَائِضُ مِنْ سِتَّةٍ لَا نُعِيلُهَا . ❶

عطاء کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''فرائض چھ سے تقسیم ہوں ہم اسے عول نہیں کریں گے۔''

فوائد:...... (۱) ''عول'' لغوی طور پر ظلم و زیادتی کی طرف مائل ہونے کو کہتے ہیں جب کہ اصطلاحی طور پر یہ اصحاب الفروض کے حصوں کا ترکے کے حصوں سے بڑھ جانا ہے۔ (۲) اصول المسائل 7 قسموں پر منحصر ہیں جو کہ درج ذیل ہیں دو، تین، چار، آٹھ، چھے، بارہ، چوبیس ان میں سے پہلے چار میں تو عول نہیں ہوتا جب کہ آخر الذکر تین میں ہوتا ہے لہذا جب بھی ورثہ کے سہام، حصے ترکے کے حصوں کے مطابق پورے پورے تقسیم نہ ہو رہے ہوں تو ترکے کے حصے سہام کے مطابق بڑھا لیے جائیں گے۔

3207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ ......

شُرَيْحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى شُرَيْحٍ فِي بِنْتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ فَقَضَى فِيهَا فَأَقْبَلَ الزَّوْجُ يَشْكُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَبَاحٍ فَأَخَذَهُ وَبَعَثَ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ هَذَا يَخَالُنِي امْرَأً جَائِرًا وَأَنَا إِخَالُهُ امْرَأً فَاجِرًا يُظْهِرُ الشَّكْوَى وَيَكْتُمُ قَضَاءً سَائِرًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مَا تَقُولُ فِي بِنْتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ الرُّبُعُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَلِلْأَبَوَيْنِ السُّدُسَانِ وَمَا بَقِيَ فَلِلابْنَتَيْنِ قَالَ فَلِأَيِّ شَيْءٍ نَقَصْتَنِي قَالَ لَيْسَ أَنَا نَقَصْتُكَ اللَّهُ نَقَصَكَ لِلابْنَتَيْنِ الثُّلُثَانِ وَلِلْأَبَوَيْنِ السُّدُسَانِ وَلِلزَّوْجِ الرُّبُعُ فَهِيَ مِنْ سَبْعَةٍ وَنِصْفٍ فَرِيضَةٌ فَرِيضَتُكَ

شریح بن حارث کہتے ہیں شریح کے پاس دو لڑکیوں اور والدین اور شوہر کے متعلق جھگڑا ہو گیا تو انہوں نے اس میں فیصلہ کر دیا شوہر اس کی شکایت کرتا ہوا مسجد میں آیا تو عبداللہ بن رباح نے اس کے پاس آدمی بھیجا اور اسے پکڑ کر شریح کے پاس بھیجا اور کہا: آپ اسے کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''یہ مجھے ظالم سمجھتا ہے اور میں اسے فاسق سمجھتا ہوں یہ اپنی شکایت ظاہر کرتا ہے اور باقی فیصلہ چھپاتا ہے اس آدمی نے ان سے کہا: آپ دو لڑکیوں' والدین اور شوہر کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''شوہر کے لئے تمام مال سے چوتھائی' والدین کے لئے دو چھٹے حصے اور باقی دونوں لڑکیوں کے لئے۔'' اس نے کہا: پھر آپ نے مجھے کیوں کم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ''میں نے تمہیں کم نہیں دیا تمہیں اللہ نے کم دیا ہے۔ دونوں لڑکیوں کا دو تہائی والدین کا دو چھٹے اور شوہر کا چوتھائی ہے لہذا ترکہ ۲½ سے تقسیم ہو گا تیرے فریضہ میں عول ہوا ہے۔''

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (35)

عَائِلَةً . ❶

فوائد:...... یہ مثال عول کے سمجھنے کے لیے کافی ہے مثلاً والدین دو بیٹیاں اور خاوند۔ ان کے درمیان تقسیم یوں ہوگی والدین دونوں کو چھٹا چھٹا حصے ملے گا دو بیٹیوں کو دو تہائی (2/3) جب کہ اولاد کی موجودگی میں خاوند کو چوتھا حصہ (1/4) لہٰذا سدس ہونے کی بناء پر مسئلہ 6 سے بنے گا پھر سہام بڑھ جانے پر اسے 7 1/2 کی طرف عول کر دیا۔

	6	7 1/2
ماں	1	1
باپ	1	1
2 بیٹیاں	4	4
خاوند	1 1/2	1 1/2

[55]...... بَاب جَرِّ الْوَلَاءِ

ولاء حاصل کرنے کے حق کا بیان

3208۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ ....

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَزَيْدٍ قَالُوا الْوَالِدُ يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ . ❷

اشعث کہتے ہیں شعبی نے کہا علی، عمر اور زید رضی اللہ عنہم سب نے کہا کہ: ”والد اپنے بیٹے کی ولاء لے سکتا ہے۔“

فوائد:...... بچے کا جب کوئی وارث یا عصبہ نہ ہو اور نہ ہی وہ براہ راست کسی کا غلام ہو جب کہ اس کا والد کسی کا آزاد کردہ غلام ہو تو بچے کا ترکہ بھی اس کے والد کے موالی کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ آئندہ صحیح آثار آ رہے ہیں جو اس پر دال ہیں۔ (واللہ اعلم)

3209۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ ....

---

❶ صحیح: أخرجه وكيع في كتابه أخبار القضاة 364/2

❷ ضعيف: أخرجه ابن ابي شيبة 397/11 (11583) و عبدالرزاق (16276، 16277)

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلَاءَ. ❶

اشعث کہتے ہیں شعبی نے کہا: ''دادا ولاء حاصل کرے گا۔''

3210۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ......

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْوَالِدُ يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ. ❷

ابن سیرین کہتے ہیں شریح نے کہا: ''والد اپنی اولاد کی ولاء حاصل کرے گا۔''

3211۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ......

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ فِي مَمْلُوكٍ تُوُفِّيَ وَلَهُ أَبٌ حُرٌّ وَلَهُ بَنُونَ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاءُ وَلَدِهِ قَالَ لِمَوَالِي الْجَدِّ. ❸

زکریا بیان کرتے ہیں عامر سے پوچھا گیا ایک غلام فوت ہو گیا اور اس کا باپ ہے آزاد اس کے چند بچے آزاد عورت سے ہیں اس کی اولاد کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے کہا: ''دادا کے آزاد کرنے والوں کو۔''

فوائد:...... معلوم ہوا عامر رحمہ اللہ پوتے کی ولاء کو دادا کی طرف منتقل کرنے کے قائل تھے تو پھر باپ کی طرف منتقل تو بالاولیٰ درست ہوا (واللہ علم)

3212۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ......

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَقَدْ أَدَّى نِصْفَ مُكَاتَبَتِهِ وَلَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ جَرَّ وَلَاءَ وَلَدِهِ. ❹

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''اگر کوئی مکاتب فوت ہو جائے اور اس نے اپنی مکاتبت کا نصف مال ادا کر دیا ہو اس کی اولاد آزاد عورت سے ہو تو میرے خیال میں اولاد اپنے والد کی ولاء لے سکتی ہے۔''

3213۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ شُرَيْحٌ لَا يَرْجِعُ عَنْ قَضَاءٍ يَقْضِي بِهِ فَحَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُوكُ الْحُرَّةَ

ابراہیم کہتے ہیں: ''شریح اپنے کئے ہوئے فیصلے کو منسوخ نہیں کیا کرتے تھے۔'' اسود نے ان سے بیان کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (6266) وابن أبي شيبة 11/400 (11594)
❷ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (6278) وابن أبي شيبة 11/398 (11578)
❸ صحيح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب ماجاء في جر الولاء، 10/307
❹ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (6287)

3217۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ.....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مَوْلَاةً لِلْحُرَقَةِ وَكَانَ أَبِي يَعْقُوبُ مُكَاتَبًا لِمَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ثُمَّ إِنَّ أَبِي أَدَّى كِتَابَتَهُ فَدَخَلَ الْحُرَقِيُّ عَلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ بِيَ الْحَقَّ يَعْنِي الْعَطَاءَ وَعِنْدَهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ فَقَالَ ذَاكَ مَوْلَايَ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ فَقَضَى بِهِ لِلْحُرَقِيِّ. ❶

علاء بن عبدالرحمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "میری والدہ 'حرقہ' قبیلے کی آزاد لونڈی تھی اور میرے والد یعقوب مالک بن اوس بن حدثان نصری کے مکاتب تھے۔ پھر میرے والد نے اپنی کتابت کا مال ادا کر دیا تو حرقی آدمی نے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر میرا حق (وظیفہ) مانگا ان کے پاس مالک بن اوس بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا: "وہ تو میرا آزاد غلام ہے۔" دونوں اپنا جھگڑا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے حرقی آدمی کے حق میں فیصلہ کیا۔

[56]..... بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَا يَدَعُ عَصَبَةً

جو شخص عصبہ چھوڑے بغیر فوت ہو جائے اس کا بیان

3218۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ....

أَخْبَرَنِي سَهْمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَمْرَاوِيُّ أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَكَتَبَ أَنْ قَسِّمُوا مِيرَاثَهُ عَلَى مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَعَهُمُ الْعَطَاءَ فَقُسِّمَ مِيرَاثُهُ عَلَى مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَعَهُمُ الْعَطَاءَ فِي عِرَافَتِهِ. ❷

سہم بن یزید حمراوی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا اس کا کوئی وارث نہ تھا تو اس کے متعلق عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف لکھا گیا وہ خلیفہ تھے۔ انہوں نے لکھا: "اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم کر دو جن کے ساتھ وہ وظیفہ لیتا تھا۔" اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم کر دی گئی جن کے ساتھ وہ اپنی چودھری (سردار) ہونے کا وظیفہ لیتا تھا۔"

فوائد:..... اصحاب الفروض کی عدم موجودگی میں مال ذوی الارحام کو دیا جائے گا اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا یا پھر اس کے متعلق قاضی و حاکم جو فیصلہ فرما دیں وہی قانون عمل ہو گا۔ (واللہ اعلم)

---

❶ ضعیف: محمد بن اسحاق مدلس ہیں عن سے بیان کرتے ہیں۔ تخریج دیکھئے سنن البیہقی (315/10)

❷ اسنادہ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔ تخریج دیکھئے مصنف عبدالرزاق (16174)

۲۲...... ومن كتاب الوصايا

وصیتوں کا بیان

فوائد:...... وصایا، وصیۃ کی جمع ہے اس کے معنی زندگی میں یا موت کے بعد کسی کام کا عہد لینا ہے جب کہ شرعی طور پر یہ ایسے خاص عہد کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد کسی کام کی طرف منسوب ہو۔ نیل الاوطار 4/ 96 شروع اسلام میں مرنے سے قبل وصیت فرض تھی لیکن جب حقوق مقرر ہو گئے تو فرضیت منسوخ ہو گئی اور جواز باقی رہ گیا۔ قرآن میں ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (البقرۃ: 180) تم پر موت کی حاضری کے وقت وصیت فرض کر دی۔

[1] بَابُ مَنِ اسْتَحَبَّ الْوَصِيَّةَ

وصیت کو مستحب سمجھنے والے شخص کا بیان

3219۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کا حق نہیں کہ وہ دو راتیں وصیت کے بغیر گزار دے، اسے چاہیے کہ وصیت کے لائق کوئی چیز اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔“

فوائد:...... شروع میں وصیت فرض تھی لیکن جب ذوی الارحام یا دوسرے امور پر اب وصیت کرنا مستحب ہے ضروری نہیں آپ ﷺ نے فرمایا (ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث) (ابن کثیر) یقیناً اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے اب وارث کے حق میں وصیت درست نہیں۔

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاري: كتاب الوصايا: باب قول النبي ﷺ وصية الرجل مكتوبة عنده (2738) ومسلم في الوصية (1627)

3220۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ........

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ الْمُؤْمِنُ لَا يَأْكُلُ فِي كُلِّ بَطْنِهِ وَلَا تَزَالُ وَصِيَّتُهُ تَحْتَ جَنْبِهِ ❶

ابواشہب بیان کرتے ہیں حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: "مومن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا اور اس کی وصیت ہمیشہ اس کے پاس ہوتی ہے۔"

[2]..... بَاب فَضْلِ الْوَصِيَّةِ
وصیت کی فضیلت کا بیان

3221۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ..........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ مَا فَعَلَ أَبُوكَ قُلْتُ مَاتَ قَالَ فَهَلْ أَوْصَى فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ كَانَ وَصِيَّتُهُ تَمَامًا لِمَا ضَيَّعَ مِنْ زَكَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد وَقَالَ غَيْرُهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَمْرٍو ❷

قاسم بن عمر کہتے ہیں مجھے ثمامہ بن حزن نے کہا: تمہارے والد کو کیا ہوا؟ میں نے کہا: "وہ فوت ہو گئے ہیں۔" انہوں نے کہا: "کوئی وصیت کی؟ کیونکہ کہا جاتا ہے جب آدمی وصیت کرتا ہے اگر اس سے زکوۃ میں کچھ غلطی سرزد ہو گئی ہو تو دور ہو جاتی ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: دوسرے "القاسم بن عمرو" کہتے ہیں۔

فوائد:...... زندگی میں واقع شدہ کمی وکوتاہی کی اصلاح کے لیے وصیت کر دینا بہتر ہے کیونکہ انسان زندگی وصحت کی حالت میں مال کا حریص ہوتا ہے لہذا کئی فرائض اور خیر کے کاموں سے پہلو تہی کر جاتا ہے جب کہ جاتے ہوئے چونکہ دل اگلے جہاں میں اٹکا ہوتا ہے دینا کی حرص دم توڑ چکی ہوتی ہے ایسے وقت وصیت سابقہ کوتاہیوں کے ازالے کا باعث ہوتی ہے (واللہ الموفق)

3222۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ.........

أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ مَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فَلَمْ يَجُرْ وَلَمْ يَحِفْ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا أَنْ لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ ❸

ابوہند کہتے ہیں شعبی نے کہا: کہا جاتا تھا: "جو شخص وصیت کرے ظلم اور ناانصافی نہ کرے اسے ایسا ثواب ملتا ہے جیسے وہ اپنی زندگی میں صدقہ کرتا ہے۔"

---

❶ صحیح ❷ صحیح: القاسم بن عمرو کو بخاری وابن ابی حاتم نے ذکر تو کیا ہے لیکن جرح یا تعدیل نہیں کی، ابن حبان نے اسے ثقات 7/337 میں ذکر کیا ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبه 11/205(10982) وعبدالرزاق(16330)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/203(10979) وابن منصور(245)

3223- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قِيلَ لِهَرِمِ بْنِ حَيَّانَ أَوْصِهْ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْآيَاتِ الْأَوَاخِرِ مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ وَقَرَأَ ابْنُ حَيَّانَ ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾ [سورة النحل، ١٦: ١٢٥-١٢٨] ❶

قزعہ کہتے ہیں ہرم بن حیان سے کہا گیا: ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے کہا: ”میں تمہیں سورۃ النحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں“ اور ابن حیان نے یہ آیتیں پڑھیں: ”لوگوں کو حکمت کے ساتھ اپنے رب کے راستہ کی طرف بلاؤ، اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔ اور اگر بدلہ لو بھی بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔“ (سورۃ النحل: ۱۲۵-۱۲۸)

فوائد: ...... ان آیات میں چونکہ دعوت الی اللہ ہدایت پر جمے رہنا، مصائب پر صبر کرنا ایسی عظیم نصائح ہیں جن میں حالات کے جبر کے ستائے ہوؤں کے لیے عظیم خوشخبری ہے لہٰذا ہرم بن حیان اپنے پسماندگان کے لیے ان آیات کا چناؤ کرتے ہیں۔

[3] بَابُ مَنْ لَمْ يُوصِ
وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان

3224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ

طلحہ بن مصرف یامی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ: ”کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: پھر وصیت لوگوں پر

---

❶ صحیح: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء 2/121 وابن أبي شيبة 13/562، 17283

كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ فَقَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ و قَالَ هُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيلَ أَبُوْ بَكْرٍ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَدَّ أَبُوْبَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَهْدًا فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامَةِ ذَالِكَ. ❶

کیوں فرض کی گئی یا کہا: لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا: ''آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی اور ہزیل بن شرحبیل نے کہا: ''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر ہی عمل کرتے تھے۔ اور وہ یہ بات پسند کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی وصیت پا کر اپنے ناک میں اس کی نکیل ڈال لیں۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کا وصیت نہ کرنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وصیت اب لازم نہیں ہے

3225۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا......

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنْ ﴿ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ قَالَ الْخَيْرُ الْمَالُ كَانَ يُقَالُ أَلْفًا فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ ﴾. ❷

ہمام کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے ''ان ترك خيرا ن الوصية'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: ''خیر سے مراد مال ہے اور مال ایک ہزار یا اس سے زیادہ کو کہتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) مفسر قرآن قتادہ رحمہ اللہ ''خیر'' کی تفسیر کرتے ہوئے آگاہ کرتے ہیں کہ خیر سے مراد مال ہے عام معروف بات کے مطابق وہ کم از کم ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہے کیونکہ تھوڑے بہت مال میں وصیت اتنی اہمیت نہیں رکھتی (۲) یہ آیت آیت میراث کے ذریعے منسوخ ہے یعنی اب وصیت فرض نہیں رہی جیسا کہ فائدہ (3219) میں گزر چکا ہے

[4]...... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ بِالْوَصِيَّةِ مِنَ التَّشَهُّدِ وَالْكَلَامِ

بھلی باتوں اور شہادتین کی وصیت کے استحباب کا بیان

3226۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ......

أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ أَنَّهُ أَوْصَى ذِكْرُ مَا أَوْصَى بِهِ أَوْ هٰذَا

ابن عون کہتے ہیں محمد بن سیرین نے اس طرح وصیت کی اور اس چیز کا ذکر کیا یا کہا: یہ اس چیز کا ذکر ہے جس کی محمد

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الوصايا، باب الوصايا (2740) ومسلم في الوصية (1634) ۔ نیز ہزیل والی حدیث سابقہ سند کے ساتھ ہی موصولاً مروی ہے۔ أخرجه ابن ماجه في الوصايا (2696) وابن سعد في الطبقات 1/2:49

❷ صحيح: أخرجه الطبري في التفسير 2:121 وابن ابي شيبه 11:208 (10991)

فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأُوصَى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَيُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ وَأُوصَاهُمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ: {يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} وَأُوصِي إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا أَنَّ حَاجَتَهُ كَذَا وَكَذَا. ❶

آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ قبروں والوں کو اٹھائے گا۔ میں انہیں وصیت کرتا ہوں جن کو اپنے گھر والوں میں سے اپنے پیچھے چھوڑا کر وہ اللہ سے ڈریں اور اپنے معاملے درست رکھیں اگر وہ مسلمان ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اور انہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں جس کی یعقوب وابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ "اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا ہے لہٰذا تم اسلام کو چھوڑ کر نہ مرنا۔" اور میں اس بات کی وصیت کرتا ہوں اگر اس بیماری میں کوئی حادثہ ہو جائے تو یہ ضروری باتیں ہیں۔

3228۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ ...

عَنْ حَفْصِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ مَكْحُولٍ حِينَ أَوْصَى قَالَ: نَشْهَدُ هَذَا فَاشْهَدْ بِهِ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَنُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَنَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ عَلَى ذَلِكَ نَحْيَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَمُوتُ وَنُبْعَثُ وَأَوْصَى فِيمَا رَزَقَهُ اللَّهُ فِيمَا تَرَكَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا إِنْ لَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِمَّا فِي هَذِهِ الْوَصِيَّةِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ هَذِهِ وَصِيَّةُ

حفص بن غیلان کہتے ہیں کہ مکحول نے جب وصیت کی کہا: "ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں آپ اس پر گواہ رہنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور بتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو اسی بات پر زندہ رہیں گے اور مریں گے اور اٹھائے جائیں گے اور اللہ کا دیا ہوا جو کچھ چھوڑ کر جائیں گے اس کے متعلق وصیت کرتے ہیں۔ اگر کوئی حادثہ ہو جائے۔ یہ وہ باتیں ہیں اگر ان میں سے کچھ ردوبدل نہ کیا جائے۔

❶ صحیح: أخرجه عبد الرزاق (16326) وانظر أبا يعلى (4/54) والبيهقي في [illegible] كتاب الوصايا 6/287

أَبِي الدَّرْدَاءِ. ❶

3229۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ......

حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَصِيَّةً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَأَشْهَدَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَمُثِيبًا بِأَنِّي رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَإِنِّي آمُرُ نَفْسِي وَمَنْ أَطَاعَنِي أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ فِي الْعَابِدِينَ وَنَحْمَدَهُ فِي الْحَامِدِينَ وَأَنْ نَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. ❷

ابوحیان تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”ربیع بن خثیم نے اس طرح وصیت کی تھی۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم O یہ وہ چیز ہے جس کی ربیع بن خثیم وصیت کرتا ہے۔ اس پر اللہ کا گواہ ہونا اور اپنے نیک بندوں کو ثواب اور بدلہ دینے کے لئے بھی وہ کافی ہے۔ میں اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے راضی ہوں۔ میں اپنے آپ کو اور اس شخص کو جو میری فرمانبرداری کرے اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ عبادت کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ اور تعریف کرنے والوں کے ساتھ اس کی تعریف کریں۔ اور مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کریں۔“

3230۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ هَذِهِ وَصِيَّةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

ابن ثوبان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں مکحول نے کہا: ”یہ ابودرداء کی وصیت ہے۔“

[5]..... بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَصِيَّةَ فِي الْمَالِ الْقَلِيلِ

کم مال میں وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان

3231۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوَصِيَّةَ فَقَالَ عَلِيٌّ

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کسی بیمار کے پاس گئے۔ لوگوں نے اس سے وصیت کا ذکر کیا۔

❶ ضعیف: اس میں ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے جب کہ وہ مدلس ہیں نیز دیکھئے آئندہ حدیث۔
❷ حسن: پچھلی حدیث دیکھئے۔

قَالَ اللَّهُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا وَلَا أُرَاهُ تَرَكَ خَيْرًا قَالَ حَمَّادٌ فَحَفِظْتُ أَنَّهُ تَرَكَ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ مِائَةٍ ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: "اگر بہت سا مال چھوڑے۔" (سورۃ البقرۃ ۱۸۰) اور میرا خیال ہے اس نے زیادہ مال نہیں چھوڑا۔" حماد کہتے ہیں: "مجھے یاد ہے اس نے سات سو سے زیادہ چھوڑے تھے۔"

فوائد: ...... (۱) اس سے قتادہ رحمہ اللہ کے بیان کردہ موقف کی تائید ہوتی ہے کہ "خیر" اس سے مراد کم از کم ہزار درہم ہیں۔ (۲) وصیت کی فرضیت کے بارے میں بھی تھوڑے بہت مال پر یہ فرض لازم نہیں تھی۔

3232۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يَعُودُهُ فَقَالَ أُوصِي قَالَ لَا لَمْ تَدَعْ مَالًا فَدَعْ مَالَكَ لِوَلَدِكَ ❷

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: "سیدنا علی بن ابی طالب اپنی قوم کے کسی آدمی کے پاس بیمار پرسی کے لئے گئے۔" اس آدمی نے کہا: میں وصیت کروں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، تم نے مال نہیں چھوڑا، اپنا مال اپنی اولاد کے لئے چھوڑ دو۔"

[6] بَابٌ فِي الَّذِي يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ

تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا بیان

3233۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى وَالْوَرَثَةُ شُهُودٌ مُقِرُّونَ فَقَالَ لَا يَجُوزُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي إِذَا أَنْكَرُوا بَعْدُ ❸

ابراہیم اس آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو وصیت کرے اور اس کے وارث موجود ہوں تو وہ جائز نہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی جب وہ اس کے بعد انکار کر دیں۔

فوائد: ...... قریب المرگ کو صرف ثلث مال تک کی وصیت کرنا جائز ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ثلث تہائی مال کو بھی کثیر قرار دیا ہے، باقی مال چونکہ سب ورثہ کا ہے چنانچہ اگر وہ اجازت دیں پھر تو زائد مال کی وصیت بھی کی جا سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ وفات کے بعد بھی اس پر مقر ہیں ورنہ زائد مال کی وصیت نافذ

❶ صحیح، تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

❷ صحیح: أخرجه عبد الرزاق: 16352-16361؛ وابن أبي شيبة 11/208، 10992؛ والبيهقي في السنن ... 270/6

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور 389

نہیں ہوئی ۔کیونکہ مرتے کو دیکھ کر کوئی بھی انکار کی جرأت نہیں کرتا البتہ اس جذباتی کیفیت کے بعد بھی اگر ورثاء جازت دے دیتے ہیں تو پھر وصیت نافذ العمل ہوگی (واللہ اعلم بالصواب)

3234۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْأَوْلِيَاءِ يُجِيزُونَ الْوَصِيَّةَ فَإِذَا مَاتَ لَمْ يُجِيزُوا قَالَا لَا يَجُوزُ . ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم اور حماد سے رشتہ داروں کے متعلق پوچھا جو وصیت قبول کرتے ہیں اور جب وصیت کرنے والا فوت ہو جائے تو وہ قبول نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: "یہ جائز نہیں۔"

3235۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.......

عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنْ ثُلُثِهِ قَالَ إِنْ أَجَازَتْهُ الْوَرَثَةُ أَجَزْنَاهُ وَإِنْ قَالَتِ الْوَرَثَةُ أَجَزْنَاهُ فَهُمْ بِالْخِيَارِ إِذَا نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْقَبْرِ ❷

عامر کہتے ہیں شریح نے اس آدمی کے متعلق کہا جو تہائی سے زیادہ وصیت کرتا ہے انہوں نے کہا: اگر اس کے وارث اسے قبول کریں تو ہم بھی اسے قبول کریں گے۔اور اگر اس کے وارث کہہ دیں کہ ہمیں قبول ہے تو اس وقت انہیں اختیار ہوگا جب وہ قبر پر مٹی سے اپنے ہاتھ جھاڑیں۔

3236۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ ....

عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ وَرَثَتَهُ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَذِنُوا لَهُ ثُمَّ رَجَعُوا فِيهِ بَعْدَ مَا مَاتَ فَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا التَّكَرُّهُ لَا يَجُوزُ . ❸

قاسم کہتے ہیں ایک آدمی نے اپنے وارثوں سے تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کی اجازت مانگی انہوں نے اسے اجازت دے دی پھر مرنے کے بعد وہ بدل گئے۔عبداللہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "ناپسندیدگی جائز نہیں۔"

3237۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

---

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/152 (10777) وسعید بن منصور (391)

❷ صحیح: أخرجه عبد الرزاق (16449) وسعيد بن منصور (388) وابن أبي شيبة 11/151-153 ووكيع في أخبار القضاة 2/264

❸ ضعیف، المسعودی ضعیف ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة 11/152 (10779) وابن حزم في المحلى 9/319

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَرَضِيَ الْوَرَثَةُ قَالَ هُوَ جَائِزٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَجْزْنَاهُ يَعْنِي فِي الْحَيَاةِ ❶

ہشام کہتے ہیں حسن نے اس آدمی کے متعلق کہا جو تہائی سے زیادہ وصیت کرے۔ اور اس کے وارث راضی ہو جائیں تو وہ وصیت جائز ہے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ہم بھی اسے قبول کرتے ہیں۔

[7] بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ
تہائی کی وصیت کرنے کا بیان

3238۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَلَيْسَ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قُلْتُ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ ❷

محمد بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ مکہ میں تھے۔ ایک بیٹی کے علاوہ ان کا کوئی نہ تھا۔ میں نے آپ سے کہا: ایک بیٹی کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: نصف کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: تہائی کی وصیت کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تہائی (کی کرو) اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

فوائد:...... صدقے کا بہترین وقت وہ ہے جب آدمی صحیح یعنی تندرست اور مال کی لالچ رکھنے والا ہو کیوں کہ موت کے وقت تو مال اب صاف جاتا نظر آ رہا ہوتا ہے اب مال کے خرچ کا وہ ثواب نہیں جو پہلے ہوتا ہے اب چونکہ مال ورثہ کا ہونے والا لہٰذا قریب المرگ شخص کو فقط تہائی مال تک کی ہی وصیت جائز ہے۔

3239۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ......

❶ صحيح: أخرجه الطبراني في الكبير 9/271، (318) وابن أبي شيبة 11/15 (10776) وسعيد بن منصور (392) وعبد الرزاق (16456)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجنائز باب رثاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ومسلم في الوصية (1628) وأحمد 1/137

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اشْتَكَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى أُدْنِفْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُرَانِي إِلَّا لِمَا بِي وَأَنَا ذُو مَالٍ كَثِيرٍ وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِنِصْفِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ بِأَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ لَا تُنْفِقُ نَفَقَةً إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ فِيهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ. ❶

عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ''میں نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں بیمار ہو گیا۔ حتیٰ کہ جب بیماری بڑھ گئی تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے میرا وقت قریب ہے اور میں بہت مالدار ہوں' میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی وارث نہیں' کیا میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: نصف؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا: تہائی آپ نے فرمایا: ''تہائی کافی ہے البتہ تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو امیر چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ خرچ کرو گے اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا۔ حتیٰ کہ اس چیز کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔''

فوائد:...... (۱) مال کی زیادتی تقویٰ وطہارت کے متضاد نہیں (۲) قریب المرگ شخص تہائی مال تک کی وصیت کر سکتا ہے (۳) ورثہ کے لیے مال چھوڑنا جس سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑا جائے (۴) گھر والوں جن پر خرچ کرنا بندے کی ذمہ داری ہوتی ہے پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اللہ نے اپنی عبادت کو چند مخصوص عبادات تک محدود رکھنے کی بجائے ایک وسیع مفہوم عطا کیا ہے حتیٰ کہ ضروریات وذمہ داریوں کو بھی ان کو سنت کے مطابق ادا کرنے پر عبادت کا درجہ دے دیا ہے (اللھم وفقنا لما تحب و ترضی)

[8] ... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِأَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ
تہائی سے کم کی وصیت کا بیان

3240۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب الفرائض، باب ميراث البنات (6733) ومسلم في الوصية (1628)

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ أَبَاهُ زِيَادَ بْنَ مَطَرٍ أَوْصَى فَقَالَ وَصِيَّتِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَسَأَلْتُ فَاتَّفَقُوا عَلَى الْخُمُسِ. ❶

علاء بن زیاد سے منقول ہے کہ ان کے والد زیاد بن مطر نے وصیت کی اور کہا: میری وصیت وہ ہوگی جس پر اہل بصرہ کا اتفاق ہو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے پانچویں حصے پر اتفاق کیا۔

فوائد:...... آپ ﷺ کے ثلث کو کثیر قرار دینے پر علماء نے اس سے کم کو ہی ترجیح دی ہے یہی وجہ ان کے خمس پر اتفاق کرنے کی ہے۔ (واللہ اعلم)

3241۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ ......

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ وَارِثِي كَلَالَةٌ أَفَأُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالرُّبُعُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالْخُمُسُ؟ قَالَ لَا حَتَّى صَارَ إِلَى الْعُشْرِ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ. ❷

علاء بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا وارث کلالہ ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کر دوں؟ کہا: "نہیں" اس نے کہا: "تہائی حصہ؟" کہا "نہیں" اس نے کہا: "چوتھا حصہ؟" کہا "نہیں۔" اس نے کہا: پانچواں حصہ؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں حتی کہ دس تک پہنچ گئے اور فرمایا: "دسویں حصے کی وصیت کرو۔"

3242۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى......

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ إِنَّمَا كَانُوا يُوصُونَ بِالْخُمُسِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ الثُّلُثُ مُنْتَهَى الْجَامِحِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي بِالْجَامِحِ الْفَرَسَ الْجَمُوحَ. ❸

اسماعیل بیان کرتے ہیں عامر نے کہا: لوگ چوتھے یا پانچویں حصے کی وصیت کرتے تھے اور تہائی انتہا کی سرکشی تھی۔ ابومحمد کہتے ہیں کہ جامح سے مراد "گھوڑے کی منہ زوری" ہے۔

3243۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ ......

عَنْ بَكْرٍ قَالَ أَوْصَيْتُ إِلَى حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَقْبَلَ

بکر کہتے ہیں میں نے حمید بن عبدالرحمٰن کو وصیت کی انہوں نے کہا: "میں اس شخص کی وصیت منظور نہیں کروں گا

❶ صحیح أخرجه ابن منصور (336)

❷ منقطع ضعیف (335) أخرجه سعید بن منصور

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبة 11:203 (10971) وابن منصور (340)

فوائد:...... (1) "رباع" یہ ربع کی جمع ہے ربع القوم، ان کے محلے اور منزل کو کہتے ہیں (۲) مکحول ویحییٰ رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق وصی جسے وصیت بتائی گئی ہے وہ مکان، گھر کے علاوہ میت کے تمام مال کے اندر دخل اندازی، اس کا لین دین کر سکتا ہے نیز اگر ورثے میں سے کوئی شے بیچ دے تو پھر اسے واپس نہیں لے گا۔

3248۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ الْوَصِيُّ أَمِينٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الْعِتْقِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ الْوَلَاءَ . ❶

یحییٰ بن ابو کثیر کہتے ہیں: "جس شخص کو وصیت کی گئی وہ آزادی کے علاوہ ہر چیز کا امانت دار ہے اس کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ ولاء کو قائم رکھے۔"

3249۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ ......

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ يَعْمَلُ بِهِ الْوَصِيُّ إِذَا أَوْصَى إِلَى الرَّجُلِ . ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے یتیم کے مال کے متعلق کہا: "کسی شخص کی وصیت ہو تو وہ شخص جسے وصیت کی گئی ہو اس میں اسی کے ساتھ عمل کرے۔"

3250۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ ......

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَصِيُّ الْيَتِيمِ يَأْخُذُ لَهُ بِالشُّفْعَةِ وَالْغَائِبُ عَلَى شُفْعَتِهِ . ❸

اسماعیل کہتے ہیں حسن نے کہا: "جس شخص کو یتیم کی وصیت کی گئی ہو وہی اس کے لئے شفعہ لے گا اور غائب شخص کا شفعہ قائم رہے گا۔"

3251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ......

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ سُلَيْمَانُ ابْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو قِلَابَةَ إِذْ دَخَلَ غُلَامٌ فَقَالَ أَرْضُنَا بِمَكَانِ كَذَا

اہل دمشق سے ایک شیخ عکرمہ کہتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا اور ان کے پاس سلیمان بن حبیب اور ابوقلابہ بھی تھے۔ اس وقت ایک لڑکے نے آ کر کہا: ہماری زمین جو فلاں فلاں مقام میں ہے وہ اس شخص نے

---

❶ ضعیف: ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے جب کہ وہ مدلس ہیں۔
❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❸ ضعیف: اسماعیل بن مسلم کی تضعیف ہے۔

وَكَذَا بَـعْـكُـمُ الْوَصِـيُّ وَنَحْنُ أَطْفَالٌ فَـالْتَـفَـتَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ مَا تَقُولُ فَاضْطَجَعَ فِي الْقَوْلِ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فَقَالَ: رُدَّ عَلَى الْغُلَامِ أَرْضَهُ فَقَالَ إِذًا يَهْلِكُ مَالُنَا قَالَ أَنْتَ أَهْلَكْتَهُ. ❶

آپ کے ہاتھ بیچ دی ہے جسے وصیت کی گئی تھی اور ہم بچے ہیں' تو انہوں نے سلیمان بن حبیب کی طرف دیکھ کر کہا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں کچھ صاف بات نہ کی۔ پھر انہوں نے ابوقلابہ کی طرف دیکھ کر کہا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "لڑکے کو اس کی زمین واپس کیجئے۔" انہوں نے کہا: "اس طرح تو ہمارا مال برباد ہو جائے گا۔" انہوں نے کہا: تم نے اپنا مال خود ہی برباد کیا ہے۔

[10]..... بَاب إِذَا أَوْصَى لِرَجُلٍ بِالنِّصْفِ وَلِآخَرَ بِالثُّلُثِ

ایک کو نصف اور دوسرے کو تہائی کی وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3252۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . . .

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِنِصْفِ مَالِهِ وَلِآخَرَ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ يَضْرِبَانِ بِذَلِكَ فِي الثُّلُثِ هَذَا بِالنِّصْفِ وَهَذَا بِالثُّلُثِ. ❷

اشعث کہتے ہیں حسن نے کہا: "اگر کوئی آدمی کسی کو آدھے مال کی وصیت کرے اور دوسرے کو تہائی مال کی تو دونوں تہائی میں سے لے لیں۔ ایک اس کے نصف سے اور دوسرا تہائی سے۔"

فوائد:..... یعنی ایک شخص مرنے سے قبل جمیع مال کا نصف ایک کو دوسرے کو ثلث مال کی وصیت کر جاتا ہے اب چونکہ قریب المرگ شخص کا مال فقط ثلث ہی ہوتا ہے جس میں وہ تصرف کر سکتا ہے لہٰذا اس کی وصیت کو ثلث مال میں ہی نافذ کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[11]..... بَاب الرُّجُوعِ عَنِ الْوَصِيَّةِ

وصیت سے رجوع کرنے کا بیان

3253۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ . . .

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُغَيِّرُ صَاحِبُ الْوَصِيَّةِ مِنْهَا مَا شَاءَ غَيْرَ الْعَتَاقَةِ. ❸

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے کہا: "صاحب وصیت آزادی کے علاوہ جو کچھ وصیت میں چاہے بدل سکتا ہے۔"

---

❶ ضعیف: تخریج مجہول ہے اخرجہ ابن منصور (329) وعبد الرزاق (16479) ❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: اخرجہ عبدالرزاق (16386) وابن منصور (376) وابن ابی شیبہ 11/173 (10856)

فوائد :...... وصیت کرنے والا وصیت کر چکنے کے بعد اگر اس میں کوئی کمی کوتاہی محسوس کرتا ہے تو اسے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں چونکہ ایسی دستاویز نہیں جسے چھیڑا نہیں جاسکتا ہاں اگر کسی غلام کی آزادی کا فیصلہ کیا ہے تو اسے تبدیل نہ کرے لیکن اگر اس نے ورثہ کو نقصان پہنچانے کے لیے یا ثلث مال سے زائد میں ایسا کیا ہے تو پھر ایسی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی جیسا کہ آپ نے ایسے غلاموں کو بیچ کر ان کی قیمت ورثہ کو دے دی۔ (واللہ اعلم)

3254۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يُحْدِثُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ وَمِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا. ❶

عبداللہ بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ''آدمی جس طرح چاہے اپنی وصیت کو بدل سکتا ہے اور اصل وصیت آخری وصیت ہے۔''

3255۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ قَالَ ......

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَاهُ أَعْتَقَ رَقِيقًا لَهُ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرُدَّهُمْ وَيُعْتِقَ غَيْرَهُمْ قَالَ فَخَاصَمُونِي إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأَجَازَ عِتْقَ الْآخِرِينَ وَأَبْطَلَ عِتْقَ الْأَوَّلِينَ. ❷

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی بیماری میں اپنے کچھ غلام آزاد کیے۔ پھر انہوں نے مناسب سمجھا تو انہیں واپس لے لیا اور دوسرے آزاد کر دیے۔ انہوں نے عبدالملک بن مروان کے پاس جھگڑا کیا تو انہوں نے دوسروں کی آزادی قائم رکھی۔ پہلوں کی آزادی منسوخ کر دی۔

3256۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ: يُحْدِثُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ، وَمِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ.

---

❶ صحیح، أخرجه ابن حزم في المحلى 9/341، وعبدالرزاق (16379)، وابن ابی شیبہ 11/173 (10853)۔

❷ ضعیف: راوی مجہول ہے۔

هَمَّامٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو، وَبَيْنَهُمَا قَتَادَةُ. ❶

عبداللہ بن ابوربیعہ کہتے ہیں کہ شرید بن سوید نے کہا: ''عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے آدمی جیسے چاہے اپنی وصیت بدل لے اور اصل وصیت اس کی آخری وصیت ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ہمام نے عمرو سے نہیں سنا اور ان کے درمیان قتادہ بھی تھے۔

3257۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ..........

حَدَّثَنَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى قَالَ هُمَا جَائِزَتَانِ فِي مَالِهِ. ❷

معمر کہتے ہیں زہری نے کہا: ''اگر کوئی شخص وصیت کرے پھر دوسری وصیت کرے تو اس کے مال میں دونوں وصیتیں جاری ہوں گی۔''

فوائد:...... امام زہری رحمہ اللہ کے قول کے مطابق اگر دونوں وصیتیں قابل عمل ہوں تو ٹھیک ورنہ معتبر آخری ہی ہوگی جیسا کہ (3254) میں عمر رضی اللہ عنہ کا قول گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

3258۔ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ..........

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا. ❸

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ''اصل وصیت آخری وصیت ہے۔''

[12]...... بَابٌ فِي الْوَصِيِّ الْمُتَّهَمِ
مشکوک وصی کا بیان

3259۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ إِذَا اتَّهَمَ الْقَاضِي الْوَصِيَّ لَمْ يَعْزِلْهُ وَلَكِنْ يُوَكِّلُ مَعَهُ غَيْرَهُ وَهُوَ رَأْيُ الْأَوْزَاعِيِّ. ❹

اوزاعی کہتے ہیں یحییٰ نے کہا: ''جب قاضی کو وصی کے متعلق شک ہو جائے تو وہ اسے الگ نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ دوسرے کو مقرر کر دے۔'' اور یہی اوزاعی کی رائے ہے۔''

فوائد:...... موصی، وصیت کرنے والا جس پر اعتبار کرتے ہوئے اسے اپنا وصی بنا لیتا ہے اگر وہ

❶ اسنادہ منقطع: جب کہ یہ (3254) کے تحت گزر چکی ہے۔
❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16389) وابن منصور (370)
❸ اسنادہ منقطع: أخرجه ابن حزم في المحلى 341/9 نیز یہ (3153) کے تحت گزر چکی ہے۔
❹ ضعیف: ولید بن مسلم مدلس ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبه (10922) وعبدالرزاق (14810-14811)

3263۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ..........

عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِغُلَامِهِ إِنْ دَخَلْتُ دَارَ فُلَانٍ فَغُلَامِيْ حُرٌّ ثُمَّ دَخَلَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ يُعْتَقُ مِنَ الثُّلُثِ وَإِنْ دَخَلَ فِيْ صِحَّتِهِ عُتِقَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. ❶

عمرو کہتے ہیں حسن رحمہ اللہ نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنے غلام سے کہے: میں اگر فلاں آدمی کے گھر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہے پھر اس گھر میں بیماری کی حالت میں جائے تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اگر تندرستی کی حالت میں جائے تو سارے مال سے آزاد ہوگا۔"

[14] ..... بَاب فِيمَنْ رَدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ مِنَ الثُّلُثِ

تہائی میں سے وارثوں کو واپس دینے کا بیان

3264۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ....

حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ إِذَا كَانَ الْوَرَثَةُ مَحَاوِيجَ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْأَوْزَاعِيِّ فَأَعْجَبَهُ. ❷

نعمان بن منذر بیان کرتے ہیں مکحول نے کہا: "جب وارث محتاج ہوں تو میرے نزدیک کچھ حرج نہیں کہ تہائی سے انہیں واپس کیا جائے۔ یحییٰ کہتے ہیں: میں نے یہ بات اوزاعی سے کہی۔ انہوں نے اسے پسند کیا۔

فوائد:..... قریب المرگ شخص تہائی مال کو خیر، فلاح و بہبود کے کاموں میں صرف کر سکتا ہے لیکن جب اس کے اہل و عیال ہی محتاج ہوں تو سب سے پہلے انہیں پر خرچ کرنے کا زیادہ حق بنتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ان کو غنی چھوڑنا بہتر ہے لہٰذا بہتر کام کو اپنایا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[15] ..... بَاب إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ فِي الْوَرَثَةِ

دو وارثوں کے گواہی دینے کا بیان

3265۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

عَنِ الْحَسَنِ ح وَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ مِنَ

حسن اور ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب دو وارث گواہی دیں تو تمام وارثوں پہ ثابت ہو جائے گا اور

❶ صعیف: دیکھئے ابن ابی شیبہ 6/495-496(1810)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/181(10879) وعبدالرزاق(16875)

الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَى جَمِيعِهِمْ وَإِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ فَفِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ. ❶

جب ایک شخص اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے حصے سے ادا کیا جائے گا۔"

فوائد:...... اسلام میں چونکہ دو عادل گواہوں کی گواہی کو اہمیت حاصل ہے لہٰذا اگر ورثے میں قرض یا وصیت بارے دو عادل عزیز گواہی دے دیں تو ان کی گواہی قبول کرتے ہوئے ذیل میں ان کے قول کے مطابق تصرف کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

3266۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ...... أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ إِذَا شَهِدَ رَجُلٌ مِنَ الْوَرَثَةِ فَفِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ حِصَّتِهِ. ❷

شعبی کہتے تھے کہ جب ایک وارث قرض کا اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے حصہ سے دیا جائے گا پھر قرض کا اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے حصہ سے دیا جائے گا پھر کہنے لگے۔"اس کے تمام حصہ سے دیا جائے گا۔"

[16]...... بَاب مَا يَكُونُ مِنَ الْوَصِيَّةِ فِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ

اس وصیت کے متعلق جو موجود اور قرض میں ہوتی ہے

3267۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ...... عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَفِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ وَإِذَا أَوْصَى بِخَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ فَفِي الْعَيْنِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ. ❸

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب آدمی تہائی اور چوتھائی کی وصیت کرے تو موجود اور قرض دونوں رقوں میں ہوگی۔ جب وہ پچاس یا ساٹھ سے سو تک وصیت کرے تو وہ موجودہ رقم میں ہوگی حتی کہ وہ تہائی تک پہنچ جائے۔

فوائد:...... وصیت کرنے والے جب سو، پچاس یا مقررہ مقدار میں وصیت کرے تو وہ موجود مال سے پوری کر دی جائے گی البتہ اگر وہ مال کے تہائی، چوتھائی حصے کی وصیت کرتا ہے تو پھر موجود اور جو قرض لینا

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/223(11050) وعبدالرزاق(19144)
❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/223(11049) وابن منصور(315)
❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/158(10799) وابن منصور(252)

دینا ہے یعنی کا حساب کر کے اس جمع مال سے چوتھائی یا تہائی حصے کو وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے گا

[17]..... بَاب مَنْ أَحَبَّ الْوَصِيَّةَ وَمَنْ كَرِهَ
وصیت کو پسند اور ناپسند کرنے والے شخص کا بیان

3268۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ .....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْءُ أَحَقُّ بِثُلُثِ مَالِهِ يَضَعُهُ فِي أَيِّ مَالِهِ شَاءَ)) . ❶

یزید بن عبداللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے تہائی مال کا مستحق ہے جس مصرف میں چاہے اسے دے۔''

3269۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَرَاهِمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا شَبِعَ . ❷

ابواسحاق کہتے ہیں ابوحبیبہ نے کہا میں نے ابودرداء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے کچھ درہم اللہ کی راہ میں صدقہ کئے؟ ابودرداء نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی موت کے وقت صدقہ کرتا ہے یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو سیر ہونے کے بعد ہدیہ دے۔''

فوائد:..... سیر ہو جانے کے بعد جس لقمے کھانے کی ضرورت نہ رہے اسے صدقہ کر دینے میں وہ اجر و ثواب نہیں جو ایسی حالت میں کیا جائے جب آدمی صحت مند اور مال کی حرص رکھنے والا ہو کیونکہ ایسے وقت میں کیا گیا صدقہ خلوص کا حامل ہوتا ہے اور عظیم اجر کا باعث ہوتا ہے۔

[18]..... بَاب مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْوَصَايَا
کون سی وصیت پہلے پوری کی جائے

3270۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ .

عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَشْيَاءَ وَفِيهَا الْعِتْقُ فَيُجَاوِزُ الثُّلُثَ قَالَ يُبْدَأُ

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی آدمی کچھ چیزوں کی وصیت کرے جن میں آزاد کرنا بھی ہو اور

---

❶ مرسل ضعیف: لیکن اس کا شاہد دیکھئے مجمع الزوائد (7187-7188-7189)

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16740)

بِالْعِتْقِ . ❶

تہائی سے بڑھ جائے تو آزادی سے شروع کئے جائیں۔“

فوائد:...... وصیت کرنے والا بہت سے امور خیر بتاتا ہے جب کہ ان سب میں مال خرچ کیا جائے تو وہ ترکے کے ثلث مال سے بڑھ جاتا ایسی صورت میں آزادی اور اس جیسے دیگر اہم امور کو اول فرصت میں سر انجام دے کر پھر بقیہ امور اگر تہائی مال سے سرانجام دیے جا سکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

3271۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ......

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ بِالْحِصَصِ . ❷

ایوب کہتے ہیں محمد نے کہا: آزادی سے شروع نہیں کیا جائے گا بلکہ حصہ کے موافق سب پر ڈالا جائے گا۔“

3272۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَنْ أَوْصَى أَوْ أَعْتَقَ فَكَانَ فِي وَصِيَّتِهِ عَوْلٌ دَخَلَ الْعَوْلُ عَلَى أَهْلِ الْعَتَاقَةِ وَأَهْلِ الْوَصِيَّةِ قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ غَلَبُونَا يَبْدَءُونَ بِالْعَتَاقَةِ قَبْلُ . ❸

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”جو شخص وصیت کرے یا آزاد کرے اور اس کی وصیت میں عول ہو تو عول آزادی اور وصیت والے دونوں میں داخل ہوگا“ عطاء کہتے ہیں: ”اہل مدینہ ہم پر غالب ہو گئے وہ آزادی سے شروع کرتے تھے۔“

فوائد:...... وصیت میں (عول) آنے سے مراد وصیت کیے گئے امور کا ثلث سے بڑھ جانا ہے عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم عول کو کبھی امر پر لاگو کرتے یعنی ایک طرف سے وصیت پر عمل شروع کر دیتے جو ثلث کے اندر وقوع پذیر ہو جاتے انہیں انجام دے لیا جاتا بقیہ کو چھوڑ دیا جاتا لیکن اہل مدینہ آزادی سے شروع کرتے بھی ان کا عمل ہی غالب آگیا۔ اور یہی درست ہے۔ (ان شاء اللہ)

3273۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الَّذِي يُوصِي بِعِتْقٍ وَغَيْرِهِ فَيَزِيدُ عَلَى الثُّلُثِ قَالَ بِالْحِصَصِ . ❹

عمرو بن دینار نے اس شخص کے متعلق کہا: ”آزادی وغیرہ کی وصیت کرے اور وہ تہائی سے بڑھ جائے کہ ”حصے کے موافق پر ڈال جائے گا۔“

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابي شيبه 191/11 (10927) وسعيد بن منصور (405)

❷ صحیح: ابن أبي شيبه 191/11 (10928) والبيهقي في الوصايا باب الوصية بالعتق وغيره 277/6

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16748) وابن ابي شيبه 192/11 (10934)

❹ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16748)

3274۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَفِيهِ عِتْقٌ قَالَ يُبْدَأُ بِالْعِتْقِ. ❶

حسن سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ''اگر کوئی شخص تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس میں آزادی بھی ہو تو اس کو آزادی سے شروع کیا جائے۔''

3275۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''وصیت پہلے آزادی سے شروع ہوگی۔''

[19] بَاب فِي الَّذِي يُوصِي لِبَنِي فُلَانٍ وَيُسَمِّيهِمْ مِنْ مَالِهِ

اپنے مال سے ایک حصہ کی بنو فلاں کے لیے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3276۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ ....

عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ يُوصِي لِبَنِي فُلَانٍ قَالَ غَنِيُّهُمْ وَفَقِيرُهُمْ وَذَكَرُهُمْ وَأُنْثَاهُمْ سَوَاءٌ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جو شخص بنو فلاں کے لئے وصیت کرے ان کے امیر و غریب، مرد و عورت سب برابر ہیں۔''

3277۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى لِبَنِي فُلَانٍ فَالذَّكَرُ وَالْأُنْثَى فِيهِ سَوَاءٌ. ❹

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی بنو فلاں کے لئے وصیت کرے تو مرد و عورت اس میں برابر ہیں۔''

3278۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ مُوسَى الْهَمْدَانِيُّ ....

حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ أَبِي كَرِبٍ أَنَّ آتِيًا أَتَى شُرَيْحًا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ قَالَ تَحْسُبُ الْفَرِيضَةَ

بشر بن ابی کرب کہتے ہیں کہ ایک آنے والا شریح کے پاس آیا اور اس نے ان سے ایک ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنے مال سے ایک حصے کی وصیت کرے، انہوں نے

❶ صحیح: دیکھیے (3270) کے تحت گزر چکی ہے

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/192 (10931)، وعبد الرزاق (16741)، والبيهقي في الوصايا باب الوصية بالعتق 6/277

❸ صحيح: أخرجه سعيد بن منصور (366)، وابن أبي شيبة 11/159 (10803)

❹ حسن: أخرجه سعيد بن منصور (365)

فَمَا بَلَغَ سِهَامَهَا أُعْطِيَ الْمُوصَى لَهُ سَهْمًا كَأَحَدِهَا ❶

کہ " جتنے شمار کیے جائیں گے، جب قدر جتنے پہنچیں جس کے لیے وصیت کی گئی ہو اسے ایک حصہ دیا جائے گا۔"

فوائد:...... "موصی لہ" یعنی جس کے حق میں وصیت کی گئی ہے اس کو بطور فریضہ کے مال وصول کرنا مرجوح ہے کیونکہ یہ عطیہ ہے (3276) کے تحت بیان کردہ بات ہی راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

[20]..... بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَلَى بَعْضِ وَرَثَتِهِ

اپنے بعض وارثوں کو صدقہ دینے والے شخص کا بیان

3279- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَلَى بَعْضِ وَرَثَتِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ بِأَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ رُدَّ إِلَى الثُّلُثِ وَإِذَا أَعْطَى النِّصْفَ جَازَ لَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ سَعِيدًا وَكَانَ قُضَاةُ أَهْلِ دِمَشْقَ يَقْضُونَ بِذَلِكَ ❷

مکحول سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جب کوئی شخص اپنے وارث کو صدقہ دے اور وہ صحت کی حالت میں نصف سے زیادہ صدقہ کرے تو وہ تہائی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور جب نصف دے تو اس کے لئے جائز ہے۔" سعید کہتے ہیں: "دمشق کے قاضی اسی طرح فیصلہ کرتے تھے۔"

فوائد:...... وارث کے حق میں وصیت کرنا ناجائز و ناروا ہے ہاں صحت کی حالت میں اگر کوئی اپنے کسی وارث کو اپنے مال میں سے کچھ دینا چاہے تو یہ بلا حرج جائز ہے البتہ اولاد میں سے کسی کو عطیہ کرتے ہوئے باقیوں کو محروم رکھنا ناجائز ہے کیونکہ اولاد میں عدل لازم ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! گواہ ہو جائیے میں نے اپنے اس فلاں بیٹے کو فلاں چیز ہبہ کی ہے آپ نے دریافت کیا کہ کیا تمام اولاد کو ایسے ہی ہبہ کیا ہے؟ کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے گواہ بننے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (او کما قال ﷺ)

[21]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

تمام مال میں سے کفن دینے کا بیان

3280- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

❶ حسن۔ أخرجه ابن أبي شيبة 11/170 (10846)، وسعيد بن منصور (364)

❷ صحیح۔ دیکھئے سابقہ (16398)

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ . ❶

حکم کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”کفن تمام مال میں سے ہو گا۔“

فوائد:...... میت کا کفن جمیع مال سے تیار کیا جائے گا گرچہ میت کے پاس اتنا کم مال ہو کہ سارا کفن کی تیاری میں صرف ہو جائے۔

3281۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاذٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ قِيمَةَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا أَوْ أَكْثَرُ قَالَ يُكَفَّنُ مِنْهَا وَلَا يُعْطَى دَيْنُهُ . ❷

اشعث کہتے ہیں حسن نے کہا: ”اگر کوئی شخص مر جائے اور دو ہزار درہم کا مال چھوڑے اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس کے ذمہ ہو تو اسی میں سے اس کا کفن ہو گا قرض (پہلے) نہیں دیا جائے گا۔“

فوائد:...... یہی بات درست ہے کہ قرض سے بھی پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا، دیگر امور پر غور اس کے بعد ہو گا۔

3282۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ الدَّيْنِ ثُمَّ الْوَصِيَّةِ . ❸

سفیان کہتے ہیں انہوں نے ابراہیم سے سنا وہ کہتے تھے: ”پہلے کفن دیا جائے گا، پھر قرض کی ادائیگی اور پھر وصیت۔“

3283۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ .... عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ قَالَ تُكَفَّنُ مِنْ مَالِهَا لَيْسَ عَلَى الزَّوْجِ شَيْءٌ . ❹

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”اگر کوئی عورت فوت ہو جائے تو اس کو کفن اس کے مال سے دیا جائے گا شوہر کے ذمہ کچھ نہ ہو گا۔“

3284۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

---

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 6/526 (1920) وابن سعد في الطبقات (1931) وعبد الرزاق (6223)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 6/527 (1922-1925)

❸ صحیح: أخرجه عبد الرزاق (6224) امام بخاری نے کتاب الجنائز، باب الکفن من جمیع المال میں اسے تعلیقاً بیان کیا ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 6/527 (1930)

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَنُوطُ وَالْكَفَنُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ . ❶

عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”خوشبو اور کفن اصل مال سے ہو گا۔“

3285۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ . . .

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْكَفَنُ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ يُكَفَّنُ عَلَى قَدْرِ مَا كَانَ يَلْبَسُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ يُخْرَجُ الدَّيْنُ ثُمَّ الثُّلُثُ ❷

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”کفن اصل مال سے ہو گا اور کفن ایسا دیا جائے گا جیسا وہ اپنی زندگی میں کپڑا پہنتا تھا پھر قرض کی ادائیگی ہو گی پھر تہائی (وصیت کا) ہو گا۔“

[22]... بَابِ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ

غائب شخص کے لیے وصیت کرنے کا بیان

3286۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ فَلْيَقْبَلْ وَصِيَّتَهُ وَإِنْ كَانَ حَاضِرًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَبِلَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ . ❸

حسن سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے: ”جب کوئی کسی کو وصیت کرے اور وہ غائب ہو تو چاہیے کہ وہ اس کی وصیت قبول کرے اگر حاضر ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے تو قبول کرے چاہے تو چھوڑ دے۔“

فوائد:...... کوئی قریب الموت شخص اگر کسی بارے وصیت کرتا ہے تو اگرچہ وہ حاضر ہو یا غائب تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اس وصیت کو قبول کرے یا نہ کرے۔

3287۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ . . .

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَا نَخْتَارُ أَنْ يَقْبَلَ ❹

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور محمد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: ”تو کسی کو وصیت کرے؟ ان دونوں نے کہا: ”بہتر ہے کہ وہ قبول کر لے۔“

3288۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ هِشَامٍ ......

---

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (2622) [illegible] 6/ 169

❷ ضعیف: اسماعیل مکی ضعیف ہے۔

❸ صحیح: أخرجه [illegible] 11/ 210 ([illegible]398)

❹ صحیح: أخرجه [illegible] 11/ 199 (10357)

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ فَإِذَا قَدِمَ فَإِنْ شَاءَ قَبِلَ فَإِذَا قَبِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرُدَّ. ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی آدمی غائب کو وصیت کرے۔ تو جب وہ سامنے آئے تو چاہے تو قبول کر لے، اور جب قبول کر لے گا تو اس کے لئے (وصیت کو) رد کرنا جائز نہیں۔''

3289۔ حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ هِشَامٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَعُرِضَتْ عَلَيْهِ الْوَصِيَّةُ وَكَانَ غَائِبًا فَقَبِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ. ❷

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی آدمی کسی غائب کو وصیت کرے پھر وہ وصیت اس پر پیش بھی کی جائے جبکہ وہ غائب تھا پھر اگر وہ قبول کر لے تو اسے وصیت رد کرنا جائز نہیں۔''

[23]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْمَيِّتِ

میت کو وصیت کرنے کا بیان

3290۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ ....

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِإِنْسَانٍ وَهُوَ غَائِبٌ وَكَانَ مَيِّتًا وَهُوَ لَا يَدْرِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ. ❸

ابو معشر کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''جب کوئی آدمی کسی غائب کے لیے وصیت کرے اور وہ مر چکا ہو۔ اور اسے معلوم نہ ہو تو وصیت واپس لوٹ آئے گی۔''

فوائد:..... موصیٰ لہ فوت ہو چکا ہے جب کہ موصی، وصیت کرنے والا عدم واقفیت کی بناء پر اس کے حق میں وصیت کر دیتا ہے تو وہ وصیت نا قابل عمل ہوگی۔ (واللہ اعلم)

[24]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْعَبْدِ

غلام کو وصیت کرنے کا بیان

3291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى لِعَبْدِهِ ثُلُثَ

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی اپنے

---

❶ حسن لغیرہ: أخرجه ابن ابی شیبة 11/209-210 (10998)

❷ حسن لغیرہ: سابقہ اثر ہی کررہے۔

❸ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبة 11/156 (10789) و ابن منصور (368)

مَالِهِ، رُبُعَ مَالِهِ، خُمُسَ مَالِهِ، فَهُوَ مِنْ مَالِهِ دَخَلَتْهُ عَتَاقَةٌ. ❶

غلام کو تہائی مال، چوتھائی اور پانچویں حصے کی وصیت کرے تو وہ بھی اس کے مال سے ہے (لہٰذا) آزاد کرنا بھی اس میں شامل ہوگا۔"

فوائد:...... یعنی جتنے مال کی مالک نے غلام کے حق میں وصیت کی ہے اگر وہ مال اس کی قیمت جتنا بنتا ہے تو مال دینے کی بجائے اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

[25]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ مَالَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے قریب مال تقسیم کرنے کا ناپسند سمجھنے والے شخص کا بیان

3292۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ ....

عَنْ قَيْسٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ بَرَكَةَ مَالِهِ فِي حَيَاتِهِ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْمَوْتِ تَزَوَّدَ بِفَجْرَةٍ. ❷

قیس کہتے ہیں کہا جاتا تھا۔ آدمی اپنی زندگی میں اپنے مال کے فائدہ سے محروم رہتا ہے جب موت کا وقت سر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے مال کی طرف جھکتا ہے۔"

3293۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ.......

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُرَّانِ الْإِمْسَاكُ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْذِيرُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُقَالُ مُرٌّ فِي الْحَيَاةِ وَمُرٌّ عِنْدَ الْمَوْتِ. ❸

عبداللہ فرماتے ہیں کہ: "دو چیزیں بری ہیں: زندگی میں بخیلی اور موت کے وقت فضول خرچی۔" ابو محمد کہتے ہیں: "کہا جاتا تھا ایک بری چیز تو زندگی میں ہے اور ایک موت کے وقت۔"

فوائد:...... (۱) "المریان" یہ مُرّی کی تثنیہ ہے جو فعلیٰ کے وزن پر اَمَرّ کی مونث ہے جو کہ مراد کڑواہٹ سے ہے (۲) معلوم ہوا سلف زندگی میں روکے رکھنے اور موت کے وقت کھلا خرچ کرنے کو معیوب سمجھتے تھے۔

[26]..... بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ الْوَرَثَةِ

(کسی کے لئے) کسی وارث کے حصے کے برابر وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3294۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ ....

❶ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 11/189 (10916)　❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔　❸ صحیح

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِآخَرَ بِمِثْلِ نَصِيبِ ابْنِهِ فَلَا يَتِمُّ لَهُ مِثْلُ نَصِيبِهِ حَتَّى يَنْقُصَ مِنْهُ. ❶

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا "جب کوئی آدمی دوسرے کے لئے اپنے بیٹے کے حصہ کے برابر وصیت کرے تو اسے اس کے برابر حصہ نہیں ملے گا بلکہ اس سے کم کیا جائے گا۔"

فوائد:...... کسی وارث کے حصے کی مثل وصیت تب قابل قبول ہوگی جب وہ ثلث سے کم ہو کیونکہ ثلث سے زیادہ کسی کو ترکے سے عطا نہیں کیا جا سکتا۔

3295۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ......

عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ ثَلَاثَةُ بَنِينَ فَأَوْصَى لِرَجُلٍ مِثْلَ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ لَوْ كَانُوا أَرْبَعَةً قَالَ الشَّعْبِيُّ يُعْطَى الْخُمُسَ. ❷

داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں شعبی سے پوچھا گیا اگر کسی کے تین بیٹے ہوں اور اس نے کسی آدمی کے لئے اتنی وصیت کی جس قدر چار بیٹوں کی صورت میں ایک کا حصہ ہوتا ہے۔ شعبی نے کہا: "اسے پانچواں حصہ دیا جائے گا۔"

3296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ......

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَأَلْنَا عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ لَوْ كَانُوا ثَلَاثَةً قَالَ أَوْصَى بِالرُّبُعِ. ❸

داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں ہم نے عامر سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے دو بیٹے چھوڑے ہوں اور اس نے کسی آدمی کے لئے اتنی وصیت کی۔ جس قدر تین لڑکوں کی صورت میں ایک کا حصہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: "اس نے چوتھائی کی وصیت کی۔"

3297۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ الْوَرَثَةِ قَالَ لَا يَجُوزُ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا اگر کوئی آدمی کسی وارث کے حصے کے برابر وصیت کرے تو جائز نہیں۔ اگرچہ تہائی سے کم ہو۔" ورمحمد کہتے ہیں: "یہ اچھی بات ہے۔"

---

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/170 (10844)
❷ صحیح: دیکھئے گزشتہ۔
❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/168 (90838) وابن منصور (349)

أَبُو مُحَمَّد هُوَ حَسَنٌ. ❶

[27]..... بَاب فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِغَلَّةِ عَبْدِهِ

غلام کی آمدن کی وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3298۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَوْصَى فِي غَلَّةِ عَبْدِهِ بِدِرْهَمٍ وَغَلَّتُهُ سِتَّةٌ قَالَ لَهُ سُدُسُهُ. ❷

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "اگر کوئی آدمی اپنے غلام کی آمدن سے ایک درہم کی وصیت کرے اور اس کی آمدنی چھ درہم ہو تو اسے اس میں سے چھٹا حصہ ملے گا۔"

[28]..... بَاب الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کو وصیت کرنے کا بیان

3299۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ....

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ إِذَا أَقَرَّ لِوَارِثٍ وَلِغَيْرِ وَارِثٍ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أُرَى أَنْ أُبْطِلَهُمَا جَمِيعًا. ❸

سفیان کہتے تھے کہ: "جب کوئی وارث یا غیر وارث کے لئے سو درہم کا اقرار کرے میری رائے ہے کہ اس کو منسوخ کردوں۔"

فوائد: ..... باطل کرنے کی وجہ یہ خدشہ ہے کہ ہوسکتا ہے وہ ان کو نوازنے کے لیے اس بات کا اقرار کر رہا ہو۔ (واللہ اعلم)

3300۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ لَا يَجُوزُ إِقْرَارٌ لِوَارِثٍ قَالَ وَقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا جَازَ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا. ❹

شریح سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "وارث کے لئے اقرار (وصیت) کرنا جائز نہیں" حسن نے کہا: "آدمی کی تمام باتوں سے بڑھ کر ماننے کے لائق موت کے وقت کی بات ہے۔ جو آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہے۔"

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (373) وابن ابی شیبه 11/170 (10844)

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ صحیح: أخرجه البیهقی فی الاقرار باب ماجاء فی اقرار المریض 6/85 وابن ابی شیبه 6/196 (791)

فوائد:...... مذکورہ مسئلے میں حسن رحمہ اللہ کا قول راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مشکل ہے کہ کوئی جاتے ہوئے کسی اچھائی کی بجائے برائی کر جائے جو اس کے نامہ اعمال کو مزید سیاہ کرنے کا باعث بن جائے سو دنیا چھوڑتے ہوئے چونکہ انسان سے کبھی (دل) نکل چکے ہوتے ہیں چنانچہ وہ حق بات ہی کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

3301۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. ❶

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔''

3302۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ......

عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا يُكْنَى أَبَا ثَابِتٍ أَقَرَّ لِامْرَأَتِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّ لَهَا عَلَيْهِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ صَدَاقِهَا فَأَجَازَهُ الْحَسَنُ. ❷

حمید کہتے ہیں ایک آدمی جس کی کنیت ابو ثابت تھی نے اپنی بیوی کے لئے موت کے وقت اقرار کیا کہ اس کے مہر میں سے چار سو درہم اس کے ذمہ ہیں تو حسن نے اسے جائز کہا۔

3303۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ........

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ تَحْتَ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَلُعَابُهَا يَنُوصُ بَيْنَ كَتِفَيَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَلَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا يَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ. ❸

عمرو بن خارجہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی اونٹنی کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی۔ اس کا جھاگ میرے دونوں کندھوں کے درمیان گر رہا تھا۔ میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق اسے دے دیا لہٰذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔''

فوائد:...... (۱) ''تقصع بجرتها'' یعنی اپنے پیٹ سے نکلنے والے چارے کو چبا رہی تھی، جگالی کر رہی تھی۔ (۲) مذکورہ حدیث اس بارے واضح ہے کہ وصیت کی فرضیت ختم ہو چکی ہے اور فرضیت کی ناسخ آیات میراث ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے وضاحت ہو رہی ہے۔ البتہ غیر وارث اور ذوی الارحام کے حق

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❸ حسن: (2571) کے تحت گزر چکی ہے۔

میں وصیت جائز ہے۔

3304۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ......

أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ﴿ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴾ [البقرة: ١٨٠] أَمَرَ أَنْ يُوصِيَ لِوَالِدَيْهِ وَأَقَارِبِهِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ فَجَعَلَ لِلْوَالِدَيْنِ نَصِيبًا مَعْلُومًا وَأَلْحَقَ لِكُلِّ ذِي مِيرَاثٍ نَصِيبَهُ مِنْهُ وَلَيْسَتْ لَهُمْ وَصِيَّةٌ فَصَارَتِ الْوَصِيَّةُ لِمَنْ لَا يَرِثُ مِنْ قَرِيبٍ وَغَيْرِهِ. ❶

ہمام بیان کرتے ہیں کہ قتادہ ﷺ نے کہا: ”جب تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ مال چھوڑے تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے اچھے طریقے سے وصیت کرنا ہے یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے۔“ [البقرة: ١٨٠] پس یہ حکم دیا: ”اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کی جائے۔“ (بقرة: ١٨٠) پھر اس کے بعد سورۃ النساء میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور والدین کے لئے معین حصہ مقرر ہوا اور ہر حقدار کو اس کا حصہ دے دیا گیا۔ اور ان کے لئے وصیت نہیں رہی۔ وصیت ان رشتہ دار وغیرہ کے لئے ہوگی جو وارث نہیں۔“

3305۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. ❷

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”پہلے مال اولاد کے لیے تھا۔ اور وصیت والدین اور رشتہ داروں کے لئے اس میں سے اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا منسوخ کر دیا۔ اور مرد کے لئے عورت کا دوگنا مقرر کیا۔ والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ اور تہائی مقرر کیا۔ بیوی کے لئے آٹھواں حصہ اور چوتھائی شوہر کے لئے نصف اور چوتھائی مقرر کیا۔“

3306۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ ....

❶ صحیح: اس کو ابن جوزی نے (ناسخ القرآن ومنسوخه) نواسخ القرآن ص (193) میں ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھئے تفسیر طبری 117/2

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الوصايا، باب لا وصية لوارث (2747) والبيهقي في الوصايا، باب نسخ الوصية للوالدين 263/6

عَنْ عِكْرِمَةَ وَالْحَسَنِ ﴿ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴾ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ. ❶

عکرمہ اور حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے یہ حکم تھا۔ ''اگر کوئی مال چھوڑے تو والدین اور رشتہ داروں کے متعلق وصیت کر جائے۔ وصیت اسی طرح تھی حتیٰ کہ اسے میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا۔

[29]..... بَاب الْوَصِيَّةِ لِلْغَنِيِّ

مالدار کو وصیت کرنے کا بیان

3307۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ..... .....

عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى وَلَهُ أَخٌ مُوسِرٌ أَيُوصِي لَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كَانَ رَبَّ عِشْرِينَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَإِنْ كَانَ رَبَّ مِائَةِ أَلْفٍ فَإِنَّ غِنَاهُ لَا يَمْنَعُهُ الْحَقَّ. ❷

حسن سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو وصیت کرے اور اس کا بھائی مالدار ہو کیا وہ اس کے لئے وصیت کرے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اگر چہ بیس ہزار کا مالک ہو، پھر کہا اگر چہ ایک لاکھ کا مالک ہو کیونکہ اس کی مالداری اسے حق سے نہیں روکے گی۔

فوائد:..... (موصی) کے لیے ضروری نہیں کہ وہ وصیت کرتے ہوئے کسی حاجت مند، یا فقیر و امیر کا پاس کرے بلکہ وہ جس کے لیے چاہے وصیت کر سکتا ہے۔

[30]..... بَاب الرَّجُلِ يُوصِي لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فَلِفُلَانٍ

اس آدمی کا بیان جو یوں وصیّت کرے یہ فلاں شخص کے لیے ہے اور اگر وہ مر جائے تو پھر فلاں شخص کے لیے ہے اگر مر جائے تو فلاں شخص کے لئے

3308۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ سَيْفِي لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فُلَانٌ فَلِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فُلَانٌ فَمَرْجِعُهُ إِلَيَّ قَالَا هُوَ لِلْأَوَّلِ. قَالَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ

حسن اور مسیب دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اگر کوئی کہے: میری تلوار فلاں کے لئے ہے اگر وہ مر جائے تو فلاں کے لئے اگر وہ بھی مر جائے تو میری طرف لوٹ آئے گی تو وہ پہلے شخص کی ہو گی۔ اور حمید بن

❶ صحیح: أخرجه الطبري 2/119

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (176)

عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُمْضَى كَمَا قَالَ. ❶

عبدالرحمٰن نے کہا: ”اسی طرح کیا جائے گا جس طرح اس نے کہا۔“

فوائد:..... حسن رحمہ اللہ کی بات ہی راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ موصی کی وصیت کا مکمل پاس کرنا مشقت کا باعث ہے۔

3309۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ......

أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ هُوَ لَكَ فَإِذَا مُتَّ فَلِفُلَانٍ فَإِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَلِفُلَانٍ وَإِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَمَرْجِعُهُ إِلَيَّ قَالَ يُمْضَى كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانُوا مِائَةً. ❷

عروہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں: ”اگر کوئی آدمی کسی کو کچھ عطیہ دے اور کہے: یہ چیز تمہاری ہے، جب تم مر جاؤ تو فلاں کی ہوگی۔ جب وہ بھی مر جائے فلاں کی ہے، اور جب وہ بھی مر جائے تو مجھے واپس کی جائے گی۔ تو اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا اگرچہ سو آدمی ہوں۔“

[3]..... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ

غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3310۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ......

حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِبِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَا سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي فِي غَيْرِ قَرَابَتِهِ فَقَالَ سَالِمٌ هِيَ حَيْثُ جَعَلَهَا قَالَ فَقُلْنَا إِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ يُرَدُّ عَلَى الْأَقْرَبِينَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا. ❸

شیبہ بن ہشام راسبی اور کثیر بن معدان دونوں نے کہا: ہم نے سالم بن عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو غیر قرابت میں وصیت کرتا ہے؟ تو سالم نے کہا: وصیت وہیں ہوگی جہاں اس نے کی، کہتے: ہم نے کہا: حسن کہتے تھے: ”ایسی وصیت کا مال رشتہ داروں کو واپس ہوگا۔“ تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور سخت بات کہی۔

فوائد:...... ادلہ کے عموم کے سبب قرابت داروں کی شرط درست نہیں بلکہ آدمی کو جائز ہے کہ وہ جس کے حق میں چاہے وصیت کر دے۔

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ نے اس کو مختلف روایت کیا ہے۔ 11/160 (10807-10808-10809)

❷ صحیح: أخرجہ ابن ابی شیبہ 11/161 (10810)

❸ صحیح: أخرجہ ابن ابی شیبہ 11/161 (10810) اسی طرح 11/167 (10824) و بن منصور (355)

3311۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فِي قَرَابَتِهِ فَهُوَ لِأَقْرَبِهِمْ بِبَطْنِ الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فِيهِ سَوَاءٌ. ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب آدمی اپنے قرابت والوں میں وصیت کرے تو وصیت قریبی رشتہ دار کے لئے ہوگی مرد وعورت اس میں برابر ہوں گے۔“

[32]..... بَاب إِذَا قَالَ أَحَدُ غُلَامَيَّ حُرٌّ وَلَمْ يُبَيِّنْ

جب کوئی کہے: ”میرے دو غلاموں سے ایک آزاد ہے“ پھر مر جائے اور بیان نہ کرے

3312۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ أَحَدُ غُلَامَيَّ حُرٌّ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يُبَيِّنْ قَالَ الْوَرَثَةُ بِمَنْزِلَتِهِ يُعْتِقُونَ أَيُّهُمَا أَحَبُّوا. ❷

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب کوئی کہے: میرے دو غلاموں میں سے ایک آزاد ہے پھر وہ مر جائے اور ظاہر نہ کرے کہا: تو وارث بھی اس کے مرتبہ پر ہوں گے۔ دونوں میں سے جسے چاہیں آزاد کر دیں۔

[33]..... بَاب إِذَا أَوْصَى بِالْعِتْقِ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ بَرَأَ

بیماری میں آزادی کی وصیت کر کے تندرست ہو جانے والے شخص کا بیان

3313۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ فِي مَرَضِهِ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَعَبْدِي فُلَانٌ حُرٌّ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَبَرَأَ قَالَ هُوَ مَمْلُوكٌ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیماری میں کہے: ”فلاں کے لئے اتنا ہے اور فلاں کے لئے اتنا اور فلاں غلام آزاد ہے اور اس طرح نہ کہے: ”اگر مجھ پر کوئی حادثہ گزرے تو ایسا ہو۔ پھر وہ تندرست ہو جائے تو وہ غلام غلام ہی رہے گا۔“

[34]..... بَاب إِذَا أَعْتَقَ غُلَامَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ

جس کے پاس اور مال نہ ہو ایسے شخص کے موت کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان

3314۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ....

---

❶ ضعیف: (3277) میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔ ❷ حسن: أخرجه ابن ابی شیبة 11/214 (11017)

❸ حسن: أخرجه ابن منصور (375)

بعد آزاد ہے (۲) غلام کو اگر مدبر صحت کی حالت میں بنایا گیا ہو تو وہ جمیع مال سے بنایا جا سکتا ہے جب کہ حالت مرض میں ثلث مال سے جیسا کہ یہاں ابراہیم رحمہ اللہ سے مدبر کا ثلث سے ہونا مروی ہے جب کہ (3321) میں جمیع مال سے ان میں یونہی تطبیق دی جائے گی اور یہی بات درست ہے۔(واللہ اعلم)

3318۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ........

عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ مِنَ الثُّلُثِ . ❶

کثیر کہتے ہیں حسن نے کہا: ”آزاد کیا ہوا مدبر تہائی مال سے شمار ہوگا۔“

3319۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ........

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُعْتَقَةُ عَنْ دُبُرٍ وَوَلَدُهَا مِنَ الثُّلُثِ . ❷

حمید کہتے ہیں حسن نے کہا: ”مدبر لونڈی اور اس کی اولاد تہائی مال میں شمار ہوگی۔“

3320۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

قَالَ مَنْصُورٌ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ مِنَ الثُّلُثِ . ❸

منصور کہتے ہیں: ابراہیم نے کہا: ”آزاد کیا ہوا مدبر تہائی مال سے شمار ہوگا۔“

3321۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ........

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشُّقَرِيِّ وَأَبِي هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُدَبَّرُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ . ❹

ابوعبداللہ شقری اور ابو ہاشم کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”مدبر تمام مال میں شمار ہوگا۔“

3322۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِأَيِّهِمَا تَقُولُ قَالَ مِنَ الثُّلُثِ . ❺

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: ”مدبر تمام مال سے شمار ہوگا۔“ ابومحمد سے پوچھا گیا: آپ کس کے قائل ہیں؟ انھوں نے کہا: تہائی مال میں شمار ہوتے کے۔“

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 523/6(1908)

❷ صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

❸ صحیح: (3317) میں گزر چکی ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن منصور (4700) مزید دیکھئے سابقہ (3317-3320)

❺ صحیح: أخرجه ابن منصور (474) وابن ابی شیبه 525/6(1915)

[36] ... بَاب مَنْ قَالَ لا تَشْهَدْ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى تُقْرَأَ عَلَيْكَ

اس شخص کا بیان جو کہتا ہے "کسی کو وصیت میں گواہی نہ دو یہاں تک کہ تجھ پر اس کو پڑھا جائے"

3323۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ هِشَامٍ ...

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تَشْهَدْ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى تُقْرَأَ عَلَيْكَ وَلَا تَشْهَدْ عَلَى مَنْ لَا تَعْرِفُ. ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "کسی کی وصیت کے متعلق گواہی نہ دو حتی کہ سن لو اور اس کے متعلق گواہی نہ دو جسے تم پہچانتے نہیں ہو۔"

فوائد:...... وصیت کی کر شاہد، گواہ بننے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس میں خلاف شریعت بات ہو تو اس پر گواہی سے بچا جا سکے۔ اسی طرح غیر معروف کی شہادت سے احتراز کی بھی یہی وجہ ہے کہ کہیں عدم واقفیت پر غلط بندے کی شہادت نہ دے دی جائے۔ (واللہ اعلم)

[37] ... بَاب مَنْ أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ

ام ولد کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3324۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ ......

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ أَرْبَعَةِ آلَافٍ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ. ❷

حسن کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ام ولد لونڈیوں میں سے ہر ایک کے لئے چار ہزار کی وصیت کی۔

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے بہر حال امہات الاولاد (یعنی ایسی لونڈیاں جن کی مالک سے اولاد ہو چکی ہو) کے حق میں مالک تہائی مال تک کی وصیت کر سکتا ہے۔

[38] ... بَاب وَصِيَّةِ الْغُلَامِ

لڑکے کے وصیت کرنے کا بیان

3225۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ ...

---

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 182/1 (1803)

❷ منقطع: حسن نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ أخرجه سعيد بن منصور (438) وابن أبي شيبة 215/11 (1102) وعبد الرزاق (6456)

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَجَازَ وَصِيَّةَ ابْنِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً. ❶

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے تیرہ برس کے لڑکے کی وصیت کو جائز ٹھہرایا۔"

فوائد:...... لڑکا جب سن شعور کو پہنچ جائے برے بھلے میں تمیز کر سکتا ہو تو اس کے لیے وصیت کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ اس کی وصیت میں اصلاح کی گنجائش ہے کہ اگر وہ کہیں غلطی کر بیٹھے تو اس کی اصلاح کر دی جائے۔

3326۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ......

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصَى غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ فَقَالَ شُرَيْحٌ إِذَا أَصَابَ الْغُلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ جَازَتْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُعْجِبُنِي وَالْقُضَاةُ لَا يُجِيزُونَ. ❷

ابواسحٰق کہتے ہیں قبیلے کے ایک سات برس کے لڑکے نے وصیت کی تو شریح نے کہا: "اگر لڑکے نے وصیت کی ہے تو جائز ہے۔" ابومحمد کہتے ہیں: "مجھے یہ قول اچھا لگتا ہے اور قاضی اسے جائز نہیں سمجھتے۔"

3327۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ....

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ أَنَّهُ شَهِدَ شُرَيْحًا أَجَازَ وَصِيَّةَ عَبَّاسِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ لِظِئْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ وَعَبَّاسٌ صَبِيٌّ. ❸

ابواسحٰق بن اسماعیل کہتے ہیں کہ وہ شریح کے پاس موجود تھے جب انہوں نے عباس بن اسمٰعیل بن مرثد کی وصیت قبول کی جو انہوں نے حیرہ کی ایک اپنی دائی کے لئے کی تھی اور عباس ابھی بچے تھے۔

3328۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا يُونُسُ ......

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ شُرَيْحٌ إِذَا اتَّقَى الصَّبِيُّ الرَّكِيَّةَ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ. ❹

ابواسحٰق کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: "جب بچہ کنوئیں سے بچنے لگے تو اس کی وصیت جائز ہوگی۔"

3329۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/184(10898) وعبدالرزاق(16419)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 4/185(10904) وابن منصور(434) وعبدالرزاق(16414)

❸ صحیح: آئندہ آنے والے دونوں اثر ملاحظہ کریں برائے تخریج۔

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/185(10906)

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّ غُلَامًا مِنْهُمْ حِينَ ثُغِرَ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدٌ أَوْصٰى لِظِئْرٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَقَالَ مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أَجَزْنَاهُ. ❶

ابواسحٰق کہتے ہیں کہ مرثد نامی ایک لڑکے نے (دودھ کے) دانت ٹوٹنے کی عمر میں اہل حیرۃ کی اپنی ایک دائی کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی تو شریح نے اسے قائم رکھا اور کہا: ''جو حق تک پہنچا ہم اسے قائم رکھیں گے۔''

3330۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى............

أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ غُلَامًا بِالْمَدِينَةِ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَوَرَثَتُهُ بِالشَّامِ وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوا لِعُمَرَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُوصِيَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُوصِيَ فَأَوْصَى بِبِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ جُشَمٍ وَإِنَّ أَهْلَهَا بَاعُوهَا بِثَلَاثِينَ أَلْفًا ذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ الْغُلَامَ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ أَوْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ. ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا مدینہ میں مرنے کے قریب ہوا اس کے وارث شام میں تھے۔ لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ مر رہا ہے تو انہوں نے اسے وصیت کرنے کا کہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ وصیت کرے تو اس نے ایک کنویں کی وصیت کی جس کا نام بئر جشم تھا جو تیس ہزار میں خریدا گیا تھا۔ ابوبکر رحمہ اللہ نے ذکر کیا: ''لڑکا دس یا بارہ سال کا تھا۔''

3331۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ............

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَجُوزُ وَصِيَّةُ الصَّبِيِّ فِي مَالِهِ فِي الثُّلُثِ فَمَا دُونَهُ وَإِنَّمَا يَمْنَعُهُ وَلِيُّهُ ذٰلِكَ فِي الصِّحَّةِ رَهْبَةَ الْفَاقَةِ عَلَيْهِ فَأَمَّا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَهُ. ❸

حماد سے منقول ہے کہ ابراہیم نے کہا: ''بچے کی وصیت مال میں سے تہائی یا کم کے لئے جائز ہے اس کا ولی صحت کی حالت میں تنگدستی کے خوف سے اسے منع کر سکتا ہے۔ مگر موت کے وقت وہ اسے منع نہیں کر سکتا۔''

3332۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَأَيُّوبَ ......

---

❶ صحيح: أخرجه وكيع في اخبار القضاة 2/270-271 وعبدالرزاق (16412-16413)

❷ منقطع ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (16410) وابن منصور (430) وابن حزم في المحلي 9/330 ومالك في الوصية باب جواز وصية الصغير والضعيف والمصاب والسفيه (2)

❸ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبة 11/184 (10901) وابن منصور (436)

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ وَصِيَّةُ لَيْسَتْ بِجَائِزَةٍ إِلَّا مَا لَيْسَ بِذِي بَالٍ يَعْنِي الْغُلَامَ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ. ❶

معمر سے منقول ہے کہ زہری کہتے تھے۔ کہ بلوغت سے پہلے لڑکے کا وصیت کرنا جائز نہیں۔

فوائد:...... جب بچہ سمجھدار ہو برا بھلا جانتا ہو تو اس کی وصیت میں کوئی حرج نہیں جب سات سال کا بچہ امامت کروا سکتا ہے تو لازما ان امور کو بھی سرانجام دے سکتا ہے لہذا سابقہ اقوال ہی راجح ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

3336۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ......

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْغُلَامِ وَلَا وَصِيَّتُهُ وَلَا هِبَتُهُ وَلَا صَدَقَتُهُ وَلَا عَتَاقَتُهُ حَتَّى يَحْتَلِمَ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: "لڑکے کی طلاق' وصیت' ہبہ' صدقہ اور غلام کا آزاد کرنا جائز نہیں حتی کہ وہ بالغ ہو جائے۔"

فوائد:...... ان امور کو بلوغت کی بجائے سمجھداروں سے جوڑنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ (واللہ اعلم)

3337۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ ......

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ وَلَا عِتْقُهُ وَلَا وَصِيَّتُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شَيْءٌ. ❸

عطاء سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کہ بچے کا طلاق دینا' آزاد کرنا' وصیت کرنا' خرید و فروخت کرنا اور اس کی کوئی چیز جائز نہیں۔"

3338۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ......

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ وَلَا وَصِيَّةٌ إِلَّا فِي عَقْلٍ إِلَّا النَّشْوَانَ يَعْنِي السَّكْرَانَ فَإِنَّهُ يَجُوزُ طَلَاقُهُ وَيُضْرَبُ ظَهْرُهُ. ❹

قتادہ سے منقول ہے کہ حمید بن عبدالرحمن حمیری رحمہ اللہ نے کہا: "ہوش و حواس کے بغیر طلاق اور وصیت جائز نہیں' البتہ نشہ والے کی طلاق جائز ہے اور اسے حد ماری جائے گی۔"

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/186 (10910) وعبدالرزاق (16417)

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (435) وعبدالرزاق (16425) وابن ابی شیبہ 11/186 (10909)

❸ ضعیف: حجاج بن أرطاۃ ضعیف ہے أخرجه عبدالرزاق (16421) وابن ابی شیبہ 11/186 (10908)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 5/38 باب من أجاز طلاق السکران

[40] بَاب إِذَا أَوْصَى بِعِتْقِ عَبْدٍ لَهُ آبِقٍ

بھاگے ہوئے غلام کی آزادی کی وصیت کا بیان

3339۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ كُلُّ مَمْلُوكٍ لِي حُرٌّ وَلَهُ مَمْلُوكٌ آبِقٌ فَقَالَا هُوَ حُرٌّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِيَاسٌ وَبَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ بِحُرٍّ. ❶

یحییٰ بن ابواسحاق کہتے ہیں میں نے قاسم بن عبدالرحمن اور معاویہ بن قرۃ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی وصیت میں کہا: "میرے سب غلام آزاد ہیں اور اس کا ایک غلام بھاگا ہوا ہو؟ ان دونوں نے کہا: "وہ آزاد ہے۔" حسن اور ایاس اور بکر بن عبداللہ نے کہا: "وہ آزاد نہیں ہے۔"

[41] بَاب الْوَصِيَّةِ إِلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو وصیت کرنے کا بیان

3340۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى إِلَى حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی۔

فوائد:...... معلوم ہوا عورتوں کو بھی وصی بنایا جا سکتا ہے۔

[42]... بَاب الْوَصِيَّةِ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمی کو وصیت کرنے کا بیان

3341۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِنَسِيبٍ لَهَا يَهُودِيٍّ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سیدنا صفیہ نے اپنے ایک یہودی رشتہ دار کے لئے وصیت کی۔

فوائد:...... مذکورہ دونوں آثار اس بات کے شاہد ہیں کہ اہل ذمہ کے حق میں وصیت قابل قبول ہوگی

3342۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

---

❶ صحيح ❷ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 11/162 (10819)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (13342، 13344) وابن أبي شيبة 11/161 (10812)

عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصَى غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ يُقَالُ لَهُ عَبَّاسُ بْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ لِظِئْرٍ لَهُ يَهُوْدِيَّةٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ بِأَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَقَالَ شُرَيْحٌ إِذَا أَصَابَ الْغُلَامُ فِيْ وَصِيَّتِهِ جَازَتْ وَإِنَّمَا أَوْصَى لِذِيْ حَقٍّ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَنَا أَقُوْلُ بِهِ. ❶

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ قبیلے کے سات برس کے لڑکے نے جس کا نام عباس بن مرثد تھا اپنی دائی کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی جو حیرہ کی یہودیہ تھی۔ تو شریح نے کہا: "جب لڑکا صحیح وصیت کرے تو جائز ہے اور اس نے حقدار کے لئے وصیت کی۔" ابو محمد کہتے ہیں "میں بھی اسی کا قائل ہوں۔"

[43]..... بَابٌ فِي الْوَقْفِ
وقف کرنے کا بیان

3343۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ جَعَلَ دُوْرَهُ صَدَقَةً عَلٰى بَنِيْهِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْرَثُ وَأَنَّ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَارٍّ بِهَا فَإِنْ هِيَ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَا حَقَّ لَهَا. ❷

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان اپنے بیٹوں میں اس طرح صدقہ کئے کہ نہ وہ بیچے جائیں اور نہ ہی ان میں وراثت جاری ہو اور ان کے بیٹیوں سے جسے طلاق ہو وہ اس میں رہے نہ وہ تکلیف دے نہ اسے تکلیف دی جائے۔ اگر وہ اپنے خاوندوں کی وجہ سے غنی ہیں تو ان کا اس میں کوئی حق نہیں۔

فوائد:..... وقف کی وصیت اولاد کے حق میں درست ہے یہ چونکہ باقاعدہ جائیداد میں حق ہے لہٰذا اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[44]..... بَابٌ إِذَا مَاتَ الْمُوْصٰى لَهُ قَبْلَ الْمُوْصِيْ
اگر وصیت کرنے والے سے پہلے وہ شخص مر جائے جس کے لیے وصیت کی گئی ہو

3344۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ حَفْصٍ ......

---

❶ صحیح: (3327-3328-3329) میں یہ اثر گزر چکا ہے۔

❷ صحیح: أخرجہ ابن ابی شیبہ 6/251 (274) و البیہقی فی الفرائض 6/166 باب الصدقۃ علی ما شرط ... امام بخاری نے اسے "صحیح" میں معلق بیان کیا ہے ... فتح الباری 5/407 ... بیان کیا ہے۔

عَنْ مَكْحُولٍ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَمُوتُ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا مِنْ أَهْلِهِ قَالَ هِيَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمُتَوَفَّى الْمُوصِي يُنَفِّذُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❶

مکحول سے اس شخص کے متعلق مروی ہے: ”اگر کوئی شخص، مثلاً زید، کسی آدمی کے لیے کچھ دیناروں کی وصیت کرے پھر جس کے لیے وصیت کی گئی ہے وہ وصیت والی رقم لے کر گھر سے نکلنے سے پہلے مر جائے تو وصیت کرنے والے کے ورثاء کے لیے ہوگی جو فوت ہوا ہے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں۔“

3345۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ……

عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوتُ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الْمُوصِي قَالَ هِيَ جَائِزَةٌ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ. ❷

حسن سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی آدمی کے لیے وصیت کی اور جسے وصیت کی گئی وہ وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہو گیا؟ تو انہوں نے کہا: ”وہ وصیت موصی لہ کے ورثاء کے لیے ہوگی۔“

فوائد:…… اس بارے پیچھے اثر گزر چکا ہے کہ ایسی وصیت نافذ نہیں ہوگی اور مذکورہ مال پلٹ آئے گا۔

3346۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ……

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُجِيزُهَا مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ. ❸

ابواسحاق شیبانی کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسی وصیت کو نافذ کرتے تھے۔ جس طرح حسن نے کہا۔

[45] بَابُ إِذَا أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستے میں وصیت کرنے کا بیان

3347۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ ……

---

❶ ضعیف: ولید بن مسلم مدلس کا عنعنہ ہے۔

❷ صحیح: أخرجه سعید بن منصور (327) وابن ابی شیبہ 11/100، (10788)

❸ ضعیف: سابق اشعث ضعیف ہیں۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 11/155، (10987)

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا أَوْصَى إِلَيَّ وَجَعَلَ نَاقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَذَا زَمَانًا يُخْرَجُ إِلَى الْغَزْوِ فَأَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ''ایک آدمی نے مجھے وصیت کی ہے اور ایک اونٹنی اللہ کی راہ میں دی ہے اور یہ جنگ کا زمانہ نہیں ہے کیا اسے حج کے لئے دے دوں؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حج اور عمرۃ بھی اللہ کی راہ سے ہیں۔''

3348۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ....

عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَوْصَى بِمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَأَلَ الْوَصِيُّ عَنْ ذَلِكَ عُمَرَ فَقَالَ أَعْطِهِ عُمَّالَ اللَّهِ قَالَ وَمَنْ عُمَّالُ اللَّهِ قَالَ حَاجُّ بَيْتِ اللَّهِ. ❷

واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کی راہ میں اپنے مال کی وصیت کی تو وصیت کرنے والے نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اسے اللہ کی راہ میں کام کرنے والوں کو دے دو۔'' اس نے کہا: اللہ کی راہ میں کام کرنے والے کون ہیں؟ تو فرمایا: ''بیت اللہ کا حج کرنے والے۔''

❀❀❀❀

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبة 181/11 (10886) والبیہقی فی الوصایا باب الوصیة فی سبیل اللہ 272/6 مجمع الھیثمی 202/1 (976) کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ وأخرجه الحاکم (482) اور اسے شرط مسلم پر قرار دیا ہے اور ذہبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور یہ ہے بھی ایسے ہی۔

❷ ضعیف: موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبة 180/11 (10886)

۲۳...... ومن کتاب فضائل القرآن

قرآن کے فضائل

[1] .... بَاب فَضْلِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ

قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان

3349۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی جسے کچھ بھی قرآن یاد نہیں ایسے ہے جیسے ویران مکان۔“

فوائد:...... جو گھر ساکنین سے خالی ہوتا ہے وہ درندوں اور حیوانوں کی آماجگاہ ہوتا ہے اسے ویران تصور کیا جاتا ہے بعینہ اسی طرح جس دل میں قرآن نہ ہو یعنی بندے کو قرآن یاد نہ ہو تو اس کا دل شیاطین کا مسکن اور گمراہیوں کا منبع ہوتا ہے لہٰذا دلوں کی آبادی کے لیے اس کی تلاوت، حفظ ضروری ہے (واللہ الموفق)

3350۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللَّهِ فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا أَصْفَرَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ بَيْتٍ لَيْسَ

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے جس قدر ہو سکے اس میں سے لو اور میرے خیال میں اس گھر سے خالی کوئی چیز نہیں جس میں کچھ قرآن نہ ہو

❶ سندہ ضعیف، أخرجه أحمد 223/1 والترمذي: كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في من قرأ حرفا من القرآن (2914) والحاكم في المستدرك 554/1

فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَإِنَّ الْقَلْبَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ خَرِبٌ كَخَرَابِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا سَاكِنَ لَهُ ❶

اور وہ دل جس میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ ویران مکان کی طرح ویران ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہیں۔''

3351۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَعَلَّمُوا هٰذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ بِتِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ بِـ﴿ الٓمٓ ﴾ وَلٰكِنْ بِأَلِفٍ وَلَامٍ وَمِيمٍ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ❷

ابوالاحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''قرآن پڑھنا سیکھو کیونکہ تمہیں اس کے پڑھنے میں ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی یعنی الف' لام' اور میم ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔''

3352۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عِنَانٍ الْحَنَفِيُّ ......

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْبَيْتَ لَيَتَّسِعُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ أَنْ يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ وَإِنَّ الْبَيْتَ لَيَضِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ أَنْ لَا يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ ❸

بے شک ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ: ''قرآن پڑھنے کی وجہ سے گھر اس کے اہل کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں' شیطان اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے گھر اس کے اہل کے لئے تنگ ہو جاتا ہے فرشتے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان اس میں بسیرا کر لیتے ہیں اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے۔''

فوائد:...... آج گھر سکون سے خالی ہیں اور دل اطمینان سے، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ جن گھروں سے پہلے تلاوت قرآن کی آواز آیا کرتی تھی آج وہ فحاشی سے گندے اور بے ہودگیوں سے حیا سوز

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/486 (10081) والدارمي (5998) والطبراني في الكبير 9/183 (8642)
❷ صحیح: أخرجه الطبراني في الكبير (8648-8649) وعبد الرزاق (5993) وابن أبي شيبة 10/361 (9981)
❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/487 (10076) وابن المبارك في الزهد (790)

مکالموں سے گونج رہے ہیں جس وجہ سے گھروں میں فرشتوں کا نزول جو کہ رحمت کا باعث ہوا کرتا تھا بند ہو کر شیاطین کی کمین گاہیں بن چکے ہیں۔ لہٰذا گھروں میں ویرانیاں آسیب زدگیاں عام ہیں اور ان کا علاج فقط یہی جسے پیغمبر رحمت ﷺ نے اس حدیث میں ذکر کر دیا (اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی)

3353۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ سَمِعْتُ.......

عُقْبَةَ ابْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ. ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: "اگر قرآن چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو جلے گا نہیں۔"

3354۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَاصِمٍ............

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ نِعْمَ الشَّفِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ حَلِّهِ حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ فَيُحَلَّى حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ اكْسُهُ كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ أَلْبِسْهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَاكَ شَيْءٌ. ❷

ابوصالح کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے: "قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن بہت اچھا سفارشی ہوگا" اور قیامت کے دن کہے گا: اے میرے رب! اسے عزت کا زیور پہنا۔ تو اسے عزت کا زیور پہنایا جائے گا اے میرے رب! اسے عزت کا لباس پہنا اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اے میرے رب! اسے عزت کا تاج پہنا۔ اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا کیونکہ تیری رضا مندی کے بعد کسی چیز کی حقیقت نہیں۔"

3355۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ لِكُلِّ عَامِلٍ عُمَالَةٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "قرآن آ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا کہے گا: "اے

---

❶ ضعيف: أخرجه الطبراني في الكبير 17: 308 (850) والبيهقي في شعب الإيمان (2699) وابن عدي في الكامل 6: 246

❷ حسن: أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب الذي ليس في جوفه قرآن (2916) والحاكم 1: 552 والبيهقي في شعب الإيمان (1996-1997)

مِنْ عَمَلِهِ وَإِنِّي كُنْتُ أَمْنَعُهُ اللَّذَّةَ وَالنَّوْمَ فَأَكْرِمْهُ فَيُقَالُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَتُمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ ثُمَّ يُقَالُ ابْسُطْ شِمَالَكَ فَتُمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ وَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ وَيُحَلَّى بِحِلْيَةِ الْكَرَامَةِ وَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ. ❶

میرے رب! ہر کام کرنے والے کے لئے اس کے کام کی مزدوری ہے میری وجہ سے اس کی لذت اور نیند میں خلل آتا تھا لہذا اسے عزت دے۔ کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ پھیلاؤ تو وہ اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اپنا بایاں ہاتھ پھیلاؤ تو وہ بھی اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا۔ اور عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور عزت کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔"

3356۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ۔۔۔۔

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيُكْسَى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ زِدْهُ فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ قَالَ فَيَقُولُ رَبِّ زِدْهُ فَإِنَّهُ وَإِنَّهُ..... قَالَ: يَقُولُ رِضَائِي قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَالَ وُهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ اجْعَلْ قِرَاءَتَكَ الْقُرْآنَ عِلْمًا وَلَا تَجْعَلْهُ عَمَلًا. ❷

ابو صالح فرماتے ہیں کہ: "قرآن اپنے صاحب کی سفارش کرے گا تو اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا اے میرے رب! اس کو زیادہ دے پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا اے میرے رب! اسے زیادہ اور اس کو دیتا رہ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میں اسے اپنی رضا مندی دیتا ہوں۔" ابو محمد کہتے ہیں: وہیب بن ورد نے کہا: "قرآن کی تلاوت کو علم بناؤ اور عمل مت بناؤ۔"

فوائد:...... (۱) قرآن سے دوستی باعث خیر اور قیامت کو عزت و کرامت کا باعث ہوگی۔ یہ تبھی ممکن ہے جب قراءت قرآن پر دوام اختیار کیا جائے (۲) نیز وہیب رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے کا مطلب ہے کہ تلاوت قرآن بطور علم ہونی چاہیے یعنی تلاوت سے مقصود احکام الہی سیکھنا، علم حاصل کرنا ہو نہ کہ آدمی قراءت کو بطور عمل کرے جیسے کوئی کام بلا سوچے سمجھے انجام دے دیا جاتا ہے یعنی فقط قرآن کے حروف پڑھے جائیں ان کے معانی و مطالب پر غور و خوض نہ کیا جائے۔

3357 حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ۔۔۔۔۔۔

---

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 10/496-497(10098-10099) وابن منصور 1/3(22)

❷ جيد: أخرجه ابن أبي شيبة 10/495(10097)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ أَنْ يَجِدَ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ ، قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ أَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُنَّ)) . ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر آئے تو تین اونٹنیاں بچوں والی موٹی تازی پائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''تین آیات اگر تم پڑھ لو تو وہ ان سے بہتر ہیں۔''

فوائد :...... (۱) کسی بات کے سمجھانے کا سب سے اچھا، بہترین انداز یہ ہے کہ مخاطب کی ذہنی پہنچ کے مطابق مثال دی جائے جس سے بات اس کے ذہن کے قریب ہو جائے بات سمجھنے اور سمجھانے کا یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ (۲) معلوم ہوا قرآن کی ایک ایک آیت بیش قیمت ہے حتی کہ ایک ایک حرف انتہائی اہم ہے۔

3358۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْهَجَرِيُّ

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللّٰهِ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِمَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَلَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ فَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ الم وَلٰكِنْ بِأَلِفٍ وَلَامٍ وَمِيمٍ . ❷

ابوالاحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''قرآن اللہ کی دعوت ہے لہٰذا جس قدر ہو سکے اس کی دعوت سے علم حاصل کر لو۔ اور یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، روشن نور اور فائدہ مند شفا ہے اس شخص کے لئے حفاظت کا باعث ہے جو اس پر عمل کرے اور اس شخص کے لیے نجات کا باعث ہے جو اس کی تابعداری کرے۔ نہ ٹیڑھا ہو کہ وہ معافی طلب کرے نہ ٹیڑھا ہو گا کہ سیدھا کیا جائے۔ اور اس کے عجائب ختم نہیں ہوں گے۔ کثرت تکرار کے باوجود پرانا نہیں ہوگا۔ لہٰذا تم اسے پڑھو کیونکہ اس کی تلاوت پر اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف پر دس نیکیاں دے گا۔ یاد رکھو میں یہ نہیں کہتا کہ الم کے بدلے دس نیکیاں ہیں بلکہ الف، لام اور میم ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں۔''

---

❶ صحیح، أخرجه مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه (872) وابن ماجه، کتاب الأدب، باب ثواب القرآن (3782).

❷ ضعیف: ابراہیم ہجری ضعیف ہیں۔ أخرجه عبد الرزاق (6017) والبیهقي في شعب الإیمان (1980) والحاکم 1/555

3359۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ .....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَخُذُوا بِهِ)) فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلَ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) . ❶

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: "اے لوگو! میں بھی آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑ تا ہوں پہلی چیز قرآن ہے اس میں ہدایت اور نور ہے لہٰذا تم قرآن کو مضبوطی سے تھام لو اور اسی کو اختیار کرو۔ پھر آپ نے اس کے متعلق رغبت اور خواہش دلائی۔ پھر آپ نے فرمایا: "دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کا واسطہ دلاتا ہوں اس طرح آپ نے تین دفعہ فرمایا۔"

فوائد:...... (۱) یہ حجۃ الوداع سے واپسی کا موقع تھا یہ خطبہ آپ ﷺ نے جحفہ جو کہ مکہ ومدینہ کے درمیان مقام ہے کے قریب "خم" مقام پر ارشاد فرمایا (۲) رسول اللہ ﷺ نور نہیں بلکہ بشر تھے اور آپ ﷺ موت سے ہمکنار ہو کر اس دنیا کو چھوڑ گئے (۳) "الثقلین" ان دونوں چیزوں کے عظیم المرتبت ہونے کی دلیل ہے اور چونکہ ان کی پیروی چونکہ بوجھل کام ہے لہٰذا انہیں ثقلین سے تعبیر کیا گیا۔ (۴) اذکرکم اللہ.......... سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی خشیت کی بنا پر ان کا احترام واکرام کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔

3360۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الصِّرَاطَ مُحْتَضَرٌ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ يُنَادُونَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا الطَّرِيقُ فَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ فَإِنَّ حَبْلَ اللَّهِ الْقُرْآنُ . ❷

ابو وائل کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "یہ راستہ موجودگی کی جگہ ہے جہاں شیطان موجود ہوتے ہیں وہ پکارتے ہیں: "اے اللہ کے بندے! اس راستہ پر آ' لہٰذا تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اللہ کی رسی قرآن ہے۔"

---

❶ صحیح: أخرجه أحمد 4/366-367 ومسلم كتاب فضائل الصحابة باب فضائل علي بن ابي طالب (2408)

❷ صحیح: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان (2025) والطبراني في الكبير 9/340 (9031) وابن منصور 3/1083 (519)

فوائد:...... قرآن سے براہِ راست ہدایت کا حصول یہی محفوظ راستہ ہے جو کہ اللہ تک پہنچانے والا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ کر جو بھی راستہ اپنایا جائے وہ بظاہر کیسا ہی آراستہ کیوں نہ ہو وہ شیطان کی راہ ہے۔

3361۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ...

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ إِنَّ قَارِءَ الْقُرْآنِ وَالْمُتَعَلِّمَ تُصَلِّي عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَخْتِمُوا السُّورَةَ فَإِذَا أَقْرَأَ أَحَدُكُمُ السُّورَةَ فَلْيُؤَخِّرْ مِنْهَا آيَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَهَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ كَيْ مَا تُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَى الْقَارِءِ وَالْمُقْرِءِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ. ❶

خالد بن معدان سے مروی ہے کہ انہوں ان نے کہا: ''قرآن پڑھنے والے اور طالب علم کے لئے فرشتے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ حتی کہ وہ سورۃ ختم کرے جب تم میں سے کوئی سورۃ پڑھے تو اس میں سے دو آیات کی تاخیر کرے حتی کہ شام کو ختم کرے۔ تاکہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے لئے فرشتے صبح سے شام تک بخشش کی دعا کرتے رہیں۔''

3362۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يُعَذِّبَ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ. ❷

ابوامامہ سے روایت ہے یقیناً آپ کہتے تھے: ''قرآن پڑھو! اور ان لٹکے ہوئے قرآنوں کے دھوکہ میں نہ رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرے گا جس نے قرآن یاد کیا ہوگا۔''

فوائد:...... انسان کو اس امید پر نہیں رہنا چاہیے کہ ہمارے پاس مصحف موجود ہے لہٰذا جب ضرورت پڑی تو کھول کر پڑھ لیں گے اور مسئلہ اخذ کر لیں گے اس سے صرف یہی مقصود نہیں بلکہ یہ حقیقی کامیابی یعنی جہنم سے آزادی کا باعث ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے دل میں محفوظ کیا جائے اسے یاد کیا جائے تو اس کے احکام پر عمل پیرا ہوا جائے۔

3363۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ

ابوامامہ سے روایت ہے یقیناً آپ کہتے تھے: ''قرآن پڑھو اور ان لٹکے ہوئے قرآنوں کے دھوکہ میں نہ رہو۔

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 10/505(10128)

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/505(10128)

الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ. ❶

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرے گا جسے قرآن یاد ہوگا۔"

3364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ مُؤَدِّبٍ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى أَدَبُهُ وَإِنَّ أَدَبَ اللّٰهِ الْقُرْآنُ. ❷

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "کوئی ادب سکھانے والا نہیں جو اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اس کے ادب پر عمل کیا جائے۔ اللہ کا ادب قرآن ہے۔"

3365۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ ....

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ فَهُوَ آمِنٌ. ❸

عبداللہ کہتے تھے کہ: "یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے، جو شخص اس میں داخل ہوا محفوظ ہو گیا۔"

3366۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ. ❹

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جس کو قرآن سے محبت ہو وہ خوش ہو جائے۔"

فوائد:...... قرآن کو جس نے پڑھا، سمجھا اور اس کے احکام پر عمل کیا یہ اس کے حق میں سفارشی ہوگا البتہ جس نے اس کے حق کی پاسداری نہ کی صرف مردے بخشوانے کے لیے تعویزات لکھوانے کے لیے ہی اسے استعمال کرتا رہا یہ ایسے شخص کے خلاف گواہ ہوگا۔ (اللهم اجعل القرآن ربيع قلوبنا)

3367۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ. ❺

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جس کو قرآن سے محبت ہوا سے چاہیے کہ خوش ہو جائے۔"

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: یہ (3350) حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ صحیح: سابقہ (3350) کا ایک کنارہ ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/406 (10129) وابن منصور 1/12 (3)

❺ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر منقول ہے۔

ہے انسانی عقل ان کو سمجھنے سے قاصر ہے البتہ وقت ان گتھیوں کو سلجھاتا جاتا ہے اور قرآن کی حقانیت پر مہر ثبت کرتا جاتا ہے مثلاً انسان کا ہوا میں بلند ہونا، بلندی کی طرف چڑھنے سے آکسیجن کا کم ہونا نظام شمسی کا متحرک ہونا وغیرہ۔

3371۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي بَيَانٍ ......

عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا وَكَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا وَكَائِنٌ بِكُمْ نُورًا وَكَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا اتَّبِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعْكُمُ الْقُرْآنُ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطْ بِهِ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتْبَعَهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ فِي جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَزُخُّ يَدْفَعُ. ❶

ابوکنانہ کہتے ہیں ابوموسیٰ نے کہا: ”قرآن تمہارے لیے ثواب کا باعث اور ذکر کا باعث ہے روشنی اور عذاب کا باعث بھی ہے، قرآن کی فرمانبرداری کرو اس کو اپنا فرمانبردار نہ بناؤ۔ کیونکہ جو قرآن کی فرمانبرداری کرے گا وہ جنت کے باغوں میں اتارا جائے گا۔ اور جو اسے فرمانبردار بنائے گا وہ سر کے بل دھکیل کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا بندہ قرآن کا پیرو بن جائے قرآن جدھر موڑتا جائے مڑتا جائے تو آخر بیدائے جنت میں پہنچے گا اور اگر انسان اپنی خواہشات کا پیرو بن جائے اور قرآن پیچھے سے پکارتا رہے اسے روکتا رہے تو اس کے عدم التفات کی بنا پر اسے جہنم میں دھکیل دے گا۔

3372۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي ......

إِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ أَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ إِنْ بَقِيتَ سَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ فَصِنْفٌ لِلَّهِ وَصِنْفٌ لِلْجِدَالِ وَصِنْفٌ لِلدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ بِهِ أَدْرَكَ. ❷

ایاس بن عامر کہتے تھے کہ علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھیں گے۔ ایک اللہ کے لیے، دوسرے جھگڑنے کے لیے، اور تیسرے دنیا کے لیے اور اس کے ذریعہ سے جو حاصل کیا جائے گا وہی ملے گا۔“

---

❶ صحیح: ابوکنانہ ثقہ ابن حبان ہے۔ أخرجہ ابن ابی شیبۃ 10/484 (10063) وسعید بن منصور 1/49 (6) والبیہقی فی شعب الایمان (2023-2024)

❷ صحیح: (مسند سعید) (734)

3373۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ أَهْلِ الذِّكْرِ يُقْرِئُونَكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمُرْهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ بِخَزَائِمِهِمْ فَإِنَّهُ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ . ❶

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابو درداء سے کہا: "اہل کوفہ سے آپ کے اہل ذکر بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں کہ تو انہوں نے کہا: "ان پر بھی سلام ہو اور ان سے کہو اپنی نکیل قرآن کے حوالہ کر دیں، کیونکہ وہ انہیں میانہ روی اور آسانی سکھائے گا۔ اور ظلم و سختی سے بچائے گا۔"

3374۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ ....

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أُنَاسٌ يَخُوضُونَ فِي أَحَادِيثَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ أَلَا تَرَى أَنَّ أُنَاسًا يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ فِتَنٌ قُلْتُ وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا قَالَ كِتَابُ اللَّهِ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ هُوَ الَّذِي مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ فَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ

حارث سے کہتے ہیں میں مسجد میں گیا تو لوگ وہاں باتوں میں مشغول تھے۔ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ مسجد میں باتیں کر رہے ہیں انہوں نے کہا: کیا وہ ایسا کرتے ہیں؟ میں نے کہا: "جی ہاں۔" تو انہوں نے کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: عنقریب ہی بہت سے فتنے ہوں گے۔ میں نے کہا: ان سے کیسے بچا جائے گا؟ فرمایا: قرآن سے اس میں تمہارے بعد کی اور پہلے کی خبر ہے اور تمہارے واقعات کا فیصلہ ہے۔ وہ فیصلہ کن ہے مذاق نہیں ہے۔ جو جابر اسے ترک کر دے گا اللہ اسے توڑ دے گا۔ اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکر حکیم ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ وہ ہے جس سے خواہشات ٹیڑھی

❶ منقطع ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبة 10/527 (10211) وعبدالرزاق (5996)

وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ أَنْ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا هُوَ الَّذِي مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ. ❶

نہیں ہوتیں۔ اس سے زبانیں خلط ملط نہیں ہوتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے کثرت تکرار کے باوجود پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ یہ وہ ہے کہ جب اسے جنوں نے سنا تو یہ بات کہے بغیر نہ رہ سکے کہ: "ہم نے تو ایک عجیب قرآن سنا ہے۔" (سورۃ الجن:۲) یہ وہ احکام کی کتاب ہے کہ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا جس نے اس کے ذریعے فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ جس نے اس پر عمل کیا اجر پایا۔ جس نے اس کی طرف بلایا اسے سیدھا راستہ دکھایا گیا۔ اے اعور! ان باتوں کو یاد رکھو۔"

3375۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتُفْتَتَنُ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سُئِلَ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا قَالَ الْكِتَابُ الْعَزِيزُ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ مَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَمَنْ وَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ جَبَّارٍ فَحَكَمَ بِغَيْرِهِ قَصَمَهُ اللَّهُ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ فِيهِ خَبَرُ مَنْ

سیدنا علی ؓ کہتے ہیں کہ کہا گیا: "یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت فتنہ میں پڑ جائے گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس سے کونسی چیز بچائے گی؟ تو آپ نے فرمایا "کتاب عزیز" جس میں بالکل ہی جھوٹ نہیں آسکتا نہ آگے نہ پیچھے وہ حکمت اور تعریف والے کی طرف سے نازل شدہ ہے۔" (سورۃ فصلت:۴۲) جو اس کے علاوہ ہدایت تلاش کرے اسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتا ہے اور جو سرکش شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز سے فیصلہ کرے اللہ اسے ہلاک کرے گا۔ وہ ذکر حکیم ہے۔ واضح نور ہے۔ سیدھا راستہ ہے۔ اس میں تمہارے سے

---

❶ ضعیف: ابن ابی المختار مجہول اور حارث مجہول ہیں۔ اخرجہ ابن ابی شیبہ 482/10 (10055) والترمذی فی کتاب ثواب القرآن باب ما جاء فی فضل القرآن (2908) والبیہقی فی شعب (1935)

3378۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ إِيَّاكِ أَنْ تُدْخِلِي بَيْتِي مَنْ يَشْرَبُ الْخَمْرَ بَعْدَ أَنْ كَانَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ كُلَّ ثَلَاثٍ. ❶

اعمش کہتے ہیں خیثمہ نے اپنی بیوی سے کہا "میرے گھر میں ایسے آدمی کو داخل کرنے (اجازت دینے) سے بچنا جو شراب پیتا ہو حالانکہ پہلے وہاں قرآن پڑھا جاتا تھا۔"

3379۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوقِهِ أَوْ مِنْ حَاجَتِهِ فَاتَّكَأَ عَلَى فِرَاشِهِ أَنْ يَقْرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہیں اس بات سے کون سی چیز روکتی ہے کہ جب بازار سے یا کسی حاجت سے لوٹو تو قرآن کی تین آیات پڑھ لیا کرو۔"

[2]... بَابُ خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

قرآن سیکھنے اور سکھانے والے کی خوبی

3380۔ أَخْبَرَنَا شَيْبَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

فوائد:...... زبان نبوت سے نکلے ہوئے ان کلمات کے مطابق زمین پر موجود کاموں میں سے بہترین کام یہ ہے کہ انسان علم سیکھے یا سکھائے لہٰذا اس حدیث کے مصداق بننے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ان تین حالتوں میں سے کسی ایک پر ہو یا تو وہ علم سیکھ رہا ہو یا سکھا رہا ہو، اگر ان کاموں کی استعداد نہ رکھتا ہو تو کم از کم اس کام میں مشغول لوگوں کا تعاون کرتا رہے لیکن یاد رہے: اس علم سے مراد قرآن وسنت کا علم ہے۔

---

❶ صحیح: [illegible] 4313 [illegible] في الحلیۃ 115.4

❷ صحیح: أخرجہ [illegible] (807) [illegible] في الكامل 249:1، الطبراني في الكبير 398:11 والبیہقي في الشعب (2003-2149)

❸ صحیح: أخرجہ [illegible] ابن أبي شيبۃ 503:10 (10121) [illegible] الخطيب في تاريخ 459:10

3381۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ....

عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ تَعَلَّمَهُ قَالَ أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ ذَاكَ أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا ۔ ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے۔ ابوعبدالرحمن نے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے حجاج کے زمانہ تک قرآن پڑھایا اور کہا: ''مجھے اس حدیث نے اس جگہ بٹھایا۔''

3382۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي هَذَا الْمَقْعَدَ أُقْرِءُ ۔ ❷

مصعب بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔'' راوی کہتا ہے: ''انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھا دیا تا کہ میں پڑھاؤں۔

[3]..... بَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

قرآن پڑھنے کے بعد بھول جانا

3383۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد عِيسَى هُوَ ابْنُ فَائِدٍ ۔ ❸

سعد بن عبادہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی قرآن پڑھنے کے بعد اسے بھول جائے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی کی حالت میں ملے گا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''عیسیٰ، فائد کے بیٹے ہیں۔''

فوائد:...... قرآن کے بھولنے کے متعلق وارد ہونے والی روایت صحیح ثابت نہیں البتہ قرآن کو یاد کرنے

---

❶ صحیح: أخرجه النسائي في فضائل القرآن (61-62)، والبيهقي في شعب (2205-2206)

❷ صحيح بالشواهد: أخرجه ابن منصور 1/103 (20)

❸ ضعيف: أخرجه أحمد 5/285، وأبوداؤد، كتاب الصلاة، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه (1474)، وابن أبي شيبة 10/74 (1044)

کے فضائل کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ یہ چھوٹنے نہ پائے۔

[4].... بَاب فِيْ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآن کی نگہداشت

3384۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ....

عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَكْثِرُوْا تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ قَالُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفُ تُرْفَعُ فَكَيْفَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ قَالَ يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَيُصْبِحُوْنَ مِنْهُ فُقَرَاءَ وَيَنْسَوْنَ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَقَعُوْنَ فِيْ قَوْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَشْعَارِهِمْ وَذٰلِكَ حِيْنَ يَقَعُ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ. ❶

ناجیہ بن عبد اللہ بن عتبہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''کثرت سے قرآن کی تلاوت کیا کرو اس سے پہلے کہ وہ اٹھالیا جائے۔'' لوگوں نے کہا: ''یہ مصحف تو اٹھا لئے جائیں گے مگر سینوں سے قرآن کیسے ختم ہوگا؟ انہوں نے کہا: ''رات کو لوگ قرآن پڑھیں اور صبح انہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا اور وہ کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھنا بھی بھول جائیں گے' جاہلیت کی باتوں اور شعروں میں پڑ جائیں گے۔ یہ اس وقت ہوگا جب اللہ کے عذاب کا وعدہ آ جائے گا۔''

3385۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ يَعْنِي ابْنَ....

أَبِيْ مُطِيْعٍ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ اعْمُرُوْا بِهِ قُلُوْبَكُمْ وَاعْمُرُوْا بِهِ بُيُوْتَكُمْ قَالَ أُرَاهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ. ❷

ابن ابو مطیع کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''قرآن سے اپنے دلوں اور گھروں کو آباد رکھو۔''

3386۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَيُسْرَيَنَّ عَلَى الْقُرْآنِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَا يُتْرَكُ آيَةٌ فِيْ مُصْحَفٍ وَلَا فِيْ قَلْبِ أَحَدٍ إِلَّا رُفِعَتْ. ❸

ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے کہا: ''(ایک وقت ایسا ہوگا) رات کو لوگ قرآن پڑھیں گے اور صبح کو کوئی آیت مصحف میں نہیں چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی کے دل میں بلکہ سب اٹھالی جائیں گی۔''

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور 335/2 (97) وابن ابی شیبہ 504/6، عبدالرزاق (5981) والطبرانی فی الکبیر 153/9 (8698) ❷ ضعیف: سلام کی قتادہ سے روایت متکلم فیہ ہے۔

❸ حسن: أخرجه ابن ابی شیبہ 534/10 (10242) وعبدالرزاق (5980) والبخاری فی خلق أفعال العباد (ص 56)

3387۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ............

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا جَالَسَ الْقُرْآنَ أَحَدٌ فَقَامَ عَنْهُ إِلَّا بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا. ❶

عبداللہ بن واقد کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کوئی قرآن کے قریب نہیں بیٹھے گا مگر وہاں سے نفع یا نقصان لے کر اٹھے گا۔“ پھر یہ آیت پڑھی: ”اور ہم نے قرآن نازل کیا اس میں مومنین کے لئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لئے اس میں خسارہ ہے۔“

فوائد:...... قرآن کی مجلس میں بیٹھنے والے اگر تو اس کی آیات کو سن کران پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں پھر تو قرآن ان کے لیے رحمت اور اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو یہی قرآن کا سننا ان کے خسارے کا باعث ہوگا۔

3388۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

حَدَّثَنَا رِفْدَةُ الْغَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ اللَّهَ لَيُرِيدُ الْعَذَابَ بِأَهْلِ الْأَرْضِ فَإِذَا سَمِعَ تَعْلِيمَ الصِّبْيَانِ الْحِكْمَةَ صَرَفَ ذَلِكَ عَنْهُمْ قَالَ مَرْوَانُ يَعْنِي بِالْحِكْمَةِ الْقُرْآنَ. ❷

رفدہ غسانی بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن عجلان انصاری نے کہا: ”حکمت سے مراد قرآن ہے۔“

3389۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ......

حَدَّثَنَا شَيْخٌ يُكْنَى أَبَا عَمْرٍو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَيَبْلَى الْقُرْآنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ كَمَا يَبْلَى الثَّوْبُ فَيَتَهَافَتُ يَقْرَءُونَهُ لَا يَجِدُونَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً يَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ أَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُخَالِطُهُ

ایک شخص جن کی کنیت ابوعمرو تھی بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”عنقریب قرآن کچھ لوگوں کے دلوں میں پرانا ہو جائے جس طرح کپڑا پرانا ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے، قرآن تو پڑھیں گے مگر نہ اس کی خواہش ہوگی اور نہ لذت وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (ان کے جسم بھیڑ کی مانند اور دل بھیڑیے کی مانند

❶ ضعیف: محمد بن کثیر ضعیف ہے۔ اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ (ص 56-57)

❷ ضعیف: رفدہ بن قضاعہ ضعیف ہے۔

خَوْفٌ إِنْ قَصَّرُوا قَالُوا سَنَبْلُغُ وَإِنْ أَسَاءُوا قَالُوا سَيُغْفَرُ لَنَا إِنَّا لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ❶

ہوں گے) ان کے کام لالچ والے ہوں گے، جس میں خوف نہ ہوگا، اگر کوتاہی کریں گے تو کہیں گے: ”ابھی کر لیں گے۔“ اور اگر برائی کریں گے تو کہیں گے: عنقریب ہم بخش دیے جائیں گے۔ ہم اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتے۔“

3390۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔ ❷

عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ بری بات ہے کہ کوئی کہے: میں فلاں آیات بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ قرآن کو یاد کیا کرو کیونکہ یہ سینوں میں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی جانور اپنی رسی سے نکلتے ہیں۔“

فوائد:...... (۱) ”تَفَصِّیًا“ سے چھوٹ کر بھاگ نکلنا۔ ”عُقُل“ یہ عقال کی جمع ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس سے اونٹ کی ٹانگ باندھی جاتی ہے (۲) قرآن کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اسے پڑھتا رہے۔

3391۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَتَعَاهَدُوهُ وَتَغَنَّوْا بِهِ وَاقْتَنُوهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ ❸

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی کتاب سیکھو اور اس کی نگہداشت کرو، اسے پڑھو، اس سے خوش الحانی سے پڑھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قرآن حاملہ اونٹنی کے رسی سے نکلنے سے بھی جلدی سینوں سے نکل جاتا ہے۔“

❶ صحیح: یہ موقوف ہے۔

❷ متفق علیہ: أخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن وتعاهده (5032)، ومسلم في كتاب صلاة المسافرين، باب الأمر بتعهد القرآن (790)

❸ صحیح: أخرجه أحمد 4/146، والنسائي في فضائل القرآن (59-60)

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ قرآن مجید کو سیکھنے، یاد رکھنے کا حکم دے رہے ہیں لہٰذا اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے (۲) "تغنوا به" علماء نے تغنی کے مختلف مطالب بیان کیے ہیں جن میں سے راجح یہ ہے اسے لحن کے ساتھ میٹھی آواز میں پڑھا جائے لیکن اس میں اتنا تکلف نہ برتا جائے کہ اصل مقصد ہی فوت ہو جائے (تفصیل کے لیے دیکھیے تنقیح الرواۃ 59/2)

3392۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَتَعَاهَدُوهُ وَاقْتَنُوهُ وَتَغَنَّوْا بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ. ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی کتاب سیکھو، اس کی حفاظت کرو، اس سے لگاؤ رکھو اور اسے غنا کے ساتھ پڑھو۔ اور ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قرآن اس سے بھی جلدی سے نکل جاتا ہے جتنی حاملہ اونٹنی رسی سے نکلتی ہے۔"

3393۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ يَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلَى وَجْهِهِ وَيَقُولُ كِتَابُ رَبِّي كِتَابُ رَبِّي. ❷

ابن ابو ملیکہ سے منقول ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل قرآن کو اپنے چہرے پر رکھتے (آنکھوں سے لگاتے) تھے اور کہتے تھے: "یہ میرے رب کی کتاب ہے، یہ میرے رب کی کتاب ہے۔"

3394۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ......

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَرَأَ الْمُصْحَفَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَكَانَ ثَابِتٌ يَفْعَلُهُ. ❸

ثابت کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ جب صبح کی نماز پڑھتے تو سورج طلوع ہونے تک قرآن پڑھتے رہتے۔ ہمام کہتے ہیں: "ثابت بھی ایسا ہی کرتے تھے۔"

---

❶ صحیح: أخرجه النسائی فی کتاب فضائل القرآن (60) والطبرانی فی الکبیر 17/290-291 (800-801-802)

❷ منقطع ضعیف: ابن ابی ملیکہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه الحاکم 3/243، والبیہقی فی الشعب (2229) والطبرانی الکبیر 17/371 (1018)

❸ صحیح: أخرجه ابن سعد فی الطبقات 75/6

[5] ... بَابُ الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ

قرآن اللہ کا کلام ہے

3395۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ ......

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ قَالَ أَيْ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَلَامُ الرَّحْمٰنِ. ❶

سعید سے منقول ہے کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا قرآن کی اس آیت: "وہ لوگ جو ایمان لائے جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔" (سورۃ البقرۃ ۲۶) کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: "مسلمان جانتے ہیں کہ وہ رحمٰن کا کلام ہے۔"

3396۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ....

عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ كَلَامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ كَلَامِهِ وَمَا رَدَّ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ كَلَامًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهِ. ❷

عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے کلام سے بڑھ کر پیارا کوئی کلام نہیں اور بندے اللہ سے اس کی کلام سے بڑھ کر کوئی کلام نہیں کرتے جو اسے محبوب ہو۔"

3397۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ ...

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِي الْمَوْسِمِ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ رَجُلٍ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي. ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موقع پر موقف میں لوگوں کے پاس جا کر کہتے تھے: "کوئی شخص ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے۔ کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔"

3398۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

---

❶ صحیح: أخرجه الطبراني في التفسير 1/180

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات (ص 244)

❸ صحیح: أخرجه أحمد 3/390 وابن أبي شيبة 10/310 (18431) وأبو داود، كتاب السنة، باب في القرآن (4734) والترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب حرص النبي صلى الله عليه وسلم على تبليغ القرآن (2926)

عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ فَلَا أُعْرِفَنَّكُمْ فِيمَا عَطَفْتُمُوهُ عَلَى أَهْوَائِكُمْ. ❶

ابو زعراء کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: "یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اس لیے میں تمہیں اس حالت میں نہ دیکھوں کہ تم نے اس کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ لیا ہو۔"

[6]..... بَاب فَضْلِ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

اللہ کی کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے

3399۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَغَلَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَنْ مَسْأَلَتِي وَذِكْرِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ ثَوَابِ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ. ❷

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قرآن پڑھنے کی وجہ سے مجھ سے سوال کرنے اور میرا ذکر کرنے سے مشغول ہو جائے میں اسے سائلین سے بڑھ کر ثواب دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔"

فوائد:...... یہ حدیث سنداً ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد اور سوال کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ صورت اپنائی جا سکتی ہے کہ بندہ قرآنی دعاؤں کا اہتمام کرے تو یہ قبولیت اور ثواب میں عمدگی کا باعث ہوں گی (واللہ اعلم)

3400۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ ......

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى كَلَامِ

سیدنا شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے کلام کو مخلوق کے کلام پر ایسے ہی

---

❶ صحیح: أخرجه الآجري في الشريعة (ص 78) و البيهقي في الأسماء و الصفات (282)

❷ اسناده ضعيف لكن له شواهد: أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب من شغله القرآن أعطى أفضل العطاء: أخرجه يحيى بن عبد الحميد الحماني في مسنده و قاله الحافظ في الفتح 9/66، و القضاعي في مسند الشهاب 2/326 (1455) و أخرجه البخاري في (خلق أفعال العباد) (ص 109) و في الكبير 2/115 و أخرجه ابو نعيم في الحلية 7/313 مزید شواہد کے لیے دیکھئے مصنف ابن ابی شيبة 10/237 (9320) و شعب للبيهقي (573-574) و اللآلي المصنوعة 2/342-343

خَلْقِهِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ. ❶

فضیلت ہے جیسے اللہ کو اپنی مخلوق پر۔“

3401۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ شُيُوخِ مِصْرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن زمین و آسمان اور ان کی تمام چیزوں سے محبوب ہے۔“

[7] ... بَابُ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ بِالْقُرْآنِ فَقُومُوا

جب قرآن پڑھنے سے دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو

3402۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ......

عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا. ❸

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تک دل کرے قرآن پڑھو، جب دل اچاٹ (برداشتہ خاطر) ہو جائے تو اٹھ جاؤ (پڑھنا چھوڑ دو)۔“

فوائد:...... (۱) قرآن چونکہ اللہ کا کلام ہے لہٰذا اسے سچی رغبت اور ذوق وشوق سے پڑھنا چاہیے البتہ قرآن کو بے رغبتی عدم دلچسپی سے پڑھنا یا اس مالک کی بے وقعتی کے مترادف ہے جس طرح ہماری پسندیدہ چیز کو کوئی بے توجہی سے استعمال کرے تو ہمارے لیے یہ تکلیف دہ امر ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے کلام سے بے رغبتی برتی جائے (واللہ اعلم) (۲) یا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک تم قرءت ومعانی پر متفق ہو تب تک قرآن پڑھو جب کہ اختلاف کے وقت اٹھ جاؤ کیونکہ اختلاف جھگڑے اور انکار کا باعث بنتا ہے جیسا کہ ابن الملک کا گمان ہے۔

3403۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ......

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ

سیدنا ابوعمران جونی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب تک تمہارا دل کرے قرآن پڑھو اور جب دل

---

❶ مرسل ضعيف: أخرجه أبو داود في المراسيل (535) وابن عدي في الكامل 5/1705

❷ ضعيف جداً: أخرجه الرازي في فضائل القرآن وتلاوته (26)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم (5060) ومسلم، كتاب العلم، باب النهي عن اتباع متشابه القرآن (2667)

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا. ❶

اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو۔"

3404۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ.....

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا. ❷

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارا دل کرے قرآن پڑھو اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو۔"

[8]..... بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال

3405۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.....

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُؤْتَى الْإِيمَانَ وَلَا يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَلَا يُؤْتَى الْإِيمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلًا قَالَ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ مَثَلُ التَّمْرَةِ حُلْوَةُ الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا وَأَمَّا مَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُ الْآسَةِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ مُرَّةُ الطَّعْمِ وَأَمَّا الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُ

حارث کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کچھ لوگوں کو ایمان دیا جاتا ہے قرآن نہیں اور کچھ کو قرآن دیا جاتا ہے ایمان نہیں اور بعض کو قرآن اور ایمان دونوں دیے جاتے ہیں۔ اور بعض کو نہ قرآن دیا جاتا ہے نہ ایمان پھر ان کی مثال بیان کی جنہیں ایمان دیا گیا قرآن نہیں ایسی ہے جیسے کھجور کا مزہ میٹھا ہو اور خوشبو بالکل نہیں۔ اور وہ جسے قرآن دیا گیا ایمان نہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے آس کی خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جسے قرآن و ایمان دونوں دیے گئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے نارنگی کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی میٹھا ہوتا ہے اور جسے قرآن و ایمان دونوں نہیں دیے گئے اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔"

❶ صحیح: سابقہ روایت ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: (3402) ذکر کردہ ہے۔

الْأُتْرُجَّةِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ حُلْوَةُ الطَّعْمِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ مُرَّةُ الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا. ❶

فوائد: ...... (۱) امثال بیان کرنے کا ایک اچھا ذریعہ ہیں لہٰذا استاذ کو دوران تدریس ان کا اہتمام کرنا چاہیے (۲) ایک مومن اعلیٰ مثال کا نمونہ ہونا چاہیے لہٰذا ایمان کے ساتھ تلاوت قرآن کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

3406۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ...

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. ❷

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی۔ قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے جس کا مزہ میٹھا ہو مگر خوشبو نہ ہو۔ قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی طرح ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔“

3407۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ...

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ مَثَلُ

سیدنا حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جسے ایمان دیا گیا قرآن نہیں اس کی مثال اس کھجور کی

---

❶ صحيح: أخرجه ... في فضائل القرآن ... (387) ... (10226، 529/10)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري في كتاب فضائل القرآن باب ... (5020) ومسلم في كتاب صلاة المسافرين باب فضيلة حافظ القرآن (797)

التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ الْآسَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا خَبِيثٌ وَطَعْمُهَا خَبِيثٌ ❶

طرح ہے جس کا مزہ اچھا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اور جسے قرآن دیا گیا ایمان نہیں اس کی مثال ریحان آسہ (نازبو) کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا اور جسے قرآن وایمان دونوں دیئے گئے اس کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا۔ اور جسے قرآن اور ایمان دونوں نہیں دیئے گئے۔ اس کی مثال اندرائن (نہایت کڑوا پھل تمہ) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بری ہے اور ذائقہ بھی برا ہے۔''

[9]... بَاب إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْقُرْآنِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ

قرآن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ قوموں کی پست اور بلند کرتا ہے

3408۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ ......

حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَنْ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ نَافِعٌ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ عُمَرُ وَمَنْ ابْنُ أَبْزَى فَقَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا فَقَالَ عُمَرُ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا

عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث عسفان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملے اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہ مکہ کے گورنر تھے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ نے مکہ میں اپنا نائب کسے بنایا ہے؟'' نافع نے کہا: ''میں نے وہاں ابن ابزی کو نائب بنایا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن ابزی کون ہے؟ کہا: ''ہمارا ایک آزاد کردہ غلام ہے۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان پر آزاد کردہ غلام کو نائب بنایا ہے؟ تو نافع نے کہا: ''اے امیر المومنین! وہ اللہ کی کتاب کا قاری (عالم) ہے فرائض جانتا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعے سے کئی قوموں کو عزت دیتا ہے اور دوسروں کو ذلت۔''

❶ صحيح: أخرجه أبو عبيد في فضائله (ص 387)

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ......

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ فَهُوَ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اسے پڑھنے کا ماہر ہے وہ بزرگ اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ دشواری سے پڑھتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔"

فوائد:...... (۱) "السفرة" یہ سافر کی جمع ہے اس سے مراد کاتب فرشتے ہیں ایک قول ہے کہ رسول ہیں اور "بررة" اطاعت گزار (۲) اٹک کر قرآن پڑھنے والے کے لیے دوہرا اجر ایک تو اس کی تلاوت کا جب کہ دوسرا اس کے اٹکنے کا۔

3412۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ......

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ الذِّمَارِيِّ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ وَمَاتَ عَلَى الطَّاعَةِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ السَّفَرَةِ وَالْأَحْكَامِ قَالَ سَعِيدٌ السَّفَرَةُ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَحْكَامُ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ وَمَنْ كَانَ حَرِيصًا وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَدَعُهُ أُوتِيَ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَرِيصًا وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَمَاتَ عَلَى الطَّاعَةِ فَهُوَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَفُضِّلُوا عَلَى النَّاسِ كَمَا فُضِّلَتِ النُّسُورُ عَلَى سَائِرِ الطَّيْرِ وَكَمَا

اسماعیل بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہب ذماری رحمہ اللہ نے کہا: جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اس نے رات دن اسے پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ اور اطاعت (اسلام) پر فوت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فرشتوں اور نبیوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ جو شخص قرآن پڑھنے کی حرص رکھتا ہے، مگر قرآن اسے یاد نہیں ہوتا وہ قرآن کو چھوڑتا نہیں اسے دوہرا اجر دیا جائے گا۔ جو شخص قرآن کی حرص رکھتا ہے، مگر قرآن اسے یاد نہیں رہتا (اسلام) پر فوت ہو تو وہ عزت والوں سے ہے۔ وہ تمام لوگوں سے اسی طرح افضل ہے جس طرح عقاب کو تمام پرندوں پر فضیلت ہے۔ اور جیسے سبزہ زار اپنے ارد گرد کے باغیچوں سے افضل ہے۔ قیامت کے دن کہا جائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو

---

❶ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب سورة عبس (4937)؛ ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه (798)

فَضْلَتْ مَرْجَةٌ خَضْرَاءُ عَلَى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يَتْلُونَ كِتَابِي لَمْ يُلْهِهِمْ اتِّبَاعُ الْأَنْعَامِ فَيُعْطَى الْخُلْدَ وَالنَّعِيمَ فَإِنْ كَانَ أَبَوَاهُ مَاتَا عَلَى الطَّاعَةِ جُعِلَ عَلَى رُءُوسِهِمَا تَاجُ الْمُلْكِ فَيَقُولَانِ رَبَّنَا مَا بَلَغَتْ هَذَا أَعْمَالُنَا فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ ابْنَكُمَا كَانَ يَتْلُو كِتَابِي . ❶

میری کتاب پڑھتے تھے؟ جانوروں کے ساتھ رہنے کے باوجود اس سے غافل نہ ہوئے۔ انہیں جنت اور نعمت دی جائے گی، اگر ان کے والدین سلام پر فوت ہوئے ہوں گے تو ان کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے گا۔ وہ کہیں گے: یا رب! ہمارے اعمال تو اس درجے کے نہیں تھے؟ اللہ فرمائے گا: ”کیوں نہیں، تمہارا بیٹا میری کتاب پڑھتا تھا۔“

[12]..... بَاب فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
سورۃ فاتحہ کی فضیلت

3413۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ . ❷

عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔“

فوائد:..... سورۃ الفاتحہ یہ اجمالی نشان صورت ہے جیسے کہ آئندہ احادیث سے وضاحت ہو رہی ہے یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے بہرحال اس کا شفاء ہونا صحیح سند سے ثابت ہے بخاری میں ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے انہوں نے ایک بستی میں قیام کیا لیکن بستی والوں ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ بستی سے ہٹ کر ایک جگہ بیٹھ گئے کچھ دیر بعد آنے والا آتا ہے اور کہتا ہے ہمارے سردار کو سانپ نے ڈسا ہے لہذا اگر تمہارے پاس کوئی علاج ہے تو ہمارے ساتھ چلو تو صحابی جی تو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا ہے تو وہ شفاء یاب ہو جاتا تو یہ اس کے عوض میں بکریاں لے کر مدینہ تشریف لاتے ہیں اور آپ کو اس بارے خبردار کرتے ہیں تو آپ ﷺ تعجب سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سے دم کیا جاتا

❶ صحیح۔ وہب الذماری ثقہ ابن حبان نے ہے۔
❷ مرسل ضعیف: أخرجه البيهقي في الشعب (2370)

(او کما قال ﷺ) اسی لیے علماء اس کو مثانیہ کا نام دیتے ۔

3414۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ. ❶

ابوسعید بن معلی انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائے تو انہیں جواب دو'' (سورۃ الانفال: ۲۴) فرمایا: مسجد سے نکلنے سے قبل تمہیں قرآن کی بڑی سورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ نے مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا ''بڑی سورۃ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' ہے اور یہی سبع مثانی ہے اور یہی عظیم درجہ کا قرآن ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔''

3415۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي. ❷

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔''

3416۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورۃ نہ تورات میں اتاری گئی اور نہ

---

❶ صحیح: أخرجه البخاري في كتاب التفسير باب ما جاء في فاتحة الكتاب (4474) والنسائي في فضائل القرآن (35)

❷ صحیح: أخرجه البيهقي كتاب الصلاة باب تعيين القراءة المطلقة فيما رويناه بالفاتحة 2:375-376 والبخاري: كتاب التفسير باب ما جاء في فاتحة الكتاب (4474)

وَالزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ مِثْلُهَا يَعْنِي أُمَّ الْقُرْآنِ وَإِنَّهَا لَسَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُ. ❶

انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں ہے اور وہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور وہی عظیم مرتبہ والا قرآن ہے جو مجھے دیا گیا ہوں۔"

3417۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورۂ فاتحہ ہی اصل قرآن ہے، دراصل کتاب ہے وہی سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔"

[13]..... بَابٌ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی فضیلت

3418۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ......

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا مِنْ بَيْتٍ يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضَرِيطٌ ❸

ابوالاحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: "جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے شیطان اس گھر سے گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔"

3419۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ......

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ تَعْلِيمُهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ وَهِيَ فُسْطَاطُ الْقُرْآنِ. ❹

عبدہ بیان کرتے ہیں خالد بن معدان نے کہا: "سورۂ بقرہ کو پڑھنا باعث برکت ہے، اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگر اسے نہیں پڑھ سکتے، وہ قرآن کا خیمہ ہے۔"

3420۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ ......

---

❶ إسناده صحيح: أخرجه الترمذي: كتاب ثواب القرآن، باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب (2878) والسخاوي في جمال القراء 1: 115-116

❷ صحيح: أخرجه الترمذي: كتاب التفسير، باب ومن سورة الحجر (3123)

❸ صحيح: اس کی تخریج ... اخرجه الفريابي في فضائل القرآن (75) والبيهقي في شعب الإيمان (2379)

❹ بقرہ کے فوائد ... "فسطاط القرآن" کے الفاظ کے علاوہ باقی الفاظ کی مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة (804) سے تائید ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد اللُّبَابُ الْخَالِصُ. ❶

ابوالاحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: "ہر ایک چیز میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے اور قرآن کی اعلیٰ چیز سورۂ بقرہ ہے۔ ہر چیز کی خالص چیز ہوتی ہے۔ قرآن کی خالص چیز مفصل ہے۔" ابومحمد کہتے ہیں: لباب کے معنی خالص ہیں۔

[3421] حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ ...

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُوِّجَ بِهَا تَاجًا فِي الْجَنَّةِ ❷

عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں: جس نے سورۂ بقرہ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔"

3422۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ...

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ خَرَجَ مِنْهُ. ❸

ابوالاحوص کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "شیطان جب سورۂ بقرہ سنتا ہے جو کسی گھر میں پڑھی جا رہی ہو تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔"

[14] ... بَاب فَضْلِ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ
سورۂ بقرہ کے پہلے حصے اور آیت الکرسی کی فضیلت

3423۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ...

حَدَّثَنِي أَيْفَعُ بْنُ عَبْدٍ الْكَلَاعِيُّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَأَيُّ

ایفع بن عبدکلاعی کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: "یا رسول اللہ! قرآن کی کونسی سورۃ بڑے درجے کی ہے؟" آپ نے فرمایا: "قل هو الله احد" اس نے کہا: قرآن میں کون سی آیت بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: "آیت الکرسی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے"

---

❶ حسن: أخرجه الطبراني في الكبير (8644، 130/9)، والحاكم (2/260) [illegible] ہیں۔

❷ صحيح: أخرجه [illegible] (165)

❸ صحيح: أخرجه الحاكم في مستدركه (2062)

آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ. ❶

(سورۃ البقرۃ:۲۵۵) اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون سی آیت کو آپ زیادہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو اور آپ کی امت کو وہ مل جائے؟ آپ نے فرمایا: ”سورۃ بقرۃ کا آخر، کیونکہ وہ اللہ کے خزانوں سے ہے۔ جو اس کے عرش کے نیچے ہے اس نے یہ سورت اس امت کو دی اور کوئی دنیا اور آخرت کی بھلائی نہیں چھوڑی جو اس میں شامل نہ ہو۔“

فوائد:...... مذکورۃ سورۃ یا آیت کا عظیم ہونا یہ درجے و رتبے کے اعتبار سے ہے ورنہ حجم کے اعتبار سے سب سے بڑی سورۃ سورۃ البقرۃ جب کہ آیت آیت الدین یعنی جس میں قرض کا ذکر ہے۔ نیز آیۃ الکرسی کا عظیم آیۃ ہونا مسلم کی حدیث سے ثابت ہے۔

3424۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ.

حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ فَصَرَعَهُ الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ إِنِّي لَأَرَاكَ ضَئِيلًا شَخِيتًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَيْكَ ذُرَيْعَتَا كَلْبٍ فَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرَ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذٰلِكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ وَلٰكِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَةَ فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُكَ شَيْئًا يَنْفَعُكَ فَعَاوَدَهُ فَصَرَعَهُ قَالَ هَاتِ عَلِّمْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ تَقْرَأُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

شعبی بیان کرتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک آدمی کی جن سے ملاقات ہوئی تو دونوں میں کشتی ہوئی۔ تو آدمی نے اسے پچھاڑ لیا، پھر اس آدمی نے جن سے کہا: ”میں تمہیں کمزور اور دبلا دیکھتا ہوں، تیری چھوٹی چھوٹی کلائیاں کتے کی کلائیوں کی طرح کمزور ہیں۔ تم جن لوگ ایسے ہی ہوتے ہو یا پھر تو ہی ایسا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میری پسلیاں ان سے قوی ہیں تم مجھ سے دوبارہ لڑو، اگر تو نے مجھے گرا دیا تو میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی“ پس اس نے دوبارہ اس سے کشتی کی اور جن کو پچھاڑ دیا اور کہا کہ لاؤ مجھے وہ سکھاؤ! اس نے کہا: ”ٹھیک ہے“ کہا: تو یہ آیت پڑھتا ہے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے؟“ کہا:

❶ ضعیف: حافظ ابن حجر اصابہ میں کہتے ہیں 1/ 222 یہ دارمی نے کہا ہے کہ اشعث کی آیۃ الکرسی والی حدیث مرسل یا معضل ہے۔

لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ ثُمَّ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الضَّئِيلُ الدَّقِيقُ وَالشَّخِيتُ الْمَهْزُولُ وَالضَّلِيعُ جَيِّدُ الْأَضْلَاعِ وَالْخَبَجُ الرِّيحُ. ❶

ہاں، جن نے کہا: تو جس گھر میں اسے پڑھے گا اس گھر سے شیطان بھاگ جائے گا، اس کے گوز کرنے کی بدبو گدھے کے گوز کرنے کی بدبو جیسی ہوگی۔ پھر وہ اس میں صبح ہونے تک داخل نہیں ہوگا۔"

3425۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ.........

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ الْبَيْتَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ أَرْبَعًا مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ خَوَاتِيمُهَا أَوَّلُهَا لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ. ❷

شعبی کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات کو پڑھے گا اس رات صبح تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا' چار آیات پہلی اور آیت الکرسی اور دو آیات آیت الکرسی کے بعد والی' تین آخری آیات جن کا شروع یہ ہے۔ "لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ." (سورۃ البقرۃ: ۲۸۴)

3426۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثًا مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ يَقْرَبْهُ وَلَا أَهْلَهُ يَوْمَئِذٍ شَيْطَانٌ وَلَا شَيْءٌ يَكْرَهُهُ وَلَا يُقْرَأْنَ عَلَى مَجْنُونٍ إِلَّا أَفَاقَ. ❸

شعبی کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "جس شخص نے سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات پڑھیں اور آیت الکرسی اور دو آیات آیت الکرسی کے بعد والی اور تین سورۃ البقرۃ کے آخر سے اس دن شیطان اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب نہ آئے گا اور نہ کوئی اور بری چیز آئے گی۔ جس دیوانے پر یہ آیات پڑھی جائیں گی وہ اچھا ہو جائے گا۔"

3427۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ... ...

---

❶ منقطع، ضعیف۔ شعبی کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ أخرجه الطبراني في الكبير 9/183۔184 (8826)

❷ ضعیف: سابقہ کی طرح منقطع ہے۔ أخرجه الطبراني في الكبير 9/147 (8673)

❸ ضعیف: سابقہ کی طرح منقطع ہے۔ أخرجه البيهقي في الشعب (2412)

عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَإِنَّهُنَّ لَمِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ .❶

ایک آدمی سے منقول ہے جس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''میرا خیال نہیں کوئی عقل مند سورۃ بقرۃ کی آخری آیات کو پڑھے بغیر سو جائے گا۔ کیونکہ یہ آیات اس خزانے کی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔''

3428۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ . . .

عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْبَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ لَمْ يَنْسَ الْقُرْآنَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ مِنْ آخِرِهَا قَالَ إِسْحَقُ لَمْ يَنْسَ مَا قَدْ حَفِظَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ الْمُغِيرَةُ بْنُ سُمَيْعٍ .❷

ابو سنان کہتے ہیں مغیرہ بن سبیع نے کہا جو عبداللہ کے ساتھیوں سے تھے: ''جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرۃ کی دس آیات پڑھ لے گا وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔ چار پہلی آیات' آیت الکرسی' دو آیت الکرسی کے بعد والی اور تین آخری۔'' ابو اسحاق کہتے ہیں: یعنی جو کچھ اسے یاد ہوگا وہ نہیں بھولے گا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: بعض لوگ مغیرہ بن سمیع کہتے ہیں۔

فوائد:..... سو حفاظ کرام اور قرآن کو یاد کرنے کے شائق ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان مذکورۃ آیات کا التزام کریں کیونکہ قرآن کی محافظت ہی اس کو یاد رکھنے کا باعث ہے۔

3429۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ . . .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفَاتِحَةَ حم الْمُؤْمِنِ إِلَى قَوْلِهِ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ لَمْ يَرَ شَيْئًا يَكْرَهُهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهَا

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص آیت الکرسی اور سورہ حم مومن کا شروع والا حصہ ''و الیہ المصیر تک'' پڑھے گا تو وہ کوئی بری چیز نہیں دیکھے گا حتی کہ شام ہو جائے گی اور جو شام کے وقت

---

❶ صحیح: أخرجه ابن الضریس فی فضائل القرآن (176)

❷ صحیح: أخرجه البیهقی فی الشعب (2413) والترمذی فی ثواب القرآن باب ما جاء فی سورة البقرة وآیة الکرسی (2881) وابو نعیم فی ذکر أخبار أصبهان 233/1

حِينَ يُمْسِي لَمْ يَرَ شَيْئًا يَكْرَهُهُ حَتَّى يُصْبِحَ . ❶

پڑھے گا وہ صبح تک کوئی بری چیز نہیں دیکھے گا۔"

3430۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ......

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ فَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ . ❷

نعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے وہ دو آیات اتاریں جو سورۃ بقرۃ کے آخر میں ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ آیت تین راتیں کسی گھر میں پڑھی جائیں پھر اس میں شیطان رہے۔"

فوائد:...... سورۃ بقرۃ کی آخر دو آیتیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں جس کی وجہ اس کا عرش کے خزانے میں سے ہونا ہے اور اس میں ایسی دعائیں ہیں جن میں دنیا و آخرت کی بھلائی انسان کے لیے جمع کر دی گئی۔ نیز یہ جنوں و شیاطین کے خلاف بڑا کارگر ہتھیار ہے لہٰذا ان کو یاد کرنا ان کا اہتمام کرنا ایک مسلمان کے لیے کثیر فوائد کا حامل ہے (واللہ الموفق)

3431۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ.........

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ❸

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے گا وہ اسے کافی ہوں گی۔"

3432۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ .

---

❶ ضعیف: عبدالرحمن بن ابی بکر ضعیف ہے۔

❷ صحيح: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (232) والحاكم 2065 والبيهقي في الشعب (2400)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة (5009) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة (807)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ❶

سیدہ اسماء بنت یزید کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیات میں ہے: "اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" (سورۃ البقرۃ: ۲۵۰)۔ "وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ" (سورۃ البقرۃ: ۲۵۵)

فوائد:...... (۱) اسم اعظم سے اللہ کا ایسا اسم ہے کہ اس کے ذریعہ مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی البتہ اس کی تعیین میں کچھ اختلاف ہے (۲) مذکورہ دونوں آیات میں سے پہلی سورۃ بقرۃ سے ہے جب کہ دوسری آل عمران سے (دیکھیے آئندہ حدیث 3436)

3433۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ هُوَ ابْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ..........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ ❷

جبیر بن نفیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ کو ایسی دو آیات پر ختم کیا جو مجھے ایسے خزانے سے دی گئیں جو عرش کے نیچے ہے لہذا انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ وہ نماز اور قرآن اور دعا سب کچھ ہیں۔"

[15] .... بَابٌ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ

سورۃ بقرۃ اور آل عمران کی فضیلت

3434۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ هُوَ ابْنُ الْمُهَاجِرِ..........

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا

عبداللہ بن بریدۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے "سورۃ بقرۃ سیکھو یہ باعث برکت ہے۔ اسے چھوڑنا حسرت ہے۔ اور جادوگر اسے نہیں پڑھ سکتے۔ پھر کچھ دیر

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء (1496) والترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ (3472) وابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم (3855)

❷ مرسل صحيح: أخرجه بنفس معناه، نیز امام حاکم نے (2066) اور بیہقی نے شعب (3403) میں سے بھی ... بیان کیا ہے۔

الْبَطَلَةُ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا
سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
الزَّهْرَاوَانِ وَإِنَّهُمَا تُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ
غَيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ وَإِنَّ
الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ
فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ
فَيَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي
أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ
لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ
وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ
فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ
وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى
وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا
فَيَقُولَانِ بِمَ كُسِينَا هَذَا وَيُقَالُ لَهُمَا
بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ اقْرَأْ
وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا فَهُوَ
فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ أَوْ
تَرْتِيلًا ❶

خاموش رہے اور فرمایا: ''سورۃ بقرۃ اور آل عمران سیکھو بے
شک وہ نور ہیں وہ اپنے ساتھی پر قیامت کے دن سایہ
کریں گی۔ گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف
باندھے ہوئے پرندوں کی ٹکڑی ہے۔ بے شک قرآن
قیامت کے دن قبر پھٹتے وقت اپنے ساتھی سے پریشان
آدمی کی طرح ملے گا۔ اور اسے کہے گا۔ کیا تو مجھے پہچانتا
ہے تو وہ کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں گرمیوں میں تو
جس کی وجہ سے پیاسا رہا اور راتوں کو جاگتا رہا۔ ہر تاجر
اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے تو آج ہر تجارت سے آگے
ہے اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں
ہمیشہ کی جنت دی جائے گی۔ اور اس کے سر پر عزت کا
تاج رکھا جائے گا۔ اور اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا
جائے گا کہ اس کی قیمت تمام دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ وہ کہیں
گے: ہمیں یہ کپڑے کیوں پہنائے ہیں؟ ان سے کہا جائے
گا: تمہارے بیٹے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر سے
کہا جائے گا'' پڑھو اور جنت کے بالاخانے اور درجے
چڑھتے جاؤ۔ وہ تیزی سے پڑھے یا ٹھہر کر جب تک پڑھتا
رہے گا چڑھتا رہے گا۔

فوائد:...... (۱) ''الزھراوین'' سے مراد روشن کرنے والیاں'' غم مٹانے والیاں'' امام بغوی رحمہ اللہ
فرماتے ہیں کہ اہل لغت کے ہاں یہ ہر سایہ کرنے والی چیز پر بولے جاتے ہیں چاہے وہ بادل ہوں یا کچھ اور۔
''صواف'' یہ صافۃ کی جمع ہے یہ ایسی جماعت پر بولا جاتا ہے جو صف بستہ ہو۔ (۲) ''لا یستطیعھا البطلۃ''

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 10/492-493 (10094) و أحمد (348/5) والحاكم: 2057

معاویہ بن سلام اس حدیث کے راوی ہیں وہ بتاتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بطلہ سے مراد کاہن و جادوگر ہیں (تحقیق الرود)

3435۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ ......

عَنْ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ أُرِيَ فِي الْمَنَامِ أَنَّ النَّاسَ يَسْلُكُونَ فِي صَدْعِ جَبَلٍ وَعْرٍ طَوِيلٍ وَعَلَى رَأْسِ الْجَبَلِ شَجَرَتَانِ خَضْرَاوَانِ تَهْتِفَانِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ دَنَتَا بِأَعْذَاقِهِمَا حَتَّى يَتَعَلَّقَ بِهِمَا فَتَخْطِرَانِ بِهِ الْجَبَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْأَعْذَاقُ الْأَغْصَانُ. ❶

ابو یحییٰ سلیم بن عامر کہتے ہیں انہوں نے ابوامامہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے تمہارے کسی بھائی نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک سخت اور لمبے پہاڑ کے راستے پر چل رہے ہیں اور پہاڑ کے سر پر دو سبز درخت ہیں جو پکار رہے ہیں: کیا تم میں کوئی سورۃ بقرۃ پڑھنے والا ہے؟ کیا تم میں کوئی سورۃ آل عمران پڑھنے والا ہے؟ جب کوئی آدمی کہتا ہے: "ہاں!" تو وہ اپنی شاخیں جھکا دیتے ہیں وہ اس میں لٹک جاتا ہے اور پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں۔ ابومحمد کہتے ہیں: الاعذاق ٹہنیوں کو کہتے ہیں۔"

3436۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى......

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَقَالَ قَرَأْتَ سُورَتَيْنِ فِيهِمَا اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى. ❷

مسروق کہتے ہیں عبداللہ کے پاس ایک آدمی نے سورۃ بقرۃ اور آل عمران پڑھی تو انہوں نے فرمایا: "تو نے دو سورتیں پڑھی ہیں ان میں اللہ کا اسم اعظم ہے جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے مانگا جاتا ہے تو دیتا ہے۔"

3437۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ

---

❶ [illegible] ضعیف [illegible] مسند [illegible] 236
❷ صحیح [illegible] 6/3 [illegible] 252 / 8 (7725) [illegible] (1861)

عَنْ أَبِي عَطَّافٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ جَاءَتَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقُولَانِ رَبَّنَا لَا سَبِيلَ عَلَيْهِ ❶

ابوعطاف سے منقول ہے کہ کعب نے کہا: ”جو سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھے گا تو یہ دونوں قیامت کے دن آ کر کہیں گی: ”یا رب! اسے عذاب دینے کی کوئی صورت نہیں ہے۔“

16... بَابٌ فِي فَضْلِ آلِ عِمْرَانَ
سورۂ آل عمران کی فضیلت

3439۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ...

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَالنِّسَاءُ مُحَبِّرَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَبِّرَةٌ مُزَيِّنَةٌ ❷

سلیم بن حنظلہ بکری کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: ”جس نے سورۂ آل عمران پڑھی وہ مالدار ہے اور عورتیں خوشی کے اسباب سے ہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”مُحَبِّرَةٌ“ زینت کو کہتے ہیں۔“

فوائد:...... سورۂ آل عمران کی تلاوت انسان کو غنی کرنے والی دینی اعتبار سے بھی اور دنیوی اعتبار سے بھی ایک ... اسی طرح سورۃ النساء کی زینت کا باعث ہے جب اس کی تعلیمات کو اپنایا جائے۔

3439۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ...

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ❸

ابوالخیر کہتے ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس نے رات کو سورۂ آل عمران کا آخری حصہ پڑھا اس کے لئے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔“

3440۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ ❹

یحییٰ بن حارث کہتے ہیں کہ مکحول نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن سورۂ آل عمران پڑھی اس کے لئے فرشتے رات تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“

---

❶ ضعیف: عبد السلام نے ابو عطاف سے ... تخریج میں ...

❷ صحیح: أخرجه أبو عبيد في فضائل القرآن (237-238) والبيهقي في شعب الإيمان (2615)

❸ حسن: ابن لہیعہ ضعیف ہے دیکھئے: مشکاۃ المصابیح (2171)

❹ صحیح: مشکاۃ المصابیح (2172)

3441۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيمَا وَقَعَ فِيهِ ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نِعْمَ كَنْزُ الصُّعْلُوكِ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ يَقُومُ بِهَا فِي آخِرِ اللَّيْلِ۔ ❶

شعبی کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''آخر رات کو تہجد میں سورۃ آل عمران کا پڑھنا غریب کے لئے خزانہ ہے۔''

3442۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ......

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ دَمًا قَالَ فَأَوَى إِلَى وَادِي مَجَنَّةَ وَادٍ لَا يَمْشِي فِيهِ أَحَدٌ إِلَّا أَصَابَتْهُ جِنَّةٌ وَعَلَى شَفِيرِ الْوَادِي رَاهِبَانِ فَلَمَّا أَمْسَى قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ هَلَكَ وَاللَّهِ الرَّجُلُ قَالَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ قَالَا فَقَرَأَ سُورَةً طَيِّبَةً لَعَلَّهُ سَيَنْجُو قَالَ فَأَصْبَحَ سَلِيمًا. قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو السَّلِيلِ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ ابْنُ نُفَيْرٍ۔ ❷

جریری سے منقول ہے کہ ابوسلیل نے کہا: ''ایک شخص نے قتل کر کے وادی مجنہ میں پناہ لی وہاں جو بھی جاتا جن اس کے پاس ضرور آتے اور وادی کے کنارے پر دو درویش رہتے تھے جب شام ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''اللہ کی قسم! یہ شخص تو ہلاک ہو گیا۔'' کہتے ہیں: اس نے سورۃ آل عمران پڑھنا شروع کی تو ان دونوں نے کہا: ''یہ تو پاکیزہ سورت پڑھ رہا ہے شاید نجات پا جائے کہتے ہیں: تو وہ رات کو صحیح سالم رہا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''ابو السلیل ضریب بن نقیر ہے اور ابن نفیر بھی کہا جاتا ہے۔''

[17]... بَابُ فَضَائِلِ الْأَنْعَامِ وَالسُّوَرِ

سورۃ انعام کی فضیلت

3443۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ ضَمْضَمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ......

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ السَّبْعُ الطُّوَلُ مِثْلُ التَّوْرَاةِ وَالْمِئِينَ مِثْلُ الْإِنْجِيلِ وَالْمَثَانِي مِثْلُ الزَّبُورِ وَسَائِرُ

مسیب بن رافع کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''سات بڑی سورتیں تورات کی مانند ہیں: مئین انجیل کی مانند ہے اور مثانی زبور کی مانند ہیں اس کے بعد تمام قرآن فضیلت والا

---

❶ صحیح: أخرجه البیهقی فی الشعب (2616) وعبدالرزاق (6015)

❷ ضعیف: عبدالسلام کا ابواسحاق سے سماع متأخر ہے۔

الْقُرْآنِ بَعْدُ فَضْلٌ ❶ — ہے۔"

3444۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْأَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْآنِ. ❷

عبداللہ بن خلیفہ سے منقول ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "سورہ انعام قرآن کی خاص سورتوں میں سے ہے۔"

3445۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ الْأَنْعَامُ وَخَاتِمَتُهَا هُودٌ ❸

عبداللہ بن رباح کہتے ہیں: میں نے کعب سے سنا انہوں نے فرمایا: "تورات کا شروع سورہ انعام ہے اور اس کا ختم سورۂ ہود ہے۔"

فوائد:...... (۱) یہ اللہ تعالیٰ کی اس امت پر خصوصی نوازش ہے کہ اسکے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے لیکن ان کی علامت یہ ہوگی ((هم الذين لا يسترقون ولا يكتوون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون)) کہ وہ نہ تو دم کرواتے ہوں گے نہ داغ لگواتے ہوں گے اور نہ بدشگونی لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔"

3446۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْرَءُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ❹

عبداللہ بن رباح کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن سورت ہود پڑھو۔"

3447۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ......

عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَءُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ❺

کعب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن سورت ہود پڑھو۔"

---

❶ منقطع ضعیف: المسیب ابن مسعود سے نہیں ملے۔ أخرجه ابن أبي شيبة 10/554، (10323)

❷ جيد: أخرجه أبو عبيد في فضائل القرآن (ص 240)

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/555 (10323)

❹ مرسل ضعيف

❺ مرسل ضعيف: أخرجه أبو داود في مراسيله (59) والبيهقي في الشعب (2439) دیکھئے تفسير ابن كثير 3191

میں ان ظلمتوں کو عبور کریں چنانچہ وہاں روشنی کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم جمعہ کی رات اس کا اہتمام کریں۔ واللہ الموفق

[19]..... باب فِي فَضْلِ سُورَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی فضیلت

3451۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الم تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ وَقَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً ❶

عبدۃ بیان کرتے ہیں خالد بن معدان نے کہا: ’’نجات دینے والی سورت پڑھو اور وہ سورت سجدہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے ایک آدمی اسے پڑھتا تھا اس کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتا تھا وہ بہت گنہگار تھا۔ اس سورۃ نے اپنے بازو اس پر پھیلا کر کہا: ’’اے اللہ! اسے معاف کردے‘‘ کیونکہ یہ مجھے کثرت سے پڑھتا تھا۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اس کی سفارش قبول کی اور فرمایا: ’’اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو اور اس کے درجے بلند کر دو۔‘‘

3452۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهُ سَبْعُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا سَبْعُونَ سَيِّئَةً وَرُفِعَ لَهُ بِهَا سَبْعُونَ دَرَجَةً ❷

عبداللہ بن ضمرۃ کہتے ہیں کعب نے کہا: ’’جو سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک پڑھے گا اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے ستر درجے بلند کیے جائیں گے۔‘‘

فوائد:..... حدیث میں مذکور جو سورۃ "تنزیل السجدۃ اور تبارک" کے عالی المرتبت ہونے کی شہادت دیتے ہیں نیز یہ سورتیں چونکہ آدمی کی نجات کا باعث ہیں جس طرح دوسری روایت سے اس کی شہادت ملتی ہے اور آئندہ مرہ کا قول بھی آ رہا ہے لہٰذا ان کی قراءت کا اہتمام نہایت نافع ہے اور آپ ﷺ

❶ عبدۃ بنت خالد کا ترجمہ نہیں ملا۔ دیکھئے الدر المنثور 5/ 173، 171

❷ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (213) دیکھئے الدر المنثور 5/ 170

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ يَقُولُ أُتِيَ رَجُلٌ فِي قَبْرِهِ فَأُتِيَ جَانِبَ قَبْرِهِ فَجَعَلَتْ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تُجَادِلُ عَنْهُ حَتَّى قَالَ فَنَظَرْنَا أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَلَمْ نَجِدْ فِي الْقُرْآنِ سُورَةً ثَلَاثِينَ آيَةً إِلَّا تَبَارَكَ. ❶

عمرو بن مرۃ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے: ''ایک آدمی کی قبر میں فرشتے آئے۔ تو وہ قبر کے کنارے پر ہو گیا۔ قرآن کی تیس آیات اس کی طرف سے جھگڑنے لگیں میں نے اور مسروق نے دیکھا سورۃ ملک کے علاوہ کسی سورۃ میں تیس آیات نہیں ہیں۔''

[20]... بَابٌ فِي فَضْلِ سُورَةِ طه وَ يس

سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کی فضیلت

3457۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْمِسْمَارِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلَى الْحُرَقَةِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ طه وَيس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا. ❷

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ اور یٰسین پڑھی فرشتوں نے اسے سنا تو کہا''اس امت کے لئے خوشخبری ہے جس کے لئے یہ نازل ہو گا اور ان پیٹوں کے لئے خوشخبری ہے جو اسے اٹھائیں گے ان زبانوں کے لئے خوشخبری ہے جو اسے پڑھیں گی۔''

[21]... بَابٌ فِي فَضْلِ يس

سورۃ یٰسین کی فضیلت

3458۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ......

---

❶ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (234) و ابن عبيد في فضائل القرآن (ص 260) و الطبراني في الكبير 9/140 (8651)

❷ ضعیف جداً: ابن حبان وابن جوزی کہتے ہیں (هذا متن موضوع) دیکھئے میزان الاعتدال 1/67، ومشکاۃ المصابیح (2148)

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ قَرَأَ يس فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ أَوْ مَرْضَاةِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ وَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّهَا تَعْدِلُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ ❶

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا حسن سے معلوم ہوا انہوں نے کہا: "جو اللہ کی رضا مندی کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے گا وہ بخش دیا جائے گا اور مجھے یہ خبر بھی پہنچی کہ وہ سارے قرآن کے برابر ہے۔"

فوائد:...... سورۃ یٰسین قرآن کا دل اور مردوں کے ساتھ تعلق کی بناء پر بہت مشہور سورت ہے البتہ اس کی فضیلت بارے ملنے والی جمیع روایات ضعیف ہیں بلکہ بعض موضوع درجے کی ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ کسی سخت کام کے وقت سورۃ یٰس کا پڑھنا اسے آسان کر دیتا ہے اور مرنے والے کے سامنے پڑھنے سے رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اور روح سہولت سے نکلتی ہے (واللہ اعلم) (تفسیر ابن کثیر دیکھیے تفسیر سورۃ یٰس) لیکن علماء کا یہ قول احادیث کے عدم ثبوت کی بناء قابل توجہ نہیں کیونکہ نزول رحمت و برکت قرآن کو کہیں سے بھی پڑھنے سے ہو سکتی اس کے لیے سورۃ یٰس کو خاص کرنے کی خاص دلیل ہونی چاہیے واللہ اعلم

3459۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَإِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ يس مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے جو اسے پڑھے گا گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھا۔"

فوائد:...... سورۃ یٰسین کو قرآن کا دل کہنا حدیث کے عدم ثبوت کی بناء پر غلط ٹھہرا ہے بلکہ امام البانی نے دل والی روایت کو موضوع قرار دیا ہے (الضعیفہ۔ حدیث نمبر 169) لہٰذا ایسی بے اصل باتوں سے احتراز کرنا چاہیے۔

3460۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ......

---

❶ منقطع ضعیف: دیکھئے ابن کثیر 256/5

❷ ضعیف: ہارون ابو محمد مجہول ہے۔ أخرجه الترمذي: كتاب ثواب القرآن، باب ما جاء في فضل يس (2889) والبيهقي في الشعب (2460)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سورۂ یٰسین پڑھے گا اسے اسی رات ہی بخش دیا جائے گا۔''

3461۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ. ❷

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو دن کے شروع میں سورۂ یٰسین پڑھے گا اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔''

3462۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ ......

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ حِينَ يُصْبِحُ أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ. ❸

شہر بن حوشب کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جو صبح کے وقت سورۂ یٰسین پڑھے گا شام تک وہ دن آسانی سے گذرے گا' جو رات کو اسے پڑھے گا صبح تک اس کی رات آسانی سے گذرے گی۔''

[22] بَابٌ فِي فَضْلِ حٰمٓ الدُّخَانِ وَالْحَوَامِيمِ وَالْمُسَبِّحَاتِ

سورۂ دخان حوامیم اور مسبحات کی فضیلت

3463۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا بِهَا أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ. ❹

عبداللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ ''جو شخص جمعہ کی رات کو سورۂ دخان ایمان و یقین سے پڑھے گا وہ صبح کو بخشا ہوا ہوگا۔''

---

❶ موضوع، تقدم۔

❷ مرسل ضعيف: أخرجه البيهقي في الشعب (2463) وابن حبان 2574

❸ حسن: امام سیوطی الدر المنثور میں کہتے ہیں 5/257، أخرجه الدارمي عن ابن عباس، اور پھر اس حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔

❹ صحیح: سیوطی الدر المنثور میں کہتے ہیں 6/24-25 ''أخرج الدارمي'' پھر اس حدیث کا ذکر کرتے ہیں تو اس کی شاہد ''ترمذی کتاب ثواب القرآن باب ما جاء في فضل حم الدخان (2891) میں ہے۔

فوائد:...... عبداللہ بن عیسیٰ رحمہ اللہ اس حدیث کو "اُخبِرتُ" مجھے خبر دی گئی ۔ کے صیغے سے بیان کرتے ہیں لہٰذا عبداللہ تک تو اس کی سند درست ہے لیکن آگے حوالے کا ذکر نہ ہونا اس کو اعتبار کے درجے سے گرا دیتا ہے البتہ ترمذی میں اس معنی کی حدیث ہے لیکن ایک تو وہ غریب ہے دوسرا اس کا راوی ابوالمقدام ہشام ضعیف ہے دوسرا حسن اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے لہٰذا وہ بھی قابل حجت نہیں لہٰذا اس فضیلت کے ثبوت کے لیے مرفوع صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے جو کہ موجود نہیں چنانچہ یہ اثر قابل عمل نہ ہوا (واللہ اعلم)

3464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ وَزُوِّجَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ. ❶

یحییٰ بن حارث کہتے ہیں ابورافع نے کہا: "جو شخص جمعہ کی رات کو سورۃ دخان پڑھے گا وہ صبح کو بخشا ہوا ہوگا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔"

3465۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ......

عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنَّ الْحَوَامِيمُ يُسَمَّيْنَ الْعَرَائِسَ. ❷

مسعر کہتے ہیں سعد بن ابراہیم نے کہا: "حٰم والی سورتوں کو دلہنیں کہا جاتا تھا۔"

3466۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ......

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ إِذَا أَصْبَحَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ طُبِعَ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ قَرَأَ إِذَا أَمْسَى فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ طُبِعَ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ. ❸

ہشام کہتے ہیں حسن نے کہا: "جو شخص صبح کو سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے گا اگر وہ اس دن مر جائے گا تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی اور اگر شام کو پڑھے پھر اسی رات مر جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی۔"

فوائد:...... سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اسماء حسنیٰ پر مشتمل اور انتہائی بابرکت آیات ہیں جیسا کہ مذکورہ اثر سے واضح ہے امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو بیان کر کے اسے غریب بتاتے ہیں (تفسیر ابن کثیر

---

❶ صحیح: سیوطی الدر منثور 6/24 میں دارمی کا حوالہ دیتے ہیں۔

❷ صحیح: أخرجہ ابن ابی شیبہ 10/557 (10333) والبیھقی فی الشعب (2482)

❸ صحیح: أخرجہ ابن الضریس فی فضائل القرآن (227) سیوطی اسے الدر المنثور میں 1/202 سے دارمی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُهَاجِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ زَمَنَ زِيَادٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ قَالَ وَرُكْبَتِي تُصِيبُ أَوْ تَمَسُّ رُكْبَتَهُ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ غُفِرَ لَهُ. ❶

شعبہ بیان کرتے ہیں ابوالحسن مہاجر نے کہا: ''زیاد کے زمانہ میں ایک آدمی آیا میں نے اس سے سنا وہ بیان کرتا تھا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ میرا گھٹنا آپ کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ آپ نے ایک آدمی کو سورۃ کافرون پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ''یہ شرک سے بری ہو گیا۔'' اور ایک آدمی کو آپ نے سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: ''اسے بخش دیا گیا۔''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کا اس کی تلاوت سن کر اس کی شرک سے براءت کا اعلان کرنا یہ فقط ان کی تلاوت کی بناء پر نہ تھا کہ یہ اعزاز انہیں فقط تلاوت پر ہی مل گیا ہو بلکہ عرب چونکہ قرآن کے معانی و مفہوم کو سمجھتے تھے اس لیے انکی زبان پر وہی آتا تھا جو ان کے دل میں گھر کر چکا ہوتا یعنی جو پڑھتے اس پر دل سے ایمان لا کر اس پر عمل پیرا بھی ہوتے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اسی کے قول پر تلاوت پر اس کے موحد ہونے کو تسلیم کر لیا۔ (۲) سورۃ اخلاص کی تلاوت اس کے مطابق عقیدے کا ہونا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

3470۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ......

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي قَالَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. ❷

فروہ بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آنے والے سے فرمایا: ''تم کس لئے آئے ہو؟'' اس نے کہا: اس لئے کہ آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میں سوتے وقت پڑھوں آپ نے فرمایا: ''جب تم لیٹو تو سورۃ کافرون پڑھ کر سو جاؤ۔ کیونکہ اس سے شرک سے براءت ہوتی ہے۔''

---

❶ صحیح: جہالت صحابی قادح نہیں، اخرجہ ابن الضریس فی فضائل القرآن (305) والنسائی فی الکبریٰ (10540) احمد 4/63، 64، 65

❷ صحیح: اخرجہ ابو عبید فی فضائل القرآن (ص۔264)

[24]..... بَاب فِيْ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

سورۂ اخلاص کی فضیلت

3471۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.........

حَدَّثَنَا إِيَاسٌ الْبِكَالِيُّ عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔ ❶

ایاس بکالی بیان کرتے ہیں کہ نوف بکالی نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کیے۔ اور سورۂ اخلاص کو قرآن کا تیسرا حصہ قرار دیا۔''

فوائد:..... یہ اللہ کی توحید پر مشتمل انتہائی عظیم سورۃ ہے نیز قرآن میں تین چیزوں کا بیان ہے (۱) سابقہ امم و انبیاء کے قصص (۲) عقائد۔ مذکورہ سورت چونکہ عقائد پر مشتمل ہے لہٰذا اس کو ثلث القرآن سے تعبیر کیا گیا کیونکہ اس میں قرآن کے تین موضوعات میں سے ایک موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔

3472۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَقِيلٍ.........

أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَنْ لَنُكْثِرَنَّ قُصُورَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ وَزَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْأَبْدَالِ۔ ❷

سعید بن مسیب کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا۔ اور جو شخص بیس دفعہ پڑھے گا اس کے لئے دو محل بنائے جائیں گے اور جو شخص تیس دفعہ پڑھے گا اس کے لئے تین محل بنائے جائیں گے۔'' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے؟ پھر تو ہمارے بہت سے محل ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بھی وسیع کر سکتا ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ابو عقیل زہرۃ بن معبد ہیں۔ لوگ کہتے تھے وہ ابدال سے تھے۔''

---

❶ ضعیف: ایاس البکالی مجہول ہے۔

❷ حسن لغیرہ: أخرجه احمد 437/3، وابن کثیر فی التفسیر 251/5 والطبرانی فی الکبیر 185/20 (397) و (396)

3473۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ...

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةً فَخَتَمَهَا أَتْبَعَهَا بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ❶

عتبہ بن ضمرة بن حبیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ جب کوئی سورت پڑھتے تھے تو اس کے بعد سورۃ اخلاص پڑھ لیتے تھے۔

3474۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا نَحْنُ أَعْجَزُ وَأَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❷

ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی اس سے عاجز ہے کہ کوئی رات کو قرآن کا تہائی حصہ پڑھ لیا کرے؟" لوگوں نے کہا: ہم کمزور اور اس سے عاجز ہیں۔" چنانچہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور سورۃ اخلاص کو قرآن کا تہائی حصہ قرار دیا۔"

3475۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ......

أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❸

حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: "سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

3476۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عَاصِمٍ.......

عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❹

زر بیان کرتے ہیں عبداللہ نے کہا: "سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

---

❶ صحیح

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة (قل هو الله أحد) والنسائي في عمل اليوم والليلة (701) وأبو عبيد في فضائل القرآن (ص: 269,268)

❸ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب في سورة الإخلاص (2901) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب ثواب القرآن (3787) والطحاوي في مشكل الآثار (1221-1222)

❹ حسن: گزشتہ حدیث ملاحظہ کریں۔

3477۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ ......

عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ ۔ ❶

زر کہتے ہیں عبداللہ نے سابق حدیث کی طرح کہا۔

3478۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں سورۃ اخلاص سے بہت محبت کرتا ہوں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔''

3479۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ ......

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ أَوْ تَعْدِلُهُ ۔ ❸

حمید بن عبدالرحمن اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سورۃ اخلاص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تہائی قرآن ہے یا اس کے برابر ہے۔''

3480۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَاهَا فَقَالَ أَلَا تَرَيْنَ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ رُبَّ خَيْرٍ قَدْ أَتَانَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا هُوَ قَالَ قَالَ لَنَا أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے منقول ہے کہ ابوایوب انصاری ایک عورت کے پاس جا کر کہا: کیا تم دیکھتی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پاس کیا چیز لائے ہیں؟ اس نے کہا ''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بہت خیر لائے۔'' (اس نے کہا): وہ کیا ہے؟ کہا آپ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم لوگوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ رات کو ایک تہائی

---

❶ حسن: أخرجه النسائي في الكبرى (10509) وأبو عبيد في فضائل القرآن (ص 268) والطبراني في الكبير 10/ 172 (10245)

❷ صحيح: أخرجه الرازي في فضائل القرآن (108) وابن خزيمة (537) وعبد بن حميد في المنتخب (1306)

❸ حسن: أخرجه مالك في القرآن باب ما جاء في قراءة (قل هو الله أحد) (19) وأحمد 6/ 404 والنسائي في الكبرى (10533)

فِي لَيْلَةٍ قَالَ فَأَشْفَقْنَا أَنْ يُرِيدَنَا عَلَى أَمْرٍ نَعْجِزُ عَنْهُ فَلَمْ نَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ. ❶

قرآن پڑھو۔" اس نے کہا: "ہم ڈر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو نہ بڑھا دیں جس سے ہم عاجز ہوں، ہم نے کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ نے اس طرح تین بار فرمایا پھر آپ نے فرمایا: "تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو۔"

3481۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارِ عَنْ أُمِّ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ...... .....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ خَمْسِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو پچاس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا۔"

[25]..... بَابٌ فِي فَضْلِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ
سورۃ الناس والفلق کی فضیلت

3482۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا سَمِعْنَا يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ ....

أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُقْبَةُ إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے قدم پکڑ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف پڑھا دیجئے تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عقبہ! سورۂ فلق سے بہتر اور اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی سورت محبوب نہیں۔" یزید نے کہا: ابو عمران اسے نہیں چھوڑتے تھے۔ اسے ہمیشہ مغرب کی نماز میں پڑھتے تھے۔

❶ صحیح: أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص (2896)، وابن عبد البر: التمهيد 256/7 والنسائي في الكبرى (10519)

❷ ام كثير انصاريه مجهول، أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص (2900)، والبيهقي في الشعب (2548) والخطيب في تاريخ بغداد 204/6

الْفَلَقِ قَالَ يَزِيدُ فَلَمْ يَكُنْ أَبُو عِمْرَانَ يَدَعُهَا كَانَ لَا يَزَالُ يَقْرَؤُهَا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. ❶

3483۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.........

أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي قُلْ يَا عُقْبَةُ فَقُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى جِئْتُ عَلَى آخِرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهَا. ❷

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''عقبہ کہو۔'' میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا: ''عقبہ کہو'' میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔'' میں نے اسے آخر تک پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کسی سائل نے ایسا سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ مانگی۔''

3484۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ أَرَ أَوْ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ. ❸

عقبہ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر چند آیات ایسی اتاری گئی ہیں کہ جیسی میں نے نہیں دیکھیں یا فرمایا نہیں دیکھی گئیں یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔''

فوائد:...... معوذتین یہ قرآن کی آخری اور عظیم سورتیں ہیں ان کی فضیلت متعدد روایات ملتی ہیں جو کہ ان کی رفعت شان پر دال ہیں مثلاً نبی ﷺ انسانوں اور جنوں کی نگاہ سے بچنے کے لیے وظائف کرتے جب کہ ان کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے ان کے پڑھنے کو ہی معمول بنالیا (صحیح ترمذی الالبانی: 5020) اسی طرح جب آپ ﷺ پر جادو کیا گیا تو جبرائیل علیہ السلام ان سورتوں کو لیکر اترے اور بتایا کہ ایک یہودی نے

❶ صحیح: أخرجه أحمد 155/4، والطبراني في الكبير 313/17، ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين (814)

❷ صحيح: أخرجه النسائي، كتاب الاستعاذة 254/8، والبيهقي في الشعب (2564)

❸ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين (814)(265)، والنسائي في الاستعاذة 254/8

آپ پر جادو کیا اور وہ فلاں کنویں میں ہے سو وہاں سے آپ ﷺ نے جادو والی اشیاء نکال کر ان پر معوذ تین پڑھیں تو سارا اثر زائل ہو گیا (صحیح بخاری کتاب الطب باب السحر) نیز کسی تکلیف کی صورت میں انہیں کو پڑھ کر دم کر لیا کرتے۔ اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سوتے وقت معوذ تین اور سورۃ اخلاص پڑھ کر آپ اپنے ہاتھ پر دم کرتے پھر انہیں وہ جہاں تک پہنچتے انہیں پھیر لیتے اور ایسا تین دفعہ کرتے (دیکھئے بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات) لہٰذا ان فضائل کے پیش نظر معوذ تین کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے ان کی بکثرت تلاوت کثیر پریشانیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

[26] .باب فَضْلِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ

دس آیات پڑھنے کی فضیلت

3485 ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ح وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❶

قاسم ابو عبدالرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ تمیم داری نے کہا: "جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا"

فوائد:...... ان آیات کی قرات کا تعلق نماز سے ہے کہ اگر کوئی آدمی تہجد کا قیام دس آیات سے کرتا ہے تو ان کا شمار غافلوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کے عبادت گزاروں میں مندرج ہوتا ہے (واللہ اعلم) (وفقنا الله لذلك)

3486ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُصَلِّينَ. ❷

قاسم ابو عبدالرحمن کہتے ہیں تمیم داری اور فضالہ بن عبید دونوں نے کہا: "جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا نمازیوں سے لکھا جائے گا"

---

❶ حسن: (3487) ملاحظہ فرمائیں۔

❷ مرسل: ضعیف القاسم نے تمیم کو نہیں پایا اخرجه ابن منصور 1/116 (23) والبیهقی فی شعب (2196)

3487۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أُوَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ❶

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا۔“

3488۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ❷

مغیرہ بن عبداللہ جدلی کہتے ہیں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا۔“

27۔۔۔۔ بَابُ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً

پچاس آیات پڑھنے کی فضیلت

3489۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِخَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ❸

عبداللہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا: ”جس نے رات کو پچاس آیات پڑھیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔“

فوائد:۔۔۔۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ غافلین سے اخراج کے لیے کم از کم دس آیات بیان کرتے ہیں جب کہ عبداللہ پچاس یعنی بیان کے اپنے اجتہاد اور سوچ پر مشتمل ہے بہر حال عابدین میں شمار کروانے کے لیے قیام اللیل کا اہتمام کرنا چاہیے اگر چہ دو رکعتیں اور دس بیس آیتیں ہی پڑھ لی جائیں۔

3490۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ......

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ بِخَمْسِينَ آيَةً فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْحَافِظِينَ ❹

تمیم داری اور فضالہ بن عبید کہتے ہیں: ”جس نے رات کو پچاس آیات پڑھیں وہ محافظوں میں لکھا جائے گا۔“

---

❶ حسن: أخرجه الحاكم (2042) وابن أبي شيبة (10/506، 10137) وابن خزيمة (1143)

❷ حسن: أخرجه الفريابي في فضائل القرآن (63) وابن نصر (1/4/251)

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (10/508، 10135) والطبراني في الكبير (9/158، 8727)

❹ ضعيف جدا: (3486-3485) میں پیچھے گزر چکی ہے۔

[28]... بَاب مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ

سو آیات پڑھنے کی فضیلت

3491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ فِي اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَكَانَ سَالِمٍ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ . ❶

ابودرداء سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ان میں سے بعض سالم کی جگہ پر راشد بن سعد کا نام لیتے ہیں۔''

3492- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ...

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ . ❷

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو کوئی رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3493- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ . ❸

تمیم داری سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی رات کو سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک رات کی عبادت لکھی جائے گی۔''

3494- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبٌ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ . ❹

ابو صالح کہتے ہیں کعب نے کہا: ''جو شخص سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3495- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ.........

---

❶ ضعیف جدا: محمد بن قاسم کذاب ہے۔

❷ حسن: (3488) میں گزر چکی ہے۔

❸ حسن: أخرجه أحمد 4/103 والطبراني في الكبير 2/50(1252) وابن السني في عمل اليوم والليلة (438)

❹ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/507(10133)

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❶

قاسم ابو عبدالرحمٰن سے منقول ہے تمیم داری اور فضالہ بن عبید نے کہا: "جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔"

3496۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ......

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❷

ابو احوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: "جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔"

3497۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ......

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❸

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: "جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔"

[29]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ
دو سو آیات پڑھنے کی فضیلت

3498۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ..........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❹

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: "جو دو سو آیات پڑھے وہ عابدوں میں لکھا جائے گا۔"

3499۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ فِي اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ......

---

❶ حسن: (3493) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔
❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/508(10135)
❸ صحيح: أخرجه الطبراني في الكبير 8/211(7748)
❹ صحيح: أخرجه الطبراني مطولاً في الكبير 8/211(7748)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❶

ابو درداء کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی رات کو دو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔"

3500۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ......

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ. ❷

مغیرہ بن عبداللہ جدلی سے منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "جو رات کو دس آیات پڑھے گا غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جو شخص سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔ اور جو دو سو آیات پڑھے گا بامرادوں میں لکھا جائے گا۔"

[30]..... بَاب مَنْ قَرَأَ مِنْ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

3501۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ بِخَمْسِ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قِيلَ وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ مِلْءُ مَسْكِ الثَّوْرِ ذَهَبًا. ❸

ابونضرۃ سے منقول ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: "جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو آیات پڑھے گا عابدین میں لکھا جائے گا۔ اور جو پانچ سو سے ہزار تک پڑھے گا صبح کے وقت اسے ایک قنطار اجر ملے گا۔" کہا گیا: قنطار کیا ہے؟ کہا: "بیل کی کھال بھر سونا۔"

3502۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ ......

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جو رات

---

❶ موضوع: محمد بن قاسم کذاب ہے۔

❷ مغیرۃ بن عبداللہ جدلی کے مکمل حالات نہیں جب کہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

❸ صحيح: أخرجه الطبراني في الأوسط (7674)

قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ فِي الْآخِرَةِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. ❶

کو سو آیات پڑھے گا اس رات قرآن اس سے جھگڑے گا نہیں۔ اور جو رات کو دو سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک رات کی عبادت لکھی جائے گی۔ اور جو پانچ سو آیات سے ہزار آیات تک پڑھے گا اس کے لئے صبح کو ایک قنطار ثواب ہوگا۔" لوگوں نے کہا: قنطار کیا ہے؟ فرمایا: "بارہ ہزار۔"

3503۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَمَنْ قَرَأَ سَبْعَ مِائَةِ آيَةٍ لَا أَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ وَقَالَ فِيهَا أَبُو نُعَيْمٍ بِقَوْلِهِ. ❷

ابو احوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: "جو رات کو تین سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار لکھا جائے گا اور جو سات سو آیات پڑھے گا اس کے متعلق میں نہیں جانتا کہ ابو نعیم نے کیا کہا تھا۔"

[31]..... بَاب مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

3504۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ..........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ وَالْقِيرَاطُ مِنْ ذَلِكَ الْقِنْطَارِ لَا يَفِي بِهِ دُنْيَاكُمْ يَقُولُ لَا يَعْدِلُهُ دُنْيَاكُمْ. ❸

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: "جو ہزار آیات پڑھے اس کے لئے ایک قنطار ثواب لکھا جائے گا اور اس ایک قنطار سے ایک قیراط کے ساتھ پوری دنیا برابر نہیں ہو سکتی۔"

3505۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

قاسم ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ تمیم داری اور فضالہ بن عبید

---

❶ مرسل ضعیف: دیکھئے تفسیر طبری 3/200
❷ صحیح: (3469-3496) میں گزر چکی ہے۔
❸ صحیح: (3497) میں گزر چکی ہے۔

تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِيرَاطُ مِنَ الْقِنْطَارِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَكْثَرُ مِنَ الْأَجْرِ مَا شَاءَ اللَّهُ . ❶

نے کہا: ''جو شخص رات کو ہزار آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور اس قنطار کا ایک قیراط دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جس قدر اللہ چاہے گا اسے اجر ملے گا۔''

3506۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ إِلَى خَمْسِ مِائَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ الْقِيرَاطُ مِنْهُ مِثْلُ التَّلِّ الْعَظِيمِ ❷

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہزار آیات پڑھے گا اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور اس کا ایک قیراط بڑے ٹیلے کی مانند ہے۔''

32۔ بَابِ كَمْ يَكُونُ الْقِنْطَارُ

قنطار کی مقدار

3507۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا . ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا: ''قنطار بارہ ہزار (اوقیہ) کا ہوتا ہے۔''

3508۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى ......

عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ الْقِنْطَارُ مِلْءُ مَسْكِ ثَوْرٍ ذَهَبًا . ❹

ابوالاشہب سے منقول ہے کہ ابونضرۃ عبدی نے کہا: ''قنطار بیل کی کھال بھر سونا ہوتا ہے۔''

3509۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ عَنْ هُشَيْمٍ

---

❶ حسن: أخرجه الطبراني في الكبير (2/50-51، 1253)

❷ ضعیف: محمد بن ابراہیم کا ضعیف ہے۔

❸ حسن: أخرجه أحمد 363/2

❹ صحیح: (3501) دیکھئے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْقِنْطَارُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا. ❶

علی بن زید سے منقول ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قنطار چالیس ہزار کا ہوتا ہے۔''

3510۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ......

عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْقِنْطَارُ دِيَةُ أَحَدِكُمْ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. ❷

مبارک سے منقول ہے کہ حسن نے کہا: ''قنطار تمہاری دیت ہے یعنی بارہ ہزار۔''

3511۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الزَّنْجِيُّ......

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْقِنْطَارُ سَبْعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ. ❸

ابن ابونجیح سے منقول ہے کہ مجاہد نے کہا: ''قنطار ستر ہزار دینار کا ہوتا ہے۔''

3512۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ.........

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ الْقِنْطَارُ أَلْفُ أُوقِيَّةٍ وَمِائَتَا أُوقِيَّةٍ. ❹

اسلم بن ابو جعد سے منقول ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا: ''قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہوتا ہے۔''

فوائد:...... ''اوقیہ'' یہ چالیس درھموں کا ہوتا ہے یوں قنطار اڑتالیس ہزار درھموں کا ہوا۔

3513۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْقِنْطَارُ سَبْعُونَ أَلْفَ مِثْقَالٍ. ❺

لیث سے منقول ہے کہ مجاہد نے کہا: ''قنطار ستر ہزار مثقال کا ہوتا ہے۔''

[33]...... بَابٌ فِي خَتْمِ الْقُرْآنِ
ختم قرآن کے متعلق

3514۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ......

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِينَ يُفْتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحًا

ابو قلابہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ: ''جو شخص قرآن شروع کرتے وقت موجود ہو گویا کہ وہ جہاد کی فتح میں شریک ہوا

❶ ضعیف مدلس: ہشیم کو معنعن اور ضعیف ہیں۔
❷ صحیح: دیکھئے تفسیر طبری 200/3
❸ حسن: دیکھئے تفسیر طبری 200/3
❹ منقطع ضعیف: دیکھئے تفسیر طبری 200/3
❺ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهُ حِينَ يُخْتَمُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ تُقْسَمُ . ❶

اور جو شخص قرآن ختم کرتے وقت موجود ہو گویا کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت شریک ہوا۔"

3515۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ ......

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ وَضَعَ عَلَيْهِ الرَّصَدَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ خَتْمِهِ قَامَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ . ❷

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مدینہ کی مسجد میں قرآن پڑھتا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہاں محافظ مقرر کر رکھا تھا۔ جب اس کے ختم کا دن آتا تو وہاں جاتے تھے۔"

3516۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ ......

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا أَشْفَى عَلَى خَتْمِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ بَقَّى مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى يُصْبِحَ فَيَجْمَعَ أَهْلَهُ فَيَخْتِمَهُ مَعَهُمْ . ❸

ثابت بنانی کہتے ہیں کہ انس بن مالک رات کو جب قرآن ختم کرنے کے قریب ہوتے تو صبح ہونے تک کچھ باقی چھوڑ دیتے پھر اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور ان کے ساتھ ختم کرتے۔

3517۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ......

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ . ❹

ثابت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے بیٹوں اور گھر والوں کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا کرتے۔

فوائد:...... ختم قرآن کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسنون دعا ثابت نہیں البتہ صحابہ، وسلف سے ختم قرآن کے موقع پر دعا کا ثبوت ملتا ہے لہٰذا اس کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔

3518۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ......

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ

اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ نے کہا: "جب آدمی دن کو قرآن ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کی بخشش کی دعا کرتے

❶ ضعیف: أخرجه أبو عبيد في فضائل القرآن (ص107-108) نیز دیکھئے جمال القراء سخاوی کی 113/1

❷ ضعیف: أخرجه بن الضريس في فضائل القرآن (79)

❸ صحیح: أخرجه الضريس في فضائل القرآن (78)

❹ صحیح: أخرجه الطبراني في الكبير 242/1 (674) والبيهقي في الشعب (6070)

الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ فَرَغَ مِنْهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ . ❶

ہیں۔ اگر وہ رات کو فارغ ہو تو فرشتے صبح تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔"

3519۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قِيلَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلٰى آخِرِهِ وَمِنْ آخِرِهِ إِلٰى أَوَّلِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ . ❷

زرارہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: جو منزل پر پہنچ کر چل دینے والا ہو کہا گیا: منزل پر پہنچ کر چل دینے والا کون ہے؟ فرمایا: "قرآن پڑھنے والا جو شروع سے آخر تک پڑھتا ہے پھر آخر سے فارغ ہو کر جب منزل پر پہنچتا ہے تو پھر چل دیتا ہے۔"

3520۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ جَرِيرٍ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَرَأَهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يُعْجِبُهُمْ أَنْ يَخْتِمُوهُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَأَوَّلَ اللَّيْلِ . ❸

اعمش کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "جب آدمی دن کو قرآن ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور جب رات کو پڑھتا ہے تو فرشتے صبح تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔" سلیمان کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ قرآن دن کے پہلے حصے اور رات کے پہلے حصے میں ختم کریں۔"

3521۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ قَوْلُ سُلَيْمَانَ . ❹

اعمش' ابراہیم سے سابق قول کی طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں سلیمان کی بات نہیں ہے۔

3522۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ الْمُزَنِيِّ..........

---

❶ صحیح: أخرجه ابو نعيم في الحلية 113/6

❷ ضعيف: أخرجه الحاكم (2088-2089) وابو نعيم في الحلية 174/6 والطبراني في الكبير 168/12 (16783)

❸ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (50) وابو عبيد في فضائل القرآن (ص 109)

❹ صحیح: اس کی سند شرط بخاری پر ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا أَوْ فِي الْآخِرَةِ. ❶

عبدالرحمٰن بن اسحٰق کہتے ہیں کہ محارب بن دثار نے کہا: "جو قرآن کو زبانی پڑھے گا اس کے لئے دنیا یا آخرت میں ایک (مقبول) دعا ہوگی۔"

3523۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ...... عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَا مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ الْآخَرُ غُفِرَ لَهُ. ❷

یزید بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ طلحہ اور عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا: "جو رات کو یا دن کو قرآن پڑھتا ہے فرشتے اس کے لئے رات تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔" دوسرے نے کہا: "وہ بخش دیا جاتا ہے۔"

3524۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ ...... حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ دَعَا أَمَّنَ عَلَى دُعَائِهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ مَلَكٍ. ❸

قزعہ بن سوید کہتے ہیں کہ حمید اعرج نے کہا: "جو شخص قرآن پڑھ کر دعا کرتا ہے چار ہزار فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔"

3525۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ...... عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ قَالَ إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ أَنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ وَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ قَالَ فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ. ❹

حکم کہتے ہیں مجاہد نے مجھے بلایا اور کہا: "ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ ہم قرآن ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ قرآن ختم کرتے وقت کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔" پھر انہوں نے دعائیں کیں۔

---

❶ ضعیف: عبدالرحمٰن بن اسحاق حدیث ضعیف ہے۔

❷ طلحہ تک یہ سند حسن ہے جب کہ عبدالرحمٰن بن الاسود سے یزید بن عبدالرحمٰن کا سماع ثابت نہیں لہٰذا یہ منقطع ہے۔ اخرجہ ابو طلحۃ ابن الضریس فی فضائل القرآن (54) اس کی سند صحیح ہے اگر یہ الفاظ محفوظ ہوں تو کیونکہ ثوری نے (حلیہ الأبرار) (ص 183) میں "من ختم القرآن" کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

❸ ضعیف: قزعہ بن سوید ضعیف ہے۔

❹ صحیح: أخرجہ ابن الضریس فی فضائل القرآن (49) والبیہقی فی الشعب (2072) وابو عبید فی فضائل القرآن (ص 107)

3526۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ إِذَا وَافَقَ خَتْمُ الْقُرْآنِ أَوَّلَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ وَإِنْ وَافَقَ خَتْمُهُ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ فَرُبَّمَا بَقِيَ عَلَى أَحَدِنَا الشَّيْءُ فَيُؤَخِّرُهُ حَتَّى يُمْسِيَ أَوْ يُصْبِحَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا حَسَنٌ عَنْ سَعْدٍ . ❶

سعد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”جب رات کے شروع میں قرآن ختم ہوتا ہے فرشتے صبح تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور جب رات کے آخر میں ختم ہوتو شام تک اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اس لئے اکثر لوگ صبح و شام تک کے لئے کچھ قرآن رکھ دیتے ہیں۔ ابومحمد کہتے ہیں: ”اسے حسن نے سعد سے روایت کیا ہے۔“

3527۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ ابْنِ أَخِي بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ . ❷

عطاء بن یسار سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”قرآن یاد کرنے والے جنتیوں کے عریف (سردار) ہوں گے۔“

3528۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَتَيْنِ . ❸

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ دو راتوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

3529۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَخْتِمُ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! کتنے وقت میں میں قرآن ختم کروں؟ فرمایا: ”ایک ماہ میں اسے ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! میں اس

❶ حسن: ایک غریب ہے۔

❷ موقوف: ابراہیم بن مہاجر ضعیف ہے۔

❸ صحیح: أخرجه أبو نعيم في الحلية 4/273، وأبو عبيد في فضائل القرآن ص 182، وابن الضريس في فضائل القرآن ص (255)

إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ لَا . ❶

سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں' فرمایا: ''اسے پچیس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے بیس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے پندرہ دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے دس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''پانچ دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اسے سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''نہیں۔''

فوائد:...... قرآن کی تلاوت آہستگی کے ساتھ اور اس کے معنی ومفہوم میں تدبر کرتے ہوئے کرنی چاہیے قرآن کا صرف دوہرانا ہی مقصود نہیں بلکہ اس پر ٹھہر کر اس کے معنی کا اثر قبول کرنا یہ بھی مقصود ہے اسی لیے آپ ﷺ نے شائقین تلاوت کو کم از کم پانچ دن کی مدت دی البتہ آئندہ عبداللہ بن عمرو کی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھ آتی ہے کہ کم از کم مقرر کی مدت آپ کی جانب سے وہ تین دن ہے اس سے پہلے قرآن ختم کرنا درست نہیں اس اعتبار سے سابقہ سعید رحمہ اللہ کا عمل بھی خلاف سنت قرار پائے گا اس بارے اگرچہ اور بھی مختلف اقوال ہیں بہر حال تین دن والا قول ہی راجح ہے مسند سعید بن منصور اور طبرانی میں صحیح سند سے اس کے شاہد موجود ہیں (واللہ اعلم)

3530۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ''میں تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کروں۔''

❶ متفق علیه: أخرجه البخاري، كتاب الصوم، باب حق الجسم في الصوم (1974) ومسلم، كتاب الصوم، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به ... (2722)

❷ صحيح: أخرجه أحمد 2/158 وأبو داود، كتاب الصلاة، باب في كم يقرأ القرآن (1391)

[34] ... بَابُ التَّغَنِّي بِالْقُرْآنِ

خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

3531۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَهِيكٍ ......

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَسْتَغْنِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَهِيكٍ۔ ❶

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں" ابن عیینہ کہتے ہیں: "یستغنی" کے معنی میں ہے جس کا مطلب ہے بے پرواہ ہونا۔"

فوائد:...... "یتغنی" بارے مختلف اقوال ہیں مثلاً اس سے مراد (۱) اچھی آواز (۲) اونچا پڑھنا (۳) غمناک آواز (۴) لوگوں سے بے پروائی والی آواز (۵) قراءت میں مصروف ہو جانا (۶) لذت و مٹھاس محسوس کرنا ان میں مشہور قول آخری ہی ہے اگرچہ بقیہ اقوال کے بھی احادیث سے دلائل ملتے ہیں بہرحال ان سے مقصود وہ تحسین الصوت ہی ہے لیکن خیال رہے کہ کہیں زیادہ تکلیف عربی لہجہ و قواعد سے رو گردانی کا سبب نہ بن جائے۔

3532۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ......

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذَلِكَ۔ ❷

طاؤس سے مروی ہے اس نے کہا: نبی ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سے کون ہے؟ جس کی قرآن پڑھنے میں آواز اچھی ہو اور جس کی قراءت اچھی ہو؟ فرمایا: "وہ شخص کہ جب تم اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو خیال کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔" طاؤس کہتے ہیں: طلق رحمہ اللہ ایسے ہی تھے۔

---

❶ صحیح: ابن حبان (120)؛ أخرجه الرازی فی فضائل القرآن (90)؛ والبیهقی فی الشعب (2613)

❷ ضعیف: أخرجه ابن أبی شیبة 10/546 (9694)؛ وابو عبید فی فضائل القرآن ص 168؛ أخرجه ابو نعیم فی حلیة الأولیاء 4/19

3533۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْذَنِ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ زَادَ يَجْهَرُ بِهِ . ❶

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جو خوش آوازی سے پڑھیں۔'' ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے کہا: ''اس کا مطلب ہے جہراً (آواز) پڑھتے ہوئے''

3534۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ...

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَمَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ . ❷

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کوئی چیز اس طرح نہیں سنتا جس طرح خوش آوازی سے پڑھنے والے نبی کے قرآن کو سنتا ہے۔''

3535۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ...

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِأَبِي مُوسَى وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ . ❸

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ قرآن اچھی آواز سے پڑھتے تھے: ''اس کو داؤد کی اچھی آواز دی گئی ہے۔''

فوائد:...... ''مزامیر'' یہ مزمار کی جمع ہے اس کا معنی بانسری ہے۔ داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت آواز کے ساتھ نوازا تھا چنانچہ جب وہ تسبیح کرتے یا زبور پڑھتے تو پہاڑ اور پرندے آپ کے ساتھ جھوم جاتے۔ قرآن میں ہے ﴿وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ﴾ (الانبیاء: 79) ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا وہ تسبیح بیان کرتے اور پرندے۔

---

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن (5023) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (792)

❷ صحیح: حدیث مکرر آئی ہے۔

❸ متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب حسن الصوت بالقراءة بالقرآن (5048) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (793)

3536۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَيْضًا ....

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا رَأَى أَبَا مُوسَى قَالَ ذَكِّرْنَا رَبَّنَا يَا أَبَا مُوسَى فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ.❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: ”اے ابوموسیٰ! ہمارے رب کا ذکر کرو۔“ تو وہ ان کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

3537۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى وَيَدَعُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ الْجَوْفُ يَصْفَرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ.❷

ابوالاحوص سے منقول ہے کہ عبداللہ نے کہا: ”میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ بے پروائی میں ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے ہوئے ہو اور سورۃ بقرۃ پڑھنی چھوڑ دی ہو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو اور نہایت خالی گھر وہ پیٹ ہے جس میں قرآن نہ ہو۔“

فوائد:...... سورۃ بقرۃ کی تلاوت انسان کی بخشش کا سامان ہے جیسا کہ پچھلی احادیث میں ان کا ذکر ہو چکا ہے نیز سنت سے ثابت ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرۃ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے لہٰذا دیکھیے ابن کثیر شیاطین وخبات کو بھگانے کا یہ ایک مجرب نسخہ ہے

3538۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ....

قَدِمَ سَلَمَةُ الْبَيْذَقُ الْمَدِينَةَ فَقَامَ يُصَلِّي بِهِمْ فَقِيلَ لِسَالِمٍ لَوْ جِئْتَ فَسَمِعْتَ قِرَائَتَهُ فَلَمَّا كَانَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ سَمِعَ

سلمہ بیذق مدینہ آئے وہ انہیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو سالم سے کہا گیا: ”آپ اس کی قراءت سنیں تو وہ مسجد کے دروازے سے اس کی قراءت سن کر

❶ صحیح: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (ص 163) والبيهقي في الشهادات، باب تحسين الصوت بالقرآن والذكر 231/10

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (5998) والطبراني في الاوسط (7762) جب کہ ابن ابی شیبہ 10/386 (10073) میں اس کا آخری جزء صحیح سند سے مروی ہے۔

قِرَائَتَهُ رَجَعَ فَقَالَ غِنَاءٌ غِنَاءٌ . ❶ — لوٹ آئے اور کہا: گانا ہے گانا ہے۔

3539۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَأْتِي عُمَرَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ ذَكِّرْنَا رَبَّنَا فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ . ❷

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان سے کہتے: ”ہمارا رب یاد لاؤ۔“ تو وہ آپ کے پاس (قرآن) پڑھتے۔

3540۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ . ❸

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح خوش آوازی سے پڑھنے والے نبی کے قرآن کو سنتا ہے۔“

3541۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.........

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ . ❹

ابن بریدۃ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابوموسیٰ کو آل داؤد علیہ السلام کی اچھی آواز دی گئی ہے۔“

3542۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ قِرَائَةَ رَجُلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ . ❺

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک آدمی کو پڑھتے ہوئے سنا فرمایا: یہ کون ہے؟ کہا گیا: ”عبداللہ بن قیس۔“ فرمایا: ”اس کو داؤد علیہ السلام کی سی اچھی آواز دی گئی ہے۔“

3543۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ......

---

❶ ضعیف: اس میں ابن جریج کا عنعنہ اور ایک راوی مجہول ہے۔
❷ منقطع ضعیف: (3536) میں گزر چکی ہے۔
❸ حسن: أخرجه ابن سعد في الطبقات 79/1/4 وابو عبيد في فضائل القرآن (ص 162)
❹ صحيح: أخرجه احمد 349/5 ومسلم في صلاة المسافرين، باب تحسين الصوت بالقرآن (793)
❺ حسن: صحيح ابن حبان (7196)

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ. ❶

سیدنا براء کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کو اپنی اچھی آواز سے زینت دو۔“

3544۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا. ❷

سیدنا براء بن عازب کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”قرآن کو اچھی آوازوں سے پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔“

فوائد:...... قرآن الٰہی کلام ہے جو انسان کو متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑتا مزید اگر اچھی آواز کی اس کے ساتھ آمیزش ہو جائے تو اس کی تاثیر دوچند ہو جاتی ہے۔

[35] ... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَلْحَانِ فِي الْقُرْآنِ

قرآن کو گا کر پڑھنے کی کراہت

3545۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَنَسٍ بِلَحْنٍ مِنْ هَذِهِ الْأَلْحَانِ فَكَرِهَ ذَلِكَ أَنَسٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد وَقَالَ غَيْرُهُ قَرَأَ غُورَكُ بْنُ أَبِي الْخَضْرَمِ. ❸

اعمش کہتے ہیں ایک شخص نے انس ﷛ کے پاس ان لحنوں میں سے کسی لحن میں قرآن پڑھا تو انس نے اسے ناپسند کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: اور لوگوں نے کہا: غورک بن ابی خضرم نے پڑھا۔

3546۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ......

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ هَذِهِ الْأَلْحَانَ فِي الْقُرْآنِ مُحْدَثَةً. ❹

ابن عون سے منقول ہے کہ محمد نے کہا: ”لوگ قرآن کو ان لحنوں میں پڑھنے کو بدعت سمجھتے تھے۔“

❶ صحيح: أخرجه أبو عبيد في فضائل القرآن (ص 165) وانظر ما في مسند أبي يعلى (22)، وابن حبان (1 575-571)
❷ صحيح: أخرجه الحاكم 1/575
❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 10/466 (9933)
❹ صحيح

فوائد:...... قرآن کو موسیقی کی طرز پر گا کر پڑھنا علماء کے نزدیک حرام ہے لہٰذا ایسے لہجے جو موسیقی کی طرف میلان رکھتے ہوں ان سے بچنا چاہیے اور کوشش کی جائے کہ بلا تکلف اچھی اچھی آواز نکال کر قرآن پڑھا جائے۔ واللہ المستعان

اللہ تعالیٰ کے خاص احسان وکرم کے ساتھ یہ کتاب مکمل ہوئی۔ (الحمد للہ علی ذلک)

اس کے ترجمہ وفوائد میں جو کوتاہیاں ہیں وہ ہماری طرف منسوب کریں۔

اللہ ہم سب کو معاف فرمائے۔ آمین